عجیب و غریب ناول

مسٹر ... آف پیرس

یعنی

... پیرس کے اسرار

پہلا باب

شراب خانہ

...ء میں ایک سرد طوفانی شام ...

...آدمی ایک پرانی چوڑے کنارے دار ...

...ناسرج کا کرتا پہنے ہوئے جو ...

...کی تیلوں تک آرہا ہے پھاٹ وی ...

...ہوا پیرس کے سٹی وارڈ میں داخل ہوا

... اور پڑے ...

...وسعت میں کچھ زیادہ ...

بھی اس کی بہت چھوٹی ہے تاہم اس کی تنگ و تاریک شراب خانوں میں ہر طرح کے گنڈوں بدمعاشوں اور مجرموں کا ہجوم لگا رہتا ہے۔ ایک بدمعاش عورت مسمی اوگرس جو ایک لمبی قد بھگت کر آئی ہوئی ہے۔ ان میں سے ایک شرابخانہ کی مالکہ ہے۔ اس کے ...سر میں اکثر چور اور خونی وغیرہ زیادہ آتے جاتے ہیں۔ جب شہر میں کوئی واردات ہوتی ہے۔ تو پولیس والے اس جگہ میں جال ڈالتے ہیں۔ اور ضرور کسی نہ کسی مجرم کو پھنسا لیتے ہیں۔

اس رات سخت ٹھنڈی اور تیز ہوا ان گلیوں میں سے چل رہی ہے۔ لالٹینوں کی مدہم اور زرد روشنی تنگ کوچہ کی کیچڑ بھری بدررو پر پڑ رہی ہے۔ اس روشنی سے اس جگہ کی صورت اور بھی ہیبت ناک ہو گئی

۔ خوب دہوکا دیتی ہو۔ لیکن میں تو دہوکا
کھانیکا۔ دیکھو تو تمہاری کیسی خبر لیتا ہوں"
یں ایک مردانہ آواز پیچھے سے آئی" دیکھ
ت۔ خبردار ہوش کر"
ما" ہیلو! رڈ آرام ہے؟۔ اب تو تو اور انتا
سے نہ بگڑو۔ میں جانتا ہوں۔ کہ میں تمہاری
ں ہوں۔ تو تمہیں ہو گے اور کون ہو سکتا ہے"
وم" میں رڈ آرام نہیں ہوں"
ہا" اگر تو میرے حصے کا نہیں ہے۔ تو لے
ل۔ مگر یہ کسی عورت کا بچہ ہے یا مرد کا؟"
لوم"۔ دیکھ تو کس کا ہے" یہ کہکر اس کمزور
رک ہاتھ نے سلبنر کے گلے کو اس زور اور قوت
پڑا۔ کہ اسنے معلوم کیا۔ کہ گویا لوہے کا ہاتھ اس
ردن کے گرد آپڑا ہے۔
نے میں گوالز ایک بند دوکان کی دو تین سیڑھیاں
کر ٹھیر گئی۔ اور اپنے نامعلوم محافظ کی طرف
طب ہوکر بولی" میں آپکا بڑا ابڑا شکریہ ادا کرتی
ں۔ کہ آپنے مجھ غریب کی طرف اختیار کی ہے سلبنر
سے شراب کے واسطے پیسے مانگتا تھا۔ بھلا میرے
س پیسے کہاں ہیں۔ لیکن شاید وہ پیچھا کرتا تھا۔ اب
ں محفوظ ہوں۔ آپ اسے جانے دیں۔ مگر خبردار
یں۔ کیونکہ وہ سلبنر ہے"
معلوم۔ کچھ پروا نہیں۔ وہ سلبنر ہے تو ہو میں
سے ابھی سیدھا کرتا ہوں"

سلبنر اور اس نامعلوم شخص کی کشتی شروع
ہو گئی۔ سلبنر ایک مضبوط اور زبردست لڑاکا
تھا۔ مگر اس دفعہ اس نے معلوم کیا۔ کہ اس کا
مقابل کوئی غیر معمولی طاقت کا آدمی ہے۔ اس نے
دانت پیس پیس کر زور لگایا۔ کہ اپنے حریف کو نیچے
گرادے۔ مگر کہاں! اس کے غصے کی کوئی انتہا نہ تھی
آخر جب اس سے کچھ نہ ہو سکا۔ تو وہ بولا" میری
گردن چھوڑ دو۔ ورنہ میں تمہارا ناک کاٹ لونگا۔
نامعلوم" میری ناک بہت چھوٹی ہے۔ اور اس روشنی
میں تم اسے دیکھ نہیں سکتے"
سلبنر" اچھا ذرا اس لمپ کے نیچے چلو اور وہاں
تمہارا فیصلہ کرتا ہوں"
نامعلوم"۔ اچھا آؤ چلو۔ ذرا ایک دوسرے کا مونہ
بھی تو دیکھ لیں"
یہ کہکر وہ سلبنر کو جس کو اس نے گردن سے مضبوط پکڑا
ہوا تھا۔ گھسیٹ کر گلی کے سرے پر لمپ کے نیچے لے گیا۔
یہاں پہونچکر پھر کشتی شروع ہو گئی۔ سلبنر کا حریف
جسم کا دبلا تھا۔ اور نحیف تھا۔ مگر طاقت اسمیں غضب
کی تھی۔ سلبنر نے بڑی تندی سے اس پر حملہ کیا۔ اور
حالانکہ یہ لڑائی اور دھینگا مشتی کے فن میں بڑا ماہر
تھا۔ پھر بھی اس نامعلوم شخص نے اس کو نیچے گرا دیا
سلبنر نے ہار ماننے کی بجائے دگنی تندی سے حملہ
کیا۔ جس پر لاگوالز کے محافظ نے لڑنے کی طرز بدل لی
اور سلبنر کو نیچے گرانیکے بجائے اس کے مونہ پر مکے

مارنے شروع کئے۔ کہ سلیشر کو ہوش اڑ گئے۔ اور اس نے سمجھا کہ یہ مکے نہیں بلکہ لوہے کے ہتھوڑے اس کے سو نہہ پر پڑ رہے ہیں۔ آخر مکے کہاتے کہاتے وہ زمین پر گر پڑا۔ اور آہستہ آواز میں بولا "او بس بابا بس بہتیری ہوئی ہے"

لاگوالوز۔ بس اب وہ مغلوب ہوگیا ہے۔ سو اس پر رحم کرو۔ اور اس کو زیادہ پست نہ کرو۔ (حیرانی سے) لیکن یہہ تو بتاؤ۔ آپ ہیں کون! سکول ماسٹر اور سکیلیٹن کے سوا شہر کے اس حصے میں کوئی جوان نہیں۔ جو سلیشر کے سامنے ٹہیر سکے۔ اور میں آپ کا دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اگر آپ نہ آتے وہ مجھے ضرور مارتا"

اجنبی نے لڑکی کی باتوں کا کچھہ جواب نہ دیا۔ اور غور سے اس کی آواز سننے لگا۔ اس نے ایسی شیریں اور ایسی سریلی آواز آجتک کم سنی تہی۔ اس نے اس کے چہرے کی طرف بڑی غور سے دیکہا۔ تاکہ اس کو پہچانے۔ مگر رات بڑی تاریک تہی۔ اور لیمپ کی روشنی بہت مدہم تہی۔

کچھہ دیر بے حس و حرکت پڑا رہنے کے بعد سلیشر نے ہوش سنبہالا۔ اور اپنی ٹانگیں اور بازو سیدھے کرکے اُٹھکر بیٹھ گیا۔

گوالز نے جب اُسکو اُٹھتے ہوئے دیکہا۔ تو اپنے محافظ کا بازو کھینچکر پکاری "دیکہنا۔ وہ اُٹھہ بیٹھا ہے ضرور بدلہ لینے کی کوشش کریگا۔ آپ اپنا آپ سنبھالنا"

اجنبی "اے لڑکی کیوں ڈرتی ہے۔ میرے ہاتھ تھکے نہیں۔ ابھی دس بیس مکے اور بھی میں مار سکتا ہوں"

سلیشر نے جب یہ لفظ سُنے تو بولا "اجی نہیں بس بہتیری ہوئی ہے۔ آجکے لئے کافی ہے۔ بس بس لیکن اگر میں پہر کبھی تم سے ملا تو"

اجنبی (غصے میں) "ہیں!! ابھی سیر نہیں ہوئے پہر دعوے کرتے ہو"

سلیشر (با ادب) "جی نہیں۔ کوئی دعویٰ نہیں! تم نے میری خوب گت بنائی۔ سکیلیٹن اور سکول ماسٹر کے سوا آجتک کوئی شخص میری گردن پر پاؤں نہیں رکھہ سکا۔ مگر تم تو ان کے بہی استاد نکلے۔ یہہ سکیلیٹن لوہے کی ہڈیاں رکہتا ہے"۔ اور سکول ماسٹر کی تو بات ہی نہ کرو۔ وہ تو بہوت ہے" خیر"

اجنبی "ان باتوں سے تمہارا منشا کیا ہے"

سلیشر "منشا کیا۔ اجی مجھے تو استاد مل گیا ہے کسی نہ کسی روز تمہیں بہی کوئی مل ہی جائیگا یقینی بات یہ ہے۔ کہ تم نے جو اب سلیشر کو پست کرلیا ہے سو اس کہلے میدان گہوڑا شہر میں دوڑاؤ شہر کی تمام لڑکیاں تمہارا مونہہ دیکھینگی۔ اور نہ ہی او گر تمہاری بات کو رد کرسکیگا۔ اور نہ اوگرس مگر یہہ تو بتاؤ۔ کہ تم کون ہو۔ ہاں تم سے لڑنا تو جان کا نقصان ہے۔ بات یہہ ہے۔ کہ مجھے جب جوش آجاتا ہے۔ تو پہر مجھے کچھہ نظر نہیں آتا۔ مگر تم نے

سبق دیدیا ہے"
" اچھا آؤ - ایک پیالہ پیو - اور تمہیں معلوم
ہوا - کہ میں کون ہوں - آؤ مجھ سے دشمنی
آؤ"
" تم سے دشمنی ؟ تمہارے مکے تو ایسے پڑتے
جیسے سخت زمین پر اولے - تو میرا تو سر
پھٹا تھا - بھائی تمہارے ہاتھ ہیں کہ پتھر ہیں
غریب پہ تو ایسے مکے چلائے - جیسے اہرن پر
ہتوڑا مارتا ہے" بھلا بھائی یوں کرو - کہ مہربانی
مجھے یہہ کرتب سکھا دو - کیوں سکھا نہ دوگے؟
" یہ کونسی بات ہے - ابھی آؤ - میں تو بالکل
ں"
ہی تختۂ مشق بنوں - نہ بابا نہ مجھے تو
بھلا گیا تم رڈ آرم کہاں گئے تھے
گلی کیطرف - ابھی ہو -
(بے پرواہی سے) " رڈ آرم - ابھی تو اسکو
جاتا تھا - مینہ بہت پڑ رہا تھا - اور میں اس طرف
اپنے کپڑے ذرا بھیگنے سے بچاؤں - میں نے
تم اس غریب لڑکی کے پیچھے پڑے ہو - سو میں نے
اور اس کے بعد جو ہوا سو ہوا"
اچھا جانے دو - رڈ آرم سر کہاں ہے - کیوں
تم بھی اچھی لڑکی ہو - میں تو صرف تم سے تمسخر کرتا
ایسا ہی ہوں کہ مجھکو مارنے لگ جانا - تم بھی
خواہ مخواہ تم نے میری ہڈیاں تڑوائی ہیں -

بھلا آؤ ہمارے ساتھ چلو - یہ جنٹلمین ہم کو پیالہ پلائیگا" اجنبی
کو شراب کی بات کرتے - اگر شراب پینی ہو تو وایٹ
ایبٹ میں چلو - یہ بڑی اچھی دوکان ہے"
اجنبی " بہت خوب - وہیں سہی آؤ لاگوالز تم
بھی آؤ"
لاگوالز " آپکی مہربانی! آپکو لڑتی دیکھکر میری بھوک
پیاس اڑ گئی ہے"
سلیشر (مجھ) اچھی وہاں چل تو لو بھوک خود
بخود لگ جائیگی - وایٹ ایبٹ اچھے کھانے کے واسطے
بڑی مشہور ہے - اور وہاں کی روٹی کے دیکھتے ہی بھوک
لگ جاتی ہے -
اسکے بعد تینوں شخص خوشی بخوشی لڑائی کے خیالات
دل سے دور کرکے وایٹ ایبٹ کی طرف روانہ ہوئے
سلیشر اور اجنبی کے درمیان جب لڑائی ہو رہی
تھی - تو ایک بڑا قوی ہیکل کوئلہ فروش پاس کی
گلی میں بڑے تردد سے لڑائی کو دیکھ رہا تھا - مگر
اس نے دونوں شخصوں میں سے کسی کو امداد نہ دی
تھی - جب اجنبی اور سلیشر اور گوالز وایٹ ایبٹ
کی طرف روانہ ہوئے - تو یہ کوئلہ فروش بھی ان کے
پیچھے ہوا -
سلیشر اور لاگوالز پہلے شرابخانہ میں داخل ہوئے
اجنبی جانیکو تھا - کہ کوئلہ فروش نے اس کے نزدیک
آکر بڑے ادب سے اس کے کان میں کہا " حضور خبردار
رہیں"

اجنبی نے بغیر جواب دینے کے ہاتھہ کے اشارے سے
اس کو رخصت کیا - اور پھر اپنے ساتھیوں میں ملا
کوئلہ فروش شراب خانہ سے کچھہ بہت دور نہ گیا -
اور پاس ہی کھڑا ہو کر چوری چوری دروازہ کی
ایک سوراخ میں سے جھانکتا رہا +

دوسرا باب

اوگوس

وائٹ ہیٹ ڈولی فیوس کے درمیان واقع ہے اسکی
سامنے کی طرف دو چھوٹی طاقیاں ہیں - اور پاس
ہی ایک تنگ اور تاریک راستہ ہے جس کے ساتھہ ایک
پرانا لمپ لگا ہوا ہے - جس پر یہ لفظ لکھے ہیں مجرد آدمیوں
کے واسطے بستر - ۱½ پنس "
سلیشر اور اجنبی اور لاگوالز ایک پست چھت والے کمرے
میں داخل ہوئے چھت دھوئیں سے سیاہ ہوا ہوا تھا
اور اس سے ایک ٹوٹا ہوا لمپ لٹک رہا تھا جو ماتمی
سی روشنی ڈال رہا تھا - دیواریں ہر جگہ سے سوراخ دار
ہو گئی ہوئی تھیں - فرش کیچڑ سے ڈھنپا ہوا تھا - کچھہ بھوسا
سا بھوسا پڑا ہوا تھا جو قالین اور دری کا کام دیتا تھا
شراب فروش کے بیٹھنے کی جگہ دروازے کے دائیں جانب لیمپ
کے پیچھے بنی ہوئی تھی -
اس کمرے کی دیواروں کے ساتھہ میز رکھی ہوئی تھی - کمرے کے پرلے
سرے میں ایک دروازہ تھا - جو باورچی خانہ میں کھلتا تھا دائیں
طرف شراب فروش کے بیٹھنے کی جگہ کے پاس ایک راستہ تھا -
جو اس کمرے میں جاتا تھا جسمیں کہ اوگرس اپنے گاہکوں کو تین
پنس فی شب کرایہ پر رکھتی تھی -
چند الفاظ میں ہم اوگرس اور اسکے گاہکوں کا بھی بیان کر دیتے
ہیں -
اوگرس کا اصلی نام اور پالنس تھا اسکا پیشہ یہ تھا - کہ مکان میں
لوگوں کو کرایہ پر رکھتی تھی - شراب اور روٹی بیچتی تھی - اور اس
گرد و نواح کے آوارہ گردوں کو کپڑے کرایہ پر دیتی تھی -
اسکی عمر قریباً بیس سال کی تھی - اسکا جسم لمبا مضبوط اور موٹا
تھا - اور اسکے چہرے کا رنگ سرخ تھا - اسکو خدا نے تھوڑی داڑھی
بھی دی ہوئی تھی - اسکی موٹی مردانہ اور بڑے بڑے ہاتھوں سے
معلوم ہوتا تھا کہ وہ بڑی طاقتور ہے - اس نے اپنی سر کی ٹوپی
پر ایک سرخ رومال لپیٹا ہوا تھا - ایک خرگوش کے چمڑے کی
شال اسکے سینے کو ڈھانپے ہوئے تھی - اور اسکا گون سیاہ اونی کپڑے
کا تھا - اسکی تصویر کو پورا کرنے کیلئے اتنا کہہ دینا کافی ہے - کہ اسکا رنگ
تانبے کی طرح تھا - اور کثرت مے نوشی نے اسکی آنکھوں کو خون کی مانند
سرخ کر دیا تھا -
اسکی بیٹھنے کی جگہ کے آگے ایک میز لگی ہوا تھا جس پر [illegible]
پیمانے تھے - پاس ہی ایک طاق میں شراب کی بوتلیں تھیں
کسی کوئی تو سرخ رنگ کی تھیں - کوئی سبز رنگ کی اور کسی پر لکھا
تھا " پہاڑ مرد کے لئے پانی " اور کسی پر یہ لکھا تھا " وادی
کا عرق "
ان پیمانوں اور بوتلوں کے پاس ہی ایک اور چیز بھی پڑی
تھی - جسکو دیکھکر یہ کہنا پڑتا ہے - کہ انسان کی فطرت کا اندا[illegible]

ں کام ہی۔ یہ کیا چیز تہی ہ مبارک درخت کہجور
شاخ جسکو پادری نے برکت دی ہوئی تہی
غریب قسم کی بدشکل آدمی پاس ہی ایک بنچ پر بیٹھے
ں سے لگائے ہوئے کانوں میں باتیں کر رہے تھے انمیں سے
ب بڑا ہی زرد تہا۔ وہ بار بار اپنی پیشانی کی اوپر اپنی
ی یونانی وضع کی ٹوپی کھینچتا تہا۔ وہ اپنے بائیں ہاتھ
نیاط سے چھپائے ہوئے تہا۔ اور جب اسکو باہر
مجبور ہوجاتا تہا۔ تو پہر بڑی جلدی سے اس کو چھپا

ایک جوان لڑکا بیٹھا ہوا تہا۔ اسکی عمر مشکل سے
کی ہوگی۔ مگر اس کے چہرے پر مردنی چھائی ہوئی تہی
علوم ہوتا تہا۔ جیسے ابہی کوئی مردہ قبر سے نکل کر آیا ہے
صورت تہا۔ بلکہ بچپن کی بدی جو برباد کر دیتی ہے اسنے
پیٹھ لگائی ہوئی تہی۔ اور ایک چھوٹا سا سیاہ چقمہ
مگر جب ذرا حقہ کو چھوڑتا تہا۔ تو فوراً شراب کو لگی تاتہا
در گاہک تھے ان میں سے کوئی خاص طور پہ بیان کرنے
میں سے مگر جتنے تھے سب وحشی تھے۔ اگر کوئی باتیں کرتا
بوں والی۔ اور اگر کوئی خاموش ہوتا تہا۔ تو
ں بھی وحشیانہ تہی۔
وائیٹ ایبیٹ کی تھے جب کہ سلیشر اور لاگوالز اور جنی
ہے۔
تینوں اشخاص کا ہمارے قصے سے بڑا تعلق ہے
ان کا زیادہ کھولکر بیان کرتے ہیں۔
ہا اور قوی الجثہ آدمی تہا۔ اسکے بال بہورے سفید تھے
ح ایک

مائل تہے۔ اور اس کے ابرو گھنی تہی اسکی موچھیں لمبی گھونگھردار رنگ کی سرخ تہیں۔ موسم کی سختی افلاس اور جاڑوں کی سخت محنت نے اس کے رنگ کو مائل سرخی کر دیا ہوا تہا۔ اس شخص کا نام تو بڑا وحشی سا تہا۔ مگر اس کے چہرے پر کچھ بہت بڑے وحشت کے آثار نہ تھے۔ ہاں ایک قسم کا گنوارپن ضرور تہا
تیرہویں دہن (لاگوالز) کی عمر ساڑھے سولہ برس سے زیادہ نہ تہی اس کا چہرہ خوبصورت اور گول تہا۔ اور اسکی پیشانی برف کی مانند سفید اور فراخ تہی۔ اسکے رخسار پر کچھ سرخی بھی تہی اور اسکی ابرو پتلے تھے اور کمان کی طرح خمدار تھے۔
اسکی آنکھیں نیلی تہیں۔ اور ان میں ایک عجیب قسم کی اداسی اور محزونیت سی نظر آتی تہی۔ اسکا منہ چھوٹا سا تہا۔ اور اسطرح معلوم ہوتا تہا۔ گویا بہت کم ہنسنے والی ہے۔ اسکے ہونٹ لعل کیطرح سرخ تھے۔ ناک سیدھی اور پتلی تہی۔ ٹھوڑی نہایت پرگوشت اور گول۔ الغرض گوالز کا چہرہ ایسا تہا۔ کہ اس کے کسی حصے میں نقص نہیں معلوم ہوتا تہا۔
اس نے اپنی لمبی گردن کے گرد ایک سرخ رومال لپیٹا ہوا تہا جس کے نیچے ایک موتیوں کی مالا تہی۔ اسکی پہٹی پرانی اور زرد رنگ کی شال نے اسکے سینے کو ڈہکا ہوا تہا۔
لاگوالز کی سریلی آواز نے اس کے نامعلوم محافظ پر ایک عجیب اثر پیدا کیا تہا۔ درحقیقت اس کی آواز ایسی باریک ایسی پرتاثیر اور ایسی سریلی تہی۔ کہ وہ بدمعاش بھی جنکے درمیان یہ بدنصیب لڑکی رہتی تہی۔ اکثر اس کے گانے کی التجا کرتے۔ اور جب وہ گاتی تو بڑے جوش اور مسرت سے سنتے۔
لاگوالز کو اکثر فلورڈی (میری بھی) کہا کرتے تھے۔ جس کے

سے کنواری لڑکے کی ہیں۔ اور اسکی وجہ یہ تھی۔ کہ اسکا چہرہ
ایسا تھا جیسے کسی معصوم کنواری لڑکی کا ہوتا ہے۔

لاگوالز کا محافظ جسے کو ہم آئیندہ رڈلف کے نام سے پکاریں گے
قریباً چھتیس برس کی عمر کا تھا۔ اسکا قد لمبا تھا۔ مگر اسکا جسم
کوئی موٹا نہیں تھا۔ اور اس کو سرسری نگاہ سے دیکھکر
ہرگز قیاس نہیں ہو سکتا تھا۔ کہ اسمیں اسقدر طاقت ہو۔ کہ سلیشر
کو مغلوب کر سکے۔ اسکے چہرے سے اس کی خصلت کا اندازہ لگانا
ذرا مشکل تھا۔ اس کی پیشانی پر شکن پڑے ہوئے تھے جس سے
معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ اکثر غور و فکر کا عادی ہے۔ لیکن جب اسکے
متکبرانہ چہرہ کی وضع اور اسکے سر کی بناوٹ پر غور کیا جاتا
تو معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ ایک بڑا کاروباری آدمی ہے۔

سلیشر کے ساتھ لڑتے ہوئے رڈلف نے غصہ ظاہر کیا تھا۔ اور نہ غضب
اپنی طاقت اور چستی اور کاریگری پر بھروسہ کرکے اس نے
صرف اس جانور کی وحشیانہ تندی پر صرف حقارت ظاہر کی تھی
رڈلف کے چہرے کے خط و خال ایسے خوبصورت تھے کہ مردوں کے
اکثر کم ایسے ہوتے ہیں۔ اسکی آنکھیں بڑی بڑی اور رسیلی تھیں
اسکی ناک لمبی اور پتلی تھی۔ اسکی ٹھوڑی ابھری ہوئی تھی اور
گوشت سے بھری ہوئی تھی۔ اسکی مونچھوں کے بال ریشم کی طرح
نرم اور رنگ کے زرد تھے۔ اور اسکے ابرو بھی سیاہ رنگ کے اور کمان
کی مانند جھکے ہوئے تھے۔

ان سب باتوں یعنی زبان اور اطوار کے لحاظ سے رڈلف ان
تمام دوسرے لوگوں سے پوری مشابہت رکھتا تھا۔ جن میں کہ
وہ بیٹھا ہوا تھا۔

اندر داخل ہوتے ہی سلیشر رڈلف کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھ کر پکارا
اس جوان کے واسطے تین چیز جسنے آج سلیشر کو نیچا دکھایا ہے
ہاں میرے دوستو اس لڑکے نے مجھے بالکل مغلوب کر لیا ہے۔ میں
جھوٹ نہیں بولتا۔ میں سکول ماسٹر اور سکیلیٹن اور تمام
دوسروں کے جو اپنی پسلیاں تڑوانا چاہتے خبر دیتا ہوں کہ ان کا
استاد آگیا ہے۔ تو بھلا کون اسکا سامنا کر سکتا ہے۔ اور
یاد رکھو کہ میں اسکی مدد کروں گا۔"

ان الفاظ کو سننے پر اوگرس اور تمام حاضرین سلیشر کو مغلوب
کرنے والے کی طرف ادب بھرے ڈر سے دیکھنے لگے۔ بعض تو اس کے
واسطے جگہ بنانے لگ گئے۔ تاکہ وہ ان کے پاس بیٹھے۔ بعض سلیشر
کے پاس اس نامعلوم بہادر کی نسبت جو کہ ان کی سوسائٹی
میں ایسا مظفر و منصور داخل ہوا کان میں سوال کرنے لگے
آخرکار اوگرس اپنی جگہ سے اٹھی اور رڈلف کی طرف جھک کر
بڑے ادب سے پوچھنے لگی۔ کون صاحب میں آپکی کیا خدمت
کر سکتی ہوں۔ اوگرس کا ایک مہمان کی خاطر اپنی جگہ سے
اٹھنا ایک نرالی بات تھی۔ وہ آجتک کسی کے واسطے نہیں اٹھی تھی
سو اسکے اس حرکت نے سب کو حیران کر دیا۔

ان دو بری شکل والے آدمیوں میں سے جنکا پیچھے ابھی ذکر
کیا گیا ہے۔ ایک یعنی وہ جو کہ اکثر اپنے ہاتھ کو چھپایا رکھتا تھا۔
اور اپنی پیشانی پر اپنی ٹوپی کو کھینچے رکھتا تھا۔ اوگرس کی طرف
جھکا جو کہ میز کو بڑی احتیاط سے صاف کر رہی تھی۔ جہاں کہ
رڈلف بیٹھنے لگا تھا۔ اس شخص نے بڑی موٹی آواز میں پوچھا
کیوں مادر آج بگ کریل نہیں آیا ہے
اوگرس۔ نہیں آج تو نہیں دیکھا۔"
شخص۔ "کل بھی آیا تھا کہ نہیں"

اس - کل تو آیا تھا۔
س "- بس یہی اسکی ساتھ کہ نہیں اچی کالی بس
کی بیٹی جو پھانسی ملا تھا -؟"
اس بڑی کرخت آواز میں "مجھ سی کیا پوچھتے ہو۔
وی پولس کے محکمہ سی تنخواہ لیتی ہوں کہ ایسے گاہکوں کی
کرتی رہوں۔
س - آج رات میں نے تگ کرپل اور سکول ماسٹر سی ایک
پورا کرنا ہی۔ بڑا ضروری کام ہے۔"
اس "پھر اپنی دھندوں کو آپ نپٹو۔ مجھے کیا کہتی ہو۔
کی طرح چمٹ جاتی ہیں۔"
س "جونک کی طرح! اگر یہ خون چوسنے ہی ہوں تو تم
نے کہاں سیکھے۔"
اس نے ان کو مارنے کیلیے شراب کی بوتل اٹھائی۔ اور دھمکی
ہا "چپ کرتی ہو کہ نہیں۔ ورنہ ابھی منہ توڑ دوں گی۔"
می یہ دیکھکر بڑبڑاتا ہوا اپنی جگہ پر آیا۔ اور اپنے ساتھی سے
شاید تگ کرپل جوان جینی کا، جو روڈی مثل
رہتا ہی۔ فیصلہ کرنیکی لئے ٹھہر گیا ہوگا۔"
ساتھی "ہیں کیا وہ اسکا فیصلہ کرنا چاہتے ہیں؟"
"نہیں - صرف اسے ایک سبق دینا چاہتے ہیں۔"
ڈ) میری سلیشر کے پیچھے ہی داخل ہوچکے۔ اس چھوٹی
رہ... تے لڑکے نے جب سلیشر کو دیکھا۔ تو اسکو اس نے
نہ انداز سے سلام کی۔ سلیشر نے اس کی سلام کا جواب دیا
ہا "خوب! دیلبن پیٹ کی بوتل کو شراب سے بھرا ہی ہو۔" لڑکے
ہوئے کا ایک غبار اپنی منہ سی نکالا۔ اور اپنی جگہ سی ہلے کی بغیر

کہا "! بہو کا مرنا منظور، ننگے پاؤں پھرنا منظور، مگر یہ نہیں ہو سکتا
کہ گلے کو اس آبحیات سے تر نہ کروں۔ اجی یہ تو میری جان ہے
اسکے بغیر مزا ہی کیا!"
اتنے میں اوگرس لا گوالر کے پاس آئی۔ اور کپڑوں کو جو اس نے
اسکو کرایہ پر دیئے تھے۔ غور سے دیکھ کر بولی۔ گڈ بونٹنگ فلورڈی
میری! تمہیں کپڑے کرایہ پر دینا تو بڑا عمدہ سودا ہے۔ تم ایسی صاف
اور ستھری ہو جیسی بلی کا بچہ۔ سچ جانوں کہ میں یہ ماریجی شال
ڈریگل پل اور فیٹی جیسی گندی لڑکیوں کو ہرگز نہ دوں۔
گوالر نے ایک آہ بھری اور اپنا سر جھکا لیا۔ اور کچھ جواب نہ دیا
رڈلف (اوگرس سے) "- اور مادر جو بہم نے تو ایک شاخ مقدس بھی
اسجگہ رکھی ہوئی ہی۔ واہ خوب!"
اس خوفناک عورت نے یہ سنکر جواب دیا "ابی کافر کیا تم چاہتے ہو
کہ ہم کتوں کی طرح زندگی بسر کریں۔ تم نہیں جانتے کہ ہم کرسچن ہیں
اور سچے کرسچن کو مقدس کلیسا کا کچھ نہ کچھ نشان اپنے پاس رکھنا
چاہیئے۔ (لا گوالر سے) اچھا تیری دہن آ کوئی گیت سناؤ
سلیشر "- نہیں مادر پوس پہلے ہمیں کھانا کھالینے دو"
اوگرس "- وہ رڈلف کی عنایت حاصل کرنیکی زیادہ آرزومند
تھی۔ اور ممکن تھا کہ اسکی امداد کی اسے کسی وقت ضرورت پڑ جائے
بس وہ اسطرف مخاطب ہوکر بولی "- فرمایئے صاحب کیا چیز
خدمت میں حاضر کروں!"
رڈلف "- سلیشر ہی سے پوچھو جیسی میں دونگا۔ مگر کھانا اس کے
پسند کا چاہیئے"
اوگرس (سلیشر سے) "اچھا بولو چھوٹی گدھی کیا چاہتے ہو؟"
سلیشر "چھ بوتل شراب۔ تین روٹیاں اور ایک رکابی

مشری کا "مشری ایک قسم کا بیہودہ سا کھانا ہوتا ہے۔ جو
مہمانوں کے پس خوردہ کو ملا کر بنایا ہوا ہوتا ہے۔"
اوگرس "بھائی واہ تمکو بھی خدا نے عجیب دل دیا ہے مشری
سو تم کبھی سیر نہیں ہوتی؟"
سلیشر۔ گوالز ابھی تک غصے ہو؟"
گوالز "نہیں غصے کیوں ہونا ہے۔
سلیشر "تو مشری تمہیں پسند نہیں؟"
گوالز۔ نہیں مجھے بھوک نہیں۔"
سلیشر" - اری لڑکی۔ تم مسٹر ماسٹر کی طرف کیوں نہیں
دیکھتی؟ ارے اس کیطرف دیکھو۔"
بیچاری لڑکی شرمندہ ہوگئی۔ مگر اس نے روڈولف کی طرف
نظر اٹھا کر نہ دیکھا۔
تھوڑی دیر کے بعد اوگرس نے میز پر ایک صراحی شراب کی اور چند روٹیاں
اور ایک رکابی مشری کی رکھدیں۔ سب سے پہلے سلیشر نے مشری
کی رکابی کی طرف ہاتھ اٹھایا۔ اور ایک بڑا نوالہ منہ میں ڈالکر
چلایا "بھائی واہ کیا کھانا ہے کیا امیرانہ کھانا ہے۔ اس قسم کا
کھانا ہے کہ ہر طبیعت کے آدمی کو پسند آجاتا ہے۔ سرٹ کی
بی بی جو جربی کو پسند کرتی ہے۔ وہ اس جو سی سی کھا لیگی
حبک بھی اسے پسند کریگا۔ کیونکہ اسی میں بھانی ہے۔ جسے
شیرینی کی ضرورت ہو وہ بھی خوشی سے کھائیگا۔ بھائی واہ
عجیب کھانا ہے۔ چٹنی اچار۔ مچھلی۔ سبزی۔ گوشت الغرض
اسمیں سب کچھ ملتا ہے۔ گوالز کھاؤ نا! ارے چکھو تو دیکھو کیسا
مزیدار ہے۔ کھاؤ بھی کہیں آج کسی شادی کی دعوت سے تو
نہیں کھا کر آئی ہو؟"

گوالز "بس مجھے کہاں عوتیں کھانی ہیں۔ میں نے صبح معمول کے
مطابق دودھ اور روٹی کھائی تھی۔"
اس گفتگو کے اثنا میں ایک اور شخص شرابخانہ میں داخل ہوا
سب اپنی اپنی باتیں چھوڑ کر اس کی طرف دیکھنے لگ گئے۔
یہ شخص میانہ قد کوئی چالیس سال کی عمر کا ہوگا
جسم اسکا توانا اور چست تھا۔ اسنے ایک کھنڈا اور سگ سی
ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔ جو کہ وہ اس مقام کی راہ و رسوم سے پورا
واقف نہ تھا جسکو یہاں کی زبان میں کھانا حاضر کرنیکا حکم دیا اس
آنیوالے نے ابھی بیٹھنے کیواسطے اسی جگہ نشست کی جس سے کہ وہ
ان دو بدنما آدمیوں کو جنہوں نے کہ لگ کر پل اور سکول ماسٹر
کے نام ہیں اوگرس سے سوال کیا تھا۔ اچھی طرح سے دیکھ سکتا
تھا۔ اسنے اپنی آنکھیں ان کیطرف لگا دیں۔ مگر ان کو
معلوم نہ ہوسکا۔ کہ ہم کو کوئی شخص ایسی توجہ سے دیکھ رہا ہے
گفتگو پھر شروع ہوگئی۔ باوجود اپنی دلیری اور گستاخی کے
سلیشر روڈولف کیساتھ بڑے ادب سے پیش آتا تھا اور اسکو ساتھ
بے تکلفی کی گفتگو کرنیکی جرات نہ کرسکتا تھا۔ تاہم وہ تھوڑی دیر کے
بعد روڈولف کو مخاطب کر کے بولا "خدا کی قسم اگرچہ تم نے میری
گت بنائی ہے۔ تب بھی میں خوش ہوں۔ کہ میری تم سے
ملاقات ہوگئی ہے۔"
روڈولف "اس لئے خوش ہو کہ تمہیں یہ تر نوالا ملگیا ہے؟"
سلیشر "اس لئے بھی اور اس لئے بھی کہ میں چاہتا ہوں کہ تم
سکول ماسٹر کی خبر لو۔ وہ ہر وقت میرے سر پر سوار رہتا ہے۔ اور
میں چاہتا ہوں کہ اس کو ذلیل ہوتا ہوا دیکھوں۔"
روڈولف "واہ خواہ مخواہ کیا تم خیال کرتے ہو۔ کہ تمکو

رڈلف - میں بھی سنا دوں گا -

لاگوالز " تمہارا کام سنکھوں کی نقاشی ہے ! کام تو بڑا اچھا ہے "

سلیشر " کیوں بھائی اگر تمام دن لگے رہو - تو کتنا کما سکتے ہو "

رڈلف - اچھے سے اچھے دن میں میں تین روپیہ یا چار روپے کما سکتا ہوں - مگر یہ عموماً گرمی کے موسم میں ہوتا ہے جبکہ دن لمبے ہوتے ہیں "

سلیشر " کبھی ابھی نہ بھی کام کرتے ہوگی - واہ مست آدمی "

رڈلف - ہاں جبتک میرے پاس روپیہ ہو - تب تک فارغ وقت گذارتا ہوں - مگر میں روپیہ ضائع نہیں کرتا پہلے تو اپنی رات کی بستر کے واسطے پانچ آنے دیتا ہوں "

سلیشر (سر ہلا کر کھلکھلا کر) " پانچ آنے - اتنی رقم ہم کو تو کبھی دو پیسہ بھی نصیب نہیں ہوتے "

رڈلف - میں بہتر اچھا پسند کرتا ہوں - اس لیئے میرا زیادہ خرچ ہوتا ہے - پھر سات آنے میری کافی اور کھانے پر خرچ ہوتے ہیں - نو آنے برانڈی پر - اور اسی طرح زیادہ خرچ ہوجاتا ہے -

لاگوالز - مگر تمہارا کنبہ کہاں سے کھاتا ہے "

رڈلف - میرا کنبہ ! میرا کوئی کنبہ نہیں میں تو تنہا ہوں "

سلیشر - تمہارے والدین کیا کام کرتے تھے "

رڈلف " مارکیٹ میں پرانی گدڑی اور سمندری سامان فروخت کیا کرتے تھے "

سلیشر - تیرے والدین کی ورثہ فروخت کرنیسے تمہیں کیا

رڈلف " جب میرے والدین مر گئے تو میں اسوقت بہت چھوٹا تھا - بس میرے محتاجی شروع کی ... اور جب ... بالغ ہوا تو اس وقت میں نے ... فوجی ... [illegible]

سلیشر " - اب تم کسکے پاس کام کرتے ہو -

رڈلف - اس کا نام گاتھیری اور وہ روڈ ... میں رہتا ہے - وہ ایک وحشی بخیل چور ہے جو اپنے کاریگروں کو مزدوری نہ دے - پس یہ اسکی تصویر ہے - میں پندرہ برس کا تھا - جب میں اسکے پاس کام سیکھنے کیلئے بیٹھا - اب میں پورا کاریگر ہوں - میرا نام رڈلف ڈیو نالڈی ہے - بس یہی ہے میری کہانی "

سلیشر " لاگوالز - اب تیری باری ہے - میں اپنی کہانی سب پیچھے سناؤں گا "

تیسرا باب

پیرس دلہن کی سرگذشت -

سلیشر " شروع سے شروع کرنا "

رڈلف " ہاں اپنے والدین سے لیکر "

لاگوالز - ان کا تو مجھے کچھ پتہ نہیں "

سلیشر (قہقہہ مار کر) " واہ - واہ - لاگوالز تم اور میں ایک ہی خاندان سے ہیں "

لاگوالز " ہیں ! سلیشر تم بھی بے خانمان ہی ہو -

سلیشر " ہاں میں بھی تمہاری طرح یتیم پیرس کی گلیوں میں آوارہ پھرنیوالا ہوں "

ما" اچھا تو کو آلر تمہاری پرورش کسنے کی؟"
ۓ- پہلے کا حال مجھے معلوم نہیں- مگر اتنا یاد ہے
ں آٹھ سات برس کی تھی- تو ایک بوڑھی عورت
ا کرتی تھی جسکو لوگ سکیچ اول (ایک قسم کا
کرتے تھے- اس عورت کا یہ نام اسواسطے پڑا تھا
آنکھیں اور چہرہ چہرہ بالکل الو سے ملتے جلتے تھے!
ا (قہقہہ مار کر) ہا ہا ہا - اس کی تصویر میری
کے سامنے ہے- ای کمبخت کانی الو۔
ذ" یہ بوڑھی کانی عورت مجھکو رات کیوقت بائب
رحو کا آٹا بیچنے کیواسطے بھیجا کرتی تھی- مگر آٹا تو
تھا- یہ صرف ایک بھیک مانگنے کا بہانہ تھا- اور جب
صچار آنے سے کم پیسے لاتی تو کھانا دینے کے بجائے
ے بڑی مار مارتی!"
ت- تمہیں یقین ہے کہ یہ عورت تمہاری ماں نہ تھی!"
ذ" مجھے یقین ہے- کہ وہ میری ماں نہ تھی- کیونکہ وہ
ز یہ طعنہ دیتی تھی- نہ میری ماں ہے نہ تیرا باپ- میں نے
ں میں پڑا ہوا اُٹھایا ہے۔
نما- اچھا تو اگر تم چار آنے کے پیسے نہ لاتی- تو وہ کھانا
ے بجائے تمہیں نچایا کرتی تھی!"
والز" ہاں- اور اسکے بعد میں رات ننگی زمین پر کاٹتی
جہانکہ میں مارے سردی کے قریب المرگ ہو جاتی تھی!"
نما" ضرور بیرا وہاں خون تم جم جاتی ہوگی!"
والز- دوسری صبح سکیچ اول مجھے پھر مارتی- اور
چیکیں پر کپڑے پکڑنے کے لئے بھیجدیتی- جسکو مچھلیاں

پکڑی جاتی ہیں- چونکہ وہ نائرڈ ہم کی پل کے پاس دن کو مچھلیاں
بیچا کرتی تھی- ایک بچی کیلئے جو سردی اور بھوک کے مارے قریب المرگ
ہو- سوڈی مانٹ سے مانٹ جیکسن تک بڑا لمبا سفر ہوتا
- -
سلیشر نے ایک دیاسلائی کی تیلی جلا کر اپنا چرٹ جلایا-
اور بولا" لیکن تمہیں شکایت نہیں کرنی چاہئے- کیونکہ
اس ورزش نے تمہیں لال ٹین کے ستون کی طرح سیدھا
کر دیا ہوگا۔
لاگوالز- خیر میں دوپہر کے قریب سخت تھک کے آتی- اور اس
وقت سکیچ اول مجھے خشک روٹی کا ایک ٹکڑا کھانے کو دیتی"
سلینشر (چرٹ کے دو تین سوٹے لگاکر)" اسکی بھی تمہیں
شکایت نہیں کرنی چاہئے- کیونکہ تھوڑی غذا سے تمہارا جسم خوب
ہلکا پھلکا نکل آیا ہے- (رڈولف سے) مگر تم کو کیا ہوا ہے- میں
تمہیں کہتا ہوں- ماسٹر رڈولف تم بڑے مضطرب سے نظر آتے
ہو- شاید اس لیے کہ اس لڑکی کو اتنی تکلیفیں ہوئی ہیں
مگر یہ کونسی نرالی بات ہے- تکلیفیں تو سب کو ہوا کرتی
ہیں!"
لاگوالز- او سلینشر تمہارا حال مجھسا نہ ہوگا- جیسا میرا حال
تھا- خدا دشمن کا بھی نہ کرے!"
سلینشر" میرا حال تم جیسا نہیں تھا ہیں! میری لڑکی
اگر میرا حال سنو تو معلوم ہو- کہ میری نسبت تم بادشاہزادی
تھی- تم کو چھت کے نیچے سونا تو نصیب ہوا- میری سب سے
بڑا آرام نہیں وہ ہوتی نہیں- جب مجھے گلیچے کے اوپر آدمی پر سوتے
کے لئے جگہ اور کھانے کے لئے گوشت کی کچھ بوٹی ملتی تھی- مگر بعض دن

میں بہت تھکا ہوتا تھا۔ اور کلیجے کو بڑا آدمی تک نہیں پہونچ سکتا تھا۔ تو میں دریا کے ٹوائیز کو پل کی محرابوں کے نیچے ہی رات بسر کر لیا کرتا تھا۔ اور جب رات برفانی ہوتی تھی تو مجھ پر بڑی خوبصورت سفید چادر پڑ جایا کرتی تھی"۔

لاگوالز"۔خیر مرد محنت کش ہوتے ہیں۔ میں تو ایک بیکس غریب لڑکی تھی۔ اور میرا جسم بڑا ہی کمزور تھا۔

سلیشر"۔پھر نہیں کیسے یاد ہے"۔

لاگوالز۔ مجھے خوب یاد ہے کیونکہ جب سیکریچ اول مجھے مارتی تھی تو پہلی ہی چوٹ سے میں گر جاتی تھی۔ پھر وہ میرے جسم پر پاؤں رکھکر خوب لتاڑتی تھی۔ اور موئنہ میں کہتی تھی۔ اوہ سیہونی کتیا۔ اس میں ذرا بھی طاقت نہیں سنبھل کر دو ٹکر بھی نہیں کہا سکتی۔ اسنے میرا نام لنگ گڈ دکری کا بچہ رکھا ہوا تھا۔ اور اس نام سے میں اکثر پکاری جاتی تھی۔

سلیشر۔ بس میرا بھی یہی حال تھا مجھے بھی لوگ یا تو لنا کہتے تھے۔ باکے کا بچہ۔ یا النینو۔ میری پیاری لڑکی مجھہ میں اور تم میں کیسی مشابہت ہے"۔

لاگوالز۔ اگرچہ بدمعاشوں کے درمیان مدتوں سے رہتی رہی تھی۔ اور رذالت بھی اسوقت ظاہرا بدمعاش ہی نظر آتا تھا۔ تاہم گوالز کو اس سے شرم آتی تھی۔ اور وہ اسکی طرف آنکھہ بھر کر نہ دیکھہ سکتی تھی۔ بس اسنے سلیشر کی طرف موئنہ کر کے کہا۔"ہاں سچ ہے مصیبت میں ہم دونو ایک دوسرے کی مانند ہیں"۔

سلیشر"۔اچھا تو جب تم سیکریچ اول کیواسطے کپڑے لے آتی تھیں۔ تو پھر اسکے بعد کیا کیا کرنی تھیں"۔

لاگوالز"۔پھر وہ کمبخت مجھے بھیک مانگنے کیواسطے بھیجا کرتی تھی۔ خدا یا بلوئی کے ایک لقمے کے انتظار میں مجھے چند گھنٹے ایک پہاڑ معلوم ہوتے تھے۔ لیکن اگر بدقسمتی سے میں اس کے کھانے کیلئے کچھہ مانگ بیٹھتی۔ تو سیکریچ اول مجھے پھر مارنا شروع کر دیتی اور کبھی چار آنے لاؤ۔ اور پھر کھانا ملیگا۔ ہائے خدا! پھر بھوک اور زخموں کے درد سے میں چیختی اور چلاتی۔ اسطرح کہ گویا میرا کلیجا پھٹ جائیگا ہے۔ لیکن وہ بوڑھی آٹے کا برتن میری گردن میں لٹکا دیتی۔ اور مجھے پانٹ تنف پر چھوڑ آتی جہاں سردی کے مارے خون جم جاتا۔ میں بھی بعض اوقات میں کھڑی کھڑی سو جاتی۔ پھر سیکریچ اول آکر مجھے لات مارتی۔ اور جگا دیتی میں گیارہ بجے رات تک پل پر کھڑی رہتی۔ اور اکثر چلاتی رہتی مجھے چلاتی دیکھہ کر [illegible] گر رحمدل مجھے کچھہ دیجاتے۔ یہانتک کہ اکثر میرے پاس آٹھہ نو آنے تک بن جاتے۔ یہ پیسے میں سیکریچ اول کو دیدیتی۔ پھر وہ میری تلاشی لیتی۔ اور میرا موئنہ کھول کر دیکھتی۔ اس لئے کہ شاید میں نے کچھہ چھپا نہ لیا ہو"۔

سلیشر (قہقہہ مارکر)"۔ ایک ہی آنکھہ سے دیکھتی"۔

لاگوالز"۔ ہاں۔ کیونکہ اسکی ایک ہی آنکھہ تو تھی۔ خیر جب سیکریچ اول کو میری کامیابی کا دروازہ معلوم ہوگیا۔ تو وہ پل پر لیجانے سے پہلے مجھے خوب مارتی۔ تاکہ میں زار و زار روؤں اور لوگ رحم کر کے مجھے کچھہ دیں"۔

سلیشر"۔یہ تو سخت وحشت ہے"۔ خیر۔

لاگوالز۔ آخر یہ ہوا کہ میں مار کھانیکی عادی ہوگئی۔ میرے دیکھنے۔ کہ جب میں نہ روتی۔ تو سیکریچ اول کو سخت غصہ آتا

بنے کے لئے غصہ وہ مارتی اتنا ہی زیادہ مجھ اس کے
نی - اگرچہ بعض اوقات درد کی مارے میری آنکھوں سے
تھی"

لیکن کیا آٹا کھانیکو تمہارا دل نہیں چاہتا تھا
آٹا تو مزیدار ہوتا ہے -

او سلبشر - دل تو بہت چاہتا تھا - مگر کہانی
فسوس اس خواہش نے تو مجھے تباہ کیا - ایک
ماننٹ فلکس سے واپس آ رہی تھی - کچھ لڑکوں نے
میری ٹوکری چھین لی میں گھر واپس آئی
معلوم تھا - کہ وہاں میرے لئے کیا رکھا ہے - مجھے خوب
وٹی وو ٹی کچھ نہ ملی - شام کیوقت پل پر بھانے
دل نے اس غصہ سے کہ میں نے پہلے روز اسے
دیا تھا - مارنے کی بجائے مجھے یہ اذیت دینی شروع
ہوں سے بال کھاڈنی شروع کئے - اور یہ جگہ ایسی
اور جگہوں سے بہت زیادہ درد ہوتی ہے
سے میرے ہاتھ مارا - اور تھوڑی دیر چپ کر
پھر مارنا - ! خیر یہ تو بڑی بات نہیں - مگر
ور ایسی تکلیف پہونچانا یہ بڑا اندھیر ہے"
جو سی لاگوالز کی سرگذشت کو سن رہا تھا - مگر
کی اس حوس پر بڑی حیرانی ہوئی - بھلا
رحم سے بھرا ہوا ایسا جوش کیا - آخر اس نے سلبشر
نہیں کیا ہو گیا ہے"

کیا ہوا ہے - ! تم میں کچھ رحم نہیں - وہ ظالم
اس ننھی سی جان کو ایسی ایذ دیتی ! کیا

تمہارا دل بھی ایسا ہی سخت ہے - جیسے تمہارے ہاتھ سخت ہیں"
راڈلف " چلو لڑکی - تو لو"

لاگوالز - میں نے بیان کیا ہے - کہ وہ ظالم رولانیکیواسطے
مجھے سخت ایذا دیتی - پر وہ مجھے آٹا دیکر پل پر چھوڑ آتی پھر
وہ اپنی کڑاہی پر آ کر بیٹھ جاتی - کیونکہ اس جگہ وہ مچھلیاں
پکا کر بیچا کرتی تھی - تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد وہ میری
طرف دیکھتی - اور مجھے ہاتھوں اور اشاروں سے دھمکی دیتی -
مگر چونکہ میں نے دو دن سے کچھ نہیں کھایا تھا میں نے سوہ تر کر کے
آٹا کھانا شروع کر دیا - یہ تو مجھے معلوم تھا - کہ اسے غصہ چڑھ
جائیگا - مگر کیا کرتی بھوک جان نکال رہی تھی"

سلبشر " یہ خوب ہے ایسا ہی چاہئے"

لاگوالز - مجھے بڑا مزا آیا - نہ اس لئے کہ یہ مزیدار تھا - بلکہ
اس لئے کہ مجھے سخت بھوک لگی ہوئی تھی - مگراتنے میں ایک نارنجی
فروش لڑکی سیکیچ اول کی طرف مخاطب ہو کر بولی - ہو لو
اول بکری تمہارا جو کا سرمایہ کہاں چلی ہے"

[illegible] - (بڑے جوش سے) " ہو لو - او غریب چوہیا - تم تو
ڈر کے مارے مر چلی ہو گی جب تم نے اسکا چہرہ دیکھا ہو گا"

راڈلف " اچھا غریب گوالز تو پھر تم اس مشکل سے کیسی
نکلیں ؟"

لاگوالز " اوہ میرے ساتھ بڑی سختی ہوئی - مگر بس نہیں
کیونکہ چربی جوش مار رہی تھی - اور بوڑھی کمبخت کڑاہی
نہیں چھوڑ سکتی تھی"

سلبشر (قہقہہ مار کر) " ہا ہا ہا - بوڑھی ڈائن کو بڑی
مشکل پڑی ہو گی"

لاگوالوز- دور سے وہ اپنی لمبی لوہے کی سیخ سے مجھے دھمکاتی رہی۔ جب اسنے اپنے کام سے فراغت پائی۔ تو وہ میرے پاس آئی۔ سب مجھے صرف ایک آنے کو سے مانگنے سے ملے تھے۔ اور سینسی ڈیرہ آنیکا آٹا کھا چھوڑا تھا۔ وہ موں سے کچھ نہ بولی اور اسنے مجھے ہاتھ سے پکڑ کر اپنے پیچھے گھسیٹنا شروع کیا۔ مجھے معلوم نہیں کہ اس وقت میں ڈر کے مارے مر کیوں نہ گئی۔"

یہ نوروز کا دن تھا۔ اور پاٹ نف میں بہت سی دکانیں کھلونوں اور گڑیوں سے بھری ہوئی تھیں۔ میں بڑی خوشی سے ساری شام انہیں دیکھتی رہی تھی۔ گڑیاں بڑی خوبصورت تھیں۔ اور تمہیں معلوم ہے۔ کہ بچوں کا دل ان کو دیکھ کر کیسا خوش ہوتا ہے۔"

سلیشہ (دگوالز) تم کبھی کھلونوں سے نہیں کھیلی تھیں۔"

لاگوالز- مجھ غریب کو کھلونے کون دیتا۔ خیر شام گذر گئی اگرچہ سردی کا موسم تھا۔ مگر میرے جسم پر سوائے روئی کی ایک پرانی کرتی کے اور کچھ نہ تھا۔ باقی میرا سارا جسم ننگا تھا۔ تم کو معلوم ہے کہ اس کپڑے میں گرمی اور پسینہ کیا ہے۔ جب اس کانی کمبخت نے مجھے پکڑا۔ تو سر سے پاؤں تک پسینے میں تر ہو گئی مجھے زیادہ ڈر اس بات کا تھا کہ پہلے تو وہ غصے میں قسمیں کھایا کرتی تھی۔ اس دفعہ اسنے قسمیں تو کچھ نہ کھائیں۔ صرف موں ہی میں کچھ بولتی رہی۔ اسنے میرا ہاتھ بالکل نہ چھوڑا۔" اور چونکہ وہ بڑی جلدی چلتی تھی۔ اور اس کے پاؤں میں جوتی تھی اور میرے ننگے پاؤں اس کے ساتھ پتھروں پر دوڑنا پڑا۔ جب میں گھر پہنچی۔ تو میرے پاؤں تمام خون آلودہ ہو گئے ہوئے تھے۔"

سلیشہ نے پھر غصے سے میز پر ہاتھ مارا۔ اور کہا۔ ہائے بڑی کانی ملی۔ میں کانپ اٹھتا ہوں۔ جب مجھے اس ظلم کا خیال آتا ہے۔" جو اس ظالم نے تجھ پر کیا۔"

لاگوالز- ہم روڈ ہی مارٹلر میں ایک چھوٹے مکان میں رہتے تھے۔ ہماری گلی کے پاس ہی ایک شراب خانہ تھا۔ یکے اول مجھے گھسیٹتی ہوئی شراب خانہ کے دروازہ پر لے گئی۔ اور وہاں سے اسنے ایک پیالہ شراب کا چڑھایا۔ اور شراب وہ ہمیشہ پیا کرتی تھی۔ اور شاید یہی سبب تھا۔ کہ وہ مجھے مارتی تھی۔ آخر وہ مجھے گھسیٹتے ہوئے مکان کے اندر لے گئی۔ اور دروازہ کو تالا لگا دیا۔ میں نے اپنے آپکو اس کے پاؤں پر گرا دیا۔ اور آٹا کھانیکے واسطے اس سے معافی مانگی۔ اسنے مجھے جواب دیا۔ جب میں نے سنا کہ وہ اپنی موں میں بڑبڑاتی ہوئی کوٹھڑی میں گئی۔ اور یوں بولی۔ میں اس حریص لڑکی کے ساتھ کیا کروں۔ اسنے میرا سارا ڈھیرہ کھا چھوڑا ہے۔ اچھا دیکھو تو میں اس کی کیسی خدمت کرتی ہوں۔ پھر جو اسکے پاؤں پر گری ہوئی تھی۔ وہ اپنی اکیلی سے اٹھکر مجھے دیکھنے کیلئے کھڑی ہو گئی۔ پھر وہ اچانک ایک طاق کی طرف گئی۔ اور وہاں سے ایک زنبور اٹھا لائی۔"

سلیشہ- زنبور!

لاگوالو- ہاں زنبور۔"

سلیشہ" کاہے کے لئے۔"

روڈلف" تمہیں مارنے کیلئے۔"

سلیشہ- تمہیں چھیلنے کے لئے۔"

لاگوالز کو اس بات کو یاد کر کے کپکپی آ گئی۔ اور وہ

مصیبت بھری مصیبت سی بڑھ کر ہے۔ غریب کمو تری! سچ مانو۔ مجھے افسوس آرہا ہے۔ کہ میں نے تمہیں مارنیکی دہمکی دی۔ مگر خدا کی قسم میرا منشا نہیں تھا۔ کہ تمہیں ماروں میں یوں ہی ٹھٹھا کرتا تھا۔"

لاگوالز۔ تم نے بھلا مجھے کیوں نہیں مارنا تھا۔ کوئی میرا محافظ جو نہ ہوا۔"

سلیٹر (یہی تو سبب ہے۔ کہ میں تجھے نہ مارتا۔ میں ہرگز اکو نہیں چھیڑتا۔ جنکا مددگار کوئی نہ ہو۔ جب میں کہتا ہوں کہ تمہارا کوئی محافظ نہ تہا۔ تو رڈولف کیطرف اشارہ نہیں کرتا۔ کیونکہ اس کا آنا ایک اتفاقی بات تہی۔ مگر بہائی اسنے بہی میری خوب ہی خبر لی ہے۔"

رڈولف۔" اچھا چلو۔ یہ تو بتاؤ کہ تم اُس احاطے سے کیسے نکلے ۔؟

لاگوالز۔ دوسرے روز دوپہر کیوقت اس لکڑیوں کے انبار کے قریب ہی بیٹہے ایک بڑے کتے کو بہونکتے ہوئے سنا۔ میں نے کان لگائے کتے کے بہونکنے کی آواز قریب آگئی۔ اچانک کسی شخص نے بڑی موٹی آواز میں کہا۔ میرا کتا بہونکتا ہے۔ ضرور کوئی شخص احاطہ میں ہے۔ دوسرے نے کہا چور۔ اسپر دونوں آدمی کتے کو آوازیں دینے لگے۔ پکڑو بلی پکڑو۔ جانے نہ دینا۔ کتا میری طرف دوڑا۔ میں ڈر کی ماری رونے اور چلانے لگی۔ ایک شخص نے کہا۔ ٹہیرو۔ کسی بچہ کے رونے کی آواز آتی ہے۔ انہوں نے کتے کو بلالیا۔ میں باہر نکلی اور کیا دیکھتی ہوں۔ کہ ایک جنٹلمین ہے۔ اور اسکے پاس اس کا ایک نوکر ہے۔ جنٹلمین نے مجھے دیکھکر بڑی سخت آواز سے کہا۔" کیوں ری چھوٹی چور تیرے احاطہ میں کیا کرتی ہے۔" میں نے ہاتھ جوڑکر کہا۔ مہربانی کرکے مجھے کچھ نہ کہو۔ میں نے دو روز سے کچھ نہیں کہایا۔ سیکنچ اول نے میرا دانت نکال دیا تھا۔ اور پھر دریا میں ڈال دینے کی دہمکی دی تہی۔ تو میں اس سے بھاگ کر یہاں چھپ رہی تہی۔ چونکہ میرا اور کوئی مکان نہ تہا۔ اس لئے میں یہیں گھس گئی۔ مگر میرا منشا کسی کو نقصان پہونچانیکا نہ تہا۔ اسپر اس جنٹلمین نے کہا۔ نہیں میں اسطرح نہیں دہوکا کہا سکتا۔ تم اس جگہ لکڑی چرانے آئی نہیں۔ نوکر سے) جاؤ اور کسی پولیس والے کو بلا لاؤ۔"

سلیٹر۔ خوب! بیوقوف پاگل لکڑی فروش! پولیس والے کو بلاؤ۔! کوئی توپ خانہ کیوں نہ منگوایا۔ نہیں کہے کہ تم میری لکڑی چرانے کے لئے آئی ہو۔! اور تم آٹھ برس کی لڑکی۔ واہ رے گدھے!

لاگوالز۔ لیکن اسکے نوکر نے کہا۔ ماسٹر وہ تمہاری لکڑی کیسے چرا سکتی ہے۔ ایک چھوٹی لٹھے کے برابر تو اس کا قد نہیں۔ اور وہ لکڑی چرانے آئی ہے۔ سلکڑی کے مالک نے کہا۔ ابے تم کو کیا خبر ہے۔ اگر وہ اپنے لئے نہیں تو کسی کے لئے ضرور چرانے آئی ہے۔ چور اکثر اس قسم کے بچے رکھتے ہیں جو گھروں کو تاڑتے اور ان کے لئے دروازہ کہول دیتے ہیں۔ تو اس کو مجسٹریٹ کے سامنے لیجاؤں گا۔ دیکھو بھاگ نہ جاوے۔"

سلیٹر۔" خدا کی قسم یہ لکڑی فروش کوئی سخت احمق اور اُلو ہوگا۔

لاگوالز۔" خیر مجھے وہ مجسٹریٹ کے سامنے لے گیا۔

کہا۔ کہ میں یتیم لاوارث لڑکی ہوں۔ انہوں نے مجھے حوالات میں بھیج دیا۔ پھر مجھے عدالت کے روبرو لے گئے جہاں کہ یہ فتوی لگا۔ کہ یہ شریر آوارہ گرد لڑکی ہے۔ سولہ برس کی عمر تک اصلاح خانے میں رہے۔ میں نے دل میں جج کا شکریہ ادا کیا۔ کیونکہ اصلاح خانہ میں میں بہت سیج گئی۔ غذا اچھی کھانے لگ گئی۔ اور مکان بھی سکریچ اول کی مکان کی نسبت گویا ایک بہت تھا۔ علاوہ ازیں قید خانہ میں میں نے سینا سیکھ لیا۔ مگر افسوس میری طبیعت بیکاری کی طرف زیادہ مائل تھی۔ میں پیسے کی نسبت گانے کو زیادہ پسند کرتی تھی اور خاص کر کے جب سورج چمکتا ہوتا۔ تو پھر کام کی طرف سے میری طبیعت بالکل ہٹ جاتی۔ اور گانے کی طرف بہت ہی راغب ہو جاتی۔ اور جب میں گانے لگ جاتی۔ تو اس وقت مجھے معلوم ہوتا۔ کہ میں قیدی نہیں ہوں۔ باغ کا کوئی پرند ہوں۔ جب میرے دوسرے قیدی ساتھیوں نے میرا گانا سنا۔ تو سنگ گر کی بجائے انہوں نے میرا نام سبریں دہاں [illegible] جب میں سولہ برس کی ہوئی۔ تو قید سے نکلی قید خانہ [illegible] آئے میں اس گھر کی اوگرس کو مبلغ چار سو روپیہ ہی [illegible] جو کہ اکثر قید خانہ کی لڑکیوں کو دیکھنے جایا [illegible] اکثر مجھے کہتی تھی کہ ہم تجھے کوئی کام لیدینگی [illegible] اس میں خوب سمجھتا ہوں۔"

[illegible] گرس نے مجھے کہا۔ میری چھوٹی لڑکی۔ میرے ساتھ [illegible] مکان پر رہنا۔ میں تجھے کھانا اچھا دونگی اور [illegible] اور تجھے دل بہلانے کے سوا کچھ کام نہ کرنا [illegible] اس بات کا اعتبار نہ آیا۔ اور میں نے انکار کر دیا

اور اپنے دل میں کہا۔ کہ میں سوئی چلا سکتی ہوں۔ اور میرے پاس دو سو روپیہ موجود ہیں۔ میں کسی کے پاس کیوں جاؤں۔ علاوہ ازیں میں آٹھ سال قید خانہ میں رہی ہوں۔ ذرا آزادی کے مزے بھی چکھ لوں۔ روپیہ جب کہ پاس بہت ہیں۔ جب یہ ختم ہو جاوینگے۔ تو کام ملجاویگا۔ (آہ بھر کر) ہائے یہ ایک بڑی غلطی تھی جو مجھ سے لگ گئی۔ مجھے چاہیئے تھا۔ کہ پہلے کام کا فکر کرتی۔ مگر کون تھا جو مجھے سمجھاتا۔ میں اکیلی لڑکی تھی۔ یہی کل سولہ سال کی۔ اور شہر پیرس جیسا۔ غرض جو ہوا سو ہوا۔ میں نے غلطی کی۔ اور اسکا خمیازہ بھگتا جس میں نے ہر ہوا ای شروع کئے۔ پہلے تو میں نے اپنا کمرہ سجانے کے لئے پھول خریدے۔ میں پھولوں سے بڑا پیار کرتی ہوں!

پھر میں نے ایک گون اور ایک شال خریدی۔ اور بائیس ڈگری [illegible] اور سیٹ جرمن میں جا کر سنگ لی گئی۔ پھر باہر دیہات کی طرف نکل گئی۔ میں دیہات کو بڑا پیار کیا کرتی ہوں۔

سلیتیہ۔ کوئی دوست بھی ساتھ تھا۔ تاکہ اکیلی نہیں۔

لاگوالنز۔ او نہیں۔ میں خود بھی ایسے دوست رہنا چاہتی ہوں۔ میرے ساتھ ہی ایک قید خانہ کی سہیلی تھی۔ وہ بڑی اچھی لڑکی تھی۔ اس کا نام لوگوں نے ڈیلمٹن رکھا ہوا تھا۔ کیونکہ وہ ہمیشہ ہنستی رہتی تھی۔"

سلینہ۔ ڈیلیٹن! میں تو اسکو نہیں جانتا۔"

لاگوالنز۔ تم اس کو نہیں جانتے۔ قید خانہ میں وہ ہمیشہ نیک نام رہی۔ اور اگرچہ وہ بڑی خوش باش لڑکی تھی۔ تاہم وہ محنتی بھی سب سے زیادہ بڑھ کر تھی۔ اور جب قید سے رہا ہوئی تو اسکی جیب میں کم سے کم چار سو روپیہ تھے۔ جو اس نے کمائے

تھے۔ اس کو صفائی کی بھی ایسی عادت تھی۔ کہ اگر دیکھنے
تو حیران رہجانے میں۔ یہ غلط کہا ہے۔ کہ مجھکو سمجھا ہوا لاکوئی
نہ تھا۔ مجھے چاہیئے تھا کہ میں اسکی بات سنتی۔ اور مانتی۔
کیونکہ جب ہمارا ایک حصہ سیر و تماشا میں گزر گیا۔ تو اسنے
مجھے کہا چھٹی ہم نے بہتری منالی ہے۔ اب ہمیں چاہیئے کہ
کام کی تلاش کریں اور اپنا روپیہ برباد نہ کریں۔ میں
کھیتوں میں پھرتی اور بسر کرنے سے بڑی خوش تھی۔ موسم
بھی بڑا اچھا تھا۔ موسم بہار کا آخری حصہ تھا۔ سومن نے
کہا۔ خیر میں ابھی کچھہ اور لطف اٹھاؤنگی۔ اور کام کیلئے ابھی
بڑا وقت پڑا ہے دیکھہ لیا جائیگا۔ اس وقت سے پھر میں نے
ڈیسلیٹن کو نہیں دیکھا ہے۔"

مگر چند روز ہوئے۔ میں نے سنا تھا۔ کہ وہ محلہ ٹمپل میں رہتی
ہے۔ وہ ... کا ریگر ... ہے۔ اور دو ڈیڑھ روپیہ کی کاریگر
ہے۔ مگر اب میں اسکے سامنے ہونیکی جرات نہیں کر سکتی۔ ہو!
میں اسکا خیال ہی کرتی ہوں۔ تو شرم کے مارے میری جان
نکلی جاتی ہے۔

سرڈولف "ابھا تو تم نے اپنا سارا روپیہ ... ... ت کی سیر میں
اڑا دیا۔ تو تم ... ات کو بڑا پسند کرتی ہوگے"

لاگوالز۔ میں ... ہات کو بڑا خیال کرتی ہوں۔ کاش کے
مجھے وہاں رہنا نصیب ہو۔ ڈیسلیٹن شہر کو زیادہ
پسند کرتی ہے۔ اور ذرا لوگوں ... کی طرف سیر کے لئے
جاتی ہے۔ مگر وہ ایسی اچھی لڑکی تھی۔ کہ مجھے خوش کرنیکے
لئے ہر روز میرے ساتھہ دیہات میں جایا کرتی تھی"

سلیشر۔ اور جب تم کام کی تلاش میں لگے۔ تو کیا اسوقت
تمہارے پاس ایک پیسہ بھی نہ تھا؟"

لاگوالز "نہیں میرے پاس قریباً پچیس روپیہ تھے لیکن
اتفاق ایسا ہوا۔ کہ میری ہمسائیگی میں ایک غریب عورت
تھی۔ جسکا نام لوریٹ تھا۔ اس بیچاری کا دنیا میں سوائے
خدا کے کوئی نہ تھا۔ اور وہ حاملہ تھی۔ اور اسکے جننے کے دن
بہت قریب تھے۔ باوجود اسکے کہ اس غریب کو تمام
روز سخت محنت کرنی پڑتی تھی وہ بیمار ہوگئی۔ اور اس نے
ایک ہسپتال میں رہنے کی درخواست کی۔ ... کی درخواست
نامنظور ہوئی۔ اسکے جننے کے دن زیادہ قریب آتے جاتے تھے۔ مکان
کا کرایہ دینے کو اسکے پاس کچھہ نہ تھا۔ وہاں سے بھی اس کو
نکلنا پڑا۔ خوش قسمتی سے وہ ایک بوسیدہ ... ٹوٹے پھوٹے مکان میں
کی بی بی سے ملی۔ جو چار روز سے ایک مکان کو ایک
حجرے میں جو ہسپتال کے پیچھے گرایا جا رہا تھا۔ چھپی ہوئی
تھی"

سلیشر "مگر گوبن کی بی بی دن کے وقت کیوں چھپی
ہوئی تھی"

لاگوالز "اپنے خاوند سے بچنے کیلئے۔ جو اس کو قتل کرنیکی
دھمکی دے رہا تھا۔ وہ ایک شام روٹی خریدنے کے لئے باہر نکلی۔
کہ اسکی غریب لوریٹ سے ملاقات ہوگئی۔ جو بیمار تھی۔ اور
مشکل سے اپنے آپ کو گھسیٹ سکتی تھی۔ اسباب کو دیکھ کر
گوبن کی بی بی اس کو اس حجرے میں لے گئی۔ جہاں کہ وہ خود
چھپی ہوئی تھی یہاں نہ ہی پناہ ہی تھی۔ اور ...
روٹی جیسی وہ خود بیچاری کھاتی تھی۔ ویسی تھوڑی بہت
لوریٹ کو بھی دیتی تھی۔ اس کا بستر اور لحاف ...

سا سو کہا گھاس تہا۔ اس میں اسنے ایک چھوٹی سی لڑکی
جنی۔ اور گوبن کی بی بی اسکے اس سہم کو دیکھ نہ سکی۔ اور
اپنے خاوند کی جو اس کی تلاش میں پہر رہا تہا۔ کچھ پروا
نہ کرکے دن ہی کے وقت میری تلاش میں نکلی۔ اس کو
معلوم تہا۔ کہ میرے پاس کچھ روپیہ ہے اور میں اس کی مدد
کرونگی۔ پس جب ٹمبل نے مجھے آکر لورین کا حال
سنایا۔ تو میں برداشت نہ کر سکی۔ اور میں نے اس کو
کہا۔ کہ لورین کو اسکے بچے سمیت میرے پاس لے آؤ میں
اسکے لئے ایک اور کمرہ کرایہ پر لونگی۔ اسنے ایسا ہی کیا
جب یہ لورین بستر پر لیٹی۔ اور اسنے اپنے چھوٹے
بچے کو ایک سکوڑی میں لٹایا۔ جو میں نے اسکے واسطے خریدا
تہا۔ تو وہ بڑی خوش ہوئی۔ المختصر میں نے اسکی
خدمت کی۔ یہاں تک کہ وہ چلنے پہرنے لگ گئی۔ پہر اپنے
باقی روپیہ سے میں نے اس کو کچھ کپڑے سلوا دیئے۔ اور
اس کو رخصت کر دیا۔"

رڈلف۔ اچھا تو جب تم نے اپنا سارا روپیہ لورین اور
اسکے بچے پر صرف کر دیا۔ تو پہر تم نے کیا کیا"؟

لاگوالز۔ پہر میں نے کام کی تلاش کی۔ مگر کام کہاں ہے میں
اچھی کاریگر نہیں۔ مجھ میں حوصلہ بھی تہا۔ اور میرا خیال تہا
کہ میں جتنا کام چاہونگی مجھے مل جائیگا۔ مگر مجھے کیا دہوکا
لگا۔ میں ایک دوکان میں گئی جہاں کہ تیار کپڑے بکتے
تہے۔ اور میں نے کام کیواسطے درخواست کی۔ اور چونکہ میں
جہوٹ بولنا نہیں چاہتی تہی۔ میں نے اپنا حال صاف
ان کو کہا۔ کہ میں قید خانہ سے آئی ہوں جبرا انہوں نے
مجھے بغیر جواب دئیے کے دروازہ دکہا دیا۔ پہر میں نے یاد کیا
کہ ڈیپلیشن نے مجھے کیا کہا تہا۔ مگر اب کیا فائدہ میں نے روٹی
کہانیکو واسطے اپنے باقی کپڑے بیچے۔ آخر جب میرے پاس کچھ
نہ رہا۔ تو مکان والوں نے جہاں میں رہتی تہی مجھے جواب
دیدیا۔ میں دو روز سے بہوکی تہی۔ اور سونے کے لئے میرے کوئی
مکان نہ تہا۔ اس وقت پہر اوگرس سے میرا ملنا ہوا چونکہ
اس کو معلوم تہا۔ کہ میں کہاں رہتی ہوں۔ وہ ہمیشہ میری
تاڑ میں لگی رہتی تہی۔ اسنے مجھے کہا۔ کہ میں تمہیں کام
دیدونگی۔ میں نے اسکا اعتبار کر لیا۔ وہ مجھے اپنے ساتھ لیگئی
چونکہ میں بہوک سے بیہوش ہو رہی تہی۔ مجھے معلوم نہ ہوا
کہ میں کیا کرنے لگی ہوں۔ انہوں نے مجھے برانڈی پلائی
اور اسکے بعد جو ہوا سو ہوا۔ یہ کہ کر اسنے اپنا مونہہ اپنے ہاتھوں
سے ڈھانپ لیا۔ اور رو پڑی۔

رڈلف۔ (رحم آمیز آواز میں) تمہیں اوگرس کے
ہاں رہتے ہوئے کتنی دیر ہوئی ہے۔

لاگوالز (کانپتی ہوئی) چھ مہینے۔

سلیسٹن۔ مجھے تمہارا حال ایسا معلوم ہو گیا ہے کہ گویا
میں تمہارا باپ ہوں۔ اور تم میرے گھٹنوں پر سے کبھی
نہیں اتریں۔

رڈلف میری پیاری لڑکی اپنی سرگذشت بیان
کرکے تم کچھ اداس سی ہو گئی ہو"

لاگوالز۔ افسوس ہے۔ کہ اپنی پیدائش سے لیکر اتنک یہ
پہلی دفعہ ہے۔ کہ میں نے یہ سب باتیں بیان کی ہیں۔ اور
آپ جان سکتے ہیں۔ کہ یہ بڑی خوش کرنیوالی نہیں ہے"

سلیسٹ۔ تم خوش نہیں ہو شاید تمکو افسوس ہے۔ کہ تم کسی نانبائی کی دوکان پر نوکر کیوں نہیں۔ یا کسی بوڑھی وحشی کی لونڈی کیوں نہیں جسکی تم تمام دن بکریاں چراتی پھرتی نہیں؟"

لاگوالنز (آہ سرد بھر کر) او ہو کامل طور پر خوش ہونے کے لئے ہمنے کامل طور پر نیک ہو جانا ہے۔"

سلیسٹ" (قہقہہ مار کر) "واہ خوب خیال ہے۔ نیکی کے لئے جو انعام مقرر ہے۔ اس کا دعویٰ ہی کیوں نہیں کر دیتیں؟"

لاگوالنز" جب میں شیر خوار تھی۔ میرے والدین مجھے گلی میں پھینک گئے۔ جیسے کوئی کسی کتیا کے بچہ کو پھینک دیتا ہے۔ ہائے شاید ان کے پاس کھانے کو نہ ہوگا۔ خیر میں کسکی شکایت کروں۔ مگر دنیا میں بہت سے ہیں جو مجھ سے زیادہ خوش ہیں۔"

سلیسٹ"۔ اری تم نے شکایت کیا کرنی ہے تمہیں کس بات کی ہے۔ وینس دیوی کی طرح تم خوبصورت ہو۔ عمر تمہاری سولہ سال کی ہے۔ گاتی تم ایسی ہو جیسی کنیری پرندہ صورت تمہاری کنواری لڑکیوں کی سی ہے۔ پھر تم شکایت کس بات کی کرتی ہو۔" اس وقت تم کیا کرو گی جب تمہاری شکل اوگرس کی سی ہو جائیگی۔

لاگوالنز" میں اسکی عمر تک زندہ ہی نہیں ہونگی۔"

سلیسٹ" مجھے معلوم نہ تھا کہ تمنے بڑھیا نہ ہونیکا ٹھیکہ لے رکھا ہے۔

لاگوالنز" یہ بات نہیں۔ بات یہ ہے کہ ایسی طرح میں زندہ ہی نہیں رہ سکتی۔ ابھی سے مجھے کھانسی چمٹ گئی ہے۔

رڈولف۔ لاگوالنز کیا تم کو اکثر ایسے خیالات آتے رہتے ہیں؟"

لاگوالنز"۔ ام رڈولف سنو۔ شاید تم میری باتوں کی قدر کرو گے۔ صبح کیوقت جب میں دودھ بیچنے والی عورت سے دودھ خریدنے جاتی ہوں۔ اور اس کو دودھ بیچتے دیکھتی ہوں۔ تو سچ جانو مجھے اس پر حسد آجاتا ہے۔ اکثر اپنے دل میں کہتی ہوں یہ عورت اپنے دیہات میں جاتی ہے جہاں کی ہوا صاف اور خوشگوار ہے۔ جہاں اسکا وطن ہے۔ اور جہاں اسکا کنبہ رہتا ہے اسکے بعد میں اکیلی اور ہیجو داوگر کی کوٹھری میں آجاتی ہوں۔ جہاں کہ دوپہر کیوقت بھی صاف دکھائی نہیں دیتا۔"

سلیسٹ۔ اور کچھ پرواہ نہیں۔ دیانت دار رہو کسی کی بات نہ مانو اور دیکھو کیا بنتا ہے۔"

لاگوالنز۔ دیانت دار۔ میں دیانت دار کیسے رہ سکتی ہوں۔ یہ کپڑے جو میں نے پہنے ہوئے ہیں۔ اوگرس کے ہیں۔ کپڑوں کے علاوہ میں نے اسکے مکان کا کرایہ اور روٹی کا دام دینا ہے۔ وہ مجھے اپنے پاس سے ہلنے نہیں دیتی۔ اور اگر میں ہلوں۔ تو وہ مجھے چور کہکر گرفتار کرانیکو تیار ہو جاتی ہے۔ میں تو اسکی ہو چکی۔ ان چیزوں کے بدلے میں نے اپنے آپکو اس کے پاس فروخت کر دیا ہے۔" غریب لڑکی کے مونہہ سے جب یہ آخری الفاظ نکلے تو وہ کانپ اٹھی۔ اور اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

سلیسٹ" اچھا پھر اسی ہی حالت میں رہو۔ اور دودھ والی عورت سے اپنا مقابلہ نہ کرو۔ اس کو تم سے کیا نسبت۔ تم شہر میں کام پیدا کر سکتی ہو۔ اور دودھ والی عورت بیچاری کر ہی کیا سکتی ہے۔ سوائے اس کے کہ گایوں کو دوہے۔ اور گا

کاٹی - اور جاوید باہر سے آوے - تو اس سے مار کھالی - تمہاری بڑی لطف زندگی ہو - ہے نہ ؟ - یہ کہکر اس نے زور سے قہقہہ مارا -

گوالن نے کچھ جواب نہ دیا - اس کا دل بھرا ہوا تھا - اور اس کا چہرہ سخت درد اور رنج ظاہر کر رہا تھا - رڈلف نے بڑی ہمدردی سے اس سرگذشت کو سنا تھا - جو ایسی سادگی سے بیان کی گئی تھی - افلاس مصیبت اور دنیا کی ناواقفیت نے اس کمبخت لڑکی کو سیاہ کر دیا تھا - جو کہ سولہ برس کی ناتجربہ کار عمر میں سرس جیسے عظیم الشان شہر میں آ پڑی تھی - رڈلف کے دل میں بے اختیار ہی ایک عزیز پیاری لڑکی کا خیال آگیا - جو اس سے چھہ برس کی عمر میں جاتی رہی تھی - اور جو اگر زندہ ہوتی - تو اسوقت لاگوالز کی طرح سولہ برس کی ہوتی - اس خیال نے اس نے اس لڑکی کیساتھہ ہمدردی کو اور بھی دوبالا کر دیا "

چوتھا باب

سلینسر کا قصہ

ناظرین کو یاد ہوگا - کہ ایک شخص جو سب سے پیچھے سرائخانہ میں داخل ہوا تھا - وہ دوسرے بدنما مہمانوں کو بڑے غور سے تاڑ رہا تھا -

ہم نے یہ بھی کہا ہے - کہ ان دونوں مہمانوں میں سے ایک جس نے یونانی وضع کی ٹوپی پہنی ہوئی تھی - بڑی احتیاط سے اپنے بائیں ہاتھہ کو چھپائے ہوئے تھا - اور اوگرس سے پوچھہ چکا تھا - کہ آیا بگ کربل اور سکول ماسٹر اس جگہ آئے ہیں - یا نہیں - لاگوالز کی سرگذشت کے اثنا میں یہہ دونو آدمی جو گوالز کی گفتگو کو نہیں سن سکتے تھے - ایک دوسرے سے بڑی آہستہ آواز میں باتیں کرتے رہے - اور اکثر فکر مندی سے دروازہ کی طرف دیکھتے تھے - آخر وہ جس نے کہ یونانی ٹوپی پہنی ہوئی تھی - اپنے ساتھی سے بولا " امید ہے - کہ ابھی بگ کربل آئیگا - اور یہی سکول ماسٹر "

دوسرا - شاید سکیلیٹن نے ان سے نیٹ لیا ہوگا "

پہلا - یہ تو ہمارے لئے بڑی مشکل ہے - جنہوں نے سارا کام اٹھایا تھا "

وہ متحیر جوان دونوں کی طرف غور سے دیکھہ رہا تھا اتنی دور تھا - کہ ان کی باتیں نہیں سن سکتا تھا - مگر اس نے اپنی جیب سے ایک چھوٹا سا کاغذ نکالا - اور اس کو غور سے پڑھکر ایسا معلوم ہوا - کہ گویا اسکی تسلی ہو گئی ہے پھر وہ اپنی جگہ سے اٹھا - اور اوگرس کے پاس جاکر جو گہری نیند سوئی ہوئی تھی - بولا " مادر یونس دیکھنا میری صراحی اور رکابی کیطرف دھیان رکھنا میں نہیں چاہتا کہ انہیں کوئی اٹھا کر لیجاوے -

مادر یونس - میرے لڑکے اطمینان رکھو - اگر تمہاری صراحی اور رکابی خالی ہیں - تو ان کو کوئی نہیں چھیڑیگا وہ شخص اس تمسخر پر قہقہہ مار کر ہنسا - اور پھر چپکے سے بغیر کسی سے دیکھا جانے کے باہر نکل گیا - جب یہ آدمی باہر نکلا - تو ابھی دروازہ کھلا ہی تھا - کہ رڈلف نے کوئلہ فروش کو جسکی سیاہ صورت اور لمبے قد کا ہم ابھی

دکر کر آئے ہیں۔ دیکھ لیا۔ رڈولف نے ہنٹر سے اشارہ کیئے کہ کہیں وہ کوئلہ فروش چلا جاوے۔ مگر اس نے کسی اشارہ کی پرواہ نہ کی۔ اور شراب خانہ کے دروازے کے آگے ٹہلتا رہا۔"

لاگوالنز اور بھی اداس ہو گئی تھی۔ اس کا سر جھکا ہوا تھا۔ اور اس کی آنکھوں سے متواتر آنسو برس رہی تھی۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ گویا اس کے دل پر ایک غم کا بوجھ آپڑا ہے۔ دو تین دفعہ اس نے رڈولف کی طرف نظر بھر کر دیکھا۔ مگر اسی معلوم ہوا۔ کہ کیوں اس نے بے اختیار اپنی نظر اسکی طرف سے ہٹالی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ اس سے بڑی شرماتی ہے۔ کہ اس نے کیوں اس کو اپنی سرگذشت سنائی۔"

برخلاف اسکی سلیتر بڑا خوش تھا۔ وہ مسٹری کی ساری کلابی نکل گیا تھا۔ شراب نے اس کو اور بھی باتونی بنا دیا تھا۔ رڈولف کی فیاضی نے شکست کی ذلت اس کے دل سے محو کردی تھی۔ اور اس کی بہادری اور جسمانی طاقت کی زیادتی نے اسکے دل میں عزت اور ادب پیدا کر دیا تھا۔ یہ صاف دلی اور اسبات کا فخر کہ میں نے کبھی چوری نہیں کی۔ (جیسی کہ سلیتر نے دعوے کیا تھا) اس بات کی ثبوت تھی۔ کہ سلیتر پہلا درجہ کا سخت بدمعاش نہیں تھا۔ یہ بات رڈولف کی تیز بین نگاہ سے مخفی نہ رہی تھی۔ اور وہ اس شخص کی حالات کا بڑے شوق سے انتظار کر رہا تھا۔ آخر اس نے کہا۔ "میری لڑکی اپنا حال بیان کرو۔"

سلیتر نے ایک پیالہ اور چڑھایا۔ اور پھر شروع کیا۔

"مسٹری پیاری لاگوالنز تم تو سینٹ اول کے ہاں رہتی تھیں۔ خدا اس کو غارت کرے۔ اور تم کو کم سے کم اس وقت پناہ ملگئی تھی جبکہ تم آوارہ گردی میں قید کی گئی تھیں۔ مگر مجھے خوب یاد ہے۔ کہ انیس ۱۹ برس کی عمر تک مجھ کو کبھی بھی بستر پر سونا نہیں ہوا تھا۔ آخر انیس برس کی عمر میں میں فوجی سپاہی۔"

رڈولف۔ اچھا تو تم نے سرکاری نوکری بھی کی ہے۔"

سلیتر۔ تین برس مگر ٹھیرو۔ میں سب کچھ سناتا ہوں میری جوانی کی ایام کی آرام گاہیں۔ دیہاتی سوانی کے محرابیں گلیچی کے پرانی مانشروک کی پتھر کی کانیں تھیں اس طرح تم دیکھتی ہو کہ میرا شہری مکان بھی تھا۔ اور دیہاتی مکان بھی تھا۔ اور کچھ اور بھی۔"

رڈولف۔ تمہارا پیشہ کیا تھا۔

سلیتر۔ میں دس یا شاید بارہ برس کا تھا۔ کہ میں مانٹ جیکن میں قصابوں کو گھوڑوں کے گلے کاٹنے میں مدد دیا کرتا تھا۔ جب میں نے پہل پہلے گھوڑوں کے گلے کاٹنے شروع کیے۔ تو میری طبیعت بھر آتی تھی۔ ایک مہینہ گذرنے پر میری طبیعت سخت ہوتی گئی۔ اور مجھ اپنے کام کا مزا آنے لگا۔ کسی آدمی کا چاقو ایسا تیز اور باریک نہیں ہوتا تھا۔ جیسا میرا۔ اور اس کے استعمال کرنے میں مجھے ایک قسم کی خوشی ہوتی تھی۔ جب میں جانوروں کو ذبح کر لیتا تھا۔ تو وہ مجھ میری محنت کے عوض کسی بیچارے مرے ہوئے جانور کی ران وغیرہ دے چھوڑا کرتے تھے۔ کیونکہ اصلی گوشت وہ امیروں کے پاس فروخت ہوا کرتا تھا۔

اور جس میں نے گھوڑے کے گوشت کی لذت چکھی۔ تو پھر تو میں نے سمجھا۔ کہ بادشاہی میرے آگے کچھ حقیقت نہیں رکھتی" میں اس ران کو لیکر سبز آدمی کی طرف چلا جاتا۔ اور سبز آدمی والے کی اجازت سے اُسے گرم راکھ پر جھلس لیتا۔ اگر گرم راکھ نہ ملتی۔ تو میں کچھ لکڑیاں اکٹھی کر کے انہیں پر ہی اُسے جھلس لیتا۔ جس وقت تو وہ تھا۔ اگرچہ گوشت خون آلودہ رہتا تھا۔ پر مزا دیتا تھا"

رڈلف۔ اچھا تو اس وقت تمہارا کیا نام تھا۔ لوگ تمہیں کیا کہہ کر پکارا کرتے تھے۔

سلینسر۔ میرے بال بھی اس وقت بھورے سے تھے۔ اور میری آنکھیں بھی ایسی ہوا کرتی تھیں جیسے خون۔ سو لوگ مجھے البنس کہا کرتے تھے"

البنس ایک قسم کا خرگوش ہوتا ہے۔ جسکی آنکھیں سُرخ ہوتی ہیں

رڈلف۔ تمہارا خاندان اور تمہارے والدین"

سلینسر۔ میرے والدین اور وہ بھی اس بستی کے رہنے والے تھے۔ جس کے کہ لوگ انکی والدین ہے۔ اور میرا وطن بس کوئی گلی سمجھ لو۔ جسمیں میرے والدین کو مجھے دیکھنے کا موقع مل گیا ہو"

رڈلف۔ تم تو اپنے والدین کو گالیاں دیتے ہو گے۔ کہ انہوں نے تم کو ایسے چھوڑ دیا"

سلینسر۔ شکایت تو مجھے یہ ہے۔ کہ وہ مجھے وساس کیوں لائے۔ جو انہی کر دی۔ کہ بھوک اور سردی برداشت کرنیکی عادت ہی مجھے ڈال دیتے۔ خیر شکر ہے۔ کہ میری دیانت داری میں بھوک اور تکلیف سے کوئی فرق نہیں آیا۔

رڈلف۔ اچھا تم بھوکے ہی رہے ہو۔ اور تم نے سردی کی سختی بھی اٹھائی ہے۔ اور پھر بھی تم نے چوری نہیں کی؟

سلینسر۔ ہرگز نہیں سچ بات کہتا ہوں۔ کہ اگر مجھے دو تین دن کے بعد تھوڑی سی غذا کھانے کو ملی۔ مگر میں نے چوری کیلئے کبھی ہاتھ نہیں اٹھایا"

رڈلف۔ قید خانہ کے ڈر سے۔؟

سلینسر اس بات کو سنکر بڑے زور سے ہنسا۔ اور بولا۔ ہا ہا ہا۔ قید خانہ کے ڈر سے؟ اجی قید خانہ میں تو مجھے مزیدار روٹی ملتی ہے۔ میں بھوکا اس لئے مرتا تھا۔ کہ میں دیانت دار تھا۔ میں اس لئے چوری نہ کرتا تھا۔ کہ چوری کرنا کمینوں کا کام ہے"

اس جواب نے جو فی الحقیقت ایک بڑا شریفانہ تھا۔ اور پھر جسکی شرافت اور عظمت کا خود بولنے والے کو بھی خیال نہ تھا۔ رڈلف کو حیران کر دیا۔ اس نے خیال کیا کہ وہ سب سے بڑے جس سخت سے سخت مصیبت کے درمیان بھی ایسی دیانت داری کو نہیں چھوڑا۔ وہ کتنی عزت کا مستحق ہے اس لئے کہ چوری کی سزا میں اس کو اچھی روٹی ملتی کی امید تھی۔ رڈلف نے اس مصیبت کے مارے مگر دل کے شریف آدمی کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ سلینسر نے اسکی طرف حیرانی سے دیکھا۔ اور اس کو جرات نہ پڑی۔ کہ اس کے ہاتھ کو چھوے۔ اس کے دل میں خود بخود ایک ہم سا پیدا ہو گیا۔ کہ رڈلف اور میرے درمیان ایک بہت بڑا فرق ہے"

رڈلف "خوب۔ سلینسر۔ تم دل اور دماغ رکھتے ہو"

سلیسٹر" (حیرانی سے) دل اور دیانت! - اجی اب تم تمسخر پر آ گئے ہو"

مسٹر ڈلف (سنجیدگی سے) سخت مصیبت اٹھانا اور پھر چوری سے بچنا کیا ایسے آدمی کا کام نہیں ہے - جو دل اور دیانت رکھتا ہو"

سلیسٹر (سوچتے ہوئے) - خیر یہی ایسا ہی ہوگا - ایسا ہی ہوگا"

مسٹر ڈلف - یہ بات تم کو حیران کیوں کرتی ہے"

سلیسٹر" - اجی میں حیران کیوں نہ ہوں میں ایسی باتوں کا عادی نہیں ہوں - لوگ تو مجھ سے ایسا سلوک کرتے ہیں - جیسا کسی بچھڑے یا گدھے سے کیا جاتا ہے - تعجب ہے - (دیکھتے ہوئے) دل و دیانت! ہوگا"

مسٹر ڈلف" - اپنی تمکو اتنی حیرانی اور گھبراہٹ کیوں ہے"

سلیسٹر" (جوش میں) مجھے کچھ سوجھتا نہیں - ان لفظوں نے تو میرے خون کی حرکت تیز کر دی ہے - اور میری طبیعت میں ایسی خوشی پیدا ہوئی ہے کہ اگر مجھے کوئی سکول ماسٹر اور سکیلیٹس سے زیادہ تکرار ہو سکا تعریف دیتا - تو بھی اتنی نہ ہوتی - خدا کی قسم میری طبیعت کا کبھی ایسا حال نہیں ہوا - تم نے یہ لفظ جو بولے ہیں تو مجھے یقین ہو گیا ہے - کہ اب تم موت اور زندگی میں ہمیشہ میرا ساتھ دو گے"

مسٹر ڈلف کے دل میں ان الفاظ نے بڑا جوش پیدا کیا مگر پیرا تیز آپ کو سنبھال کر وہ بولا - تم نے قصابوں کے ہاں کتنی دیر کام کیا؟

سلیسٹر" بہت مدت - پہلے تو میری طبیعت بوڑھے بیمار گھوڑوں کے گلے کاٹنے سے حوالات ہی نہیں اٹھا سکتی تھی - بہت گھبراتی تھی لیکن جب سولہ برس کا ہوا - اور میری آواز بھاری ہوئی - تو پھر یہاں تک نوبت پہنچی کہ مجھے کاٹنے اور ذبح کرنے کا ایک جنون ہو گیا - اس کے بغیر نہ میرا کوئی شغل تھا - اور نہ کوئی کام نہ مجھے کھانا سوجھتا تھا - نہ پینا - بس یہی کام تھا جس میں میرا دل خوش ہوتا تھا - اور - اگر مجھے تم اس کام میں لگا دیکھتے - تو تعجب کرتے - میرے بدن پر صرف ایک کرتا ہوتا تھا - باقی میرا جسم بالکل ننگا ہوتا تھا - ایک تبر جا تو میرے ہاتھ میں ہوتا تھا - اور بند ۵ بیس ٹٹو میرے پاس کھڑے ہوتے تھے - غضب! جب میں انہیں ذبح کرنا شروع کرتا - تو مجھے معلوم نہ ہوتا - کہ کون بہوت میرے سر پر سوار ہے میں پاگل کی مانند ہو جاتا تھا - میرے کانوں میں ایک قسم کی آواز سی آنے لگ جاتی - اور میری آنکھ میں سب کچھ سرخ دکھائی دیتا - پھر میں کاٹنا شروع کر دیتا - اور کاٹتا - اور کاٹتا یہاں تک کہ چاقو میرے ہاتھ سے گر جاتا - ہو - کیا لذت تھی - اگر میں بڑا دولت مند بھی ہوتا - تو پھر بھی یہ کام کرتا"

مسٹر ڈلف" - اچھا اس کام نے تجھ کو زخمی کرنے اور چیرا چلانے کی عادت ڈال دی ہوگی؟ -

سلیسٹر" - غالباً - لیکن جب میں سولہ برس کا ہو گیا - تو پھر مجھے ایسا جنون سا ہو جاتا تھا - کہ میں اپنا کام خراب کر دیتا

میں گھوڑونکی چھڑی بھی خراب کر دیتا۔ ابھی کوئی ایسا
جوش چڑھ جاتا۔ کہ مجھے کچھ نظر نہ آتا۔ اور میں جو کچھ سامنے
آتا جاتا کاٹتا جاتا۔

آخر میرے آقاؤں نے مجھے نکال دیا۔ اور میں گوشت بیچنے
والوں کے پاس گیا۔ انہوں نے بھی مجھے قبول نہ کیا۔ اور
مجھ سے ایسی نفرت ظاہر کی۔ جیسکہ کسی موچی بازار کے ٹوٹے
ہوئے جوتی درست کرنیوالوں سے کرتے ہیں"۔

بس میں اور کام کی تلاش میں نکلا۔ مگر روزگار ملنا آسان
نہ تھا۔ یہی دن تھے۔ جب کہ میں اکثر بھوکا سویا کرتا تھا۔

آخر مانٹروگ کی پتھر کی کانوں میں مجھے کام ملا۔ مگر دو برس
کے بعد میری طبیعت اس کام سے متنفر ہوگئی۔ بھلا کیا ہوا
آٹھ آنے مزدوری۔ اور تمام روز سر پر پتھر اٹھا کر کبھی ادہر
کبھی ادہر۔ جیسے پنجرے میں، قید کی ہوئی گلہری کرتی ہے"۔
میں قد کا لمبا اور مضبوط تھا۔ بس ایک رجمنٹ میں بھرتی
ہوگیا۔ انہوں نے میرا نام پوچھا۔ میں نے کہا۔ الیبنو۔ انہوں
نے میری عمر پوچھی۔ میں نے کہا میری داڑہی دیکھ لو۔
انہوں نے مجھ سے سند مانگی۔ میں نے اپنے پہلے آقا کان کے
مالک کا سرٹیفکیٹ نکال کر پیش کیا۔ خیر انہوں نے
مجھے منظور کیا۔ اور میرا نام رنگروٹوں کی فہرست میں درج
ہوگیا"۔

سرڈلف۔ اگر جنگ کا وقت ہوتا۔ تو تم تو جلدی
افسر ہوجاتے۔ کیونکہ تم میں طاقت بھی ہے۔ اور دلیری بھی
اور تم کو کاٹنے اور چھرا چلانے کا بھی بڑا شوق تھا۔

سلیشر۔ کیا کہتے ہو۔ ہم انگریزوں اور حبشیوں کو کاٹتا!
اس کا تو مجھے گھوڑوں کی گلو کاٹنے سے بہت زیادہ مزا آتا۔ مگر
افسوس ہے۔ کہ جنگ کوئی تھوڑا اور قواعد سخت تھی۔ ایک
دن سارجنٹ نے مجھے جھڑکا۔ اور اسے ٹھیک کیا۔ کیونکہ
میرے طبیعت میں سستی بڑی آگئی ہوئی تھی۔ اس پر
مجھے غصہ آگیا۔ اور میں نے اس کو لات ماری۔ اس نے مجھے
دھیڑ مارا۔ میں نے اسکو زور سے دہکا دیا۔ اس نے میرا سر
پکڑا۔ میں نے آنکھوں کے درمیان ناک پر اسے ایک ٹکا مارا
بعض دوسرے سپاہی مجھ پر آپڑے۔ میں غصے سے پاگل
ہوگیا۔ اور میری آنکھوں میں خون اتر آیا۔ میرے ہاتھ
میں چاقو تھا۔ (کیونکہ یہ سب واقعہ باورچیخانہ میں ہوا
جہاں کہ میں کھانا پکانے کی ڈیوٹی پر تھا۔) پس میں نے کاٹنا
اور چھرا چلانا شروع کیا۔ گویا میں ذبح خانہ میں ہوں
اور گھوڑوں کو ذبح کر رہا ہوں۔ سارجنٹ کا تو میں نے پیٹ
پھاڑ دیا۔ اور دو سپاہیوں کو زخمی کیا۔ میں نے گیارہ
زخم ان دو آدمیوں کو دیئے۔ گیارہ زخم:

خون خون۔ ہر جگہ خون ہی خون۔ اور میں اس
خون میں خوب نہایا"۔ یہاں یکدم سلیسر متفکر سا ہوکر
ایسا سر نیچے کر لیا۔ اور چپ ہوگیا"۔

سرڈلف۔ کیا سوچنے لگ گئے ہو۔

سلیسر (جلدی سے) کچھ نہیں۔ (پہلے پرواہی سے)
آخر انہوں نے مجھے معطل کر دیا۔ اور مجھے خوب مارا۔

سرڈلف۔ اچھا تو پھر تم بھاگ گئے۔

سلیسر۔ نہیں۔ بلکہ مجھکو مدتوں جہازوں پر کام
کرنا پڑا۔ ہاں البتہ پھانسی کی سزا اسی میں بچ گیا۔ مجھ

تمہیں یہ نہ بھول گیا ہو۔ کہ جب فوج میں تھا۔ تو میں
نے دو آدمیوں کو ڈوبنے سے بچایا تھا۔ ایک دوسرے موقعہ
پر تم بھی سن لو گی۔ جب سو گئی۔ کہ میں آ گیا۔ (یا یوں ہی بہت
دفعہ بچا ہوں) جب ہماری پلٹن رونگ میں ہی تھی
تو شہر کے ایک حصہ میں لکڑی کے مکانوں کو آگ لگ
گئی۔ ہم موقعہ پر گئے۔ لوگوں نے مجھے کہا۔ کہ ایک مکان
کو آگ لگی ہوئی ہے۔ اور اندر ایک بوڑھی عورت ہے
جو باہر نہیں نکل سکتی۔ میں اس گھر کی طرف گیا۔ اللہ!
یہ ایسا جلتا تھا جیسے کوئی آوا۔ القصہ میں نے اس بوڑھی
عورت کی جان بچائی۔ اگرچہ میرے پاؤں کے تلوے جل گئے۔
انہیں کاموں کی بدولت تھا۔ کہ مجھ پر موت کا فتویٰ نہ لگا۔
اور اسکے بجائے میں پندرہ برس کے لئے جہازوں پر کام
کرنیکے لئے بھیجا گیا۔ جب میں نے سنا۔ کہ میری سزا میں
تخفیف ہوئی ہے۔ تو مجھے بڑا رنج آیا۔ اور جب میرا
وکیل میرے پاس بڑی خوشی سے آیا۔ تو میرا جی چاہا۔ کہ
میں اسکی گردن مروڑ دوں۔ خدا اس کو غارت کرے

سر ڈلف۔ تمہیں رنج اس بات کا تھا۔ کہ تمہاری سزا
کیوں بدلی؟

سلبشر۔ ہاں۔ کیونکہ وہ لوگ جو جان سے مارتے ہیں۔
انہیں جان ہی سے مارا جانا چاہئے۔ جو چوری کرے اس کی
سزا یہ ہے۔ کہ اس کو بیڑیاں لگائی جاویں۔ کسی
شخص کو مجرموں کے درمیان جہازوں پر کام کرنیکے لئے
بھیجنا حالانکہ پہلے ہی پھانسی پر چڑھنا اس کا حق ہو چکا ہے
بڑی ستم کی بات ہے۔ علاوہ ازیں جس میں جہاز و نہ گیا

تو میری زندگی کچھ اچھی نہ گذرتی تھی۔ کیونکہ آدمی کو قتل
کرکے بھول جانا یہ کوئی آسان بات نہیں ہوتی"

سر ڈلف۔ اچھا۔ تو پھر تمہیں قتل کرنے کا افسوس آتا
ہوگا"

سلبشر" افسوس کیا آتا تھا۔ کیونکہ میری مہلت گذر
گئی۔ لیکن پہلے دنوں میں کوئی رات نہیں گذرتی تھی
جبکہ میں خواب میں قتل و خون نہیں کرتا تھا۔ خواب میں
کیا دیکھتا۔ کہ سینکڑوں ہزاروں بلکہ لاکھوں سپاہی
ہیں۔ جو کہ ایک قسم کے ذبح خانے میں ہیں۔ اور ہر ایک
اپنی باری کا انتظار کر رہا ہے جیسے کہ غریب گھوڑی کرتے
تھے۔ پھر میں جوش میں آکر کاٹنا شروع کر دیتا۔ جیسا کہ
میں بچھڑوں کو کاٹنا شروع کر دیتا تھا۔ لیکن گھوڑے
[illegible] ختم نہیں ہوتے تھے۔ جتنے
[illegible] میں ذبح کرتا [illegible] جاتی
تھی۔ اور سب میں انکی گردن کاٹتا [illegible] وہ ایسی
حلیم نظر سے میری طرف دیکھتے تھے۔ کہ میں اپنے آپ پر
لعنت بھیجتا تھا۔ کہ میں انکو کیوں ذبح کرتا ہوں۔
مگر معلوم نہیں کہ کیوں میں رک نہیں سکتا تھا۔ اس پر
بس نہ تھی۔ بلکہ یہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ گویا [illegible] ہر ایک
میرا بھائی ہے۔ اور ہر ایک کی ذبح میں میرے جگر کا ایک
ٹکڑا ہے۔ آخر جب یہ نظارہ برداشت سے باہر ہو جاتا۔
تو میں جاگ پڑتا۔

میرا جسم پسینہ سے بھرا ہوتا تھا۔ اور ایسا سرد ہوتا
تھا۔ جیسے پگھلتی برف"

روڈلف۔ "ہو۔ بڑی خوفناک خواب ہے"
سلیشر۔ "میں یہ سمجھ کر اس خواب نے مجھے دیوانہ کر دیا۔ اور
میں نے خودکشی کی کوشش کی۔ ایک دفعہ زہر کھا لیا اور
ایک دفعہ اپنے گلے میں رسہ ڈالنے سے۔ مگر کچھ نتیجہ نہ ہوا۔ زہر
سے تو میری پیاس بڑھ گئی۔ اور اس نے مجھے ایک قسم کا قدرتی
نیلا کالا کر پھاڑ دیا۔ اس کے بعد زندگی کی خواہش پھر میرے
دل میں تازہ ہوئی۔ اور خواب آنا بھی مجھ کو بند ہو گیا"
روڈلف۔ "چار دن پر تو تمہارے لئے چوری سیکھنے کا
گویا ایک عمدہ مکتب تھا"
سلیشر۔ "ہاں تو۔ مگر مجھے یہ علم پڑھنے کا شوق نہ تھا۔
دوسرے قیدی مجھے اکثر تنگ کرتے تھے۔ مگر میں دو چار مکوں سے
ان کا مونہہ بند کر دیتا تھا۔ اسی طرح سے مسٹر سکول ماسٹر
سے واقفیت ہو گئی۔ اور میں کہنے سے رہ نہیں سکتا۔ کہ
اس نے بھی پھر ایسی گت بنائی۔ جیسی آپ نے"
روڈلف۔ "اچھا وہ بھی اپنی مدت سزا پوری کر آیا ہے"
سلیشر۔ "اس کی تو عمر کی قید تھی۔ مگر وہ بھاگ آیا ہوا
ہے"
روڈلف۔ "بھاگ آیا ہے! اور ابھی تک پکڑا نہیں گیا۔
پولیس نے ابھی تک اس کا سراغ نہیں" پا۔ ان کے پاس اسکا
حلیہ تو ضرور ہوگا"
سلیشر۔ "حلیہ چھوڑ کر اس کا فوٹو موجود ہے۔ مگر اس نے اپنے
چہرے کے تمام قدرتی نشان دور کر دیئے ہیں۔ اور اب سوائے
ملک الموت کے اسے کوئی پہچان نہیں سکتا"
روڈلف۔ "یہ کیسے ہو سکتا ہے"

سلیشر۔ "پہلے تو اس نے یہ کیا کہ اپنی ناک کو جو ایک گز لمبا
ہوگا۔ گندھک کے تیزاب سے آہستہ آہستہ چھوٹا کیا۔
روڈلف۔ "الٰہی بس۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"
سلیشر۔ "اچھا آج شام اسے آلے دو۔ اور میں تجھ کو دکھا
دوں گا۔ اس کا ناک طوطے کی طرح لمبا تھا۔ اور اب کچھ
نہیں۔ علاوہ ازیں اس کے ہونٹ ایسے موٹے ہو گئے جیسے
تمہاری کلائی۔ اور اس کے چہرے پر بہت سے داغوں کے نشان
ہو گئے ہیں"
روڈلف۔ "تو اچھا پھر وہ پہچانا نہیں جاتا"
سلیشر۔ اسے بھاگے ہوئے چھ مہینے ہو گئے ہیں۔ اس صورت
میں اس کو سینکڑوں پولیس والوں نے دیکھا ہے" مگر کوئی
اس کو پہچان نہیں سکا۔
روڈلف۔ "اس کا جرم کیا تھا"
سلیشر۔ "جعل چوری اور قتل۔ اس کو اسکول ماسٹر اس لئے
کہتے ہیں۔ کہ وہ بڑا اچھا لکھتا ہے۔ اور ہر قسم کی تحریر سے
واقف ہے"
روڈلف۔ "اور اس کا ڈر بڑا ہے"
سلیشر۔ اس کا ڈر کچھ نہیں رہیگا جب تم اس کی
ایک دفعہ ایسی گت بناؤ گے۔ جیسی تم نے میری بنائی
ہے۔ دیکھو نہ۔ مجھے اس بات کا بڑا شوق ہے"
روڈلف۔ "اس کا کوئی ساتھی بھی ہے"
سلیشر۔ "اس نے ایک بدصورت عورت سے تعلق پیدا
کیا ہوا ہے۔ اور اگرچہ وہ ابھی تک ہم نے نہیں دیکھی۔ مگر
اس نے اوگرس کو کہا تھا۔ کہ وہ کسی روز اس کو اپنے

ساتھ لائے گا۔"

راڈلف۔ "اچھا تو یہ عورت اس کی راہزنیوں میں اس کی امداد کرتی ہے۔

سلیشر۔ نہ صرف راہزنیوں میں بلکہ قتل میں بھی۔ وہ خود بھی کیا کرتا ہے۔ کہ اس نے اسکی مدد سے من جار آدمیوں کا فیصلہ کیا ہے۔ اور میں ہی یقین ہو گیا ہے۔ کہ اس نے پونشی کی سڑک پر ایک جانور فروش پر ہاتھ صاف کیا۔"

راڈلف۔ تھوڑے دنوں میں وہ گرفتار ہو گا۔

سلیشر۔ اسکے گرفتار کرنے میں نہ صرف طاقت درکار ہے بلکہ ہوشیاری بھی بڑی چاہئے۔ کیونکہ اسکی کرتی کے نیچے ہمیشہ ایک طمانچہ اور ایک خنجر ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں وہ یہ کہتا ہے کہ مرنا ایک ہی بار ہے۔ بس مرنے سے پہلے کئی ایک کو لونگا

اس کو پکڑنا بڑا مشکل ہے کیونکہ مضبوط وہ ایسا ہے کہ تم اور میں اسکے سامنے کیا حقیقت رکھتے ہیں۔"

راڈلف۔ اچھا سلیشر جب تم جہاز نیر سے آگئے۔ تو پھر تم نے کیا کیا۔"

سلیشر۔ سینٹ مالی کی گھاٹ پر میں ایک کشتی چلانیوالے کا نوکر ہو گیا۔ اور وہیں سے اب بھی روٹی مل جاتی ہے۔

راڈلف۔ مگر اس جگہ کیوں رہتے ہو۔

سلیشر۔ اور کہاں رہوں۔ میں مجلس کا شایق ہوں۔ مجھے مجلس بھاتی ہے یہاں مجھ سے سب ایسے ڈرتے ہیں جیسی آگ سے۔ علاوہ ازیں پولیس کے لوگ مجھ سے چھیڑ چھاڑ نہیں کرتی۔ ہاں کبھی کبھی جھگڑے فساد میں گرفتار ہوتا ہوں۔ دو تین دن کی قید بھگت کر پھر خلاصی ہو جاتی ہے۔"

راڈلف۔ دن میں کتنا کما سکتے ہو۔"

سلیشر۔ گرمی سردی بارہ گھنٹے تک پانی میں کھڑا رہنا پڑتا ہے۔ اور پھر ایک روپیہ ملتا ہے۔ اور جب میں کام کے لائق نہ رہونگا۔ تو پھر رانی کیٹری جمع کرنے شروع کر دونگا۔"

راڈلف۔ "وقت تو تم خوش گذارتے ہو گے۔"

سلیشر۔ "اور بہتوں سے زیادہ خوش ہوں۔ اور اگر یہ سارجنٹ والی خواب مجھے تنگ نہ کرتی۔ تو مرتے دم تک اپنی زندگی کاٹ لیتا۔ مگر یہ خواب مجھے بڑا ہی تنگ کرتی ہے۔ کیونکہ پھر کبھی کبھی آجاتی ہے۔" یہ کہتے ہوئے اس نے بے پرواہی سے اپنی پائپ کی راکھ کمرے کے ایک کونے میں پھینکی۔"

لاگوالتر نے سلیشر کی کہانی کچھ توجہ سے نہیں سنی تھی۔ وہ خبر نہیں کن خیالوں میں مستغرق تھی۔"

راڈلف بھی کچھ اداس سا ہو گیا تھا۔ کہ ایک دردناک حادثے نے ان تینوں آدمیوں کو اس جگہ کی بابت یاد دلایا جہاں پڑے تھے۔"

پانچواں باب

گرفتاری

جو آدمی کہ اوگرس کے اپنی رکابی اور صراحی کی طرف دھیان رکھنے کیلئے کہکر باہر گیا تہا۔ کچھ دیر کے بعد واپس آیا۔

اس کے ساتھہ ایک بڑا فراخ سینہ اور مضبوط آدمی تھا جس کو اس نے کہا "او بوڑھے طوطے آؤ شراب کا پیالہ پییں" سلسترے اس نے آیبولے کی طرف اشارہ کرکے رڈلف کو کان میں کہا "دھیان رکھنا۔ کچھہ تماشا ہونیوالا ہے"

وہ دو راہزن جنمیں کہ ایک نے اپنی پیشانی پر یونانی ٹوپی کھینچی ہوئی تھی۔ اور جس نے کئی بار سکول ماسٹر کی بابت پوچھا تھا۔ اکٹھے میز سے اٹھکر دروازہ کی طرف روانہ ہوئے۔ لیکن سادہ کپڑے والے سپاہی نے اشارہ پاکر انہیں پکڑ لیا۔ اب ایک سخت جنگ ہونی شروع ہوگئی شراب خانہ کا دروازہ کہل گیا۔ اور کئی ایک اور سپاہی اندر گھس آئے۔ جبکہ باہر کئی ایک سپاہیوں کی بندوقیں چمکنے لگیں۔ اس شور و غل میں موقعہ پاکر کوئلہ فروش جس کا ہم نے ایک دفعہ پہلے ذکر کیا ہے۔ دروازہ کی دہلیز تک آیا۔ اتفاقاً جو رڈلف کی نگاہ اس پر پڑی۔ تو اسنے اپنے دائیں ہاتھہ کی [illegible] انگلی اپنے ہونٹوں پر رکھی۔ رڈلف نے ایک افسرانہ انداز کیساتھہ ہاتھہ کے اشارے سے اسے جانیکا حکم دیا۔ اور پھر لڑائی کے نظارہ کو دیکھنے لگ گیا۔ یونانی ٹوپی والا آدمی غصے اور غضب سے چلا رہا تھا۔ اور زمین پر لیٹے ہوئے ایسے زور سے ہاتھہ پاؤں مار رہا تھا۔ کہ تین آدمیوں نے مشکل سے اسپر قابو کیا ہوا تھا۔ اس کا دوسرا ساتھی پہلے ہی سے نیم مردہ اور بے دل سا تھا۔ سو اس نے آپ ہی ہتھکڑی کیلئے اپنا ہاتھہ بڑہا دیا۔ اوگرس ایسے نظاروں کی عادی تھی۔ [illegible] لیئے وہ اس موقعہ پر ایسی بے پرواہ رہی۔ کہ اس نے اپنی جیبھہ سے ہاتھہ بھی نہ نکالے۔ آخر اس نے ایک پولیس مین سے پوچھا۔ "ڈیر ایم نارسینس انہوں نے کیا کیا ہے"؟

پولیسمین۔ کل روڈی کرسٹوڈی میں ایک بوڑھی عورت کا خون کردیا ہے۔ مرنیسے پہلے بوڑھی عورت نے کہا تہا۔ کہ میں نے ایک قاتل کے ہاتھہ پر کاٹا ہوا ہے۔ ہماری ان دو حرامیوں پر نظر تھی۔ آخر ہمیں پورا یقین ہوگیا۔ کہ مجرم یہی ہیں۔ بس ہمارے آدمی آگئے۔ اور آگے تم جانتی ہی ہو"

اوگرس۔ میری قسمت اچھی ہے۔ کہ انہوں نے میرا حساب پہلے ہی صاف کردیا تہا۔ ایم نارسینس کچھہ پیو گے۔ تاؤ کو تازہ دوں گی"

ایم نارسینس "مہربانی۔ بس میں نے ان حرامیوں کا بندوبست کرنا ہے۔ دیکھنا وہ ابھی ہاتھہ پاؤں مارینگے"

یونانی ٹوپی والا خونی ایسا غضب ناک ہوا تہا۔ کہ جب سپاہی اسکو گاڑی میں بٹھانے لگے۔ جو گلی میں تیار کھڑی تھی۔ تو اسنے ایسا مقابلہ کیا۔ کہ وہ مجبور ہوئے کہ اسے اٹھاکر لیجاویں۔ اسکا ساتھی دہشت سے کانپ رہا تھا۔ اور اس کے ہونٹ ایسے لرز رہے تھے۔ کہ معلوم ہوتا تہا کہ وہ باتیں کررہا ہے۔ اسنے کوئی روک نہ کی۔ اور انہوں نے اس کو گاڑی میں پھینکدیا"

شراب خانہ سے نکلنے سے پہلے سپاہیوں کے افسر نے بڑی غور سے سارے شرابیوں کو دیکھا۔ اور پھر سلیشر کو بڑی مہربانی کی آواز میں کہا "او حرامی تم بھی یہیں ہو؟

مدت ہوئی کہ تمہاری بات کچھ نہیں سنا - ہم نے کچھ
جھگڑا اساد سے نہیں کیا - معلوم ہوتا ہے کہ اب کچھ بھلے مانس
بھی ہو گئے ہو"

سلستر" - بڑا بھلا مانس ہو گیا ہوں - تم دیکھتے ہو کہ اب
میں کسی کا سر نہیں توڑتا - جبتک کہ مجھکو کوئی اس کام
کیواسطے روپیہ نہ دے -

افسر" - کبھی تمنے کسی سے مار بھی کھائی ہے کہ نہیں"؟ -

سلستر" - (رڈلف کے کندھے پر ہاتھ رکھکر) یہ دیکھو
میرا استاد ہے"

افسر (رڈلف کی طرف دیکھکر)" واہ واہ - یہ نیا
رنگروٹ ہے - میں نے اسکا نام درج نہیں کیا"

رڈلف - میرا خیال ہے - کہ ہماری واقفیت نہوگی

افسر" بہتر ہے کہ نہو - (اوگرس سے) - سلام - مادر پوس
تمہارا مکان تو گویا چوہوں کا پنجرہ ہے" - یہ نیا اخونی
ہے - جو میں نے اسکو پھنسا لیا ہے -

اوگرس اور مجھے امید ہے - کہ یہ آخری نہیں ہے - میرا
گھر آپکے آگے کھلا ہے - جب آپ چاہیں آویں - یہ
کہکر اسنے آنکھ جھپکی اور مسکرائی -

سب پولیس والے چلے گئے - اس مدنما چہرہ والی جھوٹی
لڑکی نے جو حقہ اور برانڈی پی رہی تھی - یہ ابھی حقہ کو ہوا
اور ایک شکستہ آواز میں سلستر سے بولا" کیوں بچی میتے
اس یونانی ٹوپی والے کو نہیں پہچانا؟ یہ تو لوٹ کی
جھنے کا ہے - جب میں نے پولیس والوں کو اندر آتے دیکھا
تو اسیوقت میرے دل میں خیال آیا - کہ کچھ ہو نیوالا ہے
کیونکہ میں دیکھتا تھا - کہ وہ اپنا ہاتھ میز کے نیچے چھپائے
ہوئے ہے"

اوگرس - سکول ماسٹر اور بگ کریل کی بڑی خوش
نصیبی ہے - کہ وہ یہاں نہ تھے - یونانی ٹوپی والے نے
کئی بار اسکی بات پوچھا - اور کہا کہ مجھے اس سے کچھ کام
ہے - مگر میں اپنے گاہکوں کو کبھی نہیں پھنساتی - خود
بخود وہ پکڑے جاویں تو بیشک پکڑے جاویں - مگر میں
انکو پھنسی کی نہیں" اسی میں ایک آدمی معہ ایک عورت
کے آگیا - چیرا اوگرس بولی" بھیڑیے کا نام لو - اور اسکی
دم ظاہر ہو جاتی ہے - یہ تو سکول ماسٹر اور اسکی جان
آگئی ہیں - قسم ہے - کہ وہ اچھا کرتا تھا - کبھی باہر نہیں نکلتا
تھا - کیونکہ میری آنکھیں اس سے بدصورت عورت کبھی
نہیں پڑیں - ہی واہ - کیا خوبصورت چہرہ ہے -

سکول ماسٹر کا نام سنتے ہی سارے مہمان کانپنے لگ گئے - رڈلف
ہی تھا جو اپنی قدرتی دلیری اور جرأت کی وجہ سے اس بد حرامی
کو دیکھنے سے کچھ خوف زدہ سا ہو گیا - اور کچھ دیر وحشت
اور سرگرمی سے اسکے چہرہ کی طرف دیکھتا رہا -

سلستر نے سچ کہا تھا - جب اسنے بیان کیا تھا - کہ اسکا
چہرہ بہت بری طرح بگڑا ہوا ہے - اسکے چہرہ سے
زیادہ بدصورت چہرہ تصور میں آنا ہی ناممکن ہے -
گندھک کی تیز آنچ نے اسکے ہونٹوں کو پھلا دیا ہوا تھا -
اس کی ناک میں نتھنوں کی بجائے صرف دو دو بڑے
سوراخ ہی نہیں - اس کی آنکھیں بڑی بڑی
اور گول تھیں - اور ان میں ایک سخت قسم کی

وحشت پائی جاتی ہی۔ اس کی پیشانی چیتے کیطرح
چوڑی اور سکڑی دار تھی۔ اس نے سر پر ایک ٹوپی پہنی ہوئی
تھی۔ جو اس کی ساری پیشانی کو ڈھانپے ہوئی تھی"
سکول ماسٹر پانچ فٹ دو انچ سے زیادہ لمبا نہیں تھا
اس کا سر جسم کی نسبت بہت زیادہ بڑا تھا۔ اور ایسا
معلوم ہوتا تھا۔ جیسا کہ مونڈھوں کے درمیان واقع ہے
اس کا سینہ بڑا فراخ اور گوشت تھا۔ اور اس کے پٹھے
اور رگیں ایسی موٹی تھیں۔ کہ اس کے کپڑوں کے پیچھے
سے صاف معلوم ہوتی تھیں۔ اس کے بازو بڑے لمبے
اور موٹے تھے۔ اس کے ہاتھہ چھوٹے اور موٹے تھے۔ اور
انگلیوں کے سروں تک بالوں سے ڈھکے ہوئے تھے۔ اسکی
ٹانگیں کچھہ جھکی ہوئی تھیں۔ اور انکی موٹائی اسکی بڑی
طاقت کو ظاہر کر رہی تھیں۔ غرض یہ ہے کہ یہ شخص
آدمی نہیں تھا۔ ایک دیو تھا۔ جسکی وحشت اور خونخواری
کا نقشہ کھینچنا بالکل ناممکن ہے۔

سکول ماسٹر کیساتھہ جو عورت تھی وہ بوڑھی تھی۔ اسکی
پوشاک بہت سنہری تھی۔ اس کا گون بھورا تھا۔
اور اسکی شال سبز تھی۔ اسکی ٹوپی سفید اور خوشنما تھی
رڈولف نے غور سے دیکھا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ اس کی آنکھیں
سبز ہیں۔ اس کی ناک ٹیڑھی ہوئی ہے۔ اس کے ہونٹ
پتلے اور ٹھوڑی چھوٹی سی تھی۔ جس سے شرارت اور
بدمعاشی کے نشان ہوتے ہیں"

اس کو دیکھکر اسے فوراً سکیچ اول کا خیال آگیا۔ وہ
یہہ خیال لاگوالر کے پاس ظاہر کرنے ہی کو تھا۔ کہ اس نے
دیکھا۔ کہ لاگوالز اس عورت کو دیکھکر زرد ہو گئی ہے
اور ڈر کے مارے کانپ رہی ہے۔ آخر اس نے رڈولف کا
ہاتھہ کانپتے ہوئے پکڑ کر آہستہ آواز میں کہا۔ اوہی
سکیچ اول ہے۔ یہی وہ کانی کمبخت ہے"

اس وقت سکول ماسٹر مابیلس کے ساتھہ کان پر
کچھہ باتیں کر کے اس میز کیطرف آیا۔ جہاں کہ رڈولف
اور سلیسر اور گوالز بیٹھے ہوئے تھے۔ اور لاگوالز کو
مخاطب کر کے ایک موٹی آواز میں بولا۔ او میری
خوبصورت مس۔ تم ان اوباش پوچھیوں کے ساتھہ
کیا کر رہی ہو۔ میرے ساتھہ چلو۔

گوالر نے اس بات کا کچھہ جواب دیا۔ اور وہ رڈولف
کے اور بھی نزدیک ہو گئی۔ جبکہ اس کے دانت وحشت سے
ایک دوسرے کے ساتھہ ٹکرا رہے تھے۔ اتنے میں سکیچ اول
قہقہہ مار کر بولی" میں ایسی پیاری آوارہ کی حاسد نہیں
ہوں۔ تو بیشک اس کے پاس آجا۔ اس نے ابھی تک گوالز
کو تشاحت نہیں کیا تھا۔

سکول ماسٹر بڑھ کر پھر بولا" او سفید موہہ والی سُنتی
نہیں ہے اگر نہ آئیگی تو میں تمہاری آنکھہ نکال دونگا
اور مجھے سکیچ اول کی سیاہی بنا دونگا۔ ڈر رڈولف سے
اور سورے تم جس کی ہو ڈ پیر اسکے ایہ د ہیں۔ اگر تم
یہہ لڑکی میرے حوالہ نہ کروگے۔ تو میں تمہیں کچل ڈالونگا"
گوالز نے رڈولف کی ہاتھہ پکڑ لیے۔ اور دردناک آواز
میں بولی" او خدا کیواسطے مجھے بچانا۔ پھر اسبات سے
ڈر کر کے رڈولف کہیں سکول ماسٹر سے مار نہ کھائے۔ وہ

آہستہ آواز میں بولی "۔ یہ ہم رڈلف حرکت نہ کرو۔
اگر وہ مجھے چھیڑیگا تو میں شور مچا دونگی۔ اور ہنگامہ ہونے
کی ڈر سے اوگرس میری طرفداری کریگی"۔

رڈلف۔ (سکول ماسٹر کی طرف غور سے دیکھکر) خاموش
رہو۔ اور فکر مت کرو۔ اگر یہ حرامی تمہیں زیادہ دق
کریگا تو میں ایک ہی ٹانگ مارکر اسے باہر پھینک دونگا"

سکول ماسٹر۔ "تم اور مجھے!"

رڈلف۔ "ہاں میں!" یہ کہکر باوجود لاگوالز کے
روکنے کے وہ میز سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اسکی آنکھیں بھی
تیز اور اس کا چہرہ ایسا ڈراونا ہوگیا۔ کہ سکول ماسٹر
باوجود اپنی دلیری اور جراءت کے ایک اور قدم پیچھے ہٹ
گیا۔ بعض آدمیوں کی نظر میں ایسی تاثیر ہوتی ہے کہ
وہ دوسرے آدمی کو بالکل مغلوب کر دیتی ہیں۔ اور کہا
جاتا ہے کہ اکثر مشہور کار ناز ایسی تاثیر کی بدولت
اپنی حریفوں پر غالب آجاتے ہیں۔ سکول ماسٹر جو کبھی
اٹھا۔ اس کو اپنی عظیم طاقت پر بھروسہ نہ رہا۔ اور
اس نے اپنے کرتے کے نیچے اپنی تیز چھری پر ہاتھ رکھا
ایک نہ ایک شخص ضرور قتل ہو جاتا اور خون اس جگہ
ضرور بہ ضرور بہ جاتا۔ لیکن سکریچ اول اپنے ساتھی
کو بازو سے پکڑ کر چلائی۔ "تم پیارے ایک منٹ صبر کرو
صرف ایک منٹ اس کے بعد ان کا فیصلہ کرنا"
سکول ماسٹر نے اس کی طرف ایک حیرانی کی نگاہ
ڈالی چند منٹوں سے وہ فلیر ڈی میری کی طرف
غور سے دیکھ رہی تھی۔ اور اس کے دل میں کچھ شکوک
اٹھ رہے تھے۔ آخر اس کے تمام شکوک رفع ہوگئے۔ اور وہ
لاگوالز کو پہچان کر پکاری "اوہو! تو یہ کہہ ہی
حسن ہے جو آیا تھا کہاں تھا۔ مگر کل کہاں سے آئی۔ شیطان
شاید تمہیں یاد نہ ہوگا۔ خیر یہ میرا تمہارا معاملہ ہے
ہو۔ لیکن جو ہوا سو ہوا۔ اب اگرچہ میں تمہاری دوست
نہیں رہونگی۔ مگر تمہارے جسم پر گوشت نہ رہنے دونگی۔ آؤ"

مجھے یہ بھی معلوم ہوگیا ہے۔ کہ تمہاری والدین کون
تھے۔ سکول ماسٹر ان آدمیوں کو جو تمہیں میرے
ہوشیرے میں لائے تھے۔ جیسا تو نے دیکھا تھا۔ اور وہ
کہ ہے کہ وہ بھی [illegible] جاتی ہے۔

فلور ڈی میری "والدین! سو کیا تم میرے والدین
سے واقف ہو۔"

سکریچ اول۔ خواہ واقف ہوں یا نہوں۔ تمہیں
اس بات سے کیا۔ یہ میرے اور میرے دلی کا بھید ہے۔ اگر وہ اس
بھید کو ظاہر کردیگا۔ تو میں اس کی زبان کھینچ ڈالوں
گی۔ واہ! میرا بڑا جی چاہتا ہے۔ کہ انہی جیسے والوں
کو جانوں۔

لاگوالز۔ افسوس ہے۔ کہ میرا دل بالکل نہیں چاہتا
اب مجھے کچھ پرواہ نہیں کہ کون تھے۔

اس اثنا میں سکول ماسٹر کا حوصلہ قائم ہوگیا تھا۔ اسکی
پوری تسلی ہوگئی کہ ایسا ہلکا پھلکا اور دبلا پتلا آدمی
بھلا کہاں اسکے حملہ کی تاب لا سکتا ہے۔ سو اپنی وحشیانہ
طاقت پر بھروسہ کرکے وہ لاگوالز کے ... کیطرف بڑھا

اور سکیچ اول کی طرف بڑی وحشیانہ انداز سے مخاطب ہوکر بولا۔" بس اس نیلے گدہے کو کچل ڈالونگا۔ اور پھر یہ خوبصورت لڈی مجھکو زیادہ پسند کرے گی۔" اسبات کو سنکر رڈلف نے ایک ہی جست کی اور میز کی دوسری طرف جا پڑا۔

اوگریس "دیکھنا کہیں میرے برتنوں کا ستیاناس نہ کرنا۔"

سکول ماسٹر اپنے بچاؤ میں کھڑا ہوگیا۔ اسنے اپنی ہاتھ اوپر اٹھالئے۔ اپنا سینہ بڑھا دیا۔ اور اپنی بھاری جسم کو اپنی موٹی ٹانگو پر ایسا سہارا جیسے کہ کوئی چیز ستوں پر سہارے ہوئی ہو۔ جونہی کہ رڈولف اس پر جھپٹا۔ شرابخانے کا دروازہ زور سے کہلا۔ اور کوئلہ فروش جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ اور جو چھ فٹ سے بھی زیادہ اونچا تھا اندر کود آیا اسنے سکول ماسٹر کو دھکیل کر پرے پھینکا۔ اور رڈلف کے پاس آکر جرمنی زبان میں اسکو کان میں کہا۔" حضور کوشش اور اس کا بھائی گلی کے سر پر ہیں۔"

ان الفاظ پر رڈلف چونک پڑا۔ اور کچھ پیسے میز پر پھینک کر دروازہ کی طرف بڑھا۔ سکول ماسٹر نے اسکو روکنے کی کوشش کی۔ مگر اس نے مڑکر اسکے مونھہ پر ناک کے قریب دو ایسے مکے مارے۔ کہ وہ وحشی لڑکھڑا گیا اور پھر کیطرح میز پر جا پڑا۔

سلیشر "بہت خوب ہرا ہرا۔ دو میں ایسے مکے اور اور بس میں تیرے برابر کا ہو جاؤنگا۔"

چند سکنڈ کے بعد اپنے آپکو سنبھالکر سکول ماسٹر رڈلف کے پیچھے دوڑا۔ مگر وہ غائب ہوگیا تھا۔ اس کے ساتھہ ہی کوئلہ فروش بھی غائب ہوگیا تھا۔ سکول ماسٹر کے لئے ان کا پالینا پیرس جیسے شہر کی گلیوں میں ناممکن تھا۔ پس وہ مایوس ہوکر واپس آگیا۔ جسوقت سکول ماسٹر غصے سے پاگل ہوا ہوا واپس آیا۔ اسی وقت دو آدمی جو اس طرف کے مقابل سے آرہے تھے جسطرف رڈلف گیا تھا۔ جلدی سے شرابخانہ میں داخل ہوئے۔ وہ دونوں سدم ہوئے ہوئے تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ دوڑتے ہوئے آئے ہیں۔ انہوں نے آتے ہی کمرے کے ارد گرد مضطربانہ نگاہیں ڈالنی شروع کیں۔ آخر ایک بولا "میری بدقسمتی ہے۔ وہ چلا گیا۔ اور ایک اور موقع ضایع ہوگیا ہے۔" دونوں آدمی انگریزی زبان میں باتیں کرتے تھے۔ لاگوالر سکیچ اول کو دیکھ کر اور سکول ماسٹر کی دھمکیاں سنکر کچھ وحشت زدہ ہوگئے ہوئے تھے۔ بس اس شور و غوغا سے موقعہ پاکر وہ کمرے سے باہر نکل گئے۔ اور غائب ہوگئے

چھٹا باب

مسٹر ٹامس سٹین اور لیڈی سک گرگر

جو آدمی کہ اس شرابخانہ میں داخل ہوئے۔ وہ ان سے بالکل مختلف تھے۔ جو کہ اکثر اس جگہ آیا جایا کرتے تھے۔ ان میں سے ایک کا قد سیدھا اور لمبا تھا۔ اسکے بال قریباً قریباً سفید تھے۔ اسکی مونچھیں سیاہ نہیں رنگ بہورا سا تھا۔ اور چہرہ کا انداز امیرانہ تھا۔ اسکے کوٹ کی گلی تک بٹن لگے ہوئے

تھے۔ جیسے جنگلی آدمیوں کے ہوتے ہیں۔ ہم اس شخص کو مسٹر ٹامس سیٹمن کے نام سے پکارینگے۔ اس کا ساتھی جوان رنگ کا زرد اور چہرہ کا خوبصورت تھا۔ اور اس کی عمر چھبیس سال کی معلوم ہوتی تھی۔ اسکے بال ابرو اور آنکھیں اس کی سفید اور چہرے کے مقابل میں بڑی سیاہ تھیں۔ اسکی رفتار اسکے قد کی نزاکت اور چہرہ کی لطافت سے فوراً پتا لگ جاتا تھا۔ کہ یہ عورت ہے جس نے مردانہ لباس پہنا ہوا ہے۔ یہ عورت کونٹس سارح میک گریگر ہے۔ ہم آئندہ اپنے پڑھنے والوں کو واقف کرینگے۔ کہ وہ کون سے حالات اور واقعات ہیں۔ جو ان دونوں شخصوں کو اس شرابخانہ میں آنیکے باعث ہوئے۔

سارح۔ ٹامس۔ پینے کے واسطے کچھہ لو۔ اور ان لوگوں سے اسکی بابت پوچھو شاید کچھہ پتا نکل آوے۔"

سفید بالوں اور سیاہ ابروؤں والا ایک میز پر بیٹھ گیا۔ سارح نے اپنی پیشانی پر سے پسینہ پونچھہ کر اوگرس سے بڑی عمدہ فرانسیسی زبان میں کہا۔ "میڈم مہربانی کرکے ہمیں پینے کے واسطے کچھہ دو۔"

ان دو شخصوں کے شرابخانہ میں داخل ہوتے ہی سب کی توجہ ان کی طرف لگ گئی تھی۔ ان کی پوشاک اور ان کی طرز وضع خوب طرح ظاہر کرتی تھیں۔ کہ وہ ایسے مکان میں آنے والے نہیں ہیں۔ جبکہ انکی بے قراری اور اضطراب سے صاف کھلتا تھا۔ کہ ان کے اس جگہ آنے کا کوئی بڑا بھاری سبب ہے۔ سلنتر سکول ماسٹر اور سکیج اول۔ ان کو بڑی توجہ سے دیکھنے لگی۔ اوگرس بھی ان شخصوں کی آمد پر حیرانی میں مستغرق تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد ٹامس سیٹمس نے بڑی بے قراری کے لہجہ میں کہا۔ "میں نے آگے بھی کہا ہے۔ کہ ہمیں کچھہ پینے کے واسطے دو۔ مہربانی کرو اور کچھہ دو۔"

مادر لوئس انکو اس خلاف سے خوش ہو گئی۔ اور اپنی جگہ سے اٹھی۔ اور انکی میز پر ہاتھہ رکھکر بولی۔ "کیا آپ ناپ کر لینگے۔ یا سیدھی بند ہاتھی بوتل ہی لینگے۔"

ٹامس۔ "ہمیں ایک بوتل لا دو۔ اور کچھہ پانی اور دو برتن۔"

مادر لوئس نے شراب لا کر دی۔ ٹامس نے ایک روپیہ میز پر پھینکا۔ اور اوگرس نے اپنی قیمت کا بقیہ دینا چاہا مگر ٹامس نے لینے سے انکار کر دیا۔ اور کہا۔ "ہمارے مہربان یہ اپنے ہی پاس رہنے دو۔ اور آکر ہمارے ساتھہ ایک گلاس شراب کا پیو۔"

مادر لوئس نے اس کی طرف حیرانی اور شکرگذاری کی نگاہ سے دیکھا اور کہا۔ "آپ تو بڑے خوش خلق آدمی ہیں۔"

ٹامس۔ "اچھا۔ تو بتاؤ۔ کہ ہم نے ایک اپنے دوست کے ساتھہ اس گلی میں ایک شرابخانہ میں ملنے کا اقرار کیا ہوا تھا۔ کیا یہ وہی گھر ہے۔ یا کوئی اور۔"

اوگرس۔ "صاحب یہ وائٹ ریبٹ ہے۔"

ٹامس (سارح کی طرف اشارہ کرکے) "ہاں یہی تو ہے اس جگہ ہی ہمارا ملنے کا وعدہ تھا۔"

اوگرس۔ "اور بھی کوئی رابٹ ریبٹ اس گلی میں ہے؟ مگر یہ تو بتاؤ۔ کہ آپ کا دوست کس وضع کا آدمی تھا۔"

سلٹسن "- قد کا لمبا اور پتلا - اس کی مونچھیں ہلکی اور
بھورے رنگ کی تھیں"

اوگرس "- ہاں ٹھیک لگتا ہے - وہ ابھی یہاں تھا
ایک لمبا اور مضبوط کوئلہ فروش اندر آیا - اور تھوڑی
دیر میں وہ دونوں اٹھکر باہر چلے گئے"

ٹامس - بس یہی آدمی ہے - جسکی ہم تلاش میں
ہیں"

سراج - اچھا وہ اکیلا ہی تھا یا کوئی اور بھی تھا"

اوگرس - کوئلہ فروش تو ایک لحظہ ہی اندر رہا لیکن
آپکے ساتھی نے سلیستر اور رڈولف کے ساتھ کھانا کھایا
تھا یہ کہ اوگرس نے سلیسر کیطرف اشارہ کیا - کیونکہ رڈولف
کے دونوں ساتھیوں میں سے یہی ایک رہ گیا تھا"

ٹامس اور سراج نے سلیستر کیطرف منہ پھیرا - اور کچھ
دیر اس کو دیکھکر سراج نے انگریزی زبان میں ٹامس کو
کہا "یہیں کارل کی نظر سے رڈولف غائب ہوگیا تھا
جبکہ وہ اس کوچہ میں داخل ہوا - مرفی کو جو اس نے
دیکھا - کہ اس گھر کے آس پاس کوئلہ فروشوں کا لباس
پہنے ہوئے پھر رہا ہے - اور گاہے گاہے اندر بھی جھانکتا
ہے - تو اس نے خیال کیا - کہ یہاں کچھ ہے - سو اس نے آکر
یہ واقعہ ہمیں بتا دیا - لیکن مرفی ضرور کارل کو
پہچان لیا ہوگا"

اس گفتگو کے اثنا میں جو انگریزی زبان اور آہستہ آواز
میں ہو رہی تھی - سکول ماسٹر نے سکیچ اول سے کہا -
"یہ کوئی امیر آدمی ہے - اور اس سے امید ہے کہ خوب گچھا
ملیگا - آرہ بجی کا وقت ہے - اور میں بھوکوں مر رہا ہے -
جب یہ باہر نکلے - تو میں انہیں قابو کر لونگا - وہ
دوسری اس کے ساتھ عورت ہے - سو امید ہے - کہ بڑی محنت
کا کام نہیں ہے اگر ٹامس اور سراج میں بات کرتے سن بھی
لیتے - تو سمجھ نہ سکتے - کیونکہ وہ انگریزی زبان اور انسانوں
کی باتیں واقف نہیں تھے - سو انہیں معلوم نہ ہوا کہ
ہمارے برخلاف کیا منصوبہ ہو رہا ہے"

سکیچ اول "میرے پیارے خاموش رہو - اگر وہ عورت
کو منگائیگی - تو میرے پاس گندھک کا تیزاب ہے - میں تو بل
اسکے منہ پر دے مارونگی - اور پھر تم جانتے ہو - کہ یہ کوئی
بچوں کے جیب کترانیوالی دوا تھوڑی ہے - بھلا تو بتاؤ
کہ کیا یہ ضروری نہیں - کہ ہم پہلے مکری کے بچے کو قابو
کریں - میں اسکی ناک کو اس جلانیوالی پانی میں ڈبونگی
اسکے بعد وہ کبھی اپنی خوبصورتی پر نازاں نہ رہیگی"

سکول ماسٹر - خوب - خوب میرا بھی ارادہ ہے کہ
میں تجھ سے شادی کر لونگا - حوصلہ اور دلیری میں تمہارا
ثانی ملنا ناممکن ہے - میں نے اس بات کا اسی لئے ارادہ
کر لیا تھا - جس رات کہ جانور فروش کا فیصلہ کیا تھا -
اسی وقت میں نے کہا تھا - کہ بس یہ عورت میرے لائق
ہے - یہ آدمی سے بھی اچھا کام دیتی ہے"

سکیچ اول "تمنے بڑا ٹھیک سوچا - اگر سکلیٹن کو کوئی
میرے جیسا راہ دکھانیوالا ہوتا - تو وہ اس طرح پکڑا
جاتا"

سکول ماسٹر - اچھا اب [illegible] کا آنا ختم ہوگیا ہے - اور

اور وہ دونوں دروازہ کی طرف گئی - اور سرس نے اس کو مخاطب ہوکر کہا "اچھا تو آج کچھ کہاؤ یو کے نہیں" ؟

سکول ماسٹر " نہیں مادر لونس - ہم صرف سنہہ سے سحو کیلئے ٹھیر گئے ہیے "

ساتواں باب

مایا روپیہ دو یا اپنی جان دو

دروازہ کھلنے کی آواز سے سٹس اور سراج اپنے استغراق سے ہوش میں آگئے - انہوں نے سلسنر کا اس بات پر شکریہ ادا کیا - کہ اس نے ان کو رڈلف اور رڈآرم کا پتا بتایا - شکریہ لیکر سلسنر باہر چلا گیا - ہوا وگسی تیز اور تند سے چل رہی تہی - اور مینہہ بڑا زور شور سے پڑ رہا تہا - سکول ماسٹر اور اسکی ہمراہی عورت شراب خانہ کی گہیں ایک بند گلی میں کہڑی تھے - انہوں نے سلیسر کو گلی کی اس طرف جاتے ہوئے دیکہا جسمیں کہ اس اجڑے مکان کے کھنڈرات واقع ہے - بہت جلد اس کے قدموں کی آواز مینہہ اور ہوا کے شور میں گم ہوگئی جو گہروں کی دیواروں کے ساتھ تڑاک تڑاک پڑ رہے تھے "

سٹس اور سراج باوجود طوفان کے شراب خانہ سے نکلے - اور اس جگہ کے مقابل کی جانب روانہ ہوئے - جہاں سٹس تہا سکول ماسٹر ان کو دیکھکر اپنے ہمراہی کو کہا " لو - بھینسر گئے ہیں - اپنا تیزاب نکالو - اور ہوشیار ہو جاؤ "

اول " آؤ اپنی جوتی اتارلیں - تاکہ وہ ہمارے پاؤں کی آہٹ نہ سن سکیں "

سکول ماسٹر - بہت ٹہیک کہا ہے تم ہمیشہ ٹہیک کہا کرتے ہو - ہمیں بلیوں کی طرح چلنا چاہیئے "

اس راس بد صورت جوڑے نے اپنی جوتیاں اتار لیں اور گہروں کی پرچھائیں کے بیچ نیچے ہولئے - اس گلی کی بدولت وہ انسے بے معلوم چلنے لگ گئے - کہ اگرچہ وہ سراج اور سٹسن سے چند ہی قدم کے فاصلہ پر تھے - پہر بہی ان کی پاؤں کی آہٹ نہیں سنائی دیتی تہی

ٹامس - خوش قسمتی سے ہماری گاڑی اس گلی کے سرے پر موجود تہی - ورنہ ہم بالکل بہیگ جاتے - سراج کیا تمہیں سردی لگ رہی ہے "

سراج نے اپنے بہائی کے سوال کا جواب دینے کی بجائے ایک متفکرانہ آواز میں جواب دیا " شاید ہمیں رڈآرم سے کچھ پتا ملے اچانک ٹامس ٹہیر گیا - اور بولا " او ہو - ہم تو الٹی طرف آگئے ہیں - شراب خانہ سے نکلکر بائیں جانب جانا چاہیئے تہا "

مجھے یاد ہے کہ گاڑی کے پاس پہنچنے کے لئے ہمیں ایک اجڑے ہوئے مکان کے کھنڈرات کے پاس سے گذرنا چاہیئے چلو واپس ہوں "

سکول ماسٹر اور اول جو کہ اپنے ان شکاروں کے پیچھے پیچھے تھے - ان کو پیچھے مڑتے دیکھکر ایک مکان کے دروازہ میں چھپ گئے " اور اگرچہ دونو بہن بہائی ان کے بہت ہی قریب سے گذرے - تب بہی وہ ان کو نہ

دیکھ سکے۔ وایٹ ایبٹ کے پاس گذر کر اجڑے ہوئے
مکان کے پاس پہونچے جسکی بے چھت تہ خانے گویا
ایک قسم کی گڑھے بن گئے ہوئے تھے۔ جونہی کہ وہ ایک
گڑھے کے سر پر پہونچے۔ سکول ماسٹر نے جال کی سرعت
سے چیتے کی مانند سٹسن پر جست کی اور اپنے مضبوط
ہاتھ کے ساتھ اسے گلے سے پکڑ کر کہا "جو کچھ پاس ہے
نکالو ورنہ میں تم کو ابھی اس گڑھے میں گراتا ہوں"
یہ کہکر راہزن نے اس کو اس طرح سے دھکیلا۔ کہ وہ
گڑھے کے اوپر لٹک گیا۔ اور گرنے کے قریب ہو گیا۔
دوسرے ہاتھ سے اس نے سراج کو پاؤں سے پکڑ لیا
جیسے کوئی کسی کو زنجیر سے باندھ دے۔
پیشتر اس کے کہ ٹامس کچھ حرکت کرے سکیچ اول نے
عجیب و غریب چالاکی سے اسکی جیبیں خالی کر لیں۔
سراج نے کچھ مقابلہ کیا اور نہ کچھ آواز نکالی۔ وہ صرف
آہستہ سی آواز میں اتنا بولی "بھائی جو کچھ پاس ہے۔ ان
کو دیدو۔ (راہزنوں سے) ہم شور نہیں کرتے۔ مگر ہم کو
تکلیف نہ پہونچاؤ"
اول نے ٹامس و سراج کی جیبیں ایک ایک کر کے ٹٹولیں
اور جب ادہر سے اچھی طرح تسلی کر چکے۔ تو سراج سے
بولی "ادہر ہاتھ تو دکھاؤ۔ کوئی انگشتری تو نہیں
(بڑبڑا کر) اور کوئی نہیں! تم کاہے کی اسرہو۔ تم تو
کوئی گھاس بیچنے والے ہو" اگرچہ یہ حملہ ناگہانی اور
وحشیانہ تہا۔ مگر ٹامس نے حوصلہ نہیں ہارا تہا۔ اب جو وہ
اسکی جیبیں ٹٹول کر فارغ ہوئے۔ تو اس نے بڑی سعد کی
سے کہا۔ ایک سوداگر و "میری پاکٹ بک میں ایسے کاغذات
ہیں۔ جو تمہارے کسی کام کے نہیں۔ یہ مجھے واپس دیدو
اور کل میں تم کو پانسو روپیہ دوں گا"

سکول ماسٹر - (اپنی گرفت ڈھیلی کر کے) "واہ رے
تیری چالاکی! کیا ہمیں پھنسانا چاہتے ہو۔ چلے جاؤ۔ اور
پیچھے مڑ مڑ کر نہ دیکھو۔ شکر کرو کہ جلدی خلاصی ہو گئی"

اول۔ "ٹھہرو۔ اگر وہ بھلے مانسوں کی طرح بات کرے
تو اس کی پاکٹ بک مل جاویگی۔ ایک بات! (ٹامس سے)
کیا تم سنٹ ڈنس کے میدان کو جانتے ہو؟"

ٹامس۔ "ہاں"

اول۔ "سنیٹ اون کو بھی جانتے ہو"

ٹامس۔ "ہاں"

اول۔ "سنٹ اون کے مقابل اس سڑک کے سرے
پر جو لاربوولٹ کو جاتی ہے۔ ایک میدان ہے اس
میدان میں آدمی دور تک دیکھ سکتا ہے۔ تم کل اس جگہ
اکیلے آؤ۔ روپیہ اپنا ساتھ لاؤ۔ اور تم مجھے معہ پاکٹ
بک کو وہاں پاؤ گے۔ ایک ہاتھ روپیہ گن دینا۔ اور ایک
ہاتھ پاکٹ بک لے لینا"

سکول ماسٹر۔ "ارے دیکھنا کہیں پکڑوا نہ دے"

اول۔ "نہ۔ نہ۔ توبہ! میں اس جگہ کو جانتی ہوں۔ گو میری
ایک ہی آنکھ ہے۔ مگر یہ آنکھ عقاب کی آنکھ سی تیز ہے
اور اگر اس کے ساتھ پولیس ہوگی۔ تو میں اس جگہ پر
ایسی غائب ہو جاؤں گی۔ جیسے جنگلی چوہا"
ایک ناگہانی خیال سراج کے دل میں آیا۔ اور اس نے

راہزن کو کہا۔ "کچھ روپیہ حاصل کرنا چاہتے ہو۔"
سکول ماسٹر۔ "کیوں نہیں جوتی سے۔"
سراج۔ "کیا تم نے ایپٹ بیٹ میں اس شخص کو دیکھا۔ جسکی تلاش میں کوئلہ فروش آیا تھا۔"
سکول ماسٹر۔ "وہ جسکی بھوری سی مونچھیں تھیں ہاں اگر ذرا اور ٹھیرتا۔ تو میں اسکی خبر لیتا۔ اس نے میرے سر پر دو چوٹیں دیں جنہوں نے میری ہوش اڑا دی۔ اور یہہ پہلی دفعہ تھی۔ کہ کسی نے میری ایسی خدمت کی ہو۔ اسپر لعنت مگر خیر کبھی اس سے کسر لوں گا۔"
سراج۔ "وُہی یہ آدمی ہے۔ جس کا میں ذکر کرتی ہی۔"
سکول ماسٹر۔ "تو پھر کونسی بڑی بات ہے۔ ایک ہزار روپیہ اور میں اسکا خاتمہ سمجھیں۔"
سراج۔ "کمبخت۔ میں اسکی جان تنا نہیں چاہتی۔"
سکول۔ "اچھا تو پھر کیا چاہتی ہو۔"
سراج۔ کل سنٹ لوس کے میدان کیطرف آؤ۔ تم کو اس جگہ میرا ساتھی ملیگا۔ وہ اکیلا ہی ہوگا۔ اور تم کو بتلائیگا جو کچھہ کہ تم کو کرنا ہوگا۔ اگر تم کامیاب ہوگئے۔ تو میں تم کو ایک ہزار نہیں دو ہزار روپیہ دونگی۔"
اول (سکول ماسٹر سے) "میرے پیارے۔ کام بنتا نظر آتا ہے۔ وہ لونڈا جس سے تم بدلا لینا چاہتے ہو۔ ان کا دشمن ہی۔ یہ اسکو قتل کرانا چاہتے ہیں۔ پس چلو کل اس جگہ چلیں اور ان کو ملیں۔ دو ہزار روپیہ! واہ یہ کچھہ تھوڑی سی بات نہیں۔"
سکول ماسٹر۔ "اچھا میری عورت آوئگی تم اپنی مرضی اس کو سادو۔ اور پھر میں سمجھہ لوں گا۔"
سراج۔ "اچھا بہتر کل ایک بجے۔"
سکول ماسٹر۔ "ایک بجے۔"
سراج۔ "سنٹ اڈنس کے میدان میں۔"
سکول ماسٹر۔ "سنٹ اڈس کے میدان میں سنٹ اول اور لاریو رلٹ کی سڑک کے درمیان۔"
سکول مسٹرس اول۔ "اور میں تم کو پاکٹ بک واپس دونگی۔"
ٹامس۔ "اور میں تم کو پانسو روپیہ دونگا۔ اور دوسرے معاملے کا بھی فیصلہ کردونگا۔ بشرطیکہ تمہاری مرضی ہو۔"
سکول ماسٹر۔ "اچھا اب تم جاؤ۔ تم دائیں جانب جاؤ اور ہم بائیں جانب جاتے ہیں۔ اور یاد رکھو سنو رنہ کرنا ورنہ۔"
یہ کہہ کر سکول ماسٹر اور اس کی عورت روانہ ہوگئے۔ جبکہ ٹامس اور سراج مقابل کی طرف نوٹر ڈیم کی طرف روانہ ہوئے۔"
اس تمام کارروائی کو ایک نامعلوم اور غائب شخص دیکھہ رہا تھا۔ یہہ سلنشر تھا۔ جو کہ میہہ سے بچنے کے لئے ایک نہ خانہ میں گھس گیا ہوا تھا۔ وہ تجویز جو سراج نے راہزن سے رڈلف کے مارے میں کی تھی۔ سلنیشر کے دل میں کھٹکتی تھی۔ اس کو خوف پڑھ گیا کہ اس کے نئے دوست کی جان کسی خطرے میں ہے۔ اور اس کو افسوس آیا کہ وہ اس کی مدد نہیں کر سکتا۔"
شاید سکول ماسٹر اور اول کی دشمنی نے رڈلف کو ساتھ اس کی محبت کو زیادہ کر دیا تھا۔ پس اس نے مصمم ارادہ

کر لیا۔ کہ رڈلف کو اس تمام کاروائی کی اطلاع دے مگر اس کام کو کس طرح پورا کرے؟ اس کو اس پھول پرلفس کر یوالا کا پتا بھول گیا تھا۔ اور یہ بھی ہو سکتا تھا کہ رڈلف پھر کبھی اس شراب خانہ کی طرف نہ آوے پس اب وہ اسے خبر کرے تو کیسے کرے۔!

سلیشر اس بات پر سوچتے ہوئے اعتبار ٹامس اور سراج کے پیچھے چل پڑا تھا۔ اسنے دیکھا۔ کہ وہ بو ٹرڈم کے پاس ایک گاڑی میں جوان کے واسطے انتظار کر رہی تھی داخل ہوئے ہیں۔ گاڑی روانہ ہوئی۔ اور سلیشر بھی پیچھے ہو بیٹھا۔"

ایک بجے یہ گاڑی آنیر رولیئر کے بولیوارڈ کے پاس جا کر ٹھہری۔ اور ٹامس اور اس کی بہن اتر کر ایک تنگ گلی میں جو پاس تھی غائب ہو گئے۔ رات بڑی تاریک تھی اور کچھ نظر نہیں آتا تھا۔ سلیشر نے اس غرض سے کہ وہ دوسرے روز اس جگہ کو شناخت کر سکے اپنی جیب سے ایک بڑا چاقو نکالا۔ اور اس سے ایک درخت پر ایک بڑا گہرا نشان کر دیا۔" پھر وہ اپنے ڈیرے کی طرف جو بہت دور واقع تھا روانہ ہوا۔ آج رات اپنی زندگی میں پہلی دفعہ سلیشر نے گہری اور میٹھی نیند کا مزا چکھا۔ اور اس کو سارجنٹ والی خواب نے ذرا بھی تنگ نہ کیا۔"

آٹھواں باب

سلیشر

ان واقعات کے جو ہم نے ان بابوں میں بیان کئے ہیں۔ دوسرے روز ایک روشن موسم خزان کا سورج صاف آسمان پر اپنی بہار دکھا رہا تھا۔ گذشتہ رات کی طوفان کا کہیں نام ونشان نہ رہا تھا۔ اگرچہ وہ حصہ شہر کا جس میں ہم نے گذشتہ واقعات کا نقشہ کھینچا ہے۔ گھروں کے اونچا ہونے اور تنگ ہونے کے سبب ہمیشہ ہی تاریک ہوتا ہے۔ تاہم جب سورج چمکتا ہو تو اس کی تاریکی اور وحشت انگیزی میں کچھ کمی ہوتی ہے!!

بانو رڈلف کو ان دو شخصوں کے ملنے کا ڈر نہ رہا تھا اور یا انکے ملنے کی اسکے دل میں کچھ پرواہ ہی نہیں رہی تھی۔ وہ دوسرے روز گیارہ بجے دن کے رو ڈی فیبور میں داخل ہوا۔ اور اوگرس کے مکان کی طرف روانہ ہوا۔"

اس نے ابھی تک مزدوروں والی پوشاک پہنی ہوئی تھی۔ لیکن اس پوشاک میں ایک عجیب قسم کا سقراپن بھی تھا۔" اسکا اوپر والا کوٹ گلے کے پاس سے کھلا تھا۔ اور اس کے اندر اس کی اونی واسکٹ نظر آتی تھی۔ جس کو چاندی کے بٹن لگے ہوئے تھے۔ اس کی آسمانی رنگ کی ٹوپی کے نیچے سے ہلکے بھورے رنگ کی بالوں کی گچھے لٹک رہے تھے۔ پہلے روز کی بھاری اور بھدے بوٹوں کے بجائے آج اس نے وارنش کے چمکدار بوٹ پہنے ہوئے تھے۔ جن سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ اس کے پاؤں بہت چھوٹے چھوٹے ہیں۔ اس کی پتلون خوشنما ہری بانات کی تھی۔ الغرض رڈلف کی پوشاک

ایسی تھی۔ کہ اس کے جسم کے ساتھ خوب سجی ہوئی تھی جسمیں کہ نزاکت اور خوبی بھی کمال درجہ پر تھیں۔ اور پھرتی اور طاقت بھی پورا درجہ پر تھیں۔

اوگرس اپنے مکان کے دروازہ پر دھوپ میں بیٹھی ہوئی تھی۔ جبکہ رڈلف نے آکراس کو گڈ مارننگ کیا۔"

اوگرس "۔ آئیے صاحب شاید آپ اپنا باقی ٹکٹ لینے آئے ہیں۔ یہ بات اس نے ادب کے لہجہ میں کہی۔ پھر تھوڑی دیر توقف کرکے بولی۔ آپکے میری طرف بہت سے پیسے ہیں۔ ہاں آپسے ایک بات بھی کہتی ہوں۔ کل رات آپکے بعد ایک شخص آیا جو آپ کی بابت بہت دیر تک پوچھتا رہا۔ اس شخص کا قد لمبا تھا۔ اور اس نے اچھی پوشاک پہنی ہوئی تھی۔" اس کے ہمراہ ایک جوان عورت بھی تھی۔ جس نے مردانہ لباس پہنا ہوا تھا۔ انہوں نے سلیشر کے ساتھ میرا اچھے سے اچھا شراب پیا۔"

رڈلف "۔ اچھا۔ انہوں نے سلیشر کو ساتھ ہم شراب پی خوب۔ تو پھر انہوں نے اس کو کچھ کہا بھی کہ نہ۔"

اوگرس "۔ بس یہی جو کہا ہے کہ انہوں نے شراب پی یہ میری غلطی ہے۔ انہوں نے تو اپنے ہونٹ بھی نہ تر کئے۔ لیکن"

رڈلف میں نے تم سے پوچھا ہے۔ کہ انہوں نے سلیشر سے کیا کہا۔"

اوگرس "۔ اور وہ فلاں وفلاں مضمون پر گفتگو کرنے رہے۔ کبھی رڈآرم کا ذکر چلتا تھا۔ کبھی مینہہ کا۔ اور کبھی صاف موسم کا۔"

رڈلف "۔ کیا وہ رڈآرم کو جانتے ہیں۔"

اوگرس "۔ بالکل نہیں سلیشر ہی نے ان کو بتایا تھا کہ وہ کون ہے۔ اور کہ تم۔"

رڈلف "۔ خیر۔ مجھے اس بات کو جاننے کی ضرورت نہیں۔"

اوگرس "۔ تو پھر تم اپنا کرایہ مانگتے ہو۔"!

رڈلف "۔ ہاں۔ اور میں یہ بھی چاہتا ہوں۔ کہ گوالز کو دیہات میں آنکا دن سیر کرنیکے لئے اپنے ساتھ لیجاؤں۔"

اوگرس "۔ او میری لڑکی یہ تو ناممکن ہے۔"

رڈلف "۔ کیوں!"

اوگرس "۔ کیوں! ممکن ہے کہ وہ پھر کبھی اسطرف کا رخ بھی کرے۔ اس کے بدن پر جو کپڑے ہیں۔ وہ میرے ہیں۔ اور علاوہ ازیں اس نے میرا کھانا اور مکان کے کرایہ کی بابت کوئی سو روپیہ کے قریب دینا ہے۔ اور اگر مجھے یقین نہ ہوتا۔ کہ وہ کچھ دیانت دار ہے۔ تو میں تو اسے اس مکان سے باہر قدم نہ رکھنے دیتی۔ وہ ایسی ہی حضر بنائی۔ کہ اس گلی کے سرے تک میں اس کو جانے کی اجازت دیتی ہوں۔"

رڈلف "۔ لاگوالز نے تمہارے نوے روپئے دینے ہیں۔"

اوگرس "۔ سو نوے روپیہ دس آنہ مگر اس بات کا تم سے کیا تعلق کیا تم اسکی دکھانا اور اس کا قرضہ ادا کردیا چاہتے ہو۔"

رڈلف "۔ ہاں۔ یہ کہہ کر اس نے تیس ۳۰ تیس ۳۰ روپیہ کی پانچ مہریں نکال کر میز پر رکھدیں۔ اور پھر کہا۔ "اب بولو کہ تمہارے کپڑوں کی جو اس نے پہنے ہوئے

ہیں۔ کیا قیمت ہے"۔
اوگرس نے حیران ہو کر مہروں کو دیکھا۔ مگر اس کو یقین
نہ آسکتا تھا۔ کہ یہ مہریں ہیں یا کوئی کھوٹ سکہ ہیں۔ پہر
رڈلف نے اس کو کہا" ہیں-ا- کیا تم کو شک ہے
کہ میں نے تم کو کھوٹی مہریں دی ہیں۔ انہیں گھسوٹی
پر لگاؤ۔ اور اگر یوں نہیں تو ایک کاریگر منگاؤ۔
اور اپنی تسلی کرلو۔ اور میں پہر کہتا ہوں۔ کہ ان کپڑوں
کی قیمت بتاؤ۔ جو اس غریب لڑکی نے پہنے ہوئے
ہیں۔
اوگرس۔ کو سمجھ نہ آتی تھی کہ کیا کرے اور کیا کہے کبھی
تو اس کو خیال آتا تھا۔ کہ اتنی رقم اڑالے۔ کبھی اس کو
شک پڑ جاتا تھا۔ کہ شاید یہ مہریں کھری نہ ہوں۔ اور
دھوکا نہ کھا جاؤں۔ کبھی یہ گذرتی تھی۔ کہ اگر یہ کھری
ہوں۔ تو بڑا نفع ہے۔ آخر کچھ دیر خاموش رہ کر
بولی" خیر۔ جو چاہو دیدو۔ اصل قیمت تو انکی سو روپیہ
ہے"۔
رڈلف" ہیں! ان چھیتڑوں کی قیمت سو روپیہ!
ہوش کرو۔ اچھا چلو جو کچھ تم نے میرا دینا ہے۔ وہ
رکھو۔ اور تیس ۳۰ روپیہ اور لو۔ اس سے زیادہ میں
کوڑی نہ دونگا"۔
اوگرس" اچھا۔ پہر تمہاری مرضی۔ اتنے پہ میں راضی
نہیں۔ مرا حق ہے کہ اپنی اسباب کی جتنی قیمت چاہے
لوں۔ گوآلز کو رہنے دو۔ اور روپیہ اپنے پاس رکھو"۔
رڈلف" شیطان تمہارے بال نوچے۔ یہ لو اپنا تو۔ اور
جاؤ۔ لا گوآلز کو لاؤ"۔
اوگرس نے روپئے لیکر جیب میں ڈال لئے۔ مگر خیال
اس کا یہی رہا۔ کہ یا تو رڈلف نے کوئی ڈاکہ مارا ہے۔ اور
یا اس کو مفت کا مال کہیں ورثہ میں ملا ہے۔ پہر تہوڑی
دیر کے بعد ایک بری مکروہ آواز میں بولی" اجی آپ
خود اوپر کیوں نہیں چڑھ جاتے؟
گوآلز اوپر بیٹھی ہوئی ہے۔ اور ہم کو دیکھ کر بڑی خوش
ہوگی۔ مادر یونس کی بات سچ جانو کہ وہ تم پہ پہلے ہی
سے فریفتہ ہے"۔
رڈلف" نہ۔ نہ تم جاؤ۔ اور اسے لے آؤ۔ مگر دیکھو صرف
اتنا کہنا۔ کہ میں اس کو دیہات میں لیجانا چاہتا ہوں
یہ ہرگز نہ بتانا۔ کہ میں نے اس کا قرضہ ادا کر دیا ہے۔
اوگرس" یہ کیوں؟"
رڈلف" تمہیں اس بات سے کیا"۔
اوگرس" مجھ کیا۔ ابس تو یہی چاہتی ہوں۔ کہ وہ
اب بھی اپنے آپکو میری مقروض خیال کرے۔ اچھا
لو جاتی ہوں"۔
یہ کہکر وہ اوپر گئی۔ چند منٹ کے بعد وہ پہر واپس آئی
اور بولی" اجی گوآلز تو میری بات کا یقین ہی نہیں
کرتی تھی۔ اور جب میں نے تمہارا نام لیا تو وہ مارے خوشی
کے ایسی سرخ ہوگئی جیسے پوست کا پہول"۔ لیکن
جب میں نے اس کو یہ کہا۔ کہ میں تم کو آج دیہات
کو جانیکی اجازت دیتی ہوں۔ تو وہ ایسی ہوگئی جیسے
کوئی دیوانہ ہو جاتا ہے۔ اور یہہ پہلی دفعہ تھی

گلے لپٹی "۔

روڈلف "۔ ٹہیک۔ وہ تمہارے گلے اس خوشی میں لپٹی کہ وہ اب تم سے رخصت ہونیکو ہے "۔ اس وقت فلبوڈی بیری بہی آگئی۔ اسکی پوشاک وہی تہی۔ جو پہلے روز تہی۔ جب اس نے روڈلف کو دیکہا۔ تو وہ کچہہ شرما گئی۔ اور گہبرا کر اس نے اپنی نظر نیچے کر لی۔

روڈلف "۔ میری لڑکی۔ کیا تم یہہ دن میرے ہمراہ دیہات میں بسر کرنا چاہتی ہو "۔

گوالز "۔ ایم روڈلف مجھکو یہ بات بڑی خوشی سے منظور ہے۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ مادر یونس اجارت دے "۔

اوگرس "۔ میری چہوٹی بلی میری طرف سے تمہیں اجازت ہے۔ کیونکہ تم نے بڑی دیانت داری دکھائی ہے لیکن جانے سے پہلے ادہر آؤ! اور مجھے ایک بوسہ دو "۔ یہ کہکر اس بوڑہی ڈاین نے اپنا مونہہ لاگوالز کی طرف بڑہایا۔ لاگوالز اپنی تنفر اور حقارت پر غالب آکر اس مکروہ چہرہ کو چومنے ہی کو تہی۔ کہ روڈلف نے اوگرس کو دھکیل کر پرے پہینکا۔ اور گوالز کا بازو پکڑ کر مادر یونس کی گالیوں کے درمیان شراب خانہ سے باہر نکل آیا "۔

لاگوالز "۔ ایم روڈلف ہوشیار رہنا۔ اوگرس بری کینہ ور ہے۔ ایسا ہو کہ پیچھے سے کچہہ دے مارے "۔

روڈلف "۔ خیر اس بات کی پرواہ نہ کرو۔ اوہو۔ تم کچہہ بیمار معلوم ہوتی ہو۔ نہیں کچہہ ہوا ہے! کیا تمہیں اس بات کا افسوس ہے کہ تم میرے ساتہہ کیوں چلی آئی ہو۔

روڈلف "۔ [میں نہیں کیا دیکھ] نہیں۔ یہ بات اسکی بالکل برعکس ہے۔ لیکن تم میرا ہاتہہ پکڑے ہو "۔

روڈلف "۔ اچہا تو پہر کیا "۔ تم ایک کسب وار آدمی ہو۔ ایسا ہو کہ کوئی شخص تمہارے آقا کو بتا وے۔ کہ تم میرے ساتہہ جا رہی ہو۔ آقا لوگ عموماً نہیں پسند کرتے کہ ان کے مزدور لڑکیوں کے ساتہہ پہرتے دیکھے جاویں "۔

یہ کہکر اس نے آہستہ سے اپنا بازو چہڑایا۔ اور بولی۔ اکیلے ہی چلو میں شہر کی حد تک تمہارے پیچھے آتی ہوں جب دیہات میں پہونچ جائینگے۔ تو میں تم سے آملوں گی "۔ روڈلف کے دل پر اس احتیاط ظاہر کرنے سے بڑا اثر ہوا۔ اور اس نے پہر گوالز کا بازو پکڑ کر کہا "۔ نہیں کچہہ فکر نہ کرو۔ میرا آقا اس محلہ میں نہیں رہتا۔ اور علاوہ ازیں کائی آکس فلبورین گاڑی انتظار کر رہی ہے "۔

لاگوالز "۔ بہت بہتر۔ مینے تو یہ احتیاط صرف اس لئے سوچی تہی۔ کہ ایسا ہو تمہیں کچہہ نقصان پہونچے "۔

روڈلف "۔ میں تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ پہلا صاف صاف بتاؤ۔ کہ دیہات میں کونسی جگہ ہے۔ جو تم کو سب سے بڑہکر اچہی لگتی ہے "۔

لاگوالز۔ مجھکو سب مقام دیہات میں یکساں اچھے لگتے ہیں۔ آہا۔ موسم کیسا صاف ہے۔ اور ہوا کیسی پاک ہے! آپ کو شاید معلوم نہیں کہ یہ چہہ ہفتہ میں پہول منڈی سے کبہی آگے نہیں بڑہی۔ اب اوگرس کو میرا بڑا ہی اعتبار ہو گیا ہے۔ کہ اس نے مجھے شہر سے باہر جانیکی

احازت دے دی ہے"۔

راڈلف "اچھا تو پھول منڈی میں تم پھول خریدنے کے لئے جاتی تھیں"۔

لاگوالنر "وہ کیسے - پھول خریدنے کے لئے میرے پاس پیسے کہاں - میں صرف اس لئے جاتی تھی - کہ انہیں دیکھوں اور ان کی خوشبو سے اپنے دماغ کو تر کروں اور ہو - اوگرس جب کبھی مجھے اس مارکیٹ میں آدھ گھنٹہ گذرنے کی اجازت دیتی تھی - تو اس وقت مجھے اپنے سب رنج و غم فراموش ہو جاتے تھے"۔

راڈلف "- اور جب تم پھر اوگرس کے پاس ان میلی اور گندی گلیوں میں واپس آتی تھیں"۔

گو ... ہو زیادہ اوداس
ہو ... پڑتی تھی - مگر میں
ظاہر نہیں کرتی تھی ... ما ہوکہیں مار بیٹھے - جب
میں منڈی میں ہو ... ی - تو مجھے اپنی عمر کی لڑکیاں
نعلوں میں گلدستے دبائے ہوئے گذرتی ... دیکھکر
حسد آجاتا تھا"۔

راڈلف "میرا خیال ہے - کہ اگر تمہارے پاس چند پھول بھی ہوتے - تو تم ان کو غنیمت خیال کرتی"۔

لاگوالنر "ٹھیک ٹھیک ہے - یہ سمجھ لو کہ اوگرس نے ایک دفعہ میرے سالگرہ کے دن میرے مذاق کا خیال کر کے مجھے ایک چھوٹا سا گملے کا پھول دیا - میں بیان نہیں کر سکتا کہ اس نے مجھے کیسا خوش کیا - میں اس کی طرف دیکھنے سے کبھی سیر نہیں ہوتی تھی - میں اکثر اس کی پتیوں کو گنتی رہتی

تھی - مگر افسوس کہ شہر کی ہوا اچھی نہیں - آٹھ ہی دن کے بعد یہ مرجھانا شروع ہو گیا - پھر - مگر - مسٹر روڈلف تم تو مجھ پر ہنسنے لگے ہو"۔

راڈلف "- نہیں - نہیں - بات کرتی جاؤ"۔

لاگوالنر "پھر میں نے اوگرس کو کہا - کہ مجھے اجازت دو - کہ میں اپنے پھول کو اپنے ساتھ باہر لیجاؤں - اور اسی ایسی سیر کراؤں - جیسے کوئی بچوں کو سیر کراتا ہے - میں اس کو پھول منڈی میں اس خیال سے لیگئی کہ دوسرے پھولوں کی ہوا لگنے سے شاید اسے کچھ تازگی آوے - میں نے اس پر ایک چشمے کا تازہ پانی چھڑکا - اور پھر اسے خشک کرنے کیلئے پورا پاؤ گھنٹہ اسے دھوپ میں رکھا - پیارا چھوٹا پھول! اس نے شہر میں میری مانند کبھی دھوپ نہیں دیکھی تھی - کیونکہ ہماری گلی میں مکانوں کے چھتوں سے دھوپ کبھی نیچے نہیں اترتی - آخر میں پھر گھر گئی - یقین جانو کہ میرے سیر کرانے سے میرے پھول کو بڑا فائدہ ہوا - اور اس کی زندگی اصلی زندگی سے دس روز زیادہ ہو گئی"۔

راڈلف "- میں یقین کرتا ہوں - لیکن جب یہ پھول مر گیا ہو گا - تو تم کو اس سے بڑا رنج ہوا ہو گا"۔

لاگوالنر "- میں اسیر روئی - کیونکہ میرا ان میں بڑا نقصان تھا - آپ جانتے کہ آدمی پھولوں کو پیار کر سکتا ہے اگرچہ اس کے پاس کچھ بھی نہ ہو - میں اپنے پھول کی بڑی شکر گذار تھی - کہ وہ میری خاطر ایسا شگفتہ ہوا اگرچہ - اگرچہ - اگرچہ میں"! . .

لاگوالنر نے اپنے سر کو جہکا لیا۔ اور شرم سے اس کا رنگ سرخ ہو گیا"

رڈلف "کمبخت۔ بدنصیب لڑکی۔ اپنی سری حالت کا خیال کر کے تم اکثر چاہتی ہو گی۔ کہ" . .

لاگوالنز "(کہ اس کا خاتمہ کر دوں) کہنے لگے ہو۔ ہاں شک میں چاہتی تہی۔ میں کئی بار دریائے سین کی کنارے پر گئی۔ پہر میں کبہی دریا کیطرف دیکہتی اور کبہی سورج کیطرف اور کبہی پہولوں کی طرف اور دل میں کہتی یہ دریا تو ہمیشہ رہیگا۔ میں ابہی ساڑہے سولہ برس کی ہوں اور کون جانتا ہے کہ شاید" . .

رڈلف۔ جب کبہی تم کہتی تہی۔ کون جانتا ہے۔ تو اسوقت تمہارے دل میں امید آجاتی ہو گی"

لاگوالنز "ہاں"

رڈلف "اچہا بتاؤ کیا امید ہوتی تہی"

لاگوالنز۔ یہ امید کرتی تہی۔ کہ مجہے کوئی شریف انسان ملجاوے۔ جو مجہے کچہہ کام حاصل کر دے۔ تاکہ میں اگرس کو چہوڑ سکوں۔ بس یہی امید تہی جو میری تسلی کا موجب تہی۔ پہر میں اپنے آپ کو کہتی تہی "میں ہوں تو مصیبت زدہ مگر میں نے کسی کو نقصان نہیں پہنچایا اگر مجہے کوئی ایسا شخص ملجاوے۔ جو مجہے صلاح و مشورہ دے تو شاید میری اس جگہ سے رہائی ہو جاوے۔ اس خیال سے میرا رنج جلا جاتا تہا۔ جو پہول کے مرجانے سے بہت زیادہ ہو گیا تہا"

رڈلف "ہمیشہ اس رنج میں" . .

لاگوالنز "ہاں۔ لیکن دیکہو میں دکہاتی ہوں" یہ کہکر اس نے اپنی جیب سے کچہہ پتیاں نکالیں۔ جو بڑی احتیاط سے ایک ریشمی دہاگے میں بندہی ہوئی تہیں"

رڈلف۔ تم نے اسے خوب نگاہ رکہا ہے"

لاگوالنز "کیوں نہ رکہتی۔ دنیا میں یہی تو میری ملکیت تہی"

رڈلف "ہیں تمہارے پاس تمہارا اپنا کچہہ بہی نہیں"

لاگوالنز "کچہہ نہیں"

رڈلف۔ یہ موتیوں کی مالا کسکی ہے"

لاگوالنز "اوگرس کی"

رڈلف "نہ تمہارا کوئی رومال [illegible] بڑا [illegible]

لاگوالنز۔ کچہہ بہی نہیں یہی پہول کی پتیاں میرا خزانہ ہیں۔ یہی تو وجہہ ہے۔ کہ میں ان کی قدر کرتی ہوں"

اتنے میں رڈلف اور لاگوالنز کائی آکس بن جا پہونچے جہاں ایک گاڑی کہڑی تہی۔ رڈلف نے پہلے لاگوالنز کو سوار کیا۔ پہر خود چڑہ کر گاڑیبان سے بولا۔ سینٹ ڈنس کو چلو۔ پہر بتاؤنگا کہ وہاں سے کس طرف جانا ہے"

گاڑی روانہ ہوئی۔ سورج تیز چمک رہا تہا۔ آسمان صاف تہا۔ اور ٹہنڈی اور صاف ہوا گاڑی کی طاقچوں سے فرفر گزر رہی تہی۔

لاگوالنز۔ (اُچہلکر) ہائیں۔ یہ مقام کیسا ہے۔

رڈلف "- تمہارے لئے ہے - میں اسکو اسواسطے
لایا تھا کہ خیال تھا - کہ شاید تم کو سردی لگے" لاگوالز
ایسی مہربانیوں کے دیکھنے کی عادی نہ تہی - پس اس نے
حیرانی سے ایم رڈلف کے چہرہ پر دیکھا - اور کہا "ایم رڈلف
آپ کیسے مہربان ہیں - مجھے شرم آتی ہے کہ . . . -
رڈلف "- کہ میں مہربان کیوں ہوں "
لاگوالز " نہ اسلئے نہیں - بلکہ اسلئے کہ تم کل کی
مانند باتیں نہیں کرتے اور ایسا معلوم ہوتا ہے - کہ گویا
کل تم یہ نہ تھے جو آج ہو "
رڈلف "- فلیور ڈی میری سچ بتاؤ - آیا تم یہ پسند
کرتی ہو کہ میں کل والا رڈلف بن جاؤں - یا آج والا
رڈلف رہوں "
لاگوالز "- میں آپ کو اس ہیئت میں بہت زیادہ
پسند کرتی ہوں - اور کل تو آپ میرے برابر ہی تھے "
پھر ڈرکر اسنے کہ کہیں اس بات کے سننے سے رڈلف
کی ہتک نہ ہوئی ہو - وہ بولی " نہیں یہ نہیں ہوسکتا ہے -
میری اور آپکی برابری کیا "
رڈلف "- فلیور ڈی میری - ایک بات سے مجھے حیرانی ہے "
لاگوالز "- کس بات سے "
رڈلف "- تمہیں یاد ہوگا کہ کل سکیپ اول نے کہا تھا
کہ اسے وہ شخص معلوم ہیں - کہ جنہوں نے تمہاری چھٹپن میں
پرورش کی تھی "
لاگوالز "- ہو میں نے اسبات کو فراموش کردیا ہے - میں
کل اسبات کا خیال کرکے سخت روئی - مگر مجھے یقین ہے

کہ یہ بات صحیح نہیں - اس کانی نے یہ بات دل سے تراشی
ہے - کہ میرا دل دکھاوے "
رڈلف "- لیکن شاید اس نے سچ ہی کہا ہو - اور اگر ایسا
ہو تو کیا تم پھر اپنے والدین کو ملنے سے خوش
ہوگی "
لاگوالز "- ایم رڈلف میری والدین کو مجھ سے کبھی محبت
نہیں ہوسکتی یا انہیں میری پرواہ ہی کیا ہے - وہ تو
میرا مونہہ دیکھنا بھی نہیں چاہینگے " اور اگر
چاہیں بھی تو میں انکے لئے کیسی شرم کا موجب ہونگی - اور
یہ بات ان کو ہلاک کردیگی "
رڈلف "- او فلیور ڈی میری اگر تمہاری والدین کے
دل میں تمہاری ذرا بھی محبت ہوگی - تو وہ تمپر رحم کرینگے
تمہیں معاف کردینگے - اور تم کو اور بھی زیادہ محبت
کرینگے " اور اگر انکے دل میں تمہاری محبت نہوگی -
تو تمہاری اس حالت کو دیکھکر جسمیں ان کی بے رحمی نے
تم کو ڈالا ہے - وہ شرم کے مارے مرینگے - اور یہ تمہاری
طرف سے گویا ایک قسم کا انتقام ہوجاویگا "
لاگوالز - انتقام سے کیا حاصل "
رڈلف "- ٹھیک - چلو اسبات کا ذکر ہی جانے دو "
اسوقت گاڑی سنٹ ڈن کے پاس پہونچی - یہاں
سے ایک سڑک سنٹ ڈنس کو جاتی ہے - اور ایک
اوربو ولٹ کو " اگرچہ اسجگہ کا نظارہ ایسا پررونق نہ
تھا - اور سکیپ اول کی باتوں سے لاگوالز کے دل پر بہت
برا اثر ہوا تھا - پھر بھی ہوا کھلی تھی - اور دھوپ چمک رہی تھی

اور لاگوالز ایسی خوشی تھی کہ خوشی سے اسکا چہرہ کھلا جاتا تھا اس نے طاقی سے سر نکالا اور تالی بجا کر بولی۔ اے ایم رڈلف میں کیسی خوش ہوں۔ یہ گھاس! یہ میدان! آپ اجازت دیں تو باہر نکلوں۔ میرا جی چاہتا ہے کہ ان میدانوں میں دوڑوں"

رڈلف" اچھا تو چلو پھر دوڑیں"۔ گاڑی والے گاڑی ٹھیراؤ"

لاگوالز" ہیں۔ تم بھی! ایم رڈلف تم بھی دوڑو گے؟"

رڈلف" ہاں میں بھی ذرا باہر نکلوں نہ"

لاگوالز" اے ایم رڈلف کیسی راحت ہے۔ کیسی خوشی ہے"

یہ کہکر وہ دونو باہر نکلے۔ اور ایک دوسرے کے بازو ان میں بازو ڈالکر نئی کاٹی ہوئی چراگاہ میں اتنے دوڑے کہ بالکل بیدم ہوگئے۔ فلیور ڈی میری کی طفلانہ خوشی اور مسرت کے نعرونکا بیان کرنا زبان کی طاقت سے باہر ہے۔ غریب لڑکی اتنی دیر قیدخانہ میں جانور کی طرح پڑی رہی تھی۔ اب جو اس نے میدان کی صاف ہوا میں دم لیا۔ تو اسے کمال خوشی ہوئی وہ کبھی دوڑتی تھی اور پھر تھک کر رہ جاتی تھی۔ پھر تازہ اور نو گسنی خوشی سے دوڑتی تھی۔ اور پھر ٹھیر جاتی تھی۔ پھولوں نے جو ہر طرف اپنی بہار دکھائی ہوئی تھی۔ اور اس کی خوشی اور بھی دو بالا ہوتی جاتی تھی۔ اور اس نے بہت سے بڑے بڑے پھول چنکر اپنا دامن بھر لیا۔

اس طرح بہت دیر دوڑنے کودنے سے جب وہ تھک گئی ... [illegible] ... درخت کے تنے پر

جو ایک گہری کھائی کے کنارے پر پڑا تھا۔ بیٹھ گئی۔ اس کے چہرہ کا رنگ جو زردی کیطرف زیادہ مائل تھا۔ بڑا روشن اور چمکیلا ہوگیا۔ اس کی سیاہ آنکھونکی چمک زیادہ ہوگئی۔ اس کے ہونٹوں میں سرخی بڑھ گئی۔ اور چونکہ دم چڑھنے کے سبب اس کے ہونٹ کچھ کھلے تھے۔ اس لئے اس کے موتیوں جیسے دانت بھی بیچ سے نظر آتے تھے۔ اسکا دل دھڑک رہا تھا۔ اور اس نے اپنا ایک ہاتھ اپنے سینے پر رکھا تھا۔ کہ [illegible] دھڑک کو روکے۔ اور دوسرے ہاتھ سے اس نے رڈلف کو [illegible] لیا تھا۔ جونہی کہ اسکو اتنا دم آیا کہ وہ بول سکے۔ اس نے رڈلف کو نہایت بڑی خوشی اور سچی اور خالص ہمدردی کے لہجہ میں کہا" خدا کیسا مہربان ہے کہ اس نے ہم کو ایسا اچھا دن دکھایا ہے"

اب جو رڈلف نے اس بے خان و مان مہجور متروک و بدقسمت لڑکی کے مونہہ سے صرف سورج کی روشنی بھی دیکھنے کیلئے یہ شکرگذاری کے کلمات سُنے۔ تو اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ اور وہ کئی قسم کے خیالات میں مستغرق ہوگیا۔ مگر اس استغراق سے وہ کسی ناگہانی واقعہ کے سبب بیدار ہوگیا"

باب نواں

گھات

ہم کہہ چکے ہیں مگر لاگوالز ایک گہری ہوئے درخت کے تنے پر

بیٹھی ہوئی تھی۔ جو ایک کھائی کے کنارے پہ تھا۔ اچانک ایک آدمی اس کھائی سے کود پڑا۔ اور اس کو دُور سے کرگٹ کی حس کے نیچے چھپا ہوا تھا۔ اپنے بدن سے جھاڑ کر قہقہہ مار کر ہنسنے لگ گیا۔ گوالز کے منہ سے ڈر کے مارے چیخ نکل گئی۔ اور اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ تو کیا دیکھتی ہے کہ یہ سلیشر ہے۔

سلیشر کو جو دیکھا۔ کہ لاگوالز ڈر گئی اور پناہ لینے کے لئے اپنے ساتھی کی طرف دوڑی۔ تو اس نے آہستہ سے کہا میری لڑکی مت ڈر۔ او ماسٹر ڈلف بڑی مزیدار ملاقات ہے۔ ہا ہا ہا۔ نہ مجھے اس کی امید تھی۔ نہ تم کو۔"

پھر تھوڑی دیر کے بعد وہ سنجیدگی سے بولا۔ ماسٹر سنو۔ لوگ جو چاہیں کہیں۔ مگر دل ربل رہیبت والی بات ہے۔ بعض اوقات اس میں خود بخود ایک آواز اٹھتی ہے جو کہتی ہے "جا جہاں میں تجھ کو بھیجتی ہوں۔" دیکھو تم دونو اس جگہ کیسے آگئی ہو۔ اور میں کیسے اسی وقت آگیا ہوں جس وقت کہ تم پہونچے ہو۔"

رڈلف "(حیرانی سے) تم یہاں کیسے آئے ہو"

سلیشر "میں یہاں ایک ایسی بات کیلئے آیا ہوا ہوں جس کا تم سے تعلق ہے۔ مگر کیا مزے کی بات ہے۔ کہ تم بھی ٹھیک اسی وقت یہاں پہونچ گئے ہو۔"

رڈلف "مگر میں پوچھتا ہوں۔ کہ تم یہاں کیا کر رہے ہو"

سلیشر "صبر کرو۔ بتاتا ہوں۔ پہلے مجھے اپنی گاڑی پر چڑھ جاؤ۔ تاکہ میں اس میدان میں ایک نظر مار لوں"

یہ کہکر وہ گاڑی کی طرف گیا۔ جو کچھ فاصلہ پر کھڑی تھی اور اس پر چڑھ کر اس نے ہر چہار طرف ایک نگاہ ڈالی۔ پھر اتر کر رڈلف سے آ ملا۔"

رڈلف "ارے بتاؤ بھی۔ تمہاری ان حرکات کے کیا معنی ہیں"

سلیشر "صبر کرو ماسٹر صبر کرو۔ اچھا پہلے یہ بتاؤ کہ وقت کیا ہے"

رڈلف۔ (گھڑی نکال کر) "ساڑھے بارہ بجے ہیں"

سلیشر "خیر۔ کافی وقت ہے۔ سکیلیچ اول آدھ گھنٹہ تک نہیں آسکتی"

رڈلف اور گوالز دونو۔ "سکیلیچ اول!

سلیشر "ہاں سکیلیچ اول۔ سنو ماسٹر کل جب تم شراب خانہ سے نکلے تو"

رڈلف۔ ایک لمبا آدمی اور ایک عورت مردانہ لباس پہنے مجھے دکھنی ہوئی آئی۔ پھر"

سلیشر "انہوں نے مجھے شراب پلایا۔ اور پھر تمہاری بابت مجھ سے پوچھنا شروع کیا۔ مگر میرے پاس سوا اس کے اور کچھ بتانا نہیں تھا۔ کہ تم نے میری بری گت بنائی تھی۔ پس میں نے ان کو صرف اتنا بتا دیا۔ کہ میں نے تم سے ایک سبق سیکھنا ہے۔ لیکن آگو۔ اجی اگر مجھے معلوم بھی ہوتا۔ پھر بھی میں آپ کا پتا نہ بتاتا۔ کیوں خواہ کچھ بھی ہو۔ پھر بھی ہم دوست ہیں۔ ایم رڈلف اگرچہ میں سبب نہیں جانتا۔ لیکن مجھے تم سے ایک ایسی الفت ہوگئی ہے۔ جیسکہ "بل ڈاگ کو اپنے ماسٹر سے ہوتی ہے۔ کہو کہ تم نے

مجھے کہا تھا۔ کہ مجھہ میں دلی و دیانت ہے"

ماڈلف " میری لڑکی میں تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مگر آگے بیان کرو"

سلیشیا " اس لمبے آدمی اور مردانہ لباس پہنے ہوئی عورت نے جب دیکھا۔ کہ مجھہ سے ان کو کچھہ پتا نہیں ملتا۔ تو وہ شراب خانہ سے چلے گئے۔ ایسا ہی میں بھی چلا گیا۔ وہ تو پلیس جسٹس کیطرف روانہ ہوئے۔ اور میں نوٹرڈیم کی طرف چلا۔ جب میں گلی کے سر پر پہونچا۔ تو سخت مینہہ برسنے لگ گیا۔ پاس ایک پرانا گرا ہوا مکان تھا۔ میں نے اپنے دل میں کہا۔ کہ اگر یہی حال رہا۔ تو میرا اپنا مکان اور یہ مکان یکساں ہیں۔ یہیں سو رہونگا۔ پس میں ایک تہ خانہ میں گھس کر اور کچھہ ٹوٹا ہوا چھت بھی تھا۔ گھس گیا۔ بستر کے بجائے تو مجھے ایک پرانا تھیلا ملگیا۔ اور سرہانے کی بجائے ایک دو اینٹیں ہاتھہ آگئیں۔ تھوڑی دیر میں اس نرم بستر پر مجھے ایسی نیند پڑگئی۔ جیسے بادشاہ کو اپنی پہولوں کی سیج پر "

ماڈلف " پھر کیا "

سلیشیا " مگر مجھے سوئے کچھہ بہت دیر ہوئی تھی۔ کہ بادل کے شور نے مجھے بیدار کر دیا۔ میں اٹھہ بیٹھا اور غور سے کان لگائے۔ یہ سنا کہ سکول ماسٹر کسی شخص کساتھ دوستانہ گفتگو میں مشغول ہے۔ جب اس دوسرے آدمی کی آواز میرے کان میں آئی۔ تو میں نے معلوم کیا۔ کہ وہ وہی لمبا آدمی ہے۔ جو شراب خانہ میں تمہاری تلاش میں تھا۔

ماڈلف " (حیرانی سے) وہ شخص سکیریچ اول اور سکول ماسٹر کے ساتھہ گفتگو کر رہا تھا "؟

سلیشیا " ہاں۔ سکیریچ اول اور سکول ماسٹر کساتھہ انہوں نے وعدہ کیا تھا۔ کہ پھر کل ملینگے "

ماڈلف۔ کس وقت۔

سلیشیا " ایک بجے "

ماڈلف " اسی وقت ہے اچھا کس جگہ "

سلیشیا " اس جگہ جہاں سینٹ ڈنس اور لار پورلٹ کو سڑکیں جاتی ہیں "

ماڈلف " یہیں ہوا "

سلیشیا " ہاں یہیں۔ ماسٹر رڈلف عین اسی جگہ "

فلیورڈی میری " سکول ماسٹر !۔ ایم رڈلف برائے خدا ہوشیار رہنا "

" لیشیا " او میری لڑکی تسلی رکھو۔ سکول ماسٹر نہیں آئیگا۔ تنہا سکیریچ اول آئیگی "

ماڈلف " اچھا تو وہ آدمی جس کو تم نے بھیس بدلے ہوئی عورت کو ساتھہ شراب خانہ میں دیکھا۔ ان بدمعاشوں سے کیسے گفتگو کر رہا تھا "

سلیشیا " اس بات کی مجھے کچھہ پختہ خبر نہیں۔ کیونکہ انکی گفتگو قریباً ختم ہو چکی تھی جب میں بیدار ہوا۔ اس وقت میں نے صرف اتنا سنا کہ وہ آدمی کہہ رہا تھا۔ کہ سکیریچ اول پاکٹ بک لاوے۔ اور میں اپنے ساتھہ پانچسو روپیہ لاؤنگا۔ میرا قیاس ہے۔ کہ سکول ماسٹر نے ان کو لوٹا ہوگا۔ اور پھر کسی اتفاق سے دوست بن گئے ہونگے "

رڈلف "بڑی عجب بات ہے "

لاگوالر "خدایا - ایم رڈلف - مجھے تو آپ کا خیال کرکے لرزہ آجاتا ہے - ہا "

سلبشر "او میری لڑکی ماسٹر رڈلف کچھ چور نہیں ہے مگر ممکن تھا کہ کچھ تھوڑا خطرہ ہوتا - اس لئے میں آگیا "

رڈلف "چلو پھر آگے کہا "

سلبشر "لمبے قد والے مرد اور اس کے ساتھ والی عورت نے سکول ماسٹر سے دو ہزار روپیہ کا اقرار کیا - اور پھر آپ کا کچھ ذکر کیا - اول نے اب اس جگہ آنا ہے - تاکہ وہ پاکٹ بک واپس کرے - اور یہ بھی فیصلہ کر لی کہ دو ہزار کے بدلے انھوں نے آپ سے کیا کرنا ہے - اس بات کو سنکر خلیو رڈی میری کانپ اٹھی - مگر رڈلف صرف حقارت سے مسکرایا "

سلبشر "ماسٹر رڈلف - دو ہزار روپیہ تمہیں نقصان دینے کیلئے ! - مجھے کچھ یاد آگیا ہے - مگر میں مقابلہ نہیں کرتا - جب میں سنتا ہوں - کہ کوئی کتا گم ہو گیا ہے - اور اس کا مالک اس کے پکڑ لانیوالے کو ایکسو روپیہ دینے کا وعدہ کرتا ہے - تو میں اپنے آپ کو کہتا ہوں - سلبشر اگر تم گم ہو جاؤ - تو تمہیں واپس لانیکے لئے کوئی دس کوڑی بھی نہ دے - دو ہزار روپیہ آپ کو نقصان پہونچانے کے لئے ! پھر آپ ہیں کون بڑے "

رڈلف "رفتہ رفتہ تمہیں معلوم ہو جائیگا "

سلبشر "خیر - جب میں نے انکی یہ تجویز سنی - تو میں نے اپنے دل میں کہا - مجھے ان دو شخصوں کا پتا معلوم کرنا چاہئے - جو ماسٹر رڈلف کے بارہ میں سکول ماسٹر سے تجویز کرتے ہیں - شاید اس سے کچھ فائدہ ہو - جب وہ چلے گئے - تو میں اپنی کمینگاہ سے نکلا - اور چوہے کی مانند ان کے پیچھے ہو لیا - لمبا آدمی اور عورت نوٹرڈیم کے سامنے ایک گاڑی میں سوار ہو گئے - میں بھی گاڑی کے پیچھے ہو بیٹھا - اور ہم جلدی آبزرولیٹر کے بولیوارڈ میں پہونچے - تاریکی اس قدر تھی - کہ کچھ بھی نظر نہیں آتا تھا - میں نے ایک درخت میں شگاف کر دیا - تاکہ دوسرے روز اس مکان کو شناخت کر سکوں "

رڈلف "خوب کیا "

سلبشر - آج صبح میں پھر وہاں گیا - درخت سے کوئی دس قدم کے فاصلہ پر میں نے ایک دروازہ دیکھا - جو کہ ایک پھاٹک سے بند تھا - اس دروازہ کے کیچڑ میں میں نے چھوٹے اور بڑے قدموں کے نشان دیکھے - پھاٹک کے اندر کی سڑک کا اختتام پر ایک اور چھوٹا دروازہ تھا جہاں یہ پاؤں کے نشان بھی ختم ہو گئے - پس میں نے قیاس کیا - کہ اس لمبے آدمی اور اس عورت کا گھونسلا وہیں ہوگا "

رڈلف "میری لڑکا میں تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں تمہیں پتا ہی نہیں مگر تم نے میرا بڑا کام کر دیا ہے "

سلبشر "بس جی ماسٹر - مجھے معلوم تھا - کہ میں آپکا کام کر رہا ہوں - تب ہی تو میں نے کیا - ورنہ مجھے ضرورت ہی کیا تھی "

رڈلف "میرے دوست میں اس کو خوب جانتا ہوں

اور میں چاہتا تھا۔ کہ میں تمہاری حسن ہدایات کا نہ
صرف شکریہ سے اجر دوں۔ بلکہ اور طرح سے۔ مگر میں
ایک غریب قلاش آدمی ہوں۔ تم تعجب کرو گے۔ کہ اگر
میں غریب آدمی ہوں۔ تو مجھے نقصان پہنچانے کے لئے
دو ہزار روپیہ کا وعدہ کیا معنے رکھتا ہے۔ سو اس کا سبب
بھی میں تمہیں بتاؤں گا۔"

سلیشر۔ "خواہ بتاؤ خواہ نہ بتاؤ۔ میں تمہاری بات کا
یقین کرتا ہوں۔"

سراڈلف۔ "سنو۔ پنکھے بنانیکے فن میں مجھے ایک ایسا
تھیار ہے۔ کہ کسی دوسرے کو نہیں آتا۔ میں پنکھوں
کے اوپر کل کے ذریعہ سے ہاتھی دانت کا کام کر سکتا ہوں
یہ کام اور کسی کو نہیں آتا۔ اور نہ ویسی کل کسی کے پاس
ہے۔ یہ لوگ مجھ سے صرف وہ کل حاصل کیا چاہتے
ہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ وہ میری اس قدر جستجو
کرتے ہیں۔ کیونکہ اگر ان کو یہ بھید معلوم ہو جاوے
تو ان کو اس ذریعہ سے بڑا روپیہ پیدا کرنیکی توقع
ہے۔"

سلیشر۔ "لمبا آدمی اور بھیس بدلی ہوئی عورت پنکھے
سراڈلف پنکھے بنانے والا ہے۔ جن کا میں کام کرتا
رہا ہوں۔ اور جن کو میں نے اپنا بھید بتانے سے
انکار کر دیا ہے۔"

سلیشر کی سمجھ بعض باتوں میں بڑی تیز تھی۔ اس
لئے اس کو یہ بیان بالکل شافی و کافی معلوم ہوا۔ اور
اس نے جواب دیا۔ "خیر اب مجھے خوب پتا لگ گیا ہے

واہ بیہودہ آدمی۔ اپنا کام اپنے ہاتھوں سے نہیں کر سکتے
مگر مجھے اپنی کہانی ختم کر لینے دو۔ میں آپ کو بتاتا ہوا
جو کچھ آج صبح میں نے اپنے دل میں کہا۔ "مجھے معلوم
ہے۔ کہ لمبے آدمی اور سکیچ اول نے کس مقام پر
ملنے کا وعدہ کیا ہے میں جا کر اس جگہ ان کا انتظار
کروں۔ جس شخص کا میں نوکر ہوں۔ وہ میرا انتظار
کریگا۔ کیونکہ اس کا میرے نہ آنے سے نقصان ہوگا
مگر اسکی بھی کچھ پرواہ نہیں۔" یہ سوچ کر میں یہاں
آیا۔ میں نے یہ کھائی دیکھی۔ میں اس میں گھس گیا
اور تھوڑا سا گھاس پھوس اکٹھا کر کے اس سے میں نے
اپنے جسم کو ڈھانپ لیا۔ اور اس طرح چھپ کر سکیچ
اول کا انتظار کرنے لگا۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں
کہ تم اور لاگوالنز آ گئے ہو۔ اور لاگوالنز اس جگہ آکر
بیٹھ گئی۔ میں نے ارادہ کیا۔ کہ ذرا اس کو حیران
کروں۔ سو میں لگڑ بگڑ کیطرح ہنستا ہوا باہر نکل آیا۔"

سراڈلف۔ "اچھا اب تمہارا کیا منشا ہے۔"

سلیشر۔ "اب میری یہ منشا ہے۔ کہ یہاں سکیچ اول
کا انتظار کروں۔ کیونکہ وہی پہلے آویگی۔ پھر اس کے
بعد میں لمبے آدمی اور اس کی درمیان گفتگو سننے
کی کوشش کروں گا۔ کیونکہ ممکن ہے۔ کہ اس سے
آپ کا کچھ کام نکلے۔ اس میدان میں اس درخت کے
ٹنڈ کے سوا اور کچھ نہیں اور اس پر کھڑا ہو کر آدمی
سارے میدان میں نظر دوڑا سکتا ہے۔ سکیچ اول
اور لمبے آدمی کے ملنے کی جگہ وہاں سڑک کی موڑ میں ہے

جو یہاں کل چار قدم کے فاصلہ پر ہے۔ اگر وے آئے۔ تو وہ یقیناً اس درخت کے پیچھے بیٹھیں گے۔ اگر میں کچھ سن نہ سکا۔ تو ان کے روانہ ہونے پر میں سکریچ اول کے پیچھے ہو لونگا۔ جو مجھ کو امید ہے۔ کہ ضرور آہستہ آہستہ چلی کی سیہر میں اس کو موقعہ پا کر پکڑ ونگا۔ اور لاگوالا کے دانت کا اس سے بدلہ لوں گا۔ میں اسکی گردن کو مڑوڑ دونگا۔ اور نہ چھوڑوں گا۔" جبتک کہ وہ اس غریب لڑکی کے والدین کے نام نہ بتاوے۔ کیونکہ وہ کہتی ہے۔ کہ وہ ان کے نام جانتی ہے۔ کیوں ماسٹر رڈلف میری تجویز اچھی ہے کہ نہیں۔"

رڈلف۔" میرے لڑکے تجویز تو بڑی اچھی ہے مگر ایک حصے میں ذرا اصلاح چاہیے۔"

گوالنز۔" سلیشر میری خاطر سکریچ اول کو کچھ نہ کہو کیونکہ اگر تم اس کو مارو گے تو پھر سکول ماسٹر۔"

سلیشر۔" بس میری لڑکی بس۔ اس دفعہ تو میں سکریچ اول کو جانے دونگا۔ اور اگر سکول ماسٹر اس کا معاون ہے۔ تو اس کی دگنی گت بناؤں گا۔"

رڈلف۔" سنو لڑکی۔ میرے پاس سکریچ اول کے ظلم کا انتقام لینے کا اس سے اچھا طریقہ ہے۔ وہ میں تم کو کسی اور وقت بتاؤں گا۔ (گوالنز سے چند قدم پرے ہٹ کر اور اپنی آواز آہستہ کر کے) مگر اب کیا تم راضی ہو۔ کہ میری ایک حقیقی خدمت کرو۔"

سلیشر۔" بولو ماسٹر رڈلف۔"

رڈلف۔ کیا سکریچ اول تم کو جانتی ہے۔"

سلیشر۔" میں نے کل اس کو پہلی ہی دفعہ شراب خانہ میں دیکھا تھا۔

رڈلف۔" اب تم یہ بات کرو۔ کہ ہلکی کھائی میں چھپ جاؤ اور جب وہ تمہارے نزدیک آجاوے۔ تو کھائی سے نکل آؤ۔"

سلیشر۔" اور اس کی گردن مڑوڑ دوں۔"

رڈلف۔" نہ جلدی مت کرو۔ بالفعل بڑی بات یہ ہے۔ کہ وہ کس طرح لمبے آدمی سے بات نہ کرنے پاوے لمبا آدمی جب اس کے ساتھ ایک آدمی دیکھیگا تو اس کو کوئی بات کرنیکی جرات نہ ہوگی۔ سو تم اس سے ایک لحظہ بھی جدا نہ ہونا۔ تمہارے سامنے تو وہ اپ [illegible] بات چیت نہیں کر سکتا۔"

سلیشر۔" اگر وہ آدمی مجھ پر کچھ اعتراض کرے گا۔ تو میں جانتا ہوں۔ کہ ایسوں کا کیا حق ہوتا ہے۔ نہ مجھے معلوم ہے۔ کہ نہ وہ سکول ماسٹر ہے۔ اور نہ ماسٹر رڈلف میں سکریچ اول کے ساتھ سایہ کی طرح رہونگا۔ اور وہ آدمی کوئی ایسا لفظ نہ بولیگا جس کو میں نہ سنونگا۔ اور جب وہ چلا جاویگا۔ تو کیا پھر مجھے اپنی بات پوری نہ کرنی چاہیے نہیں صاحب میں ضرور کروں گا۔" بس دانت کا بدلہ ضرور لوں گا۔"

رڈلف۔" ابھی نہیں۔ وہ کانی ابھی تک نہیں جانتی کہ آیا تم بھی اس کے قماش کے ہو یا نہیں۔"

سلیشر۔" نہیں۔ اور اگر سکول ماسٹر نے اسے بتلایا ہے۔ کہ میں اس کام کو پسند نہیں کرتا۔ تو وہ دوسری بات ہے۔"

سر ڈلف ۔ کیا تم نے اپنے اصول بدل ڈالے ہیں؟
سلیشر ۔ ابی کیا ۔ آپ مجھے اکو ساتے ہیں ۔ اس سے میں خفا ہو جاؤں گا ۔
سر ڈلف ۔ اچھا جو تمہاری چاہے ۔ کرو ۔ لیکن تم کو معلوم ہوگا ۔ کہ میں تم کو کبھی کوئی ایسی بات نہیں بتاؤنگا جس سے تم کو شرمندہ ہونا پڑے ۔ جب وہ آدمی چلا جاوے ۔ تو اول کو اپنی طرف مایل کرو ۔ وہ غصے تو سخت ہوگی ۔ کیونکہ وہ تمہارے ذریعہ وہ ایک بڑے لوبھ سے محروم رہجاویگی ۔ مگر تم نے اسے سنانا ۔ کہ ایک اور ایسا ہی کام ہے ۔ جس سے بہت کچھ نفع کی امید ہے اور اگر سکول ماسٹر تم سے ملجاوے ۔ تو بہت کچھ ہاتھ آوے گا ۔
سلیشر ۔ اچھا آ گے ۔
سر ڈلف ۔ ایک گھنٹہ تک انتظار کرکے پھر اسے کہنا ۔ کہ سو عودنسکار نہیں آسکا ۔ اس کے بعد اول اور سکول ماسٹر دونو سے دوسرے روز سویرے ملنے کا وعدہ لینا ۔ سمجھ لیا ہے ؟
سلیشر ۔ سمجھ لیا ہے ۔
سر ڈلف ۔ آج شام دس بجے تم اسی جگہ ملنا ۔ جہاں حیب الی سیس اور الی ڈی ویلوٹلی ہیں ۔ اور وہاں میں تمہیں باقی سب بتاؤں گا ۔ یاد رکھنا ۔
سلیشر ۔ اگر سکول ماسٹر کیواسطے کوئی پھندہ بھی ہو تو ہوسیار رہنا ۔ وہ بڑا کینہ ور درندہ ہے ایسا نہ ہو کبھی تمہیں زخم پہونچانیکی کوشش کرے ۔
سر ڈلف ۔ خیر کچھ فکر نہ کرو ۔
سلیشر ۔ خیر جو تمہاری چاہے کرو ۔ مگر معلوم ہوتا ہے ۔ کہ تم سکیپج اول اور سکول ماسٹر کیلئے کوئی پھندہ تیار کر رہے ہو ۔ اچھا اے سر ڈلف ایک بات اور سنو ۔
سر ڈلف ۔ بولو ۔
سلیشر ۔ میں تمہاری نسبت ایک گمان رکھتا ہوں ۔ سکول ماسٹر بڑا ہی برا آدمی ہے ۔ اور وہ ایک چہوڑ سینکڑوں موتوں کا سزاوار ہے ۔ مگر اس کو گرفتار کرانا ۔ اس کو میں گوارا نہیں کر سکتا ۔
سر ڈلف ۔ میرے دوست میں بھی اس بات کو پسند نہیں کرتا ۔ مگر میں نے اس سے اور سکیپج اول سے ایک معاملہ طے کرنا ہے ۔ کیونکہ وے ان کی حمایت کرتے ہیں ۔ جو میرے برخلاف منصوبے باندھتے ہیں اور ہم دو نوان کے لئے کافی ہیں ۔ بشرطیکہ تم میری امداد کرو ؟
سلیشر ۔ پھر بہت خوب ۔ کوئی فکر نہ کرو ۔ میں ہر طرح سے تمہارا معاون ہوں ۔ مگر جلدی جلدی وہ کچھ سفید سی چیز دکھائی دیتی ہے ۔ یہ اور کوئی نہیں ۔ اول ہی ہوگی ۔ جلدی جاؤ ۔ اور مجھے گھاس میں گھسنے دو ۔
سر ڈلف ۔ اور آج رات کو دس بجے ۔
سلیشر ۔ اس جگہ جہاں حیب الی سس اور الی ڈی ویلوٹلی ملتے ہیں ۔ بہت خوب ۔
فلور ڈی میری نے سلیشر اور رڈلف کی گفتگو کا آخری حصہ نہیں سنا تھا ۔ وہ پھر اپنے ساتھی کے ساتھ

گاڑی میں داخل ہو گئی +

دسواں باب

جیالی بلاؤ

سلیشر کے ساتھ گفتگو کرنیکے بعد رڈلف کچھ دیر اپنے ہی خیالات میں مستغرق رہا۔ فلیور ڈی میری کو یہ جرات نہ ہوئی۔ کہ اپنے ساتھی کو اس حالت میں بلائے پس وہ اس کی طرف ایک میٹھی اور خوش آئندہ اوداسی سے دیکھتی رہی۔ آخر رڈلف نے اپنا سر اٹھایا۔ اور مسکرا کر کہا:۔ میری لڑکی کیا سوچ رہی ہو مجھے ڈر ہے کہ سلیشر کی یہ ملاقات تمہیں کچھ ناگوار سی گذری ہے۔ ہر چند پھر اس کے پہلو نوہم بڑے خوش تھے:

لاگوالز:۔ برخلاف اس کے مجھے یہ ملاقات بڑی فایدہ مند معلوم ہوتی ہے۔ ممکن ہے کہ اس سلیشر سے آپ کا کوئی کام نکلے:

رڈلف:۔ کیا شراب خانہ میں آنے جانیوالوں کا یہ خیال نہیں تھا۔ کہ اس شخص کے چال چلن میں کچھ کچھ اچھی باتیں بھی ہیں:

لاگوالز:۔ مجھے اس بات کا کچھ علم نہیں۔ کل سے پہلے میں نے اس کو کئی بار دیکھا تھا۔ مگر میں نے اس سے بات چیت کبھی بھی نہیں کی تھی۔ اور میں اس کو ہمیشہ ایسا ہی برا جانتی تھی۔ جیسا دوسروں کو:

رڈلف:۔ اچھا چلو اس قصے کو رخصت کرو۔ مجھے بڑا ہی افسوس ہوگا۔ اگر میں کسی طرح تم کو ناراض کروں۔ کیونکہ میں ہی تو تمہیں ارادتاً لایا ہوں۔ تاہم دونوا کٹھے ایک خوش و خرم دن بسر کریں:

لاگوالز:۔ ایم رڈلف یقین کرو۔ کہ میں بڑی ہی خوش ہوں۔ کیونکہ میں بڑی مدت کے بعد شہر پیرس سے باہر آئی ہوں:

رڈلف:۔ جب ڈمپلیٹن کو ساتھ سیر کیا کرتی تھیں اس وقت کے بعد پھر نہیں نکلیں

لاگوالز:۔ بس اس وقت کے بعد پھر نہیں۔ اس وقت تو موسم بہار تھا۔ مگر آجکل گو موسم خزاں ہے۔ پھر بھی شگفتگی مجھکو ویسی ہی ہے۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ سورج کیسا خوشنما نظر آتا ہے۔ ان بادلوں کو دیکھو کیا رنگ دکھا رہے ہیں۔ پھر اس چھوٹی پہاڑی کیطرف دھیان کرو۔ جس کا پہلو سارا درختوں سے ڈھپا ہوا ہے۔ گو جھینڈ لگو بہت ہے پھر بھی پتیاں کیسی سبز ہیں۔ کیوں ایم رڈلف کیا یہ حیرانی کی بات نہیں! ہو۔ ہائے افسوس! پیرس میں پتیاں بڑی جلدی مرجھا جاتی ہیں۔ او۔ ان کبوتروں کے جھنڈ کی طرف دیکھو۔ اڑے جا رہے ہیں۔ دیہات کو نظارے بھی کیسے عجیب ہوتے ہیں۔ آدمی تمام دن دیکھا رہے طبیعت اکتاتی نہیں۔

رڈلف:۔ مجھے اس بات کو دیکھنے سے بڑی خوشی ہے کہ تم نظارہ قدرت کی ایسی ذرا ذراسی باتوں سے خوشی حاصل کرتے ہو۔ بیشک یہ عروسی قدرت کے انداز ہیں:

فلیور ڈی میری ”ذرا ادہر نظر کرنا۔ جہاں وہ کھیتوں میں لکڑیاں جلا رہے ہیں۔ اہا۔ خوبصورت سفید دہواں کیسے پیچ کہاتا ہوا اُٹھتا ہے۔ اور پھر بادل میں جا ملتا ہے ان ہل کیطرف نظر کرو۔ جس کو وہ خوبصورت بھورے رنگ کے گھوڑے چلا رہے ہیں۔ اہا۔ اگر میں مرد ہوتی۔ تو ایسا ر ماوہ تر وقت کھیتوں کی محنتوں میں بسر کرتی ہل چلاتی۔ اور گرد و پیش دیکھہ دیکھہ کر خوشی حاصل کرتی ایسے خوش دنوں میں جیسا کہ آج ہے۔ یہ درد گیتوں کے الفاظ کیسے دل کو اثر کرتے ہیں۔ ابھ رڈلف تمہیں جینوی ڈی برہینٹ کے گیت یاد ہیں ؟

رڈلف۔ مجھے تو یاد نہیں۔ اگر تمہیں یاد ہوں تو سناؤ۔ ابھی سارا دن پڑا ہے ؟“

ان الفاظ کے سننے پر لاگوالز کے خیالات فوراً الٹ گئے۔ اور اس ڈراونے جھونپڑے کی خوفناک تصویر اسکی آنکھوں کے سامنے آگئی جسمیں کہ اس نے اس چھوٹے مگر خوش و خرم دن کے گذارنے کے بعد واپس جانا تہا اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئیں۔ اس نے اپنا سر جھکا لیا۔ اور ہاتھ اپنے مونہہ پر رکھکر بے اختیار رونے لگی ۔“

رڈلف نے جب یہ حال دیکھا۔ تو حیران ہوکر پوچھا ”لاگوالز تم کو کونسی بات ستاتی ہے۔ تم روتی کیوں ہو ؟“

لاگوالز ”کچھہ نہیں۔ پھر اپنی آنکھیں سکھا کر اس نے مسکرانے کی کوشش کی۔ اور کہا۔ معاف فرماویں کہ میں ایسی اوداس ہوگئی ہوں۔ اور اس کا خیال نکریں میں آپ کو یقین دلاتی ہوں۔ کہ میرے رنج کا کوئی سبب نہیں“۔ یہ صرف ایک وہم تہا۔ اور اب میں پھر خوش و خرم ہوں“۔

رڈلف ”مگر تھوڑی دیر پہلے تو تم ایسی خوش تہیں“۔ لاگوالز نے اپنی بڑی بڑی خوبصورت آنکھیں جو آنسوؤں میں بھر گئیں تہیں۔ رڈلف کی طرف پھیریں اور سادگی سے کہا ”یہی تو میرے رونیکا سبب ہے“۔

ان لفظوں نے رڈلف کے دل سے تمام شکوک رفع کر دیئے۔ اور اس نے صاف تاڑ لیا۔ کہ لاگوالز کے رنج کی وجہ کیا ہے۔ سو اس رنج کو دور کرنے کیلئے اس نے مسکرا کر کہا ”میں شرط لگاتا ہوں۔ کہ تم اپنی اس پہول کا خیال کر رہی ہو۔ اور تم اس لئے رونی ہو۔ کہ تم اسے سیر کرانے کیلئے اپنے ساتھہ نہیں لا سکیں“۔

لاگوالز ”اس تسخر پر مسکرائی اور بولی“ اسے تو میں اپنے ساتھہ لائی ہوئی ہوں“۔

اس کے بعد رفتہ رفتہ اوداسی کے بادل لاگوالز کے چہرہ سے دور ہو گئے۔ پھر وہ مستقبل کو بھلا کر موجودہ وقت کی خوشی میں محو ہوگئی۔ اس اثنا میں گاڑی سینٹ ڈنس کے قریب پہونچ گئی۔ جس کے لمبے مینار کچھہ دور نظر آرہے تھے“۔

لاگوالز ”واہ کیسا خوبصورت گرجا ہے“۔

رڈلف ”ہاں۔ ان اطراف میں بڑا خوبصورت گرجا ہے۔ اگر دیکھنا چاہو۔ تو گاڑی ٹھہرالیں“۔

لاگوالز نے اپنا سر جھکا لیا۔ اور کہا ”جس وقت سے

کہ میں نے اوگرس کے ساتھ رہنا شروع کیا ہے میں
کسی گرجے میں داخل نہیں ہوئی - اور میں اس بات
کی جرأت بھی نہیں کر سکی - برخلاف اس کے جب میں
قید خانہ میں تھی - تو بڑی خوشی سے گرجے میں شامل
ہوتی - اور کاؤس کرسٹی کے روز ہم بچے کس واسطے ایسے
گلدستے تیار کیا کرتی تھیں"۔

روڈلف "مگر اللہ تو رحمن اور رحیم ہے - بس اس کے
گھر میں داخل ہو کر دعا مانگنے اور نماز پڑھنے سے
کیا مضائقہ"۔

لاگوالز" او نہیں - ایم روڈلف میں نے بڑے گناہ
کئے ہیں - اور میں اس بات کی دلیری نہیں کر سکتی"۔
کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد روڈلف نے کہا "میری
لڑکی سچ بتاؤ - کیا تم کو کبھی عشق بھی لگا ہے - ؟"

لاگوالز "- کبھی نہیں"۔

روڈلف "یہ کیسے"۔

لاگوالز - آپ نے دیکھا ہے - کہ شرابخانہ میں کس قسم کے
لوگ آتے ہیں - محبت کرنے کے لئے آدمی کو پورا نیک ہونا
چاہیئے - اور علاوہ ازیں" . .

روڈلف "وہ کیوں"۔

لاگوالز "یہ بات آدمی کی طاقت میں نہیں ایم روڈلف
بس - اس بات کو جانے دو"۔

روڈلف "بہت خوب - آؤ اس مضمون کو بدل ڈالیں
مگر تم میری طرف سے ایسی اداسی سے کیوں دیکھتی
ہو - تمہارے یہ سرگین آنکھیں پھر آنسوؤں سے بھر آئی
ہیں - کیوں میں نے کوئی ایسی بات کی ہے جس سے تم کو
رنج ہوا ہے"۔

لاگوالز "نہیں ہرگز نہیں - برخلاف اس کے تمہاری کثرت
نیکی تو مجھے رلاتی ہے - آپ مجھ سے سختی سے نہیں بولتے
اور میری خوشی پر ایسی خوشی ظاہر کرتے ہیں - کہ گویا
صرف میری ہی خوشی کیواسطے آپ مجھے اپنے ساتھ لائے
ہیں - آپ نے صرف مجھے کل بچانے ہی پر قناعت نہیں کیا
بلکہ مجھے آج ایسی خوشی دکھائی ہے - کہ ایسی میں نے اپنی زندگی
بھر کبھی نہیں دیکھی"۔

روڈلف "تو پھر - تم سچ مچ خوش ہو"۔

لاگوالز "آج کی خوشی اور مسرت میں مدتوں نہیں
بھولونگی"۔

روڈلف "یہی خوشی بڑی ہی کمیاب ہوتی ہے"۔

لاگوالز "بیشک کمیاب ہوتی ہے"۔

روڈلف "ان چیزوں سے لذت اٹھا سکنے کے لئے جو میرے
پاس نہیں - میں اکثر ایسی چیزوں کا خیال کرنے سے خوش
ہو جاتا ہوں جنکو اگرچہ مجھ سے ہو سکے - تو ضرور حاصل
کروں - اور میں اکثر اپنے دل میں کہا کرتا ہوں - میں اس
طرح کی زندگی بسر کرنی چاہتا ہوں - میں چاہتا ہوں
کہ قسمت مجھے فلاں فلاں چیز میسر کر دے"۔ فلیور ڈی میری
کیا تم نے کبھی ایسے خیالی پلاؤ نہیں پکائے - کیا تم نے کبھی
ایسے قلعے ہوا میں نہیں بنائے"۔

لاگوالز "جب میں قید خانہ میں تھی - تو سوائے گانے
اور خیالی پلاؤ پکانے کے اور مجھے کچھ شغل ہی نہ تھا - مگر جیسے

اوگرس کی پاس آئی ہوں کبھی ایسے خیالات دل میں
نہیں آئے ۔" ایم رڈلف تم آہ کیوں بھرتے ہو"؟
رڈلف "او فلبورڈی میری میں چاہتا ہوں کہ
بڑا دولت مند ہو جاؤں۔ میرے بڑے بڑے مکانات ہوں۔
سینکڑوں نوکر اور خادم ہوں۔ میں اعلیٰ سے اعلیٰ قسم کے
لوگوں میں ملکر زندگی بسر کروں۔ تماشا گاہوں میں
جاؤں اور ہر طرح زندگی کے مزے اٹھاؤں۔ کیوں
فلبورڈی میری تم اپنی سناؤ"!
لاگوالز "میں تو ایسی دولت سے خوش نہیں ہوتی۔ اگر
میرے پاس اتنا روپیہ ہو۔ کہ میں اوگرس کا قرضہ ادا
کروں۔ اور اپنا گزارہ کر سکوں۔ جتبک کہ مجھ کام نہ ملے
اور پھر مجھے ایک عمدہ کمرہ مل جاوے۔ جس کو ایک خوشنما
طاقچہ ہو جس سے میں قدرت کا نظارہ دیکھ سکوں۔ تو
بس میں ایسی خوش ہو جاؤں۔ جیسے کوئی عظیم الشان
پادشاہ"!
رڈلف "تمہارے کمرے میں پھول بھی بکثرت ہوں"
لاگوالز ۔ ہاں۔ بیشک۔ اور اگر ممکن ہو تو مجھے دیہات
میں رہنا میسر ہو جاوے"!
رڈلف "۔ ایک چھوٹا کمرہ اور روٹی کمانے کے لئے کام
یہ تو ہوئیں نہ ضروریات لیکن جب آدمی خواہش کے
میدان میں جولانی کر رہا ہو۔ تو پھر کچھ فضول باتیں بھی تو
ایسی چاہئیں۔ کیا گاڑیوں۔ جواہرات اور پہننے کیلئے کپڑوں
پر تمہارا دل نہیں چاہتا"؟
لاگوالز "مجھ ان چیزوں کی چنداں پروا نہیں۔ آزادی
دیہاتی زندگی اور یہ تسلی کہ میں کسی غریب ہسپتال
میں نہیں مرونگی۔ بس مجھ یہ کافی ہیں۔ ہائے ایم
رڈلف اس ہسپتال کا ڈراؤنا خیال اکثر میرے
دل میں آتا ہے"!
رڈلف "افسوس ہم غریب لوگ"!
لاگوالز "مجھے وہاں کی موت کی تکلیف سے تو ڈر نہیں آتا
مگر جب کوئی اس جگہ مر جاوے تو"!
رڈلف "پھر کیا"؟
لاگوالز "کیا آپ نے کبھی نہیں سنا۔ کہ جو وہاں
مر جاوے۔ اس کے جسم کو کیا کرتے ہیں"!
رڈلف "نہیں"!
لاگوالز ۔ قید خانہ میں میری ایک سہیلی تھی۔ وہ بیمار
ہو کر ہسپتال بھیجی گئی۔ قضاء الہی سے وہ وہاں مر گئی
تو انہوں نے اس کا جسم ایک سرجن کو پھاڑنے کے لئے
دیدیا"! یہ کہکر یہ کمبخت لڑکی کانپ گئی۔
رڈلف "او ۔ ان باتوں کے تو خیال ہی سے ڈر آتا ہے
مگر میری لڑکی یہ بتاؤ کہ کیا ایسے خیالات تم کو اکثر آتے ہیں"!
لاگوالز ۔ ہاں ۔ ایم رڈلف اس بات سے تم کو تعجب ہوتا
ہے۔ کہ مجھے اس بات سے بڑی شرم آتی ہے۔ کہ مرنیکے بعد
میرے جسم کا کیا حال ہوگا۔ مگر ظالموں نے میرے لئے
صرف اتنا ہی رہنے دیا ہے"!
ان تلخ اور درد انگیز الفاظ نے رڈلف کے دل پر بڑا اثر
کیا۔ گوالز نے اپنے ساتھی کی افسردگی کو دیکھ کر بڑی نرمی
سے کہا "ایم رڈلف مجھ معاف کرو۔ میں جانتی ہوں کہ

آپ مجھے خوش کرنے کے لئے لائے ہوئے ہیں۔ اور
میں بار بار اداس کرنے والی باتیں ہی کرتی ہوں۔
مگر کیا کروں یہ بات میرے بس میں نہیں ہے۔ میں دیکھتی
ہوں کہ میں آج ایسی خوش ہوں۔ کہ عمر بھر کبھی ایسی
خوش نہیں ہوئی۔ مگر پھر بھی میری آنکھوں سے
آنسو نہیں رکتے۔ ایم رڈلف کیا اچھی جگہ ہے۔ تو
میری اداسی چلی ہے۔ اداس دیکھنا وہ گئی۔ میں اب ہرگز
اداس نہ ہونگی۔" یہ کہہ اس نے دو تین دفعہ اپنی آنکھوں
کو کھولا۔ اور بند کیا تاکہ آنسوؤں کو دور کرے اور
پھر ایک بڑے معصومانہ دلفریبی کی نگاہ سے رڈلف
کی طرف دیکھا۔

رڈلف "بلبو رڈی میری میں تم پر بے جا دباؤ نہیں
ڈالنا چاہتا جی چاہے خوش ہو اور جی چاہے اداس
ہو۔ میں جانتا ہوں کہ انسان کے دل کا خیال ہوتا
ہے کبھی یہ ایسا اداس ہو جاتا ہے۔ کہ اس کو خوش
ہونا ناممکن معلوم ہوتا ہے۔ اور کبھی ایسا خوش ہوتا ہے
کہ جیسے کبھی اداس ہوا ہی نہیں۔ درحقیقت یہ بات
بس میں نہیں ہوتی۔ میں بھی بعض اوقات سخت
مضمحل ہوتا ہوں۔ اس وقت میں اپنے آپ کو
خوش ہونے پر مجبور نہیں کر سکتا۔

لاگوالز۔ "ہیں! آپ بھی مضمحل اور اداس ہوتے
ہیں۔؟"

رڈلف۔ بیشک۔ میرا حال بھی تم سے کچھ بہت اچھا
اور امید بہتر نہیں میری نہ ماں ہے نہ باپ اگر میں بیمار
ہو جاؤں تو خیال کرو کہ میری کون خبر گیری کرے
اور میں روٹی کہاں سے کھاؤں۔ کیونکہ میں جتنا کماتا ہوں
اتنا ہی کھا چھوڑتا ہوں۔"

لاگوالز (سنت کے لہجہ میں) ایم رڈلف یہ تو بات
اچھی نہیں۔ تمہیں کچھ نہ کچھ ضرور جمع کرنا چاہیئے۔ مگر
میں دور اندیش ہوتی۔ تو میرا یہ حال کیوں ہو جاتا۔
ایک سو روپیہ میرے پاس تھا۔ اور پھر میں نے نہ دن
دیکھے۔ صرف کیا کہ میں نے آئندہ کا خیال نہ کیا۔ اور ایم
رڈلف افلاس اور ضرورت آدمی سے سب کچھ کرا لیتا ہے۔
بدی کے اگر اسباب تلاش کرو تو سب سے بڑا سبب یہی
مفلسی ہی نظر آئیگی۔"

رڈلف۔ یہ سب سچ ہے۔ میری چھوٹی گدا تو تم بڑی
سیانی اور دور اندیش ہو۔ مگر سو روپیہ اسو روپیہ کس
طرح بچا سکتا ہوں۔"

لاگوالز۔ "ایم رڈلف یہ تو ایک بڑی ہی آسان بات ہے
اچھا ٹھہرو ذرا حساب تو کریں۔ تم نے کہا تھا۔ کہ میں دو روپیہ
ہر روز کما سکتا ہوں۔"

رڈلف۔ ہاں جب میں کام کروں تو دو روپیہ روز
ہی کما لیتا ہوں۔"

لاگوالز۔ اجی آپ کو تو ہمیشہ کام کرنا چاہیئے۔ کہ آپکا
پیشہ ہی ایک سیر اور فرحت کا موجب ہے۔ پنکھوں پر
نقش کرنا! مجھے تو اس کام میں خوشی ہونی چاہیئے
حقیقت میں آپ سخت غلطی کرتے ہیں۔ کہ وقت ضائع
کرتے ہیں۔ اچھا آدمی سوا روپیہ پر معقول گذارہ کر سکتا

بارہ آنے بچے، ایک مہینہ کے بعد گنو تو آپ کے پاس کیا بچ جائیگا۔ قریباً بیس روپیہ۔ دیکھو کتنی بڑی رقم ہے"

رڈولف "بات تو ٹھیک۔ مگر بعض اوقات بے کاری بھی مزا دیتی ہے بی۔"

لاگوالنز "اے رڈولف میں پھر کہتی ہوں۔ کہ تم کیسی باتیں کرتے ہو"

رڈولف "اچھا میری چھوٹی ملامت کرنیوالی اسی ہی میں تمہاری بات پر عمل کروں گا۔ کیونکہ تم سچ کہتی ہو۔ تعجب ہے کہ مجھے یہہ خیال پہلے کبھی نہیں آیا"

لاگوالنز "خوشی سے تالی بجا کر۔ اور مجھے تمہاری یہ بات سنکر کیسی خوشی ہوئی ہے۔ بس آج سے بارہ آنے روز بچانا شروع کر دو"

رڈولف (مسکراکر) "بیشک میں آج ہی شروع کر دیتا ہوں"

لاگوالنز "کیا آپ کو پورا یقین ہے۔ کہ آپ شروع کر دینگے"

رڈولف "ہاں پختہ وعدہ کرتا ہوں"

لاگوالنز۔ خوب پھر آپ دیکھیں گے کہ آپکو اپنی پہلی رقم کو دیکھکر کیا خوشی ہوتی ہے۔ اور پھر۔ خفا نہ ہوں"

رڈولف۔ فلیور ڈی میری کیا میں نا مہربان نظر آتا ہوں"

لاگوالنز "او نہیں تم کتنی نا مہربان نہیں ہو مگر مجھے نہیں چاہیئے کہ۔۔"

رڈولف "نہ نہ تمہیں مجھ سے کچھہ بتا دینا چاہیئے۔ تو تم خیال کرو"

لاگوالنز "آپ اپنی حیثیت میں مجھے ایک شریف آدمی دکھائی دیتے ہیں۔ پھر میں نہیں سمجھہ سکتی۔ کہ آپ ایسے شراب خانوں میں کیوں جاتے ہیں۔ جیسا کہ اوگرس نے رکھا ہوا ہے۔

رڈولف۔ او فلیور ڈی میری اگر میں شرابخانہ میں نہ جاتا تو تمہاری ہمراہ آج یہاں آنیکی خوشی کیسے میسر ہوتی"

لاگوالنز "یہہ بات تو بجا ہے۔ مگر یہ میرے سوال کا جواب نہیں۔ میں آج ایسی ہی خوش ہوں۔ جیسی ہو سکتی ہوں لیکن اس خوشی کو بڑی آسانی سے چھوڑ دوں اگر مجھے خیال ہو کہ یہہ خوشی آپ کے حق میں ایسی مضر ہے۔

رڈولف "تم نے تو اس کو اپنی نیک نصیحت سے بڑا ہی مفید بنا دیا ہے"

لاگوالنز۔ لیکن کیا آپ میری نصیحت کو مانیں گے"

رڈولف "میں نے سچے دل سے اقرار کیا ہے۔ میں آج سے آگے بارہ آنے روز بچایا کروں گا"

اسوقت رڈولف نے گاڑیبان کو آواز دی جو کہ سارسی لینز کے گاؤں میں سے گذر گیا ہوا تھا۔ اور کہا "اب سڑک پر ہو جاؤ" ویبرلی ل میں سے ہو جاؤ۔ پھر بائیں طرف مڑو۔ اور پھر سیدھے ہی چلے جاؤ۔ پھر رڈولف نے اپنے ساتھی کی طرف مخاطب ہو کر کہا "فلیور ڈی میری اب تم مجھے

خوش ہو۔ آؤ پہر اب خیالی پلاؤ پکاکر دل خوش کریں اسمیں کچہہ خرچ نہیں ہوتا۔ امید ہے کہ اب تم مجھے فضول خرچی کا الزام نہ دوگے ؟"

فلیو رڈی میری۔ نہیں ہرگز نہیں۔ اچھا چلو دیکھوں آپ کیسے خیالی پلاؤ پکاتے ہیں"

رڈلف۔ نہیں پہلے تمہیں پکانے چاہییں"

لاگوالنز" بہلا دیکھوں تو کہ تم میرے مذاق کا خیال کر سکتے ہو۔ کہ نہیں"

رڈلف" اچھا میں کوشش کرتا ہوں۔ فرض کرو یہہ سڑک .. میں یہہ سڑک کہتا ہوں۔ کیونکہ ہم اس سڑک پر جا رہے ہیں"

لاگوالنز" ہاں یہی سڑک ہے۔ کیونکہ یہ ایسی ہے۔ جیسے کوئی اور"

رڈلف" اچھا تو فرض کرو کہ یہ سڑک ایک خوشنما اور پرفضا گاؤں کو جاتی ہے۔ جو کہ شاہراہ سے بڑا ہی دور پڑا ہے"

لاگوالنز" شاہراہ سے بہت دور! ٹھیک کیونکہ اس سے وہ بڑا پرامن ہوگا۔ اور شور و غوغا سے بری"

رڈلف" یہ گاؤں ایک خوشنما پہاڑی کے پہلو میں بنا ہوا ہے ہی۔ اور درختوں میں نیم مخفی سا ہے۔

لاگوالنز۔ اور اس کے پاس سے ایک شفاف اور آہستہ بہنے والی نہر ہو"

رڈلف" بہت خوب اس گاؤں کے سرے پر ایک احاطہ ہو۔ اس احاطہ کے ایک طرف ایک باغیچہ ہو اور دوسری طرف ایک بڑا باغ جو پہولوں [illegible]

لاگوالنز" اس احاطہ کو میں اپنا احاطہ کہونگی"

رڈلف" بہت خوب"

لاگوالنز" اور ہم وہاں سے دودہ بہی پی سکیں"

رڈلف" نہ صرف دودہ بلکہ نہایت عمدہ بالائی اور تازہ بتازہ انڈے"

لاگوالنز" جو ہم گہونسلوں سے خود ہی نکالیں"

رڈلف۔ اپنے ہاتہوں سے"

لاگوالنز" پہر ہم جائیں اور جہونپڑوں میں گائیاں بندہی ہوئی دیکھیں"

رڈلف۔ بیشک ضرور"

لاگوالنز" پہر ہم دودہ اور مکھن کے کارخانہ کو دیکھیں"

رڈلف" ہاں دودہ کے کارخانہ کو"

لاگوالنز" اور کبوتر خانہ کو"

رڈلف۔ بیشک کبوتر خانہ کو بہی"

لاگوالنز" واہ کیا عجب زندگی ہے"

رڈلف" بیشک۔ مگر پہلے مجھے مکمت کا بیان ختم کر لینے دو"

لاگوالنز۔ بہت خوب"

رڈلف" نچلے فرش پر ایک بڑا باورچی خانہ کہیت کے نوکروں کیواسطے اور ایک کہانا کہانے کا کمرہ کہیت کی مالکہ کیواسطے"

لاگوالنز" کہڑکی سبز و سرخ شیشے ہونے چاہیئے کیوں اے رڈلف وہ کیسے خوبصورت نظر آتے ہیں۔!"

مسٹر ڈلف "بہت ٹھیک میری بھی یہی رائے ہے۔ اچھا تو فارم کی مالکہ تمہاری چچی ہو۔؟"

لاگوالز "بہت خوب۔ اور بڑی مہربان چچی"

مسٹر ڈلف "جو تمہیں ماں کی طرح پیار کرے"

لاگوالز "پیاری چچی! اور میں کسی ایسے شخص کو دیکھ کر کیسی خوش ہوؤں جو مجھے محبت کرتا ہو"

مسٹر ڈلف - اور تم بھی محبت کے بدلے میں اس سے بڑی محبت کرو"

فلیورڈی میری نے اس بات پر اپنے ہاتھ ملے۔ اور بڑی خوشی سے اپنی آنکھیں آسمان کیطرف اٹھا کر کہا "اور میں اسکو دل سے محبت کروں۔ کہ جو بیان سے باہر ہو۔ میں اس کو فارم کی کام کاج میں مدد دوں۔ گھر کے کپڑے وغیرہ سیوں۔ پہل وغیرہ کو دھو کر صاف کروں" الغرض میں گھر کا سب کچھ کروں۔ بس اقرار کرتی ہوں کہ اس کو کبھی بھی میری شکایت کرنیکا موقع نہ ملے صبح کے وقت پہلی بات۔۔"

مسٹر ڈلف - ٹھیرو فلیورڈی میری اتنی بے صبر ہو۔ مجھے پہلے گھر کا نقشہ پورا کر لینے دو"

لاگوالز (ہنسکر) او مسٹر نقاش! میں جانتی ہوں کہ تم اپنے پنکھوں پر اس قسم کے نقش کرنیکی مشتاق ہو"

مسٹر ڈلف "اچھا سنو۔ تمہارا کمرہ بھی پہلے فرش پر ہوگا"

لاگوالز "میرا کمرہ۔ ٹھیرو ذرا مجھے اپنا کمرہ دیکھ لینے دو" یہ کہکر وہ مسٹر ڈلف کی اور بھی زیادہ ساتھ لگ گئی۔ اور بڑی شوق سے اس نے اپنی بڑی بڑی نیلی آنکھیں کھولیں"

مسٹر ڈلف۔ تمہارے کمرے میں دو طاقیاں ہیں جن سے کہ باغ اور پاس کی نہر مع ایک چراگاہ کے نظر آسکتی ہے۔ نہر کی دوسری طرف ایک بلند زمین ہے جسپر کہ پرانی سپاریوں کے درخت کھڑے ہیں جنمیں گرجے کا خوبصورت مینار نظر آتا ہے۔

لاگوالز "او ایم رڈلف۔ یہ کیا ہی خوبصورت ہوگا میرا جی چاہتا ہے۔ کہ ایسے مکان میں رہوں"

مسٹر ڈلف "چراگاہ اور باغ کے درمیان صرف ایک کانٹوں کی باڑ حائل ہے۔ اس چراگاہ میں تین چار گائیاں چر رہی ہیں"

لاگوالز "اپنی طاقیوں میں سے ان گائیوں کو بھی دیکھ سکتی ہوں"

مسٹر ڈلف "بہت صفائی سے"

لاگوالز "ایک گائے ان میں سے میری خاص ایک عزیز گائے ہے۔ کیوں ایم رڈلف! میں اس کی گلے میں ایک کالرا اور ایک گھنٹی لگا دونگی۔ اور اس کو اپنے ہاتھ سے کہانا سکہاونگی"

مسٹر ڈلف "وہ تمہاری بہلانے پر آجاویگی۔ وہ ابھی بچہ ہوگی۔ اس کا رنگ دودھ کی طرح سفید ہوگا۔ اور اس کا نام مولی ہوگا۔

لاگوالز "واہ کیا خوبصورت نام ہے۔ مولی! میں تجھکو کیسا پیار کرونگی"

مسٹر ڈلف۔ فلیورڈی میری پہلے میں تمہاری کمرے کو

پورا کر لوں۔ اس کے گرد جو بصورت پروی لٹک رہے ہیں۔ نہایت خوبصورت بیلیں اور پہلو اڑہاں تمہارے کمرے کی اس دیوار پر جو باغ کی طرف ہی جڑھی ہوئی ہیں۔ تاکہ اگر صبح کے وقت تم کو پھولوں کی ضرورت ہو تو بس تم کو سوائے طاقی کے باہر ہاتھ نکالنے کے اور کوئی تکلیف نہ ہو۔ اور تم فوراً ہی ایک گلدستہ بنا لو۔ جو شبنم سے سرسبز ہو"

لاگوالز" او ایم روڈلف تم کیسے اچھے نقاش ہو"

رڈلف" اچھا میں اب بتاتا ہوں۔ کہ تم اپنا دن کیسی کاٹو"

لاگوالز" ہاں میرے دن کا کام بیان کرو"

رڈلف۔ تمہاری مہربان چچی تمہارے سوتے پر بوسہ دیکر تم کو سویرے بیدار کرتی ہے۔ وہ تمہارے پاس تازہ دودھ کا پیالہ لاتی ہے اور تمہیں پینے کے واسطے بس کرتی ہے۔ کیونکہ میری پیاری لڑکی تمہارے پھیپھڑے ذرا کمزور ہیں۔ پھر تم اٹھو گی اور فارم کے گرد ایک دفعہ سیر کے لئے پھرو گی۔ اور گائیوں کبوتروں اور پھولوں وغیرہ کو دیکھو گی۔ نو بجے صبح کے تمہارا لکھائی پڑھائی والا استاد آجائیگا"

لاگوالز" میرا استاد"

رڈلف" تم حیران کیوں ہوتی ہو۔ لکھنا پڑھنا اور کچھ تھوڑا حساب تو تمہارے لئے ضروری ہے۔ کہ تم اپنی چچی کو گھر اور فارم کے حساب کتاب میں مدد دے سکو"

لاگوالز" ان خیالات میں ایسی مستغرق ہو گئی جیسی کہ گویا وہ ان تمام باتوں کو حقیقی خیال کر رہی تھی۔ اور اس نے بڑی سنجیدگی سے کہا" ایم روڈلف یہ بڑا ٹھیک ہے مجھے یہ سب باتیں سیکھنی چاہئیں۔ تاکہ میں اپنی چچی کی مدد کر سکوں"

رڈلف" سبق پڑھنے کے بعد تم سینے میں مشغول ہو گی اور شاید اپنی ملکی وضع کی ایک ٹوپی سیو گی۔ دو بجے کے قریب تم اپنی لکھائی کی مشق کرو گی۔ پھر اس کے بعد تم اپنی چچی کے ساتھ باہر سیر کرنے کے لئے جاؤ گی تاکہ گرمی کے موسم میں فصل کا کاٹنا دیکھو۔ اور موسم خزاں میں اناج کا لونا اور زمین کی کاشت" اس سے تم تھک جاؤ گی۔ بس تم واپس آؤ گی۔ اور اپنی عزیز مولی کے واسطے اچھی اچھی بوٹیاں چن کر گھر آؤ گی"

لاگوالز" کیونکہ ہم چراگاہ کے راستہ گھر واپس آئینگی"

رڈلف" یہ تو ہوگا۔ کیونکہ وہ سامنے نہر پر ایک لکڑی کا پل بنا ہوا ہے جب تم گھر میں پہونچو گی تو چونکہ راتیں ٹھنڈی ہونگی۔ چولہا خوب گرم ہوگا۔ تم جو ہیں بیٹھ کر اپنے آپکو گرم کرو گی۔ اور مزدوروں کے ساتھ جو دن بھر کی محنت کے بعد اب مزے سے کھانا کھا رہے ہونگے۔ کچھ دو چار باتیں کرو گے پھر تم اپنی چچی کے ساتھ دسترخوان پر بیٹھ جاؤ گی۔ اور بعض اوقات گاؤں کے پادری یا کسی پڑوس کی کسان کو اپنے ساتھ کھانا کھانے کے لئے بلاؤ گی۔ اس کے بعد

تم پڑھو گی یا کوئی اور کام کرو گی۔ دس بجے وہ تمہارے
سوتھ کا بوسہ لیکر تمہیں تمہارے کمرے میں چھوڑ آئینگی صبح
کو جب تم بیدار ہو گی۔ تو دوسرا روز پھر ایسا ہی ہو گا۔ خدا کی
پناہ ۔"

لاگوالز۔" او ایم رڈلف۔ ایسی زندگی تو ہزار برس
کی ہو۔ پھر بھی کبھی تھکان اور اوداسی معلوم نہ ہو۔"

رڈلف۔" مگر ابھی میں نے اتواروں اور تہواروں کا تو
ذکر ہی نہیں کیا۔

لاگوالز۔" اچھا وہ کیسے گزار ینگے ۔"

رڈلف۔" تم ایک کسانوں کی لڑکیوں والی پوشاک
پہنو نگی۔ اور سر پر وہ خوبصورت گول ٹوپی رکھو نگی۔
جو تم کو ایسی پسند ہے۔ پھر تم اپنی چچی اور اپنی خادم
جیمس کے ہمراہ ایک گھوڑے والی گاڑی میں سوار
ہو کر گاؤں کے گرجے میں نماز ادا کرنے کے لئے جاؤ گی۔
پھر اس کے بعد اپنی چچی کے ساتھ گرد و پیش کے گاؤں
میں خوشی منانے کے لئے جاؤ گی۔ تم ایسی حلیم خوبصورت
اور نیک ہو۔ کہ تمام جوان زمیندار چاہینگے۔ کہ ناچ میں
تمہارے ساتھ شریک ہوں۔ کیونکہ گاؤں میں اسی
طرح سے رسمیں ادا کئے جاتے ہیں۔ آخر کار ان جوانوں
میں سے ایک کو تم اوروں سے زیادہ مہربانی کی نگاہ سے
دیکھنے لگو گی۔ اور!"۔ رڈلف نے لاگوالز کی خاموشی
سے حیران ہو کر دیکھا۔ وہ کمبخت لڑکی مشکل سے اپنی
آنسوؤں کو روک رہی تھی۔ سنبھل کہ اس خوبصورت گر
وہمی تصویر نے کچھ دیر کیلئے اس کو ایسا محو کر دیا۔ کہ
حال کی سچی حالت اسکی ایسی بالکل ہو گئی تھی۔ مگر
کہاں تک۔ آخر اس کی موجودہ اور سچی حالت اسکی
آنکھوں کے سامنے آئی۔ اور مقابلہ سے بہت اور بھی
زیادہ وحشت ناک اور ڈراؤنی دکھائی دی۔ وہ کانپ
اٹھی۔ اور بے اختیار آہیں بھرنے لگی۔"

رڈلف۔ "بلبو رڈی میری یہ کیا بات ہے۔"

لاگوالز۔" او ایم رڈلف آپ نے مجھے بڑا دکھ دیا ہے
(گو جان بوجھ کر نہیں) میں بیوقوف بچی سی کچھ دیر
کے لئے سمجھ لیا تھا۔ کہ جو کچھ آپ بیان کر رہے ہیں۔
سب حقیقت ہے۔'

رڈلف۔" اور حقیقت ہی تو یہ ہے۔ میری پیاری لڑکی یہ
سب موہوم تصویر تو نہیں۔ ایسے گاڑی والی گاڑی
ٹھیراؤ!!۔ اب اپنے گرد نظر ڈالو۔ اور دیکھو کہ ہم کہاں
ہیں۔"

گاڑی کھڑی ہو گئی۔ لاگوالز نے اپنا سر اٹھایا۔ وہ اب
ایک چھوٹی سی پہاڑی کے سر پر تھے۔ جب اس نے
پہاڑی سے نیچے نظر دوڑائی۔ تو کیا دیکھتی ہے۔ کہ اس کے
پہلو پر گاؤں بھی ہے۔ باغ بھی ہے چراگاہ ہیں۔
پھر بھی گائیاں بھی الغرض سب چیزیں جو رڈلف نے
بیان کیں تھیں۔ کوئی چیز بھی کم نہ تھی جسی کہ معلی
بھی وہاں موجود تھی۔"

ماہ اکتوبر کا خوشنما سورج اپنی خوش کرنیوالی کرنیں ارد
گرد کے نظارہ پر ڈال رہا تھا۔ اور برانی سب باڑی کے
رخنوں کو سرخ اور زرد بنے صاف نیلے آسمان کے

مقابل میں عجب بہار دکھاتے تھے۔"
رڈلف (مسکراکر) فلیورڈی میری کہو۔ کیا میں
اچھا لفاس ہوں۔؟"
لاگوالس نے اس کی طرف حیرانی سے دیکھا۔ جس پر
بے چینی سی ملی ہوئی تھی۔ کیونکہ جو کچھ اس نے دیکھا
اور سنا۔ سب یقین کی حد سے باہر تھا۔ پھر وہ بولی
کیا یہہ حقیقت ہے۔ یا خواب ہے۔ میری آنکھیں کہیں
مجھے دھوکا تو نہیں دیتیں۔؟ الہی یہ سب کہیں
پھر غائب نہ ہو جاوے۔ اب سب ہو بہو وہی ہے۔
جو تم نے بیان کیا تھا۔؟"
رڈلف " میری لڑکی اس سے زیادہ اور صفائی اور واجبی
چیز کوئی دور نہیں ہو سکتی۔ وہ نیک عورت جو اس
کھیت کی مالکہ ہے۔ میری دایہ تھی۔ میری اس جگہ پرورش
ہوئی تھی پس نے آج صبح ہی اس کو لکھا تھا۔ کہ میں
اس کی ملاقات کے لئے آؤنگا۔ دیکھا میں کیسا قدرتی
لفاس ہوں۔"
وہ کھیت جس میں کہ اب رڈلف فلیورڈی میری کو لایا
تھا۔ قصبہ لوکنوال کے پرلے کنارہ پر واقع تھا۔ لوکنوال
ایک چھوٹا اور گمنام قصبہ ہے۔ اس کے گرد اچھی ہی
رہینس ہیں۔ اور یہ انگوانگ سے کوئی چار کوس کے
فاصلہ پر واقع ہے۔"
گاڑی رڈلف کی ہدایت کے موافق پہاڑی پر سے
اتری۔ اور ایک لمبے چھتے ہوئے راستہ پر داخل ہوئی
جس کے دونوں طرف لمبے لمبے درخت تھے۔ فلیورڈی میری
اپنی حسرت اور درد کو دور نہیں کرسکتی تھی۔ اس لئے وہ
اداس اور خاموش تھی۔"
رڈلف نے یہہ حال دیکھکر اپنے آپ کو ملامت کی
اس لئے کہ اگر اس کا ارادہ اچھا تھا۔ تاہم اس نے یہہ
حیرانی دکھاکر فلیورڈی میری کے دل کو افسوس
دلایا ہے۔" چند منٹوں میں گاڑی فارم کے پھاٹک
میں سے گذر کر ایک سڑک پر سے جس کے دونوں
طرف نارنگیوں کے درخت لگے ہوئے تھے۔ ایک چھوٹے سے
کے دروازہ کے آگے جس کی دیوار پر ایک انگور کی بیلیں
چڑھی ہوئی تھیں۔"
رڈلف نے فلیورڈی میری آخر اس جگہ آ پہونچے ہیں
کیا کھیت تم کو خوش لگتا ہے۔
فلیورڈی میری۔" جی ہاں تو بیشک لگتا ہے۔ مگر میں
اس کھیت کی مالکہ کو موہنہ کیسے دکھاؤں مجھ کو اسکی
طرف دیکھنے سے سخت شرم آویگی۔"
رڈلف " او میری لڑکی۔ شرم کس بات کی۔"
لاگوالس " ہاں اے مسٹر رڈلف بیشک تم سچ کہتے ہو مگر
بیچاری کو کیا معلوم کہ میں کیسی نالائق ہوں۔" یہہ کہکر
اس نے ایک آہ سرد بھری۔
رڈلف کی گاڑی کا کھیت میں بیشک انتظار کیا جا
رہا تھا۔ جونہی کہ گاڑی بان نے گاڑی کا دروازہ کھولا۔
ایک عورت اندر سے نکلی۔ اور رڈلف سے ہاتھ ملانے
کے لئے آگے بڑھی۔ اس عورت کی عمر پچاس برس کی
ہوگی۔ اس کا لباس اس طرح کا تھا جس طرح کا کہ

پیرس کے گرد نواح کی دولتمند زمیندار عورتوں کا
ہوتا ہے۔ اس کے چہرے پر اگرچہ اوداسی اور حسرت
چھائی ہوئی تھی مگر اس سے نیکی اور شرافت کے آثار
ظاہر ہوتے تھے۔ گوالز اس کو دیکھکر کچھ شرمندہ سی
ہوگئی۔ اور ایک لحظ کے بعد گاڑی سے اتری۔ رڈلف
گاڑی سے اتر کر عورت کیطرف بڑھا۔ اور بولا۔ "گڈمارننگ
مسٹر جارج آپ دیکھتی ہیں۔ کہ میں وقت کا کیسا پابند ہوں"
یہ کہکر وہ گاڑیبان کی طرف بڑھا۔ اور اس کے ہاتھ میں
کچھ ٹکے رکھکر بولا "تم اب واپس جا سکتے ہو" گاڑیبان
ایک موٹا اور بڑا مضبوط آدمی تھا۔ اور جس کے تمام چہرے
کو اس کی ٹوپی چھپائی ہوئی تھی۔ بغیر بات کرنے کے ٹکے لیکر
جیب میں ڈال لئے۔ اور اپنی گاڑی پر چڑھ کر شہر
کی راہ لی"

فلیور ڈی میری رڈلف کے پاس آئی۔ اور بڑی کانپتی
آواز میں جس سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ ڈر گئی ہے۔ بولی
"ایم رڈلف آپنے تو گاڑی واپس کر دی ہے۔"

رڈلف۔ ہاں واپس کر دی ہے تم کو کیا۔"

لاگوالز۔ لیکن اوگرس"

رڈلف "اوگرس کا کیوں نام لیتی ہو"

لاگوالز۔ افسوس کہ میں نے آج شام کو اس کے پاس
واپس جانا ہے۔ ورنہ وہ مجھے چور بنا دیگی۔ یہ کپڑے بھی
اس کے ہیں۔ اور بینے اس کے۔"

رڈلف "او میری پیاری لڑکی میں تم سے معافی
مانگتا ہوں۔ تم تسلی رکھو اور کوئی فکر نہ کرو"

لاگوالز "معافی کس بات کی"

رڈلف۔ "معافی اس بات کی کہ میں نے تم کو پہلے نہ بتایا
کہ تم نے اوگرس کا کچھ نہیں دینا۔ اب اگر تم چاہو تو
یہیں رہو۔ اور جو کپڑے تم نے پہنے ہیں۔ اتار کر پھینک دو
میری مہربان دوست مسٹر جارج تم کو اپنے کپڑے دیگی
کیونکہ اسکا اور تمہارا قد قریباً برابر ہے۔ دیکھنی ہو نہ ابھی
تمہاری چھٹی بن گئی ہے۔

فلیور ڈی میری۔ ابھی تک خیال کر رہی تھی۔ کہ اسے
خواب آرہی ہے۔ کبھی تو وہ مسز جارج کی طرف نظر بھر کر
دیکھتی تھی۔ اور کبھی رڈلف کی طرف اور اسے یقین نہیں
آتا تھا۔ کہ جو کچھ وہ دیکھ رہی ہے۔ یہ واقعی موجود ہے
آخر وہ بڑے جوش میں پکاری۔ ہیں! میں پیرس کو
واپس نہ جاؤں! کیا میں یہاں رہ سکتی ہوں!
کیا یہ لیڈی مجھے اجازت دیگی۔ نہیں یہ ناممکن ہے۔ کہ
خیالی پلاؤ جو ابھی آپ پکا رہے تھے۔ وہ۔۔۔"

رڈلف۔ وہ اس واقعہ کی تصویر تھی"

لاگوالز۔ نہیں نہیں۔ یہ خوشی حد سے اندازہ سے زیادہ
ہے۔ یہ حد سے زیادہ خوبصورت ہے"

رڈلف۔ نہیں فلیور ڈی میری ہماری خوشی حد سے
زیادہ کبھی نہیں ہو سکتی"

لاگوالز "ایم رڈلف خدا کے لئے مجھے دھوکا نہ دو۔
اس سے میرا دل ٹوٹتا ہے"

رڈلف نے اس وقت ایک ایک معجزانہ طرز اختیار
کی۔ جو پہلے لاگوالز نے اس میں نہیں دیکھی تھی۔ اور

ایک پھر محبت کے لہجہ میں کہا۔" سنو میری لڑکی میں
پھر کہتا ہوں۔ کہ اگر تم چاہو۔ تو اس وقت سے تم
مسٹر جارج کے ساتھ۔ وہ پر امن اور چین کی زندگی
بسر کرنی شروع کرو۔ جس کا میں نے بیان کیا ہے
اور جس کا بیان سنکر تم اسی خوش ہوئی ہو۔
اگرچہ مسٹر جارج تمہارے حقیقی چچا نہیں ہے۔ تاہم
وہ تم سے بڑی محبت کریگا۔ اور گردونواح کے لوگ
سب یہی خیال کرینگے۔ کہ وہ تمہاری چچی ہے فلیور ڈی
مری میں پھر کہتا ہوں کہ اس قسم کی زندگی کے مزے
اٹھاؤ۔ جو تم کو پہلے ایک موہوم اور خیالی زندگی معلوم
ہوتی تھی۔ لیکن جو درحقیقت ہر ایک دنیا آدمی کی
خواہشوں کی انتہا ہے۔ (مسکرا کر) ذرا یہ لباس اتارو
اور دیہاتی لباس پہنو۔ تو پھر تمہاری پیاری سفید گائے کا
مولی کو دیکھنے کے لئے چلیں وہ تمہاری اس جولعوری
کا سرکا انتظار کر رہی ہو گی۔ جو تم نے اس کو پہنا یکا
اقرار کیا ہے۔ اس کے بعد ہم کبوتر خانہ اور پھر دودھ
اور مکھن کا کارخانہ دیکھیں گے۔ تاکہ وہ اقرار پورا ہو۔ جو
میں نے تم سے کیا ہے!"
ان باتوں کے سننے سے فلیور ڈی مری کے چہرہ پر
حیرانی خوشی شکر گذاری اور ادب کے نشان ظاہر ہوئے
اس کی آنکھیں خوشی کے آنسوؤں سے بھر گئیں۔ اور وہ
پکاری "! اے روڈلف تم شاید ان فرشتوں میں سے
کوئی ہو جن کو کہ رحیم خدا دنیا میں بھیجتا ہے۔ تاکہ وہ ہر ایک
سے نیکی کریں۔ اور گرے انسانوں کو گناہ اور ذلت
کی زندگی سے بچاویں"
روڈلف۔ (اداسی بھری آواز میں) "میری پیاری
لڑکی اگرچہ میری عمر تھوڑی ہے۔ لیکن میں نے دکھ
درد دیکھے ہیں۔ میری ایک چھوٹی لڑکی مر گئی تھی۔ جو اگر
زندہ ہوتی تو اب تمہاری عمر کی ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ مجھے
ہر ایک سے ہمدردی ہے۔ اور خاص کر کے تجھ سے میں
آئندہ تم کو صرف مری کر کے پکاروں گا۔ یہ نام بڑا
پیارا ہے۔ اور مجھے بہت اچھا لگتا ہے۔ اپنے جانے سے
پہلے میں تم سے کچھ باتیں کروں گا۔ اور پھر میں تمہارے
پاس چلا جاؤں گا۔ اور میری طبیعت خوش ہوگی کیونکہ
یہ مجھے علم ہوگا کہ تم خوش ہو۔"
فلیور ڈی مری۔ نے کچھ جواب نہ دیا اور روڈلف کا ہاتھ
پکڑ کر بڑے ادب سے اپنے ہونٹوں سے لگایا۔
اس کے بعد وہ مسٹر جارج کے ہمراہ چلی گئی۔ جو اس کی
طرف بڑی اشتیاق بھری نگاہ سے دیکھ رہی تھی۔

گیارھواں باب

مرفی اور روڈلف

روڈلف کھیت کی طرف روانہ ہوا۔ جہاں اس نے لمبے
آدمی سے ملاقات کی۔ جس نے کہ گذشتہ شام کو ٹلہ
دروسوں کے بھیس میں اس کو سراج اور اس کے بھائی
کے آنے سے خبر دی تھی۔ کہ اس شخص کا نام مرفی تھا۔ اور
وہ قریباً پچاس برس کی عمر کا تھا۔ اس کے قریباً گھنے سبز

تھوڑے سے بال تھے جن سے کچھ بھورے تھے۔ اور کچھ سفید۔ اس کا چوڑا فراخ اور سرخ چہرہ بالکل منڈا ہوا تھا۔ ہاں اس کے کانوں کے نیچے سرخ رنگ کے کچھ تھوڑے تھوڑے بال تھے۔ اگرچہ مرفی کی عمر بہت ہوگئی تھی اور اسکا جسم کچھ بے وضع موٹا ہوگیا ہوا تھا۔ تاہم وہ مضبوط تھا۔ اس کے چہرے پر فیاضی اور مستقل مزاجی کے آثار نمایاں تھے۔

اس نے ایک لمبی واسکٹ اور اس کے اوپر ایک بڑا لمبا سیاہ کوٹ پہنا ہوا تھا جس کے دامن بڑے فراخ تھے۔ اس کی تپلون سبز رنگ کی بانات کی تھی۔ جس کے اوپر اس نے نیلے رنگ کے گیلس باندھے ہوئے تھے۔ ایک گھڑیال بجا اور کسان بھی جس وقت رڈلف حاضر ہوا [illegible] "سی استو [illegible] مرفی کی [illegible] سوال [illegible] ہی [illegible] ہے۔"

رڈلف:- ابھی اس سے کیا کام پڑ گیا ہے۔

مرفی۔ (گاڑی سے اتر کر) حضور یہ ہمارا اپنا کام ہے آپ نے کام کی طرف دھیان کریں جیسے اپنے کام کی طرف دھیان کرتے ہیں۔"

رڈلف:- تھوڑوں کے لئے کس وقت کے واسطے حکم دیا ہے؟

مرفی:- حضور کی ہدایت کے موافق رات پڑنے کے وقت کے لئے۔"

رڈلف:- تم یہاں آج صبح ہی آئے تھے۔

مرفی۔ صبح آٹھ بجے۔ مسٹر جارج کے پاس کافی وقت تھا کہ سب کچھ تیار کرلی۔

رڈلف:- تم کچھ اداس سے نظر آتے ہو۔"

مرفی۔ کیا حضور اس ہماری کام کو جو حضور نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ بغیر خطرہ میں قدم رکھنے کی پورا نہیں کرسکتے ہیں؟"

رڈلف:- ابھی ان آدمیوں کے دل سے جنکو میں سمجھنا اور آزمانا چاہتا ہوں ہر قسم کے شکوک رفع کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ میں ان کا لباس پہنوں۔ انہیں کی راہ و رسم اختیار کروں۔ اور انہیں کی زبان بولوں۔"

مرفی:- لیکن باوجود اس بات کے گزشتہ رات جب کہ ہم شہر سے اس گندی گلی میں جہاں کہ ہم اس بدبخت مسٹر جارج کی کمبخت بیٹے کی نسبت رڈآرم سے کچھ معلوم کرنے کے لئے گئے۔ آپ کو رنجیدہ کرنے اور آپ کی نافرمانی کے ڈر نے ہی مجھے اس بات سے روکا۔ کہ میں اس خونی بدبخت کے ساتھ آپ کی لڑائی کے وقت آپکی امداد کو دوڑوں۔

رڈلف۔ مرفی۔ میرا خیال ہے کہ یا تو تم کو میری طاقت پر شک ہے۔ یا میری جرأت پر۔

برخلاف اس کے حضور نے سینکڑوں موقعوں پر ثابت کر دیا ہے۔ کہ آپ نہ طاقت میں کسی سے کم ہیں اور نہ جرأت میں۔ خدا کا شکر ہے کہ فلیمنگٹن اور برنڈنگی آپ کو لاٹھی چلانے کے فن میں ماہر کردیا۔ تمام کرجانے آپ کو کشتی اور مکہ بازی میں کامل کر دیا۔ پس آپ اپنے بہادرانہ کام کے واسطے پورے تیار ہیں۔ آپ بڑے دلیر ہیں۔ آپ کے پٹھے ایسے ہیں۔ جیسے لوہے کے۔ اور اگرچہ آپ ہلکے پھلکے اور دبلے پتلے ہیں۔ تاہم میں کہہ سکتا

ہوں۔ کہ میرے جیسے آدمی کو آپ سے وہی نسبت ہے، جو ایک چھچر کو اعلے درجہ کے تازی گھوڑی سے ہوسکتی ہے"

سرڈلف" تو پھر تم ڈرتے کس بات سے ہو"

مونی۔ میں یہ کہتا ہوں۔ کہ حضور کے لئے یہ لائق نہیں کہ حضور ہر ایک بدمعاش اور لچے آدمی کے ساتھ الجھتے پھریں۔ جو پہلے آپ کو مل جاوے" یہ میں اس لئے نہیں کہتا۔ کہ اس میں مجھے ایک کوئلہ فروش کی طرح سونہہ کالا کرکے آپ کے پیچھے پیچھے لگا رہنا پڑتا ہے۔ اس لئے کہتا ہوں۔ کہ یہ حضور کی عزت کے شایان نہیں ہے۔ اور میں تو خواہ بوڑھا ہو جاؤں۔ خواہ میری کیسی ہی حالت کیوں نہ ہو [illegible] حضور کی [illegible] ہوں۔ اگر مجھے [illegible] ہو جاوے کہ میں [illegible] حضور کی [illegible] کرسکوں گا"

سرڈلف" میرے [illegible] جانتا ہوں۔ جب کوئی مثال [illegible] اور [illegible] کو ہی باوجود اپنے تیز دانتوں اور تیز پنجوں کے یہ امید نہیں رکھنی چاہیئے۔ کہ وہ اس کو تمہارے سردار دل سے نکال سکیگی"

مونی۔ آپ میری جھوٹی تعریف کرتے ہیں۔ مجھ شک ہے۔ کہ آپ کچھ —

سرڈلف" بولو کیا بولنے لگے ہو"

مونی" کس نہیں۔ بیوقوفی کے درپے ہونکو ہیں"

سرڈلف۔ میری پیاری مرنی تم نے مجھ وعظ کہنے کا بڑا ہی موقعہ اختیار کیا ہے"

مونی۔ کیوں"

سرڈلف" میرے لئے اب یہ ایسا وقت ہے کہ جس میں خوش بخوش ہوں۔ اور جس پہ مجھے فخر ہے میں اس جگہ ہوں"

مونی۔ میں جانتا ہوں۔ کہ آپ ایسی جگہ میں جس جگہ کہ آپ نے بہت کچھ بھلائی کی ہے۔ یہ [illegible] جو آپنے دیانتدار [illegible] ان کو تعلیم دینے اور ان کو اجر دینے اور ان کا دل بڑھانے کے [illegible] قائم ہے۔ اس نے ملک کے اس حصہ میں بڑا فیض پہنچایا ہے تمام قسم کے آدمی [illegible] کی [illegible] کو [illegible] ہم جنس انسانوں کی حالت کو درست کرتے ان باتوں کی تعریف آدمی کہاں تک کرے [illegible] مسٹر جارج کو اس سب کارخانہ کا منتظم مقرر کیا ہے [illegible] اس سے بہتر عورت بھلا کہاں مل سکتی ہے؟ شریف عورت! عورت نہیں ایک فرشتہ! میرا دل بڑا سخت ہے۔ مگر اس مصائب کا خیال کرکے میری آنکھیں آنسوؤں سے بھرجاتی ہیں گر وہ حضور کی ننھی ننھی سی لڑکی اچھا میں اسکا ذکر نہیں کرتا۔

رڈلف۔ کیوں نہیں۔ کیوں نہیں!

مونی۔ حضور کی جو مرضی ہو حضور کریں۔

رڈلف" (بے صبری کے لہجہ میں) ۔ بس وہی کرونگا۔ جو ٹھیک اور بجا ہوگا"

مونی۔ اپنا اپنے سوچنے کی طرز ہے۔ جیسے پہلے سے دیکھا جائے۔ ویسی ہی بات نظر آتی ہے۔"

رڈلف (سختی سے) نہیں نہیں میں وہی کرونگا جو خدا اور میرے ضمیر کے نزدیک اچھی اور ٹھیک ہو

مونی" خیر اس سے میرا اتفاق رائے نہیں ہو سکتا سو میں اس پر گفتگو نہیں کرتا۔

رڈلف" (زور سے) میں تم کو حکم کرتا ہوں۔ کہ گفتگو کرو"

مونی۔ میں نے حضور کو کبھی ایسا موقعہ نہیں دیا۔ کہ حضور مجھے خاموش رہنے کا حکم دیں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ حضور اس وقت مجھے بولنے کا حکم بھی نہ دینگے"

رڈلف (بڑے غصے سے)" سر والٹر"

مونی۔ حضور"

رڈلف" آپ کو معلوم ہے۔ کہ میں حفاظت اور پوشیدگی کو پسند کرتا ہوں"

مونی (آہستہ سے) "حضور مجھے معاف فرماویں ضرور ہے۔ کہ میں اپنی باتیں اپنے دل میں پوشیدہ رکھوں

رڈلف" دیکھو جی اگر میں تم سے برابر والوں کی طرح پیش آتا ہوں۔ تو اسکی وجہ یہی ہے۔ کہ مجھے امید ہے کہ تم بھی میرے پاس کھلی کھلی باتیں کروگے"

رڈلف نے جب یہ الفاظ بولے۔ تو اس وقت ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا وہ ایک عظیم الشان شہنشاہ ہے جو کسی غلام آدمی کو حکم دے رہا ہے۔

مرفی۔ دیکھیں حضور میری عمر اب پچاس برس کی ہے۔ اور میں ایک جنٹلمین ہوں۔ حضور مجھے اس طرح خطاب کریں"

رڈلف۔ بس خاموش"

مرفی" حضور"

رڈلف" میں کہتا ہوں خاموش"

مرفی۔ (ٹھنڈے دل سے) حضور غلطی کرتے ہیں کہ جب ایک عزت دار آدمی کو اس بات پر مجبور کرتے ہیں۔ کہ وہ آپ کو خدمت یاد دلادے۔ جو اس نے آپکی کی ہیں"

رڈلف۔ خدمات! کیا معنی تمہاری خدمات کا ہر طرح معاوضہ نہیں دیدیا"

اس جگہ یہ بیان کر دینا ضروری ہے۔ کہ ان تلخ الفاظ کو رڈلف نے ایسے پیرایہ میں نہیں بولا۔ کہ مرفی ایک بے عزت کمینہ خیال کیا جاوے۔ یا اس کی کسی قسم کی ہتک ہو۔ مگر بد قسمتی سے مرفی نے بھی خیال کر لیا۔ کہ ان الفاظ اور طرز ادا سے میری ہتک اور ذلت مقصود ہے۔ وہ شرم کے مارے سرخ ہوگیا۔ اور اس نے اپنا ہاتھ غیض و غضب کے جوش سے اپنی پیشانی پر مارا۔ پھر اس طرح سے

کہ گویا اس کے خیالات میں ایک ناگہانی تبدیلی واقع ہوگئی ہے۔ اس نے رڈلف کے چہرے کی طرف جس پر اس وقت غصے اور حقارت کے نشان ظاہر ہو رہے تھے۔ دیکھا اور ایک لڑکھڑاتی مگر پھر محبت کی آواز میں کہا " اچھا حضور کی رضا۔ حضور کے پاس دلائل دینا بیوقوفی ہے "

ان الفاظ نے رڈلف کے غصے غضب کو اور بھی بڑھا دیا۔ اس کی آنکھوں میں ایک قسم کی وحشت پیدا ہو گئی۔ اس کے ہونٹ زرد ہو گئے۔ اور دھمکی والی طرز میں مرفی کی طرف بڑھ کر زور سے پکارا "ہٹ جا۔ ایسی جرات!" مرفی ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔ اور بے اختیار گویا مرفی کے برخلاف اس کے مونہہ سے نکل گیا "حضور حضوری کی شہزادی کو یاد کرو"

ان الفاظ نے ایک عجیب تاثیر کی۔ رڈلف کے چہرہ پر سے غصے کے آثار دور ہو گئے۔ اس نے ایک لحظہ کے لئے مرفی کی طرف دیکھا۔ پھر کچھ دیر اپنا سر جھکایا اور پھر لڑکھڑاتی ہوئی آواز میں کہا۔ "اچھا آپ کچھ بے رحم ہو گئے ہیں۔ میرا خیال تھا کہ تو یہ 'دور' استغفار۔ اور میرا ہی ہے کہ تم پر۔ رڈلف کے مونہہ سے پورا جملہ نہ نکل سکا۔ اس نے اپنے آپ کو پتھر کی ایک بنچ پر گرا دیا۔ اور اپنا چہرہ اپنے ہاتھوں میں چھپا لیا۔"

مرفی۔ دور ہٹئے " او حضور معاف فرماویں " اپنی وفادار اور بوڑھی نوکر مرفی کو معاف فرماویں۔ میں نے یہ بات مونہہ سے نکالی تو ہے۔ مگر کیوں؟ صرف اس لئے کہ مجھے ڈر آ گیا تھا۔ کہ کہیں حضور کے غصے سے کچھ برا نتیجہ نہ نکل آوے۔ میں نے یہ بات کہی مگر میں نے غصہ سے اور نہ ملامت کے رو سے بلکہ رحم کے حق سے میں جو بچپن سے حضور کا ساتھی ہوں مگر افسوس مجھ ہی حضور کی عادت کا پتا نہیں ہے کہ میں نے اس نامبارک اور کمبخت دن کا آپ کے روبرو ذکر کر دیا۔ برائے خدا حضور فرماویں۔ کہ حضور نے مجھے معاف کر دیا ہے۔ آپ نے کیا کیا کفارے نہیں کئے۔ اور کیا کیا بھی ادا نہیں کئے"!

رڈلف نے اپنا سر اٹھایا۔ اور اس کا چہرہ زرد ہو گیا ہوا تھا۔ اور اس پر حسرت برس رہی تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد اس نے اپنے ساتھی کو کہا "بس بس میرے پرانے دوست میں تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ تم نے میرے غضب اور اشتعال کو روکا ہے جس میں تمہارے پاس بڑی لیے معذرت تو نہیں کرتا۔ مگر اتنا کہنے سے نہیں رہ سکتا۔ کہ وہ میری غلطی تھی"۔ بس اب یہ ذکر جانے دو"

مرفی۔ افسوس ہے کہ اب حضور بڑی مدت تک اداس رہیں گے کیوں! کیا میری معصیت اور حسرت آگے سے کچھ تھوڑی ہے۔ کہ آپ اس کو زیادہ کرنا چاہتے ہیں میری اس سے بڑھ کر اور کوئی خواہش نہیں کہ آپ کے اداس دل کو خوش کروں۔ مگر افسوس میرا

کنوارا پن کرائی ہوئی بات کو خاک میں ملا دیتا ہے۔ حیف ہے مجھ پر۔ دیانت داری اور سفید بالوں کا اگر اتنا ہی فائدہ نہ ہو۔ کہ آدمی نا ملائم باتونکی برداشت کرے۔ تو پھر ان پر خاک پڑے"

راڈلف (نرمی سے) بس میرے دوست اب اس قصے ہی کو جانے دو۔ ہم دونوں غلطی پر تھے۔ آؤ اس کو بھلا دیویں۔ اور پھر اپنی پہلی گفتگو کریں۔ تم کو میرا یہ فارم قائم کرنا اور مسٹر جارج کی اتنی خاطر داری کرنا بڑا ناپسند ہے"

حقیقت میں وہ نہ صرف میری خاطر داری کی۔ اس وجہ سے مستحق ہے۔ کہ وہ ھارول کے گھرانے سے تعلق رکھتی ہے۔ بلکہ اسوجہ سے بھی کہ وہ ایک اعلے درجہ کی پاکیزہ طبیعت عورت ہے۔ اور بڑی بڑی مصائب کا شکار رہی ہے" جس کے ساتھ وفادار رہنے کی میرے باپ نے حلف اٹھائی تھی۔

موفی" آپ جو سلوک مسز جارج سے کرتی ہیں۔ ہمیشہ سے اس کی تعریف کرتا ہوں۔ اور اس کو پسند کرتا ہوں"

راڈلف۔ مگر تم کو اس بات کی بڑی حیرانی ہے۔ اس غریب متروک و مہجور لڑکی سے کیوں اتنی انس ظاہر کرتا ہوں۔ ہے کہ نہ"

موفی" حضور معاف فرماویں۔ میری غلطی تھی۔ میری غلطی تھی"

راڈلف" نہیں میں آسانی سے سمجھ سکتا ہوں۔ کہ ناممکن ہے۔ کہ تم کو ظاہری حالات سے دھوکا لگ گیا ہو۔ مگر تم کو خوب معلوم ہے۔ کہ میں نے اپنی تمام زندگی میں کبھی بے سوچے کام نہیں کیا۔ اور تمہیں یہ بات بتانیکی ضرورت ہی کیا ہے جبکہ تم خود بڑے وفاداری اور عالی حوصلگی سے ہمیشہ میرے معاون و مددگار ہی ہو"

موفی۔ مجھے معلوم ہے"

راڈلف" تم کو معلوم ہے۔ کہ اس بات پر کہ جس شخص کے پاس علم بھی ہو مرضی بھی اور طاقت ہو۔ اس کو کسطرح نیکی کرنی چاہیئے۔ میرے کیا خیالات ہیں۔ ان بدبختوں کی امداد کرنا جو امداد کی طلب کریں اچھا ہے۔ ان شخصونکی تلاش کرنا جو بغیر شکایت کرنے اور گڑگڑانے کی دیانت اور قوت کے ساتھ مصائب کا مقابلہ کر رہی ہوں۔ اور انکو خبائی بغیر انکی امداد کرنا اور گناہ اور بدی کے پھندوں سے ان کو بچانا اور بھی اچھا ہے۔ لیکن ان شخصوں کو جنہوں نے کہ گناہ اور بدی کے پھندوں میں پھنسکر اور افلاس اور تنگدستی کے قابو آکر پھر بھی اپنے دل میں نیک اور شریفانہ خیالات قائم رکھے ہیں۔ پھر دیانت اور عزت کی زندگی کی طرف رجوع دلانا اور اس غرض کے لئے ہر ایک قسم کی مصیبت میں خود پڑنا اور اس کا مقابلہ کرنا یہہ سب سے بہتر اور سب سے زیادہ قابل تعریف ہے۔ نہ تھکنے والی اور نہ سیر ہونیوالی انتقام کے ساتھ بدی کا تعقب کرنا خواہ وہ بری چہرہ اور پوش لوگو غیر

ہو- اور خواہ کمخواب پہننے والوں میں ہوں- اور اس کو حالانکہ خواہ سزا دینا یہہ انصاف اور عدل ہے- بلکہ مستحق سزا پر جان بوجھ کر اپنے احسانات ضایع کرنا اور کمینہ اور بد ذات انسانوں پر اپنی ہمدردی اور محبت کا اظہار کرنا یہہ سخت ہے- مگر وہ- اور خدا کی مرضی کے برخلاف ہے- ایسے لوگ گویا خدا کی ہستی پر شک رکھتے ہیں- اور وہ جو انکی تائید کریں گویا ان کے مذہب کو ترقی دینا چاہتے ہیں"

[illegible] "میرا تو یہہ منشا نہیں تھا- کہ حضور نے اپنے انعامات [illegible] پر کئے ہیں"

[illegible] ڈلف- میرے پیارے دوست ایک بات اور سنو- تم جانتے ہو کہ وہ لڑکی جس کا میں ابھی تک ماتم کر رہا ہوں [illegible] وہ لڑکی جس کو اس سبب سے اور بھی زیادہ پیار کرتا کہ اسکی بے درد ماں بے رحم نے اسکی ساتھ ایسی بے پروائی سے سلوک کیا- وہ لڑکی اسوقت اس بے خان و مان [illegible] کی کیطرح سولہ برس کی ہوتی- علاوہ ازیں تم کو معلوم ہے- کہ اس عمر کی لڑکیوں کے ساتھ جو ہمدردی [illegible] ہے- اس کو نہیں روک سکتا ہوں- نہ کوئی [illegible]"

[illegible] "بیشک یہہ ٹھیک ہے- علاوہ ازیں مصیبت زدوں [illegible] کرنا خدا کو خوش کرنا ہوتا ہے"

[illegible] "اس میں کیا شک ہے- مگر شرط یہ ہے- کہ وہ [illegible] مدد کی مستحق ہو- اور مسٹر جارج بڑھ کر عزت [illegible] ہمدردی کا مستحق کیوں ہو سکتا ہے- جس نے ایک نیک ماں کی ایک اعلیٰ تربیت کی بدولت اپنے فرائض کو خوب ادا کیا ہے- اور سخت ہی سخت مصیبت میں حوصلہ نہیں ہاری- مگر کیا یہ خدا کو خوش کرنا [illegible] کہ ہم ایک ایسی لڑکی گناہ کے دلائل سے نکالیں [illegible] قدرت نے بڑے بڑے اوصاف دئیے ہیں- کیا وہ [illegible] لڑکی ہماری مدد اور رحم کی مستحق نہیں- جس نے [illegible] اسبات کی کہ وہ اس عظیم الشان دنیا میں [illegible] اوپر چھوڑ دیگئی- ستائی گئی- قید کی گئی- اور [illegible] کی گئی پھر بھی اپنے دل کی تہ میں وہ شرافت [illegible] نیکی کے بیج محفوظ رکھے- جو خالق نے اس کی فطرت [illegible] ودیعت کئے تھے- کاش تم نے دیکھا ہوتا- کہ پہلی [illegible] دفعہ اپنی زندگی میں نیک اور دوستانہ گفتگو [illegible] پاک مذاق کیسے مقدس خیالات اور کیسے نتائج [illegible] خیالات اس کی چھوٹی اور ناتجربہ کار دل میں [illegible] ہوئے- بس ایسے ہی- جیسے کہ موسم بہار کے آ [illegible] ہزاروں جنگلی پھول سورج کی کرنوں کو سلام [illegible] کے لئے اپنے سر زمین سے سر نکال دیتے ہیں- [illegible] گھنٹہ کی گفتگو میں مجھے فلیورڈی میری میں [illegible] دور اندیشی اور شرافت کے خزانوں کے [illegible] معلوم کئے اور میرے لبوں پر مسکراہٹ آگئی [illegible] میری آنکھوں میں آنسو بھر آئے- اس نے اپنی [illegible] بھری دانائی سے مجھے اسبات کی تاکید کی [illegible] چار آنہ فی روز اپنی کمائی میں سے بچا یا کروں [illegible] ضرورتوں سے محفوظ رہ سکوں- معلوم ہوتا ہے [illegible]

نصیحت دینے سے اس کو خوشی ہوتی ہے۔ اور جب میں نے
اس کی بات ماننے کا اقرار کیا۔ تو وہ کیسی خوش ہوئی
سبحان اللہ اس کی ان سادگی باتوں کو سن کر میرے
آنسو نکل آئے۔ لیکن میرے دوست تم پر ہی تو وہ
دیکھو۔ ا۔ ان باتوں نے اثر کیا ہے۔

مورنی۔" ذات تو ٹھیک ہوا ہے۔ بجائے اپنے رحم کرنے
کی ترغیب دینے آپ کو ایک غریب مزدور سمجھ کر جائز
روز بچانے کی ترغیب یہ تو دور اندیشی اور نیکی کا
نشان ہے۔

روڈلف۔" مس۔ ا۔ مسٹر جارج اور جیرد آتے ہیں
اور ان کے واسطے تیار کرو۔ پیرس سویرے ہی
پہنچ جاویں۔"

مسٹر جارج کی خبرگیری اور احتیاط سے تری اب پہچانی
نہیں جاتی تھی۔ اس کے سر پر کناروں والی ٹوپی
تھی جس میں سے نیچے سے سیاہ زلفیں اس کی خوبصورت چہرہ
پر پڑ رہی تھیں۔ اس کے سینے پر ایک خوبصورت ریشمی
رومال لپٹا ہوا تھا۔ جس کے نیچے ایک مخمل کا نہایت مکلف
گون تھا جو دھوپ میں نہایت ہی چمک سی رہی اسکی
چہرہ پر سنجیدگی اور سوچ بچار کے نشان ظاہر تھے۔
بعض بعض خوشیاں اس قسم کی ہوتی ہیں کہ وہ
دل میں ایک قسم کی اداسی پیدا کر دیتی ہیں۔ اور
یہ اداسی بھی پر لطف اور مزیدار ہوتی ہے۔ روڈلف
کو فلیور ڈی میری کی اداسی دیکھ کر کچھ حیرانی نہ ہوئی کیونکہ
پہلے ہی امید تھی۔ اگر وہ بہت خوشی کا اظہار
کرتی۔ اور بڑی باتیں کرتی۔ تو شاید روڈلف کی رائے
اس کی نیک فطرتی کی بابت بہت کچھ تبدیل ہو جاتی
مسٹر جارج کے متوکلانہ اور سنجیدہ چہرہ پر اسی مصائب
کے آثار نظر آتے تھے۔ وہ گوالز کے چہرہ کی طرف اس
طرح دیکھ رہی تھی۔ کہ گویا وہ اس کی پیاری ماں ہے
مسٹر جارج نے آتے ہی ا۔ گوالز کو روڈلف کے سامنے کیا
اور۔ کہا۔" ایم۔ روڈلف میری لڑکی آپ کی مہربانی اور
نیکی کا شکریہ ادا کرنے کے لئے آئی ہے۔"

مسٹر جارج کے منہ سے "میری لڑکی" آواز سنکر گوالز
نے اپنی بڑی بڑی معصوم آنکھیں اس کی طرف
پھیریں۔ اور چہرہ پر شکرگذاری کی نگاہ سے
اس کو دیکھتی رہی۔"

روڈلف۔ مسٹر جارج میں میری کی طرف سے آپ کا
شکریہ ادا کرتا ہوں۔ وہ آپکی عنایت کے لائق ہے
اور ہمیشہ تک لائق رہیگی۔"

لاگوالز۔ ایم روڈلف۔ آپ خوب معلوم کر سکتے ہیں۔ کہ کیا
سبب ہے کہ میں آپ کا شکریہ اپنی زبان سے ادا نہیں

روڈلف۔ او میری لڑکی۔ تمہاری صورت سے
نمایاں ہے۔"

مسٹر جارج۔" او۔ وہ یہ خوب معلوم کر رہی ہے
کہ رحمتی نیکی اس کے ساتھ ہوئی ہے۔ آسمان
جب وہ میرے کمرے میں داخل ہوئی۔ تو پہلی بات جو
کی وہ یہ تھی۔ کہ اس نے اپنے آپ کو میری صلیب کے
گھٹنوں کے بل گرا دیا۔"

تک نہیں کیا۔ اس سے اسکی تمیز اور انسانیت کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ کیونکہ اس کو آزمانیکی خاطر میں نے اس کو کہا " کہ میری تمہارا دل تو بڑا چاہتا ہوگا۔ کہ تم کو معلوم ہو۔ کہ یہہ تمہارا ناواقف مربی کون ہے "۔ اس پر اس نے جواب دیا۔ میں اسکو جانتی ہوں۔ میں جانتی ہوں کہ وہ میرا مربی ہے۔ اس سے زیادہ اور کیا جان سکتی ہوں "

رُوڈلف " اچھا تو امید ہے۔ کہ تم اس کو محنت کرو گی۔ تم بھی ایک عجیب عورت ہو۔ اور وہ تمہارے دل کے کسی گوشہ میں جگہ پاویگی "

مسٹر جارج۔ ہاں میں اپنا وقت اسپر اسی طرح خرچ کرونگی۔ جیسے کہ میں اس پر کرتی " یہ کہہ کر بڑھیا کے آنسو نکل پڑے۔

رُوڈلف۔ (اسکا ہاتھ پکڑ کر) " بس بس ناامید اور مایوس نہ ہو۔ اگرچہ ابتک ہماری تلاش بار ور نہیں ہوئی تاہم امید ہے۔ کہ شاید کسی دن " . . .

مسٹر جارج نے لڑکھڑاتی ہوئی آواز میں کہا۔ میرا غریب لڑکا اب بیس برس کا ہوتا "

رُوڈلف۔ کہو کہ بیس برس کا ہے "

مسٹر جارج۔ ایم رُوڈلف کاش کہ خدا تمہاری دعا سنے اور اس کو قبول فرماوے "

رُوڈلف۔ مجھے بھی امید ہے۔ کہ وہ سنیگا۔ کل میں ایک شخص مسمی رڈ آرم کی تلاش میں گیا۔ مجھے امید تھی۔ کہ کچھ پتہ ملیگا۔ مگر افسوس کہ رڈ آرم نہ ملا۔ اس شخص کے گھر سے میں آرہا تھا۔ کہ ... ایک اتفاق سے یہ لڑکی مجھے مل گئی۔

مسٹر جارج " خیر اتنا ہی سہی ... کہ خدا نے آپ کو یہ توفیق اور موقعہ دیا۔ ... بدقسمت کو امداد دی "

رُوڈلف۔ روچ فورٹ سے کچھ خبر نہیں آئی "

مسٹر جارج کانپتے ہوئے۔ اور آہستہ آواز میں بولی " کوئی نہیں "

رُوڈلف " بہت خوب ہوا۔ اب کوئی شک نہیں " کہ وہ بہوت جہاز وغیرہ زندگی کاٹنے سے تو بچ گیا۔ مگر دل ... دل میں پھنس کر ہلاک ہو گیا " —— کہ

مسٹر جارج۔ (حسرت اور دکھ سے) " او۔ بہا ... او میرے بیٹے کا باپ۔ یا الٰہی میرا بچہ ابھی زندہ ہو۔ اس نے میری طرح اپنا نام نہ بدل لیا ہو۔ ہائے شرم شرم اگر جدائی میں ختم نہیں ہو جاتی۔ شاید اس کے باپ نے اپنی خوفناک دھمکی کو پورا کر دیا ہے۔ خیر نہیں اس نے میرے بچے سے کیا کہنا ہے ؟ وہ میرے بچے کو ... سے کیوں لیگیا۔

رُوڈلف (تفکر سے) " میں اس راز کو نہیں ... کر سکتا۔ پندرہ برس ہوئے جبکہ وہ تمہارے بیٹے کو لے گیا۔ مگر میں نہیں سمجھہ سکتا کہ اس سے اس کو فائدہ کیا ... ہے تم نے کہا ہے کہ وہ اس وقت کسی دوسرے ملک کو بھاگ جانے کی فکر کر رہا تھا۔ تو اس صورت میں بچہ ساتھ ہونا تو گویا اس کے لئے ایک بوجھ تھا۔ کچھ سمجھ ...

آئی۔ کہ اصل بات کیا ہے؟"

مسز جارج۔ ایم رڈلف ہائے! جب میرا خاوند (وہ یہ لفظ بولکر کھکھیا اٹھی) سرحد پر جاکر پیرس کو واپس لایا گیا۔ اور جیلخانہ میں ڈالا گیا۔ تو میں اس کے پاس گئی۔ اسنے مجھے یہ خوفناک لفظ کہے۔ میں تمہارے بچے کو اس لئے لیگیا کہ تم اس کو محبت کرتی ہو۔ اور اس ذریعہ سے شاید تم کو مجبور کرونگا۔ کہ مجھے روپیہ بھیجو۔ کیونکہ مجھے تو صرف روپیہ ہی سے غرض ہے۔ وہ زندہ ہے یا مرگیا ہے۔ اس سے تم کو کچھ سروکار نہیں۔ لیکن اگر وہ زندہ ہوگا۔ تو اچھے ہاتھوں میں ہوگا۔ اور بچہ کو بچے کی ہاتھ سے بھی ایسی ہی شرم اٹھانی ہوگی۔ جیسے خاوند کے ہاتھوں اٹھانی پڑی ہے"

اس واقعہ کے ایک مہینہ بعد میرے خاوند کو جہاز و نیز عمر بھر کام کرنیکی سزا کا حکم ہوا۔ اس وقت سے میں نے خط لکھے ہیں۔ منتیں کی ہیں۔ التجائیں کی ہیں۔ مگر فایدہ ندارد۔ مجھے کچھ معلوم نہیں ہوا۔ او ایم رڈلف اسکے [illegible] کہاں ہے"۔ یہ الفاظ کہکر بچہ کو بچے کے ہاتھ سے بھی ایسی ہی شرم اٹھانی پڑیگی۔ جیسے کہ خاوند کے ہاتھ سے اٹھانی پڑی ہے۔ ہر وقت میرے کان میں گونجتی رہتی ہے۔

رڈلف۔ مگر یہ ایک نرالی قسم کا ظلم ہے۔ وہ اس بدنصیب بچے کو کیا برباد کرے۔ اس کی زندگی کیوں خراب کرے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ اس کو لے ہی کیوں جاوے!

مسز جارج۔ میں نے جو کہا ہے۔ کہ مجھے روپیہ بھیجنے پہ مجبور کرنے کے لئے۔ اگرچہ اس نے مجھے تباہ کر دیا تھا۔ مگر میرے پاس پھر بھی کچھ تھا۔ آخر وہ بھی برباد ہوگیا۔ باوجود اسکی شرارتوں کے میرا خیال تھا۔ کہ وہ کچھ روپیہ اس زر کثیر میں سے میرے بچے کی پرورش میں خرچ کریگا"!

رڈلف۔ اچھا یہ بتاؤ کہ تمہارا کوئی نشان نہیں رکھتا جس سے کہ وہ شناخت کیا جاسکے"!

مسز جارج۔ بس صرف وہی ایک نشان جو میں نے آپ کو بتایا ہے۔ ایک چھوٹے مقدس کنوار کی تصویر جو ایک چاندی کے زنجیر سے اسکے گلے میں پڑی ہوئی تھی۔ یہ ایک نشان تھا۔ پوپ نے برکت دی تھی۔

رڈلف"۔ اچھا حوصلہ کرو خدا قادر مطلق ہے"

مسز جارج۔ اس قادر مطلق نے تم سے میرا رابطہ قائم کیا ہے"

رڈلف"۔ ہوا تو ہے۔ مگر بہت دیر سے! شاید میں آپکو کئی برسوں کی محنت اور تکلف سے بچالیتا"

مسز جارج۔ او ایم رڈلف تمہارا مجھپر بڑا ہی بار احسان ہے"

رڈلف"۔ کس طرح! میں نے اس فارم کو خریدا۔ آپنے میری خاطر یہ ذمہ لیا کہ اس کا انتظام اور بندوبست کریں۔ آپکی عقلمندی احتیاط اور ہشیاری کی بدولت اس فارم سے مجھے اتنا نفع"!

مسز جارج"۔ آپ کو نفع۔ ابھی قریباً سارا نفع۔ تو مزدوروں اور غریب کسانوں کی حالت درست کرنے

صرف کیا جاتا ہے - اور جو کچھ بچ رہتا ہے۔ وہ جہر بار ابی لسبورٹ کی دربعہ ضلع کے دوسرے افلاس زدوں کی امداد کے لئے خرچ کر دیا جاتا ہے"

رڈلف - چاہتا تھا کہ کسی حیلے سے اپنی تعریفیں نہ سنی سوا اس نے کہا " او بہ الی صاحب بڑے اچھے آدمی ہیں۔ کیا آپ نے ان کو میرے آنیکی خبر دی تھی - میں چاہتا ہوں کہ اسی بیچاری عزیزہ کو اُسے دکھاؤں - اُسے میرا خط بھی مل گیا ہوگا"

مسٹر جارج " مسٹر مرنی نے آج یہاں پہنچتے ہی آپکا خط ان کو دیدیا تھا۔

رڈلف " اگر خط میں میں نے اس غریب اور بے کس لڑکی کی ایک مختصر تاریخ اپنے پسندیدہ صفات کلوحی تین کے پاس بیان کی ہے مجھے یقین نہ تھا - کہ میں آج اس جگہ آسکونگا۔ اگر ویسا ہوتا تو مرنی میری کو اپنے ساتھ لاتا -

یہ گفتگو باغ میں ہو رہی تھی - اس اثنا میں ایک مزدور آیا - اور بولا - میڈم پارسن ! آپکا انتظار کر رہا ہے "

رڈلف " اری لڑکی - سواری کی گھوڑی ابھی پہنچی ہیں کہ نہیں "

مزدور " ہاں ایم رڈلف - گاڑی میں جوتی جا رہی ہے - یہ کہکر وہ چلا گیا"

مسٹر جارج " پادری اور فارم کے سارے رہنے والے فلیوڈی میری کے محافظ اور مربی کو صرف ایم رڈلف ہی کر کے پکارتے تھے - اور اس کی حیثیت سے اس کو دیکھتے تھے مرنی کامل درجہ کا معتبر آدمی تھا - اور اگرچہ وہ خلوت اس کو ہمیشہ بڑے بڑے آداب اور القاب کے ساتھ مخاطب کرتا تھا - لیکن خلوت میں بڑی احتیاط سے ہمیشہ اس کو ایم رڈلف ہی کے نام سے پکارا کرتا تھا۔

جب مسٹر جارج اور رڈلف پھر گھر میں اکٹھے ہوئے تو رڈلف نے کہا - میرے مہربان مسٹر جارج میں یہ ظاہر کرنا بھول گیا ہوں - کہ میری کی پھیپھڑے بڑے ضعیف ہیں - افلاس اور مصائب نے اس کی صحت پر بہت بڑا اثر کیا ہے - آج صبح جو میں نے اس کی چہرے کی طرف غور سے دیکھا - تو میرے دل میں اس کی زردی نے بڑا وسواس پیدا کر دیا - پھر میں نے غور کیا ہے - کہ اس کے رخسار قدری مائل بسرخی ہیں اور اس کی آنکھیں غیر معمولی درجہ پر چمکتی ہیں جن سے مجھے ڈر پیدا ہوا - کہ اسے ضرور بخار ہوگا - اس کی حالت در حقیقت ایسی نازک سی معلوم ہوتی ہے - کہ اس پر بڑی احتیاط کرنی پڑیگی "

مسز جارج " آپ کچھ فکر نہ کریں - مجھ میں جتنی طاقت ہے کوئی کسر اٹھا نہ رکھونگی - علاوہ ازیں اس کی عمر ابھی چھوٹی ہے - اور دیہات کی تازہ ہوا اور عمدہ خوراک اسکے جسم پر بڑی جلدی اپنا اثر دکھاوینگی - آپ دیکھینگے - کہ چند روز میں وہ ایسی تیار ہو جاویگی - کہ شناخت نہ ہو سکیگی "

رڈلف " آپ پر تو مجھ کامل اعتبار ہے - مگر آپکے

دیہاتی طبیبوں اور ڈاکٹروں پر مجھے ذرا بھی اعتماد نہیں۔ میں مرفی کو حکم دیدوں گا۔ کہ بہتر ذاتی طبیب کو جو ایک جبتی ڈاکٹر ہے۔ اور بڑا کاریگر ہے۔ جا کر لے آوے آپنے اسی کی ہدایتا اور نسخوں کو برتنا۔ گاہے بگاہے مجھے بھی اس کی صحت کی اطلاع بھیجتے رہنا جب بہت میں وہ صحیح و سالم ہو جاویگی۔ اور اس کی طبیعت ایک ٹھکانے لگ جاویگی۔ تو اپنی آئیندہ زندگی کی بابت کھلکر بات کریگی۔ شاید یہ بہتر ہوگا۔ کہ اگر آپ پسند کریں۔ تو وہ ہمیشہ آپ کے ہمراہ رہے ۔"

مسز جارج۔ ایم رڈلف یہ تو میری عین خواہش ہے میں اس کو اس لڑکی کے بجائے سمجھونگی۔ جس کا ماتم میں دن رات کرتی رہتی ہوں ۔"

رڈلف ۔" اچھا امید رکھو۔ دیکھو پردہ غیب سے کیا ظہور میں آتا ہے۔

جب رڈلف اور مسز جارج فارم کے قریب آئے۔ تو مرفی اور میری بھی ان کو آملے۔ مرفی نے لاگو الز کا ہاتھ چھوڑ دیا۔ اور رڈلف کے پاس آکر بڑی گھبراہٹ سے اس کے کان میں کہا۔ اس چھوٹی لڑکی نے تو میرا دل فریفتہ کر لیا ہے۔ میں نہیں جانتا۔ کہ اس میں کیسی کشش ہے۔ او۔ میں تو ایک وحشی تھا۔"

رڈلف نے اس کا ہاتھ دبایا۔ اور مسکرا کر کہا۔" مرفی مجھے معلوم تھا۔ کہ تم اس کی قدر کروگے ۔"

مسز جارج۔ ڈ میری کے بازو پر سہارا لگائے ہوئے اسکے ساتھ ایک چھوٹے سے کمرے میں داخل ہوئی۔ جہاں ابی لاپورٹ انتظار کر رہا تھا۔ مرفی اپنی روانگی کے لئے تیاری کرنے گیا۔ اور مسز جارج اور میری اور رڈلف اور پادری اکھٹے وہاں رہے ۔

اس کمرے میں آرائش کے سامان کچھ بہت تو نہ تھے مگر آسائیش کے سامان کافی تھے۔ اور اس کی ساری حیثیت ویسی ہی تھی جیسی کہ رڈلف نے اپنی خیالی تصویر میں لاگو الز کے پاس بیان کی تھی۔ ایک موٹے قالین فرش پر بچھی تھی۔ چولہا گرم تھا۔ اور گلدستے پھولوں کے کمرے کی ہوا کو معطر کر رہے تھے۔ اور طاقیوں سے چراگاہ چھوٹا دریا سا اور اسکی پرے پہاڑی جس پر اخروٹ کے درخت لگے ہوئے تھے۔ سب صاف نظر آرہے تھے ۔"

ابی لاپورٹ جو اسی برس سے زیادہ عمر کا تھا۔ چولہے کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ یہ شخص انقلاب عظیم کے آخری دنوں سے پھر اب تک اس علاقہ میں پادری کا کام کرتا رہا اس کا جسم دبلا پتلا تھا۔ اس کی شکل بزرگانہ تھی اور اس پر ایک قسم کی اندوہگین اداسی برس رہی تھی اسکے سر کے سفید اور لمبے بال اس کی قمیص پر پڑ رہے تھے جس پر کئی مقاموں پر ٹانکے لگے ہوئے تھے۔ یہ نیک دل اتنا بوڑھا تھا۔ کہ اسکے ہاتھ ہمیشہ لرزاں رہتے تھے اور جب کبھی وہ ان کو اونچا اٹھاتا تھا۔ تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا برکت دے رہا ہے ۔

رڈلف ۔" پادری صاحب مسز جارج نے اس جوان لڑکی کی پرورش اور تربیت کا ذمہ لیا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ بھی اس معاملے میں کچھ مہربانی فرماویں گے ۔"

ہے۔ یہ اس کا حق ہے۔ کہ ہم اس کی خاطر داری کریں
جیسا کہ ان سب کا حق ہے۔ جو ہمارے پاس آتے ہیں۔ ابھی
سے میری لڑکی خدا کا رحم لا انتہا ہے۔ اور اس وقت اس
نے اس رحم کا اسطرح ثبوت دیا ہے۔ کہ تم کو تمہارے گندے
اور مکروہ حالت سے کھینچ کر نکال لیا ہے۔ مجھے سب کچھ معلوم
ہے۔" یہ کہکر اس نے میری کا ہاتھ پکڑا اور پھر کہا۔" اس
فیاض شخص نے جس نے تم کو بچایا ہے۔ کتاب مقدس کے
مقولہ کو پورا کیا ہے۔ نیکوکار آدمی ہے۔ اور خدا سنتا
ہے۔ خدا ان کے نزدیک ہے۔ جو دل شکستہ ہیں۔ وہ ان کا
ہاتھ پکڑ لیتا ہے۔ جو تائب دل لیکر اس کی طرف آتی
ہیں۔"

اب تم اللہ کے رحم کے مستحق اپنے آپ کو ثابت کرو۔ اور
اس نیک راہ میں جہاں تک مجھ سے ہوسکیگا۔ میں
تمہاری امداد کروں گا۔ مسز جارج میں تو تمہارے لیے
ایک نمونہ ہونگا۔ اور مجھ میں ایک خیر خواہ ناصح۔ خدا
اپنے کام کو ختم کریگا۔

لاگوالز۔ ان باتوں کو سنکر پادری کے پاؤں پر گر پڑی
اور سسکتی ہوئی بولی میں ان شخصوں کے حق میں ہمیشہ
دعا کرونگی۔ جو مجھکو خدا کی راہ پر لائے ہیں۔" یہ نظارہ
دیکھکر مسز جارج اور رڈلف اور پادری سب کے آنسو نکل
پڑے۔"

ماں۔" میری بچی اٹھو۔ خدا جلدی ہی تمہارے ان تمام
گناہوں کو بخشدیگا۔ جنمیں تم بے جانے اور بغیر ارادے
اور منشا کے مبتلا کی گئی تھیں۔ وہ فرماتا ہے کہ میں توبہ کرنیوالوں
کی امداد کرتا ہوں۔ آخر میں مرفی نے آکر دروازہ کھولا
اور کہا۔ ایم رڈلف گھوڑے تیار ہیں۔

رڈلف۔" (اٹھکر) اب باپ الوداع۔ مسز جارج الوداع
بس اب بچہ آپکے سپرد کرتا ہوں۔ اور خود جاتا ہوں۔
الوداع۔ الوداع۔ میری! میں پھر جلدی واپس آؤنگا

بوڑھا پادری۔" رڈلف کی روانگی دیکھنے کے لاگوالز
اور مسز جارج کی بازوؤں پر سہارا لگائے ہوئے کمرے سے باہر نکلا
یہ ایک عجیب گروہ تھا۔ ایک بوڑھا پادری جو سخاوت امید
اور عفو کا مجسم تھا۔ ایک عورت جسنے لڑکی اور ماں کی مارے
ہوئے مصائب دیکھے ہوئے تھے۔ اور ایک چھوٹی لڑکی جو ابھی
سن بلوغ کو بھی نہیں پہونچی تھی۔ اور جس نے افلاس
کے مارے سخت گناہ آلودہ زندگی کی ایک منزل طے
کی تھی۔"

رڈلف گاڑی میں داخل ہوگیا۔ مرفی بھی اس کے پاس
بیٹھ گیا۔ اور گاڑی روانہ ہوگئی۔"

بارھواں باب

جائے ملاقات

جس دن کہ رڈلف نے لاگوالز کو مسز جارج کے سپرد کیا
اس کے دوسرے روز دوپہر کو ہی رڈلف اپنا روزمرہ کا
مزدوروں کا لباس پہنے ہوئے بستی کے کوچہ بندی کے
قریب فلورڈ باسکٹ کے شرابخانہ کے دروازہ پر
کھڑا تھا۔"

پچھلی شام دس بجے سلیشر نے وہ اپنا اقرار پورا کیا تھا

جو اس نے رڈلف سے کہا تھا۔ ہمارا یہ بیان ہمارے ناظرین پر اس ملاقات کے نتیجہ کو ظاہر کر دیگا۔ دوپہر کا وقت تھا۔ اور مینہ زور شور سے پڑ رہا تھا۔ کثرت بارش کے باعث دریائے سین بھی چڑھا ہوا تھا۔ اور گھاٹ کا کچھ حصہ پانی کے نیچے چھپ گیا ہوا تھا۔ رڈلف اضطراب سے وقتاً فوقتاً کوچہ بندی کیطرف دیکھتا تھا۔ آخرکار اس نے دیکھا۔ کہ ایک مرد اور ایک عورت دور سے چھاتا لگائے ہوئے آ رہے ہیں۔ جب اس نے غور سے دیکھا تو معلوم کیا۔ کہ وہ سکول ماسٹر اور اول ہیں۔"

ان دونوں اشخاص کی حالت اور ظاہری ہیئت بالکل متبدل تھی۔ بدمعاش سکول ماسٹر نے اپنی ٹوٹی پھوٹی پوشاک اتار دی ہوئی تھی۔ اور اس کے بجائے اب ایسی شریفانہ پوشاک پہنی ہوئی تھی۔ کہ کوئی گمان نہ کر سکتا تھا۔ کہ یہ وہی خونی سکول ماسٹر ہے۔ بلکہ ہر ایک ناواقف کا یہی گمان ہوتا تھا۔ کہ یہ کوئی شریف باشندہ شہر ہے۔"

کانی عورت نے بھی عید منائی ہوئی تھی۔ اس نے ایک نقلی کشمیری شال اوڑھی ہوئی تھی جس کی ساخت میں ریشم اور اون ملی ہوئی تھیں۔ اسکے ہاتھ میں ایک بڑی ٹوکری تھی۔"

مینہ کچھ دیر کے بعد بند ہو گیا۔ رڈلف کے دل میں اس بانکی جوڑے کو دیکھ کر نفرت تو سخت پیدا ہو گئی۔ مگر وہ اس نفرت پر غالب آ کر ان کو ملنے کے لئے آگے بڑھا۔ شرابخانہ کے گنڈوں والی بولی کے بجائے سکول ماسٹر نے اب بھلے مانسوں کی بولی اختیار کی ہوئی تھی۔ اور اس کو لوگوں کو یہ خیال آتا تھا۔ کہ وہ کوئی اچھا پڑھا لکھا آدمی ہے۔

جب رڈلف نزدیک آیا تو راہزن نے جھک کر اس کو سلام کیا۔ سکریچ اول نے بھی بڑے ادب سے سلام کی۔

سکول ماسٹر۔ "آئیے۔ آئیے مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے۔ کہ ہم کو پھر ملاقات کا موقعہ ملا ہے۔ گذشتہ رات آپنے مجھے دو مکے عنایت کئے۔ جو اگر کسی گینڈے کو لگتے تو شائد وہ بھی اٹھنے کے قابل نہ رہتا۔ مگر اسکا تو اب ذکر ہی نہیں۔ میرا خیال ہے کہ آپنے صرف تمسخر کیا تھا۔ اب اس واقعہ ہی کو دل سے محو کر دینا چاہئے۔ کیونکہ اب ہم دنیا کے کام کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔ کل گیارہ بجے میں نے مادر پونس کے ہاں سلبٹر کو دیکھا؟ میں نے اس کو کہا۔ کہ آج صبح ہم کو اس جگہ ملنا اور ہمارے ساتھ شریک ہونا مگر اس نے قطعی انکار کر دیا۔"

رڈلف۔ "تمہیں منظور ہے کہ نہیں۔"

سکول ماسٹر۔ مہربانی کر کے اپنا اسم شریف تو بتا دیں۔"

رڈلف۔ "میرا نام رڈلف ہے۔"

سکول ماسٹر۔ "ایم رڈلف۔ چلو ذرا فلور یا سکیٹ میں چلیں۔ ہم نے کھانا نہیں کھایا۔ کھانا بھی کھا جاوینگے۔ اور اس چھوٹے سے معاملے کی نسبت گفتگو

بھی کرتے جاوینگے"

روڈلف۔ "بہت خوب"

سکول ماسٹر۔ "اگر چلتے چلتے باتیں کرتے جاویں تو کیا مضائقہ ہے۔ بھلا یہ بتاویں۔ تم نے اور سلیشر نے ہمارا کم سے کم دو ہزار روپیہ کا زیان کر دیا ہے۔ سو اس کے واسطے تم کو مجھے اور میری عورت کو کچھ عوضانہ دینا چاہئے۔ یا نہیں؟ اول نے اس لمبے جنٹلمین سے سینٹ اون کے نزدیک ملنے جانا تھا۔ ابھی وہی جنٹلمین آپکی تلاش کرتا ہوا آیا تھا۔ خیر اس نے ہم سے دو ہزار روپیہ کا اقرار کیا ہوا تھا۔ مگر سلیشر نے سارا کام خراب کر دیا"

خیر۔ فاینا جاؤ اور پاسکٹ میں ایک کمرہ لو۔ اور کھانے کے لئے حکم دو۔ دیکھو ایک ران گوشت کی لے لینی۔ کچھ روٹیاں۔ تھوڑی سی چٹنی اور اول درجہ کے شراب کی دو بوتلیں۔ بس کافی ہوگا"

اول جس نے کہ روڈلف سے ایک لحظہ کے لئے بھی آنکھ نہ اٹھائی تھی سکول ماسٹر کی طرف آنکھ کا اشارہ کرکے پاسکٹ میں چلی گئی"

سکول ماسٹر۔ "ایم روڈلف سلیشر نے مجھے سب کچھ بتا دیا تھا۔ کہ وہ جنٹلمین مجھے دو ہزار روپیہ دیکر آپکے ساتھ مجھ سے لڑانا چاہتا ہے۔

روڈلف۔ "اچھا اچھا"

سکول۔ "ابھی اچھا کہاں ہے۔ یہ کمبخت سلیشر اول کو سینٹ اون کے پاس ہی جا ملا۔ اور جس نے ملتے جنٹلمین کو دیکھ لیا۔ تو اس کے بعد ایک لمحہ کے لئے بھی اول سے پرے نہ ہٹا۔ بھلا جنٹلمین کو کہاں جرات ہو سکتی تھی۔! وہ اول کے نزدیک تک نہ آیا۔ بات کرنیکو بھلا بڑی بات ہے۔ اب میں یہ کہتا ہوں کہ تم ہمارے دو ہزار کی کسی طرح سے کسر پوری کرو"

روڈلف۔ "بڑی آسان بات ہے۔ میں نے سلیشر کے سامنے ایک بڑا نافع کام تجویز کیا ہے۔ اس نے پہلے تو منظور کر لیا۔ مگر پیچھے اس کا دل بدل گیا"

سکول ماسٹر۔ "اس کی ایسی ہی طبیعت ہے قائم نہیں رہا کرتا"

روڈلف۔ "مگر جب اس نے انکار کر دیا۔ تو اس نے مجھے کہا"

سکول ماسٹر۔ "اس نے مجھے کہا۔ کہو"

روڈلف۔ "خدا کی مار۔! تم اپنی قواعد دانی کا بڑا اظہار کرتے ہو"

سکول ماسٹر۔ "یہ تو میرا عین فرض ہے۔ جانتے نہیں۔ کہ میں سکول ماسٹر ہوں"؟

روڈلف۔ "خیر اس نے مجھے کہا کہ گو میں اس بات کو پسند نہیں کرتا۔ مگر کوئی وجہ نہیں کہ اور بھی اس کو ناپسند ہی کریں۔ پھر اس نے تمہارا پتا دیا۔ کہ تم مجھے اس کام میں مدد دے سکو گے"

سکول ماسٹر۔ "گستاخی معاف۔ ذرا یہ تو بتاؤ کہ تم نے سلیشر کے ساتھ سینٹ اون کے قریب جاکے ملاقات مقرر کیوں کی۔ جس سے اس کی اوٹ سے بیٹھ

ہوگئی۔ سلشر سے بھی میں نے اس کی وجہ پوچھی۔ مگر مجھے اس نے کافی شافی جواب نہ دیا۔"

رڈلف" نے اپنا ہونٹ اپنے دانتوں سے کاٹا۔ اور ناک چڑھا کر جواب دیا" ٹھیک ہے کیونکہ میں نے اس لحاظ سے کہ شاید وہ میری تجویز کو نہ مانے۔ اس کو اپنی تجویز کا صرف تھوڑا سا حصہ بتایا تھا۔

سکول ماسٹر۔ بڑی اچھی بات ہے۔"

رڈلف۔ دو طرح سے۔ کیونکہ میں نے اپنے دل میں دو باتیں بٹھائی ہوئی تھی

سکول ماسٹر۔ تم بڑے احتیاط کرنے والے آدمی ہو تم نے سلیشر کے ساتھ سنٹ اون کے قریب ملنا اس لئے مقرر کیا کہ تم.."

رڈلف" کو خوش قسمتی سے اسوقت ایک بات سوجھ گئی۔ جس سے کہ سکول ماسٹر کی پوری تسلی ہوسکتی ہے اور اس نے جواب دیا۔ سنو میں نے یہہ سوچی تہی۔ کہ اس گھر کا مالک دیہات میں ہے۔ مجھے اس بات کا اندیشہ تھا کہ وہ کبھی جلدی پیرس کو واپس نہ آ جائے۔ اس بات کی پوری تحقیقات کرنے کے لئے میں بتبرفٹ کو گیا۔ جہاں کہ اسکا دیہاتی گھر ہے۔ وہاں سے میں نے معلوم کیا۔ کہ وہ پرسوں پیرس کو واپس آئیگا۔"

سکول ماسٹر" ٹھیک ہے۔ مگر میں اپنے سوال کا جواب مانگتا ہوں۔ تم نے سلیشر کو سینٹ اون پر ملنے کے لئے کیوں کہا تہا؟"

رڈلف" معلوم ہوگیا ہے۔ کہ تم سمجھ گئے بڑے تیز نہیں ہو۔ پیبرفٹ سے سینٹ اون کا فاصلہ کتنا ہے"

سکول۔ کوئی دو کوس۔"

رڈلف" اور سینٹ اون سے پیرس کا۔"

سکول ماسٹر" قریبًا اتنا ہی۔"

رڈلف" خوب! اگر پیبرفٹ والی مکان میں کوئی نہ ہوتا۔ اور مالک پیرس کو واپس آگیا ہوتا۔ تو میں وہاں پر خوب کام کرسکتا تہا۔ یہ کام پیرس میں پُرمنافع تو نہیں تہا۔ مگر خیر پہر بہی اچھا تہا۔ میں سلیشر کے پیچھے سینٹ اون کی طرف گیا۔ جو وہاں میرا انتظار کررہا تہا۔ ہم ایک چھوٹی سی سڑک پر سے پیبرفٹ کو آسکتے تہے۔ جس سے میں واقف تہا۔" اور

سکول ماسٹر۔ تمہیں میں خوب سمجھ گیا ہوں۔ اور اگر کام پیرس میں کرنا ہوتا؟"

رڈلف" تو ہم لاربودسٹ کے راستہ ای ڈی فیوس کی طرف آسکتے تھے۔"

سکول ماسٹر۔ یہ تو بڑی آسان اور عمدہ تجویز تہی سینٹ اون تم نے بڑی عمدہ جگہ منتخب کی تہی۔ اب میں سمجھ گیا ہوں۔ کہ سلیشر سنٹ اون میں کیوں تہا۔ تمہارے اس بیان سے گویا پہر یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ ای ڈی فیوررڈر والا مکان پرسوں تک بالکل خالی ہو جاویگا۔"

رڈلف" بالکل خالی۔ مگر ایک دربان ہوگا۔ اسکی کیا بات ہے۔"

سکول ماسٹر" کام نفع والا ہے۔ کیونہی فضول

محنت اور تکلیف ہے۔"

رڈلف۔ ساٹھ ہزار روپیہ نقد مالک مکان کے مطالعہ خانہ میں پڑا ہے۔"

سکول ماسٹر۔ تم مکان کے گردوپیش سے خوب واقف ہو۔"

رڈلف۔" ایسا ہی جانتا ہوں جیسا کوئی اپنے گھر کو جانتا ہے۔"

سکول ماسٹر۔ بس اب چپ ہو۔ لوگ سنتے ہیں۔"

اب وہ فلور ماسکٹ کے اندر پہونچے۔ اول ان کا انتظار کر رہی تھی۔ ان کو دیکھتے ہی بولی۔" اسطرف اسطرف کہانا سب تیار ہے۔

رڈلف کئی وجوہات سے چاہتا تہا۔ کہ سکول ماسٹر پہلے داخل ہو۔ مگر سکول ماسٹر اس کا ادب کرنے پر اس وقت ایسا تلا ہوا تہا۔ کہ اسنے اس کو پہلے گذرنے کے لئے مجبور کر دیا۔ بیٹھنے کے پہلے سکول ماسٹر نے کمرے کی دیوار پر آہستہ سے ہاتھ مارا۔ تاکہ وہ معلوم کرے کہ وہ کتنی موٹی ہے۔ اور آیا اس سے آواز گذر سکتی ہے یا نہیں۔ خوب دیکھ کر وہ بولا۔" کوئی فکر نہیں ہے دیوار موٹی ہے۔ کہانا آجاوے تو پھر کوئی ہماری گفتگو کو نہیں سن سکیگا۔"

ایک نوکر اتنے میں کہانا لے آیا۔ پیشتر اسکے کہ وہ دروازہ بند کرکے باہر نکلے۔ رڈلف نے دیکھا۔ کہ مرتی اپنے محبوب کوئلہ فروشوں کی صورت میں پاس کے کمرہ میں ایک میز پر سنجیدہ صورت بنا کر بیٹھا ہے۔"

یہ کمرہ جسمیں کہ تینوں مہمان بیٹھے تھے تنگ تہا۔ اس کے اندر ایک طاقی تہی۔ جو گلی کی طرف کہلتی تہی۔ اس طاقی کے مقابل میں کمرہ کا دروازہ تہا۔ سکیچ اول اپنی میز اس طاقی کی طرف کرکے بیٹھ گئی۔ خیر ایک طرف سکول ماسٹر بیٹھ گیا۔ اور اس کے سامنے رڈلف۔"

جب نوکر باہر نکل گیا۔ تو سکول ماسٹر اٹھکر رڈلف کے پاس ہو بیٹھا۔ تاکہ وہ اس کے دروازہ کے درمیان رہے۔ پہر وہ بولا۔" ہم اس جگہ اچھی طرح سے گفتگو کر سکتے ہیں۔ اور علاوہ ازیں ہمیں اونچی بولنے کی ضرورت ہی کیا ہے!

رڈلف۔" تم اس جگہ اس لئے آبیٹھے ہو کہ میں باہر نہ جا سکوں۔"

سکول ماسٹر۔" ہاں اسی لئے" یہ کہکر اس نے اپنی جیب سے ایک چھرا نکالا۔ اور اس کی طرف اشارہ کرکے کہا۔" یہ دیکھتے ہو۔"

رڈلف۔ خوب ہے۔"

سکول ماسٹر نے اپنی ناک چڑہا کر اور اپنی آنکھوں سے ایک عجیب قسم کا اشارہ کیا۔ جسپر رڈلف نے بڑی متانت سے اپنے اوپر والے کوٹ کے اندر سے ایک دو گولیوں والا پستول نکالا۔ اور سکول ماسٹر کو دکہا کر پہر اپنی جیب میں رکھ لیا۔

سکول ماسٹر۔ بہت خوب ہم ایکدوسرے کے معنے سمجھتے ہیں۔ اب اگر مجھے کوئی گرفتار کرنیکے لئے

آدمی - خواہ اس میں تمہاری سازش ہو - خواہ نہو
بس پہلی تمہارا قیمہ کرونگا" یہ کہکر اس نے ایک حقارت
کی آگ بھری نگاہ رڈلف پر ڈالی -

اول - او میں بہی تم پر ٹوٹ پڑونگی - اور اپنے عاشق
کو مدد دونگی -

رڈلف نے کوئی جواب نہ دیا - اور ایک گلاس میں شراب
ڈال کر بڑے آرام اور ٹھنڈے دل سے چڑھا گیا - اسکی
اس متانت اور بے پرواہی نے سکول ماسٹر کو دہوکا
دیدیا - اور سکول ماسٹر بولا " میں نے صرف تم کو اطلاع
دی ہے - اور کچھہ مطلب نہ تہا "

رڈلف " خیر - کوئی فکر نہیں - تم اپنی اس سوئی کو
اپنی جیب میں رکہہ لو - اور مجھے اس تمہاری سوئی
کا ڈر ہی کیا ہے - میں ایک پرانا مرغہ ہوں - میری
خاریں بڑی تیز ہیں - اچھا آؤ اب کام کی بات
کریں "

سکول ماسٹر " ہاں - کام کی بات کرنی چاہیئے
مگر میری سوئی کی تہپک نہ کرو - یہہ بڑا کام کرنیوالی
ہے "

اول " اور ایسا کام کرتی ہے - کہ کسی کو پتا نہیں لگتا
اور یہہ کام کر جاتی ہے "

رڈلف " بات میں بات آتی ہے - ا - اول ذرا یہہ
تو بتاؤ کہ تم لاگوالزکے والدین کو سچ مچ جانتی ہو "

اول " میرے عاشق کے پاس اسبارے میں دو خط
ہیں - مگر اس کُتیا کو یہ دیکھنے کبھی نصیب نہ ہونگے

اگر میرا بس لگتا تو میں اسکی آنکھیں نکال دیتی
خیر اگر کہیں وہ مجھے مل گئی - تو اس کی خوب خاطر
کرونگی "

سکول ماسٹر " بس کرو - بس کرو - باتیں بہت
کرلی ہیں - کام بہی کچھہ کرنا ہے کہ نہیں "

رڈلف " اس کے سامنے ہی بات شروع کردیں "

سکول ماسٹر " بیشک ! وہ میری آزمائی ہوئی
اور پرکہی ہوئی ہے - اور بہت سے موقعوں پر کام
آسکتی ہے - یہ بڑی کار آمد عورت ہے (اول کیطرف ہاتھ
کر) تم کو کیا معلوم ہوسکتا ہے - کہ یہ میرے کس کس کام
آئی ہے - خانُٹا - اپنی شال اُتار دو - ورنہ باہر نکلنے پر
بڑی سردی معلوم ہوگی "

اول نے شال اُتار کر پرے رکھدی - باوجود اپنے
آپ پر قابو رکھنے اور باوجود استقلال کے رڈلف حیرانی
کے سبب چونکنے سے رہ نہ سکا - جب اس نے دیکہا - کہ ایک
فاختہ ایک حلقہ کے اندر ایک چاندی کی زنجیر سے اول
کی گردن میں لٹک رہی ہے - جب اس نے اس کی
طرف غور سے دیکہا - تو اسے صاف یقین آگیا - کہ
یہہ فاختہ وہی ہے - جو مسز جارج نے بیان کیا
تہا - کہ اس کی بیٹی کی گردن میں تہی - جبکہ اس کا
باپ اسے اس کو جدا کرکے لیگیا تہا -

اس بات کو معلوم کر کے ایک ناگہانی خیال رڈلف
کے دل میں پیدا ہوا - کہ سلبشر کے بیان کے مطابق
سکول ماسٹر چہہ مہینے ہوئے کہ جہاز والوں سے بہاگ آیا ہوا

تہا۔ اور اپنے آپ کو بدوضع اور بدشکل کرنیسے پولیس کی جستجو سے بچا رہا تھا۔ اور ٹھیک چھ مہینے پہلے مسر جارج کا خاوند بہی جہازوں سے بہاگ گیا تہا۔ اور اسکا بہی کچھ پتہ نہیں لگا تہا۔ اس تمام حال پر غور کرنیسے رڈلف نے نتیجہ نکالا۔ کہ سکول ماسٹر ہی اس بدنصیب لیڈی کا خاوند ہے۔ اگر یہ نتیجہ صحیح ہو تو پہر اس کو ضرور اس لڑکی کا حال معلوم ہونا چاہئے جس کی قسمت پر مسز جارج ماتم کر رہی تہی۔ علاوہ ازیں اسکے پاس لاگوالز کی پیدائش کے متعلق بہی کچھ کاغذات ہیں۔ ان سب باتوں نے رڈلف کے شکوک ۔ کو اور بہی پکا کر دیا۔ خوشی کی بات یہ تہی۔ کہ سکول ماسٹر نے اس کی حیرانی کو نہ دیکہا۔ کیونکہ وہ اول کے آگے شراب رکھنے میں مشغول تہا۔ آخر رڈلف اول سے بولا۔ اجی تمہاری یہ زنجیر تو بڑی عجیب ہے۔"

اول۔ خوبصورت تو ہے۔ مگر بیش قیمت نہیں۔ نقلی ہے خیر جبتک کہ میرا عاشق اسے اچہی لاکر نہ دے یہی بس ہے۔

سکول ماسٹر۔ یہ بات ہماری آجکی اس ملاقات پر منحصر ہے۔ اگر کام بن گیا۔ تو سب کچھ آجائیگا۔

رڈلف۔ حیرانی اس بات کی ہے۔ کہ نقل کو اصل سے زیادہ خوبصورت بنا دیا ہے۔ تو اچہا وہ نیلی سی چہوٹی سی چیز بیچ میں کیا ہے"۔

اول" میرے عاشق نے مجھے کرسمس باکس دیا ہوا ہے"۔

رڈلف نے خیال کیا۔ کہ میری شکوک کی تصدیق ہوتی جاتی ہے۔ اتنے میں سکول ماسٹر نے کہا۔ فائنٹا اسے سنبھال کر رکھنا۔ یہ خوش قسمتی کا تعویذ ہے۔ اور اس سے دولت ملتی ہے۔

رڈلف۔ (بے پرواہی سے)" تعویذ! تمہارا بھی تعویذوں میں اعتقاد ہے۔ ا۔ اچہا یہ کہاں سے ملا تہا۔ ذرا دوکاندار کا پتا تو بتا دو"۔

سکول ماسٹر۔ اجی یہ اب نہیں بنتے ہیں جس دوکان پر یہ بنتے تھے۔ وہ بند ہوگئی ہوئی ہے یہ تین پشت پرانی ہے۔ میں اس کی بڑی عزت کیا کرتا ہوں۔ کیونکہ میری یہ خاندانی نشانی ہے۔ اور میں نے اس کو نائینٹا کو اس لئے دیدیا ہے۔ کہ وہ ان کاموں میں کامیاب ہو جنمیں وہ میری امداد کرتی ہے۔ ابہی تم دیکھو گے کہ وہ کیا کام کرتی ہے تم نے کہا ہے کہ ایی ڈی فیوزمین ایک"۔

رڈلف" ایی ڈی فیوزمین ایک گھر ہے۔ جس کا نمبر ۱ ہے۔ اس کا مالک ایک دولتمند آدمی ہے۔ جس کا نام"

سکول ماسٹر" مجھے اس کا نام پوچھنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ تم نے کہا ہے۔ کہ اس گھر میں ایک کمرے کے اندر ساٹھ ہزار روپیہ ہیں۔

سکریچ اول" ساٹھ ہزار روپیہ!" یہ پکار کر اس کا بدنما چہرہ مارے خوشی کے دیکھنے لگا"۔

ر ڈلف ۔" (سر کے اشارے سے) ۔ ہاں ۔"

سکول ماسٹر ۔" تم اس مکان کے اندرونی حالات سے واقف ہو ؟"

ر ڈلف ۔" بس یہ سمجھو کہ میں ایسا ہی واقف ہوں جیسا کوئی اپنے گھر سے واقف ہوتا ہے ۔

سکول ماسٹر ۔" کیا مکان کے اندر گھسنے میں کوئی مشکل ہے ؟"

ر ڈلف ۔" ایک دیوار سات فیٹ بلند ۔ ایک باغ اور مکان صرف ایک منزل ۔"

سکول ماسٹر ۔" اور صرف ایک دربان ہے ۔ جو اس تمام خزانہ کا نگہبان ہے ۔"

ر ڈلف ۔" صرف ایک نگہبان ۔

سکول ماسٹر ۔" اچھا تم کس طرح کام شروع کرنا چاہتے ہو ؟"

ر ڈلف ۔" کام بڑا آسان ہے ۔ دیوار پر سے پھاندو پھر تو تالا توڑ کر اندر گھسو ۔ اور یا کسی کمزور سی کھڑکی کو توڑ کر اندر گھسو ۔ ٹھیک ہے کہ نہیں ۔"

سکول ماسٹر ۔ میں کچھ نہیں کر سکتا ۔ جب تک کہ میں بچشم خود معہ اپنی عورت کے مکان کا ملاحظہ نہ کر لوں ۔ بالفرض اگر جو کچھ تم نے کہا ہے سچ ہے ۔ تو پھر آج ہی کارروائی شروع کر دی چاہئے ۔ اس نے ر ڈلف کیطرف نظر پھر کے دیکھا ۔"

ر ڈلف ۔" آج رات ! یہ تو ناممکن ہے ۔"

سکول ماسٹر ۔ بھئی ۔" اگر مالک کل واپس آگیا تو پھر کیا ۔" !

ر ڈلف ۔" خواہ کچھ ہو ۔ مگر میں آج تو نہیں جا سکتا"

سکول ماسٹر ۔" خوب ! ۔ اگر تم آج نہیں جا سکتے تو چلو میں کل نہیں جا سکتا ۔"

ر ڈلف ۔" کیوں ۔" ؟

سکول ماسٹر ۔ (کھلکھلا کر) " کیوں ؟ جو سبب آج تمہارے جانیکا مانع ہے ۔ وہی کل میرے جانیکا مانع ہوگا ۔"

ر ڈلف ۔ (کچھ دیر سوچ کر) ۔ " اچھا جبر آج ہی سہی ملنے کی جگہ معین کرو ۔"

سکول ماسٹر ۔ ملنا کہاں ہے ۔ ! میں تم سے علحدہ ہی نہیں ہونگا ۔"

ر ڈلف ۔" علحدہ کیوں نہیں ہوگے ۔ !

سکول ماسٹر ۔ علحدہ ہونیکا کیا فائدہ ہے آسمان صاف ہو گیا ہے ۔ ابھی چلکر بازار میں ایک چکر دیتے ہیں ۔ ذرا چلکر ابھی ڈی فوز کو بھی دیکھ آوینگے ۔ اور پھر تم دیکھو گے کہ میری عورت اپنا کام کیسے جانتی ہے ۔ ادھر سے فارغ ہو کر جب ابی سس میں کچھ کھائینگے ۔ اتنے میں شام ہو جاویگی ۔ بس پھر کام میں لگ جاوینگے"

ر ڈلف ۔" یوں نہیں بھئی ۔ نو بجے شام کے میں تم سے آ ملونگا ۔"

سکول ماسٹر ۔ صاف صاف بتاؤ ۔ کام کرنیکی مرضی ہے کہ نہیں ۔"

رڈلف۔ "میری تو عین مرضی ہے"

سکول ماسٹر۔ اگر مرضی ہے تو پھر شام تک تمسے جدا نہیں ہونگا۔ ورنہ"

رڈلف۔ "پھر"

سکول ماسٹر۔ ورنہ میں فرض کرلوں گا۔ کہ تم میرے لئے کوئی پھندا تیار کرانا چاہتے ہو۔ اور اسی غرض سے اب جاتے ہو"

رڈلف۔ اگر میری یہہ نیت ہوتی تو آج شام مجھے اس نیت کے پورا کرنے سے کیا چیز روک سکتی ہے"

سکول ماسٹر۔ روک کیوں نہیں سکتی۔ تمہارا یہ ہرگز خیال نہ تہا۔ کہ میں تم سے یہہ تجاوز کروں گا جو میں نے کی ہیں۔ علاوہ ازیں تم اب کسی کو میرا پتہ کس طرح دے سکتے ہو"

رڈلف۔ اس سے معلوم ہوا کہ تم کو مجھپر شک ہے"

سکول ماسٹر۔ سچ کیوں نہ بولوں شک تو مجھے ضرور ہے۔ مگر چونکہ جو کچھہ تم کہتے ہو۔ سچ ہی ہو سکتا ہے۔ اور ساٹھ ہزار کا نصف ایک اچھی رقم ہے۔ اسلئے میں جلد چلونگا۔ لیکن اگر آج نہیں۔ تو پھر کبھی نہیں اور اگر یہ کبھی نہ ہوا۔ تو پھر میں سمجھ لونگا۔ کہ تم کون ہو۔ اور میں پھر اپنے ہاتھوں تمہارا بندوبست کرونگا۔

رڈلف۔ خیر اگر یہ بات ہے۔ تو مجھے بھی کم نہ جاننا

اول۔ یہ سب فضول بات ہے۔ میں اپنی عاشق سے شفق ہوں۔ یا آج ورنہ کبھی نہ"

رڈلف۔ ان باتوں کو سنکر بڑے تردد میں پڑ گیا اس نے سوچا کہ اگر سکول ماسٹر کو قابو کرنیکا یہ موقعہ ہاتھہ سے گیا۔ تو پھر ممکن ہے۔ کہ کہیں وہ ہاتھہ نہ آسکے وہ اب ہمیشہ اپنی حفاظت کرتا رہیگا۔ اور اگر بالفرض اس کو پولیس نے پکڑ ہی لیا۔ تو وہ پھر جہازوں کو بیجایا جایا کریگا۔ اور اپنے ساتھ ہی ان تمام رازوں کو لیجا ویگا۔ جن کو میں اتنے شوق سے جاننا چاہتا ہوں۔ آخر قسمت اور اپنی جرات اور چالاکی پر بھروسہ کر کے اس نے سکول ماسٹر کو کہا "اچھا مجھے سب منظور ہے۔ اکٹھے ہی رہتے ہیں۔ اور آج ہی کام کرینگے"

رڈلف۔ بس اب میں تمہارا غلام ہوں۔ اب دو بجنے کو ہیں۔ اور قریب ہے۔ کہ پھر بارش اتر پڑے بابی ڈی فیوس یہاں سے کچھہ نزدیک نہیں ہے۔ چلو گاڑی کرایہ پر لیں۔ اور اس طرف چلیں"

رڈلف۔ "گاڑی میں چلنا ہے۔ تو پہلے مجھے چرٹ پی لینے دو"

سکول ماسٹر۔ "ہو۔ فائنتا کو تمباکو کی بو بری نہیں لگتی"

رڈلف۔ (اٹھکر) اچھا بس پہلے جاکر چرٹ خرید لاؤں"

سکول ماسٹر۔ "تم اپنے آپ کو تکلیف مت دو۔ فائنتا۔ چرٹ خرید لائیگی"

رڈلف پھر بیٹھ گیا۔ سکول ماسٹر اسکی نیت کو تاڑ گیا

تہا۔ اور چرٹ پینے کے لئے باہر نکلی۔"
سکول ماسٹر" میری عورت بڑی کارآمد عورت ہے
اگر میں اس کو کہوں کہ میری خاطر آگ میں سے گزر
تو کبھی فرق نہ کریگی۔"
رڈولف" تم نے آگ کا نام لیا ہے۔ اور مجھے سردی
لگنے لگ گئی ہے۔ یہاں بہی بڑی سردی ہے۔
"یہ کہکر اس نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے کوٹ کے نیچے
کر لئے۔ اور گفتگو کرتے کرتے اپنی جیب سے ایک پنسل
اور ایک ٹکڑا کاغذ کا نکالا۔"
اور کوٹ کے نیچے ہی بغیر دیکھا جانیکے اس نے کچھ الفاظ
گھسیٹے۔ اسنے لفظ بڑے فاصلہ پر لکھے۔ تاکہ وہ
ٹہیک پڑہے جاویں۔ کیونکہ وہ لکھتا کوٹ کے نیچے
تہا۔ اور کاغذ کو نہیں دیکھتا تہا۔
سکول ماسٹر باوجود اپنی چالاکی اور ہتیاری کے اس
نوٹ کو نہ دیکھ سکا۔ مگر اب فکر یہ تہا۔ کہ اس کو منزل
مقصود تک کیسے پہونچائے۔ یہ سوچتے سوچتے رڈولف
طاقی کی طرف گیا۔ اور موہنہ سے ایک خاص قسم
کی سرگانی لگا۔ اور ساتہہ ہی طاقی کی لکڑی کو
بجانے لگا۔ سکول ماسٹر نہ رہ سکا۔ طاقی کے پاس
آکر بولا" کیا گا رہے ہو"
رڈولف" تم کو اس سے کیا۔ جو مرا جی چاہے میں
گاؤں۔"
سکول ماسٹر۔ مجھے کیا۔ ؟ میں یہ دیکھتا تہا۔ کہ
تم اس راگ سے کسی گذرنے والے کو نہیں بلاتے۔"

رڈولف" تم بھی بڑے شکی ہیں۔ میری ہرگز یہہ
نیت نہیں ہے۔
سکول ماسٹر۔ میں ابھی سوچ رہا تہا۔ کہ اگر اس
گہر کے دربان نے ہمارا مقابلہ کیا۔ تو پہر تمہارا بہت شور کرنے
والا ہے مگر یہ میرا کوئی چہرا آواز نہیں کرتا۔ یہہ اپنا
کام بالکل خاموش کرتا ہے۔ یہہ کہکر اس نے اپنا
چہرا نکالا۔ اور رڈولف کو دکہایا۔"
رڈولف" کیا تم اس کو قتل کرنا چاہتے ہو۔ اگر تمہاری
یہ نیت ہو تو نہ آیا۔ میں اس کام [illegible]ل نہیں ہونگا"
سکول ماسٹر" لیکن اگر وہ بیدار ہو گیا۔ تو"..
رڈولف" ہم اس کو اور طرح سے قابو کر لینگے"
سکول ماسٹر۔ جو تم چاہو۔ میں یہہ سب باتیں
اسلیئے فیصلہ کرتا ہوں کہ اس وقت کھلبلی نہ پڑے
خبر جانے دو۔"

تیرھواں باب

تیاریاں .

سکریچ اول چرٹ لئے ہوئے کمرے میں پہر آئی
رڈولف نے چرٹ سلگایا۔ اور کہا۔ معلوم ہوتا ہے
کہ بارش بند ہو گئی ہے۔ چلو گاڑی کی تلاش کریں
ذرا ٹانگیں بھی کہل جاوینگی۔"
سکول ماسٹر۔ تمہاری عقل تو قائم ہے۔ کیا تم
خیال کرتے ہو۔ کہ میں ایسا ہی بیوقوف ہوں کہ

ایسے موسم اور ایسے وقت میں فائبا کو باہر پیدل لیجاؤنگا۔ اور نہ صرف اس کی خوبصورت شال کو خراب کروں گا۔ بلکہ اسکی بیش قیمت اور عزیز جان کو خطرے میں ڈالوں گا۔"

رڈلف "اچھا بھئی تمہاری مرضی۔ نوکر کو بلاؤ۔ وہی گاڑی لے آوے۔ ہم اسے بھی کچھ دیدینگے"

نوکر بلایا گیا۔ رڈلف نے اس کو پانچ روپیہ نکال کر دیئے۔ اور گاڑی لینے کے لئے بھیجا۔ اس کے بعد یہہ تینوں باہر نکلے۔ ڈلف سکریچ اول کے ادب کے مارے سب سے پیچھے نکلنا چاہتا تھا۔ مگر سکول ماسٹر کی شکی مزاج بھلا اس کو کب گوارا کرتی۔ اسکے ساتھ ہی رہا۔ اور اس کی حرکات کو بڑی تیز نگاہ سے تاڑتا رہا۔"

اس مکان کا مالک شراب بھی بیچا کرتا تہا۔ دوسرے گاہکوں کے درمیان ایک کوئلہ فروش اپنا چہرہ سیاہ کئے ہوئے اور اپنی ٹوپی اپنے ماتھے پر کھینچے ہوئے اپنا حساب بیباق کر رہا تہا۔ جبکہ یہ تینوں شخص کمرے میں داخل ہوئے۔ باوجود سکول ماسٹر اور سکریچ اول کی دیکھ بھال اور تاڑ کے رڈلف نے جو کہ اس مکروہ جوڑے کے آگے آگے تہا۔ مرلی کیساتھ جلدی جلدی اشاروں ہی میں بات کرلی۔"

تہوڑی دیر میں وہ تینوں گاڑی میں جو آ پہونچی ہوئی تہی۔ بیٹھ گئے۔"

گاڑیبان "صاحب کسطرف چلوں"

رڈلف "(بلند آواز میں)"۔ ابی ڈی۔"

سکول ماسٹر نے اس کو روک لیا اور بیچ میں بول پڑا۔ "ڈی اش۔ پاس وادی لولون کو"۔ یہ کہکر اس نے گاڑی کا دروازہ بند کر لیا۔ اور رڈلف کو کہا "تمہاری کیا عقل ماری گئی تھی۔ کہ ان بیوقوفوں کے سامنے تم بول اٹھنے لگے تھے کہ فلاں طرف چلو۔ اگر کل بھید فاش ہوجائیگا۔ تو پھر ہم آباد ہوئے کہ نہ۔ واہ جی میاں ابھی تم بڑے کچے ہو۔"

گاڑی روانہ ہوئی۔ اور رڈلف بولا "سچ کہتے ہو۔ مجھے اس بات کا خیال ہی نہ آیا تہا۔ دیکھو گاڑی چلتی سے طاقی کھولیں تو ہوا کا کیسا تیز جھونکا آتا ہے"۔ یہہ کہتے ہی اس نے جلدی سے طاقی کھولدی۔ اور بڑی پھرتی سے وہ پرچہ جسپر کہ اس نے اپنے کوٹ کے نیچے حرف لکھے تھے۔ گول مول کر کے اسنے گاڑی کے باہر پھینکدیا۔ سکول ماسٹر کی نظر اور تاڑ ایسی تیز تھی۔ کہ باوجودیکہ رڈلف نے اپنے چہرہ سے بالکل نہ جتایا۔ کہ وہ اسکی سب چالاکیوں پر غالب آگیا ہے۔ پھر بھی اس کے دل میں کچھ شک پڑ گیا۔ اور اپنا سر طاقی سے باہر نکال کر اس نے کوچوان کو کہا۔ گاڑی بیچھے پیچھے کرو۔! گاڑی کے پیچھے کوئی بیٹھا ہوا ہے!"

گاڑی ٹھہر گئی۔ اور گاڑیبان نے پیچھے مڑکر دیکھا۔ اور کہا "نہیں صاحب پیچھے تو کوئی نہیں"

سکول ماسٹر باہر کود کر بولا۔ تمہاری نظر ویسی ہی واہیات ہے۔ ٹھیرو میں خود دیکھتا ہوں۔"

سکول ماسٹر کو شک پکا گزرا تہا۔ مگر گلی میں نہ اس کو
کوئی جنبز ملی۔ اور نہ کوئی آدمی۔ اس لئے اس نے
حال کیا۔ کہ شاید مجھے غلطی لگی ہی۔ وہ پہر گاڑی پر
آ بیٹھا۔ اور بولا "شاید تم تو مجہپر ہنسو گے۔ مگر مجھے پورا
شک گزرا تہا۔ کہ کوئی آدمی ہمارے پیچھے ہے۔ گاڑی پہر
روانہ ہوئی۔ اور تھوڑی دیر میں ایک دوسری گلی میں
جا پہونچی۔ جب وہ نظر سے غائب ہو گئی تو مرفی آیا۔ اور
اس نے رڈلف کا کاغذ جو فرش کی دو اینٹوں کے درمیان
پڑا ہوا تہا۔ اُٹھا لیا۔"
کوئی پندرہ منٹ کے بعد سکول ماسٹر نے گاڑیبان کو کہا
اب گاڑی والے ہماری نیت بدل گئی ہے۔ پلیس ڈی
سیڈلین کیطرف چلو۔ جب اس نے یہ بات کہی۔ تو رڈلف
نے اس کی طرف حیرانی اور تحیر کی نگاہ سے دیکھا۔"
جب سکول ماسٹر نے اسکی حیرانی دیکھی تو کہا "جسجگہ
کا میں نے نام لیا۔ وہ ایسا ہے۔ کہ اس سے تو مختلف اطراف
کو جا سکتے ہیں۔ کل اگر کوئی بات نکل آوے۔ تو گاڑی
ہی کہیں گواہی پر نہ اٹھ کھڑا ہو۔"
جب گاڑی پلیس ڈی سیڈی ہین کے نزدیک پہونچی۔ تو
ایک لمبا آدمی ایک لمبی سواری کے کوٹ پہنے ہوئے اور ہیٹ
ٹوپی اپنی آنکھوں پر ڈالے ہوئے ایک خوبصورت شکاری
گھوڑی پر سوار پاس سے گزر گیا۔ رڈلف نے اپنا سر آگے
بڑہا کر اور مرفی کیطرف دیکھ کر کیونکہ یہ سوار مرفی ہی
تہا۔ کہا "بہائی واہ۔ جیسا گھوڑا ہے ویسا ہی سوار
ہے۔ کیا عمدہ چال سے جاتا ہے۔ تم نے بہی اس کو
دیکھا ہے۔"
سکول ماسٹر۔ وہ بڑی جلدی گزر گیا ہے۔ میں نے
نہیں دیکھا" رڈلف نے اپنی خوشی کو مخفی رکہا۔"
مرفی نے اس نوٹ کی عجیب تحریر کو جو سکول ماسٹر کی
نظر سے مخفی رہی تہی۔ خاطر خواہ طور پر پڑہ لیا تہا۔
سکول ماسٹر کو یقین ہو گیا تہا۔ کہ گاڑی کے عقب
میں کوئی نہیں۔ تو اس کے دل میں اطمینان ہو گیا
تہا۔ اول تو گئی ہوئی تہی۔ یا شاید سونیکا بہانہ ہی کر
رہی تہی۔ سکول ماسٹر نے چاہا کہ اسکی نقل کرے
اور کہا "لو جی میاں رڈلف معاف کرنا۔ میں ذرا سوتا
ہوں۔ کیا کروں یہہ گاڑی کی کھڑکھڑاہٹ تو میرے
لئے باجے کا حکم رکھتی ہے۔ یہ دیکھو مجھے نیند سی آ گئی
ہے۔"
ظاہر تو اس نے یہ کہا۔ کہ وہ سونے لگا ہے۔ مگر اصل منشا اسکی
یہ تہی۔ کہ سونے کے بہانے تاڑے۔ کہ رڈلف کے چہرے سے اسکے
دل کا کچھ پتہ لگتا ہے۔ کہ نہیں۔ رڈلف اس کی
نیت کو تاڑ گیا۔ اور بولا "بس بہی رات سویرے اُٹہا تہا
مجھے بہی نیند آئی ہوئی ہے۔ لو ذرا میں بہی کچھ دیر
آرام کر لیتا ہوں۔" یہ کہ کر اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔
تھوڑی دیر میں سکول ماسٹر اور اول کے خراٹوں
نے اُسے دہوکے میں ڈال دیا۔ اور اسکو سوتا جانکر
اس نے اپنی آنکھیں آدہی کہولیں۔ مگر سکول ماسٹر
اور اول کے باوجود بلند خراٹوں کے آنکھیں کھلی
تہیں۔ اور وہ اپنی انگلیوں کے دہاتوں سے ایکدوسرے

کے سامنے کچھ عجیب سے نشان دکھا رہے تھے۔

روڈلف کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ اشاروں کی زبان بند ہو گئی۔ اور سکول ماسٹر نے خیال کر کے کہ روڈلف سو رہا نہیں تھا۔ قہقہہ مارا اور کہا "واہ جی میاں! اپنے دوستوں کو بھی آزماتے ہو!"

روڈلف "اس پر حیران کیوں ہوئے ہو۔ تم خود بھی تو خراٹے مار رہے تھے۔ حالانکہ تمہاری آنکھیں کھلی تھیں"

سکول ماسٹر "میری بات کہتے ہو۔ مجھے تو مرض ہے سوتے ہوئے میری آنکھیں کھلی ہی رہا کرتی ہیں!"

اتنے میں گاڑی بلیس ڈی میڈیلین میں سے گذر گئی۔ مینہ کچھ دیر کے لئے بند ہو گیا ہوا تھا۔ مگر بادل ایسے گھرے اور جھکے ہوئے تھے۔ اور ایسے سیاہ اور گھنے تھے۔ کہ رات معلوم ہوتی تھی۔ روڈلف سکول ماسٹر اور اول اب نورس ڈی رین کی طرف روانہ ہوئے"

سکول ماسٹر "لو بھائی مجھے ایک خیال آیا ہے۔ اور امید ہے کہ یہ خیال تم کو بھی پسند آئیگا!"

روڈلف "کیا ہے۔ بولو!"

سکول ماسٹر۔ میرا دل چاہتا ہے۔ کہ مکان کے اندرونی حصے کی بابت جو تم نے کہا ہے۔ اس کی پوری تحقیقات کر لوں"

روڈلف "اب! دن دوپہر کو وہاں جاتے ہیں۔ اس سے تو خواہ مخواہ شک پیدا ہو گا"

سکول ماسٹر "ارے میں ایسا احمق نہیں ہوں کہ خود جاؤں۔ مگر میری پاس ایک عورت ہے جسکا نام فائینا ہے"

اول نے یہ بات سنکر اپنا سر ہلایا"

روڈلف "تم چاہتے ہو۔ کہ اسے بطور جاسوس کے پہلے بھیجو"

سکول ماسٹر۔ "اجی میری عورت بڑی ہوشیار ہے۔ اور یہ اس کام کو خوب کریگی"

اول (بے صبری سے) "ابی ڈی فیوز نمبر ا ہی ہے تم دیکھو گے۔ کہ آنکھ تو میری ایک ہی ہے۔ مگر کام یہ [illegible] کریگی"

سکول ماسٹر "دیکھا۔ وہ وہاں جانیکے لئے کیسی تڑپ رہی ہے"

روڈلف "اگر وہ وہاں بڑی احتیاط اور ہوشیاری سے جا سکے۔ تو خیال تمہارا تو بڑا مناسب ہے"

اول "میرے پیارے۔ اس چھاتی کو سنبھال کر رکھنا۔ میں آدھ گھنٹہ تک واپس آجاؤنگی۔ اور دیکھنا کیسا کام کر کے آتی ہوں"

سکول ماسٹر "فائینا۔ ذرا ٹھیرو۔ بلیڈنگ ہاٹ یہاں سے چند قدم کے فاصلہ پہ ہے۔ اگر چھوٹا ٹاپی وہیں ہوگا۔ تو اسے بھی ساتھ لیتی جانا۔ تم اندر جاؤگی۔ تو وہ باہر دروازہ پر ٹھہریگا"

اول "بہت ٹھیک کہا ہے۔ ٹاپی ایسا مکار ہے۔ جیسے لومڑی۔ عمر تو ابھی اسکی دس سال کی ہے۔ مگر وہی تھا۔ جس نے کہ اس روز۔۔"

سکول ماسٹر نے ایک اشارہ کر کے اول کو آگے بولنے سے

روک دیا؟"

راڈلف۔" بلڈنگ ہاوٹ نشان! اور دوکان شراب کی! یہ کیا ہے؟"

سکول ماسٹر۔" مالک مکان سے اس کا مطلب پوچھنا؟"

راڈلف۔" مالک مکان کا کیا نام ہے؟"

سکول ماسٹر۔ نہیں اس کے نام سے کیا غرض اسکا کچھ کام نہیں۔"

راڈلف۔" پھر بھی کچھ نام تو ہوگا۔"

سکول ماسٹر۔" جو جی چاہے اسکا نام رکھ۔ ٹام کہدو بیٹ کہدو۔ یا۔ تی کہدو۔ وہ ہر ایک نام پر بول پڑتا ہے۔ لو آ پہونچے ہیں۔ آہا تماشا خوب ہے۔ دیکھو دریا کیسا چڑھا ہوا ہے۔ اور کیسا گرج رہا ہے۔ دو دن بارش اور رہی۔ تو پانی پل کے اوپر سے بہنے لگے گا۔"

راڈلف۔" تم نے تو کہا ہے۔ کہ آ پہونچے ہیں۔ مگر مکان کا تو کہیں پتا نہیں لگتا۔"

سکول ماسٹر۔ واہ تم بھی تو بڑے نظر والے ہو۔ اپنی مکان تو تمہاری ناک کے نیچے ہے۔ ارے دھیان کرو۔ دیکھو وہ نہیں چھت نظر نہیں آتا۔ دیکھو کہیں چھت پر قدم نہ رکھ دینا۔"

راڈلف۔" درحقیقت اس زمین اور شراب خانہ کو دیکھا تھا۔ جس قسم کے کہ اکثر چند روز پہلے جیب الیاس کے بعض حصوں میں دیکھے جاتے تھے۔"

پھسلنی اور کیچڑ والی زمین میں سے سیڑھیاں کٹی ہوئی تھیں۔ جنکے نیچے ایک کھائی سی تھی۔ اس کھائی کو ایک سرے پر ایک ٹوٹی پھوٹی سی جھونپڑی تھی جس کا چھت گھاس سے ڈھنپا ہوا تھا۔ اس جھونپڑی کی آگے تین اور چھوٹی تنگ اور گندے پڑھاں تھیں جنمیں کہ بہان رکھی جاتے تھے جھونپڑی میں گندی اور سخت ٹوٹی پھوٹی میز لگی ہوئی تھی۔ ہوا اس کے اندر مطلق نہیں آسکتی تھی۔ اور اس مکان کی ساری ہیئت ایسی تھی۔ کہ دیکھنے سے دہشت پیدا ہوتی تھی۔"

جب رات نزدیک آئی۔ تو سنہ پر ایک بڑی گاڑھی دھند کی زیادتی ہوگئی۔"

سکول ماسٹر۔ کیوں جی کہو۔ اس ہوٹل کو تم کیسے پسند کرتے ہو؟"

راڈلف۔" چلو۔ جیسی ہے۔ چلو۔"

سکول ماسٹر۔" ٹھیرو۔ معلوم کرلیں کہ میزبان اندر ہے کہ نہیں۔ سنو۔" یہ کہکر اس نے اپنی ایک انگلی سونہہ میں ڈالی۔ اور اس کو تالو کے ساتھ دبا کر ایک قسم کا عجیب سا شور پیدا کیا۔ جس کو ہم اس طرح لکھ سکتے ہیں۔ کرررر۔" اس کی اس آواز پر اندر سے بھی ایک اسی ہی قسم کی آواز نکلی۔"

سکول ماسٹر۔" لو جی گھر ہی میں ہے۔ معاف کرنا۔ عورتوں کو آگے جانا چاہئے۔ ملول کو پہلے گذرنے دو۔ پھر تم گذرو۔ اور سب سے پیچھے میں آؤنگا۔ مگر دیکھنا کہیں گر نجانا۔ زمین بڑی پھسلنی ہے۔"

چودھواں باب

بلیڈنگ ہارٹ

بلیڈنگ ہارٹ کا میزبان سکول ماسٹر کے آواز کا جواب دیکر بڑے خلق سے دروازہ کی دہلیز تک آیا۔ یہ شخص جسکی تلاش میں رڈلف شہر میں گیا تہا۔ اور جس کو وہ ابھی تک شناخت نہیں کرتا تہا۔ اسکا جسم نحیف اور دبلہ تہا۔ اس کے چہرے پر مردنی چھائی ہوئی تھی اس کی عمر پچاس سال کی معلوم ہوتی تھی۔ اسکا چہرہ کچھ کچھ چوہے سے مشابہ تھا۔ اور کچھ کچھ نیولے سے۔ اسکی ناک نیلی تھی۔ اسکے رخساروں کی ہڈیاں ابھری ہوئی تہیں۔ اسکی آنکھیں چھوٹی اور سیاہ تہیں جن سے معلوم ہوتا تہا۔ کہ وہ بڑا مکار اور شریر آدمی ہے۔ اس نے اپنے سر کی چوٹی پر ایک اونی ٹوپی رکھی ہوئی تھی۔ اور جسم پر ایک پرانا اونی سرج کرتا پہنا ہوا تہا۔

رڈلف ابھی آخری سیڑھی نہ اترا تھا۔ کہ ایک لڑکا دس سال کے قریب عمر کا تہا۔ لنگڑا اور بدصورت رڈآرم کے پاس آکھڑا ہوا۔

اسکی شکل رڈآرم سے ایسی ملتی ہتی۔ کہ فوراً معلوم ہوسکتا تہا۔ کہ یہ اس کا بیٹا ہے۔ اس کی چہری کی ساری ہیئت اپنے باپ سے ملتی تھی۔ ویسا ہی مکر ویسی ہی شرارت۔ سب کچھ اس میں موجود تہا جو اس کے باپ میں تہا۔ کانٹوں جیسے سخت اور لمبے گہروالی بہورے بال اسکی پیشانی پر پڑ رہے تھے ساری کے رنگ کی تتلون اور ایک پرانا کرتا جسپر ایک پیٹی بندہی تھی۔ یہہ ہاپی کی ساری پوشاک تھی“۔ یہہ اپنے باپ کے پاس آکر اپنی ایک ٹانگ پر ایسے کھڑا ہوگیا۔ جیسے کوئی لک لک کسی دلدل کے کنارے پر کھڑا ہوتا ہے“۔

سکول ماسٹر“ یہہ لو۔ ہاپی بھی یہیں ہے۔ سنا ہے رات پڑنے کو ہے۔ وقت جاتا ہے۔ دن ہوتے جو کام کرنا ہے۔ کرلیں تو اچھا ہوگا“۔

اول“ ٹہیک ہے۔ مگر رڈآرم سے پوچھتی ہوں کہ اپنی لڑکے کو اجازت دے“۔

رڈآرم نے ایک باریک چوہے جیسے آواز میں سکول ماسٹر سلام۔ میرے لائق کوئی خدمت“۔

سکول ماسٹر“ ذرا مہربانی کرکے اپنے بچے کو ایک پاؤ گھنٹہ کے لئے فانشا کے ساتہہ بھیجو۔ اس کی کوئی چیز گم ہوگئی ہے۔ اور وہ تلاش کرنے میں اسکی مدد کرے گا“۔ رڈآرم نے یہ بات سنکر سکول ماسٹر کی طرف ایک اشارہ کیا۔ اور پھر اپنے بیٹے کو کہا۔ ہاپی۔ اس لیڈی کے ساتھ جاؤ“ وہ بدصورت لڑکا باپ کا حکم سنتے ہی لنگڑاتا ہوا دوڑا۔ اور آتے ہی اس نے سبکبچ اول کا ہاتہہ پکڑلیا۔

اول۔ یہ خوب لڑکا ہے۔ دیکھو کیسے دوڑا آتا ہے اس ننھی سی بہتنی ۔ گدھ کی طرح نہیں جو کبھی

مہرسے ۔ دیکھ حوش سی ہیں آتی تہی"
ہائی" چلو بہی ۔ چلو بہی کانی اماں چلو بہی وانیٹا اسکے
منہ پر دہیٹر مار کر ۔ چلو حرامی ۔ چلو ۔ چلو پہلے تم چلو
کانی ڈائن" اور وہ بدمعاش جلد جلد سیڑہیاں
چڑہنے لگے ۔
سکول ماسٹر ۔ فاطمہ ۔ ذرا چہاتا لیتے جاؤ" اول تو
خواہ مخواہ کا بوجہ فائدہ کیا" یہ کہکر وہ جلدی گاڑی
دھند مین غائب ہوگئی ۔ اندہیرا ہو چلا تہا اور ہوا
بڑی تیز چل رہی تھی اور جب وہ جہاڑیوں کے
بڑے بڑے درختوں سے گذرتی ہے تو ایسا معلوم
ہوتا تہا کہ گویا کسی کے بین کر رہی ہے
رڈلف ۔ " او اندر چلین " وہ چلکر اندر داخل ہوئی
بڑے کمرے کے دو حصے تھے ۔ ایک مین تو کہانے وغیرہ
کا سامان رکہا ہوا تہا اور دوسرے مین میز اور
کرسیاں رکھی ہوئی تھیں جو بالکل شکستہ اور ٹوٹی
ہوئی تھین ۔ طاقیوں کے شیشوں پر جالا چڑہا ہوا
تہا ۔ اور اس میں سے بڑے ہی کمزور سی روشنی
اندر گھس رہی تھی کمرے کی دیوارون مین سیلا
ہونیکے سبب گہاس اگا ہوا تھا ۔ اور ہر طرف
سے مٹی اکہڑ رہی تھی ۔ رڈلف ۔ ایک منٹ کے لئے علحدہ
رہگیا ۔ رڈآرم اور سکول ماسٹر نے ایک دوسرے کی
ساتہہ اور بڑی جلدی سے کچہہ باتین اور کچہہ عجیب
سے نشان کئے ۔
رڈآرم (رڈلف سے) کیون جی صاحب آپ برانڈی
کا ایک گلاس لینگے ۔
رڈلف (نہین مجھے تو پیاس ہی نہیں
سکول ماسٹر ۔ ایا اپنا اپنا مذاق ہے مجھے برانڈی دینا"
تینون صاحب اندر والے کمرے مین چلے گئے ۔
اندہیرا اب اتنا ہوگیا تہا ۔ کہ اس کمرے کے پرلے
گوشے میں ایک بڑا گٹڑ تہا جسکے اوپر ایک دروازہ لگا
ہوتا تھا نظر نہین آتا تھا ۔ سکول ماسٹر جس میز پر بیٹھا
تہا ۔ وہ عین اس گٹڑ ہے کے سر پر تہا اور سکول ماسٹر
نے اسکی طرف اپنی پیٹھ پھیری ہوئی تھی اسطرح
سے وہ رڈلف اور گہراہٹی کے بیچ مین تہا اور رڈلف
گٹڑہے کو دیکہہ نہین سکتا تہا ۔
رڈلف اپنی اندرونی خیالات کو جو اسکے چہرے کو متغیر
کر رہی تھی چہپانے کیلئے طاقی مین سے دیکہہ رہا تہا
مریل گہوڑے پر دوڑتا جاتا دیکہہ کر اسکی تسلی نہین
ہوئی تھی ۔ اسکا ڈر تہا کہ مریل نے اسکے اس مختصر نوٹ کو
نہین سمجہا ہوگا ۔ حالانکہ صرف یہی لفظ تہے "آج رات
دس بجے دارہ"
اسنے مصمم ارادہ کر لیا تہا کہ دس بجے سے پہلے اپنی فیوز
میں نہ جاوے اور نہ اسوقت تک سکول ماسٹر کا
پیچہا چہوڑے ۔ کیونکہ اس کا خیال تہا کہ اگر سکول ماسٹر
کو قابو کرنیکا یہہ موقعہ گیا تو پہر ان بہیدون کے علم سے
اسکو ہاتہہ دہونا پڑگیا ۔ جنکے معلوم کرنے کے لئے وہ
اتنا تڑپتا تہا ۔ اگرچہ وہ مضبوط بہی تہا اور مسلح بہی تہا
تاہم اسنے خیال کیا کہ معاملہ سکول ماسٹر جیسے نہ ڈرنے

والے خونی ہے ہے۔ پکھہ مکر وحیلے ہی کام لیا چاہیے مگر اس ڈر سے اسکے خیالات ظاہر نہ ہوجاویں وہ سکول ماسٹر کے پہلو مین آبیٹہا اور اس نے بہی شراب کا ایک گلاس مانگا۔ رڈ آرم نے رہزن کے ساتھ چند لفظ بولکر ڈڈلف۔ کی طرف شرارت اور مکاری اور تمسخر کی نگاہ سے دیکھا۔

سکول ماسٹر۔ تو بہی جوان آدمی۔ اگر میری عورت نے اس آدمی کو جسکو ہم دیکہنا چاہتے ہین۔ گہر ہی پر پایا تو بہتر ہوگا کہ آٹھہ ہی بجے چلے چلین۔

رڈلف۔ "وہ گھنٹہ سویرے ہی اس سے وہ ناراض ہو نکلے۔

سکول ماسٹر۔ ہون رخنا ہو نگے "

رڈلف "ضرور"

سکول ماسٹر "ہون دوستون مین تکلف کیا "

رڈلف " مین انکو خوب جانتا ہون اور پہر مین پھر کہتا ہون کہ دس بجے سے پیشتر نہین جانا چاہیے "

ماسٹر " لبے میان ضدی۔ اس ضد چہوڑو گے یا کہ نہین "

رڈلف " مینے اپنی رای دیدی ہے۔ اور مین تو دس بجے سے پہلے یہان سے کہین نہ جاؤنگا"

رڈ آرم " کچھہ فکر کرو مین اپنی دکان آدہی رات تک بند نہین کرتا۔ میرے اچھے گاہک تو ہمیشہ آدہی رات ہی کو آتے ہین اور میرے ہمسائے کبہی شکایت نہین کرتے۔ کہ میرے گہر مین شور ہو رہا ہے "

سکول ماسٹر۔ جوان آدمی مین خیال کرتا ہون کہ مجھے تمہاری بات جان جانی چاہیے۔ جیسا تم کہتے ہو ویسا ہی ہوگا۔ دس ہی بجے چلینگے " اتنے مین پہر ایک اس قسم کی آواز آئی جو سکول ماسٹر نے یہان آنے سے پہلے کی تہی۔ رڈ آرم۔ نے اس آواز کا جواب دیا اور کہا۔

پہر لو اون ہی آگئی ہے " چند منٹ اول ہی اکیلی آگئی اور آتی ہی بولی۔ میرے پیارے سب کام ٹہیک ہے بس ایسا ہی سمجھو کہ جیسا مال تمہاری جیب مین ہے " رڈ آرم۔ احتیاط سے یقین ہاپی کی نسبت کوئی سوال کرنیکے باہر نکل گیا۔ کانی اول رڈلف اور رہزن کے سامنے بیٹھہ گئی۔"

سکول ماسٹر۔ اچھا کہو "

اول لڑکی نے یہانتک تو سچ ہی کہا ہے "

رڈلف۔ سارا قصہ سناؤ۔ تم وہان پہونچی کیسے "

سکول ماسٹر " دیکھو سناتی ہے گہبراؤ نہین "

اول۔ نارٹی لارڈ سے گذر کر مین سیدھی نمبر ۱۳ کی طرف گئی اور ہاپی کو ایک کہانی مین بگہانی کے واسطے چہوڑ گئی۔ ابہی دن ہی تہا۔ مینے ایک چہوٹے سے دروازہ پر جاکر دستک دی۔ دربان نے دروازہ کہولا۔ دستک دینے سے پہلے مینے اپنی ٹوپی اُتار کر اپنی جیب مین ڈال لی تھی تاکہ گہر مین اگر کوئی ہو تو خیال کرے کہ مین ہمسائی ہون جیسے ہی کہ مینے دربان کو دیکھا مینے ایک سہمی ہوئی آواز مین یہہ کہنا شروع کیا

کہ میرا طوطا اڑگیا ہے - اور اگر یہہ طوطا چلا گیا تو مین
مرجاؤنگی - مینے کہا کہ مین ادینوڈی مارکوف مین
رہا کرتی ہون اور باغ سے باغ اس طوطے کی تلاش
کرتی آرہی ہون - مینے دربان کی منت کی کہ مجھے
باغ مین داخل ہوکر طوطا کی تلاش کرنے کا موقعہ
ہے -
سکول ماسٹر - (بڑی تسلی کے انداز سے) اہم - دیکھا
عورتیں ایسی ہوا کرتی ہین "
رڈلف - ہین بہانہ تو قابل تعریف ہے - اچھا آگے "
اول - دربان نے مجھے اندر جانے کی اجازت دیدی
میں اندر داخل ہوی اور مینے باغ مین پھر شروع کیا
منہ سے تو مین میان مٹھو میان مٹھو کہتی جاتی تھی -
اور دراصل دیکھتی جاتی تھی - جو کچھہ کہ میرا مقصود تہا
دیوارون کے اندر کی طرف تمام بیلین چڑہانے کے لئے
بانس لگے ہوئے ہین اور یہ ایک خاص سیڑہی
کا کام دے سکتے ہین - بائین طرف دیوار کے کونے
پر ایک بڑا اونچا درخت ہے - اور یہہ تو ایسی قدرتی
سیڑہی کہ حاملہ عورت بہی بڑی آسانی سے اس پر
سے چڑہ اتر سکتی ہے -
مکان کے پچلے فرش پر چھہ طاقیان ہین -
اور دوسری منزل مکان کی ہی ہے - ہین پچلے
تہہ خانون مین چار ہوا کے لئے سوراخین ہیں
جنکے آگے کوی پنجرہ یا سیخ نہین - طاقیون میں
تختے لگے ہوئی ہین - انکی کنڈیان تو نیچے ہین
اور بلیان اوپر کی طرف - پس نیچے کی طرف سے
دباؤ اور اوپر اٹہنے "
سکول ماسٹر - بس ایک دہکا ہی کافی ہے اور طاقی
کہل جائیگی "
اول - داخل ہونیکے دو دروازون مین شیشے بہی
لگے ہین "
ماسٹر - ہو - کیا حافظہ ہے -
رڈلف - یہہ تو ایسی بیان کر رہی ہے گویا ابہی وہان
بیٹھی ہے -
اول - احاطے کے . بائین حصے مین ایک
کنوآن ہے یہان اسی بہی کام آسکتی ہے - کیونکہ
دیوار کے ساتھہ کوی بانس وغیرہ نہین -
گہر مین داخل ہونے پر -
رڈلف - تم گہر مین داخل ہی ہوئین -
سکول ماسٹر - (بڑے جوش سے) کیون نہین - داخل
تو ہوئی تبہی تو بیان کرنے لگی ہے -
اول - داخل کیون - ہونا تہا - چونکہ مجھے میان مٹھو
نہین ملا تہا - اسلئے مین جھوٹ موٹ اتنا روی
اور اتنا چلائی کہ ہچکیان بند گئین مینے دربان
کی منت کی کہ ذرا مجھے دروازہ کی دہلیز پر بیٹھہ
کر دم لینے کی اجازت دے - اس بہلے آدمی
نے مجھے اندر بلاکر بیٹھایا - اور مجھے شراب کا
ایک گلاس پینے کو دیا - مینے کہا صاحب
مجھے ذرا پانی ہی دیجئے - پہر وہ مجھے پہلے دالان مین لیگیا

اسمیں تمام قالین بچھے ہوئے ہیں۔ یہہ ہی اچھی احتیاط ہے
نہ تو پاؤں کی آہٹ سُنی جاتی ہے اور نہ شیشے وغیرہ کے
گرنے کا شور۔ اس دالان کے بائیں طرف کے دروازہ صرف
قلموں سے بند ہیں جو پھونک مارنے سے کہل سکتی ہیں۔ کمرے کو
استحکام مگر ایک دروازہ ہے جسپر ایک مضبوط تالا لٹکا ہوا ہے۔
تالا دیکھکر مجھے روپیہ کی لو آگئی۔ میں نے موم اپنی جیب سے
نکالی۔

سکول ماسٹر۔ دیکھا جوان آدمی۔ یہہ کیسی ہوشیار عورت
ہے۔ موم ہمیشہ پاس رکھتی ہے۔

اوّل۔ پہر تو میں نہ رکی اس دروازہ کے نزدیک
جاؤں جسمیں سے کہ مجہو روپیہ کی ایسی بو آتی۔ میں ہانپنے
کہانسنے لگ گئی اور اپنے رونے اور بند سے لگی ہاسی کہ
بس دیوار کے ساتھہ سہارا لینے پر مجبور ہوئی۔ مجھے اسطرح
بہوکتے ہوئے سُنکر دربان نے کہا۔ ٹھہرو۔ میں جاکر
تمہارے واسطے کچھہ چیز لے آؤں۔ سب سنا کر چلا
گیا اور غالباً کسی چیز کی تلاش کرنے لگا۔ کیونکہ داہنی
طرف کے کمرے میں مجھے برتنوں کی جھنکار سنی۔ میرے
پیارے اسکو یاد رکھنا۔ جس کہالے اور بائیں ہاتھ کرنے میں
تالے والی دروازے کے پاس پہونچی۔ موم میرے ہاتھہ میں
تہی۔ میں دروازہ کے ساتھہ لگی۔ اور موم کو میں نے تالے
کے ساتھہ دبایا۔ اور یہہ لو وہ موم۔ یہہ آج تو شاید کام نہ آوے
مگر شاید کسی موقعہ پر فائدہ دیگی۔" یہہ کہکر اُسنے اس راہزن کو
ایک ٹکڑا موم کا دیا جسپر کہ تالے کی کنجی والی موری کا نشان لگا
ہوا تھا۔

اوّل (رڈلف سے) کبوتر جی تمکو معلوم ہوگا کہ یہی اس مضبوط
صندوق والا دروازہ ہے جسمیں کہ روپیہ رکھا ہے۔

رڈلف۔ ہاں ہاں یہی وہ کمرہ ہے جسمیں کہ روپیہ
(دولمیں) مری اس ظالم قسمت کے ہاتھہ سے دہوکا کہا گیا
ہے۔ نمبر۔ اُسکو پتا ہی ہے کہ جلد دس بجے ہوگا۔ اسپر کہ
اُس وقت تک بندوبست کرلیگا۔

اوّل کی سبز آنکھیں مارے خوشی کے چمک رہی تہیں۔ اور
اُسنے پہر کہا۔ لیکن سارا روپیہ یہیں نہیں ہے۔ میز
ٹٹولنے کی تلاش کرتے ہوئے ایک طاقچی میں سے ایک اور کمرے
میں ایک سیر پر کچھہ تھیلیاں دیکھیں جنہیں صاف معلوم
ہوتا تھا کہ روپیہ پڑے ہیں۔

سکول ماسٹر نے اُسکی بات کو روک کر اچانک کہا
ہاں وہ کہاں ہے۔

اوّل۔ وہ ابھی تک اسی کہاتی میں ہے جس کے دروازہ
سے شاید دو قدم سے زیادہ دور نہیں۔ وہ اس سیڑہی کی
بلی کیطرح دیکھہ سکتا ہے۔ سیڑہی کا کوئی دروازہ یا ٹاٹ
نہیں ہے۔ اور اگر کوئی اندر داخل ہوا ہوگا۔ تو ہلی ضرور
ہمکو بتا دیگا۔

سکول ماسٹر نے ہنس۔ جب یہہ الفاظ اسکے منہ سے
ابھی پورے نکلے ہی نہ تہے کہ اچانک وہ رڈلف پر آپڑا
اور اُسے گلے سے پکڑ کر اُسی اس کہاتی میں جو میز کے پیچھے
ہی۔ دہکیل دیا۔ یہہ حملہ ایسا تند ایسا ناگہانی اور ایسا پُر زور
تھا کہ رڈلف نہ پہلے سے اُسکا خیال کرسکتا اور نہ وہ اُسے
روک سکا۔ مگر ہیچ اوّل نے ایک چیخ ماری کیونکہ

ایک لحظہ کی لڑائی کا نتیجہ پہلے اُسکو معلوم ہوا۔ جسکہ رڈلف کے پیچھے گرنے کی آواز بند ہو گئی تو سکول ماسٹر جو کہ اس جگہ کے سب گوشوں سے واقف تھا۔ سیدھا اس غار کی بیچ اترا۔ اور اُس نے غور سے اپنے کان لگائے۔

اوّل تمہاری پیارے سنبھل کر۔ میں نوبنا سمجھتی ہوں کہ جہر سے اُس کا کام تمام کرو۔ راہزن نے اسات کا کچھ جواب نہ دیا۔ اور نیچے اُتر گیا کچھ دیر تک تو کوئی آواز نہ آئی چند لمحوں کے بعد زمین کے اندر سے ایک دروازہ کے ملنے کی آواز آئی۔ اور پھر سنسان خاموشی طاری ہو گئی۔ تاریکی ایسی تھی کہ پاس کی چیز بھی نظر نہ آتی تھی۔ اوّل نے اپنی جیب سے ایک دیا سلائی نکالی اور ایک بتی جلائی جس سے اسجگہ کچھ روشنی ہو گئی۔ اسوقت سکول ماسٹر کا وحشتناک چہرہ گڑھے کے اندر سے نکلتا معلوم ہوا۔ اوّل کے منہ سے ایک ہیبتناک اور گھساؤنی چہرے کو دیکھ کر ایک چیخ نکل گئی مگر پھر وہ سنبھل کر وہ خوشامد کے طور پر بولی۔ میرے سارے تم بڑی ہی ہیبتناک ہو۔ تمنے تو مجھے وحشت زدہ کر دیا تھا۔

راہزن نے گڑھے کا اوپر والا دروازہ احتیاط سے بند کیا اور کہا۔ جلدی جلدی۔ اپنی جھونپڑی کیطرف چلو۔ ایک اور گھنٹہ کے بعد پھر کام بگڑ جائیگا۔ اگر یہ کوئی بھید ہی ہوا ہی نہیں لگا۔ اگر نہیں تو پھر اس کام میں بہت سے آدمی کیوں شریک ہوں۔

پندرھواں باب

(غار)

رڈلف اس گرنے سے بالکل سُن ہو گیا تھا اور بے حس و حرکت اس غار کی تہ پر پڑا ہوا تھا۔ سکول ماسٹر نے اُسے گھسیٹ کر ایک اور سب سے نیچے گڑھے میں ڈال دیا تھا اور اُسپر ایک لوہے کا دروازہ بند کر دیا ہوا تھا۔ پھر وہ اوّل کے ساتھ ڈاکہ مارنے کیلئے اور شاید کوئی خون کرنے کی نیت سے آ ملا تھا۔

کوئی پندرہ منٹ کے عرصہ میں رڈلف کو کچھ ہوش آ یا۔ اس نے دیکھا کہ وہ گھپ اور گھٹا ٹوپ اندھیری میں زمین پر لیٹا ہوا ہے۔ اُس نے اپنے بائیں ہاتھ کو پھیلائے تو اُسکے ہاتھ کو پتھر کی سیڑھیاں چھو گئیں۔ اُسکے پاؤں کو جو کچھ چیز ٹھنڈی سی معلوم ہوئی تو اُسنے ہاتھ سے ٹٹولا۔ معلوم ہوا کہ یہ پانی کی چھوٹی سی جھیل ہے۔ بڑی کوشش کرکے وہ اٹھا اور پچھلی سیڑھی پر بیٹھ گیا۔

اتنے میں اُسکی گھبراہٹ بالکل دور ہو گئی۔ اُس نے اِدھر اُدھر حرکت شروع کی اور اُسکو یقین ہو گیا کہ کوئی ٹوٹا نہیں۔ اُسنے کچھ سننے کیلئے کان لگائے۔ مگر سوائے ایک آہستہ سی پانی کے گذرنے کی آواز کی اور اُسکو کچھ سنائی نہ دیا۔

پہلے تو اُسکو کچھ شک نہ پڑا۔ مگر جب اُسکو پورا ہوش آیا تو سارے واقعات اُسکی آنکھوں کے سامنے پھر گئے۔ اور اُسکو اپنی اس ڈراونی جگہ ہونیکا سبب معلوم ہوا۔ اتنے میں پھر اُسکے پاؤں کو کچھ سردی سی لگی۔ وہ نیچے جھکا تو کیا دیکھتا ہے کہ پانی ہے جو اُسکے ٹخنوں تک پہونچا ہے

ماہیوں کے چلنے کی مانند آواز بہی تک آ رہی تھی۔ اُسے
سب کچھ سمجھ گیا۔ پانی اس غار میں چڑھ رہا تھا۔
دریا سین۔ بہت چڑھتا ہوا تھا اور یہہ تہ خانہ ایک
مکان دریا کی سطح سے نیچے واقعہ تھا۔ اچانک رڈولف کو
ایک خیال آیا۔ وہ سیڑھیاں چڑھتا اور چوٹی پر پہونچکر اُسنے
دروازہ کو اپنی سارے زور سے دھکیلا۔ مگر کہاں۔ دروازہ
بڑا مضبوط تھا۔ اس خوفناک حالت میں اسکو مرنے کا خیال
آیا۔ اور اُسنے سوچا کہ اگر وہ اپنے بچاؤ کی تدبیر کر نہیں سکا
تو بہہ دلوکا بچہ اسکو ضرور قتل کر دیگا۔ اور غریب مرلی
کی قتل اور ہلاکت کا باعث میں ہوں گا۔ یہہ دیوانہ
کر دینے والا خیال تھا۔ رڈولف دروازہ سے پیٹھ اپنا سر رکھ
اور اپنے کندھوں کو اکٹھا کر کے پہر زور لگایا مگر دروازہ نہ ہلا
پہر وہ سیڑھیاں اتر کر نیچے گیا تاکہ کوئی چیز ملے۔ جو سبو کا
کام دے۔ نچلی سیڑھی پر دو پانیں لجلجی چیزیں اُسکے
پاؤں سے چمٹ گئیں۔ یہہ چوہے تہے جو پانی کے سبب
اپنے سوراخوں سے نکل اسجگہ گہس آئے تہے۔ رڈولف نے
اِدہر اُدہر بڑی تلاش کی مگر اُسے کچہہ نہ ملا۔ اتنے میں پانی
گہٹنے تک آ گیا۔ مایوسی اور غصب کی حالت میں وہ پہر
سیڑھیاں چڑھ آیا اُس نے سیڑھیاں شمار کیں۔ یہہ
تیرہ تہیں۔ اور تین پانی کے نیچے آچکی تہیں۔ تیرہ
خاص خاص حالتوں میں بڑے مضبوط دل بہی
توہمات باطلہ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ رڈولف نے خیال کیا
کہ یہہ بڑا منحوس اور بدشگون ہے۔ پہر اُسکو مرلی کی حالت
یاد آئی۔ اور اسکا دل پاش پاش ہو گیا۔ اُسنے دروازہ اور

زمین کے درمیان کسی سوراخ یا راستہ کی تلاش کی
مگر بے فائدہ۔ پہر اُس نے زور سے چلانا شروع کیا تاکہ کوئی
باہر سے سن لے۔ پہر خاموش ہو کر بڑی بیدردی سے انتظار
میں سننے لگا کہ باہر سے کوئی امداد آتی ہے یا نہ۔ مگر اسے
پانی کی آہستہ اور مانند آواز کے سوا اور کچہہ سنائی نہ دیا۔
مایوس رڈولف اب دروازے کے ساتہہ پیٹہہ لگا کر بیٹہہ
گیا۔ وہ اپنے دوست کے حال پر روتا تھا جو شاید اُس وقت
والی کے چاقو کے نیچے ہاتہہ پاؤں مار رہا ہوگا۔ اور اسکو
اپنی ان متہورانہ تدبیر باوجود اپنی بیکسی کے سخت
افسوس آتا تھا۔ وہ مرلی کی وفاداری اور سچی جان نثاری
کے واقعات بار بار یاد کرتا تھا جس نے کہ اپنی پیاری
بی بی اور بچوں کو چھوڑ کر اُسکے توبہ کے کام میں اُسکی
معاونت اختیار کی تہی۔

اتنے میں پانی بہت بڑھ گیا۔ پانچ سیڑھیں خشک
رہ گئیں۔ سیدہا کہڑا ہو کر رڈولف نے اپنے سر کے
ساتہہ اس تہہ خانہ کے چہت کو چہوتا۔ اُسکو انتہا آہستہ
اور دہشت ناک رات نظر آ رہی تہی۔ اتنے میں اُسے
اپنا پستول یاد آیا۔ اُس نے خیال کیا کہ اگر میں تالے
پر پستول کو چلا دوں تو گو میرے زخمی ہونے کا بہی اندیشہ
ہے مگر امید ہے تالا ٹوٹ جائے گا اور پہر شاید
دروازہ کہلنے کی راہ نکل آوے۔ اُس نے اس خیال پر
اپنے پستول کی تلاش کی مگر افسوس کہ پستول پہلے
ہی اسکی جیب سے غائب ہو چکا تہا۔

اگر رڈولف کو مرلی کی یاد نہ ہوتی تو شاید وہ موت کا

ہٹ ہٹے دل سے انتظار کرتا۔ اگر اُس نے بُری کام کئے ہیں۔ تو ساتھی کچھ کچھ اچھی ہی کئے ہیں اور اُسکی خواہش یہی ہی کہ اور اچھے کام کرتا جاوے۔ خدا اُسکی نیت سے واقف تھا۔ مگر ایک جرم رکھا ہوا تھا جسکا کفارہ اُس نے پوری طرح نہیں دیا تھا۔ اُس نے دیکھا کہ یہہ موت اُسی جرم کی سزا ہے۔ اور اُسمیں کچھہ ظلم نہیں بلکہ عین انصاف ہے۔

اُسکے توکل اور صبر کو آزمانیکے لئے اب ایک اور نئی مصیبت آئی۔ چوہے پانی کے ہاتھوں سیڑہی سیڑہی پناہ لینے آئے تھے۔ اُنکو کوئی راہ نہیں ملتی تھی۔ جس سے نکل سکیں۔ اُنسے یہہ بھی نہیں ہوسکتا کہ اس غار کی عموری دیواروں پر چڑہ سکیں ہر طرف سے ناامید ہوکر وہ روڈلف کے کپڑوں سے آچمٹے۔ جب اُسنے اُنکے ٹھنڈے لجلجے پنجوں اور تر بتر جسموں کو اپنے بدن سے لگتے معلوم کیا تو اُسکی وحشت اور نفرت حد سے بڑہ گئی۔ اُس نے کوشش کی کہ اُنکو مار کر پرے ہٹا دے مگر اُنکے سر دانتوں نے اُسکے ہاتھوں کو خون میں تر کر دیا۔ پھر اُس نے دیوانہ وار شور مچایا۔ مگر اُسکی آواز کی گونج اور پانیوں کی ماتمی آواز کے سوا اور کسیے جواب نہ دیا۔ چند منٹ میں پانی اُسکے گلے تک آپہونچا۔ پھر اُسکے ہونٹوں تک۔ اسکی بولنے کی طاقت جاتی رہی۔ اُسکے دماغ میں فتور آگیا۔ نبض تیز ہوگئی اور دم رکنے لگا اور وہ مرنے کے قریب ہوگیا۔

وہ اُسی حالت میں تھا کہ غار کے دروازہ پر آدمیوں کے چلنے اور باہم گفتگو کی آواز سنائی دی۔ اسنے پھر اُسکو کچھہ ہوش دلایا۔ اور اُسنے یہہ لفظ سنے جو ایک شخص نے دوسرے کو کہے کیا تم نہیں دیکھتے کہ اسجگہ کوئی بھی نہیں۔ اُسکے جواب میں سلبنسر نے کہا ہاں ٹھیک ہے۔ افسوس ہے کہ اسجگہ تو وہ نہیں ہے اُسکے بعد چلنے اور باہم گفتگو کی آواز مدہم ہوگئی۔ اس سے روڈلف کی امید ٹوٹ گئی۔ اُسکی سب طاقت سلب ہوگئی۔ اور وہ خود بخود ہی پانی میں ڈوب کر پچھلی سیڑہی پر جا پڑا۔ اچانک غار کا دروازہ باہر کیطرف بڑے دہکے ساتھہ زور کر کھولا گیا۔ پانی جو کہ چھت تک پہونچ گیا تہا اسنے پانی بڑے زور سے ساتھہ باہر نکل گیا۔ اور سلبنسر نے (جسکی اس شجاعت کا حال آئندہ بیان کیا جاویگا) روڈلف کا ہاتھ پکڑا جو ابھی تک بیہوش اور مایوسانہ حالت میں دہلیز کو پکڑے ہوئے تہا۔

سولہواں باب

(تیمار دار)

سلبنسر نے روڈلف کو لقمہ موت سے چہڑا کر ڈی فورڈ کے اس مکان میں جسکو ہم پہلے دیکھہ آئے ہیں۔ ایک تکلف کمرے میں ایک بآرام بستر پر جا لٹایا ہے۔ انگیٹھی میں آگ سلگ رہی ہے میز پر لیمپ جل رہا ہے۔ اور تمام کمرے کو

اسی سر اور خوشنما روشنی سے روشن کر رہا ہے۔ جبکہ
رڈلف کا بستر جسکے گرد سبز پردے لٹکے ہوئے ہیں
تاریکی میں ہے۔

ایک حبشی میانہ قد سعد مال اور سعد ار دلستری کے
پاس بیٹھا ہے۔ اسکے بائیں ہاتھ میں ایک گھڑی
پکڑی ہے۔ جسکو وہ بڑی غور سے دیکھ رہا ہے اور
دائیں ہاتھ سے وہ رڈلف کا بازو پکڑے ہوئے
اسکی نبض دیکھ رہا ہے۔

یہہ حبشی کبھی کبھی گھڑی پر سے رڈلف کے خوبصورت مگر
زرد چہرہ پر بڑی محبت اور اداسی بھری ادا سے دیکھتا
ہے۔

سلسنر تھیٹری پہنے ہوئے اور کیچڑ میں لتھڑے ہوئے
ہاتھ باندھے چارپائی کیطرف کھڑا ہے۔ اسکی
سرخ داڑھی لمبی ہے۔ اسکے موٹے سر جیسے بال
کیچڑ سے گندے ہوئے ہیں۔ جبکہ اسکے گنوارانہ
چہرے سے بڑی فکرمندی کے آثار ظاہر ہو رہے
ہیں۔ وہ دم ہی بڑی آہستہ آہستہ لیتا ہے۔ اس خیال
سے کہ اگر بھر کر دم لیگا تو اسکی دم کا شور مریض کو
بیدار کر دیگا۔ اس نے جو حبشی ڈاکٹر کی لمبی اور
فکرمندانہ خاموشی کو دیکھا تو اسے خیال آیا کہ شاید
مریض کی حالت اچھی نہیں۔ اور اس سے یہہ علمانہ
بات کہی۔ اسکو اس بیکسی کی حالت میں پڑا دیکھ کر کون
فرض کر سکتا ہے۔ کہ یہہ مجھکو زمین پر سر بالٹا سکتا ہے"
کیوں مسٹر ڈاکٹر یہہ اب جلدی تندرست ہو جاویگا۔

کرہ۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ خواہ وہ مجھے اس سے بھی
زیادہ پیٹے جیسا اس نے مجھے اس دن پیٹا تھا مگر وہ
تندرست ہو جاوے تو مجھے بڑی خوشی ہوگی۔ ڈاکٹر
اب کیا حال ہے؟"

حبشی نے کچھ جواب نہ دیا اور صرف اپنا ہاتھ ہلایا۔
سلسنر خاموش ہو گیا۔

"ڈاکٹر" "دوائی لاؤ" سلسنر جس نے کہ ادب کے مارے
اپنی بڑی بھاری لکڑ بھری جوتی دروازہ پر رکھدی ہوئی
تھی۔ اب الماری کیطرف گیا۔ مگر اس کا چلنا اس نیت
کا تھا کہ کسی دوسرے موقعہ پر اسکو دیکھ کر بڑی ہنسی آتی
اسکی ٹانگیں اٹھی ہوئی تھیں اسکے بازو آگے کیطرف پھیلے
ہوئے تھے۔ اور اسکی پیٹھ اور کندھے آگے کیطرف
جھکے ہوئے تھے۔ معلوم ہوتا تھا کہ وہ اپنا تمام بوجھ اپنی
جسم کے اس حصے میں جمع کر رہا ہے جو زمین کے ساتھ
نہیں چھوتا۔ مگر باوجود اس تمام احتیاط کے فرش اسکے
بھاری جسم کے نیچے کانپ رہا تھا۔ آخر وہ الماری تک پہنچا
اور اس نے شیشی پکڑی۔ مگر شیشی کے گرنے کے خطرے
اور کام اچھی طرح پورا کرنے کے خیال سے اس نے بوتل
کی گردن اپنے زور سے پکڑی کہ بوتل چور چور
ہو گئی۔ اور دوائی سب زمین پر گر گئی۔

اس بدبختی کو دیکھکر سلسنر حیران رہگیا۔ اسکی ایک
ٹانگ ہوا میں رہ گئی۔ اور دوسری زمین پر۔ وہ
حیرانی سے منہ کھولے ہوئے کبھی شکستہ بوتل
کیطرف دیکھتا تھا۔ اور کبھی ڈاکٹر کیطرف۔

ڈاکٹر: "بس!" او بہوت "
سلبسر: "بس یہی توڑا ہی واہیات ہوں۔"
ڈاکٹر (الماری کیطرف دیکھکر) "ادہ حوس سمی ہو اس ودائی کی شیشی ہی نہیں اُٹھائی ہی۔ یہہ اور چیز ہی۔ وہ دوسری شیشی لاؤ۔"
سلبسر (کان میں) "وہ سُرخ تہی"
ڈاکٹر: "ہاں۔ وہی" سلبسر پہر الماری کیطرف گیا۔ شکستہ شیشی کے ٹکڑے اُسکے پاؤں کے تلے آکر چُورچُور ہوگئے۔ نارک پاؤں والے آدمی کو یہہ سبساں سخت رخمی کردیتیں۔ مگر سلیتسر کے پاؤں نیچے سے ایسے سخت تہے۔ اُسے کچہہ ہی معلوم نہ ہوا۔
ڈاکٹر: "ابی دیکہہ کرچلو۔ سر رخمی ہوجاویں گے"
سلبسر نے اسات کی کچہہ پروا نہ کی۔ وہ اسبات کی فکر میں تہا کہ اس دن اپنا کام اسی طرح سے کرلے کہ پہلی غفلت کا دہبا اسکے نام سے مٹ جاوے۔ جب وہ الماری کے پاس پہونچا تو اُس نے اس احتیاط سے شیشی پکڑی کہ اگر وہ اس احتیاط سے کسی تتلی کے پر کو بہی پکڑتا تو کسی قسم کے نقصان کا احتمال نہوتا۔ مگر حبشی ڈاکٹر کو فکر تہی کہ اس حد سے زیادہ احتیاط کا پہر وہی نتیجہ نہو جو پہلے ہولے۔ لیکن خوش قسمتی سے اب کی بار کوئی حادثہ نہوا اور شیشی اپنی منزل مقصود پر صحیح وسلامت آپہونچی جب سلبشر بستر کے قریب پہونچا تو پہر اُس نے اُسے پاؤں کے نیچے شکستہ بوتل کے کچہہ ٹکڑے لیکر چُور چُور کئے۔
ڈاکٹر (آہستہ سے) "ابی احمق۔ اپنے آپکو لنگرا کرنا چاہتے ہو"
اسبات کو سُنکر سلبشر نے حیرانی سے ڈاکٹر کیطرف دیکہا۔ اور کہا "لنگڑا کرنا۔ اُسکے کیا معنے ہیں۔ لنگڑا کیسے۔"
ڈاکٹر: "ابی اندر ہی ہو۔ دیکہتے ہیں کہ تم نے دو دفعہ ان شیشیوں کو اپنے پاؤں نیچے مسلا ہے"
سلبشر: "خبر۔ اتنی ہی بات ہے۔ تو کچہہ فکر نہ کرو۔ مجہے خدا نے ایسی تلوے دیے ہیں کہ کٹہوئی سے ہی کہیں سخت ہیں۔"
ڈاکٹر: "اچہا ایک چہوٹی چمچی لاؤ۔"
سلبشر پہر اپنی پہلی رفتار سے گیا۔ اور الماری میں سے چمچ نکال لایا۔ ڈاکٹر نے دوائی کے دو چمچ رڈولف کے مُنہ میں ڈالی۔ اسپر وہ ہلا اور اُس نے اپنی ہاتہہ آہستہ سے اُٹھائے۔ یہہ دیکہکر ڈاکٹر نے اپنے دل میں کہا۔ خُوب۔ خُوب اُسے ہوش آرہا ہے۔ خون نکلوانے کے نتے فایدہ دیا ہے۔ بس اب کوئی ڈر نہیں"
سلیتسر: "(بڑی خوشی سے) بچ گیا ہے نہ۔ مرا بود بس جی ڈاکٹر تم بڑے کاریگر ہو۔"
حبشی: "خاموش رہو۔ آواز نہ نکالو"
سلبشر: "ہاں مسٹر ڈاکٹر!"

ڈاکٹر:- "اسکی بعض باقاعدہ ہے۔ خوب خوب"

سلیشر:- "اور مسٹر ڈاکٹر۔ روڈلف کا وہ غریب دوست ہے۔ وہ اسکی بابت سُننے کا ہو"

ڈاکٹر:- "خاموش"

سلسر:- "ہاں۔ مسٹر ڈاکٹر جب"

ڈاکٹر:- "خاموش ہوکر بیٹھہ جاؤ"

سلسر:- "لیکن مسٹر ڈاکٹر جب وہ"

ڈاکٹر:- "میں جو کہتا ہوں بیٹھہ جاؤ۔ تم میری توجہ کو ہٹاتے ہو اور دق کرنے سے باز نہیں آتے۔ بیٹھہ جاؤ اور خاموش بیٹھو"

سلیشر:- "مسٹر ڈاکٹر میرا جسم بڑا میلا ہے۔ میں کیسے بیٹھوں۔ فرش خراب ہو جاوے گا"

ڈاکٹر:- "اچھا زمین پر بیٹھہ جاؤ"

سلیشر:- "اجی زمین ہی خراب ہو جاوےگی"

ڈاکٹر:- "اجی جو جی چاہے کرو۔ مگر مجھے دق نہ کرو"

اسکے بعد ایک آرام چوکی پر بیٹھہ اُس نے اپنا سر ہاتھوں پر رکھا۔ اور سوچنے کے لئے بیٹھہ گیا۔ سلیشر نے بھی کچھہ دیر کے بعد ڈاکٹر کے حکم کی تعمیل کرنیکے لئے ایک کرسی لی۔ اور اس خیال سے کہ نہ تو فرش خراب ہو اور نہ ہی اب میں خلل آوے اُسنے کرسی کو اُلٹا کردیا اور اُسکی اگلی سلاخوں پر بیٹھہ گیا۔ مگر بدقسمتی سے وہ نیوٹن کے اصولوں سے پورا واقف نہ تھا۔ جونہی وہ بیٹھا کرسی الٹی ہو گئی اور ایک میز کے ساتھہ ٹکرائی جس پر کہ بہت سی پیالیاں اور ایک چائدانی رکھی تھی۔ میز الٹ گیا۔ اور تمام اشیاء گر گئیں اور بڑا شور ہوا۔

اس شور پر ڈاکٹر اچانک اپنی جگہ سے اٹھہ کھڑا ہوا۔ روڈلف بھی چونک پڑا۔ اور اپنی کہنی پر سہارا لیکر اٹھا اور ذرا ہوش میں آکر چلایا۔ "مرلی۔ مرلی کہاں ہے"

ڈاکٹر:- "حضور اطمینان رکھیں۔ ہر طرح سے امید ہے کہ مرلی اچھا ہو جاویگا"

روڈلف:- "مرلی زخمی ہو گیا ہے"

ڈاکٹر:- "حضور والا۔ افسوس ہے کہ مرلی زخمی ہو گیا ہے"

روڈلف:- "وہ ہے کہاں۔ میں اسکو دیکھنا چاہتا ہوں" یہہ کہہ کر اس نے اُٹھنے کی کوشش کی مگر اپنی چوٹوں کے درد سے مغلوب ہوکر پھر پیچھے ہی گر گیا اور پھر سنبھل کر بولا "میں چل نہیں سکتا۔ مجھے اُٹھا کر مرلی کے پاس لیچلو"

ڈاکٹر:- "حضور وہ اسوقت نیند میں ہے۔ ایسی حالت میں اسکو بیدار کرنا اسکی صحت کے لئے سخت مضر ہوگا"

روڈلف نے حسرت اور درد سے اپنے ہاتھہ آسمان کیطرف اُٹھاکر اور چلا کر کہا "او تم مجھے دھوکا دے رہے ہو۔ وہ مر گیا ہے۔ وہ قتل کر دیا گیا ہے۔ اور اُسکے خون کا موجب میں ہوں۔

ڈاکٹر:- "حضور کو معلوم ہے کہ میں کبھی جھوٹ نہیں بولتا میں سچ کہتا ہوں کہ مرلی کو زخمی ہوا ہے لیکن زندہ ہے اور اسکے اچھا ہو جانیکی امید ہی نہیں بلکہ یقینی ہے"

روڈلف:- "یہہ تسلی تم مجھے اسلئے دیتے ہو کہ پیچھے جب تم اسکی بُری خبر سناؤ تو مجھے چوٹ نہ لگے مجھے یقین ہے کہ مرلی بہت

خطرناک حالت میں ہے"
ڈاکٹر نے "حضور"
مسٹر ڈلف نے "نہیں تم مجھے دھوکا دینے کی کوشش کرتے
ہو۔ میں مریض کو ضرور دیکھوں گا مجھے اسکے پاس لیچلو۔
دوست کا دیدار ہمیشہ مفید ہوتا ہے ضرور جلد لیچلو"
ڈاکٹر نے "پھر ایک بار میں حضور والا میں سچ دل سے عرض کرتا
ہوں کہ مریض بہت جلد اور ضرور اچھا ہوجاوے گا اور اگر کوئی غیر
معمولی سبب بن جاوے تو وہ اور بات ہے"
مسٹر ڈلف نے "میری پیارے ڈاکٹر جو کچھ تم کہتے ہو کیا یہ سچ مچ
ایسا ہی ہے"
ڈاکٹر نے "حضور ایسا ہی ہے"
مسٹر ڈلف نے "تو پھر سنو تم [illegible] میں تمہاری کسی
عزت کرتا ہوں جب تم میری کہرائی میں داخل ہوئے ہو
مجھے ہر طرح سے تمہارا اعتبار رکھا ہے تمہاری عقل و علم پر مجھے کبھی
ہی بے اعتباری نہیں ہوئی۔ لیکن میں تمکو قسم دلاتا
ہوں کہ اگر کوئی صلاح مشورہ ضرور ہو"
ڈاکٹر نے "حضور مجھے بہت دیر کا خیال ہے۔ علاوہ ازیں
جیسے مجھے حضور کا کل والا حکم معلوم ہوا ہے میں اجنبیوں کو
کم داخل کرتا ہوں"
مسٹر ڈلف (حبشی کو روک کر) "مگر یہ سب کچھ واقع کیسے
ہوا ہے۔ مجھے اس خوفناک غار سے جہاں میں قریب المرگ
ہوگیا تھا کون کھینچ لایا ہے۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ میں سلسنر کی
آواز سنی ہے کیا یہ ٹھیک ہے"
ڈاکٹر نے "بالکل ٹھیک ہے۔ یہ سب اُسی بہادر آدمی کا کام ہے

اور وہی آپکو بعد کچھ عرض کرے گا"
مسٹر ڈلف نے "مگر وہ ہے کہاں"
ڈاکٹر نے ہر طرف دیکھا کہ اس بہادر شیاردار کو بلالے
لیکن وہ منہ پھیرے سر کچھ شرمندہ سا ہو کر سنر کے بند کے
پیچھے چھپ گیا ہوا تھا۔ آخر ڈاکٹر نے اسکو باہر لیا۔ اور کہا۔
دیکھ ڈاکٹر وہ ذرا کچھ شرمندہ سا معلوم ہوتا ہے"
رڈلف نے اپنے ہاتھ اپنی بچانیوالے کیطرف پھیلائے اور کہا
"آؤ بہادر جوان آؤ۔ آؤ نہ ذرا میری طرف آؤ"
سلسنر نے جو سنا کہ حبشی رڈلف کو حضور حضور کرکے مخاطب
کرتا ہے تو اسکی گھبراہٹ اور بھی دوبالا ہوگئی"
مسٹر ڈلف نے "آؤ مجھے اپنا ہاتھ دو"
سلسنر نے "اجی مجھے معاف فرماویں۔ صاحب۔ حضور"
مسٹر ڈلف نے "مجھے رڈلف ہی کے نام سے پکارو۔ میں
اُسکو پسند کرتا ہوں"
سلسنر نے "میں بھی اسی کو پسند کرتا ہوں۔ اسکے بولنے میں مجھے
تکلیف کم ہوتی ہے۔ مہربانی کر کے ہاتھ ملانے سے مجھے معاف
رکھیں کیونکہ میلے"
مسٹر ڈلف نے "اجی ہاتھ دو" رڈلف کی اس اصرار سے مغلوب ہو کر
سلسنر نے اپنا سنگ صاف سخت اور سیاہ ہاتھ رڈلف کیطرف
بڑھایا۔ رڈلف نے اسکے ہاتھ کو بڑی گرمجوشی سے دبایا اور کہا
"آؤ بیٹھ جاؤ اور سب واردات سناؤ۔ تم وہ غار کیسے معلوم
کی ہاں قیاس کرتا ہوں کہ سکول ماسٹر"
ڈاکٹر نے "وہ اس جگہ ہے اور خوب قابو کیا ہوا ہے"
مسٹر ڈلف نے "اور عرصہ مرنے میں ابھی تک اپنی ہی خیال پر

لگا ہوا ہوں۔ ڈیوڈ: اسکو کہاں زخم لگا ہے؟

ڈاکٹر: داہنے پہلو میں۔ پچھلی پسلی کے نیچے۔

مسٹر ڈلف: دیکھو میں نے تم سے انتقام لینا ہے اور ڈیوڈ مجھے تمہارا اعتماد ہے۔

حبشی: حضور میری جان اور جسم آپکے مقصد میں ہیں آپ جیسے چاہیں ویسے برتیں۔

مسٹر ڈلف (سلسٹر سے) مگر سلسٹر تم یہاں وقت پر کسطرح آ گئے؟

سلسٹر: آہ۔ حضور۔ چاہیں تو میں پہلے ہی سے شروع کردوں؟

مسٹر ڈلف: بہت خوب۔ بیان کرنا شروع کرو۔ میں سنتا ہوں۔ مگر یاد رکھو مجھے رڈلف کے نام سے پکارنا۔

سلسٹر: بہت بہتر۔ سنو۔ آپکو معلوم ہے کہ جب کل آپ مجھے لاکو انز کے ساتھہ دیہات میں ملے تھے تو آپنے مجھے کہا تھا کہ شہر میں جا کر سکول ماسٹر کی تلاش کرو۔ اور اگر اسکو ملو تو اسسے کہو کہ مجھے ایک نہایت پرمنافع کام معلوم ہوا ہے۔ مگر میں اسمیں شامل ہونا نہیں چاہتا۔ لیکن اگر تم میری جگہ ہونا چاہتے ہو۔ تو آج صبح برسی کی کوچہ بندی کے پاس اس شخص کو جا کر اور پاکٹ بک میں ملو جسکے ذریعہ سے اسکا پتا لگا ہے۔

مسٹر ڈلف: اچھا تو تمنے یہہ پیغام سکول ماسٹر کو پہونچایا؟ پھر کیا ہوا؟

سلسٹر: تمسے جدا ہو کر میں شہر کیطرف گیا۔ پہلے میں اوگرس کے ہاں سکول ماسٹر کو تلاش کیا۔ وہاں اسکا کچھہ پتا نہ ملا۔ اسکے بعد میں اسکی تلاش میں پہلے مسٹر رڈی فیور میں گیا۔ پہر لاویل ڈر بیریا میں۔ مگر سکول ماسٹر کا مجھے کچھہ پتا نہ ملا۔ آخر میں اسکو اس رسگنے والی سینی مراول کے ساتھہ نوٹر ڈیم میں ایک پرانی کپڑے بیچنے والیکی دوکان پر جا پکڑا۔ انہوں نے کہیں سے کچھہ مال اڑایا ہوا تھا اور کپڑے اور دوسرے سامان خریدنے میں مصروف تھے جب سکول ماسٹر سے سارا معاملہ بیان کیا۔ اسنے جواب دیا کہ یہہ ایک آسان کام ہے اور میں جائے ملاقات پر ضرور جاؤنگا۔ پہر اس صبح آپکے حکم کے مطابق میں اسجگہ سکول ماسٹر کا جواب آپکو سنانیکے لئے آیا۔ آپ ہی نے مجھے کہا تھا کہ تم کل دن اسی جگہ رہنا اور شام کے وقت تمہیں کوئی ایسی بات دکھاؤنگے جسکو دیکھنے سے تمہارا دل خوش ہو جاویگا۔ آپ نے اس سے زیادہ اور کچھہ نہ کہا۔ مگر میں نے ہی کہا تھا تعجب سے دلمیں کہا۔ کہ آپ سکول ماسٹر کو قابو کرنیکے لئے بہت لگا رہے ہیں۔ وہ بڑا حرامی ہے۔ اسنے ایک مویشی فروش اور لوگ کہتے ہیں کہ اور آدمی کو بھی چند روز ہوئے قتل کرڈالا تھا۔

مسٹر ڈلف: مجھے غلطی لگی کہ میں نے پہلے ہی سب معاملہ تمہارے پاس ظاہر نہ کیا تھا۔ اگر میں ایسا کرتا تو شاید یہہ اتنے حادثے واقع نہ ہوتے۔

سلسٹر: خیر یہہ آپکی احتیاط تھی۔ مگر ایم رڈلف میری تو خواہش تھی کہ کسیطرح تمہاری خدمت کروں۔

کیونکہ میں نہیں جانتا کہ کیوں۔ مگر میں اپنے دل میں ایسا معلوم کرتا ہوں کہ گویا میں تمہارا بُل ڈاگ ہوں مگر خیر اسکو جانے دو پہر میں نے اپنے دلمیں کہا۔ ایم رڈلف مجھے میری محنت کی قیمت دیتا ہے۔ میرا وقت اس کا ہے۔

بس مجھے یہہ وقت اسی کمرہ میں خرچ کرنا چاہئے۔ پہر میرے دل میں یہہ خیال پیدا ہوا کہ سکول ماسٹر بڑا چالاک اور مکار ہے۔ شاید وہ ایم رڈلف کے ارادوں کو تاڑ جاوے۔ ایم رڈلف۔ اسکو کل کیلئے تحریر کریگا۔ ممکن ہے وہ حرامی، اسکو آج ہی آجاوے۔ اور ایم رڈلف کے بجائے کوئی اور شیطان اپنے ہمراہ لے آوے۔ سوا اسکے اس ارادے کو توڑنے کے لئے (میں نے اپنے دل میں کہا) کہ مجھے کہیں اسی جگہ چھپ رہنا چاہئے تاکہ مکان کا دروازہ میری آنکھوں کے سامنے رہے۔ اس مکان کا کوئی اور دروازہ تو نہیں۔ مینہ برس رہا ہے۔ اگر کوئی گوشہ مجھے مل جاوے تو میں اسجگہ تمام رات دن نہیں تو دن بہر تو پڑا رہوں گا اور صبح کو وقت ایم رڈلف کے ساتھ جانیکو لئے تیار رہونگا بس میں الی ڈی فیوز کیطرف چھپ رہنے کیلئے آگیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ آپکے دروازہ سے چند قدم پر ایک شراب کی دوکان ہے۔ میں دوکان میں جاکر طاق میں جو آپکے دروازہ کے مقابل ہے بیٹھ گیا اور میں نے شراب مانگا۔

میں دروازہ کیطرف تاڑ تا رہا مگر کوئی نہ آیا۔ رات قریب ہوگئی۔ اور،،۔

مسٹر رڈلف بیچ میں بول اٹھا۔ مگر تم گھر میں کیونکر آگئے؟ سلسٹر ثے نمنٹے جو مجھے کہا تہا کہ دوسرے روز آتا ہے جبرا نہوئی کہ پہلے آجاؤں۔ خیر میں طاق میں ٹہیرا رہا۔ اور مزے سے شراب پیتا رہا۔ جبکہ اچانک میں نے دیکھا کہ سکرپچ اول مسٹر آرم کے لڑکی کے ساتھ آرہی ہے۔ میں چوکنا ہوگیا اور مجھے خیال آیا کہ فوراً میں

کالا ہے۔ چہوٹا بالی تو تمہاری دروازہ کے پاس جو کہائی ہے اسمیں گہس گیا اور اس کا مطلب یہہ تہا کہ وہاں بیٹہہ کر جاسوسی کرے اول نے اپنی ٹوپی اتار کر جیب میں رکہہ لی۔ اور دروازہ نزدیک جاکر کہٹکہٹا دیا۔ تمہارا دوست غریب مرتی باہر نکلا اور اس کانی ڈائن کو اندر لیگیا۔ میں تاڑ تا رہا کہ اندر گہس کر وہ باغ میں گہوم رہی ہے۔ خبر نہیں یہاں اسنے کیا کیا۔ مگر اسامیں دیکہہ رہا تہا کہ اسکی نظر مکان پر ہے۔ تہوڑی دیر کے بعد وہ باہر نکلی ٹوپی اسنے اپنے سر پر رکہی اور بالی کے کان میں کچہہ بات کہکر جو دروغ حکم ہوگئی۔ بالی پہر اپنے اس سوراخ میں گہس گیا میں نے اپنے دلمیں کہا کہ بالی اول کے ساتھ آیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ سکول ماسٹر اور رڈلف رڈ آرم کے ہاں ہیں۔ اول مکان کا پتا لینے کیلئے آئی ہے اور سکول ماسٹر لعین آج ہی حملہ کریگا۔ اور اگر ایسا ہو تو پہر رڈلف سکول ماسٹر کے قابو آجاویگا مجھے رڈ آرم کے ہاں جلدی جانا چاہئے تاکہ دیکہوں کہ کیا معاملہ ہے مگر فرض کرو کہ اسی میں سکول ماسٹر یہاں آجاوے۔ پہر کیا۔ اسپر میں نے ارادہ کیا کہ گہر میں جاکر مرتی کو ہوشیار کر آؤں۔ پہر میں نے خیال کیا کہ اگر میں گہر میں جاکر دستک دوں تو بالی سن لیگا۔ اور فوراً اول کو بتا دیگا۔ یہہ بہی ٹہیک نہیں ان مختلف خیالات نے میرے دماغ میں ابتری ڈالدی میں نہیں جانتا تہا کہ کیا کروں۔ ادہر جاؤں تب بہی کام بگڑتا ہے اور دہر رہوں تب بہی بات نہیں بنتی۔ پہر میں نے کہا کہ ذرا باہر چلوں شاید تازہ ہوا لگنے سے دماغ ٹہیک ہو جاوے اور کوئی تدبیر سوجہے۔ میں باہر نکلا۔ اچانک میرے دلمیں خیال آیا کہ بالی کو قابو کروں

میں نے اپنے گلے کا کرتا پھاڑا اور پانی کو پگڑ میں باندھا۔ اس
بیچارے نے نہ شور کیا۔ نہ آواز نکالی اور مجھ کو کاٹنے کی کوشش کی
میں نے اچھی طرح سے باندھا اور اٹھا کر اسے دور ایک کھیت
میں پھینک آیا۔ وہ دم لے سکتا تھا مگر اسکی آواز نہیں نکل
سکتی تھی۔ اس سے فارغ ہو کر میں تمہارے دروازہ کے
مقابل ایک بڑے درخت پر چڑھ گیا کوئی دس منٹ کے بعد
میں نے قدموں کی آواز سنی۔

میں ابھی تک بے بس رہا تھا اور اندر سے ابھرا گا رہا تھا۔ میں نے
کان لگائے سکریچ اول آہستہ آواز میں بولے ہائی ہائی۔
جب یہ بولا تو سکول ماسٹر نے کہا "کہ حرامی انتظار کرتے
تھک گیا ہوگا۔ کہیں بھاگ گیا ہے۔ میرے ہاتھ آئی۔ اسکا
بھرتا اتار دوں گا"۔ سکریچ اول بولے "نہیں میرے پیارے
اتنی جلدی نہ کرو۔ شاید وہ کسی ضروری کام کیلئے ادھر ادھر
گیا ہو"۔ سکول ماسٹر "دونوں نے روپیہ دیکھے تھے۔ لاؤ
ہتھیار مجھے دو" اول نے ہتھیار دیئے۔ تھوڑی دیر میں
دروازہ توڑ گیا۔ اور سکول ماسٹر نے سکریچ اول کو کہا "تم
یہاں ٹھیرو۔ اچھی طرح سے دیہان رکھو اور اگر کوئی خطرہ
ہو تو لا بونس پکارنا۔ سکریچ اول۔ یہہ ڈنڈا بھی ساتھ
لیتے جاؤ۔ ضرورت کے وقت کام آتا ہے"۔ خیر سکول ماسٹر
باغ میں داخل ہوا۔ یہہ دیکھ کر میں جھٹ درخت سے
اترا اور پڑتے ہی سکریچ اول کو دو لکڑ لگا کر زمین پر گرایا۔
آخر کو بیہوش ہو گئے وہ مچھلی کیطرح خاموش زمین پر گر پڑی
میں پھر دوڑ کر باغ میں گیا۔ مگر افسوس ایم روڈلف میں
دیر میں پہونچا۔ غریب مرلی دروازہ کی سیڑھیوں پر
سکول ماسٹر سے لپٹا ہوا تھا۔ اگرچہ وہ زخمی ہو گیا ہوا تھا
تاہم اسنے سکول ماسٹر کو بازو کو مضبوط پکڑا ہوا تھا۔
وہ بڑا بہادر آدمی ہے۔ وہ ایک اچھی گینڈے کی مانند کاٹتا
سخت ہے مگر ہو سکتا بالکل نہیں۔ میں لوٹ کر وہاں پہونچا
سکول ماسٹر کی ٹانگ ہی میرے ہاتھ آئی میں نے اسے زور
سے پکڑا۔ اور مرلی کو کہا "مرلی میں سیفر ہوں وہ
کیواسطے جگہ کرو" سکول ماسٹر نے جب میری آواز
سنی تو کہا "او حرامی تو کہاں سے آگیا ہے۔ میں نے کہا تجھ کو کیا
خواہ کہیں سے آؤں۔ اسکی ایک ٹانگ تو میں نے گھٹنوں کے بیچ
پکڑلی اور ایک ہاتھ سے میں نے اسکا وہ بازو پکڑا جس سے
اسنے اپنا چہرہ پکڑا ہوا تھا۔ مرلی نے مجھ سے پوچھا کہ
"کہ ایم روڈلف کہاں ہے؟"

مر ڈلف: "(بڑی زور سے) تم بہادر اور شریف آدمی"۔
سیفر: "خیر میں نے جواب دیا کہ مجھ اسکا کچھ پتا نہیں شاید
اس حرامی نے اسکو قتل کر دیا ہے سکول ماسٹر ہلنے کی کوشش
کرتا تھا مگر ہم دونوں مرلی اور میں بڑے زور سے اس دیو کو قابو کئے
ہوئے تھے۔ میں نے کہا مرلی اسجگہ مدد نہیں آسکتی۔ مرلی نے کہا
کہ جہاں لوگ ہیں وہاں میری آواز نہیں آسکیگی میں زخمی
ہو گیا ہوا ہوں اور میری آواز نہیں نکلتی میں نے کہا کہ اگر چل سکتی
ہو تو جا کر آدمیوں کو لاؤ۔ میں اتنے میں اسے قابو رکھونگا
مرلی نے اپنے آپکو چھڑایا۔ اور وہ مدد بلانیکے لئے گیا اب
میں اکیلا سکول ماسٹر کے ساتھ رہگیا۔ میں اپنی تعریف
نہیں کرتا۔ مگر کوئی لحظہ ہی ایسا نہ آیا جسمیں میں گھبرایا ہوں
میں نے اپنے بازو اسکی کمر کے گرد ڈالے ہوئے تھے وہ سل کیطرح

ہانپ رہا تہا اور اپنے دانت غصہ کے مارے پیس رہا تہا۔ مینے
اسکی ایک ٹانگ پکڑ لی۔ اپنی ٹانگ کو نہیں قابو کی ہوئی تہی مگر اسکو کمر میں
اتنی طاقت ہے کہ وہ اٹہکر مجہے گہسیٹ کرنیچے ہموار زمین پر لیگیا
پہر اُسنے کاٹنے کی کوشش کی مگر اس سے یہہ نہی ہو سکا۔
مینے کہا کہ یہہ ایک دیوانہ کتا ہے اسکے کاٹنے سے بچا چاہئے۔ پہر
سکول ماسٹر سے کہا کہ مجہے جانے دے۔ میں تمہیں کچہہ نہ کہونگا
مینے جواب مانگا کس دیکہے تیری شیخی۔ اندہار رہی ہے
اور کچہہ نہیں۔ حوصلہ کر۔ اور زور لگا کر چہڑا جا۔ اُسپر اُسے
اور بہی غصہ آیا۔ اُسنے اپنے آپکو سیدہا کر کے اسا زور لگایا کہ
میں بچا اور وہ اوپر۔ مگر میں اسکی کلائی مضبوط پکڑے ہوئی تہی۔ اگر
یہہ کلائی اسکی چہوٹ جاتی تو اُسکا چہرہ اور میرا سب ٹوٹ جاتے
میرا پاؤں پہسل گیا اور میری گرفت ڈہیلی ہوگئی۔ اچانک کیا
دیکہتا ہوں کہ اول پاس کہڑی اپنی آنکہہ سے میری طرف
دیکہہ رہی ہے۔ مجہے تو دہشت آگئی۔ سکول ماسٹر نے جب اسکو
دیکہا تو چلایا۔ ہائے تماشا میرا جادو گر گیا ہے۔ اُٹہاؤ۔ وہ ہے دیکہو وہ
پڑا ہے۔ مار ڈالو خوب لگاؤ۔ دیکہو کیسے ہوں کے درمیان
بیٹہا ہے۔ جلدی جلدی۔ وہ یہہ سنکر بیکار پہر کہ میرے
بیاری صبر کرو ذرا مجہے جادو نظر آئے۔ صبر کرو۔ یہہ کہکر وہ
جادو کے لئے ہمارے ارد گرد پہرنے لگی۔ آخر اسکی نظر اُسپر پڑی
وہ جہپٹ کر اسکی طرف گئی۔ میں اسوقت چت لیٹا
تہا اور سکول ماسٹر میرے اوپر تہا۔ سو میں ایکلات سکریچ اول کے
ایسی لگائی کہ گنبد کیطرح گہومتی اور چکر کہاتی دور جا پڑی
پہر اسکو اور بہی غضب چڑہا اور وہ بہوت کیطرح بپہر
گیا۔ مینے سمجہا کہ میں گیا۔ تاہم مینے سکول ماسٹر کے گلے کو

زور سے پکڑا ہوا تہا۔ لیکن اس کمبخت نے میرے منہ پر
ایسی ٹکّر ماری کہ میری گرفت ڈہیلی ہوگئی اور قریب تہا کہ
سکول ماسٹر نکل جاوے۔ مگر اسوقت مینے دیکہا کہ چار سپاہی خوب
مسلح سیڑہیوں پر سے اتر رہے ہیں اور ادہر انکے ہی قریب المرگ
ڈاکٹر کے بازو پر سہارا لگائے ہوئے اُنکے ساتہہ آرہا ہے۔ ان
سپاہیوں نے آکر سکول ماسٹر اور اول کو پکڑا اور انکی مشکیں
کس لیں۔ مگر میرے دل میں اسبات کی تسلی نہ ہوتی۔ میں ایم
مرڈلف کو دیکہنا چاہتا تہا۔
میں سکریچ اول پر جہپٹ اور مینے اسکا بازو ساری زور سے
مروڑا کیونکہ ملیورڈی میرے کا دانت میرے دل میں کہٹکتا
تہا اور مینے کہا۔ بتلاؤ ایم رڈولف کہاں ہے۔ اُسنے پہلی
مروڑ کی کچہہ پرواہ نہ کی اور نہ کچہہ جواب دیا۔ مینے ایک اور
مروڑ دیا۔ پہر وہ چلا اٹہی اور بولی۔ رڈ آرہم کے ہاں
غار میں پڑا ہے۔ یہہ سنکر میں رڈ آرہم کے مکان کیطرف
روانہ ہوا۔ راستہ میں مجہے خیال آیا کہ ہالی کو بہی اٹہا لوں
مگر کیا دیکہتا ہوں کہ وہاں صرف میرا کرتا پڑا ہے۔ اور
ہالی کا کوئی نشان نہیں۔ معلوم ہوا کہ اس حرامی نے
اپنے دانتوں سے کرتے میں ایک سوراخ کر لی تہی۔ اور
اسمیں سے نکل گیا۔
خیر میں سیدہا کنگ ہارٹ میں پہونچا۔ جاتے ہی
مینے رڈ آرہم کو گلے سے پکڑا۔ اور کہا۔ بتاؤ
وہ جوان آدمی کہاں ہے۔ جو آج شام سکول ماسٹر کے
ہمراہ اس جگہ آیا تہا۔ اُس نے جواب دیا کہ
مجہے اتنا دبا ؤ مت۔ میں تمہیں سب کچہہ بتلا دیتا

سکول ماسٹر نے تمسخر سے اُسکو اس غار میں بند کر دیا ہوا ہے۔ چلو اسکو مل کر نکالیں۔ یہہ کہہ کر وہ غار کی طرف گیا مگر وہاں کوئی نہ ملا۔ اُسپر اُس نے کہا۔ لو جی وہ میری بے خبری ہی میں چلا گیا ہے۔ اگر یہاں ہوتا تو مل نہ جاتا۔ یہہ سکر میں بڑی جوش اور حسرت میں چلا آنیکو تہا۔ کہ میں نے لالٹین کی روشنی سے غار کا ایک اور دروازہ دیکہا۔ میں دوڑ کر اسکی طرف گیا۔ میں دروازہ کو دہکیل کر کہولدیا۔ جسکہ پانی کی ایک دہارا میرے مُنہ پر آ لگی۔ مینے آپکے بازو مانی کے اوپر دیکہے۔ پہر مینے تم کو گہسیٹکر نکالا۔ اور اپنی پیٹہہ پر اٹہاکر یہاں لایا۔ کیونکہ وہاں کوئی آدمی نہ تہا۔ جس سے میں گاڑی منگواتا۔ میں ایم رڈلف یہہ سب معاملہ ہی جو ہوا ہے۔ میں لاف نہیں مارتا مگر میں یقین کرتا ہوں کہ میں نے کوئی غلطی نہیں کی"

رڈلف "میرے دوست تمنے میری جان بچائی ہے۔ میں تمہارا بڑا ہی احسان مند ہوں۔ اور میں کوشش کرونگا۔ کہ اس احسان کو حتی الوسع عمدہ طور سے ادا کروں۔ ڈیوڈ۔ ذرا جاکر مرنی کا حال معلوم کرو۔ اور جلدی واپس آؤ"

حبشی باہر گیا۔

رڈلف "سلینر۔ تمہیں معلوم ہے۔ کہ سکول ماسٹر کہاں ہے"

سلنسر "نیچے ایک کمرے میں معہ سکنیج اول کے رکہا ہوا ہے۔ کہو۔ کیا اسکو حوالات میں بہجوا دے ہو"

رڈلف "نہیں"

سلنسر "چہوڑنا چاہتے ہو۔ دیکہو ایم رڈلف اسے مالاین پر اپنی مہربانی کو ضایع مت کرنا۔ میں پہر کہتا ہوں کہ وہ ایک پاگل کتے کی طرح ہے۔ ایک دفعہ چہوڑا ہو بس پہر اس سے خطرہ ہے۔ خطرہ ہے"

رڈلف "خاطر جمع رکہو۔ اُسے پہر کسی کو کاٹنے کا موقعہ نہیں ملے گا"

سلنسر "اچہا تو اُسے کہیں بند کر چہوڑ دو گے"

رڈلف "نہیں۔ آدہے گہنٹے میں وہ یہاں سے چلا جاویگا"

سلینر "سکول ماسٹر چلا جاویگا"

رڈلف "ہاں"

سلنسر "ہیں۔ چلا جاوے گا! ۔ بالکل آزاد"

رڈلف "بالکل آزاد۔ جہاں اُس کا جی چاہے" یہہ کہہ کر مسکرایا۔ اسے میں حبشی واپس آگیا"

رڈلف "اچہا ڈیوڈ۔ مرنی کا کیا حال ہے"

ڈاکٹر۔ (فکرمندی سے) "وہ سوتا ہوا ہے۔ مگر اسکی نبض میں بڑا تعلق ہے"

رڈلف "ابہی تک خطرے میں ہے"

ڈاکٹر - حضور اس کی حالت خطرناک ہے - مگر امید ہے کہ " . . .

راڈلف " - او - مری - مری مری - سخت انتقام لونگا - بڑا سخت بدلہ لوں گا! ڈیوڈ ایک بات سنو

ڈیوڈ نزدیک آیا - رڈلف نے اسکو کان میں کچھ کہا - جس کو سنکر جبشی کہہ اٹھا "

رڈلف " کیا تم پس و پیش کرتے ہو - ہم نے اکثر تمہارے پاس خیال ظاہر کیا ہے - اب اس کے پورا کرنیکا وقت آ پہونچا ہے "

ڈاکٹر " حضور ہمنے پس و پیش کیوں کرنی ہے - اس خیال ہی میں ایک قسم کی جرم کی اصلاح پائی جاتی ہے - کیونکہ ایسے سزا سی نہ صرف ڈر پیدا ہوتا ہے - بلکہ توبہ کرنیکا مجرم کو بڑا موقعہ ملتا ہے اور اس کمبخت کی تو یہہ سزا بڑی مناسب ہے اس جرم کے علاوہ جس کی سزا میں انکو عمر بھر قید ہوئی تہی - اس نے تین دفعہ خون کرنیکا ارادہ کیا ہے - یہ عین انصاف ہے - کہ اس کو یہ سزا دی جاوے "

رڈلف - بس اسکو توبہ استغفار کے واسطے بہت وقت مل جاویگا - اچھا ڈیوڈ پانچ ہزار روپیہ کافی ہوگا ؟ "

ڈاکٹر " کافی سے بہی زیادہ "

رڈلف (سلنشر سے) " لڑکی! میں نے اس آدمی سے دو ہمت باتیں کرنی ہیں - تم ذرا دائیں جانب کے کمرے میں جاؤ " طاقی میں ایک بڑی پاکٹ بک پڑی ہے - اس میں پانچ نوٹ ہزار ہزار کے نکال لاؤ "

سلنشر (بے اختیار) یہ پانچ ہزار روپیہ کس کے لئے ہے "

رڈلف " سکول ماسٹر کے لئے - اور نوکروں کو حکم دو کہ سکول ماسٹر کو یہاں پیش کریں "

سترہواں باب

سزا -

سین بدل گیا ہے - ایک کمرہ ہے جسکی دیواروں پر سرخ کپڑا لگا ہوا ہے - اس میں بڑی تیز روشنی ہے "

رڈلف ایک لمبا سیاہ مخمل کا کوٹ پہنے ہوئے جس نے اس کے چہرے کی زردی کو دوبالا کر دیا تہا - ایک میز کے پاس بیٹھا ہوا ہے - اس میز پر یہ چیزیں پڑی ہوئی تہیں - سکول ماسٹر کی پاکٹ بک - سکیچ اول کی زنجیر - جسمیں کہ مقدس فاختہ کی تصویر لگی ہے - چاقو جو ابہی تک مرغی کی خون سے تر ہے - لوہے کی سلاخ - جسکی ساتھ سکول ماسٹر نے دروازہ توڑا تہا - اور پانچ ہزار کے نوٹ جو ابہی سلنشر دوسرے کمرے سے لایا تہا "

حبشی ڈاکٹر میز کی ایک طرف بیٹھا ہے - اور

سلیشر دوسری طرف سکول ماسٹر مضبوط جکڑا ہوا اور ہلنے کی بالکل ناقابل ہے۔ کمرے کے درمیان ایک آرام چوکی پر پڑا ہوا ہے۔ جو آدمی کہ اسکو لائے ہیں۔ وہ چلے گئے ہیں۔ اور روڈلف اور ڈاکٹر اور سلیشر اور عاتل چاروں اس کمرے میں رہ گئے ہیں۔ روڈلف کے چہرے پر اب غصہ کے آثار نہیں ہیں۔ بلکہ اسکی بجائے ایک قسم کی اداسی بھری متانت پائی جاتی ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ ایک بڑا بھاری فرض ادا کرنے کے لئے بیٹھا ہے ڈاکٹر متفکر سا ہے۔ سلیشر کے دل میں کچھ ڈر پیدا ہوا ہے۔ اور وہ روڈلف کے چہرہ پر سے اپنی نظر نہیں اُٹھا سکتا۔ سکول ماسٹر کے چہرہ پر مردنی چھائی ہوئی ہے۔ وہ ڈر رہا ہے۔ مگر وہ نہیں جانتا کہ کس بات سے۔"

سوائے بارش کی آواز کے اور کوئی آواز سنائی نہیں دیتی۔ ہر طرف خاموشی ہے۔ آخر روڈلف نے اس خاموشی کو توڑا اور سکول ماسٹر کو مخاطب کر کے کہا " تم انسیلم ڈیورنسل ہو۔ جعل چوری اور قتل کے واسطے تم کو عمر بھر جہازوں پر کام کرنے کی سزا ہوئی تھی۔ اور اب تم وہاں سے بھاگ آئے ہوئے ہو۔"

سکول ماسٹر نے ادہر ادہر بے چین نگاہیں ڈالنے شروع کیں۔ اور شکستہ آواز میں بولا " یہ جھوٹ ہے۔"

روڈلف " تم انسیلم ڈیورنسل ہو۔ تم نے پاٹسی کی سڑک پر ایک مویشی فروش کو قتل کیا۔"

سکول ماسٹر " بالکل جھوٹ۔"

روڈلف " تم رفتہ رفتہ سب کچھ مان جاؤ گے۔ راہزن نے روڈلف کی طرف اسباب کو سنکر حیرانی سے دیکھا۔"

روڈلف " آج رات تم اس گھر میں چوری کرنے کے لئے گھسے۔ اور مالک مکان پر تم نے قتل کا ہاتھ بڑھایا۔"

سکول ماسٹر " اپنے آپ کو سنبھالو) اور تم نے مجھ سے فریب کیا۔ میں کیا کرتا۔ اس نے مجھ پر حملہ کیا میں نے اپنی حفاظت کی۔

روڈلف۔ اس نے تم پر حملہ نہیں کیا۔ اس کے پاس کوئی ہتھیار نہیں تھا۔ یہ سچ ہے۔ کہ میں نے اس چوری کی تجویز تم کو بتائی تھی۔ مگر اس میں میری ایک غرض تھی۔ جو ابھی تم کو بتاؤں گا۔ گذشتہ رات تم نے ایک عورت اور مرد کو شہر میں لوٹا۔ اور پھر تم نے ایک ہزار روپیہ کی بدلے ان کے پیاسہ میرے قتل کرنیکا وعدہ کیا۔"

سلیشر " ہاں میں نے اپنے کانوں سے سب کچھ سنا تھا۔" سکول ماسٹر نے سلیشر کی طرف بڑی حقارت اور غضب کی نگاہ سے ایک نظر دیکھا۔"

روڈلف۔ دیکھا۔ تمکو مجرم کرنے کے لئے میری تجویز کی کوئی ضرورت نہیں۔"

سکول ماسٹر۔ تم سرجج نہیں ہو۔ پس میں تمہارے سوالوں کا کوئی جواب نہیں دیتا"

روڈلف۔ میں اب تم کو بتاتا ہوں۔ کہ میں نے یہ چوری کرنیکی تدبیر تم کو کیوں بتائی۔ مجھے معلوم تھا۔ کہ تم مجرم ہو۔ جو بھاگ آئے ہوئے۔ مجھے معلوم تھا۔ کہ تم اس بچی لڑکی کے والدین کا پتہ دے سکو گے۔ جسکی سارے مصائب کی جڑھ تمہاری ساتھی کمبخت سکریچ اول ہے۔ بس چاہتا تھا۔ کہ تم کو لوٹ کے لالچ دیکر اسجگہ لاؤں۔ کیونکہ اس طرح سے تم یہاں آسکتے تھے۔ اسطرح جب ایک دفعہ تم میرے قابو آجاتے تو پھر میں تم سے نپٹ لیتا۔ کیونکہ تم نے مویشی فروش کو قتل کیا تھا۔ اور میں چاہتا تو اس جرم میں تم کو عدالت کے حوالے کر دیتا"

سکول ماسٹر "یہ جھوٹ ہے۔ میں نے کسی کو قتل نہیں کیا" ؟

روڈلف۔ یا میں تجھکو فرانس کے باہر کسی ایسی جگہ بھیجدیتا۔ جہاں تم تمام عمر تنہا رہتے۔ اور جہاز وں کی نسبت جہاں تمہاری عمر اچھی کٹتی۔ مگر یہ سزا کی کمی صرف اس صورت میں ہو سکتی ہے۔ کہ تم مجھے مطلوبہ اطلاع دیتے۔ تمپر عمر قید کا فتوی لگا تھا۔ مگر تم بے ایمانی سے بھاگ آئے۔ تم کو گرفتار کرنے اور بدی کی طاقت تم سے سلب کر لینے سے میں بنی آدم کی خدمت کرتا۔ اور اگر تم کو وہ بھید دیتا۔ تو شاید میں ایک غریب بے گناہ اور مصیبت زدہ لڑکی کو پھر اسکی والدین کے پاس پہونچانے کے قابل ہو جاتا۔ یہ میرا اصلی منشا تھا۔ نہ انتقام کے مطابق نہ تھی۔ لیکن تمہارے بد ... اور جرائم نے تم کو قانون کی حفاظت سے باہر کر دیا ہے۔ کل اتفاق ہی سے مجھے معلوم ہو گیا۔ کہ تم اینلم ڈیورنسل ہو"

سکول ماسٹر۔ یہ جھوٹ ہے۔ میں ڈیورنسل نہیں ہوں"

روڈلف نے میز سے اوّل کی زنجیر اٹھائی۔ اور سکول ماسٹر کو مقدس فاختہ جو اس میں لگی ہوئی تھی۔ دکھا کر سخت اور غصے کی آواز میں کہا "کمبخت ظالم تمہیں یہ مقدس اور پاک نشان ایک ناپاک اور گندی عورت کو دیکھکر پلید کر ڈالی تھی۔ یہ تین طرح سے مقدس ہے۔ کیونکہ تمہارے بچے نے یہ اپنی ماں سے اور اسکی ماں سے لیا تھا"

اس نیچ کے سننے سے سکول ماسٹر کے ہوش اڑ گئے۔ اسنے اپنا سر نیچے پھینک لیا۔ اور کچھ جواب نہ دیا"

روڈلف "پندرہ برس گذری ہیں کہ تم اپنے بیٹے کو اسکی ماں سے زبردستی لیگئے تھے۔ سوائے تمہارے اسکا اور کسی سے پتا نہیں مل سکتا۔ اسباب نے تمہارے قابو کرنے پر مجھے اور بھی زیادہ مائل کیا ہوا تھا۔ اب میں تم سے صرف اپنی ذاتی تکلیف اور بے عزتی کا بدلا لینا نہیں چاہتا۔ بلکہ آج رات تم نے پھر ایک معصوم کا خون کرنیکا ارادہ کیا ہے یا شاید کر ہی دیا ہے۔ جس شخص کو کہ تم نے زخمی کیا ہے

وہ تمہارے پاس بغیر کسی شک کے آیا۔ اور اس نے بڑی مہربانی کے ساتھہ تم سے پوچھا۔ کہ تم کیا چاہتے ہو تم نے جواب دیا۔ کہ آیا اپنا مال یا اپنی جان دو۔ یہہ کہتے ہی تم نے اپنا چاقو اس کے جسم میں گھونپ دیا۔"

ڈاکٹر "بس جب میں مرتی کی مدد کے لئے آیا۔ تو یہی قصہ اس نے مجھے سنایا تھا۔

سکول ماسٹر "یہہ غلط ہے۔ اس نے جھوٹ بولا ہے۔"

راڈلف "مرتی ہرگز جھوٹ نہیں بولتا۔ تمہارے گناہ ایک سخت کفارہ چاہتے ہیں۔ تم اس مکان میں زبردستی دروازہ توڑ کر داخل ہوئے۔ تم ایک بے گناہ آدمی کو لوٹ کی خاطر زخمی کیا۔ علاوہ ان جرائم کے تم نے آگے بھی ایک شخص کو قتل کیا ہے۔ ان سب جرموں کے عوض مناسب ہے۔ کہ تم کو یہیں قتل کیا جاوے۔" مگر رحم اور تمہاری بی بی اور بیٹے کے لحاظ کے مارے بس اتنا کرونگا۔ کہ تمہیں پھانسی کی ذلیل موت سے بچا لوں گا۔" دوسری قسم کے قتل آلات موجود ہیں۔ سو تیار ہو جاؤ تاکہ جلاد اپنا کام پورا کرے۔ یہہ مشہور کر دیں گے کہ مقابلہ کرتے ہوئے مارا گیا ہے۔"

راڈلف کے چہرہ پر اسوقت ایک شاہانہ جلال برستا تھا۔ کہ وہ اپنے انتقام کے خیال سے کبھی نہیں ٹلیگا علاوہ ازیں سکول ماسٹر نے دیکھا۔ کہ پاس کے کمرے میں دو آدمی بندوقیں کندھوں پر اُٹھائے تیار کھڑے ہیں۔ اور صرف اپنے آقا کے اشارے کے منتظر ہیں۔ ان باتوں کو دیکھکر اس نے نتیجہ نکالا۔ کہ شاید یہہ مجھے پوشیدہ ہی مار ڈالینگے۔ تاکہ میری ذلیل موت سے میرے خاندان پر حرف نہ آئے۔ اس قسم کے لوگوں کا عموماً یہ حال ہوتا ہے۔ کہ جیسے یہہ خونخوار ہوتے ہیں۔ ویسے ہی بزدل بھی ہوتے ہیں اس کو جو خیال آیا۔ کہ میرا آخری وقت نزدیک آگیا ہے۔ تو وہ گھگھیا اٹھا۔ اور سوا نہیں بولا۔"

رحم۔ رحم۔"!

راڈلف۔ "تم پر رحم کیسا۔" اگر تمہارا داغ اسجگہ نہ نکال دیا جائیگا۔ تو پھر پھانسی کی موت نصیب ہوگی۔"

سکول ماسٹر۔ "مجھے پھانسی پسند ہے۔ اس سے کم سے کم اتنا تو ہوگا۔ کہ میں دو تین مہینے اور زندہ رہونگا اور اس سے تمہارا کیا بگڑیگا۔ کیونکہ سزا تو میں نے آخر اُٹھانی ہی ہے۔ رحم رحم رحم۔"

راڈلف "مگر تمہاری بی بی اور تمہارا بیٹا! انکے نام میں تمہارا نام شامل ہے۔ اسمیں انکی بے عزتی ہے"

سکول ماسٹر۔ "میرا نام تو ذلیل ہی ہو چکا ہے۔ مجھے ایک ہفتہ اور زندہ رہ لینے دو۔ مجھپر رحم کرو رحم کرو۔"

راڈلف "(حقارت سے) تم بڑے ہی ذلیل اور کمینے ہو تم میں وہ مردانگی اور لاپرواہی بھی نہیں پائی جاتی۔ جو اکثر بڑے بڑے مجرموں میں پائی جاتی ہے۔"

سکول ماسٹر:۔ علاوہ ازیں قانون اسبات کی اجازت نہیں دیتا۔ کہ ہر ایک آدمی اپنے ہی گھر میں کچہری بنالے"۔

راڈلف:۔ (کرخت آواز میں) ۔"قانون! قانون! تم قانون کا نام لیتے ہو۔ تم جو مدت العمر قانون سے جنگ کرتے رہے ہو"۔ راہزن نے اپنا سر جھکا لیا۔ اور کچھ جواب نہ دیا۔ آخر اس نے بڑی عاجزانہ آواز میں کہا۔"رحم کے خاطر مجھے زندہ رہنے دو"۔

راڈلف:۔ "پھر بتاؤ کہ تمہارا بیٹا کہاں ہے"؟

سکول ماسٹر:۔ "ہاں جتنا مجھے معلوم ہے۔ بتا دوں گا"۔

راڈلف:۔ "یہ بھی بتاؤ کہ اس غریب لڑکی کے والدین کون ہیں جسکی ساری عمر اس کمبخت سیکیچ اول نے تلخ کر دی ہے"۔

سکول ماسٹر:۔ "میرے پاس کاغذات ہیں جنمیں کہ ان لوگوں کا پتا ہے جو اسکو اول کے پاس چھوڑ گئے تھے۔

راڈلف:۔ "اچھا تمہارا بیٹا کہاں ہے"؟

سکول ماسٹر۔ "پہلے یہ بتاؤ کہ مجھے زندہ رہنے دو گے کہ نہیں"؟

راڈلف:۔ "پہلے سب کچھ بیان کرو"۔

سکول ماسٹر۔ (پس و پیش کرتے ہوئے) "لیکن جب میں سب کچھ بتا دونگا تو . . ."

راڈلف:۔ "تو نے اسکو مار ڈالا ہوگا"۔

سکول ماسٹر:۔ "نہیں نہیں۔ میں نے اس کو اپنے ایک ساتھی کے سپرد کر دیا تھا۔ جو میرے پکڑے جانے کے وقت بھاگ جانے میں کامیاب ہو گیا تھا"۔

راڈلف:۔ "اس نے اس کے ساتھ کیا کیا"؟

سکول ماسٹر:۔ "اس نے اسکو پالا۔ اور بینٹس کے بنک گھر میں نوکری حاصل کرنے کے لئے کافی تعلیم دلوائی۔ تاکہ وہ بنک گھر کے متعلق ہمیں ہر قسم کی خبر پہونچاوے۔ اور اسی طرح ہمارے تجاویز کے پورا کرنے میں مدد کرے۔ اگرچہ میں روشفورٹ میں قید تھا اور بھاگنے کا موقعہ انتظار کر رہا تھا۔ تاہم یہ سب ترکیب میں نے ہی اپنے دوست کو بتائی تھی۔ کیونکہ ہم اپنی خاص زبان میں خط و کتابت کرتے تھے"۔

راڈلف کو تو ان باتوں نے ہیبت زدہ کر دیا۔ وہ اپنے دونوں ہاتھ اپنے مونہہ پر رکھکر بولا۔ "او میرے خدا!۔ اس کا بیٹا! اور یہ تعلیم! توبہ!

سکول ماسٹر:۔ "مگر ہماری غرض صرف جعل تھی۔ کسی کی قتل اور لوٹ سے ہمیں کوئی سروکار نہ تھا۔ علاوہ ازیں جب میرے بیٹے کو ہماری نیت کا پتہ لگا۔ تو اسپر غضب چڑھ گیا۔ اور اس نے اپنے آقا کے پاس سارا بھانڈہ پھوڑ دیا۔ اور نوکری چھوڑ کر بینٹس سے چلا گیا۔ ہم نے اسکی پھر تلاش شروع کی۔ میری پاکٹ بک میں اس جستجو اور تلاش کا سارا حال درج ہے آخری مکان جسمیں وہ رہتا تھا۔ اور وہی تبدیل تھا۔ جہانتک اس نے اپنا نام فرنکائس جرمنی رکھا ہوا تھا۔

پورا پتا وغیرہ بھی میری پاکٹ بک میں موجود ہے۔ لو
میں نے سب کچھ بتا دیا ہے۔ اور کچھ چھپا بھی نہیں
رکھا۔ اب تم بھی اپنا اقرار پورا کرو۔ اور صرف اسی
رات کی چوری میں مجھے گرفتار کراؤ۔"

روڈلف "اور اس بائس کے مویشی کی قتل"

سکول ماسٹر "اسکا پتا لگنا محال ہے۔ کوئی ثبوت
نہیں۔ تمہیں تو معتبر سمجھ کر بتا دیتا ہوں۔ مگر سچ
اس بات کو ہرگز ثابت نہ کر سکیگا۔"

روڈلف "اچھا تو پھر تم اس کے اقراری ہو؟"

سکول ماسٹر "میں اسوقت بڑا تنگدست تھا
[illegible] میرے پاس کچھ نہ تھا [illegible] اول نے مجھے
[illegible] کام کر دیا [illegible] میں توبہ کرتا ہوں
اور [illegible] تمہارے پاس اقرار ہی
[illegible] کرتا۔ اگر [illegible] ایسے فیاض ہو کہ مجھے عدالت کے
روبرو نہ لیجاؤ۔ تو قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ میں آیندہ
جرم کا مرتکب نہ ہونگا۔"

روڈلف "اچھا تم حوصلہ رکھو۔ تم کو عدالت کے
حوالے نہ کرونگا۔"

سکول ماسٹر [illegible] پھر تم مجھے معاف
[illegible]

روڈلف [illegible] تمہارا انصاف
کرونگا۔ [illegible] عدالت کے
حوالے نہیں [illegible] عمر کی قید
[illegible]

میں مناسب نہیں سمجھتا۔ اگر تم جہازوں پر عمر بھر کے لئے
بھیجے جاؤ۔ وہاں تم کو اپنی بد معاشی اور شرارت
کے واسطے ایک میدان ملجاویگا۔ تم اپنے ساتھی
قیدیوں کو تنگ کروگے۔ تمہارا لوہے کا جسم نہ چابک
کی پرواہ کریگا۔ اور نہ کام کی سختی کی۔ اور کسی
دن اپنی زنجیریں تڑوا کر وہاں سے بھاگ آؤگے
اور پھر خلق خدا کو اپنی طاقت اور اپنے چاقو کی تیزی سے
ستانے لگ جاؤگے۔ اس لیے جہازوں پر بھیجنا
بھی اور مناسب سزا نہیں۔ اچھا تو پھر لوگوں کو
تمہارے حرامزدگی سے محفوظ رکھنے کے لیے کیا کیا
جاوے! کیا تمہیں قاتل کے حوالہ کر دیا جاوے؟

سکول ماسٹر "اچھا تو پھر تم میری موت ہی چاہتے
ہو۔ ہائے میری موت!"

روڈلف "جلدی تمہارا فیصلہ کر دینا میرا مقصود نہیں
میں تم کو اذیت پہونچا کر قتل کرونگا۔ تاکہ تم کو تمہارے
گناہ یاد آویں۔ اور تم توبہ کرو۔"

سکول ماسٹر (دیوانہ وار) "میں نے اس آدمی کو
کیا کہا ہے۔ ہائے یہ بھی کون ہے؟ مجھ سے مانگتا کیا
ہے۔؟ میں کہاں ہوں۔ اوہ"

روڈلف "اگر تم کو پھانسی پر چڑھا دیا جاوے۔ تو تم
مایوسی کی حالت میں موت کی کچھ پرواہ نہ کروگے
بلکہ اسے بھی مسخر کروگے۔ اور جوش سے اپنی جان
دیدوگے۔ نجات دہندہ کہتا ہے۔ کہ سب گناہ
معاف ہو سکتے ہیں۔ مگر پھانسی سے خدا کے تخت

عدالت تک بہت تھوڑا راستہ ہے۔ توبہ اور کفارہ کے واسطے وقت چاہئے۔ میں تم کو یہ وقت دونگا اور خدا کرے کہ تو اس وقت سے فائدہ اُٹھاوے"۔

سکول ماسٹر ان باتوں کو سُنکر کچھ مغلوب سا ہو گیا۔ اپنی زندگی میں پہلی بار اس نے معلوم کیا۔ کہ اس کو موت سے زیادہ اور کسی چیز کا ڈر ہے۔ بے ہنگام ڈر اس کی جان نکال رہا تھا۔

روڈلف۔ "نہ تم ڈیوڑنسل نہ تم کو جہازوں پر بھیجا جاویگا اور نہ تم قتل کئے جاؤ گے"۔

سکول ماسٹر۔ تو پھر تم مجھ سے کروگے کیا۔ ؟ کیا تم کوئی بھوت ہو۔ جو دوزخ سے میرے دکھ دینے کی "۔

روڈلف۔ (بے اختیارانہ لہجہ میں) "سنو تم نے اپنی بڑی طاقت کو جرموں میں صرف کیا ہے۔ میں وہ طاقت تم سے چھین لونگا۔ بڑے بڑے مضبوط جوان تمہارے سامنے کانپتے رہے ہیں۔ اب تم کمزوری سے کمزور کے سامنے کانپوگے۔ قاتل! تم نے آسمانی مخلوق کو ہمیشہ کی رات میں پھینکا ہے۔ سو اس دنیا ہی میں دائمی رات تم پر کھل جاویگی۔ تمہاری سزا اگرچہ آہستہ آہستہ اثر والی ہوگی۔ مگر تمہارے گناہوں کے برابر ہوگی۔ (رحم اور دردمندی کی آواز میں) مگر یہی سزا تمہیں توبہ کرنیکا بڑا موقعہ دیگی۔ اگر میں تمہاری سزا دینے میں صرف انتقام کا خیال رکھوں۔ تو آؤ تم میں فرق کیا۔ تمہیں سزا دی جائیگی اور تمہیں ہمیشہ کو دوزخ میں ڈالا جائیگا تم پھر بہشت کا وارث بنانیکے لائق نہ ہوگے۔ اگر میں تم کو ہمیشہ کی رات اور تاریکی میں پھینکنے لگا ہوں۔ اگر اب میں دنیا والوں اور تمہاری نظروں سے دور کرنے لگا ہوں۔ تو اس کی غرض یہ ہے۔ کہ تم دنیا کی طرف سے ہٹ کر اپنے دل کی طرف دیکھو۔ اور اپنے بڑے بڑے گناہوں پر غور کرکے ان سے توبہ کرو۔ اور خدا کو یاد کرو۔ ہاں جب تم اس دفعہ سے خالی ہو جاؤ گے۔ تو پھر تم اپنے اندر دیکھوگے۔ اور اس وقت یہ چہرہ جس پر بدنامی برستی ہے۔ اس سے توبہ برسیگی۔ تم شیطان کی گرفت سے نکل کر خدا کے ہو جاؤ گے! یہ تمہارے سب الفاظ کفر ہیں۔ پھر تمہارے سب الفاظ حمد ہو جاوینگے۔ اب تم ظالم اور بے رحم ہو پھر تم حلیم اور خاکسار ہو جاؤ گے۔ تم ان پر روگے جن کو تم نے قتل کیا ہے۔ تم اپنی راہزنیوں اور قتلوں پر افسوس کروگے۔ تم آدمی ہو اور درندہ ہو گئے ہو۔ پھر تم درندہ سے فرشتہ بن جاؤ گے توبہ اور استغفار کے بعد تمہاری آخری دعا خدا سے یہ ہوگی۔ کہ بیوی اور بیٹوں کے درمیان موت ہو"۔

ڈلف نے جب یہ الفاظ بولے۔ تو اس کی آواز مارے جوش کے کانپ رہی تھی"۔

سکول ماسٹر کا ڈر دو۔ ہو گیا تھا۔ اس نے خیال کیا کہ روڈلف نے یہ دھمکیاں صرف اس کو ڈرانے کیلئے

دی نہیں۔ اسکا اصلی منشا صرف اس کو دینیات اخلاقی وعظ سنانے کا تھا۔ جب رڈولف بس کر چکا۔ تو اس نے زور سے ایک قہقہہ مارا۔ اور کہا۔ اجی ذرا یہ معما کہولدو۔ اور بتاؤ کہ ابھی کچھہ اور وعظ بہی باقی ہے"
اس کو جواب دینے کے بغیر رڈولف نے ڈیوڈ کو مخاطب کر کے کہا "ڈیوڈ چلو اپنا کام کرو۔ اگر میں برائی کرتا ہوں تو خدا مجھہ سے اسکا حساب لیوے"
حبشی نے گھنٹی بجائی۔ دو آدمی اندر داخل ہوئے ڈیوڈ نے ایک پاس کی کوٹھری کی طرف اشارہ کیا۔ وہ سکول ماسٹر کی کرسی کو اس کوٹھری میں دھکیل کر لے گئے"
سکول ماسٹر (بڑی پر درد آواز میں) پہر تم مجھے مار ڈالنے لگے ہو؟ رحم رحم رحم"!
اتنے میں حبشی بہی اس کوٹھری میں آگیا۔ اور سکول ماسٹر کا شور و غل سنکر بولا۔ اسکو بند کردو رڈولف۔ اور سلیشر اکیلے رہ گئے۔ سلیشر نے کانپتے ہوئے رڈولف کو کہا۔ اجی۔ ڈولف ایم رڈولف مہربانی کر کے میرے ساتھ باتیں کریں۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ نہیں! کیا میں خواب دیکھ رہا ہوں۔ وہ سکول ماسٹر کو کیا کر رہے ہیں۔ اجی اب وہ چلا! نہیں۔ یہ سناہٹ اور خاموشی تو میری وحشت کو اور بہی زیادہ کر رہی ہے"
اسے میں ڈیوڈ کوٹھری سے نکل آیا۔ اسکے چہرہ پر ایسی زردی تہی۔ جو کہ اکثر اوقات حبشیوں کے چہرہ پر ہوا کرتی ہے۔ اور اسکے ہونٹ راکھہ کی طرح سفید تھے۔ اس کے پیچھے دو آدمی بہی نکلے۔ جو سکول ماسٹر کی کرسی کو باہر کھینچکر لائے۔ سکول ماسٹر ابہی تک جکڑا ہوا تہا"
حبشی "اسکا مونہہ کہولو۔ اور مشکیں بہی کہولدو"
کچھہ دیر تو بڑی خوفناک خاموشی رہی۔ پہر ان دو آدمیوں نے رسیاں کہولیں کہ سکول ماسٹر بندھا ہوا تہا۔ ڈھیلی کیں۔ وہ اچانک اچہل کر کھڑا ہو گیا اس کے بدنما چہرہ سے غضب اور وحشت اور خوف برس رہے تھے۔ وہ ایک قدم آگے بڑھا یا۔ اور اپنے ہاتھہ آگے پہیلائے ہوئے راستہ کو ٹٹولنے لگا۔ پہر پیچھے ہو کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اور بڑے درد اور غضب کے مارے ہاتھہ آسمان کی طرف اٹھا کر چلایا۔ ہائے میں تو اندھا ہو گیا ہوں
رڈولف "اس کی پاکٹ بک اس کو دیدو" حبشی نے ایک چہوٹی پاکٹ بک کانپتے ہوئے سکول ماسٹر کے ہاتھہ میں دی اور کہا۔ اس پاکٹ بک میں کافی رقم ہے جس سے تم باقی دن نہایت مزے اور آرام سے گزار سکتے ہو۔ جاؤ۔ توبہ کرو اور خدا غفور رحیم ہے"
سکول ماسٹر "(پاکٹ بک کو لیکر) اندھا! میں اندھا"
رڈولف "دروازہ کہولو۔ اور اسکو جانے دو"
دروازہ کہولا گیا"
سکول ماسٹر "(دروازہ وار) اندھا۔ اندھا۔ میں اندھا!"
رڈولف "تم آزاد ہو۔ تم کو روپیہ بہی ملگیا ہے۔ اب جاؤ"
سکول ماسٹر "جاؤں! جاؤں کسطرح؟ میں تو ایک

ایک قدم بھی ہل نہیں سکتا - او - یاد رکھو - اپنی طاقت
اور اختیار کو اسطرح برتنا بڑا بھاری جرم ہے"۔
روڈلف"۔ بیشک اپنی طاقت کا بڑا استعمال کرنا
جرم ہے - مگر یاد کر کہ تو نے اپنی طاقت کے ساتھ
کیا کیا ہے"؟
سکول ماسٹر - ہائے موت - اور مجھے مار ڈالو مجھ
موت زیادہ پسند ہے - اسطرح میں ہر ایک سے
ڈرتا ہوں - ہر ایک کا محتاج رہوں - مجھ تو ایک
بچہ بھی مار سکتا ہے - میرے خدا ! میرے خدا ! -
پھر کیا ہوگا"؟
ڈاکٹر"۔ تمہارے پاس روپیہ کافی ہے"۔
راہزن"۔ اگر میرا روپیہ چوری ہو جاوے تو پھر
کیا"؟
روڈلف"۔ تمہارا روپیہ چوری چلا جاوے - اِ م
لوٹی جاوے - ارے ان الفاظ کو سمجھتے بھی ہو - جو تم نے
بولے ہیں کیا تم کو یاد نہیں کہ تم نے بھی بہتیروں کو
لوٹا ہے - جاؤ بہت باتیں نہ بناؤ"۔
سکول ماسٹر"۔ (دلتجیانہ آواز میں) خدا کے لئے
مجھے کوئی شخص دو - جو مجھے کہیں چھوڑ آوے میں
راستہ نہیں دیکھ سکتا - جاؤں تو کہاں جاؤں
ابی مجھ مار ہی ڈالا ہوتا - اب مار ڈالو - خدا کے لئے
مجھے مار ڈالو"۔
روڈلف"۔ نہیں مارنا نہیں - اب تم توبہ کروگے
سکول ماسٹر (غضب میں آکر) کبھی توبہ نہیں
کرونگا - کبھی توبہ نہیں کرونگا - میں انتقام لوں گا
اور سخت انتقام لونگا - یہ کہکر وہ اپنی جگہ سے چیتے
کی مانند اٹھا - اور گردو پیش والوں کو ڈرانے لگا مگر
دوسرے ہی قدم پر گر پڑا - پھر اپنی حالت کو یاد
کرکے بولا"۔ نہیں نہیں نہیں میں بدلا نہیں لے
سکتا - میں اب بالکل بے بس ہو گیا ہوں - ہائے
اور میں ایسا طاقتور اور مضبوط ! ہائے مجھے کیا ہو گیا
مجھ پر کوئی رحم نہیں کرتا - افسوس کوئی نہیں جو
مجھ پر رحم کرے"۔

اس تمام نظارے کو دیکھکر سلیشر کی حیرانی اور
گھبراہٹ یہاں تک پہونچ گئی - کہ بیان سے باہر ہے
اس کے گنوار اور وحشی چہرہ سے رحم ٹپک رہا تھا - وہ
روڈلف کے نزدیک آکر اس کے کان میں بولا"۔ ایم
روڈلف یہ سزا بڑی مناسب ہے - وہ شخص بڑا ہی
بدمعاش تھا - تھوڑی دیر ہوئی کہ مجھ سے بھی لڑا
جاتا تھا - مگر اب وہ اندھا ہے - اور اپنا راستہ نہیں
دیکھ سکتا - ایسا نہو کہ اکیلا جاوے - اور کہیں گلی میں
گر جاوے - مجھے اجازت دو - میں اس کو کہیں
ایسی جگہ چھوڑ آؤں جہاں وہ آرام سے بیٹھ سکے
روڈلف کا دل بھی سلیشر کی اس فیاضی اور اعلے
دلی کو دیکھکر بھر آیا - اور اس نے اس کے ہاتھ کو اپنے
ہاتھ میں لے کر کہا"۔ اچھا بہت خوب بات ہے -
جاؤ"۔

سلیشر نے نزدیک آکر سکول ماسٹر کے کندھے پر ہاتھ

اپنا ہاتھ رکھا۔ سکول ماسٹر نے ڈر کر پوچھا۔ کون ہے"
سلیشر"۔ میں ہوں سلشر"
سکول ماسٹر۔ تم بہی اپنا انتقام لینے آئے ہو"
سلیشر۔ تم راستہ نہیں دیکھ سکتے۔ میرا بازو پکڑو اور میں تم کو کہیں لے جاؤنگا"
سکول ماسٹر۔ تم۔ تم!
سلیشر"۔ ہاں۔ ہاں مجھ تم کو اس حال میں دیکھکر بڑا ترس آتا ہے۔ آؤ چلو"
سکول ماسٹر"۔ تم شاید مجھے کسی اور بہانے میں پہنسانا چاہتے ہوگے۔
سلیشر"۔ تم جانتے ہو کہ میں بزدل نہیں ہوں۔ اور تم کو اس مصیبت زدہ حالت میں دیکھکر کبھی آزار نہیں پہونچاؤں گا۔ آؤ چلو۔ ابہی دن ہے۔ کہیں ٹہکانے لگیں"
سکول ماسٹر"۔ دن! میں اب کبھی دن نہیں دیکھوں گا"
مولف۔ اب زیادہ اس نظارے کو برداشت نہ کر سکا۔ سو وہ اچانک حبشی کو ساتھ لے کر چلا گیا۔ اور دو نوکروں کو بھی جانیکا حکم دیا گیا۔ سلشر اور سکول ماسٹر اکیلے رہ گئے"
سکول ماسٹر۔ بڑی دیر چپ رہنے کے بعد سچ سچ اس پاکٹ بک میں کچھ روپیہ ہے"
سلشر" ہاں میں نے خود اسمیں پانچ ہزار کے نوٹ رکھے ہیں۔ کہیں دیہات میں چلے جاؤ۔ اس رقم سے مرنے کے ساتھ باقی دن بسر کروں"
اور اگر کہو تو اگرس کے چھوڑ آؤں۔
سکول ماسٹر۔ نہ بابا نہ۔ وہ مجھے لوٹ لیگی"
سلیشر"۔ ڈ آرم کے چلتے ہوئے!
سکول ماسٹر۔ وہ مجھے زیادہ آسانی سے لوٹنے کے لئے زہر دے کر مار ڈالیگا"
سلیشر"۔ اچھا پہر جاؤ گے کہاں"
سکول ماسٹر۔ مجھے کچھ معلوم نہیں سلیشر! بس جانتا ہوں۔ کہ تم چور نہیں ہو۔ یہہ لومبری پاکٹ بک کو میری کرتی کے نیچے اچھی طرح سے مخفی کر دو۔ تاکہ اول نہ دیکھ لے۔ کیونکہ اگر اسکی نظر پڑگئی تو ایک کوڑی بہی میرے پاس نہ چھوڑیگی"
سلیشر"۔ اول۔ اجی وہ تو ہسپتال میں پڑی ہے۔ گذشتہ رات جب ہم کشتی لڑ رہے تھے۔ تو اتفاقاً مجھ سے اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی تہی"
سکول ماسٹر"۔ مگر میرے باقی دن! خدایا میرا کیا ہوگا۔ ہر وقت میری آنکھوں کے سامنے سیاہ پردہ پڑا رہے گا۔ اور اس سیاہ پردے میں ان کی تصویر میں دیکھوں گا۔ جن کو میں نے"
یہہ کہکر وہ کپکپا اٹہا۔ پہر اس نے سلیشر

سے پوچھا" وہ رات والا آدمی۔ اس کا کیا حال ہے۔؟ وہ مرگیا ہے"؟

سلیشر" نہیں"

سکول ماسٹر" یہ بھی اچھا ہوا" یہ کہ کر وہ خاموش ہوگیا۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد غضب آلودہ آواز میں بولا۔ "سلیشر تم ہی میری اس تمام مصیبت و تباہی کے باعث ہوئے ہو۔ اگر تم نہ ہوتے تو میں اس شخص کو قتل کر ڈالتا۔ اور روپیہ اڑا کر لے جاتا۔ میرا اندھا ہونا بھی تمہاری ہی ذریعہ سے ہے"

سلیشر" ان باتوں کا اب خیال نہ کرو۔ اس سے تمہاری صحت کو اب نقصان پہونچیگا۔ بتاؤ کہ چلوگے یا نہیں۔ میں رات کا بہت تھکا ہوا ہوں اور مجھے بڑی نیند آئی ہوئی ہے۔ کل میں نے اپنے کام پر جانا ہے۔ بتاؤ کدھر جاؤگے"

سکول ماسٹر۔ ایسے جاؤں تو کہاں جاؤں۔ کون سی جگہ ہے۔ جہاں مجھے آرام ملے"

سلیشر" اچھا سنو۔ یوں کرو کہ میرے حجرے میں چلے چلو۔ دو تین روز وہاں رہنا۔ میں کوئی شخص تلاش کروں گا۔ جو تم کو بے کسی اور مصیبت ..... جاکر تمہارے لیئے جگہ وغیرہ کا بندوبست کردیں گے۔ تو میرے خیال میں ایک آدمی آیا ہے۔ ایک شخص ہے۔ جو پلو رٹ سینٹ نکولسن میں رہتا ہے۔ اسکی ماں سینٹ ہنڈی میں رہتی ہے۔ وہ بڑی نیک عورت ہے۔ اور تعجب نہیں کہ وہ تمہاری خبرگیری کا ذمہ لیلے۔ بولو۔ چلوگے یا نہیں"

سکول ماسٹر" سلیشر تم پر مجھے ہر طرح سے اعتبار ہے۔ تم سے مجھے کوئی ڈر نہیں تم نے کبھی چوری نہیں کی۔ کیا خوش قسمت!"

سلیشر" خیر۔ ایم رڈلف نے بھی کہا تھا۔ کہ مجھ میں دیانت ہے"

سکول ماسٹر۔ مگر یہ شخص کون ہے وہ آدمی تو نہیں۔ وہ تو کوئی دیو ہے"

سلیشر۔ یہ تو تم پھر اور قصوں میں لگ گئے ہو۔ آتے ہو کہ نہیں"

سکول ماسٹر۔ اچھا چلو تمہارے مکان پر چلیں"

سلیشر" بہت خوب"

سکول ماسٹر۔ تمہارے دل میں بری نسبت کچھ دشمنی تو نہیں۔! قسم کھا کر کہو!

سلیشر۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرے دل میں کوئی خیال نہیں "

سکول ماسٹر۔ تم کو یقین ہے۔ کہ وہ شخص زندہ ہے؟"

سلیشر۔ مجھے یقین ہے۔ کہ وہ زندہ ہے "

سکول ماسٹر۔ حساب سے تو کچھ کمی ہوئی ہے۔ میں اندھا ہوں۔ ہشت میں اندھا ہوں۔ اب مجھے ان تمام واردات کی خوابیں آئیں گی۔ جو میں کرتا رہا اور دیکھتا رہا ہوں ہائے توبہ! یہہ کہتے ہوئے اس نے سلیشر کے بازو پر سہارا لگایا۔ اور دونو الی ڈی فیوس ڈ والی سے نکلے "

اٹھارہواں باب

قصبہ آئل آدم

جو واقعات کہ ہم نے پچھلے باب میں بیان میں کیئے ہیں۔ ان کو گذرے پورا ہفتہ ہوگیا ہے۔ ہم اب اپنے پڑھنے والے کو ایک چھوٹی سے قصبے میں لے جاتے ہیں۔ جسکا نام آئل آدم ہے۔ اور جو کہ جنگل کے دامن میں دریائے آئش کے کنارے ایک بڑے پُر فضا جگہ پر واقع ہے "

قاعدہ ہے۔ کہ دیہات میں نہایت ہی چھوٹی باتیں بھی بڑے بڑے واقعات شمار کی جاتی ہیں۔ اسی قاعدہ اور دستور کے موافق آئل آدم کے آوارہ گرد اس صبح کو جس کا ہم نے ذکر کیا ہے گاؤں کے گرجے کے سامنے کے مرغزاری میں ٹہل رہے ہیں۔ اور اس وقت ٹھیک ٹھیک معلوم کرنے کے لیئے کئی بحث کر رہے ہیں۔ جب کہ گاؤں کی سب سے بڑی گوشت کی دوکان کا نیا خریدار آکر اپنی دوکان پر تصرف کریگا "

ان میں سے ایک آوارہ گرد نے جو دوسرں

نسبت ذرا زیادہ راز جو طبیعت کا تہا۔ قصاب لڑکی کو جو دوکان میں بیٹھا ہوا تہا۔ کچھہ صفائی وغیرہ کا اہتمام کر رہا تہا۔ اس بارے میں سوال کرنیکا ارادہ کیا۔"

لڑکے نے جواب دیا کہ مجھے ابہی تک اپنے آقا کا کچھہ پتا بہی نہیں۔ کیونکہ اس نے یہہ دوکان ایک ایجنٹ کے ذریعہ سے خریدی ہے۔ نہ بنفس خود۔

اسکی تہوڑی بعد دو آدمی جو پیرس سے آرہے تھے۔ دوکان کے دروازہ کے سامنے ایک گاڑی سے اترے۔ ان میں سے ایک مرتی تہا۔ جس کا زخم بالکل اچہا ہوگیا ہوا تہا۔ اور دوسرا سلیشر تہا۔"

لباس انسان کی ہیبت کو بالکل بدل دیتا ہے۔ یہی سلیشر جو کہ مادر یونس کے ہاں بیٹہا ہوا ایک بہوت معلوم ہوا کرتا تہا۔ اب ایک عامہ جنٹلمین ہے۔ یہہ کس کی بدولت ہے۔ وہ صرف لباس کی بدولت۔ اس کے خط و خال میں بڑا عجیب تغیر ہوگیا ہوا ہے اپنے پرانے لباس کے ساتھہ ہی اس نے اپنی وحشیانہ جنگلی طرز و ادا بہی دور کر دی ہے اور اگر اب کوئی اسکو جیبوں میں ہاتھہ ڈالے۔ دوکان کے آگے ٹہلتا دیکھے۔ تو خیال کرے۔ کہ وہ دنیا میں ایک نہایت مختتی اور مشغول تاجر ہے۔"

مرتی۔ بعضے سفر کیسے لمبے ہو جاتے ہیں۔ ہمارے سفر نے ہی بڑا ہی طول کہیچا تہا۔ اور سردی بہت بڑی سخت تہی۔"

سلیشر۔" مجھے تو سردی وردی کچھہ معلوم نہیں ہوئی۔ میں بڑا خوش ہوں۔ اور خوشی میں بڑی گرمی ہوتی ہے۔

سلیشر۔" مرتی میں نے تم کو اس دن سے جس دن کہ اس حبشی نے سکول ماسٹر کو اندہا کیا تہا۔ پہر نہیں دیکہا تہا۔ اس حرامی کا یہہ پہلی وار تہی۔ جو خطا گئی تہی۔ دیکہو نہ اس دن روڈلف کا رنگ بالکل ہی بدلا ہوا تہا۔ میں سچ کہتا ہوں کہ میں تو ہیبت زدہ ہوگیا تہا۔

مرتی۔" اچہا پہر کیا۔"

سلیشر۔ کل تمہاری مدت سے ملاقات ہوئی تم نے مجھے آکر کہا۔ سلیشر گڈ مارننگ۔ میں نے کہا گڈ مارننگ۔ مسٹر ...ی کیا حال ہے ایم روڈلف کیا ہے۔ وہ تم سے کہا۔ کہ ایم روڈلف ڈی بیوز وائی دا نعہ کے دوسرے روز ہی سفر کو چلا گیا تہا۔ اور افسوس ہے تمہاری خدمت کا عوض دینا انسے بہول گیا ہے۔ میں نے اس کا جواب دیا کہ ایم روڈلف اگر تم تجھہ کو بہول گیا ہے

تو مجھے واقعی افسوس کرنا چاہیئے۔ لیکن
خدمتیں کیا ہوتی ہیں۔ اور ان کا عوض
کیا ہوتا ہے۔؟ جبکہ تم نے کہا تھا۔ کہ اس
نے صرف تمہاری خدمات کا عوض نہیں
دیا۔ اور اس کا سبب صرف کام کی اجرت
تھی۔ ورنہ وہ تم کو اور تمہاری خدمتوں
کو ہمیشہ یاد رکھیگا۔ بس تمہارے یہ الفاظ
نکل کر برابر میری ولیں پہنچے اور میں ان کو
یاد کر کے بڑا خوش ہوتا ہوں۔ جیسا
ایم رڈلف نے مجھے کبھی نہیں بھولا۔
دنیا میں بھی ان کو کبھی نہیں بھولونگا
کیونکہ اس نے مجھے کہا ہے۔ کہ مجھہ میں
مادہ دیانت ہے۔"

مونی۔ افسوس کہ میرے آقا نے تمہاری
نسبت کسی قسم کے احکام نہیں دیئے۔
بس سوائے اس کے جو وہ مجھے دیں اور
کچھہ نہیں رکھنا۔ کہ کسی کو دوں۔ اس لئے
میں تمہاری خدمات کا بدلہ پورا نہیں
دے سکتا۔ جو خاص میری ذات سے
تعلق رکھتی ہیں۔"

سلیشر۔ بس بس مسٹر مرنی تمسخر نہ کرو
تمسخر سے کچھہ حاصل نہیں۔"

مرنی۔ مگر یہ تو بتاؤ کہ اس رات کے بعد
تم پھر کبھی ایبی ڈی فیوزین کیوں نہ آئے
اگر ایک دفعہ آجاتے۔ تو حضور مجھے کچھہ نہ کچھہ
عنایت کرنے کے بغیر کبھی سفر پہ روانہ
نہ ہوتے۔"

سلنس۔" کیوں نہ آتے۔ میں آتا تو کیوں
آتا۔؟ ایم رڈلف نے مجھے کبھی بلایا؟
نہیں۔ تو میں آتا کس طرح۔ میں نے خیال
کیا۔ کہ اب تم کو میری ضرورت نہ
رہیگی۔"

مونی۔ مگر تم کو اتنا تو خیال کرنا چاہیئے
تھا۔ کہ رڈلف ضرور تمہاری خدمتوں
کا معاوضہ دینے کی فکر میں ہوگا۔"؟

سلیشر۔ تم مرنی ہو۔ جیسے تم نے مجھے
فراموش نہیں کیا۔ تب سے۔"

مونی۔ اچھا جانے دو۔ اس ذکر ہی
کو چھوڑ دو۔ مجھے تمہارا پتہ معلوم
کرنے میں بڑی تکلیف اٹھانی پڑی
ہے۔ بتاؤ تو کہ اب تم اوگرس کے ہاں
جایا کرتے ہو؟"

سلشر۔" نہیں۔"

مونی۔" کیوں نہیں۔"

سلیشر۔" یونہیں!۔ اب میرے خیالات
اور قسم کے ہوگئے ہیں۔"

مرنی۔" خوب اچھا جو بات تم۔۔ مجھہ
سے کر رہے تھے۔"

سلبیشر ۔" کیا کر رہا تہا"
مرنی ۔ تم نے کہا تہا ۔ کہ میں خوش
ہوں ۔ کہ میں تم سے مل گیا ہوں ۔
اور زیادہ خوش اس لئے ہوں ۔ کہ
شاید "
سلبیشر ۔" ہاں ہاں پتہ ۔ لگ گیا ہے ۔
کل جب میں کشتیوں پر دریا میں کام
کر رہا تہا ۔ تو تم آ گئے ۔ اور تم نے مجھے کہا
میرے لڑکے میں دولتمند نہیں ہوں
مگر میں تم کو ایک جگہ دلوا سکتا ہوں ۔
کہ جہاں تم کو کام بڑا آسان ہوگا ۔
اور آمدنی چھہ سات روپیہ روز ہوجایا
کرے گی ۔ میں نے اپنے دل میں کہا
چھہ سات روپیہ روز ! یہہ تو ایک
کپتان کے نوکر کی تنخواہ ہے ۔ پہر میں
نے تم کو کہا ۔ اچھا مرنی بہت خوب
پہر تم نے کہا ۔ کہ سلبیشر تم ایسی وحشیانہ
اور ردی حالت میں نہ جاؤ ۔ ورنہ
تم تاجروں کو ڈرا دو گے ۔ جس
کے جواب میں میں نے کہا ۔ کہ میرے
پاس کپڑے خریدنے کا کوئی ذریعہ
نہیں ہے ۔ اس پر تم نے کہا کہ
ٹمپل کو آؤ میں تمہارے پیچھے
ہولیا ۔ اور سوبرس سے ہاں تم نے
ہی ایک مکلف پوشاک خرید کر دی
جس کو پہنکر میں ایسا نظر آنے لگ گیا
جیسے کوئی جواہر فروش ۔ پہر تم نے مجھے
کہا ۔ کل مجھے اس صبح کے سویرے
پورٹ سینٹ ڈنس میں ملو ۔ میں نے
ایسا ہی کیا ۔ اور صبح وہاں گیا ۔
وہاں تم معہ ایک گاڑی کے موجود
تھے ۔ گاڑی میں چڑہ کر ہم یہاں
آ گئے ۔ اور "
مرنی ۔" اچھا تو ان سب باتوں
میں سے تم کو یہہ افسوس کس کا
ہے ؟ "
سلبیشر ۔" اس بات کا کہ میں اب خوش
پوش ہو گیا ہوں ۔ اور یہہ بات مجھہ
کو خراب کر دیگی ۔ اور جب میں پہر اپنے
کام پر اپنے میلے کچیلے سا ہنوں میں
جاؤں گا ۔ تو مجھے شرم آئیگی ۔ علاوہ
ازیں چھہ سات روپیہ روز کمانے
لگ جانا عجب کہ میں مشکل سے روپیہ
بہم کر سکتا ہوں ۔ ایک ایسی بات
معلوم ہوتی ہے ۔ جو بعید از قیاس
ہے ۔ ایک اور بات ہے ۔ چند روز اچھے
مکلف بستر پر سونا اور پہر اپنی پرانی
گہاس بچھی ہوئی سطح پر سونے کے لئے

مجبور کیا جانا ہے مجھے پسند نہیں۔ میں
اپنی اس حالت میں اچھا ہوں۔ سمجھ لیا
ہے نہ؟"

مرنی ۔ "بات جو تم کہتے ہو عقل کی ہے
لیکن اگر اچھا بستر بر ہمیشہ میسر ہو
جاوے ۔ تو کیا مضائقہ ہے۔ اُسے
رد کیوں کریں؟"

سلبسٹر ۔ "یہ تو ٹھیک ۔ پیٹ بھر کر
روٹی کھانا بھوکا رہنے سے بہرحال
اچھا ہے" اتنے میں قصاب لڑکی گوشت
کاٹنے کی جو اس تک آواز میں آئی
تو وہ اچانک پکار اٹھا۔ ہو بہو یہ تو
قصاب کی دوکان ہے ۔!"

مرنی ۔ "ہاں ۔ یہ میرے ایک دوست
کی دوکان ہے ۔ آؤ ہم دوکان کا
سیر کریں۔ اتنے میں گھوڑے بھی
دم لے لینگے"

سلبسٹر ۔ "اس دوکان کو دیکھ کر تو
مجھے اپنے بچپن کے دن یاد آ گئے ہیں
بات تو عجیب معلوم ہوگی۔ مگر میں
سچ کہتا ہوں۔ کہ اگر میرے پاس
مقدور ہو ۔ تو میں قصاب کی دوکان
کھول لوں ۔ شوربہ چڑھ کر بیٹھ ۔ بکری (؟)
لینی خریدنے جاتا ۔ گھر میں آ کر چھپے

کے پاس بیٹھنا اور سردی ہو تو آگ تاپنا آگے آتی ہی ایک
خوشباش بی لیلی کا ملنا اور بچھڑا اعضوں کو ٹٹولنا - پھر
صبح کے وقت اٹھ کر سینگوں سے پکڑنا اور ذبح گاہ
کی طرف لیجانا اسکو زمین پر گرا کر اسکا گلا کاٹنا اور پھر
اسکو ٹکڑے کرنا - یا وہ یہ کام بھی جو میرے عین مذاق
کے مطابق ہو سکا مجھے ایسا ہی لطف آوے جیسا کہ غریب
لاگوالز کو سخت بھوک کی حالت میں جوڑوں کی آمیکلا (؟)
تھا اسکی لڑکی کا ذکر آ گیا ہے - مرنی بیٹو اوسکو دو گروں (؟)
کے ہاں اسی روز کے بعد پھر کہیں نہیں دیکھا میرا
خیال ہے کہ ایم رُدلف اوسکو کہیں لے گیا ہو گا - ایم مرنی
اگر اسنے ایسا کیا ہے تو بڑا ہی نیک کام کیا ہے غریب
لڑکی اپنی خوشی سے وہ کیا بدی کر سکتی ہے - اسکی
عمر بہت چھوٹی تھی - مگر ترغیب!! ایم رُدلف نے بڑا ہی
اچھا کام کیا ہے"

مرنی "میں بھی ایسا ہی خیال کرتا ہوں - مگر آؤ ذرا دوکان دیکھ
لیں اتنے میں گھوڑا دم لے لیگا -"

مرنی اور سلبسٹر دوکان میں آئے اونہوں نے سب کارخانے کو دیکھا اس کی
ترتیب اور صفائی کو دیکھکر معلوم ہوتا تھا کہ کسی اچھے سمجھدار آدمی کی
دوکان ہے جبکہ اونہوں نے سوتیرا پیردالی منزل کے سب کچھ دیکھ بھال لیا
تو مرنی نے کہا "کیوں تمہیں میرے دوست کے تجربہ قصاب آدمی نہیں ہیں؟ یہ ساری
دولت [illegible] اسی کی ہے اور اسکے علاوہ اسکے پاس [illegible] ہزار روپیہ نقد ہے جب
وہ جبھی چاہیگا دوکان کو وسعت دیسکتا ہے - اسکے علاوہ
دوست کی عمر ... سال کی ہے طاقت میں بیل کے برابر ہے جسم اسکا ویسا ہی
مضبوط اور سب سے بڑھکر اسے اپنے کام کا بڑا شوق ہے -

یہہ ہوشیار اور سنر طرار لڑکا جو بیٹھا ہوا ہے یہ اُسکا نوکر ہے اور اُسکی
غیر حاضری میں دوکان کا کام چلاتا ہے۔ اچھا اب ربنا تو کہا
میرا دوست ایک خوش نصیب آدمی ہیں۔"

سلیسٹر "بیشک خوش قسمت تو ہے۔ مگر دنیا میں خوش قسمت
بھی ہوتے ہیں بد قسمت بھی۔ جب میں خیال کرتا ہوں کہ
اب میں چھ سات روپیہ روز کمایا کروں گا تو مجھے یہ خیال آتا
ہے کہ سیکڑوں ایسے ہیں جنکو اس سے آدھی مزدوری بھی
نہیں مل سکتی۔"

مرلی "اچھا چلو اوپر والی منزل کی سیر بھی کریں۔"

سلیسٹر "چلو۔"

مرلی "وہ تاجر جسکی تمنے نوکری کرنی ہے اوپر ہی ہے۔"

سلیسٹر "ٹھہرو۔ یہہ بات تمنے مجھے پہلے کیوں نہ بتائی۔"

مرلی "رفتہ رفتہ اس کا سب تمکو معلوم ہو جاویگا۔"

سلیسٹر (مرلی کا بازو پکڑ کر) "ذرا ٹھہرو۔ میں تمکو ایک بات
بتلاؤں۔ بتاؤ کیا مسٹر رڈلف نے تو تمکو نہ بتائی ہو گی۔ ہاں جن۔
کیا فائدہ۔ جو بات کسیکو پیچھے بُری لگی ہو وہ پہلے ہی کیوں نہ
بتا دیجاوے۔"

مرلی "کیا بتانا چاہتے ہو۔"

سلیسٹر "میں یہہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں۔ کہ میں۔ کہ میں۔"

مرلی "تم کیا۔"

سلیسٹر "بندی رہ چکا ہوں۔ میں نے جہازوں پر کام
کیا ہے۔"

مرلی "اجی خیر۔"

سلیسٹر "مگر میں نے کسی کا نقصان نہیں کیا۔ میرا یہہ حال ہے کہ
بھوک سے مر جاؤں۔ مگر چوری نہ کروں۔ (اپنا سر جھکا کر) مگر میں چوری
کرنے سے زیادہ بُرا کام کیا ہے۔ میں نے خون کیا ہے۔ مگر
سچ کہتا ہوں جو کچھ کیا ہے غصے اور اشتعال کی حالت میں کیا
ہے۔ (کچھ دیر چپ رہکر) مگر میں سب کچھ اپنے آقا کو بتا دوں
ہرگز کچھ اٹھا نہیں رکھوں گا۔ خواہ آدمی کو نوکری نہ ہی ملے پہلے
بتا دینا بہت بہتر ہوتا ہے۔ اجی پیچھے کی بات نکلی اچھی نہیں
ہوتی۔ اے مرلی تم بھی تو اسکو جانتے ہوگے۔ اگر یہہ باتیں سنکر
اُس نے مجھے رد کر دینا ہے تو مجھے پہلے ہی سے بتا دو تا کہ
انکار کی ذلت اور خفت نہ اٹھانی پڑے۔ اور میں یہیں سے
واپس چلا جاؤں۔"

مرلی "اجی خواہ کچھ ہی ہو۔ ذرا آؤ تو۔"

سلیسٹر اب مرلی کے ساتھ ہو لیا۔ وہ سیڑھیاں چڑھ گئے
ایک دروازہ کھلا اور وہ کیا دیکھتے ہیں کہ اندر رڈلف بیٹھا ہے۔"

رڈلف "مرلی تم جاؤ اور سلیسٹر کو میرے ساتھ اکیلا
رہنے دو۔"

باب اُنیسواں

(معاوضہ)

سلیسٹر "اے مسٹر رڈلف۔ نہ نہ حضور گڈ مارننگ۔ آپکو دیکھنے سے
مجھے بڑی خوشی ہوتی ہے۔"

رڈلف "گڈ ڈے سلیسٹر۔ آؤ بیٹھو۔ مجھے بھی تمہارے
دیکھنے سے کمال خوشی ہوتی ہے۔"

سلیسٹر "اے مرلی بھی بڑا ہی مسخرا ہے۔ کہتا تھا کہ تم چلے گئے
ہو۔ مگر آپ یہاں ہو حضور۔"

مسٹر رڈلف ۔ "مجھے رڈلف ہی کہکے پکارو۔ میں اس نام کو زیادہ پسند کرتا ہوں"

سلیشر ۔ "بہتر۔ ایم رڈلف اس رات کے بعد میں پھر تمکو ملنے کیواسطے نہیں آیا۔ یہہ تو بیشک میری غلطی مگر خبر اسد ہے کہ تم معاف کر دوگے۔ اور تمکو مجھے یاد بھی تو ہوس نہ کیا تھا"

مسٹر رڈلف ۔ "میں بڑی خوشی سے معاف کرتا ہوں۔ مگر یہہ تو بتاؤ کہ مرلی نے تمہیں سب کام نہ دکھا دیا ہے کہ نہیں"

سلیشر ۔ "ہاں دکھا دیا ہے۔ مکان بھی بڑا صاف۔ اور ستھرا ہے اور دوکان بھی بڑی صاف اور ستھری ہے۔ صاف اور ستھری مکان کی بابت میں بڑی ہے۔ ایم رڈلف میں بھی اب صاف اور ستھری مکان میں رہونگا۔ مرلی نے مجھسے ایسا کام بہم پہنچانیکا وعدہ کیا ہے جسمیں میں چھہ سات روپیہ روز پیدا کر سکونگا چھہ سات روپیہ"

مسٹر رڈلف ۔ "اور اگر میں تمکو اس سے زیادہ آمدنی والا کام دوں تو پھر"

سلیشر ۔ "اجی یہہ تھوڑا ہے۔ چھہ سات روپیہ۔ تھوڑی بات تو یہہ بھی نہیں"

مسٹر رڈلف ۔ "میں تمکو اس سے اچھا دیتا ہوں۔ یہہ لو یہہ سب دوکان اور جو کچھہ اسمیں ہے معہ اُس تین ہزار روپیہ کے جو اس پاکٹ بک میں ہے سب تیرا ہے"

سلیشر ۔ تم اسبات کو سنکر کچھہ گھبرا سا گیا۔ اور ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس نے رڈلف کی تقریر کو سمجھا نہیں۔

مسٹر رڈلف ۔ "میں دیکھتا ہوں کہ تم حیران ہوگئے ہو۔ مگر میں پھر کہتا ہوں کہ یہہ سب کچھہ تمہارا ہے"

سلیشر کا رنگ مارے گھبراہٹ کے سرخ ہوگیا۔ اُس نے اپنے سخت اور سینگ جیسے ہاتھ اپنی پیشانی پر پھیرے۔ اور کہا "اچھا۔ اچھا۔ یہہ میری ملکیت ہے"

مسٹر رڈلف ۔ "تمہاری ملکیت ہے۔ اور میری طرف سے تمکو یہہ تحفہ ہے یہہ سب دولت تمہاری ہے"

سلیشر اس بات کو سنکر سر کھجلاتا تھا۔ اپنے بال مروڑتا تھا۔ اور کچھہ جواب نہ دیتا تھا۔ اُس نے رڈلف کی بات خوب سن لی تھی۔ مگر اُسے یقین نہیں آتا تھا کہ یہہ بات سچی ہے۔ اس سادہ اور خستہ حال اور مصیبت کی زندگی میں جسمیں وہ بچپن سے رہتا چلا آتا تھا اور اس عیش و آرام کی امیرانہ زندگی میں جسکو رڈلف اُسکے پیش کرتا تھا اتنا بڑا فرق تھا جو پورا ہونا اُسکے خیال میں ناممکن تھا۔

مسٹر رڈلف ۔ "کیا سب باتیں تمہاری امید سے بہت ہی زیادہ ہیں کہ تم اسقدر حیران ہو"

سلیشر اپنی جگہ سے اُٹھہ کھڑا ہوا اور بولا "آپ مجھے یہہ گھر اور دوکان اور بہت سا روپیہ اسلئے دیتے ہیں۔ کہیں کسی فریب میں پھنسوں۔ مگر میں انکو ہرگز نہیں لے سکتا۔ میں نے اپنی تمام عمر میں چوری کی۔ مگر شاید یہہ سب اسلئے ہو کہ میں کسی شخص کو آپکی خاطر قتل کروں۔ سو میں ایک سارجنٹ ہی کو قتل کرکے پچھتا رہا ہوں۔ اور ابھی تک اُسکی خواب پیچھا نہیں چھوڑتی"

مسٹر رڈلف ۔ (دل میں) "افسوس۔ ان کمبختوں کی یہہ حالت ہوگئی ہے۔ کہ اگر اُنکی حالت پر رحم کیا جاوے تو یہہ بھی گمان کرتے ہیں کہ یہہ مہربانی کسی جرم کیلئے ہے گویا

رشوت ہے (سلیبر کو مخاطب کر کے) پیارے دوست تم
بڑی ناانصافی کرتے ہو کہ میری نسبت یہہ خیال کرتے ہو
اور ساتھہ ہی اپنے آپکو دھوکا دیتے ہو۔ میں تمکو کبھی کسی بُری
کام کے کرنیکے لئے نہیں کہونگا۔ جو کچھہ میں تمکو دیتا ہوں یہہ
اسلئے دیتا ہوں کہ تم اسکے مستحق ہو"

سلیتر کی گبھراہٹ پھر واپس آگئی۔ "میں مستحق۔ اجی وہ کیسے"

مرڈلف "سنو۔ بچپن میں تمکو تمہاری والدین نے
چھوڑ دیا۔ یہہ وہ وقت تھا کہ صرف تم بے کس و بے نام و نشان
تھے۔ نیکی اور بدی میں بہتر تمیز نہیں کر سکتے تھے۔ پھر پندرہ
برس تم سخت سیاہ دل بدمعاشوں کے ساتھہ قید
میں رہے۔ قید سے نکلنے کی بھوک اور افلاس نے
تمکو سخت ایذا دی لیکن ان تمام حالات میں
تم نے اپنی دیانتداری کو ہاتھہ سے نہیں دیا۔ اور جو کوئی
گناہ تم نے کیا ہے اسکی بابت افسوس اور تاسف ابھی تک
تمہارے دل میں موجود ہے۔ بتاؤ اگر تم مستحق نہیں
تو پھر اور کون ہو سکتا ہے"

اس سادہ تقریر نے سلیتر کو اور بھی حیران کیا۔ اسنے
رڈلف کیطرف شکریہ اور عزت بھری نگاہ سے دیکھا
اسکے دل سے بُرے شکوک دور ہوگئے مگر پھر بھی وہ اپنی حالت
کو پورے طور سے نہ سمجھہ سکا۔ اور کچھہ دیر توقف کے بعد بولا
"اجی کیا یہہ روپیہ تم مجھے اسلئے دیتے ہو کہ میں نے تمکو پیٹا۔
کیا یہہ اسلئے ہے کہ میں نے تمکو اپنا ساتھی سمجھکر
اپنی زندگی کی ساری داستان سنادی۔ کیا یہہ اسلئے
ہے کہ جب بیٹھہ کر تمہارے ساتھہ دو گلاس شراب کے
پئے۔ یا کیا یہہ اسلئے ہے کہ میں نے تمکو ڈوبنے سے بچایا۔
معاف کرنا ایم رڈلف مگر مجھکو یقین نہیں آتا کہ یہہ سب
سچ ہے"

مرڈلف "تم نے مجھکو اپنے حسب حال کر اپنی زندگی کی داستان
سنائی۔ مگر ایسی نیک نیتی سے سنائی کہ نہ تم نے اپنی بُرائیوں
کو چھپا کر رکھا اور نہ اپنی نیکیوں کو۔ میں نے اس قصے سے تمہاری
طبیعت کا اندازہ کیا۔ اور اسی اندازہ کے لحاظ سے میں تمکو
یہہ انعام دیتا ہوں"

سلیتر "نہیں صاحب یہہ نہیں ہو سکتا۔ دنیا میں سینکڑوں
آدمی ہیں جو سخت عذاب میں گرفتار رہکر پھر بھی دیانتدار
رہتے ہیں لیکن جنکو۔۔"

مرڈلف "میں اسبات کو جانتا ہوں اور شاید میں نے
ایسے دیانتداروں کو تم سے بڑھکر انعام دئے ہیں۔ مگر یاد رکھو
کہ جو لوگ اچھے لوگوں میں رہ کر انکے نمونے کو دیکھہ کر انکی
تعریف حاصل کرنیکی خاطر نیکی کرتے ہیں وہ ایسی تعریف کے
قابل نہیں ہوتے جیسے وہ جو ہر طرح کے گندے اور
بدمعاشوں کی ہمسائیگی میں رہکر پھر اپنی دیانت اور شرافت
کو قائم رکھیں۔ اگر تم میں صرف اتنی ہی خوبی ہوتی کہ تم نے
میری جان بچائی ہے اور مرف کی جان بچائی ہے جو دنیا میں
مجھکو سب سے زیادہ عزیز ہے۔ تو میں جو کچھہ تمکو دیتا ہوں نہ
صرف تمہاری دیانت کا اجر ہی نہیں بلکہ کچھہ کچھہ ان
خدمات کا معاوضہ ہے۔ مگر صرف اتنا ہی نہیں"

سلیتر "اور یہاں پیسے کون سی کمی ہے"

مرڈلف نے سلیتر کا ہاتھہ گرمجوشی سے ملا اور کہا۔

ایک شخص نے ہماری جان بچانے کی کوشش کی۔ کچھ دیر تک معدودہ مصیبت میں پھنس گیا تھا۔ آخر میں کہا کہ اسکی امداد کی گیا یہ سکی نہیں ہے۔ مسٹر ... ہی تھی۔ ملکہ اپنی عمر بیا جو سٹریٹ میں جو نوٹرڈیم کے پاس نمبر ۹ میں واقع ہے رہنے کیواسطے جگہ دی۔ شاید کیا یہ سکی نہیں ہے"

سلبنر "تمہیں معلوم ہے کہ میں کس جگہ رہتا ہوں"

مسٹر ڈلف "میں نے تمکو اسلئے اور کہا کہ تمنے وہ خدمات فراموش کر دی تھیں۔ جو تمنے میری کی تھیں۔ جب تم میرے گھر سے نکلے تو تمہارے پیچھے پیچھے میرا آدمی گیا۔ اس نے دیکھا کہ تم اس مکان میں داخل ہوتے تھے"

سلبنر "لیکن اہم موبلی سے وکہا تھا کہ تمکو میرے مکان کا پتا نہیں ہے"

مسٹر ڈلف "یہ ٹھیک تھا۔ اس سے ہی میری غرض آزمائش تھی۔ میں یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ تمہاری حالت میں خود غرضی کا مطلب تو نہیں۔ لیکن میری پوری تسلی ہوگئی مجکو یہ معلوم کیا کہ ایسے نیک اور قابل احکام کرنیکے بعد تم حسب معمول کے مطابق اسی روزی سیدا کرنیکے لئے چلے گئے۔ تمنے کوئی شکایت نہیں کی کہ کیوں تمہاری خدمات کا عوض نہیں دیا گیا اور نہ ہی تمنے ہمیں وہ خدمات یاد دلانیکے لئے کبھی ہماری طرف رخ ہی کیا۔ اور جب موبلی کل تمنے ایک عمدہ کام حاصل کر دینے کا وعدہ کیا۔ تو تمنے اسے کمال خوشی سے منظور کیا"

سلبنر "سنئے اہم مسٹر ڈلف۔ کمائی وغیرہ کا ذکر تو چھوڑ دیجئے۔ سواسکے واسطے تو مجھے آپکا شکر گذار ہونا چاہئے"

مسٹر ڈلف "وہ کیسے"

سلبنر۔ (سجدہ آداب سے) "ہاں ہاں۔ اہم روڈلف جھوٹ نہیں کہنا۔ تمنے میرے دل میں نیک خیالات پیدا کر دیئے ہیں۔ جیسے تمنے مجھکو یہ الفاظ کہے ہیں کہ تم میں بہادری ہے تو تب سے میرے دل میں ایک حیرت انگیز تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ بڑی عجیب بات ہے کہ صرف دو چھوٹے الفاظ اتنا اثر کام کریں۔ مگر انہوں نے واقعی بڑا کام کیا ہے۔ تم ہی حیران ہوگئے۔ کہ دو لفظ کیا اثر کرسکتے ہیں۔ مگر دنیا میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ زمین میں دو دانے پھینکو۔ تھوڑے دنوں میں دیکھو انکا کیا بن جاتا ہے۔ ایسا ہی ہوتا ہے"

اس شاعرانہ مقالہ نے روڈلف کے دل پر بڑا اثر کیا۔ بڑی سچی بات ہے کہ دو الفاظ ان فطرتوں پر جو انکا اثر قبول کرنیکے لئے تیار ہوں۔ بہت ہی بڑا اثر کرسکتے ہیں اور ذلت کے گڑھے سے نکال کر انکو رفعت اور عزت کے ٹیلے پر رکھ دیتے ہیں"

مسٹر ڈلف "تمنے سکول ماسٹر کو سینٹ مینڈی میں مکان لے دیا"

سلبنر "ہاں اسکے کپڑے پر میں نوٹ ٹرڈلتے اور ایک تھیلی میں نقدی ڈال کر میں نے اسکے کمرے سے باندھ دی۔ اور بس اسی سے رخصت ہو آیا۔ وہ ایک غریب گھرانہ میں آٹھ آنہ روز پر رہتا ہے۔ جب مجھے کبھی اپنے کام سے فراغت ہوتی ہے۔ تو میں ضرور جاکر دیکھوں گا۔ کہ اس کا کیا حال ہے"

مسٹر ڈلف "اپنے کام سے اچھی اور کام ہمارا کونسا ہے۔

کیا بہت لگتے ہو کہ یہہ دوکان اور مکان سب تمہاری
ملکیت ہے"

سلیشر "دیکھو ایم رڈلف مجھہ غریب حیوان سے تمسخر
کرو تمنے مجھپر بہت سے حملے کئے ہیں۔ اور اب مجھے ہنسی میں
اڑانا چاہتے ہو۔ تم اپنے دل میں کہتے ہوگے کہ آؤ ذرا
دیکھیں۔ تو کہ سلیشر اس مکان وغیرہ کے طمع میں آکر کیا
کرتا ہے۔ واہ جی تم ہی تو ایک شاباش آدمی ہو۔ بس کرو اب
تمسخر بہت ہوچکا ہے۔ جانے دو۔ میں تمسخروں کے لایق
نہیں" یہہ کہکر وہ بڑی دیر تک قہقہہ مار کر ہنستا رہا"

مسٹر رڈلف "سلیشر میری باتوں کا یقین کرو۔ میں نے
جو کچھ کہا ہے سچ کہا ہے"

سلیشر "اگر تمہاری بات کا یقین کرلوں تو تم ضرور اپنی
دل ہو غریب سلیشر بڑا افسوس ہے کہ تم تو ولایت
ہو۔ یہاں اپنے میں جانا چاہتے ہے"
رڈا باتوں کو سنکر حیران تھا کہ اسکو کسطرح یقین دلائے
تہوڑی دیر بعد اس نے ایک متین اور سخت آواز میں کہا
مس ا ما یہہ جسکا مجھے شکر گزار ہونا چاہئے ہرگز
تمسخر نہیں کرتا ہوں۔ میں پھر کہتا ہوں کہ یہہ مکان اور یہہ دوکان
سب تمہارے ہیں۔ مگر اس شرط پر کہ تم منظور کرو اور تمہیں
کام اچھا معلوم ہو۔ میں اپنی عزت وحرمت کی قسم کہا کر
کہتا ہوں کہ سب کچھہ تمہارا ہے۔ اور میں نے یہہ سکہ ان
وجوہات کے دیا ہے جو میں ابھی بیان کی ہیں"

اس گفتگو تقریر سے اور رڈلف کے چہرہ کیطرف زیادہ غور کے
ساتھہ دیکھنے سے سلیشر کے شکوک دور ہوگئے

کچھہ دیر تک تو وہ لٹے مری کیطرف جاسوس دیکھتا رہا۔ پھر
اسنے ایک بڑی پرجوش آواز میں کہا "حضور والا میں آپکا
یقین کرتا ہوں اور میں آپکا بدل سے شکر گزار ہوں۔ میں
ایک جاہل گنوار آدمی ہوں اچھی فصیح تقریر نہیں کرسکتا
مگر اتنا پھر کہہ دیتا ہوں کہ میں آپکا دل سے شکر گزار ہوں۔
اس مہربانی کے عوض جو اقرار میں آپ سے کرتا ہوں
وہ یہی ہے کہ میں ہر وقت بجہت مصیبت زدوں کی
دستگیری کے لئے تیار رہوں گا"

مسٹر رڈلف "بس میرے لڑکے تمنے حد کر دی ہے۔ اس سے
زیادہ شکر گزاری کا اظہار ممکن نہیں"

سلیشر "خوب ہوا کہ آپکی تسلی ہوگئی ہے۔ کیونکہ مجھے
اور طرح سے شکر گزاری ظاہر کرنی اور اس کا ثبوت دینا
آتا ہی نہیں"

مسٹر رڈلف "اب آؤ ذرا سارے کارخانے کو دیکھ لیں"

رڈلف اور سلیشر سیڑہیاں اُترے۔ جب وہ صحن میں پہونچے
تو اس لڑکے نے جو دوکان پر بیٹھا ہوا تھا۔ سلیشر کو بڑے
ادب سے مخاطب کرکے کہا۔ حضور چونکہ آپ اب اس کے مالک
آگئے ہیں۔ میں عرض کرنے کے لئے آیا ہوں کہ گاہک انتظار کر رہے
ہیں۔ گوشت دوکان پر بالکل نہیں۔ دو تین بھیڑیں جلدی
ذبح ہو جاویں تو بہتر ہو"

مسٹر رڈلف "خوب لو بھائی تمہاری لیاقت آزمانے کا
موقع مل گیا ہے۔ تازہ ہوا نے مجھے بھوک لگادی ہے۔
دیکھیں تمہارے ذبح کئے ہوئے میں کیسی لذت
ہوتی ہے"

سلیسر نے "آپ دیکھ لیں۔ کوشش تو یہی ہے کہ جیسا کہیں گے میں
کروں گا۔ آگے کا میں ذمہ دار نہیں"

لڑکا نے "کیوں حضور۔ بہتر ہے ذبح گاہ میں لے چلوں"

سلیسر۔ "ہاں دو بچھڑے اور دیکھو ایک بہتر چاقو بھی لانا
اسکی دھار باریک ہو اور پشت کی طرف سے بھاری اور موٹا
ہو"

لڑکا نے "چاقو تو میں لے آیا ہوا ہوں۔ اور یہ بھی آپ کے
مطلب کا۔ ایسا باریک ہے کہ بال بھی مونڈ سکتا ہے"

سلیسر نے اپنا کوٹ اتار کر پرے پھینکا اور اپنے آستین
اوپر مضبوط ماروں پر چڑھا کر کے بولا "ایم رڈلف۔ میری [illegible]
کے دن پھر آگئے ہیں۔ دیکھو گے کہ میں کس طرح کام کرتا ہوں
سچ کہتا ہوں کہ اس کام پر میرا بڑا ہی جی چاہتا تھا۔ لڑکے۔
چاقو تو دو۔ بہت خوب معلوم ہوا کہ تم کام سے واقف ہو
چاقو ہو تو ایسا ہی ہو۔ بس اس سے باریک اور کیا ہو سکتا ہے۔
اسے سر چاقو اگر پاگل بھی میرے سامنے ہو تو ذبح کر ڈالوں"
یہ کہہ کر اس نے چاقو کو اپنے سر پر گھمایا۔ اسکی آنکھوں میں
خون اتر آیا۔ اسکی وحشت اسکی عقل پر غالب آتی جاتی تھی۔
اور خون کی پیاس اپنے پورے جوش میں پھر تازہ ہوتی
جاتی تھی"

ذبح خانہ بھی اس احاطے کے اندر ہی تھا۔ یہ ایک گنبد دار
کمرہ تھا جسکے سر پر چھت میں داخل کرنے کے لئے ایک چھوٹی سی
سوراخ تھی۔

تھوڑی دیر میں لڑکا ایک بچھڑے کو لے آیا۔ اور بولا "کیوں جی حضور
اسے یہیں سے باندھ دوں"

سلیسر نے "باندھ دو۔ وہ کیوں۔ آدمی کی گھنٹے کاہی کے لئے
ہوتی ہیں۔ بہتر کو رہنے دو۔ اور جا کر دوکان پر بیٹھو۔ میں اسے
اسے گھنٹوں میں اتنے بکرے ذبح کر دوں گا جیسے رسوئی" لڑکا
چلا گیا۔ رڈلف کھڑا ہو کر سلیسر کو توجہ اور فکر مندی سے
دیکھنے لگا"

سلیسر نے "ایم رڈلف دیکھنا۔ میں کس طرح ذبح کرتا ہوں۔ مسٹر
[illegible] ہاتھوں میں ایک آگ لگ گئی ہے۔ میرے کانوں
میں شور آرہا ہے اور میری آنکھوں میں خون اترا آتا ہے۔
[illegible] دیکھو میں کس طرح [illegible] کرتا ہوں۔ اور [illegible]
[illegible] آنکھوں سے [illegible]
بغیر کسی [illegible] کے ہٹے کو [illegible] اسکو [illegible] سامنے
میں [illegible] لگتا ہے کوئی [illegible] [illegible] شکار کو
لشکر اپنے گھر میں گھس جاتا ہے۔ رڈلف بھی
داخل ہو گیا اور ایک دیوار سے لگ کر تماشا
چمکتا چاقو اسکے منہ میں پکڑا اور بہت [illegible]
فاتح کے چاقو ہاتھ میں لیا اور [illegible]
جونہی کہ بچھڑے چاقو کی تیزی [illegible]
ایک نرم اور پر درد آواز نکالی [illegible]
چہرہ کی طرف ڈالی۔ وہ خون کے [illegible]
چہرہ پر پڑے۔

اس آواز اس نگاہ اور اس خون نے اس کمبخت آدمی پر
ایک عجب اثر کیا۔ چاقو اسکے ہاتھ سے گر گیا۔ اسکا رنگ
سفید ہو گیا چہرہ بگڑ گیا۔ اسکے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور
اپنے شکار سے پرے ہٹ کر وہ پکارا "او [illegible]

سارجنٹ۔ سارجنٹ"

رڈلف دوڑکر اسکی مدد کے لئے گیا اور پکارا "ارے ہوش میں آؤ۔ کیا ہو گیا ہے"

مگر سلیتیرا اور بہی چیخ پڑا اور اس غیر محسوس چیز کیطرف اشارہ کرکے بولا "وہ دیکھو سارجنٹ۔ سارجنٹ"

پہر ایک سخت چیخ مار کر گویا سارجنٹ اسکو لپٹنے کو ہے وہ کرسی کے سے ایک کونے کیطرف بہاگ گیا۔ اور دیوار کے ساتھ اپنے سینے اور منہ کو لے دبا کہ گویا وہ اس سے چیر کر نکل جانا چاہتا ہے۔ اور پہر پکارا "سارجنٹ سارجنٹ"

بیسواں باب

(روانگی)

مرفی اور مسٹر ڈلف کی کوشش سے سلینر کو چند منٹ میں پورا ہوش آگیا۔ جب اسے ہوش آیا۔ تو وہ اسکلارڈلف کے ساتھ مکان کی دوسری چپ پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے رڈلف کو بڑی عاجزی سے کہا "حضور نے مجھپر بڑی مہربانی فرمائی ہے۔ مگر آپنے دیکھ لیا ہے کہ میرا کیا حال ہو گیا تھا۔ میں تو اب اس سے ہزار گنا زیادہ اخلاس اور تنگدستی کیحالت میں رہونگا۔ مگر خدا کے لئے اس کیطرف کبھی رجوع نہیں کرونگا"

مسٹر ڈلف [illegible] ہی [illegible] لے جلتے تھا "

سا [illegible] ہوئے [illegible] جا [illegible] کی عادت

آ [illegible] سی ہوا ہے [illegible] نہیں سکتا [illegible] اور [illegible] کا

گرم خون اپنے چہرہ پر محسوس کیا۔ تو میں کیا بتاؤں کہ میرا کیا حال ہو گیا۔ بس وہ سارجنٹ والی خوفناک خواب پہر آگئی میں نے ایسا معلوم کیا کہ وہ گویا وہ سارجنٹ اور وہ سپاہی مٹی ورد سے لاتے لگا میری طرف دیکھتے ہیں اور میں انکو کاٹتا جاتا ہوں۔ انکی نگاہیں ایسی ہیں کہ گویا وہ مجھپر کر رہی ہیں۔ حضور کیا کہوں میں تو دیوانہ ہو چلا تھا" یہہ کہہ کر سلینر نے اپنا چہرہ اپنے ہاتھوں سے ڈھانپ لیا۔ اور وہ کپکپایا۔

مسٹر ڈلف نے "بس بس اب ہوش کرو اور اپنے آپکو سنبھالو"

سلینر نے "حضور معاف فرماویں۔ مگر اب میں چاقو اور خون کو دیکھ نہیں سکتا۔ بس جب میری نظر خون پڑتی ہے تو پہر وہی خواب میرے آنکھوں کے سامنے پہر جاتی ہے۔ عرب جانوروں کے خون دیکھ نہیں کر سکتے ہرگز بلاتامل گلے کاٹتا۔ نہیں صاحب یہہ مجھسے نہیں ہوسکے گا۔ میں تو سکول ماسٹر کی طرح اندہا ہو مار مار وہ پسند کرتا ہوں بہ نسبت اسکے کہ ہمیشہ اختیار کروں"

سلینر کی طرز گفتگو اسکے چہرہ کی ادا اور اسکے حالات نے رڈلف کے دل پر بڑا اثر کیا۔

اس نے دیکھا کہ اس شخص کے دلیر خون کے دیکھنے سے کیسا اثر ہوا ہے۔ پہلے تو اسکے دل میں وحشت غالب آگئی تہی۔ مگر چیپ ناسف رحم نے اس وحشت کو نکال دیا تہا۔ ابھی اسکی یہہ حالت ایک بڑا اخلاقی سبق سکھانے والی تہی۔ تہوڑی دیر کے بعد سلینر پہر بولا "حضور معاف فرماویں۔ جب حضور کی مہربانی کا اچھا عوض نہیں دیا۔ مگر

مرڈلف :۔ نہیں۔ کوئی بات نہیں میں نے پہلے ہی کہدیا
تھا کہ یہہ سودا شرطی ہے۔ میں نے قصاب کا پیشہ اسلئے
تمہارے واسطے منتخب کیا تھا۔ کہ میں تمہاری مذاق کو
جانتا تھا۔ اور میرا خیال تھا کہ اسکو تم پسند کروگے"

سلبشر :۔ حضور کا خیال تو صحیح تھا۔ اس پیشے کو میری
طبیعت بڑی ہی پسند کرتی ہے مگر کیا کروں۔ حضور نے
دیکھہ ہی لیا ہے کہ کیا ہو جاتا ہے"

مرڈلف :۔ میں نے یہہ ہی سوچ لیا تھا کہ شاید تمہارے
مذاق میں کچھہ تبدیلی ہوگئی ہو اسلئے میں نے ایک اور بندوبست
بھی کر دیا تھا ملک الجزائر میں میرا ایک دوست رہتا ہے۔
جسکی وہاں بڑی زمینیں ہیں۔ اگر تم منظور کرو تو میں اس سے
تمہارے واسطے بہت سی وسیع جائداد لے سکتا ہوں۔ وہ
زمین نہ صرف بڑی زرخیز ہی ہے بلکہ ساری کی ساری زیر
کاشت ہے۔ یہہ بھی ظاہر کر دینا ضرور ہے کہ یہہ کوہ اطلس
کے عین دامن میں واقع ہے اور اسجگہ پر اکثر عرب لوگوں
کے حملے ہوتے رہتے ہیں۔ اسلئے وہاں رہنے کیلئے نہ صرف
زمیندار ہونا ضرور ہے بلکہ سپاہی ہونا بھی ضرور ہے۔ اس جائداد
میں اب ایک اور شخص مقرر ہے جو تمہارے وہاں جانے پر
تمکو سب کچھہ واضح کر کے سمجھا دیگا۔ اگر تم وہاں خوشی سے
جا کر آباد ہو جاؤ تو نہ صرف تم اپنی بڑی جائداد اور دولت
پیدا کر سکتے ہو۔ بلکہ اپنی بہادری سے ملک کی بڑی خدمت
کر سکتے ہو۔

مجھے تو یہہ بات بڑی خوش لگتی ہے کیونکہ گو خطرہ بڑا
ہے مگر تم بہادر ہو اور اس خطرہ کا پورا مقابلہ کر کے گرد و پیش کے

مالکان اراضی کی زمینوں کو بھی عرب والوں کی لوٹ مار سے
بچاؤگے۔ اور انکی شکر گذاری حاصل کروگے۔ تمکو اسجگہ اپنی
فطرتی بہادری اور جرات کے دکھانے کا بڑا عمدہ موقعہ ملیگا
اور تم نہ صرف نیکنامی ہی حاصل کروگے بلکہ ان باتوں کا
تمہارے چال چلن پر بھی بڑا اچھا اور نیک اثر پڑے گا
میں نے یہہ جگہ پہلے اسلئے تمہارے پاس پیش نہیں
کی ہے کہ مجھے خیال تھا کہ تم قصاب بننے پر راضی
ہو جاؤگے۔ ساتھہ ہی اسکے یہ کچھہ خطرناک بھی ہے۔
سو ابھی وقت ہے۔ سوچ کر بتا دو کہ تم اسکو پسند کرتے ہو
یا نہیں۔ اگر نہیں تو پھر کوئی اور بندوبست کر دیا جاویگا
اور اگر پسند ہے تو بس کل ہی فیصلہ کر کے الجزائر کیطرف
روانہ ہو جاؤ۔ ایک شخص تمہارے ساتھہ جا کر تمکو سب
پتا وغیرہ بتا دیگا۔ دو سال کا محصول بھی ابھی واجب الادا
ہے جو تمہارے جانے پر تمکو ملجائیگا۔ زمین سے
سالانہ دس ہزار روپیہ پیدا ہوتا ہے۔ ہوشیار اور محنتی
رہوگے تو نہ صرف تم اس آمدنی کو ترقی دوگے بلکہ اپنے
پاس والے زمینداروں کو بڑی امداد دوگے۔ کیونکہ میں
امید کرتا ہوں کہ تم ہمیشہ فیاضی پر تلوگے اور یاد رکھو کہ
دولتمند ہونا کیا ہے۔ صرف سخاوت کرنا۔ اگرچہ
میں تم سے دور ہونگا لیکن میں تمکو فراموش نہیں کرونگا
میں کبھی نہیں بھولونگا۔ کہ میں اور میرا سب عزیز
دوست اپنی جانوں کیواسطے تمہارے احسانمند ہیں
بس تمہاری محبت اور شکر گذاری کا میں اتنا ثبوت
چاہتا ہوں کہ تم کچھہ پڑھنا لکھنا سیکھہ لو اور ہفتہ وار اپنی جائداد

سارے حالات مجھکو تحریر کرکے روانہ کرو اور اگر صلاح مشورے کی ضرورت ہو تو بیبک پوچھو"

اسبات کے بیان کرنیکی کچھ ضرورت نہیں کہ ان باتوں کو سکر سلیشیر کو کتنی خوشی ہوئی۔ اسکی طبیعت اور دلی جذبات ایسے تھے کہ اس سے زیادہ کوئی شئے اسکو پسند آہی نہیں سکتا تھا۔

دوسرے روز سلیشیر الجزایر کو روانہ ہوگیا۔

اکیسواں باب

(تحقیقات)

رڈلف اپنے الی ڈی فیوبر والے مکان میں آکر رہیں رہا کرتا تھا۔ بلکہ اکثر مدت اسکی اقامت رولیٹ اور بولیوار ڈ ڈی انوالڈز کے سرے پر سینٹ جرمین کے محلہ میں ایک بڑی حویلی میں ہوا کرتی تھی۔ اس غرض سے کہ لوگ اسکی وہ عزت نہ کریں جو شاہزادوں کی اکثر کیا کرتے ہیں۔ اُس نے اپنی پیرس میں داخل ہونیسے اسوقت تک اپنی گمنامی کو قایم رکہا ہوا ہے۔ اسکے اہلکار نے فرانسیسی گورنمنٹ کو اطلاع کردی ہتی کہ وہ اس ضرورت کے بدون کبھی کبھی کومٹی ڈی ڈیوبرن کے نام سے ملاقات کیا کرے گا۔"

شمالی ممالک کے درباروں کی بڑی اچھی رسم ہے کہ ہر ایک شہزادہ بخوشی و آزادی ہر طرف کا سفر کرسکتا ہے۔ اور کوئی مشرقی تعلقات کی رسومات اسکو دق نہیں کرتیں باوجود اپنے نام بدلنے اور بھیس تبدیل کرنیکے رڈلف ایک شان و شوکت کی زندگی بسر کیا کرتا تھا۔ اب ہم شہزادے والے کو اسکے ھوٹل میں لیجانا چاہتے ہیں جو دو ڈی بلمنٹ میں واقع ہے"

دس بجے صبح ہیں۔ ایک بڑے وسیع دالان میں رڈلف کے مطالعہ خاص کے ساتھ ایک لٹکنے والی مہر کے آگے مرفی بیٹھا ہے اور کسی ایک مراسلات کو بند کرنے میں مشغول ہے ایک دربان سیاہ لباس پہنے ہوئے اور اپنے گلے میں ایک چاندی کی زنجیر ڈالے ہوئی دالان کا دروازہ کھولتا ہے اور آکر کہتا ہے "بیرن آف گراان تشریف لاتے ہیں" بیرن گراان بھی دربان کے پیچھے داخل ہوگیا۔

مرفی نے بعد اپنے کام سے ہاتھ اٹھانیکے بیرن کو بڑی مشفقانہ ادا سے سلام کیا۔ اور مسکراتے ہوئے کہا "اہلکار صاحب۔ آپ ذرا اپنے آپکو گرم کریں۔ میں ابھی حاضر ہوتا ہوں" بیرن گراان نے بھی بڑے ادب سے سلام کا جواب دیا اور ہنسکر کہا "مسٹر پرائیویٹ سکریٹری صاحب میں آپکے حکم کا منتظر ہوں"

بیرن پچاس کے قریب عمر کا تھا۔ اسکے بال سفید ہی بالکل دلداد قلیل المقدار تھے۔ اسکی ٹھوڑی آگے کیطرف نکلی ہوئی تہی۔ اسکا چہرہ بڑا باریک بین اور امیرانہ تہا۔ اور سونے کی چشموں کے پیچھے سے ایک نگاہ نظر آتی تہی جسمیں تیز بینی اور ظرافت پائی جاتی تہی۔

اگرچہ اسوقت دن کے دس ہی بجے ہیں تاہم بیرن گراان لمبا سیاہ کوٹ پہنا ہوا تہا اسکی نکٹئین بھی تقاضا کرتا تہا۔ اسنے اپنی ٹوپی اتار کر ایک آرام چوکی پر رکہی

اور انگیٹھی کے پاس جا کھڑا ہوا۔ مرفی اپنے کام میں لگا رہا۔

سر ران گراں: "دوست مرفی شاید حضور رات بھر جاگتے ہی رہے ہیں۔ مراسلات کے کم سے کم ایسا معلوم ہوتا ہے کہ رات لکھتے ہی رہے ہیں۔"

مرفی: "حضور صبح چھ بجے کچھ تھوڑے سوئے ہیں۔ حضور نے ایک آٹھ صفحے کا خط بولارا حمیرالین کو لکھا ہے۔ اور ایک اور اتنا ہی لمبا کونسل آف سٹیٹ کے پریزیڈنٹ پرنس ہرمن کا مرن اولڈ فنڈال اپنے چچیرے بھائی کو لکھا ہے۔ یہہ دوسرا خط حضور لکھاتے گئے ہیں اور میں لکھتا گیا ہوں۔"

سر ران گراں: "آپکو معلوم ہے کہ اسکا بیٹا پرنس ہنری ستانہ شاہ آسٹریا کے کارہ دین [illegible] ہو گیا ہے۔"

مرفی: "ہاں مجھے معلوم ہے۔ حضور سے رشتہ دار ہونیکی اسکی بڑی گرمجوشی سے سفارش کی تھی۔ وہ لڑکا بھی بڑا بہادر خوش اطوار ہے جسکے ظاہر و باطن دونو بڑے عمدہ اور بے عیب ہیں۔"

گراں: "بات یہہ ہے کہ اگر جواں پرنس ہنری سینٹ ہرمن، کلڈ کے الیمس سے لیا جاتا تو جہاں اسکی جیسی سرداری ہے تو غریب نمبر کو۔"

مرفی: "اجی سر ران صاحب۔"

سر ران: "اچھا پیرس کی ہوا اثر کر گئی ہے۔ جانے دو۔ آؤ سنجیدگی سے گفتگو کریں۔ یہہ بتاؤ کہ میں جو اطلاع لایا ہوں اسکے بیان کرنیکے لئے حضور کی اٹھنے کا انتظار کروں۔"

مرفی: "سر ران صاحب اسبات کی کوئی ضرورت نہیں۔ حضور نے حکم دیا ہوا ہے کہ دو بجے سے پہلے کوئی انکو بیدار نہ کرے۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ آپ یہہ مراسلات بجائے اسکے کہ بیدار ہونے تک انتظار کریں جلدی ہی کسی قاصد کے ہاتھہ روانہ کر دیں اور جو اطلاع آپ لاتے ہیں وہ مجھے سنا دیں۔ جب بیدار ہوں تو میں انہیں سنا دوں۔ بس یہی حضور کا حکم ہے۔"

سر ران: "خوب۔ امید ہے کہ حضور میری اس اطلاع کے ساتھہ جو میں لاتا ہوں راضی ہو جاویں گے۔ مگر یہہ تو بتاؤ کہ اس قاصد کے اتنی جلدی روانہ کرنیکے کیا معنے ہیں۔ کیا کچھ اندیشہ والی بات ہے۔ پچھلے مراسلات جو مجھے حضور کو بھجواتے نہیں۔"

مرفی: "مجھے معلوم ہوا کہ ہر ایک بات خاطر خواہ ہو رہی ہے۔ بات یہہ ہے کہ حضور اپنے بھائی پرنس ہرمن کا تزان کونسل آف سٹیٹ کے پریزیڈنٹ کے پاس اتنی تشفی اور تسلی کی خبر بھیجنا چاہتے ہیں۔ اور تبھی وہ چاہتے ہیں کہ یہہ مراسلات آج ہی روانہ کئے جاویں۔"

بیران: "بہت ٹھیک ہے۔ اگر ان مراسلات میں کچھ [illegible] ہوتی تو حضور اتنی جلدی نہ کرتے۔"

مرفی: "اور ہمارے ان عجیب غریب واقعات کا بیان کچھہ بھی سنا نہیں۔ یہاں کچھ شور نہیں پڑا۔"

بیران: "یہہ سب واقعات یہاں کے لوگوں سے بالکل مخفی ہیں۔ حضور جیسے پیرس میں تشریف لائے ہیں۔ حضور نے چند ہی اشخاص سے ملاقات کی۔ اور میں جن اشخاص سے کی ہے انکو بھی [illegible]

اس سبب سے لوگوں کو خیال پڑ گیا ہے۔ کہ حضور علیحدگی اور
ملک کے بڑے شائق ہیں۔ اس سبب سے کونٹس سراج
میک گریگر اور اسکے بھائی کے سوا کسی شخص کو حضور کے
نہیں ملنے وغیرہ کا کچھ شبہ نہیں ہے اور کونٹس اور اسکے
بھائی کو اس بھید کے افشا کرنے سے کچھ فائدہ نہیں۔ بس یہی
وجہ ہے کہ بات کسی پر ظاہر نہیں ہوتی۔"

مرلی (آہ بھر کر) "افسوس ہے میرے پیاری سراں کہ
وہ ملعون کونٹس بیوہ ہوگئی ہے۔"

سراں: "کیا اسکی شادی ۱۸۲۷ء یا ۱۸۲۵ء میں نہیں
ہوئی تھی۔"

مرلی: "۱۸۲۷ میں اس چھوٹی لڑکی کی وفات کے تھوڑی دیر
بعد جسکی موت کا حضور کو ابھی تک قلق ہے۔ اور جو اسوقت
سولہ سترہ برس کی ہوتی تھی۔"

سراں: "اسکی موت کا زیادہ رنج اسواسطے ہی ہے کہ
کی اس شادی سے کوئی اولاد نہیں۔"

مرلی: "اور میری پیاری سراں یہی وجہ ہے کہ حضور اس
غریب لڑکی کاگوالز سے اسقدر اُنس رکھتے ہیں۔ کیونکہ
انکو یاد آتا ہے کہ وہ مرحومہ بھی اب قریباً اس کاگوا لڑکی کی
عمر کی ہوتی۔"

سراں: "قسمت کیسے ہی عجب بھید ہیں۔ حضور کا
خیال تھا کہ لیڈی سراج میک گریگر سے ہمیشہ کیلئے
خلاصی ہوگئی ہے۔ مگر کیا عجب معاملہ ہے کہ وہ بھی فرماں
اسوقت بیوہ ہوئی جبکہ حضور کی سے مسال ہوی برسوں
کی آرام و راحت کی زندگی کے بعد اس جہان سے
انتقال کر گئی۔ کونٹس ہی سراخیال ہے کہ اپنے آپکو
اپنے اور حضور کے قریب ہی بیوہ ہوتے خوش قسمت
خیال کرنے لگ گئی ہے۔"

مرلی: "اور اسکی احمقانہ امیدیں اب پہلے سے بھی زیادہ
بلند ہو رہی ہیں۔ لیکن اسکو افسوس اور حسرت کے ساتھ
جاننا پڑیگا۔ کہ حضور کو اس سے سخت نفرت ہے اور یہ
نفرت عین مناسب اور بجا ہے۔ کیا اسی سراج نے
اپنی بے پروائی اور غفلت سے اس لڑکی کو نہیں مارا تھا۔
کیا وہی سب ——— (جملہ ادھورا ہی چھوڑ کر) اور میری
مجھے اس عورت کا آنا مبارک معلوم نہیں ہوتا۔ خدا کرے
کہ اسکے آنے سے کچھ تازہ آفت پیدا ہو۔"

میں کی امیدیں لغو اور بیہودہ
دشمن اور حضور کے درمیان
ہے اسکا ایسی امیدیں کرنا
دیوانہ پن نہیں تو اور کیا ہو سکتا ہے۔"

مرلی: "دیوانہ پن تو ضرور ہے۔ مگر خطرناک قسم کا دیوانہ پن
ہے۔ آپکو معلوم ہے کہ اسکا بھائی بھی ان ضدی اور بدچلن
اور امیدوں میں اسکے ساتھ شریک ہے اگرچہ ا دن کو اس
وقت ہی ایسی ہی رکھی جاتی ہے جیسی کہ پہلی ہے۔"

سراں: "اس شیطان مجسم سے کیسی کیسی تکالیف کی
نہیں۔"

مرلی: "اس کمبخت کی بات کرتے ہو۔ میں سنتا ہے کہ
وہ بدبخت اسجگہ کوئی ایک دو سال سے رہتا ہے تنگی
اسکی حالت بری طرح سے کٹتی ہے اور ناجائز وسائل سے

کسی طرح گذارہ کرتا ہے"

سیرا نے "کیسی ذلت ہے۔ ایسا ہوشیار۔ ایسا عاقل اور عالم۔ حد درجہ کی ذلت ہے"

مرلی نے "خیر خدا کرے۔ اچھا جو اطلاع آپ بہم پہونچاتی ہے۔ اسوقت آپکے پاس موجود ہے"

سیرا نے پاکٹ سے ایک کاغذ نکالا اور کہا "ہاں یہہ دیکھو یہیں ہے۔ اسمیں اس غریب لڑکی لاگوالز کے والدین کی نسبت اور ایک شخص مسمی فرانس جرمین سکول ماسٹر کے بیٹے کے مکان اور ڈیرہ کی نسبت اطلاع درج ہے"

مرلی نے "آپ ذرا یہہ نوٹ پڑھ کر مجھے سنا دیجئے جاویں تو اچھا ہوگا۔ میں حضور کے ارادوں سے واقف ہوں۔ اور ان نوٹوں کو سنکر میں حضور کی مرضی کے مطابق ہیں کیطرف کے پوری تسلی ہے۔

سیرا نے "وہ بڑا قیمتی آدمی ہے۔ ذکاوت اور عقل کی درستی کے علاوہ اسمیں ہنر اور سلیقہ بڑا ہے۔ مجھکو کبھی کبھی اس کا جوش کم کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ آپکو معلوم ہے کہ حضور نے کچھہ باتیں"

مرلی نے "اچھا آپکے ایجنٹ کو ابھی تک پتہ نہیں کہ حضور کا اس سب معاملے میں کیا تعلق ہے"

سیرا نے "کچھہ پتہ نہیں۔ میرا ادبرانہ عہدہ مجھے ان معاملات کی تحقیقات کے واسطے بہت بڑے قدر اور بہانے پیدا کر دیتا ہے۔ میرے ایجنٹ اسم ہیڈ بنات کے ہر قسم کے لوگوں سے تعلق ہیں۔ اور اس نے ہر جگہ لوگوں میں اپنے کمیل چھوڑے ہوئے ہیں۔ پہلے وہ وکیل ہوا کرتا تھا۔ مگر کسی سبب سے موقوف ہو گیا تھا۔ مگر اسکو بعض بعض اشخاص کے ایسے ایسے بھید یاد ہیں کہ جنکے دریافت کرنے سے وہ بہت سا روپیہ پیدا کرتا ہے۔ اس شخص کی یہ حالت ہے کہ جو کوئی اسکو پیسے دے اسکا وہ دل و جان سے خادم ہو جاتا ہے۔ اب چونکہ میں اسکی خاطر ہی کرتا ہوں اسلئے وہ بہت خوش ہے۔ علاوہ ازیں اسکو دھوکا دینے سے اسکو حاصل کچھہ نہیں۔ میں نے ایک اور سرد لیکر کہا ہے کہ اسیر جاسوس چھوڑ رکھے ہیں جنکا اسکو کچھہ پتا نہیں"

مرلی نے "جو حالات اس نے آجتک دریافت کئے ہیں وہ تو نہایت ہی صحیح ہیں"

سیرا نے "ایسی اس قسم کے کاموں میں وہ پکا اور پورا ہوا ہے۔ اور میں آپکو یقین دلاتا ہوں کہ وہ اس قسم اشخاص میں سے ہے جو صرف سیرس ہی میں پائے جاتے ہیں۔ حضور اسکی باتوں سے بڑی ہی خوش ہوتی مگر مناسب یہی ہے کہ وہ ایک شریر کو نہ دیکھیں اور نہ شناخت کریں"

مرلی نے "اگر مناسب ہو تو ایم سیڈ بنات کی تنخواہ زیادہ کردو"

سیرا نے "پانچ سو روپیہ تو اسکو باقاعدہ تنخواہ دیتا ہوں اور قریباً اتنا ہی اخراجات ضروری کے لئے لیتا ہے کل ایک ہزار کے قریب ہو گیا۔ میں تو جانتا ہوں کہ یہہ کافی ہے۔ اور وہ بھی راضی ہی معلوم ہوتا ہے"

مرلی نے "اور آپ اس قسم کا کام کرتے ہوئے شرم تو

نہیں آئی۔"

مسٹر ان: "ہرگز نہیں۔ تاکہ وہ اسٹیر کرتا ہے جب وہ میرے پاس کچھ خبر لاتا ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ ابھی آپکو ایک نہایت عظیم الشان خیال کرتا ہے۔ وہ یہی چاہتا ہے کہ وہ کسی بڑے ملکی کام میں لگا ہوا ہے۔ اور اسبات میں بعض اوقات وہ یہانتک مبالغہ کرتا ہے کہ ایک دفعہ اس نے مجھ سے کہدیا کہ یہہ اطلاع جو میں آپکو دیتا ہوں اس سے یورپ کے معاملات پر اثر پڑنے والا ہے۔"

مرلی: "خوب۔ بدمعاش لوگ اپنے کمینہ پن کو ہی نہیں دیکھ سکتے۔ مگر مسٹر ان صاحب وہ نوٹ لاؤ۔"

مسٹر ان: "یہ ہیں۔ بس یہہ لیڈی ناٹ ہی کی اس اطلاع سے جو وہ لایا ہے تیار کئے گئے ہیں۔"

مرلی: "چلئے۔ میں ہمہ تن توجہ ہوں۔"

مسٹر گران نے نوٹ پڑھنا شروع کیا:

"فلیو مرڈسی صبری کی بابت نوٹ۔ ۱۸۲۷ء کے قریب ایک شخص مسمی پیٹر ڈورہن جو ہوجی فورہٹ کے جیلخانہ بیجعل کی جرم میں قید تھا ایک عورت مسمی گوڈیونز کے پاس جسکو اکثر سکریچ اول ہی کہتے ہیں یہہ تجویز پیش کی کہ وہ ایک چھہ یا سات برس کی لڑکی کا ہمیشہ کیلئے ذمہ لے اور اسکے عوض میں ایک ہزار روپیہ بطور نذرانہ قبول کرے۔

اقرار نامہ ہوگیا۔ لڑکی سکریچ اول کے حوالے کی گئی جسکے ہمراہ کوئی دو سال تک رہی۔

سکریچ اول چونکہ اسکے ساتھ سخت بدسلوکی کرتی تھی دو سال کے بعد لڑکی گم ہوگئی۔ اور کئی سال تک سکریچ اول کو اسکا پتا نہ ملا۔ قریباً چھہ ہفتے ہوئے ہیں کہ سکریچ اول نے پھر اسکو شہر میں ایک سرائے خانہ میں دیکھا۔ اسوقت یہہ لڑکی پوری بالغ عورت سی ہوئی تھی اور اسکو لاکھوں اگر کرکے سکا رہی تھی۔ اس ملاقات کے چند روز پیشتر مسٹر ڈورہن نے جسکی کہ سکول ماسٹر کے ساتھ قید ہی میں واقفیت ہوگئی تھی ایک شخص مسمی مرڈ آدم کو جسکے ساتھ اکثر قیدیوں کی خط و کتابت رہتی ہے ایک طویل خط اس لڑکی کے بارے میں تحریر کیا جو کہ اس نے سکریچ اول کے سپرد کی ہوئی تھی۔

اس خط سے اور سکریچ اول کے اظہارات سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک عورت مسمی مسز سیرافینی کوٹ ذوتھی مسمی جیکس فرینڈ کی خادمہ نے ڈورہین کو اسبات پر مقرر کیا تھا کہ وہ کسی عورت کی جستجو کرے جو ایک ہزار روپیہ کے بدلے اس لڑکی کا جس سے کہ وہ خلاصی کرانا چاہتی ہے ذمہ لیوے۔

سکریچ اول نے اسکی اس تجویز کو منظور کر لیا تھا۔

ڈورہین کا مدعا مرڈ آدم کو یہہ خط لکھنے کا یہہ تھا کہ وہ کسی طرح مسز سیرافین سے راز افشا کرنیکی دہمکی دیکر روپیہ نکالے۔ ڈورہن کے خط سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ مسز سیرافین نے اس معاملے میں کسی نامعلوم شخص کا کام کیا تھا۔

مرڈ آدم سے یہہ خط سکریچ اول کیطرف بھیجدیا جو کہ کچھ دیر سکول ماسٹر کی شریک کار رہی ہے۔

یہہ واقعہ اس بھید کو کھولدیتا ہے کہ سکول ماسٹر کے پاس
اطلاع کس طرح آگئی - اور کیوں واٹٹ رابیٹ میں
سکتے پچاول سے لاگوالز کو دیکھتے ہی اسکو دکھہ دینے
کے لئے کہا - کہ ہم تمہارے والدین کا سراغ لگا لیا
ہے - مگر ہم تم کو کبھی نہ بتاویں گے کہ وہ کون ہیں اور
کہاں ہیں -

دوسرا امر تحقیق طلب یہہ تھا کہ آیا وہ خط جو ٹوبر میں
نے مرڈ آدم کیطرف اس لڑکی کے بارے میں لکھا
تھا - بالکل سچ اور درست ہے -

سو یہہ تحقیق کیا گیا ہے کہ مسز سیرافین اور جوہری
فرینڈ دونوں زندہ ہیں - فرینڈ نوٹرڈیم سٹریٹ نمبر ۴۱
میں رہتا ہے - وہ اپنے آپکو بڑا زاہد اور متقی ظاہر کرتا ہے
اور گرجے میں ہمیشہ باقاعدہ جاتا ہے -

اپنے کام میں وہ ایسا قاعدے کا پابند ہے کہ لوگ اسپر
حسن کا الزام دیتے ہیں - اکام اُس کا خوب چلتا ہے
زندگی وہ ایسی کفایت شعاری سے بسر کرتا ہے کہ لوگ
اسکو کنجوس اور بخیل کہتے ہیں - مسز سیرافین ابھی تک
اسکی خادمہ ہے - ایم فرینڈ پہلے بڑا مفلس تھا مگر اس سے
اپنی نوکری سے بہت سا روپیہ دیکر خرید لی ہی - اس روپیہ کا
کچھ حصہ تو اسکو ایم چارلس رابرٹ پیرس پلٹن گارڈ
کے ایک افسر نے جو ایک بڑا شکیل جوان ہے - اور بعض
بعض قسم کے لوگوں میں بڑا ہر دلعزیز ہے - دیا تھا لیکن
لوگ کہتے ہیں کہ ایم فرینڈ نے ناجائز وسائل سے بہت سا
روپیہ پیدا کیا ہوا ہے - مگر عام رائے اسی طرف
مائل ہے کہ وہ بڑا دیانتدار اور معاملے کا صاف
آدمی ہے اور یہہ الزام بالکل افترا ہیں - بس یہہ بات صاف
اور یقینی معلوم ہوتی ہے کہ اس مسٹر فرینڈ کی خادمہ مسز
سرافین لاگوالز کی پیدائش وغیرہ کی بابت سارے
حالات پر روشنی ڈال سکے گی "

مرلی " واہ سر صاحب واہ - اس تمام بیان میں
بہت کچھ صداقت معلوم ہوتی ہے - شاید اس بڑھی
کی مدد سے اس کمبخت لڑکی کے والدین کا پتا نکالنے
میں بہت کچھ امداد ملیگی - اچھا تو سکول ماسٹر کے
بڈھے کی سبب ہی کچھ اطلاع پیدا کی ہے یا نہیں "

سبران " اس طرح کی ٹھیک تو نہیں ہے - مگر پھر بھی
خاطر خواہ ہے "

مرلی " اجی آپکا اہم ہیڈ پناٹ تو ایک جرا ہی "

بسران " مگر میں نے دیکھا کہ یہی مرڈ آرام ہی جو کچھ ہی
مسٹر ہیڈ ناٹ کا پولیس کے ساتھ ہی کچھ تعلق
ہے اور اس سے اسکو معلوم ہو گیا ہے کہ یہہ
مرڈ آرام بہت سے مجرموں اور قیدیوں سے
واقف ہے "

مرلی " اور حضور کو بھی تو اس مرڈ آدم کی تلاش میں
سلستر اور لاگوالز کا ملنا میسر ہوا تھا - حضور کا تو کیا
ارادہ تھا کہ ان گندے اور شریر لوگوں میں جاوے
اور نہ صرف اپنا وہ مطلب پورا کرے جو ہمیشہ
سے اسکے مدنظر ہے - بلکہ شریروں اور بدمعاشوں
کو شرارت اور بدمعاشی کی زندگی سے بچا دے -

حضور کی امیدیں کچھ کچھ پوری ہو گئی ہیں۔ مگر بڑے
خطروں اور مصائب کے بعد۔"

سر جارج "میرے عزیز مرلی تمہیں ان مصائب اور
خطرات میں پورا حصہ لینا ہے۔"

مرلی "(مسکرا کر) اسی واسطے تو میں اکثر حضور کے
اردگرد کوئلہ فروشوں کی صورت میں رہتا ہوں۔"

سر جارج "تمہاری بہادری اور وفاداری کا بار بار ذکر کرنا
ایسا ہی ہے۔ جیسے سورج کو بار بار ستاروں سے دکھانا
سو لو میں ابھی رپورٹ شروع کرتا ہوں۔ یہ
نوٹ فرانسس جرمن سر جارج اور سکول ماسٹر
بیٹے کے بارے میں ہے۔"

سر جارج "اٹھارہ مہینے کے قریب گذرے ہیں کہ ایک
جوان آدمی پیٹرز سے جہاں کہ وہ ڈول اور کمپنی کے روٹی
گرام میں ملازم تھا پیرس میں آیا۔ سکول ماسٹر کے اتنے
افراد اور کئی ایک خطوط سے جو اسکے پاس ملتے گئے تھے
معلوم ہوتا ہے کہ اس مدت سے جبکے پاس کہ سکول ماسٹر
نے اپنے بیٹے کو بدی کی تعلیم کے لئے رکھا ہوا تھا۔
تاکہ وہ پختہ ہو کر انکی ڈاکوں اور چوریوں میں انکی امداد کرے
اس جوان آدمی کے پاس اپنی گندی تدابیر کو اس طرح
ایسا کر دیا کہ اسکے پاس تجویز پیش کی کہ وہ ڈول اور کمپنی
کے لوٹنے میں انکی امداد کرے۔ جوان آدمی اس
تجویز پر جو اسکو سخت مکروہ معلوم ہوتی تھی غضب ظاہر
کیا۔ مگر چونکہ اس کا یہ منشاء تھا کہ اس گندی تحریر پیش
کرنیوالے کا پردہ کھولے اس نے اپنے آقا کو ایک گمنام
چٹھی لکھی جس کہ اس نے ساری سازش کھول دی۔ اسکے
بعد وہ چپکے سے شہر پیرس سے نکل گیا تاکہ وہ ان شخصوں کی
پہونچ سے باہر ہو جاوے جو اسکو بدی کے پھندے میں
پھنسانا چاہتے ہیں۔"

ان شخصوں کو جرمن کے نکل جانے کا حال معلوم ہوا
تو وہ پیرس میں آئے۔ اور مرڈ آدم کے ہاں جیسے ہی
اور سکول ماسٹر کے پتا لگانے میں مشغول ہوئے۔ اور
اس پتا لگانے میں انکی غرض کوئی نیک نہ تھی کیونکہ وہ
جوان آدمی انکے گندے ارادوں سے واقف تھا اور وہ
افشا سے ڈرتے تھے۔"

بہت لمبی جستجو کے بعد وہ اس کا پتا لگانے میں کامیاب
ہوئے مگر اسکا انہیں فائدہ نہ ہوا۔ جرمن نے کچھ
روز پہلے اس شخص کو جو اُسے خراب کیا چاہتا تھا بازار
میں دیکھا تھا اور اسکی پیرس میں آنکی نیت پر شک کرکے
اس نے اچانک ہی اپنے مکان کو تبدیل کر لیا تھا۔
اسطرح سکول ماسٹر کا بیٹا ایک دفعہ اور اپنے ایذا دہندوں کے
پیچھے سے بچا۔

مگر کوئی چھ مہینے گذرے ہیں کہ انہوں نے پھر معلوم کر لیا کہ
وہ رو ڈی ٹمپل نمبر ۷ میں رہتا ہے۔ انہوں نے اسکو
گرفتار کرنے کے لئے گھات لگائی مگر خدا کی قدرت سے وہ اس سے
بچ گیا۔ یہ واقعہ سکول ماسٹر نے حضور کو نہیں بتایا تھا۔
جرمن تاڑ گیا کہ یہ سب کس کا کام ہے۔ اس لئے
رو ڈی ٹمپل سے ہی چلا گیا۔ اور اُس کے ایذا دہندے
بہم مبہوت رہ گئے۔ اور وہ اسی حالت میں رہے۔

یہاں تک کہ سکول ماسٹر کو اپنے جرائم کی سزا مل گئی۔ اس واقعہ کے بعد ہر حضور کے حکم سے جستجو شروع ہوئی جس کا نتیجہ آگے سنایا جاتا ہے۔

"فرانسس جرمین روڈی ٹمپل نمبر ۷ امس میں رہائش پذیر رہا۔ اس جگہ لوگوں کے مشاغل اور لوگوں سے کچھ بہت ہی مختلف اور نرالے ہیں۔ جرمین نے اپنی نیک طبیعتی اور کشادہ دلی سے انکے درمیان بڑی ہردل عزیزی حاصل کرلی۔ اگرچہ اس کی آمدنی بڑی قلیل معلوم ہوتی ہے۔ تاہم اس نے ایک غریب کنبے کی جو اسکے قریب ہی سکونت پذیر تھا۔ بڑی امداد کی۔ مسٹر روڈی ٹمپل میں جرمین کی نئی رہائش گاہ کی نسبت اور اسکے پیشے اور کام کی نسبت بہتیری تلاش کی گئی ہے۔ مگر کچھ پتا نہیں ملا۔ خیال ہوسکتا ہے کہ وہ کسی دفتر میں نوکر تھا۔ کیونکہ وہ صبح سویرے چلا جایا کرتا تھا۔ اور رات کے دس بجے واپس آیا کرتا تھا۔ صرف ایک ہی شخص جرمین کے مکان سے واقف ہے۔ یہ ایک لڑکی ہے جو روڈی ٹمپل کے نمبر ۷ ایمں رہتی ہے۔ اس جوان لڑکی کا جس کا نام مس ڈمپلٹین ہے جرمین سے بڑا تعلق تھا۔ کیونکہ اسکا کمرہ جرمین کے کمرے سے بالکل قریب تھا۔ جرمین کا کمرہ ابھی تک خالی پڑا ہے اور کرایہ پر مل سکتا ہے۔ اسے کرایہ پر لینے کے بہانے بہت کچھ اور پتا مل سکتا ہے۔"

مرلی (کچھ دیر سوچنے کے بعد) "ڈمپلٹن یہ نام پہلے بھی کبھی سنا ہے۔"

سمبران (قہقہہ مار کر) "او مسٹر مرلی کیا ہوگیا ہے۔ ڈمپلٹن سے تمہاری واقفیت کیسے۔ واہ۔ واہ۔"

مرلی: "ابھی آپ لمبے حیران نہوں۔ حضور کی نوازش سے ہمارے ایسے بہرے لوگوں سے واقفیت ہوگئی ہے۔ سر صاحب جلدی نہ کریں۔ یہ تو مجھے خوب یاد آگیا ہے۔ حضور جب مجھے لاگوالز کی سرگذشت سنا رہے ہیں تو وہ بھی اس ڈمپلٹین کے عجیب و غریب نام پر ہنس پڑے تھے اور مجھے خوب یاد ہے کہ یہ ڈمپلٹن لاگوالز کی قید خانہ کی سہیلی تھی۔ یہ وہی ضرور ہوگی۔"

سمبران: "خیر جانے دو۔ یہ ڈمپلٹن ہمارے بڑے کام آسکتی ہے۔ لیکن ٹھہرو میں ابھی رپورٹ ختم کرلوں۔ شاید روڈی ٹمپل میں وہ مکان کرایہ پر لینے سے کچھ فائدہ ہو۔ حضور کا حکم یہی تھا کہ اس سے زیادہ جستجو کی جاوے مگر روڈی ٹمپل کی دربان عورت کی چند باتوں سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ اس مکان میں رہ کر مس ڈمپلٹن کے ذریعہ سکول ماسٹر کے بچے کا پکا پتا مل جائیگا۔ اور نہ صرف یہ بلکہ وہاں رہنے سے حضور کو انسانی فطرت کے مطالعہ کرنے کا بڑا اچھا موقعہ ہاتھ لگیگا۔"

رپورٹ ختم کرکے اور مرلی کے ہاتھ میں پکڑا کے سمبران نے کہا: "دوست مرلی آپ نے دیکھ لیا ہوگا کہ تھوڑی ہی فرصت میں لاگوالز کے والدین کا پتا لگیگا اور مس ڈمپلٹن سے سکول ماسٹر کے بیٹے کا پتا ملیگا۔"

مرلی: "حضور کو میں ضرور تاکید کرونگا کہ اس مکان میں جا کر رہیں۔ وہاں آپکو بڑا فائدہ ہوگا۔ بھلا یہ تو بتاؤ کہ مارکوئس ہاول کی بابت کچھ خبر ملی ہے۔"

ہیبرٹ:۔ ہاں۔ مالی معاملات کی سمت حضور کو جو اندیشہ ہے وہ بالکل بے بنیاد ہے۔ مسٹر مبی ڈوٹ کہتا ہے (اور میں خیال کرتا ہوں کہ اسکو معتبر ذریعہ سے خبر ملی ہے)۔ کہ مارکوئیس کی دولت اسوقت بڑی حفاظت میں ہے اور بڑی عمدہ اہتمام میں ہے۔"

مرلی:۔ "حضور نے جو مارکوئس ہاول کو بڑے رنج اور دکھ کی حالت میں دیکھا تو حضور نے قیاس کیا کہ شاید اس رنج کا باعث مالی معاملات ہی ہونگے۔ اگر حضور کا قیاس صحیح ہوتا تو حضور کا ارادہ تھا کہ اپنے معمولی طریقے میں مارکوئس کے دکھ اور رنج کا علاج کر دیتے یعنی پوشیدہ بغیر معلوم کرائے کے روپیہ کی کافی امداد کر دیتے مگر چونکہ حضور کا یہ قیاس ہی غلط نکلا ہے اسلئے حضور کو اس معمے کے حل کرنے کی امید کو دست بردار ہونا پڑیگا لیکن اس طرف کے توجہ کو ہٹانا ہی حضور کے لئے بڑا مشکل پڑے گا کیونکہ حضور کو لارڈ ھارول سے کمال واسطہ اور دوستی ہے۔"

ہیبرٹ:۔ "اس دوستی اور التفات کی وجہ تو آپکو معلوم ہی ہوگی حضور نے ان خدمات کو فراموش نہیں کیا جو مارکوئیس کے باپ نے حضور کے والد ماجد کی ادا کی تھیں۔ دوست"

مرلی "آپ کو یاد ہوگا کہ ۱۸۱۵ء میں جب کہ جرمنی کی ریاستوں کی اصلاح کا مسئلہ درپیش تھا حضور کے والد ماجد کی ریاست نپولین کے ساتھ ان کی دوستی ہونے کے سبب بڑے سخت معرض خطر میں ہے۔ مگر شہنشاہ انگلستان کی بدولت مرحوم مارکوئیس ھارول کو خدا نے یہ توفیق دی کہ اس نے حضور والد ماجد کی بہت بڑی خدمات کیں شہنشاہ کا حسکو کہ مارکوئیس کے روس میں جانے کے دن سے اسکے ساتھ بڑی الفت ہوگئی تھی۔ اس کانگرس میں بڑا اصرار تھا جو جرمنی کے شاہزادوں کی آئندہ قسمت کا قبضہ کرنے کے لئے بیٹھی تھی اس شہنشاہ کی امداد نے جو مارکوئیس ھارول نے مانگی تھی ہمارے مربی کے باپ کے وسیع علاقوں کو مار برداری سے محفوظ رکھا۔ اور یہ دوستی جو موجودہ مارکوئیس اور حضور کے درمیان ہے یہ تو ۱۸۱۵ء ہی میں شروع ہوئی تھی۔ جبکہ بوڑھے مارکوئیس ھارول نے ہمارے مربی کی باپ کے دربار میں چند روز اقامت اختیار کی جبکہ انکے بیٹے آپس میں کھیلتے ہوئے دوست بن گئے۔"

مرلی:۔ "ٹھیک ہے۔ اور انہوں نے ان بچپن کے دنوں کی دوستی کو فراموش نہیں کیا۔ یہی نہ سمجھو کہ حضور کو صرف مارکوئیس ہی کے ساتھ دوستی ہے بلکہ حضور کی مہربانی اور عنایت مرحوم مارکوئیس کے سارے ادنیٰ اعلیٰ متعلقین تک پھیلی ہوئی ہے۔ مسٹر جارج کو آپ جانتے ہونگے۔ کچھ تو اسکی بیکسی اور شرافت نے حضور کے دل کو گرویدہ کر رکھا ہے۔ مگر زیادہ خاطر حضور والا اسکی اسواسطے کرتے ہیں کہ وہ بھی مارکوئیس کے رشتہ داروں میں سے ہے۔"

ہیبرٹ۔ (حیرانی سے) "مسٹر جارج۔ ڈیونس المعروف یہ سکول ماسٹر کی بی بی ہے۔"

مرفی: ہاں۔ ذرا ایسی چیزیں کیں جسکو ہم تلاش کر رہے ہیں اور جسکو ہم امید ہے کہ پا لینگے وہ یہاں ہے۔"

بیرن: اچھا تو وہ لارڈ ڈھارول کی رشتہ دار ہے؟"

مرفی: وہ اُسکی ماں کی چچیری بہن ہے۔ اور بوڑھا مارکوئیس اُسکے ساتھ بڑی محبت رکھتا تھا۔"

بیرن: مگر یہ کیسے ہوا کہ ڈھارول کے خاندان کی ایک عورت کی شادی اس حرامی ڈیورنل سے ہو گئی؟"

مرفی: اس بدقسمت کا باپ ایک شخص مسمی ڈی لیگی تھا جو کہ بینکوبڈک کا لارڈ ڈھائی سبٹواڈ تھا اور انقلاب عظیم سے پہلے بڑی جایداد کا مالک تھا۔ جب انقلاب کا دورہ ختم ہوا اور امن قائم ہوا تو اُسکی پہلی خواہش یہ ہوئی کہ اسکی بیٹی کی کسی اچھے گھر میں شادی ہو جاوے۔ ڈیورنل نے جو کہ ایک دولتمند اور شریف خاندان کا ممبر تھا اور نیشنل اسمبلی میں بڑا اختیار رکھتا تھا اپنے آپکو اس غرض کے واسطے پیش کیا۔ اس شخص کی اندرونی شرارتیں اور بد اطواری خلق اوصاف کے پیچھے چھپی ہوتی تھیں اسلئے ڈی لیگنی کی بیٹی کی اس سے شادی ہو گئی۔ تھوڑی دیر میں پھر وہ اُٹھ گیا اور اسکی اصلی فطرت ظاہر ہو گئی۔ چند روز میں اس نے جوئے بازی شراب خواری اور ہر قسم کی مکروہ اور گھنونی بدیوں میں صرف اپنی جایداد برباد کر دی بلکہ اپنی بی بی کا سب ٹکا ہی اجاڑ دیا۔ مسٹر جارج نے جب دیکھا کہ میں برباد ہو گئی ہوں تو وہ اپنے بیٹے کو ہمراہ لیکر ڈچز ڈی ڈھارول کے پاس چلی گئی جو اسکے ساتھ ایسی محبت کرتی ہیں جیسے سگی بیٹیوں سے کیجاتی ہے۔" ڈیورنل کی بربادی نے اسکو روپیہ پیدا کرنیکے نئے طریقے سمجھائے جعل اور چوری سے گذر کر قتل اور ڈاکہ کی نوبت آئی۔ وہ گرفتار ہو گیا اور مدت العمر کے لئے جہازوں پر کام کرنیکے لئے بھیجا گیا۔"

اس حرامی نے اس وقت شرارت اور دغا سے اپنے بیٹے کو اپنی بدقسمت بی بی سے چھین لیا۔ اور اسکو اپنے قماش کے آدمی کے سپرد کیا۔ باقی حال سب آپکو معلوم ہی ہو گا۔ خاوند کی گرفتاری کے بعد مسٹر جارج لیڈی ڈی ہارول کے ہاں سے بغیر کوئی وجہ ظاہر کرنیکے پیرس میں اپنی ذلت چھپانے کے لئے چلی آئی۔ اس جگہ وہ سخت افلاس میں گھر گئی۔ یہ بیان کرنے میں بڑی دیر لگے گی کہ کس طرح حضور کو مسٹر جارج کی افلاس اور مارکوئیس ڈی ھارول کے ساتھ اسکے تعلق کا حال معلوم ہوا۔ اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ حضور نے اسکو پیرس سے لیجا کر بوکیوال میں جا بسایا جہاں کہ وہ اب گاؤں والوں کے ساتھ رہتی ہے۔ اس جگہ میں آسودگی تو نہیں تاہم کچھ آرام اسکو میسر ہو گیا ہے اور فارم کی نگرانی میں اسکو اپنے گذشتہ مصائب پر خیال کرنیکا موقعہ نہیں ملتا۔ ہمارے آقا کی فیاضی دیکھو کہ انہوں نے لارڈ ڈھارول کو خبر تک نہیں کی کہ اُنکے رشتہ دار کو انہوں نے کس حال میں پایا۔ اور اب کس حالت میں رکھا ہے۔"

بیرن: میں سمجھتا ہوں۔ اب سمجھا ہے کہ حضور مسٹر جارج کے بیٹے کی کھوج لگانے میں کیوں اتنے محو ہیں۔"

مرفی: اس سے آپکو یہ بھی قیاس ہو سکتا ہے کہ حضور کو

اس سارے خاندان سے کسی الفت ہے۔ اور انکو جوان مار کوئیس کو اسی دیکھ کر کیسا سخت رنج ہوتا ہے"

بیران "معلوم نہیں کہ مارکوئیس هارول کو رنج کسی بات کا ہے۔ سب کچھ خدا نے دیا ہے۔ خاندان کے شریف دولت مند عقلمند اور جوان۔ سب سے بڑھکر یہہ کہ بی بی خوبصورت اور شریف ملگئی ہوئی ہے۔ اور کیا چاہتے"

مرلی "سب سچ ہے۔ لارڈ هارول کے پاس سب کچھ ہے مگر معلوم نہیں ہوا کہ وہ اسقدر اداس کیوں ہے۔ باوجود یکہ وہ حضور کی جہر یا ہوں کا شکر گذار ہے مگر اس معاملے کو وہ اسے بھی مخفی ہی رکھتا ہے۔ شاید یہہ کوئی اسکا معاملہ ہوگا"

بیران "یہہ بھی سنا جاتا ہے کہ اسکو اپنی بی بی سے کمال الفت ہے۔ سنک چلتی وہ ایسی ہے کہ اگرچہ وہ سیکڑوں کے موافق ہیں اسکے پیچھے پہرتے رہیں مگر آجتک اسکے چال چلن پر کوئی عیب نہیں لگا"

مرلی "ہاں۔ مارکوئیس کو اپنی بی بی پر فخر اور ناز ہے۔ اسکی اسکے ساتھہ صرف ایکبار ناچاقی ہوئی تھی اور وہ مسز اجر مسک گرنگر کے بارے میں تھی۔ اور اسکے درمیان کبھی تنازع باہمی کبھی واقع نہیں ہوا"

بیران "مارکوئیس سر اجر کو کیسے جانتی ہے"

مرلی "کمسنی سے سترہ اٹھارہ سال کا عرصہ گذرا ہے مارکوئیس ڈی هارول کے باپ کی سر اجر سٹن اور اسکے بھائی ٹامس جو اسوقت سرین میں انگریزی سفیر کی لنڈی کے پاس رہتے تھے واقفیت ہو گئی تھی ایکبار اسکو پتا لگا کہ وہ بہن بھائی جرمنی جانے والے ہیں ہمسکر یونڈ ہے مارکوئیس نے اسکو حضور کے باپ کے نام جنکے ساتھہ وہ ہمیشہ خط وکتابت کیا کرتا تھا ملاقاتی خط دیا۔ اگرچہ ملاقات ہونی تو بیرن گراں۔ بعض جانو ہے مصاحت ہے ہم لوگ اور حضور بیچ جانتے اور حضور کی کبھی اس عورت سے آشنائی نہوتی۔ سر جب کوئیس مسک گرنگر واپس آئے تو چونکہ اُسے معلوم تھا کہ حضور کی مارکوئس کے ساتھ دوستی ہے۔ وہ اس امید میں مارکوئس هارول کے مکان پر گئی کہ وہاں شاید اسکو حضور سے ملاقات ہو کیونکہ وہ حضور کے پیچھے ایسی ہی سرگرمی سے پڑی ہوتی ہے جیسے کہ حضور اس سے بھاگتے ہیں"

بیرن "ایسی مردود کا جس دل کرحضور کے پیچھے شہر میں ہی گہس جاتی ہے۔ اُسکے سوا بہلا اور اُسکو یہہ خیال سوجھہ سکتا تھا"

مرلی "اس سے شاید اسکی یہہ منشا ہوتی ہے کہ اُسکی یہہ حالت دیکھہ کر حضور کو رحم آجاوے۔ مگر خیر جانے دو۔ مارکوئس کے باپ حضور کے سر اجر مسک گرنگر کا سب حال بیان کر دیا ہوا تھا اسلئے مارکوئس نے اپنی بی بی کو حکم کیا ہوا تھا کہ سر اجر مسک گرنگر سے بہت کم ملاقات رکہی۔ مگر چونکہ یہہ عورت بڑی مکار اور جہوٹی خوشامد کرنیوالی ہے لیڈی هارول اُسکے دہوکے میں آگئی اور اُس نے خاوند کی بات کی پرواہ نہ کی۔ اسپر میاں بی بی میں کچھہ ناچاقی ہو گئی۔ مگر وہ ناچاقی ایسی نتھی کہ مارکوئس کی طبیعت پر بہت بڑا صدمہ پہونچا سکے"

بیرن "یہہ عورتیں۔ آہ یہہ عورتیں۔ دوست مرلی مجہے

بڑا ہی افسوس ہے کہ لیڈی ہارول کا اس اجنبی عورت سے
ایسا گہرا تعلق ہے- یہہ خوبصورت لیڈی اس مجسم شیطان
کے ساتہ تعلق رکہنے سے بڑا نقصان اٹہائے گی"

مرفی:- آپ نے مجسم شیطان کا کام لیا ہے- یہہ دیکہو
ایک اسلحہ جس کہ ڈیوڈ کی نالائق بی بی سسلی کا حال ہے"

بیرن:- دوست مرفی تم سے بات کرتا ہوں- کیا یہہ
شریر عورت سسلی اس خوفناک سزا کی مستحق نہیں-
جو اسکے خاوند نے حضور کے کہنے پر سکول ماسٹر کو دی ہے
اس نے بہی تو سکول ماسٹر کیطرح جان گنوایا ہے اور اس کا
گناہ اب یہانتک پہنچ گیا ہے کہ اس کی نظیر ملنی محال
ہے"

مرفی:- باوجود ان باتوں کے وہ خوبصورت کیسی ہے
فرشتہ صورت اور شیطان سیرت آدمی سے مجہکو بہی
نفرت ہو جاتی ہے"

بیرن:- اس جنت کی تو نہ قابل تعریف ہے- امید ہے
کہ حضور نے اس کمبخت کے بارے میں جو آخری حکم جاری کیا تہا وہ
واپس لے لیا ہے"

مرفی:- برخلاف اسکے"

بیرن:- اچہا تو حضور کی ابہی تک یہی مرضی ہے کہ اسکو
اس قلعے سے جس میں وہ زندگی بہر کے لئے قید کی جاوی
نکلنے میں- مدد دیجاوے"

مرفی:- ہاں"

بیرن:- اور حضور کی یہہ بہی مرضی ہے کہ اسکا وحشی عاشق
اسکو فرانس- سرحد میں لا دے"

بیرن:- میں تو حیران ہو گیا ہوں- حضور تو اس شریر عورت سے
سخت تنفر ظاہر فرمایا کرتے تہے"

مرفی:- نفرت تو اسی طرح ویسی ہی ہے بلکہ اس سے کہیں
زیادہ ظاہر کرتے ہیں"

بیرن:- اور یہہ عجیب سا یہہ ہے کہ اسکے اس جگہ لایا جانیکی
خواہش ظاہر کرتے ہیں"

مرفی:- سنو کر دوست بیرن- سنو کہ جب ڈیوڈ کو
پتا لگا کہ سسلی واپس آنیوالی ہے تو وہ وحشت زدہ ہو گیا
اور چلایا "حضور مجہے اب یہہ کہ اسکو دیکہنے کے لئے
مجبور نہ کریں گے" خیر حضور نے جواب دیا "ڈرو
تم اسکو نہیں دیکہو گے- میری اپنی تجویزیں جنکے پورا
کرنے کے لئے میں اسکو منگواتا ہوں- ڈیوڈ ان الفاظ سے
تسلی تو ہو گئی مگر اس خبر کے سننے سے اسکو دکہ بڑا
ہوا ہو گا"

بیرن:- غریب حبشی- وہ ابہی تک اسکو محبت کرتا
ہے- سنا ہے کہ وہ حد درجہ کی خوبصورت ہے"

مرفی:- خوبصورت- خوبصورت وہ ایسی ہے کہ ہمارے
ان شمالی ملکوں کی خوبصورت عورتیں بہلا اس سے کیا
مقابلہ کر سکتی ہیں- بس یہہ سمجہ لو کہ ہاتہی دانت کا بت ہے
جو کسی اعلی درجہ کے بت تراش نے تیار کیا ہے"

بیرن:- میں جانتا ہوں کہ حضور امریکہ سے واپس آئے
اور اپنے ہمراہ ڈیوڈ اور سسلی کو لائے- ڈیوڈ کو تو میں دیکہتا
ہوں حضور نے بڑی ہی الفت سے- مگر مجہے یہہ معلوم نہیں
کہ اسے اتنی الفت کیوں ہے اور اسکی سسلی سے شادی

کیسے ہو گئی تھی؟"

مرلی: "نہیں بہت باتیں آپکو کھولکر سنا دیتا ہوں کیونکہ میں بھی حضور کے ساتھ ہی امریکہ میں رہا تھا کہ حضور نے اس حبشی اور اس خانگی کو ایک بڑے خطرے سے بچایا تھا۔"

سیرات: "واہ آپکی بڑی عنایت ہے۔ سنائیے۔ میں ہمہ تن توجہ ہوں۔ چلئے۔"

بائیسواں باب

(ڈیوڈ اور سیسلی کی کہانی)

مرلی نے کہانی شروع کی۔

ملک فلوریڈا میں ایک دولتمند زمیندار تھا جس کا نام مسٹر ولس تھا۔ اسکے پاس ایک حبشی غلام تھا جسکا نام ڈیوڈ تھا اور جو اسکے کھیتوں میں ایک معمولی مزدور کا کام کیا کرتا تھا۔ مسٹر ولس نے دیکھا کہ ڈیوڈ میں بڑی باریک عقل ہے۔

اور وہ بیمار مزدوروں کے ساتھ نہ صرف بڑی ہمدردی ہی ظاہر کرتا ہے بلکہ ڈاکٹروں کی ہدایت کے موافق انکو بڑی عمدہ طرح سے دوا بھی تیار کرکے دیتا ہے علاوہ ازیں اسمیں علم نباتات کی ایسی قابلیت ہے کہ بغیر تعلیم کے اسکو کئی ایک بوٹیوں کے خواص معلوم ہو گئے ہیں۔

ولس کی زمین سمندر کے کنارے کے قریب تھی۔ سب قریب شہر سے پندرہ بیس کوس کے فاصلہ پر واقع تھیں۔ ملک کے ڈاکٹر اول تو نرے ہی جاہل دوسرے وہ شہر سے چلکر گندے اور بیہودہ سڑکوں پر سے پس کی زمین تک آنا پڑے۔ تکلیف کا موجب خیال کرتے تھے

ولس نے سوچا کہ ملک میں اکثر وبا اور بیماری کا دور دورہ رہتا ہے۔ اور لائق ڈاکٹر ملتا نہیں ہو تو کوئی لائق طبیب مل جاوے۔ جو ہمیشہ یہیں رہے۔ اس سوچ میں اسکی نظر ڈیوڈ پر پڑی اور اُس نے ارادہ کیا کہ اسکو طب اور جراحی سیکھنے کے لئے روانہ کرے۔

جوان حبشی کے پاس جب اُسنے اپنا خیال ظاہر کیا تو اُس نے اسے بڑی خوشی سے قبول کیا اور پیرس کی طرف روانہ ہو گیا۔ زمیندار نے اسکے تمام اخراجات کی ذمہ داری لی۔ آٹھ سال کی سخت محنت کے بعد ڈیوڈ نے طبابت کی سند حاصل کی۔ اور اپنے آقا اور مربی کا حق نمک ادا کرنیکے لئے امریکہ واپس آیا۔"

سیرات: "مگر اب تو ڈیوڈ آزاد ہو چکا تھا کیونکہ وہ فرانس کے ملک میں رہ آیا ہے اور فرانس کے قانون کے مطابق جو شخص اس جگہ چلا جاوے۔ وہ آزاد سمجھا جاتا ہے۔"

مرلی: "اسمیں کوئی شک نہیں مگر ڈیوڈ بڑا وفادار آدمی تھا اُسنے واپس آنیکا وعدہ کیا ہوا تھا۔ اس وعدے کے مطابق وہ واپس آ گیا۔ وہ اپنے علم اور فن کو اپنی ملکیت خیال نہیں کرتا تھا۔ اس وجہ سے کہ یہ اُسکے آقا کے خرچ سے حاصل کیا گیا تھا۔ اس کا یہ بھی منشاء تھا کہ اپنے پہلے ساتھی غلاموں کی حالت کو درست کرنے میں امداد کرے گا۔"

سیرات: "وہ عجیب ہی قسم کا دیانتدار اور خلق اللہ کا محب

کہ آٹھ سال فرانس جیسے آزاد ملک میں رہ کر پھر اپنی غلامی میں واپس چلا آیا۔ اور یہہ کسی دباؤ سے نہیں ملکہ اپنی خوشی سے"

مرلی:- "انہیں خصلتوں سے آپ اس آدمی کا قیاس کر سکتے ہیں۔ غیر وہ پھر فلوریڈا میں آگیا۔ مسٹر ولس نے اسکے ساتھہ بڑا اچھا سلوک کرنا شروع کیا۔ اس نے اسکو اپنے چھت کے نیچے جگہ دی۔ اور اپنے سر پر کھانا کھلایا۔ اور ایک سو بیس ڈالر اسکی سالانہ تنخواہ مقرر کر دی"

چند مہینے کے بعد ملک میں بخار پھیلا۔ مسٹر ولس بھی قابو آگیا۔ مگر حبشی کی ہنر نے اسکی دستگیری کی اور وہ بچ گیا۔ تیس حبشی بیمار ہوئے تھے جنمیں سے صرف دو مرے مسٹر ولس ڈیوڈ کی اس لیاقت کو دیکھہ کر خوش ہو گیا۔ اور اس نے اسکی تنخواہ ڈہائی سو ڈالر تک کر دی جبنی ڈاکٹر اب دنیا میں اپنے آپکو بڑا آسودہ آدمی خیال کرنے لگا۔ اسکے بھائی بند یہہ خیال کرتے تھے کہ وہ فرشتہ ہی جو خدا نے آسمان سے اسکی دستگیری کے لئے بھیجا ہے۔ اس نے اپنے آقا سے اسکی حالتیں بہت کچھہ تبدیل کرائی اور بہت کچھہ کی انہیں امید دلائی اور ساتھہ ہی وعظ نصیحت سے انکو توکل اور راضی بقضا ہونا بھی سکھایا۔ آخر انکو دل سے خدا کا کام بنایا جو حبشی اور فرنگی سب کو ایک نظر سے دیکھتا ہے۔ انکو ایسی دنیا کی بات سنایا۔ جہاں غلام اور آقا کا تفرقہ نہ ہو گا اور اں لوگوں کو جو موت کی سو دل سے خواہش کرتے تھے اور جنکو سوا تو مارکے اور کھانا سکو کچھہ نصیب نہ ہوتا ایسی تسلی آمیز باتیں سنائیں کہ انکی بیخبری ہلکی ہو گئی اور انکی محنیں کم تکلیف دہ ہو گئیں۔"

ولس کے غلاموں میں سے سب سے خوبصورت ایک جوان لڑکی تھی جسکا نام سسلی تھا مسٹر ولس اسپر فریفتہ ہو گیا مگر ادہر سے انکار ہوا وجہ یہہ تھی کہ سسلی ڈیوڈ پر عاشق تھی جسنے کہ بخار کے ایام میں اسکی بڑی خدمت کی تھی۔ ڈیوڈ کو بھی یہہ حال معلوم تھا مگر وہ نہیں چاہتا تھا کہ شادی سے پہلے خواہ مخواہ سوز محاورے۔ اسکی منشاء تھی کہ جب وہ سولہ برس کی ہو گی تو وہ اسکے ساتھہ شادی کرے گا۔ مسٹر ولس کو چونکہ اس تعشق کا حال معلوم نہیں تھا اس نے خوبصورت لڑکی کیطرف بڑے غرور سے رومال پھینکا۔ سسلی نے آنسو بھر کر یہہ حال ڈیوڈ کو جا سنایا۔ کہ میں کس طرح ولس کی اس وحشیانہ حملے سے بچ کر آئی ہوں۔ ڈیوڈ نے اسکو تسلی دی اور خود مسٹر ولس کے پاس سسلی کے ساتھہ شادی کرنیکی اجازت لینے کے لئے فوراً گیا"

ببیرل:- "میں قیاس کر سکتا ہوں کہ مسٹر ولس نے کیا جواب دیا ہو گا۔ اس نے انکار کر دیا ہو گا"

مرلی:- "جی ہاں۔ اسنے انکار کیا اور کہا۔ میں خود اس لڑکی پر فریفتہ ہوں۔ میں اپنی تمام عمر کبھی کسی کی گستاخی کی برداشت نہیں کی مگر اسکی میں نے گستاخی بھی سہی ہے۔ خواہ کچھہ بھی ہو میں اس سے خود بیاہوں گا۔ تم اپنے لئے کوئی اور بیوی یا معشوقہ تلاش کر لو۔ دیکھو کم سے کم بارہ لڑکیاں اور ہیں جو سسلی سے بھی زیادہ خوبصورت ہیں۔ ڈیوڈ نے جواب میں کہا کہ میں اور سے شادی کیسے کروں۔ ہم دونوں کی ایک دوسرے سے محبت ہے آپ ہمکو اجازت دیکر

مسٹر ولس نے پھر انکار کیا۔ ڈیوڈ نے بہتیرا اور لگایا مگر کچھہ فایدہ نہوا۔ آخر جب ڈیوڈ منتوں پر آگیا تو مسٹر ولس نے کہا۔ دیکھو جی اگر میں ایک غلام لڑکی سے ہار جاؤں تو یہہ دوسرے غلاموں کیواسطے ایک بد نمونہ ہوگا۔ اور میں نہیں چاہتا کہ صرف تمہارا وہم پورا کرنیکے لئے ایسا برا نمونہ دوں۔ جب ڈیوڈ نے دیکھا کہ منت سے بہی کام نہیں بنتا تو وہ ایک مصنوعی آواز سے بولا۔ دیکھو صاحب میں نے بڑی بے عرضی سے آپکی مدتوں خدمت کی ہے اور آپنے ایک قلیل تنخواہ پر قناعت کی ہے۔ آپکو بہی مناسب ہے کہ میرا کچھہ لحاظ کریں۔ اسبات کو سنکر ولس کو غصہ آگیا اور اس نے جواب دیا کہ تم غلام ہو اور غلاموں کی نسبت تم سے میں ہزار گنا اچہا سلوک کرتا ہوں۔ ان الفاظ سے ڈیوڈ جوش میں آگیا۔ اور اس نے ایسی انداز سے باتیں کیں کہ گویا وہ آٹھہ سال فرانس میں رہنے سے اپنی آزادی کا حق قائم کرنا چاہتا ہے اس سے ولس کا غصب و غصہ اور بہی زیادہ ہو گیا اور اسنے دہمکی دی کہ میں تمکو کاٹھہ مار دوں گا ورنہ خاموش رہو۔ ڈیوڈ سے بہی باتیں کرنیمیں کچھہ کمی نہ کی۔ اسپر ولس نے اسکو کاٹھہ مروا کر خوب چابک مروائے اور سیلی کو زبردستی اپنے گہر لے گیا۔"

پیرات۔ اس شخص نے جو سلوک ڈیوڈ کے ساتھہ کیا وہ نہ صرف ظالمانہ ہی تہا بلکہ احمقانہ بہی تہا۔ اس بیوقوف کو خیال نہ آیا کہ انسے ڈیوڈ کی پہر ضرورت پڑے گی۔

مرلی۔ ابہی ضرورت تو اسی روز آپڑی۔ اس شخص کی عادت تہی کہ شراب کثرت سے پیا کرتا تہا۔ شراب جو پی ایک شراب کا نشہ اور دوسرا غصہ اور غصب کے بخار اس سخت بخار چڑہ گیا۔ اب کیا کرے۔ فوراً شہر میں کسی ڈاکٹر کیواسطے آدمی روانہ کیا۔ مگر ڈاکٹر کو وہاں پہونچنے کے لئے کم از کم چہتیس گہنٹے چاہئے تہے۔"

سرف۔ یہہ بخار خدا نے اسکے ظلم کی سزا کیلئے بہیجا ہوگا۔"

مرلی۔ بغیر بیماری تہوڑی دیر میں ایک خطرناک حد تک جا پہونچی۔ ڈیوڈ ہی اب اسکو بچا سکتا تہا۔ مگر شریروں کی طبیعت تنکی پڑی ہوئی تہی۔ ولس کو شک پڑ گیا کہ اگر ڈیوڈ کو بلایا تو وہ انتقام لینے کے خیال سے دوا میں زہر ملا دیگا کیونکہ اس نے چابک مروانے کے بعد ڈیوڈ کو ایک زنجیر میں قید خانہ میں ڈالدیا ہوا تہا۔"

آخر بخار کی ترقی سے ڈر کر اور اس خیال سے کہ شاید ڈیوڈ سب ظلم کو بہول جاوے اور اسکے ہاتہوں سے شفا ہو اس سے ڈیوڈ کے رہا کرنیکا حکم دیا۔ پانچ دن اور پانچ راتیں برابر ڈیوڈ اسکے سرہانے بیٹہا رہا اور اسکے بخار کا اپنے ہنر اور قدرت سے مقابلہ کرتا رہا۔ آخر اس نے بخار پر فتح پائی اور ولس اچھا ہوگیا۔ دوسرا ڈاکٹر بہی پہونچ گیا۔ وہ ڈیوڈ کے ہنر کو دیکھہ کر بڑا حیران ہوا۔"

پیرات۔ اچہا ہوکر ولس نے ڈیوڈ "--

مرلی۔ ولس نے اچہا ہوکر شرمندگی سے بچنے کی نیت سے اس دوسرے ڈاکٹر کو بہت سا خرچہ برداشت کرکے اپنے پاس رکھہ لیا۔ اور ڈیوڈ کو پہر قید خانہ میں بہیجدیا۔"

پیرات۔ بہائی اس وحشیانہ سلوک کے کیا معنے۔ شاید

ڈیوڈ کو سامنے دیکھ کر وہ سخت شرمندہ ہوا ہوگا اور اسکی
اس سے برداشت ہو سکتی ہو گی۔"

صوفی "اس وحشیانہ کام کے محرک شرم انتقام اور تعاسب
ہی تھی۔ اور ایک اور بات یہ بھی ہے مسٹر ولس کے غلاموں
کی ڈیوڈ نے بڑی خدمتیں کی ہیں۔ وہ اسکے فدائی بنے
ہوئے تھے اور اسکے پٹنے اور قید کرنے سے بڑے غضب
میں بھرے ہوئے تھے۔ ولس کو اندیشہ پڑ گیا کہ یہ کہیں
بغاوت ہی نہ کر دیں۔ اس اندیشے نے اسکے غضب کو
زیادہ کر دیا۔ اور اس نے اسکو پھر قید خانہ میں ڈالدیا تاکہ وہ
غلاموں کا سر گروہ ان کا اپنی بے غرضی کا انتقام لینے
کی غرض سے کہیں فساد برپا کرے۔

اس واقعے کے چند روز بعد ہم امریکہ پہنچے۔ حضور نے
سینٹ ٹامس میں ایک ڈنمارک کا جہاز کرایہ کیا۔
اور ہمنے نام بدلکر امریکہ کے کنارے کے تمام بڑے بڑے
شہر دیکھے سیر کرتے کرتے ہم مسٹر ولس کے علاقہ
میں جا پہنچے۔ اس نے بڑے شان و شوکت سے ہماری
مہمانی کی اور دعوت کے اثنا میں شراب کے نشے سے دیوانہ ہو کر
اس نے بڑے وحشیانہ فخر سے ڈیوڈ اور سیلی کا قصہ ہمکو
سنایا۔ میں یہ بتانا بھول گیا ہوں کہ سیلی کی گرفتی
کے بعد اس نے اسے بھی قید خانہ میں ڈالدیا ہوا تھا۔ اس
مکروہ قصے کو سنکر حضور نے سوال کیا کہ ماسٹر ولس
سزا ہی ہوا ہے اور یا وہ چھوٹ گئے ہیں۔ مگر ولس نے
کہ وہ سزا ہی تھا چھوٹ نہیں بولا تھا اور ہمکو اپنے بیان کی
راستی کے یقین دلانے کے لئے اس نے ایک غلام کو کہا
کہ لالٹین لیکر انہیں جاکر دو قیدی دکھاوے۔"

بسہات "پھر کیا؟"

مرلی "میں نے اپنی ساری زندگی میں سے ایسا دردناک
نظارہ نہیں دیکھا تھا۔ قید خانہ کے ایک کمرے میں ڈیوڈ بیٹھا ہوا
تھا۔ اور دوسرے کمرے میں سیلی نہ انکے جسم پر گوشت تھا اور نہ
انکے چہرہ پر رنگ۔ دونوں بالکل ننگے تھے اور ایسے نظر
آتے تھے جیسے قبر سے نکالکر اس جگہ لا رکھے ہیں۔ لالٹین
کی روشنی سے ڈیوڈ نے اپنی آنکھیں ہماری طرف اٹھائیں
اور مبہوت نگاہ سے دیکھا۔ اتنے میں ولس بھی آگیا۔
اور تمسخر اور ہنسی کی راہ سے حبشی کو مخاطب کر کے بولا ڈیوڈ
صاحب سلام کیا حال ہے۔ اجی دبلے ہو گئے ہو۔ اپنا
علاج کیوں نہیں کرتے۔ حبشی نے اسکی طرف کچھ
دھیان نہ کیا۔ اور متوکلانہ انداز سے آسمان کیطرف
ہاتھ اٹھا کر کہا "خدا" اور اتنا کہہ کر چپ ہو گیا۔ اسپر
ولس قہقہہ مار کر ہنسا اور بولا "خدا" اچھا پھر خدا کو کہو کہ میرے
ہاتھ سے چھڑا کر دے میں ہزار ہزار روپیہ شرط لگاتا ہوں
کبھی رہائی نہ دیگا۔ پھر اس حرامی نے نشے کی ترنگ میں
آکر اپنا ہاتھ آسمان کیطرف اٹھایا اور کہا۔ ای کون خدا
کوئی خدا وا نہیں۔ اگر ہے تو اسے بلاؤ۔ خدا خدا سے
پھرتے ہیں۔"

ببرل "ہوں۔ وحشی بے ایمان۔"

مرلی "اسکے اس کفر نے ہمارے دلوں میں خجالت
اور تنفر پیدا کر دیئے۔ حضور نے کلام تک نہ کی اور وہاں
سے نکل کر سیدھے اپنے جہاز کیطرف آئے جو کنارے کی پاس ہی

سنگ ڈالے کہڑا تہا۔ رات کے ایک بجے تہے کہ ہر طرف سناٹا طاری تہی ہمارا مربی آہستہ سے چلے آدمی ہمراہ لیکر جہاز سے اترا اور سیدھا صندوق خانہ کی طرف گیا اور ڈوڈ اور سلی دونو کو نکال لایا حضور کی اس مہم کا کسی کو شک تک نہوا حضور اور میں پہر ولس کے گہر گئے۔ یہہ عجب لوگ ہیں اپنے لوگوں کو ایسی ایذا دیتے ہیں اور باوجود اسکے اپنے مکان کے دروازہ سب کہلے رکہکر سو رہتے ہیں۔ انہیں ڈر نہیں آتا۔ کہ کوئی غلام انتقال کے جوش سے اندر گہس کر قتل نہ کر دے۔ پہر دروازہ معمول کے مطابق کہلے ہی تہے۔

ہم سیدہے ولس کے بستر کے پاس جا کہڑے ہوئے کمرہ میں ایک چہوٹا سا لمپ جل رہا تہا۔ حضور نے ولس کو جگایا وہ کہ ڈر کر اٹہہ کہڑا ہوا۔ رات کا نشہ ابہی تک اترا نہیں تہا حضور نے اسکو مخاطب کر کے کہا "تم نے آج خدا کا انکار کیا تہا اور کہا تہا کہ اگر ہے تو میرے قیدیوں کو چہڑا دے۔ سو لو وہ چہڑا کر لے گیا ہے" پہر حضور نے مجہ سے ایک تہیلا لیا جسمیں پانچ ہزار روپے تہے اور ولس کے بستر پر رکہہ کر کہا "یہہ لو اس سے تمہارے غلاموں کا نقصان پورا ہو جاوے گا۔ خدا ہمارے درمیان فیصلہ کریگا" یہہ کہہ کر ہم چلے آئے ولس تو بت کی طرح کہڑا رہ گیا اور اس نے خیال کیا کہ گویا وہ خواب میں ہے چند منٹ میں ہم اپنے جہاز میں آئے اور روانہ ہو گئے"

بیبرنٹ:- میں خیال کرتا ہوں کہ حضور سے ان دو غلاموں کی قسمت بہت نہ یاوری کی کیونکہ اگر سچ پوچہو تو ڈوڈ اب اسکا غلام نہیں تہا"

مربی:- قسمت تو بہت تہی مگر اسکی تعلیم کے اخراجات بہی ظاہر کرنا چاہتے تہا۔ ہماری یہہ حرکت جائداد کے قانون کے تحت مخالف ہی۔ مگر ہو کیا سکتا تہا دونو قیدی موت کے قریب پہونچے ہوئے تہے اور اگر اسوقت بچایا نہ جاتا تو گویا اسکو قتل کرنا تہا"

بیبرنٹ:- یہہ حرکت تعریف کے قابل ہی ہے اور رحم کے قابل ہی۔ بالکل ویسی ہی جیسے سکول ماسٹر کی سزا مگر کیا اسکا نتیجہ کچہہ ہوا۔ ولس نے کہیں شکایت نہ کی"

مربی:- شکایت ہو ہی نہیں سکتی تہی۔ کیونکہ ہمارے جہاز پر ڈنمارک کا جہنڈا اڑ رہا تہا۔ اور ہمکو لوگ جانتے تہے کہ یہہ دولتمند انگریز ہیں۔ اگر ولس شکایت کرتا تو کسکے پاس کرتا۔ اور ساتہہ ہی اسکو شکایت کی جرات نہیں ہو سکتی تہی کیونکہ اسکے اپنے بیان کے مطابق جسکی حضور نے ہی تصدیق کی ڈوڈ اور سلی ایک ہفتہ سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتے تہے جہاز میں حضور کے ڈاکٹر نے انکا علاج شروع کیا اور بڑی محنت اور سخت علاج کے بعد انکی زندگی کی امید ہوئی اس دن سے ڈیوڈ نے حضور سے ایک لگاؤ تہا اور چند روز میں ان سے اسکو بڑی الفت ہو گئی"

میرانٹ:- لو رب یہو نجیے پر ڈوڈ نے سلی سے شادی کر لی ہو گی"

مرلی :- یہہ شادی جس سے کہ بڑی راحت اور آرام کی
امید کیجا سکتی ہی حضور کے محل کے کنجے میں واقع ہوئی
مگر جونہی کہ سلی نے اپنی حالت کو دیکہا جو اس قدر اُمّی
امید کے خلاف تہی اس نے فراموش کردیا کہ اُس نے ڈیوڈ
کی خاطر کیا کچہہ تکلیف اٹہائی تہی اور ڈیوڈ نے اُس کی
خاطر کیا کچہہ رنج سہے تہے اور اُسے شرم آنے لگی کہ اس نے
معنی سے شادی کی ہے۔ تہوڑے دنوں میں وہ
ایک جلس آدمی کے قریب میں آگئی اور اُس سے
پہلی بار اسی عزت کو خراب کیا معلوم ہوتا ہے کہ اسوقت
تک اسکی طبیعت کا اصلی میلان ظاہر نہیں ہوا تہا
مگر اب تو اس نے اسی بدچلنی شروع کی کہ حاکمیوں کو
بہی شرمندہ کردیا۔ دو سال تک ڈیوڈ کو اُسپر شک نہ
گذرا کیونکہ محبت نے اسکی طرف سے اسکی آنکہیں اندہی کردی
تہیں۔ آخر اسکو اسکی سب شرارتوں کا پتا لگا۔ اور ایسا
ہوا کہ گویا اُسپر ایک بجلی گری ہے "

بیبرن :- سنا ہے کہ اس نے اسکے مار ڈالنے کی بہی کوشش
کی ہی "

مرلی :- ہاں اُسکا ارادہ تہا کہ اسکو قتل کر ڈالے۔ مگر حضور نے
منع سمجہایا۔ اور وہ ہار آیا۔ اُسپر وہ زندگی بہر کے لئے قلعہ
میں قید کردی گئی جس سے اب حضور اُسکو نکالا چاہتے ہیں
مگر بیبرن صاحب دیر ہوگئی ہے۔ حضور کی خواہش ہے
کہ آپکا قاصد کمرول ستلس کی طرف بہت جلد
روانہ ہوجاوے "

بیبرن :- دو بجے سے پہلے وہ روانہ ہوجاوے گا۔
تو مرلی صاحب سلام۔ پہر شام کو "

مرلی :- سلام۔ پہر شام کو "

بیبرن :- اجی آپ بہول گئے ہیں کہ امبیسی میں ایک
عظیم الشان بال ہوتا ہے اور حضور نے وہاں تشریف
لیجانا ہے "

مرلی :- کیا کہوں مجہے یہہ بات کتنی بار بہولی ہے
اور پہر کسی نے یاد کرائی ہے۔ بات یہہ ہے کہ کرنل
وارنر اور کونٹ ابرہیم کے چلا جانے کے بعد مجہکو
نہ صرف چمبرلین ہی کا کام کرنا پڑتا ہے بلکہ ایڈی
کانگ (مصاحب خاص) کا بہی "

بیبرن :- اجی یہہ تو بتاؤ یہہ کرنل اور کونٹ کب واپس
آسکتے ہیں۔ انکے کام بہی دور دراز میں یا جلدی ہوجانے
والے ہیں "

مرلی :- آپ جانتے ہیں کہ حضور نے انکو اسلئے کہیں
دور بہیجدیا ہے کہ جہانتک ممکن ہوسکے حضور آزادی
اور تنہائی کے مزے اٹہا لیں۔ اور اُنکے کاموں کی
بابت پوچہتے ہو۔ ایک او کنات کو گیا ہے اور دوسرا
لیٹر اس برگ کو انکے اس طرح نکالنے کی حضور کی
اصلی غرض یہی ہے کہ کسیطرح کچہہ مدت ان سے
خلاصی رہے۔ باقی معاملات انکے متعلق پہر
کسی اسے وقت بتاؤں گا۔ جب طبیعت ذرا
بحال ہوگی۔ کیونکہ معاملہ ذرا بہت ہی ہنسانے والا
ہے اور اداس ہو تو ہنسی کم آتی ہے "

بیبرن :- سچ پوچہو تو مجہے کچہہ سمجہہ نہیں آئی کہ

حضور نے کونل اور کونٹ کو کیوں اپنی خاص خدمت میں رکھا ہوا ہے"

مرلی:- اجی آپ نہیں جانتے کہ کرنل جنگی کمال کا ایک علی نمونہ ہے۔ کیا تمام جرمنی میں اس سے زیادہ اچھا شکل رالا اس سے زیادہ بڑی مونچھوں والا اور اس سے زیادہ بڑی توند والا آدمی آپ نے کبھی دیکھا۔ اور جب اُسکے کمر سے دوشٹ ریڑی اور کلغی بھی ہوتی ہوں تو کیا وہ اسوقت نہایت شاندار رسالہ کا سپاہی معلوم نہیں ہوتا"

سبرن:- یہ تو صحیح ہے۔ مگر اسکی ظاہری خوبصورتی ہی تو بتاتی ہے کہ وہ بڑا غبی اور بدفہم آدمی نہیں"

مرلی:- جب حضور نے کوئی لمبی ملاقاتیں کرنی ہوں تو پہلے آدھ گھنٹہ کرنیل کے ساتھ خلوت کر لیتے ہیں اس سے گویا وہ زیادہ سے زیادہ تنگ کرنیوالے آدمی سے بھی تنگ نہیں پڑتی"

سبرن:- ٹھیک اس رومی ساہی کیطرح جو لمبی سفر کرنے سے پہلے سیسے کی جوتیاں پہن لیا کرتا تھا تاکہ جب انکو اتار ڈالے تو تکان کم معلوم ہو۔ اب میں سمجھا ہوں کہ کرنیل کس کام ہے مگر کونٹ آہنبم کا"

مرلی:- وہ بھی حضور کے بڑا کام آتا ہے۔ اُس کے بیجا غرور۔ اینٹھنے اکڑنے اسکی ظاہری نمود و بناوٹ اور جھوٹی شان و شوکت پر غور کرنے سے حضور بڑے بڑے عجیب سبق نکالا کرتے ہیں"

سبرن:- مرلی صاحب انصاف تو یہ ہے نہیں دیتا جائے کوئی ایسا دربار تو بتاؤ جہاں اس سے بہتر جیمبرلین ملے جو کونٹ صاحب سے بہ ادب آداب کے طریقوں سے واقف ہو۔ دیکھئے ہو وہ کس ادب سے اپنے عہدہ کا نشان اپنی پشت پر رکھتا ہے"

مرلی:- اجی حضور تو فرمایا کرتے ہیں کہ جیمبرلین کی پشت کیطرف نظر کرنے سے کراہت آجاتی ہے۔ اور یہ آرنہبم ہمیشہ اپنی پیٹھ ہی اور میں کو دکھاتا ہے تاکہ سب کو اس کا عہدہ معلوم ہو جاوے"

سبرن:- کونٹ صاحب اکثر سوچا کرتے ہیں کہ کسی نے یہ کیا تجویز کی کہ جیمبرلین اپنی چابی اپنی پیٹھ پر رکھے۔ اجی دروازہ کھولتے وقت پشت کی کیا ضرورت پڑتی ہے"

مرلی:- (گھڑی کیطرف اشارہ کرکے) سبرن۔ قاصد قاصد۔ وقت ہو گیا ہے"

سبرن:- اجی آپنے میرا وقت ضایع کر دیا ہے۔ حضور کو میرا سلام کہنا۔ لو سلام"

مرلی:- اچھا شام تک سلام۔ مگر شام کو دیر میں ملاقات ہو گی۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ آج کہ روڈی شپل جائے گھر کو ضرور دیکھیں گے"

تیئسواں باب

(روڈی شبل والامکان)

اس اطلاع سے جو سیرن گراں سے لاگوالزاور سکول ماسٹر کے بیٹے جربن کی نسبت بہم پہونچائی تھی فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنا چاہتا تھا کہ کس طرح مسز ڈسمبیلٹی کے ذریعہ جو ملی کے نئے مکان کا پتا لگاوے۔ یہ کام

بڑا مشکل تھا کیونکہ مسٹر میلیٹن صرف جانتی ہوگی کہ سکول ماسٹر کا پتا اب شہر نے مکان کو تبدیل کرنا چاہتا ہے رو ڈی ٹمپل والے مکان میں وہ کمرہ کرایہ پر لینے سے جہاں پہلے جرمن رہتا تھا رڈلف صرف یہ فراغت اپنی تحقیقات کر سکتا تھا بلکہ ان لوگوں کی راہ و رسم اور اطوار کو غور سے مشاہدہ کر سکتا تھا جو وہاں رہتے تھے۔"

مرفی اور مسٹر ڈی گراں کی گفتگو کے دوسرے روز رینن کے دن کے پھٹے پرانے کپڑے پہنے سردی سے ٹھٹھرتا ہوا رو ڈی ٹمپل کی طرف روانہ ہوا۔ رو ڈی ٹمپل والا مکان ایک ہی تجارت کی منڈی کے عین وسط میں تھا مکان پانچ منزلہ تھا۔ نچلی منزل میں ایک شراب کی دوکان تھی۔ ایک تنگ و تاریک گلی سے گزر کر صحن آتا تھا جسکے وسط میں ایک [illegible] تھا جسمیں گھر کے تمام رہنے والے اپنا دھوتے وغیرہ کا پانی اور ہر قسم کی گندگی پھینکا کرتے ہے۔"

ایک سیلی اور تاریک سیڑھی کے دامن میں ایک مدہم سا لیمپ جل رہا تھا جو ظاہر کر رہا تھا کہ اس جگہ درباں کا اپنا کمرہ ہے۔ کمرہ کاہی کا تھا اگر نہیں دوزِ قید خانہ تھا۔ دیواریں لیمپ جلنے سے سیاہ ہو گئی تھیں۔ کیونکہ لیمپ عموماً دوپہر کو جلتا رہتا تھا اسلئے کہ سوائے لیمپ کے اسکو ہی کچھ نظر نہیں آتا تھا۔ اس کمرے کی آخری دیوار کے ساتھ درباں کا بستر بچھا ہوا تھا جس پر ہر ایک مٹیالے رنگ کی چھتری سی ہوتی تھی۔ بائیں جانب ایک ہاتھ منہ وغیرہ دھونے کا کٹھرہ رکھا ہوا تھا۔ بستر کے قریب سرخ مراکو چمڑے کے دو بوٹ پڑے ہوئے تھے۔ یہ بوٹ اور دیواروں پر یہی بوٹوں کی تصویریں کھینچی ہوئی دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ درباں صاحب موچی کا کام کیا کرتے ہیں۔"

جب رڈلف اس قیدخانہ میں داخل ہوا اسوقت درباں جسکا نام پیلیٹ تھا کہیں باہر گیا ہوا تھا اور اسکی بجائے اسکی بی بی مسز پیلیٹ بیٹھی ہوئی تھی۔ یہ لیڈی ایک چولہے کے پاس بیٹھی ہوئی اپنی ہنڈیا کے پکنے کی آواز کو ایسی محویت سے سن رہی تھی جیسے کوئی بڑے نفیس باجے کو سن رہا ہو۔

مسز پیلیٹ سے زیادہ بدصورت زیادہ جھریوں دار زیادہ گندی اور زیادہ بے دانت عورت خیال کرنی امکان سے باہر ہے۔ بدصورتی کی اگر زندہ اور مجسم تصویر دیکھنی ہو تو اسکو جا کر دیکھنا چاہئے۔

جب اس نے رڈلف کو دیکھا تو بہرہ والوں کی طرح چلا کر بولی "کہاں جا رہے ہو۔"

رڈلف: "لیڈی صاحبہ میں نے سنا ہے کہ اس مکان میں ایک کمرہ کرایہ کے لئے ہے جسکے ساتھ ایک خلوت گاہ بھی ہے۔" رڈلف نے لیڈی صاحبہ پر اتنا زور دیا کہ مسز پیلیٹ بڑی خوش ہو گئی اور پہلے سے کم تلخی اور تیزی کے ساتھ بولی: "کمرہ تو چھت پر فرش پر ایک ہے مگر اسوقت تم اسکو نہیں دیکھ سکتے کیونکہ الفرڈ باہر گیا ہوا ہے۔"

مرڈلف "لیڈی صاحبہ الفرڈ آپکا بیٹا ہوگا۔ امید کہ جلدی
آجاتے گا"
مسز پلیٹ "اجی الفرڈ میرے خاوند کا نام ہے۔ بھلا
بتاؤ تو ہم پلیٹ کو الفرڈ نہیں کہہ سکتے"
مرڈلف "کیہ کیوں نہیں سکتے۔ آپکا حق ہے کہ اسکو
الفرڈ کہیں۔ آپ فرماویں تو مسٹر الفرڈ کے آنے تک
انتظار کروں۔ میں چاہتا ہوں کہ یہہ کمرہ لیلوں کیونکہ یہہ
گلی اور یہہ گرد و نواح مجھے بڑی پسند آئی ہیں۔ اور یہہ مکان
بہی بڑا اچھا مل گیا ہے۔ کیونکہ معلوم ہوتا ہے کہ اسکی
بہت احتیاط کیجاتی ہے۔ مگر پیشتر اسکے کہ میں اس کمرہ کو
لیلوں لیڈی صاحبہ میں یہہ جاننا چاہتا ہوں کہ آپ
مسٹر رہتے چھوٹے کاروبار کا ذمہ لے سکتے ہیں
میں تو جہاں کہیں رہتا ہوں اگر ممکن ہوسکے تو ایسا انتظام
کر لیا کرتا ہوں"
یہہ بات ایسی پسندیدہ طرز میں کہی گئی کہ مسز پلیٹ
باغ باغ ہوگئی اور وہ جواب میں بولی "میں آپکی خادمہ
ہوں۔ آپ جو خدمت چاہیں مجھسے لے سکتے ہیں
میں بلکہ اسکو عزت جانتی ہوں کہ آپ جیسے آدمیوں کی
خدمت کروں۔ اگر آپ دس روپیہ ماہوار دینے پر
راضی ہوجاویں تو آپ دیکہیں کہ آپکو شاہزادوں کے
برابر جانوں گی"
مرڈلف "اچھا دس روپیہ مجھے منظور۔ لیڈی صاحبہ
آپکا نام؟"
مسز پلیٹ "چومونا فارچونیٹا انیس ٹیبیا
پیلٹ"
مرڈلف "بہتر۔ مسز پلیٹ میں آپکو دس روپیہ ماہوار
دیا کروں گا۔ اور اگر کمرہ میرے پسند آجاوے تو اُس کا کرایہ
کیا ہوگا"
مسز پلیٹ۔ کمرہ معہ حوائج کے ایک سو پچاس ماہوار
پر ملیگا۔ ایک کوڑی کم نہیں ہوگی۔ جس شخص کے نام
آجکل یہہ مکان ہے وہ بڑا سخت گیر ہے وہ ہرگز کم پر
راضی نہ ہوگا"
مرڈلف "اُس کا نام کیا ہے"
مسز پلیٹ "مسٹر رڈ آرم"
مرڈلف "اور وہ رہتا کس جگہ ہے"
مسز پلیٹ "روڈی فیوڈنبلر میں اسکی ایک شراب
کی دوکان جیب الی سس میں ہی ہے"
اب رڈلف کے دل میں کوئی شک شبہ نہ رہا۔ بیشک یہہ
وہی آدمی تہا۔ اس اتفاق نے رڈلف کو حیرانی میں ڈالدیا
تہوڑی دیر کے بعد اُس نے پوچھا "اچہا مسٹر رڈ آرم
تو ٹہیکہ دار ہوا۔ مکان کا اصلی مالک کون ہے"
مسز پلیٹ "ایم بورڈن۔ مگر ہمارا رڈ آرم کے سوا
اور کسی سے تعلق نہیں"
رڈلف کی خواہش تہی کہ کسی طرح مسز پلیٹ سے گہری
دوستی پیدا کرے۔ سو اُس نے کہا "دیکہو مسز پلیٹ میں
بڑا تہکا ماندہ ہوں اور ساتھ ہی مجھے سردی اسقدر لگی
ہوئی ہے کہ میں خیال کرتا ہوں کہ میرا تمام جسم گیا ہے
آپ ذرا مہربانی عنایت کریں کہ نچلے فرش پر جو

شراب کی دوکان سے جو دہاں تک قدم رنجہ فرماویں اور
ایک بوتل کی نمبر شراب کی دو گلاس ماتہہ گلاس سے
آویں کیونکہ شاید آپکا خاوند بھی جلدی واپس آجاوے"
یہہ کہکر اس نے نوٹ سے ڈاک کے گنڈے ہاتہہ میں پانچ
روپیہ دیئے۔

شراب کے نام سے مسز پلیٹ کا مرجہایا ہوا چہرہ اچانک
تازہ ہوگیا۔ اسکی آنکہیں روشن ہوگئیں۔ اور وہ خوشی کے
مارے ہوش میں آکر بولی "مہربان۔ اجی کیا آپ چاہتے
ہیں کہ میں ابہی سے آپکی پرستش کرنی شروع کردوں
آپ تو کوئی شاہزادے ہیں۔ جو معلوم ہوتا ہے کہ بہیس بدلکر
ہم غریبوں پر کچہہ نوازش کرنے کے لئے یہاں تشریف لے
آئے ہیں یہہ تو میں شراب جانے کو جاتی ہوں۔ مگر دو ہی
گلاس لاؤں گی" کیونکہ مسٹر الفرڈ ایک ہی گلاس
میں پیا کرتے ہیں۔ دیکہو۔ الفرڈ مکر دونوں پر بڑی
توجہ رکہتا ہے"

مرڈنف "جاؤ مسز پلیٹ ہم مسٹر الفرڈ کا انتظار
کرینگے"

مسز پلیٹ "لیکن مسٹر پیچہے اگر کوئی آدمی آئے تو کیا ذرا
مہربان رکہیں گے"

رڈنف "ابہی کوئی فکر نہ کرو جاؤ" مسز پلیٹ باہر
گئی چند منٹ کے بعد ڈاک والے نے دروازہ پر دستک
دی اور ہاتہہ اندر بڑہاکر کہا "تین پیسے"

مرڈنف "یہہ پانچ خط تو دو ہیں"

ڈاک والا "ایک بیرنگ ہے"

مرڈنف نے دو خط لیلئے اور پیسے دیدیئے۔ پہلے تو
اُس نے خطوط کیطرف دہیان نہ کیا مگر جب اس نے
دیکہا تو معلوم ہوا کہ یہہ دیکہنے کے لائق ہیں"

انمیں سے ایک مسز پلیٹ کے نام تہا اُسکا لفافہ بڑا
خوبصورت اور سنہری تہا۔ جسمیں سے عطر کی بو
آرہی تہی۔ بہیجنے والے کے نام کے صرف دو حرف
س اور د لکہے ہوئے تہے جسکے اوپر ایک خود
کی صورت تہی۔ اور اسکے ساتہہ پرنس آف ھانز
کے ستارہ کی تصویر تہی۔ لفافہ بڑا خوبصورت مردانہ
طرز سے لکہا ہوا تہا۔ لفافہ پر خود اور ستارے کی تصویر
کے دیکہنے سے رڈنف مسکرایا اور اُسکو یقین ہوگیا
کہ خط کسی عورت کا لکہا ہوا نہیں۔ مگر پہر اُسے تردد پیدا
ہوا کہ مسز پلیٹ کا کون ایسا دوست ہوگا جو اُسے
ایسا خوبصورت خط لکہے"

دوسرا خط ایک معمولی موٹے کاغذ پر لکہا ہوا تہا اور اُسپر
یہہ پتا تہا "ایم تیمر پریڈ اسمتہی دانت لگانیوالا"

مرڈنف نے دیکہا کہ اس پتے کے سارے حروف
بڑے ہیں۔ اور اُنمیں سے چند حرف مٹے ہوئے ہیں
جو شاید ارادةً مٹائے ہوئے ہیں۔ اُنپر ایک انگوٹہا لگا ہوا تہا۔

مسز پلیٹ واپس آئی اور ایک بوتل اور دو گلاس اپنے
ساتہہ لائی۔ آتے ہی بولی "مجہے بڑی دیر لگ گئی
ہے۔ مگر معاف فرمائیے جب آدمی فادر جوزف
کی دوکان پر ایک دفعہ قدم رکہے تو پہر نکلنے کو جی نہیں
چاہتا۔ بوڑہا حرامی بڑا مکار ہے"

ڈڈلف:- "لیڈی صاحبہ ڈاک والا یہہ دو خط دے گیا ہے۔"

مسز پیلٹ:- "او معاف فرماؤ۔ آپکے محصول ڈاک دینا ہوگا۔"

مسٹر ڈڈلف:- "ہاں۔"

مسز پیلٹ:- "آپ تو بڑے مہربان ہیں۔ ہر میں آپکو جو کچھہ آپنے دیا ہے اسی کر لینے سے دبیہی ہوں۔ جو میں واپس لاتی ہوں سکتا دلے ہے۔"

مسٹر ڈڈلف فرضہ ادا کرنے کی اس طرز کو دیکھہ کر بڑا حیران ہوا اور مسکراکر بولا:- "مس پیپ۔ مگر گستاخی معاف تمہارا دوست تو کوئی بڑا آدمی معلوم ہوتا ہے۔ اسکے خط سے بڑی خوشبو آرہی ہے۔ اور لفافے کے لفافے پر بڑے خاندان کے نشان ہیں۔"

مسز پیلٹ:- (لفافہ لیکر) "بھلا دیکھوں تو۔ اوہو یہہ تو ایسا خط ہے جیسے عاشق اپنے محبوبہ کو لکھتے ہیں۔ مگر یہہ حرامی کون ہے۔ خو خراب۔"

مسٹر ڈڈلف:- "اچھا فرض کرو کہ آپکا خاوند اس جگہہ ہوتا تو پھر؟"

مسز پیلٹ:- "اجی برائے خدا بہت کہو۔ ورنہ مجھے تمہارے سامنے ہی غش ہو جائے گا۔ اوہو۔ اجی اب یاد آگیا ہے۔ میں بھی تو کوئی الو ہوں۔ یہہ کمانڈنٹ (سپاہ سالار) کیپٹن کا ہے۔ توبہ میں تو بڑی ڈر گئی تھی کیونکہ میرا الفرڈ غریب بستی میں سب لوگوں سے ہی زیادہ ہے۔"

ڈڈلف:- "ایک اور خط ہے جو ایم فیصر براڈمیٹی کے نام ہے۔"

مسز پیلٹ:- "او ہاں۔ وہ ایک لفٹننٹ سا نبولا ہے۔ جو تیسری منزل میں رہتا ہے جس نے ابھی ایک سستم ٹالوٹ میں ڈالدی ہوں۔" پہلے تو ڈڈلف نے خیال کیا کہ اُس سے ٹھیک ٹھیک سنا نہیں۔ مگر جب دیکھا کہ مسز پیلٹ نے خط کو سچ مچ ایک ٹب میں جو دیوار کے ساتھہ پڑا ہوا تھا ڈالدیا۔ تو وہ حیران ہوا۔ اور بولا:- "یہہ کیا آپنے خط کو اس ٹ"

مسز پیلٹ:- "ہم خطوں کو اسی جگہہ رکھا کرتے ہیں جب خط لینے والے آتے ہیں تو اُنکے سامنے ٹب کو الٹا دیتے ہیں۔ اور ہر ایک اپنا اپنا لے لیتا ہے۔"

یہہ کہتے ہوئے مسز پیلٹ نے اپنی نام کا لفافہ کھولا۔ اور اسے کچھہ دیر ادہر اُدہر کرنے کے بعد کہا:- "میں تو پڑھنا جانتی نہیں۔ اکثر الفرڈ میرے خطوط پڑھا کرتا ہے۔ لو اسوقت وہ نہیں آپ ہی ذرا مہربانی کریں۔"

ڈڈلف:- (بڑی خوشی سے) "واہ۔ اسمیں میرا حرج کیا ہے۔" ڈڈلف کے دل میں بڑا شوق تھا کہ معلوم کرے کہ اس خط کا لکھنے والا کون ہے اور وہ لکھتا کیا ہے۔ بس اُس نے خط لیا اور پڑھنا شروع کیا۔

خط کا مضمون۔

"کل جمعہ کے گیارہ بجے دو کمروں میں آگ روشن کردو۔ تشتوں وغیرہ کو صاف کرو۔ کہاتی وغیرہ درست کرو۔ مگر احتیاط رہے کہ صاف کرتے وقت شیشے ٹوٹ نہ جاویں۔ اور آگ سے قالین وغیرہ کو نقصان نہ پہونچے۔ اگر اتفاق سے میں وہاں نہوں اور کوئی لیڈی ایک بجے کی

قریب گاڑی سے اس جگہ اُترے ایم چارلس کا نام لیکر
پہارا یا پیچھے تو اُسنے بیرونی کمرے میں بیجا۔ اور حاجی
اپنے ساتھ پیچھے لے آؤ تاکہ میں آتے اُس سے لیلوں "
باوجود قواعد کے غلطیوں کے رڈلف نے خوب سمجھ لیا
کہ کیا ہو رہا ہے۔ اور اُس نے مسز پیلیٹ کو کہا " پہر پہلی
منزل میں ان دونوں کمروں میں کون رہتا ہے "
بوڑہی عورت نے اپنی شکن دار انگلی اپنے لٹکتے ہوئے
ہونٹ پر رکہی اور مسکرا کر کہا " ابہی جبرا آپکو معلوم ہو جاویگا "
رڈلف " مسز پیلیٹ میں آپسے اسلئے پوچہتا ہوں
کہ جب کوئی شخص کسی مکان میں آتا ہے تو اُن سے
معلوم ہو جاتا ہے کہ کون کون "
مسز پیلیٹ " ہاں صحیح ہے۔ جتنا مجہے معلوم ہے میں
آپکو بتا دیتی ہوں جلد ہی ختم ہو جاویگا۔ کوئی چہہ ہفتہ
گذرے ہیں کہ فراش اس جگہ آیا۔ اُس نے پہلی منزل
کو دیکہا بہالا۔ اور پہر اس کا کرایہ پوچہا۔ دوسری صبح
وہ پہر آیا اور اپنے ہمراہ ایک جوان آدمی کو لایا جسکی
چہوٹی چہوٹی سوچہیں تہیں۔ عمدہ کپڑے تہے۔ اور
اُسکے سینے پر لیجن آف ہانر کا تمغہ تہا "
رڈلف " پہر تو وہ کوئی فوجی ہوگا "
مسز پیلیٹ " فوجی۔ خاک۔ یہہ تو ایسا ہی ہے جیسا
الفرڈ کہہ دے کہ میں بادشاہ ہوں "
رڈلف " یہہ کیسے "
مسز پیلیٹ " صرف سپیشل گارڈ سے اسکا کچہہ تعلق
ہے فراش کو کمانڈنٹ صرف خوشامد سے کہتا تہا

پہر آخر جب کمانڈنٹ (ہمکو اسکا اور کوئی نام نہیں آتا) نے
سب کچہہ دیکہہ بہال لیا۔ تو اس نے فراش کو کہا " یہہ
اچہا ہے اور میری مرضی اسے مطابق ہے۔ مالک مکان
کو ملو اور اسکی بابت فیصلہ کرو۔ فراش نے کہا " بہتر "
دوسرے روز فراش نے کرایہ نامہ اپنے نام تحریر کرایا۔
اور چہہ مہینے کا کرایہ اپنے پاس سے رڈآرم کو دیا کیونکہ
کمانڈنٹ تنا نہیں چاہتا تہا کہ اسکو کوئی جانے۔
تہوڑی ہی دیر بعد مزدور آگئے۔ کوئی پلنگ لا رہا ہے
کوئی ریشم کے پردے کوئی کچہہ کوئی کچہہ۔ غرض یہہ مکان
ایسا بن گیا جیسا کوئی شاہی کمرہ ہوتا ہے۔ قالین ایسی
ہوئی اور ایسی ملایم تہیں کہ انپر چلتے ایسا معلوم ہوتا تہا
کہ آدمی ہوا میں چل رہا ہے۔ سب سب ٹہیک
ٹہاک ہوگیا تو کمانڈنٹ آیا۔ اور الفرڈ سے بولا " کیوں
جی تم اس کمرہ کا ذمہ لے سکتے ہو۔ میں اس جگہ اکثر نہیں
آؤں گا۔ مگر جب میرا خط آیا کرے تو آگ جلا دیا کرو اور
میرے آنیکے لئے تیار رہا کرو " الفرڈ نے جواب دیا " میں کہا
کمانڈنٹ صاحب بہت خوب۔ میں ہر طرح سے
تیار ہوں " کمانڈنٹ نے پہر پوچہا کہ کیا ماہوار لوگے۔
جبیر الفرڈ نے جواب دیا " بیس روپیہ ماہوار دیدیا کرو "
یہہ سنکر میاں کمانڈنٹ کی ہوش اڑ گئی اور بولا۔
" دربان تم ٹہٹہہ تو نہیں کر رہے۔ اتنی میں روپیہ۔ بابا
میں تو یہاں رہوں گا۔ ہی کبہی کبہی " بس جی اسے جہگڑا
شروع ہوگیا۔ ہیں۔ دیکہو اتنا امیر۔ سینکڑوں روپیہ
یوں ضایع کر دیئے۔ مگر غریب آدمیوں کے ساتہہ

دو دو روپیہ کیواسطے ایسا جھگڑا کہ کسی کو کیا جھگڑا ہے۔ پھر بڑے کر
جھگڑے قضئے کے بعد بارہ روپیہ مقرر ہوتے۔ تم میں اور
اسمیں کتنا فرق ہے۔ وہ آیا۔ وہیں کمرا اور بارہ روپیہ دیئے
اور تم ایک غریب آدمی پھر بھی بنئے بغیر جھگڑے کے چھ
روپیہ منظور کرتے۔ بڑا فرق ہے"

مرڈف "اچھا یہہ کمانڈر پھر بھی کبھی آیا ہے کہ پھر"

مسز پلٹ "سُنتے جائیے۔ بڑے مزے کی بات ہے
معلوم ہوتا ہے کہ اُسکا معشوق اسکو الّو بنا رہا ہے۔ اس نے
اب کے پہلے ہی میں یہی لکھا ہے۔ کہ آگ جلاؤ اور یہہ کرو
وہ کرو۔ اور لیڈی کے آنیکے لئے تیاری کرو۔ اچھا ہمنے
حکم کے مطابق سب کچھ تیار کیا۔ مگر"

مرڈف "کوئی لیڈی نہ آئی"

مسز پلٹ "سنو۔ پہلی دفعہ کمانڈر مور کیطرح ٹہلتا اور
سیٹیاں بجاتا ہاتھی کیطرح جھومتا ہوا آیا۔ لیکن پوری
دو گھنٹہ انتظار کرنیکے بعد لیڈی ویڈی کوئی نہ آئی جب
اسی راستہ باہر جا رہا تھا تو الفرڈ نے اوپر سے اُسکو چھیڑنے
کیخاطر گھیر کر لیا اور کہا "کمانڈنٹ آپکی مٹنگ میں بیٹھنے
کے لئے کوئی لیڈی نہیں آئی"

وہ شرمندہ ہو گیا اور غصّے سے بولا "خبر۔ خبر" پھر
غصّے کے مارے انگلیاں کاٹتا ہوا باہر نکل گیا۔

دوسری بار کمانڈنٹ کے آنے سے پہلے ہی ایک
قاصد مسٹر چارلس کے نام ایک رقعہ لایا۔ مس مارلٹی
کہ کمانڈنٹ بیچارے کو اس دفعہ بھی حسرت ہوتی
ہے۔ اور پلٹ اور میں اسبات پر ہنس ہی رہے
تھے کہ جنٹلمین صاحب تشریف لے آئے۔ میں نے
اُسکو دیکھ کر کہا "کمانڈنٹ صاحب آپکے نام کا
ایک خط ہے معلوم ہوتا ہے کہ لیڈی نے اپنی بجائے
خط ہی بھیج دیا ہے" اُس نے میری طرف ایک
غضب آلود نظر سے دیکھا اور لفافہ پھاڑ کر خط پڑھا
پڑھتے ہی اُسکا رنگ کچھ عجیب طرح سُرخ ہو گیا اور
وہ منہ میں بڑبڑاتا ہوا ایک طرح نکل گیا۔ بڑا غصّے والا
آدمی ہے۔ اُسکے ایک کے سر پر سفید سا نشان ہے
اور یہ غصّے والے کا بڑا نشان ہے۔ خیر پھر اُسکو بڑا
ہوا۔ میں نے دل میں کہا "میرے کمانڈنٹ اور
بھی دو دو روپیہ جیب۔ یہہ مذاق ہے"

مرڈف "اور تیسری بار"

مسز پلٹ "تیسری دفعہ۔ تیسری دفعہ تو میں نے
خیال کیا کہ کام ہو چلا ہے۔ کمانڈنٹ آیا۔ اُسکے چہرے سے
معلوم ہوتا تھا کہ شکار پھنس گیا ہے۔ اُسکی آنکھیں خوشی
کے مارے حلقوں سے باہر نکلی جاتی تھیں"
اگرچہ کبڑا ہے مگر آدمی بڑا خوبصورت ہے۔ اُسدن اُس نے
عطر وغیرہ بھی خوب لگایا ہوا تھا۔ اور وہ خوشی کے مارے
اتنا پھولا ہوا تھا کہ میرا خیال تھا کہ یہہ مکان بھی اُسکو سما نہ
سکے گا۔ مگر اُس نے چابی نکالی اور چونکہ ہمکو چھیڑ چھاڑ کی غرض
سے اپنے کمرے کیطرف اشارہ کرکے بولا "جب لیڈی
آوے تو اُسے میرے کمرے میں لے آؤ" پلٹ کو
اور مجھکو لیڈی کے دیکھنے کا اتنا شوق تھا کہ اگرچہ ہمکو امید
نہ تھی کہ وہ آئیگی۔ تاہم ہم اپنے کمرے سے نکل کر دروازہ کی

آڑ میں چھپ کر کھڑی ہو رہی۔
تھوڑی دیر کے بعد ایک گاڑی جسکی طاقتیاں بالکل بند نہیں۔ دروازہ کے مقابل آکر کھڑی ہوگئی۔ مسز الفرڈ کو کہا۔ لو جی لیڈی تو آگئی ہے۔ وہ دیکھو نیلے کپڑے والی۔ ذرا ادھر ہو جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ ہمکو دیکھ لے اور شبے ہو۔ پھر ہم نے دیکھا کہ دروازہ کھلا ہے اور ایک چھوٹی سی قد کی لیڈی جس نے برقعہ پہنا ہوا ہے اور آنکھوں کے آگے رومال رکھے ہی باہر نکلنے لگی ہے۔ رومال سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ رو رہی ہے۔ گر ہم سب کی سنو کہ ایک منٹ کے بعد اترنیکی بجائے لیڈی نے کوچوان کو کچھ لفظ کہے۔ اور کوچوان نے گاڑی کا دروازہ بند کر لیا۔

رڈلف ۔ "اچھا تو لیڈی اتری نہ؟"

مسز بلیٹ ۔ "وہ پھر گاڑی میں بیٹھ گئی اور اس نے اپنی ہاتھ اپنی آنکھوں کے آگے رکھکر دبا دیئے میں یہ دیکھکر جھٹ پٹی اور میں نے کوچوان کو کہا۔ ابھی [illegible] ان واپس سے چلے ہو۔ اس سے جواب دیا۔ ہاں۔ کہ میں نے کہا۔ کدھر کو؟ اس نے جواب دیا۔ جہاں سے آیا ہوں۔ کہ میں نے پوچھا کہ آپ کہتے ہوئے۔ اس نے جواب دیا آوڈلی ہال جاسی کے رو ڈی سینٹ ڈومی نک والے تھے سے۔"

ان الفاظ کے سننے سے رڈلف چونک پڑا۔ مارکوئس ڈی ہاول اس کا بڑا عزیز دوست جیسا کہ بیان ہو چکا ہے جو کہ مدتوں سے بڑا ہی اداس رہا کرتا تھا رو ڈی سینٹ ڈومی نک میں رہتا تھا۔ تو کیا یہ ڈچز ڈی ہاول یا مارکوئس ہاول کی بیوی تھی جو اس طرح اپنے آپکو تباہ کر رہی تھی۔ کیا اُسکے خاوند کو اُسکی عصمت پر شک تھا اور یہی شک اسکی جان کھا رہا تھا۔ یہ شکوک رڈلف کے دل پر اس طرح لوٹنے لگے مگر وہ لیڈی ہاول کے سارے دوستوں سے واقف تھا اور انمیں سے کسی [illegible] جیسا کوئی نہیں تھا۔ جبز شاید وہ عورت کوئی اور ہوگی جسنے سینٹ ڈومی نک میں صرف گاڑی کرایہ کی ہوگی۔ مگر اس خیال نے رڈلف کے دلکو تسلی نہ دی۔ اُسکے چہرہ پر سے رنج اور فکر ٹپک رہے تھے۔ یہ بات مسز بلیٹ کی نظر سے بھی نہ چھپی۔ اور وہ بولی۔ "آپ کس فکر میں ہیں؟"

رڈلف ۔ "میں اس بات سے حیران ہو رہا ہوں کہ وہ لیڈی آئی دروازہ تک آکر پھر کیوں بدل گئی اور واپس چلی گئی؟"

مسز بلیٹ ۔ "ڈر۔ وہم۔ خیال۔ اور کیا؟ اچھی عورتیں بڑی کمزور ہوتی ہیں۔ (عجیب منہ بنا کر) میں اپنی بات کہتی ہوں کہ اگر میں اس طرح الفرڈ سے دغا کرتی اور کہیں اس طرح چھپ کر باہر چلی جاتی تو کون جانتا ہے کہ کتنی دفعہ میں ایسا کرتی۔ مگر کبھی نہیں ہرگز نہیں۔ میرا پیارا عزیز خاوند۔ دنیا میں کوئی ایسا متنفس ہے جو یہ کہہ سکے کہ بیبے۔"

رڈلف ۔ "مسز بلیٹ مجھے تم پر یقین ہے۔ لیکن

یہہ جوان عورت"

مسز ہیلٹ "میں نے یہہ تو معلوم نہیں کیا کہ وہ جوان ہی یا بوڑھی۔ خیر جیسی ہو ہو۔ میں نے کہا کہ ابھی کمانڈنٹ کو خبر نہیں کرنے۔ ذرا انتظار میں کر چکے۔ پھر چلینگے۔ خیر ایک گھنٹہ کے بعد میں اوپر گئی۔ سیڑھیاں سخت تاریک ہیں۔ کمانڈنٹ کے کمرے کا دروازہ تھوڑا کھلا ہوا تھا۔ میں نے دروازہ کھولا۔ کمانڈنٹ چونک اٹھا اور آتے ہی اس نے مجھے اپنی گلی سے لپٹا لیا۔ اور بڑی خوشی کے آواز میں بولا "میری پیاری اتنی دیر کیوں کی ہے" میں نے کچھ جواب نہ دیا۔ اور اسکے مارے میں لگی سے کھڑی رہی"

مسز ہیلٹ جب یہاں پہونچی تو اس کا چہرہ عجیب ہو گیا اور رڈلف سے اعتبار نہیں پڑا۔ مسز ہیلٹ نے پھر شروع کیا "اچانک اس جوان نے مجھکو دھکا دیکر پرے پھینکا۔ گویا کہ اسکے ہاتھ میں سانپ آگیا ہے اور پکارا "اجی یہ کیا ہے۔ سوفیا۔ میں نے کہا - کمانڈنٹ میں ہوں"۔ آپ ہاتھ اپنے پاس رکھیں نہ مجھے پکڑیں اور نہ مجھے پیاری پیاری کہیں اور نہ مجھے پوچھیں کہ اتنی دیر کہاں رہے ہو۔ اسپر وہ بولا "تم یہاں کیا لینے ہو" میں نے جواب دیا۔ "کمانڈنٹ وہ چھوٹی لیڈی یہاں آتی ہے" اسپر وہ استعجاب سے بولا "اچھا تو پھر تم اسکو جلدی اوپر کیوں نہیں لائیں" "تم کیا ہی معلوم ہوتی ہو۔ میں سمجھی جو مجکو کہا تھا کہ اسکو اوپر لے آنا" اسپر غصے میں کہا کمانڈنٹ صاحب تمنے تو سب کچھ کہا تھا۔ مگر کیا کروں۔ وہ چھوٹی لیڈی حسرۃ غضبناک ہو کر چلایا "پھر چلی گئی ہے۔ تمنے اسکو کچھ کہا ہوگا۔ ضرور تمنے دق کیا ہوگا" اسپر میں نے کہا "کمانڈنٹ صاحب خفا نہو۔ وہ لیڈی تو گاڑی میں سے اتری ہی نہیں۔ گاڑی کا دروازہ کھولتے ہی پھر بند کر لیا۔ اور گاڑی بان کو کان میں کچھ کہکر گاڑی واپس لیگئی" کمانڈنٹ اسبات کو سنکر دروازہ کیطرف جھپٹا اور بولا "گاڑی تو ابھی نزدیک ہی ہوگی"۔ میں نے کہا۔ "نہیں بہت دور چلی گئی ہوگی کیونکہ اسبات کو قریباً ایک گھنٹہ ہو گیا ہے" اسپر اسکے اور غضب چڑھ گیا اور وہ چلایا "ایک گھنٹہ! ایک گھنٹہ - تمنے مجھے کیوں نہ بتایا" میں نے کہا "ہمنے پہلے اسواسطے نہیں بتایا کہ جتنی دیر ممکن ہو سکے آپ اس دردناک خبر کو باز رکھیں۔

اسپر وہ غصے اور مایوسی سے دیوانہ ہو گیا۔ اس نے اپنا مخمل کا چمکتا کوٹ اور اپنی ٹوپی زمین پر دے ماری اور غصے سے چلایا "میرے کمرے سے نکل جاؤ۔ الو بے ایمان۔ چلی جاؤ" اسکا مخمل کا کوٹ بڑا چمکیلا تھا۔ اور جب اسے پہنے ہوتے تھا تو ایک جگنو کی مانند نظر آتا تھا یقین جانو کہ اسکی چمک ایسی تھی کہ اسپر آنکھ نہ ٹھہر سکتی تھی"

مرا دلف "لیکن تمکو یہ ڈر نہ آیا کہ وہ تمہاری نوکری چھین لے گا"

مسز ہیلٹ "اجی وہ ہم کو خوب سمجھتا تھا۔ تمسے

معلوم تھا کہ ہمنے اسکی لیڈی کا پتا معلوم کرلیا ہے اور اگر ہمکو کچھ کہا تو ہم فوراً گرفتار کروا دینگے۔ اور پھر ہم نہیں کہہ سکتے کہ مارکوئس کو روپیہ کیا ملا ہوتے ہیں۔ ایک اور بات بھی ہے۔ اگر وہ ہمکو کچھ بھی دکھاتا تو ایک ہی بار کمرہ میں اپنی آگ جلا دیتی کہ اس سے بستہ جلتا۔ ہیں آپکو بات نہیں سمجھاتی۔ جتنی لکڑی جلتی ہی وہ اسکا ہی حساب لگاتا تھا۔ یہ کمینہ معلوم ہوتا ہے کہ کہیں لوٹ کا مال ہاتھ آگیا ہے۔ میری امیر تو ایسی کمینی نہیں ہوئی سر تو اسکا نواب کا ہے۔ مگر دل گدھے کا۔ اور یہ اسکی لیڈی میں شرط لگاتی ہوں کہ وہ کبھی نہیں آئیگی وہ پھر اقرار کر گئی ہے۔ مگر دیکھنا کبھی نہ آویگی۔ ایک ماہری کبھی عورت یہاں پاس ہی رہتی ہے۔ وہ بھی ذرا تمسخر کو پسند کرتی ہے۔ میں جا کر اسے کہتی ہوں کہ دلچسپ ہے اور اگر لیڈی آوے تو دیکھو کہ وہ کس رنگ ڈھنگ کی ہے۔ اجی معاف کرنا۔ میں نے بڑی باتیں کیں ہیں اب پھر گوشت پکار رہا ہے کہ آؤ مجھے کھاؤ۔ شوربا بھی مزیدار ہو گیا ہے۔ گائے کے گوشت کا شوربا ایسا مزیدار ہوتا ہے کہ میرے الفریڈ نے ایک بار یہاں تک کہہ دیا۔ کہ اس شوربے کی عوض میں میں فرانس سے دغا کرنے کو تیار ہوں۔ اس پیارے عزیز وطن فرانس سے۔ خیال کرتے مسز ملٹ اسطرح اپنی ہنڈیا کیطرف لگ گئی۔ روڈلف کے دل میں بڑی تکلیف دہ اور پر درد خیالات آنے شروع ہو گئے۔ وہ عورت جسکا ذکر ہو رہا تھا خواہ وہ لیڈی ہااول ہو خواہ وہ نہ ہو دونوں صورت تو اسکو اپنی گندی

اور اسکے پورا کرنے میں ضرور تامل ہوا تھا۔ لیکن جب روڈلف یہ خیال کرتا تھا کہ شاید وہ لیڈی ہااول ہی ہو تو اسکا دل پاش پاش ہو جاتا تھا۔ اور اسکی بڑی وجہ یہ ہی تھی کہ روڈلف کو اس لیڈی سے کمال محبت ہی جیسا کہ آگے دکھایا جائیگا۔ اور ساتھ ہی اسکے روڈلف کو مارکوئس ہااول سے بھی برادرانہ محبت تھی۔

بہت سوچ بچار کرنیکے بعد روڈلف نے اپنے دل کو یہ تسلی دی کہ مارکوئیس ہااول بڑا عقیل۔ جوان۔ صاحب اور سب سے بڑھ کر اسی بی بی کا [illegible] ہے۔ تو وہ عورت کسطرح ایسی کمینی ہو سکتی ہے۔ کہ اسے خاوند سے بے وفائی کرے۔ اور ایسے منچلے اور چھچھورے شخص سے یارانہ گانٹھے۔ کیا لیڈی ہااول کے دل کو اس کمانڈنٹ کی ظاہری خوبصورتی نے فریفتہ کرلیا ہے یہ بھی بات محال معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ بڑی محبت والی اور بڑی نفیس اور شائستہ مذاق کی عورت ہے۔ اور اسکا چال چلن ایسا شریفانہ رہا ہے کہ آجتک اسکی نسبت کسی کو ایک ہلکا حرف بھی زبان پر لانیکا موقعہ نہیں ملا۔ بہت دیر اندرونی سوال و جواب کے بعد روڈلف اس نتیجہ پر پہونچگیا کہ میرے دوست کی بی بی کو اس معاملہ میں کچھ تعلق نہیں۔ اتنے میں مسز پیلٹ بھی فارغ ہو گئی اور پھر روڈلف کیطرف متوجہ ہوتی

روڈلف۔ دوسری منزل پر کون رہتا ہے؟

مسز پیلٹ۔ یہ تو مادام بیوہرٹ۔ تاش کھیلنے میں بڑی طاق ہے۔ تمہارے ہاتھ کو تاڑ جاتی ہے۔

بعینہ ہی بتاتی ہے۔ اور اس کے ساتھ بڑا پیسہ پیدا کر لی ہے۔ مگر یہی اسکا پیشہ نہیں ہے"

مسٹر ڈلف۔ تو اور وہ کیا کرتی ہے؟"

مسز سلیٹ۔ وہ بہت اچھا گردی رکھتی ہے۔ اور دوسرے گردی رکھنے والوں سے بڑی اچھی ہے۔ اسکا کام بڑا سادہ اور صاف ہے۔ فرض کرو کہ تم مادام ہیوبرٹ کے پاس کوئی کپڑا ایسا دو جسکے تین روپیہ قیمت ہے۔ وہ تمکو دس آنے دیدے گی اور ایک ہفتے کے بعد اگر تم سوا روپیہ اُسکے پاس نہ لیجاؤ تو وہ تمہارا کپڑا اپنے پاس رکھ لے گی بس اب وہ اسکا ہو گیا۔ دیکھا نہ کیسا صاف سودا ہے۔ سب وہ باتیں ہی ہیں جو بچہ بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے اور وہ بڑے بڑے عجیب اسباب کے بدلے قرضہ دیدیا کرتی ہے۔ میں نے دیکھا کہ ایک دفعہ اُس نے ہرا طوطا گردی رکھا۔ او ہو۔ وہ اتنی قسمیں کھاتا تھا کہ کیا کہوں بڑا شریر تھا"

مسٹر ڈلف۔ اچھا تو اس طوطے کی اس نے کیا قیمت دی؟"

مسز سلیٹ۔ بتاتی ہوں۔ یہہ طوطا ایک مسز ہرنی لاٹ نام کا تھا اور وہ اسکی بڑی قدر کیا کرتی تھی۔ خیر۔ مادام ہیوبرٹ نے اسکو کہا کہ میں اسکے عوض میں تمکو دس روپیہ دیتی ہوں۔ ایک ہفتے کے بعد بیس روپیہ معہ اسکی خوراک وغیرہ اخراجات کے لے آؤ۔ اگر نہ لاؤ گے تو میں تمہارے طوطے کو زہر دیکر مار ڈالونگی۔ دیکھا وہ اپنے کام کے بھیدوں سے کیسی واقف ہے

خیر ہفتہ گذرنے کے بعد مادام ہیوبرٹ کو لوگ بیس روپیہ معہ خرچ کے واپس لے گئے اور طوطے والے اپنا طوطا واپس لے گئے جو ہر قسم کی گندی گالیاں نکالا کرتا تھا۔ اسکی گالیاں سنکر سر الفرڈ کا منہ شرم کے مارے سرخ ہوجایا کرتا تھا۔ اجی سر الفرڈ کوئی ایسا ویسا آدمی نہیں ہے۔ اسکا باپ ایک پادری تھا جس نے کہ ایک راہبانی سے شادی کی ہوئی تھی۔ اور ان سے یہہ پیدا ہوا تھا"

مسٹر ڈلف۔ اچھا مادام ہیوبرٹ کا تو اور کوئی کام نہ ہوگا کیا؟

مسز سلیٹ۔ مجھے اور کچھ معلوم نہیں ہے۔ مگر میں ایک بات کو نہیں سمجھتی۔ مسز ہیوبرٹ ایک چھوٹے سے کمرے میں خبر نہیں کیا کیا کرتی ہے۔ وہاں اور کوئی نہیں جاسکتا صرف دو ہی آدمیوں کو اجازت ہے ایک مسٹر ڈآہرم کا اور دوسرے ایک کانی عورت کو جسکو سکرچ اول کہتے ہیں"

مسٹر ڈلف نے یہہ نام سنکر مسز سلیٹ کیطرف حیرانی سے دیکھا۔ مسز سلیٹ نے خیال کیا کہ وہ اس نام کو سنکر حیران ہوا ہے اسپر وہ بولی۔ دیکھا کیسا عجب نام ہے۔ مگر اس کمبخت نے اسی کو پسند کیا ہے"

مسٹر ڈلف۔ کیا وہ اس جگہ اکثر آیا کرتی ہے؟"

مسز سلیٹ۔ یہاں آئی تو اسے قریباً چھ ہفتے ہوگئے ہیں۔ مگر کل ہمنے اسے پھر دیکھا تھا۔ وہ کچھ لنگڑاتی تھی"

مر ڈلف: اور مادام پیورسٹ سے اُسکا کیا تعلق ہے؟"

مسز پلیٹ: یہہ مجھے معلوم نہیں۔ میں نے جو کہا ہے کہ اس چھوٹے کمرے کے بھیدوں سے کوئی واقف نہیں۔ اتنا میں جانتی ہوں کہ سکوبج اول اپنے ساتھ باہر سے ایک ٹوکری لاتی ہے اور مسٹر ڈآرم کے پاس ایک گٹھڑی سی ہوتی ہے مگر وہ باہر کچھہ نہیں لاتی"

مر ڈلف: اچھا وہ ان گٹھڑی اور ٹوکری میں کیا ہوتا ہے"

مسز پلیٹ: اُسکا حال مجھے کچھہ معلوم نہیں۔ ہاں معلوم ہے کہ جب یہہ اندر جاتی ہیں کہ گندھک اور کوئلے کے جلنے کی بڑی بو آتی ہے۔ اور پھونکنی مارنے کی ایسی آواز آتی ہے جیسے کوئی سنار کا کارخانہ کھلا ہوتا ہے۔ قیصر ہرانڈ مانٹی جو تیسری منزل میں رہتا ہے کہتا ہے کہ یہ کیمیا بنایا کرتے ہیں۔ یہہ قیصر ہرانڈ امانٹی بڑا عالم آدمی ہے اٹلی کا رہنے والا ہے مگر فرانسیسی ایسی بولتا ہے جیسا میں بولتی ہوں۔ سچ مچ کا عالم ہے۔ مفردات کا اُسے پورا علم ہے۔ اور وہ دانت بھی نکالا کرتا ہے۔ مگر پیسے کیواسطے نہیں صرف عزت کیواسطے۔ ہاں۔ صرف عزت کی نیت سے۔ کیونکہ اگر کسی نے اس سے چھہ دانت نکلوائے ہوں تو پانچ کیواسطے کچھہ نہیں لیتا صرف چھٹے ایک کے واسطے کچھہ لیتا ہے۔ پھر اُسکے پاس ہر قسم کی بیماریوں کے واسطے ہر قسم کی دوائیاں موجود ہیں۔ یہہ دوائیاں وہ خود بناتا ہے اور اُس نے اپنا معاون اور مددگار مسٹر ڈآرم کے چھوٹے بیٹے ھاپی کو مقرر کیا ہوا ہے۔ اب وہ ھاپی کو ایک گھوڑا خرید کر دیگا تاکہ وہ اُسپر چڑھ کر گاہکوں کو بلاتا پھرے"

مر ڈلف: ھاپی مسٹر ڈآرم کا بیٹا ہے"

مسز پلیٹ: مسٹر ڈآرم کہتا ہے کہ میں اپنے بیٹے کو بچپن ہی میں تعلیم دوں تو اچھا ہے۔ ورنہ وہ ساری عمر قید خانہ میں بسر کریگا۔ سچ مچ وہ بڑا ہی بدصورت ہے۔ بلکہ بڑا ہی تکلیف دہ لڑکا ہے۔ اُس نے مسٹر ہرانڈ امانٹی کو ہی بڑا ہی تنگ کیا ہے۔ حالانکہ یہہ مسٹر ہرانڈ امانٹی ایک بڑا ہی شریف اور نیک آدمی ہے جس نے میرے الفریڈ کی وجع المفاصل کی بیماری کا علاج کیا ہے۔ ہمکو شکر آنکھوں پر اٹھانا سکو تیار ہیں۔ باوجود اسکے بعض ایسے شریر لوگ ہی ہیں ——— نہیں جی۔ انسان کیسے کرتے ہیں بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ الفریڈ کہتا ہے کہ اگر یہہ سچ ہے تو وہ دایم العمر قید کے قابل ہے"

مر ڈلف: مگر یہہ بات کیا ہے"

مسز پلیٹ: نا نا۔ میں نہیں بتا سکتی۔ مجھے جرأت نہیں پڑ سکتی کہ"—

مر ڈلف: اچھا جانے دو۔ نہ بتاؤ"—

مسز پلیٹ: توبہ۔ توبہ۔ ایسی بات ایک جوان آدمی پر ظاہر کر دیتا"—

مر ڈلف: اچھا مسز پلیٹ جانے دو۔ کوئی ضرورت نہیں ہے"

مسز ہیلٹ:- "پھر جو کہ تم یہاں رہتا ہے اسلئے میں تمکو بتاتی ہوں کہ یہاں بڑا جھوٹ اور بہتان چلتا ہے۔ شاید تمہارے مسٹر قیصر سے دوستی ہو جاوے لگ۔ اگر تم ان افواہوں پر یقین کرلو تو تم اس سے متنفر ہو جاؤ گے۔ بس میں یہہ بات تمہارے کان میں کہتی ہوں کہ ..."

مسٹر ڈلف نے اپنا سر جھکایا اور بوڑھی عورت نے اسکے کان میں کچھ الفاظ بولے۔ جسکو سنکر وہ چونک پڑا اور اسکا دل متفکر اور وحشت سے بھر گیا۔ اور وہ بولا "اوہ یہہ تو سخت دہشتناک ہے"

مسز ہیلٹ:- "اگر سچ ہو تو بیشک سخت ناک ہے لیکن اسے جھوٹ اور بہتان ہی مانو جیسے ہمنے مانا ہوا ہے۔ کیا یہہ ہو سکتا ہے کہ ایک ایسا آدمی جسنے کہ میرے البرٹ کو اپنا کیا ہے۔ جو بالکل دانت مفت نکالتا ہے۔ ... کم کی مزدوری لیتا ہے جس نے لندن کے بڑے بڑے امراء اور رؤسا کا علاج کیا ہے اور سندیں حاصل کی ہیں۔ وہ ایسا ہو؟ میں تو سب کچھ مان لوں گی۔ مگر اس بات کو نہ مانوں گی"

مسز ہیلٹ اس تقریر کے اثنا میں مسٹر ڈلف کو وہ خط یاد آگیا جو مسٹر قیصر کے نام آیا تھا۔ وہ خط ایک ... کا عدہ لکھا تھا۔ اسکی تحریر بالکل بناوٹی تھی اور اسکے حروف آنسو گرنے سے کچھ مدہم ہو گئے ہوئے تھے۔ اور ناگہانی خیال نے اسکو یقین دلایا۔ کہ اس جھوٹے حکیم کے بارے میں جو خبریں مشہور ہیں سب سچ ہیں"

اتنے میں مسٹر البرٹ آگیا۔ مسز ہیلٹ اسکو دیکھکر پکاری "دیکھو البرٹ بھی آگیا ہے۔ وہ آپکو بتا دے گا۔ کہ جو لوگ مسٹر قیصر پر الزام لگاتے ہیں۔ وہ بہتان باندھتے ہیں"

مسٹر البرٹ ہیلٹ مجسٹریٹوں کیطرح چلتا ہوا اندر آیا۔ اسکی عمر ساٹھ برس تک ہوگی۔ ناک بہت موٹی اور لمبی تھی۔ چہرہ بڑا چوڑا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے اسپر مٹی پڑی ہوئی ہے۔ سر پر اس نے ایک ... کے وقت کی ٹوپی پہنی ہوئی تھی جسکی ٹاکیاں تک بھی اڑ گئی ہوئی ہیں۔ اسکے باقی لباس کو بھی سینکڑوں موقعوں پر ٹانکے لگے تھے۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسا وہ بیل میں سے نکلا ہے۔

دربان نے آتے ہی مسٹر ڈلف کو بڑی ادب اور انداز سے سلام کی۔ مگر مسٹر ڈلف نے تاڑ لیا کہ اسکے ظاہری ادب کے نیچے سے دکھاوا دور دور نظر آرہا ہے۔

مسز ہیلٹ:- "البرٹ یہہ جنٹلمین چوتھی منزل والا خالی کمرہ لینا چاہتا ہے۔ اس نے ایک بوتل شراب کی بھی منگائی ہوئی تھی اور ہم اسے ملنے کے لئے تمہارا ہی انتظار کر رہے تھے"

مسٹر ڈلف کی حسن اخلاقی اور فیاضی کی اس نظر نے البرٹ ہیلٹ کے دل کو گرویدہ کرلیا اور اپنی ٹوپی اتار کر ایک باریک جوہیا جیسی آواز میں بولا۔

"میں امید کرتا ہوں کہ میں دربان کی حیثیت میں اس

حسینوں کو راضی کردوں گا اور یہ صاحب مجھکو ہی راضی کر رہے ہیں (تھوڑی دیر چپ رہ کر) مگر شرط یہ ہے کہ یہ صاحب مصور نہ ہوں"

مرڈلف نے "نہیں میں ایک سوداگر کا منشی ہوں"

الفریڈ نے "اچھا تو پھر میں ہر طرح سے حاضر ہوں۔ اور میں آپکو مبارکباد دیتا ہوں کہ تم مصور نہیں ہو۔ وہ جن ہوتے ہیں"

مرڈلف نے "مصور کیوں جن ہوتے ہیں۔" پلپٹ نے کچھ جواب نہ دیا۔ اور آسمان کیطرف ہاتھ اٹھا کر ایک دردناک چیخ ماری"

مسز پلپٹ۔ (آہستہ سے) مجھے سن لو کہ مصوروں ہی نے میرے بیچارے الفریڈ کی زندگی تباہ کر دی ہے۔ مصوروں نے ہی اسکو بوڑھا کر دیا ہے۔ دیکھتے ہو کہ اسکا حال کیا ہو گیا ہے (اور بچ سے) جانے دو الفریڈ آؤ۔ فکر نہ کرو۔ ورنہ بیمار ہو جاؤ گے اور کھانا نہ کھا سکو گے"

پلپٹ نے "کچھ فکر نہ کرو۔ میں مضبوط دل والا آدمی ہوں اس نے مجھے بڑی تکلیف دی ہے۔ بڑا دکھ دیا ہے۔ بڑے صدمے پہونچائے ہیں۔ مگر اب میں بہل گیا ہوں اور میں اب اسکو حقیر جانتا ہوں (رڈلف سے) مصور۔ اجی وہ تو دیوانے ہیں۔ جس گھر میں چلے جاویں ستیاناس کر کے چھوڑتے ہیں"

مرڈلف نے کہا "اس جگہ کوئی مصور رہتا تھا"

پلپٹ نے افسوس سے کہا "بڑی مدت سے کہ رہتا تھا۔ اور اس حرامی کا نام کیبریل تھا"

مرڈلف نے کہا "وہ سب سے آخر اس کمرے میں رہا کرتا تھا۔ جس میں اب آپ رہتے ہیں"

پلپٹ نے "سب سے آخر اسمیں ایک بڑا بھلا مانس شریف آدمی رہتا تھا جس کا نام جربس تھا۔ اس سے پہلے یہ حرامی کیبریل رہتا تھا۔ جب سے وہ چلا گیا ہے میں تو دیوانہ ہو گیا ہوں"

مرڈلف نے "اچھا تو تمکو اسکے جانیکا بڑا رنج ہوا ہے"

پلپٹ۔ (گھبرا کر) "لیبریں کے جانیکا۔ یہ سمجھ لو کہ مرڈ آرام جیسے آدمی اسکو دو مہینے کا کرایہ اپنی جیب سے دیا اور اس سے خلاصی کرائی۔ وہ شریر مجھکو اور اس مکان کے سارے رہنے والوں کو ایسا تنگ کیا کرتا تھا کہ کیا بتاؤں۔ مثال کے طور پر ایک بات بیان کرتا ہوں۔ شکاری کے سنگھے سے لیکر بازاری بانکوں کی بانسلی تک جتنے بجانے کے آلے ہیں وہ سب اسکے پاس تھے۔ اور ان سب سے وہ ہم لوگوں کو دق کیا کرتا تھا۔ بعض بعض اوقات دو دو گھنٹے برابر بجاتا رہتا۔ اور ایسا دق کرتا کہ ہم لوگ دیوانے ہو جاتے۔ میں سے زیادہ عاجز مرڈ آرام کے پاس پہونچے۔ کہ کس طرح وہ اس سے لوگوں کو نجات دلوائے۔ آخر اس نے دو مہینے کا کرایہ اسکو دیا اور نکالا۔ عجب بات ہے کہ مالک مکان کرایہ دار کو کرایہ دے اور نکالے۔ مگر ہم تو چاہتے تھے کہ کسی طرح نکلے سہی۔ چاہے تین مہینے کا کرایہ لے

ہر دو گیا اور مجھے سمجھا کہ ہماری بحالت ہو گئی ہے مگر کہاں
ہے کے روز گیارہ بجے کے قریب میں ابھی سو ہی رہا تھا
کہ دروازہ کھٹکھٹایا گیا۔ میں نے دروازہ کھولا۔ ایک آدمی
اندر آیا۔ اور بولا "میاں صاحب سلام۔ مہربانی کرکے
اپنے بالوں کی ایک لٹ مجھے دیں" میری بی بی
نے ہنس کر کہا "یہ کوئی سڑی شیطان ہے۔ جانا تھا
کہیں اور اسجگہ آگیا ہے" میں نے کہا بھائی دوسرے
دروازہ پر جاؤ۔ یہاں تمہارا مطلب نہیں" مگر وہ بولا
"کیوں کیا یہ مکان نمبر ۱۶ نہیں اور کیا دربان کا نام پیلیٹ
نہیں" میں نے جواب دیا "ہاں میرا نام پیلیٹ ہے" پھر
اس نے کہا "تو اچھا پھر تم اپنی بالوں کی ایک لٹ دو۔
یہ کیبرین کا حکم ہے اور وہ انکار نہیں سنا کرتا" اس
طرح سے وہ حرامی میرے پاس اپنے کسی شیطان بچے کو
بھیجدیتا اور مجھ سے زلف مانگتا جو عورتیں اپنے پیارے
عاشقوں کو دینے میں بھی تامل کرتی ہیں"

مسٹر ڈلف "لیکن اگر کیبرین بھی ایسا ہی اچھا ہوتا
جیسے حریں تو پھر"

پیلیٹ "مسٹر ڈولف تو میں پھر بھی انگوٹھہ دیتا۔ کیونکہ
یہ میرے عادات اور اصولوں کے بالکل مخالف ہے۔
ہاں۔ اسصورت میں میں انکار کرتا تو بھلے مانسوں کی
طرح کرتا"

مسز پیلیٹ اسات کے اثنا میں بیچ میں بول اٹھی اور
ابھی پر معاملہ ختم نہیں ہوتا۔ یہ حرامی کیبرین ہفتہ ایسے
شریر ساتھیوں کو اس جگہ بھیجدیتا ہے جو ہمیں دق
کرتے رہتے ہیں اور کیبرین کے نام پر پیلیٹ سے
بالوں کی زلف مانگتے رہتے ہیں"

پیلیٹ "کیا کہوں اگر میں نے کوئی سخت سے سخت
جرم بھی کیا ہوتا تو میری خواہش ایسی وحشتناک نہوتی
ہر لمحہ میں چونک کر اٹھتا ہوں ہر شخص پر مجھے شک
پڑتا ہے۔ اور ہر شخص مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا
میرے بالوں کی زلف مجھ سے مانگنے آیا ہے مجھے
میری وہ ساری ادائیں جاتی رہتی ہیں اور اس ذوقی
کیبرین نے میری ساری زندگی زہر آلود کر دی ہے"
یہہ ختم کرکے مسٹر پیلیٹ نے آہ بھری اور اپنا غمناک
چہرہ نیچے جھکا لیا۔

مسٹر ڈلف "اب میں سمجھہ گیا ہوں کہ تم مصوروں سے
کیوں ایسی نفرت کرتے ہو۔ مگر اس حریں سے
کیا تم ایسی تعریف کرتے ہو ساری کسر نکال دی ہوگی"

پیلیٹ "جی ہاں۔ وہ بڑا بھلا مانس تھا۔ بڑا خوشباش
تھا۔ مگر اسکی خوشباشی کی ایک حد تھی۔ سفلہ پن
اسمیں ذرا نہ تھا اور وہ کسی کی تکلیف کا باعث نہیں
بنتا تھا۔ اس حرامی کیبرین کی طرح نہیں خدا
اسکو غارت کرے"

مسٹر ڈلف "جانے دو۔ ایسی سخت کلامی نہ کرو۔
اچھا یہہ بتاؤ کہ وہ حریں اب کہاں رہتا ہے"

پیلیٹ "یہہ بات مس ڈمبلٹن کے سوا اور
کسی کو معلوم نہیں"

ڈلف "مس ڈمبلٹن کون ہے"

پیلپٹ: "ایک اور کرایہ دار ہے جو نچلی ہی منزل پر رہتی ہے بڑی اچھی ہے۔ کرایہ ہمیشہ دیتی ہے۔ اپنی جگہ کو بڑا ستھرا رکھتی ہے ہر ایک سے بااخلاق پیش آتی ہے۔ اور یوں بھی خوش باش ہے محنت اتنی کرتی ہے کہ چار روپیہ روز پیدا کرتی ہے"

مر ڈلف: "مگر اس کا کیا سبب ہے کہ ڈمپلٹن کے سوا اور کوئی شخص جرمن کے مکان سے واقف نہیں"

پیلپٹ: "سنا ہم نے وہ گیا تو اتنا کہہ گیا کہ اول تو میرے نام کا خط ہوگا ہی نہیں اور اگر ہو تو مس ڈمپلٹن کو دینا پھر مجھے پہونچ جائے گا"

پیلپٹ: "بات یہ ہے کہ مس ڈمپلٹن بالکل بے عیب ہے مگر اسمیں ایک نقص تھا کہ وہ اس حرامی کیمبرن کے اکثر نخرے تمسخر برداشت کر جاتی تھی"

مسز پیلپٹ: "پھر یہ عیب والی بات نہیں اسکی آشنائی میں کوئی خرابی نہ تھی۔ اس مکان کا موقعہ ہی ایسا ہے اگر مس ڈمپلٹن سے کوئی حسن کی باتیں کرے تو اسمیں اس کا کیا قصور۔ آپکو معلوم نہیں کہ مس ڈمپلٹن کا جرمن سے ہی ایسا ہی معاملہ تھا اور کیمبرن سے پہلے جو منشی رہا کرتا تھا اس سے بھی۔ میں پھر کہتی ہوں کہ یہ خرابی کی بات نہیں۔ مکان کی وضع ہی ایسی ہے"

مر ڈلف: "اچھا تو پھر جو کوئی مس ڈمپلٹن کے ساتھ رہے ضرور ہے کہ اس سے عشق کی باتیں کرے"

مسز پیلپٹ: "جی ہاں۔ اس کے بغیر تمہارا گذر نہ معلوم کیسے ہو۔ گھر سے دو تو پاس پاس ہوتے دو جوان آدمی ہوتے۔ کبھی کسی کو دوسرے کرتے کی ضرورت پڑ گئی سوئی سلائی کی ضرورت پڑ گئی۔ پانی کی ضرورت پڑ گئی اور پانی تو مس ڈمپلٹن کی گھسل ہے۔ وہ بطخ کیطرح ہے جب فارغ ہوتی ہے برتن دھوتی ہے کپڑے دھوتی ہے۔ غرض ہر چیز کو صاف کرتی ہے۔ اس واسطے اسکا کمرہ بڑا ہی ستھرا ہے۔ دیکھو گے تو"

مر ڈلف: "اچھا اور جرمن مس ڈمپلٹن کا اچھا ہمسایہ تھا"

مسز پیلپٹ: "جی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ دونو ایک دوسرے کیلئے پیدا ہوئی ہیں۔ جب وہ دونو اکٹھے ہاتھ میں ہاتھ لئے ہوئے باہر نکلتے تھے اور سیر کے واسطے جاتے تھے تو انکو دیکھکر مجھے بڑی خوشی ہوتی تھی۔ وہ ایسی نظر آتی ہے جیسی کوئی شاہزادی اور وہ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ جیسے کوئی نواب زادہ"

مر ڈلف: "اچھا تو جرمن اس گھر سے چلا جانیکے بعد پھر مس ڈمپلٹن کے پاس نہیں آیا"

مسز پیلپٹ: "جی نہیں۔ صرف اتوار کے روز کبھی کبھی ملتے ہیں۔ باقی ہفتہ بھر مس ڈمپلٹن عشق محبت کی باتوں کیطرف ہرگز توجہ نہیں کرتی۔ صبح چھ بجے اٹھتی ہے اور دس بجے رات تک کام میں لگی رہتی ہے صبح کیوقت تھوڑی دیر کے لئے اپنے دو شاگردوں کے لئے خوراک خریدنے باہر جاتی ہے اور یہ خوراک انکی بڑی سیدھی سادی ہوتی ہے۔ بالکل سفلہ پن نہیں باوجود ان سب باتوں کے وہ فیاض اور رحم دل ہے

وہ سب کر یہہ اس وقت بہی خرچ کرتی ہے ملکا سامنے بہی
اس جگہ کچھ عرصے کس آدمی رہتے ہیں جسکو مالک گہر تہا
ایک دو روز میں نکال دیگا۔ مسٹر جریمن اور
مس ڈمسلٹن کتنی راتیں برابر اسکی نگرانی کرتے رہتے
ہیں"

مراڈلف "اچہا تو اس جگہ کوئی غریب کنبہ بہی رہتا
ہے"

مسز بیلٹ "غریب۔ خدا جانتا ہے کہ سچ مچ غریب
پانچ چہوٹے ننگے بچے ہیں۔ ماں مرنے کے قریب ہے۔ وادی
محنتی ہے۔ اور ان سب کو پالنے والی ایک جان ہے۔
یہہ بیچارہ دن رات کام کرتا ہے۔ کہانا کچہہ نہیں۔ رات
دن میں صرف دس گہنٹے سوتا ہے۔ اور سوتا کیا ہے۔
جاگ۔ بچے روتے ہیں۔ باپ روٹی لاتا ان بچوں کی
بکار بی بی کی تہیں۔ ماں کے درد دیتا ہے بہلا مدد کہاں
آنے دیں"

مراڈلف "او خدا۔ یہ حالت تو خوفناک ہے۔ اچہا ان غریبوں
کی کوئی امداد نہیں کرتا"

مسز بیلٹ "بہلا کب ہو سکتا ہے ہم جیسے ہیں
غریب آدمی ہیں۔ جیسے کما ڈالتے ہیں بارہ روپیہ دینے
شروع کئے ہیں کچہہ سوت کاتتے ہیں جس سے کچہہ انکو
بہی ملجاتا ہے۔ مس ڈمسلٹن بیچاری کپڑوں کی
کتروں سے رات جاگ کر ان بچوں کے لئے چہوٹے
چہوٹے کپڑے تیار کرتی ہے۔ بیچارہ جریمن
موریل کو (وہ اس کنبہ کے باپ کا نام ہے) کچہہ

شرارت نہ کرنا تہا۔ اور یہہ کچہہ بیکار وہ پہر کام کے لائق ہوجاتا
تہا"

راڈلف "لیکن مسٹر واٹ نکالنے والا بہی انکی امداد
کرتا ہے"

مسز بلٹ "مسٹر براڈمانٹی۔ غرض تو بہی اسکی
ضرور کرتا ہوں کیونکہ اس نے میری بیماری کا علاج کیا تہا
مگر اسی روز اسنے اسی بی بی کو کہدیا۔ انیس تماشا۔ اہم
کیوں ایسی تماشا۔ ٹہیک ہے کہ نہیں"

مسز بیلٹ "ہاں ہمنے یہہ ضرور کہا تہا"

مراڈلف "اس نے کیا کیا تہا"

مسز بلٹ "بس تو اس نے ایک روز موریل کی
ماں کی بہوک کے مارے چلا رہی تہی شکایت جو کی تو
اس نے اسکو انکی مفلسی اور تنگدستی کا حال سنایا جسپر
وہ رحم دل بولا خیر اگر انہوں نے کوئی دانت نکلوائی
ہونگے تو ان سے میں چہٹے کی ہی قیمت لیونگا"

مراڈلف "لو جی مسز بلیٹ میری تو جان ہے
کہ یہہ آدمی اچہا نہیں ہے۔ بہلا وہ اسباب گردی رکہنے
والی بہی انکی کچہہ امداد کرتی ہے یا نہیں"

مسز بلٹ "بس ایسی ہی جیسی مسٹر فیصر واٹ نکالنے
والا۔ اس نے انکا سارا اثاثہ جتنے گہنے تہے ایک ایک
کرکے کچہہ بیچ دیکر اپنے تصرف میں کر لی ہے"

مراڈلف "اور اب انکی کچہہ امداد نہیں کرتی"

مسز بیلٹ "مادر سورٹ۔ اجی خدا کا نام لو۔ وہ بالکل
ایسی ہی سنگدل ہے جیسا اسکا عاشق مراڈ آرام

تب ہم دونوں سے سچ کہتی ہوں مسٹر ڈآدم کی اور
مادام ہیورٹ کی سچ مچ دوستی ہے" یہ کہکر اس نے
عجب انداز سے سر ہلایا۔

یہ تو یہ دونوں میاں بی بی سخت مکروہ المنظر اور گھنونی
مگر چونکہ مسز بلٹ سے کچھ تھوڑی رحمدلی ظاہر کی تھی
اسلئے وہ روڈلف کو کم بدصورت نظر آنے لگ گئے تھی۔
تھوڑی دیر کے بعد اس نے پوچھا۔ "اچھا غریب مورال
کام کیا کرتا ہے"

مسز بلٹ "چھوٹے زیور۔ زیور بناتا ہے۔ بیچارہ
سخت محنت کرتا ہے۔ مگر کیا کرے سات آدمیوں کا
پیٹ بلنا تھوڑی سی بات نہیں ہوتی۔ اسی سہولت
ہے کہ اسکی بڑی بیٹی اسکو کچھ امداد دیتی ہے۔ مگر اس
امداد سے کیا ہوسکتا ہے"

روڈلف "اسکی بڑی بیٹی کتنی عمر کی ہے"

مسز بلٹ "اٹھارہ سال کی ہوگی۔ خوبصورت ایسی
ہے جیسے چاند۔ ایم جیکوس فرینڈ نوٹری
کے پاس وہ نوکر ہے۔ یہ کمبخت اتنا امیر ہے کہ پیرس
کو خرید سکتا ہے۔ مگر بخل اور کنجوسی کا پتلا"

روڈلف اس اتفاق پر حیران ہوا اور بولا "فرینڈ ایم
جیکوس فرینڈ نوٹری۔ جو رو ڈی سینٹر میں رہتا
ہے"

پڑھنے والے کو یاد ہوگا کہ روڈلف کی حیرانی کی یہ وجہ تھی
کہ فرینڈ ہی سے اسکو لاگوتر کو پانے کی اطلاع ملنے کی امید
تھی۔

مسز بلٹ "جی ہاں وہی۔ آپ اسکو جانتے ہیں"

مسٹر روڈلف "خوب جانتا ہوں۔ بس اسی کارخانہ میں
ہوا کرتا ہوں جسکا وہ نوٹری ہے"

مسز بلٹ "تو پھر آپ خوب جانتے ہوں گے
کہ وہ کیسا بخیل ہے۔ لیکن انصاف کرنا چاہئے۔ وہ
عابد زاہد بڑا ہے۔ گرجے میں برابر جاتا ہے۔ پادریوں
کے ساتھ بیٹھ کر مقدس روٹی کھاتا ہے۔ اور مقدس
ہی پانی پیتا ہے۔ بس ولی آدمی ہے۔ مگر افسوس ہے
کہ کنجوس بڑا ہے۔ اٹھارہ مہینے ہوئے جبکہ مورال
کی بیٹی اسکے پاس کام کرنے کیلئے گئی تھی۔ وہ لڑکی
بلی کی طرح حلیم اور گھوڑے کیطرح محنت کرنیوالی ہے
ظالم غلاموں کیطرح اس سے کام لیتا ہے۔ اور صرف
اٹھارہ روپیہ ماہوار تنخواہ دیتا ہے۔ انہیں سے چھہ روپیہ
تو وہ اپنے پاس رکھتی ہے اور باقی اپنے بہنوں بھائیوں
کے خرچ کیواسطے دیدیتی ہے"

مسٹر روڈلف "سنتے کہا ہے کہ باپ بڑا محنتی ہے۔ اچھا
وہ کیا کماتا ہے"

مسز بلٹ "محنتی۔ بلا کا محنتی۔ وہ تو یہی چاہا کرتا
ہے کہ دن اٹھتالیس گھنٹے کا ہو اور وہ محنت میں لگا رہے"

مسٹر روڈلف "اسکی مزدوری بہت قلیل ہوگی"

مسز بلٹ "بات یہ ہے کہ وہ تین مہینے بیمار رہا
ہے اور یہی اسکی افلاس کا زیادہ سبب ہوا ہے۔ اسکی
بی بی نے اسکی بیماری میں اتنی خدمت کی کہ اسکی اپنی
صحت کو صدمہ پہونچگیا ہے اور اب وہ مر رہی ہے

ان بیں جھتوں میں وہ صرف بیٹی کے مار روپیہ پر گذارہ کرلیے رہتے ہیں۔ مگر آٹھ آدمی۔ ہائے۔ یہہ حال میری جان کہا جاتا ہے۔ اور وہ سوراخ جسمیں وہ رہتے ہیں۔ مگر میں نام نہیں لیتی۔ کہا ماسارہے اور خیال کرکے دل بیٹھ جاتا ہے۔ شکر ہے کہ مسٹر روڈ آرم اب اسکو نکال دیگا میں شکر ہے۔ اسواسطے نہیں کہتی کہ مجھے اُس سے کچھہ جدا دشمنی ہے۔ بات یہہ ہے کہ یہہ بیچارے ایسے مفلس ہیں کہ ہم انکی کچھہ بھی مدد نہیں کرسکتے تو پھر اُنکا سہم ہم کیوں دیکھیں۔ چلے جائیں گے تو بیچ تو یہہ ہوگا۔"

روڈلف۔ "لیکن یہاں سے نکل کر وہ جاینگے کہاں؟"

مسز پیپلٹ۔ "میں کیا جانوں؟"

روڈلف۔ "اچھا کیا کماتا ہے؟"

مسز پیپلٹ۔ "اگر پورا روزگار ہے تو میں چار روپیہ کماتا ہے مگر اسکا آدھی سے زیادہ وقت اپنے کنبے کی خبرگیری میں گذر جاتا ہے اور باقی وقت میں وہ کچھہ بارہ چودہ آنے پیدا کرلیتا ہے۔"

روڈلف۔ "اُس سے کہاں سکتا ہے۔ غریب آدمی کیسے گذارہ کرتے ہوں گے؟"

مسز پیپلٹ۔ "ابھی کس کس کی تسلی دیں۔ غریبوں کی تو کمی نہیں۔ اہو نہ سنراب تو بھول ہی گئی تہی۔"

روڈلف۔ "جو کچھہ تمنے سنایا ہے۔ اس سے میری طبیعت پر بڑا اثر ہوا ہے۔ خیر۔ آپ دوسری صحبت کا جام نوش کریں۔"

ایم پیپلٹ۔ "آپ تو بڑے مہربان ہیں۔ دیگر آپ چاہیں تو چلکر اپنا کمرہ دیکھہ آویں۔"

روڈلف۔ "بہت خوب۔ اگر کمرہ اچھا ہو تو آپکو خوش کروں گا۔"

اُسکے بعد دربان باہر نکلا اور اوپر کو چلا۔ روڈلف بھی اُسکے پیچھے ہولیا۔

چوبیسواں باب

(جارسرلیس)

اس تاریک و بدوضع سرائے کے دن میں تاریک سیلی سیڑھی پہلے سے بھی زیادہ تاریک اور سیلی ہوگئی ہی۔ اس گھر کے تمام کمروں کے دروازہ مختلف وضع اور طرز کے تہے۔ اور اسی لئے سب عجب تہے۔ مثلاً کمانڈنٹ کے کمرہ کا دروازہ بھورے رنگ سے رنگا ہوا تہا۔ اسکے پاس ایک خوبصورت وضع کا گھنٹہ ایک پتلی سوتی رسی سے لٹک رہا تہا۔ جو پرانے اور کلر کھاتے دیواروں کے سامنے ایک عجوبہ معلوم ہوتا تہا۔

دوسری منزل کا دروازہ جسمیں کہ گڑیاں رکہنے والی اور بعیبہ سلائی والی عورت رہتی ہی عجب ہی ہیئت کا تہا۔ ایک مصنوعی الو دروازہ کے پاس ٹانگوں سے لٹک رہا تہا۔ یہہ ایک ایسا پرندہ ہے جس سے لوگ عموماً فال لیا کرتے ہیں۔ اُسکے پاس دروازہ کے کواڑوں پر مجوسیوں اور رمالوں کے آلات کی شکلیں بنی ہوئی ہیں۔

دروازہ عموماً بند رہتا تہا لیکن اُسکے پاس ایک کھڑکی بہی جسمیں جالی لگی ہوتی تہی۔ اور اسمیں سے مادبیوسرات

اپنے گاہکوں کو خوب مارلیا کرتی ہی۔
اٹلی کے ڈاکٹر کے کمرہ کا دروازہ سب سے عجیب تہا۔ لوگوں کا خیال تہا کہ وہ کوئی شیطانی منتر کرتا ہے۔ اُسکا نام گہوڑے کے دانتوں سے جو ایک ساہ تختی پر جڑے ہوئے تہے سیاہ کردروازہ کے پاس لٹکا ہوا تہا۔ اُسکے دروازہ کے ساتہ رسی لٹک رہی تہی۔ مگر گہنٹہ کمرہ کے اندر تہا اور باہر رسی کے پکڑنے کیلئے ایک ہیرے کا پاؤں بندہا ہوا تہا۔ اس ہی پر ہر ایک دیکہنے والے کو دہشت آجاتی ہی اور یہی معلوم ہوتا تہا کہ گویا یہہ کسی بچے کا پاؤں ہے۔ اس کمرہ کے پاس سے گذرتے ہوئے مراڈلف کو ایسا معلوم ہوا کہ گویا آہستہ رونیکی آواز آرہی ہے۔ پہر اچانک ایک ٹوٹی ہوی دب تاک چیخ جو ایسا معلوم ہوتا تہا کہ کسی مصیبت زدہ کے دل کے اندرونی تہوں سے نکلی ہے اس تاریک تنگ کمرہ میں گونجی۔ مراڈلف تو اس چیخ کو سنکر کانپ اُٹہا پہر خیال کی تیزی سے دروازہ کیطرف دوڑا اور گہنٹہ زور سے بجایا۔ اُسپر دربان نے حیران ہوکر پوچہا "آج آپکو کیا ہوگیا ہے"

مراڈلف "یہہ چیخ تمنے نہیں سُنی"

دربان "سا کسوں نہیں۔ کوئی مریض ہوگا۔ جو دانت نکلوا رہا ہے"

یہہ بات قابل اعتبار تو تہی مگر ڈلف کی تسلی نہوتی اس نے گہنٹہ پہر زور سے بجایا تہا۔ مگر کسی نے جواب نہ دیا۔ اُس نے کئی ایک دروازوں کی بکے بعد دیگرے بند کیا جانے کی آواز سُنی۔ اور دروازہ کی ایک سوراخ میں سے اُس نے ایک ڈبلا پتلا زرد اور بدنما چہرہ دیکہا۔ لمبے موٹے سُرخ بال اس بدنما چہرہ پر بکہری وار چہرہ کو چہپاتے ہوئے تہے۔ اور اسی رنگ کی گہنی داڑہی جہالر کی مانند چہرہ کے نچلے حصے کو پوشیدہ کئے ہوئے تہے یہہ بدنما چہرہ ایک لمحہ میں پہر غایب ہوگیا۔ مراڈلف تو بت کیطرح سنسان کہڑا رہگیا۔ دیکہا تو اس نے ایک لحظہ ہی تہا۔ مگر اُس نے خیال کیا کہ وہ اس چہرہ سے واقف ضرور ہے۔ ان سرخ آنکہوں زرد داڑہی اس اندہیرکی چہرہ کی زردی اور اس اوپر کیطرف مڑی ہوئی ناک نے مراڈلف کو ایک شخص مسمی ٹوبی ڈوڈی یاد دلا دیا جسکے نام پر مرتہی نے گروات کے ساتہہ گفتگو کرتے ہوئے اتنی لعنتیں بہیجی تہیں اگرچہ مراڈلف نے ٹوبی ڈوڈی کو سولہ سترہ برس سے نہیں دیکہا تہا لیکن اُسکے پاس اُسکے چہرہ کو نہ بہولنے کے لئے ایک سبب تہا نہیں صرف ایک سبب جو اُسکی یادداشت کی اس معاملے میں مخالف تہے یہہ تہی کہ یہہ شخص رنگ میں ذرا سیاہ ہی مائل تہا مراڈلف کو اگر ایسے علم والے ایسے عقل والے اور ایسے ہنرمند آدمی کو اس پست اور ذلیل حالت میں دیکہنے سے کوئی حیرانی نہوتی تو اُسکی یہ وجہ تہی کہ وہ جانتا تہا کہ باوجود لایق اور عالم اور فاضل ہونیکے اُسکی طبیعت میں ہر طرح کا اخلاقی گند اور ہر طرح کے روحانی مفاسد بہرے ہوئے ہیں اور وہ اپنی لیاقت کو ہمیشہ شرارتوں اور حرامکاریوں میں ہی صرف کرتا

ایسا سمجھتا ہے۔ ہم۔ کچھ بتانا بھی ضروری جانتے ہیں
کہ اگرچہ جب رڈلف نے لولی ڈوری کو دیکھا تھا تو وہ اُس وقت
عشق شناس نہ تھا اور اب وقت اُسکو اسی طبیب کے
برابر عمر میں ہونا چاہئے تھا۔ لیکن اس حکیم اور جولی
ڈوری میں بعض بعض ایسے ایسے فرق بھی تھے کہ
رڈلف کو ذرا شک نہیں آتا تھا کہ یہ دونوں ایک ہی
آدمی ہیں۔ آخر اُس نے بلٹ سے پوچھا "کیا ایم برملٹ
مانٹی کو اس جگہ رہتے بہت مدت ہو گئی ہے؟"
بلبٹ "جی ہاں ایک سال ہوا ہے کہ وہ یہاں آیا تھا
بڑا باقاعدہ آدمی ہے۔ اسی نے میری منقاصل
کی بیماری کو بھی چنگا کیا تھا۔ اور"
رڈلف "مسز بلٹ سے میں نے سنا تھا کہ اُسکی
نسبت بعض بڑے خطرناک افواہیں ہیں"
بلبٹ "مسز پلبٹ نے آپکو بتا دیا تھا"
رڈلف "فکر نہ کرو میں ایک معزز آدمی ہوں"
بلبٹ "میں صاحب میرا تو یہ اعتقاد ہے کہ یہ
افواہیں سراسر بے بنیاد ہیں۔ نہ میں انکو اب مانتا ہوں
اور نہ کبھی آئندہ مانوں گا" اتنے میں وہ دوسری
بہت کی سیڑھی چڑھ گئے۔ رڈلف کے دل میں
ایک قسم کا جوش پیدا ہو گیا تھا کہ اپنے شکوک کو
رفع کرے۔ وہ جانتا تھا کہ اگر وہ شخص جولی ڈوری ہے
تو اُسکی تدابیر کے پورا ہونے میں ضرور ضرور خلل انداز ہوگا
اسلئے وہ چاہتا تھا کہ معلوم کرے کہ آیا یہ وہی شخص ہے
علاوہ ازیں وہ خوفناک چیخ جو اس کمرہ سے اُس نے
سنی تھی وہ اُسکے دل میں کھٹکتی تھی۔ انہی حالوں میں
وہ دربان کے پیچھے اس منزل پر چڑھا جس کہ وہ کمرہ
واقع تھا جو اُس نے کرایہ کرنا تھا۔
مسی ڈمپلٹین کا کمرہ اس کمرہ کے ساتھ واقع تھا جو
رڈلف نے لینا تھا جب یہ دونو چوتھی منزل پر
چڑھے تو رڈلف نے مس کے کمرہ کو بڑی آسانی
سے پہچان لیا کیونکہ اس خوفناک کبرہن مصور
جو بلٹ کا اسٹوڈیو تھا اس کے دروازہ پر تصویر
ڈالی ہوئی تھی جس میں کئی آدمی بیٹھے درزی کا کام
کر رہے تھے۔ کوئی سی رہا تھا۔ کوئی لوہا گرم کر رہا تھا۔
کوئی کپڑا قطع کر رہا تھا۔ کہیں انگشتانہ پڑا تھا۔ کہیں دھاگا
اور ان سب کے مرکز میں مس ڈمپلٹین خود بیٹھی کپڑے
سی رہی تھی۔ رڈلف نے بلٹ کے زخموں کو
پھر تازہ کرنے کی پرواہ نہ کرکے اس سے پوچھا "میں خیال
کرتا ہوں کہ یہ تمہارے دشمن کبرہن کا کام ہے"
بلبٹ "جی ہاں۔ یہ اسی حرامی کا کام ہے۔ اگر مس
ڈمپلٹین اور مسٹر برڈآبراہام میری منت نہ کرتے
تو میں یہ گندی اور لغو تصویر کبھی کی اتار دی ہوتی"
اسطرح کبرہن کی باتیں کرتے دونوں رڈلف اور دربان
ایک بڑے کمرہ میں گئے جسکے ساتھ ایک چھوٹی خوابگاہ
بھی تھی۔ اس کمرہ میں دو کھڑکیاں بھی تھیں جو بڑی
ٹمپل پر کھلتی تھی۔ اسکی دیواروں پر بھی ویسی ہی
بیہودہ تصویریں تھیں جو مس ڈمپلٹین کے کمرہ کی دیوار پر
کھینچی ہوئی تھی۔ رڈلف کے پاس ایک کمرہ تو

سے پہلے کی کہانی وحوشات ہیں۔ اسلئے ویران ہوگئے تھے
ہیں ایک دن ہیپ دیکھا اُس نے کہا "یہ کمرہ میری مرضی کے موافق
ہے۔ میں اپنا سامان لے آؤں گا۔ مگر دیکھو ان تصاویر
کو ہٹانا پڑے گی بڑی تحیر انگیز ہیں"

ہیلیٹ "بیشک تحیر انگیز۔ وہ دیکھو کیسا ہی کی ایسی تصویر ہے
اور وہ اسکے گرد اگرد اسکے حرامی ساتھی ہیں۔ یہ سب مجھے
خوابوں میں آکر بحث مگر کرتے ہیں مجھے اکثر خواب
میں پسینہ آجاتا ہے"

مسٹر ڈلف "ٹھیک ہوگا۔ خیر جانے دو۔ یہ سامان کرایہ
وغیرہ کا معاملہ کرنیکے لئے میرا مہمان آدم سے ملنا ضروری
ہے"

ہیلیٹ "جی نہیں۔ وہ تو اس جگہ بھی آتا ہے جب اُسکو
مالک مکان سے کچھ کام ہو۔ کرایہ داروں سے نپٹنا
یہ میرے ہی سپرد ہے۔ آپکا اسم شریف"

مسٹر ڈلف "میرا نام مسٹر ڈلف ہے"

ہیلیٹ "ڈلف اور"

مسٹر ڈلف "بس نرا ڈلف"

ہیلیٹ "بس صاحب بس"

مسٹر ڈلف "مسٹر ہیلیٹ یہ تو بتاؤ اگر میں کل صبح مورہل
کے ہاں اُسکی امداد کرنیکی خاطر جاؤں تو کوئی حرج تو نہیں۔ میں نے
سُنا ہے کہ ایک عجیب حیوان اس کمرہ میں رہا کرتا تھا۔
وہ بھی اُسکی امداد کیا کرتا تھا"

ہیلیٹ "جی آپ جاسکتے ہیں۔ حرج کیا ہوتا ہے۔ بول
تو وہ بیچارے یہاں سے نکال دیئے جائیں گے۔ مگر جس
اسطرح انکو کچھ تسلی ہو جاوے گی۔ چوری نگاہ سے مسٹر ڈلف
کیطرف دیکھ کر) ہاں یہ تو آغاز ہوا۔ رفتہ رفتہ آپ اتنے
دوست کر لیں گے بلکہ آپ ہی واقفیت بنا لیں گے"

ڈلف "کیوں نہیں ضرور بناؤں گا"

ہیلیٹ "جی ہاں۔ کوئی حرج نہیں۔ یہ ایک دلچسپ ہے۔
دیکھو اسمیں میری بڑی غرض نہیں ہے۔ مس ڈمپلیٹن
اسے کمرہ میں ہماری باتیں سنتی ہی ہوگی۔ میں چھپا کر پھر
کہنا۔ انکو ضرور یاد رہی ہوگی۔ تو میں جان بوجھ کر ضرور کرتا
ہوں تاکہ وہ سُن لے اور اگر آپ پیچھے مڑ کر دیکھیں گے تو آپکو
بتا لگ جاوے گا کہ میں سچ کہتا ہوں"

بیشک مسٹر ڈلف نے پیچھے دیکھا۔ سچ مچ غسلخانہ کا دروازہ
کچھ تھوڑا کھلا تھا اور اس میں سے ایک چھوٹا سا سُرخ
ناک اور ایک تیز سیاہ آنکھ لہرا رہی تھی۔ ڈلف نے
جب زیادہ غور سے دیکھا تو دروازہ بند ہوگیا اور ناک
اور آنکھ اچانک غائب ہوگئے"

ہیلیٹ نے دیکھا۔ "میں نے کہا تھا کہ نہیں کہ وہ دیکھتی ہوگی۔
اب آپ ذرا توقف کریں۔ میں اپنے ذخیرہ خانہ میں
جاتا ہوں"

مسٹر ڈلف "ذخیرہ خانہ کیا"

ہیلیٹ "اس سیڑھی کو چڑھ کر آگے مسٹر مورہل کی
کوٹھری ہے اور اُسکے ساتھ ایک سوراخ سی میرا
ذخیرہ خانہ ہے جہاں میں اپنا ذخیرہ رکھتا ہوں۔ اس
سوراخ میں سے سب کچھ دیکھ اور سُن سکتا ہوں جو
مورہل کے ہاں ہو رہا ہو۔ مگر آپ نے یہ نہ خیال کرنا کہ

میں وہاں جاسوسی کرنے جاتا ہوں۔ برخلاف اسکے خداکو معلوم ہے۔ مگر آپ چلیں۔ میں ابھی ابھا جٹرے کا ٹکڑا لیکر آپکو آملتا ہوں"

یہ کہہ کر پلیٹ اس سیڑہی پر چڑہنے لگا جسپر چڑہ ما اسکی عمر کے آدمی کے لئے خطرناک معلوم ہوتا تھا۔

مسٹر روڈلف۔ مس ڈے میلٹس کے کمرہ پر آخری نگاہ ڈالی۔ اور نیچے اترا جبکہ اچانک اس نے کسی شخص کی طلبہ کے کمرہ میں سے باہر نکلنے کی آواز سنی۔ اس نے مڑکے دیکھا تو وہ عورت تھی اور اس نے ریشمی لباس پہنا ہوا تھا۔ وہ ایک لحظہ کیلئے ٹھہر گیا ایسا ہو کہ وہ عورت اسکو دیکھ لے۔ جب پاؤں کی آہٹ بند ہوئی تو وہ نیچے اترا جب دوسری منزل پر آیا تو اسکو ایک رومال ملا جو کہ نچلی سیڑہی پر پڑا ہوا تھا۔ یہ یقیناً اس عورت سے گرگیا تھا جو ابھی ڈوبی کے کمرے سے نکلی تھی اس نے اسے اٹھایا اور ایک طاقچے کے پاس جاکر اسکو غور سے دیکھا اسکے ایک کنارے پر بڑی خوبصورت جھالر لگی ہوئی تھی۔ اور ایک کونے میں حروف ل اور ت کشیدہ کئے ہوئے تھے جنکے اوپر ڈیوک کے تاج کا نشان تھا۔ یہ رومال آنسوؤں سے تر تھا۔

مسٹر روڈلف کا پہلا خیال یہی ہوا کہ اس عورت کے پیچھے جاوے اور رومال اسکو دیدے مگر پھر اس نے سوچا کہ شاید وہ عورت اس بات کو گستاخی خیال کرکے خفا ہو۔ پس اس نے ارادہ کیا کہ اسے اپنے پاس ہی رکھے شاید کہ کوئی کام دے۔ درمیان کے کمرے میں پہونچکر اس نے مسٹر پلیٹ سے

پوچھا کہ کیا کوئی عورت ابھی یہاں سے ہوکر گذری "

مسز پلیٹ "جی گذری ہے۔ وہ ایک خوبصورت لمبی اور پتلے قد کی عورت تھی اور ابھی مادام ڈے ماتنی کے ہاں سے آئی تھی۔ ابھی روانہ ہوئی ہے۔ چھوٹا ہابی اُسکے واسطے گاڑی لایا تھا۔ اور اسمیں بیٹھکر گئی ہے سو وہ چھوٹا حرامی بھی اسکے پیچھے ہی گاڑی پر چڑھ بیٹھا۔ اور میں کہہ سکتی ہوں کہ وہ اُسکا پتا لینے کے لئے گیا ہے "

روڈلف "اچھا ہابی اسی لئے اسکے پیچھے گیا ہے کہ اس لنڈی کا پتا نشان معلوم کرے۔ یہ طبعیت ہی کی کارساری ہوگی "

مسز پلیٹ "فرمائیے صاحب کمرہ اچھا ہے "

روڈلف "بہت اچھا ہے۔ بس متصل کردیا ہے کہ میرا اسباب آویگا "

مسز پلیٹ "خدا کا شکر ہے کہ آپکو یہ مکان پسند آیا ہے "

روڈلف "خدا کا شکر ہے مسز پلیٹ کہ اب میرے چھوٹے کاروبار کیطرف دھیان رکھا کرینگی۔ کل میرا اسباب آجاویگا۔ اور میں خود اُسکو درست کرلونگا"

یہ کہکر روڈلف آہستگی سے روانہ ہوگیا۔ روڈلف کے اس مکان میں آنیکا دوہرا مقصد تھا۔ ایک تو یہ کہ اس راز کو معلوم کرے جس کی اُسکو بڑی فکر ہوتی تھی۔ بڑی مدد ملے گی۔ اور دوسرا یہ کہ اُسکو نیکی سوجھتی اور نیکی کے رکنے کا کافی موقعہ ملجاویگا۔ سوچتے ہوئے روڈلف نے خیال کیا کہ اس نے مقصد ذیل نتائج نکالے ہیں

اول یہ کہ مس ڈمبلٹین ضرور حرمین سکول ماسٹر کے میٹیو کے مکان سے واقف ہوگی۔

دوسرا ایک جوان عورت جو کہ غالباً لیڈی ہاول ہی ہے دوسرے روز کمانڈنٹ سے ملنے کا وعدہ کر گئی ہے جو ہوگا شاید اسکو ہمیشہ کے لئے برباد کر دیگا۔ اور اس سے لارڈ ہاول کی عزت اور آسائش میں سخت خلل واقع ہوگا۔

تیسرا یہ ایک دیانت دار اور محنتی کاریگر مرڈ آرم سے اسے مکان میں سے نکال دیا جا سکتا ہے۔

اسکے علاوہ رڈلف کو ایک اور واقع سوجھتا تھا جس کہ مسٹر راڈ ہاٹی جو غالباً جولی ڈوبری تھا اور ایک امیر عورت بڑے بڑے حصے لینے والی تھی۔"

رڈلف کو یہ بھی معلوم ہوگیا اول جو ہسپتال سے نکل آئی ہے۔ مادر بیو ہرٹ کے ساتھ کوئی خاص اور پوشیدہ تعلق رکھتی ہے۔

ان تمام باتوں کو اپنے نوٹ بک پر لکھ کر رڈلف اپنے روڈی بلٹ والے مکان میں آیا۔ اور اس نے ٹونی فورمنڈ کے پاس جانا کل پر ملتوی کر دیا۔ اسی شام رڈلف نے ایمیسی کے مکان میں ایک بڑے ہال پر حاضر ہونا تھا۔

اس بات کا بیان کرنے سے پہلے کہ رڈلف نے ہال میں کیا کیا دیکھا بہتر معلوم ہوتا ہے کہ لیڈی میک گریگر اور اسکے بھائی کا کچھ حال بیان کیا جاوے جو شاید اس قصے میں بہت نمودار ہوں گے۔"

پچیسواں باب

(ٹامس اور سراح)

سراح سٹین جو کہ اسوقت اول میک گریگر کی بیوہ اور سنتیس یا اڑتیس سال کی عمر کی تھی ایک پرانی سکاٹلنڈ کے خاندان سے تھی۔ وہ ایک بیرانٹ کی بیٹی تھی۔ سراح بڑی اعلی درجہ کی حسینہ تھی وہ سترہ برس کی عمر میں یتیم ہوگئی تھی اور اپنے بھائی سر ٹامس سٹین کے ہمراہ سکاٹلنڈ سے چلی آئی تھی۔ ایک پہاڑی دایہ نے بچپن میں اسکی نسبت پیشین گوئی کی تھی کہ وہ بادشاہی کے درجہ پر پہونچیگی۔ اس پیشگوئی نے اسکی دل کی دو بڑی بیماریوں یعنی تکبر اور حرص کو بہت زیادہ کر دیا ہوا تھا۔

اسکو اس پیشگوئی پر پورا وثوق اور کامل بھروسہ تھا اور وہ اسکی تصدیق میں اکثر نپولین بونا پارٹ کی ملکہ کا حصہ بیان کیا کرتی تھی جو کہ ایک بڑھیا کی پیشگوئی کے مطابق غریبی حالت سے ملکہ بن گئی تھی۔

سٹین اپنی ہمشیرہ کی طرح وہم پرست تھا۔ وہ نہ صرف اپنی بہن کی خواہشات کی تائید کرتا تھا۔ بلکہ اس نے اپنی زندگی کا اصلی مقصد یہ خیال کیا ہوا تھا کہ اسکے خواہشات کے پورا کرنیکی سعی کرتا رہے۔ ان دونوں نے ہاول کی پیشگوئی کو اس طرح نہیں مانا ہوا تھا کہ وہ لفظاً ہی پورا ہونیوالی ہے بلکہ انکا یہ خیال تھا کہ اگر کوئی معمولی درجہ کا تخت بھی ہاتھ آجاوے تو پیشگوئی پوری ہوجاویگی۔

قصہ مختصر اُس کی خواہش تھی کہ تاج سے خواہ وہ ادنی درجہ ہی کا کیوں ہو۔

سیٹلی نے انگلستان چھوڑنے سے پہلے سنہ ۱۸۱۹ کی چھوٹی سی جنتری سے ترتیب وار یورپ کے تمام کنوارے بادشاہوں اور شہزادوں کی ایک فہرست تیار کر لی تھی۔ اگرچہ اسکو حرص تاج و تخت کی تھی مگر اسکی یہہ حرص ہر قسم کے گندے اور ذلیل خیالات سے بالکل پاک تھی۔ سیٹلی اسی ہوس کے لئے شاہزادوں یا بادشاہوں کو دام میں پھنسانے کے لئے ہر ایک جائز حیلہ عمل میں لانے کو تیار و مستعد تھا۔ اور اگر جان تک بھی نوبت آجاوے تو وہ اس سے دریغ نہ جانتا مگر وہ اس بات کو ہرگز گوارا نہیں کر سکتا تھا کہ اسکی پیاری بہن کسی شہزادے کی معشوقہ بن کر رہے خواہ پھر بعد میں شادی ہو جانے کی امید ہے کیوں نہ ہو۔

جنتری سے جو اُس نے شاہان یورپ کی فہرست بنائی تھی اس سے اُسکو بڑی امیدیں نظر آتی تھیں۔

جرمنی کی متعدد ریاستوں پر خاص کر بہت سے ایسے اشخاص حکمران تھے جو نہ صرف جوان ہی تھے بلکہ کنوارے بھی تھے۔ اسلئے اُس نے ارادہ کیا کہ پہلے جرمنی ہی میں قسمت آزمائی کریں۔

خواہش تو بڑی بیہودہ اور تقریباً ناممکن الحصول تھی مگر ان دونوں کو یہ تسلی تھی کہ ان دونوں میں کسی ایک حکمرانوں نے رعایا میں سے عورتوں کے ساتھ شادی کر لی تھی۔ اور علاوہ ازیں سراح نہ صرف خوبصورتی میں یکتا تھی بلکہ لیاقتوں اور ظاہری خوبیوں میں بھی بے مثل تھی۔

اس ظاہری خوبصورتی اور جسمانی کمال کے نیچے ایک دل چھپا ہوا تھا جو سخت بے دردی سخت خودغرضی سخت مکاری اور سخت ہی سے مجسم تھا۔ اُسکی آنکھوں میں جیسی چمک تھی اور آگ بھری ہوئی معلوم ہوتی تھی ایسی ہی اسکے دل میں برف بھری ہوئی تھی۔ بالعرض سراح خوبصورتی کا کامل نمونہ تھی مگر ساتھ ہی اسکے ہر قسم کی شرارتوں کی مجسمہ تھی۔

بیرا عظیم پر اترتے ہی جرمنی کو روانہ ہونے سے پہلے انہوں ارادہ کیا کہ ذرا پیرس میں رہ لیں اور اس خوبصورت اور بانکے شہر میں اپنی وضع کو ذرا اور بھی چاشنی دے لیں۔

اُنکے پاس بڑے بڑے آدمیوں کے نام ملاقاتی خطوط تھے۔ اسلئے آتے ہی انکی مارکوئیس ھاول اور برطانیہ کے سفیر سے واقفیت ہو گئی جنکے ذریعہ سے پیرس کی فیشنل سوسائٹی میں شامل ہونیکے پروانے ملگئے۔ سراح طبیعت کی بڑی تیز تھی تھوڑے دنوں میں سوسائٹی کے ظاہری دستورات میں ایسی مشاق ہو گئی کہ پیرس کی بڑی بڑی امیر لیڈیوں کو اس سے پیچھے رہنا پڑتا تھا۔ وقت محل اور آدمیوں کے مطابق اپنی حالت اور طبیعت کو بنا لینا اُس نے بڑی اچھی طرح سے سیکھ لیا اور اسکی ظاہری کشش پہلے سے بہت زیادہ ہو گئی۔

ٹامس نے جب دیکھا کہ بہن اچھی طرح سے تیار ہو گئی ہے تو وہ جرمنی کی طرف روانہ ہوا۔ روانہ ہونے سے پہلے اُس نے بڑے بڑے آدمیوں کے نام ملاقاتی خطوط ساتھ لیلئے

جرمنی کی ریاستوں کی فہرست میں پہلا نمبر گرینڈ ڈچی
آف گیبرول سٹس کا تہا۔ اس ریاست کی نسبت
سنہ ۱۸۱۹ء کی ڈہ لکیا تہا کی خبری میں مفصلہ ذیل عبارت
لکہی ہوئی تہی۔

یورپ کے بادشاہوں کا شجرہ نسب

(گیبرول سٹس)

گرینڈ ڈیوک مکسی میلین رڈلف۔ ۱۰ دسمبر سنہ ۱۷۶۴ء
کو پیدا ہوا۔ اپنے باپ چارلس فرنڈرک رڈلف
کی جگہ ۱۳ اپریل سنہ ۱۸۰۸ء کو تخت ریاست پر بیٹھا جوری سنہ ۱۸۰۸ء
کو اسکی بی بی لوئسا املیا جان اگسٹس کی بیٹی مر گئی
اسکا ایک بیٹا ۱۷ اپریل سنہ ۱۸۰۳ء کو پیدا ہوا جسکا نام گستاوس
رڈلف رکہا گیا۔ سٹس نے بڑی عقلمندی سے اس
ریاست کو سب سے اول اپنی قسمت آزمائی کے لئے منتخب
کیا۔ اُس نے دیکہا کہ اس ریاست کا ولی عہد سب سے چہوٹی
عمر کا آدمی ہے بہ نسبت بڑی عمر کے آدمیوں کے جلدی قابو
آجاتا ہے علاوہ ازیں مارکوئیس هاروِل سے جسکو
سر اجر سے ایک خاص تعلق ہوگیا تہا گیرول سٹس
کی حکمران لوئیسا ڈیوک کے پاس بڑے زور کی سفارش ہی
کی۔ جب سٹس اور سر اجر گیرول سٹس کے
دربار میں پہونچے اُسوقت وارث تاج و تخت گستاوس
رڈلف بمشکل سترہ اٹہارہ برس کی عمر کا تہا۔
گیبرول سٹس کی ریاست پیرس کے برخلاف بڑی
سادہ اور پرانی وضع تہی۔ پس سر اجر جیسی بانکی اور شاندار
عورت کے وہاں پہونچنے سے اس جگہ بڑی چرچا ہوئی

گرینڈ ڈیوک جو بڑا نیک آدمی تہا۔ اپنے لوگوں پر
باپ کیطرح حکومت کرتا تہا۔ ریاست بڑی خوشحال تہی
اور اسکے باشندے سادگی۔ دینداری اور محنت میں
جرمنی کے دوسرے باشندوں سے بہت بڑہے ہوئے
ہے۔ وہ اپنی حالت پر ایسے قانع تہے کہ انہوں نے
بالکل کسی ملکی تغیر میں دخل نہ دیا جو اسوقت بڑے عام تہے
اور جبکا اس زمانے کے لوگوں کو ایک طرح سے جنون ہوا
تہا۔ گرینڈ ڈیوک کو اپنی رعایا کی بہتری کا ایسا شوق
تہا کہ اُس نے یورپ کے تمام ممالک میں اپنے سفیروں
کو تاکید کی ہوئی ہی کہ علوم و فنون میں جو نئی ترقی ہو
اسکا حال لکہیں۔ تاکہ وہ ریاست میں نہایت جلد
جاری کیجاوے۔ ان وجوہات سے یہہ ریاست مالی
آسودگی اور رفاہیت میں یورپ کی دوسری قوموں
میں سے کسی سے نیچے نہ تہی۔

یہہ بیان کر چکے ہیں کہ گرینڈ ڈیوک کو مارکوئیس
هاروِل کے ساتہہ جسنے کہ سنہ ۱۸۱۵ء میں اُسکی بڑی خدمت
کی تہی بڑی محبت اور الفت تہی۔ اسی مارکوئیس
هاروِل کی سفارش کے بدولت لیڈی مبک گریگر
اور اُسکے بہائی کی گیبرول سٹس کے دربار میں
بڑی آؤبہگت ہوئی۔ دربار میں پہونچے کی قریب
آدہے ہی مہینے میں سر اجر کے مشاہدہ کرنیوالی
اور باریک بین طبع نے بڑی آسانی سے گرینڈ ڈیوک
کی مضبوط شریفانہ اور سیدہی سادہی طبیعت کو تاڑ لیا
پیشتر اسکے کہ وہ بیٹے کو اپنے دام محبت میں پہنسا سکتی

کوشش کرے ضرور تہا کہ ماں کی رضامندی بھی معلوم ہو۔ اگرچہ ماں کو بیٹے سے کمال درجہ کی الفت تہی تاہم سراج نے معلوم کر لیا کہ ماں اپنی معین اور مقررہ اصولوں کو ہرگز نہیں چھوڑے گا۔ اور ان اصولوں میں سے سب سے اول یہ تہا کہ شہزادے اپنے سے ادنی درجہ کے لوگوں میں شادی نہ کریں۔ اس اصول کا منبع تکبر اور غرور نہ تہا بلکہ ضمیر اور عقل اسواسطے گرینڈ ڈیوک کو اس سے وابستگی تہی۔

سراج کو جب پوری طرح سے معلوم ہو گیا کہ گرینڈ ڈیوک کا یہ اصول ہے اور وہ اس سے کبھی بھی نہ ہٹیگا۔ تو وہ اسکے اکلوتے بیٹے کے ساتھ بیاہ کی تحریک سے بالکل مایوس ہو گئی۔ مگر ایک بات نے پھر اسکی شکستہ امید کو جوڑ دیا۔ وہ یہ تہی کہ بیٹا نوجوان تہا اور ظاہرا بڑا حلیم اور بردبار اور خاموش معلوم ہوتا تہا۔ اس سے اسنے نتیجہ نکالا کہ وہ طبیعت کا کمزور ہے اور شاید محبت کے جوش میں ماں کے اصولوں کی پرواہ نکرے۔ اس خیال نے اسکی ہمت پھر تازہ کر دی اور اپنی تدابیر کے پورا کرنیکی فکر میں مشغول ہوئے۔

اسوقت جو چالاکیاں اور کاریگریاں اس نے اور اسکے بہائی نے کیں وہ واقعی انکے لائق تہیں۔ جوان لیڈی نے تمام دربار کو اپنا گرویدہ کر لیا۔ جن اشخاص کے اسکے حاسد ہو جانیکا احتمال تہا انکو اس نے اپنی خوشامد اور بناوٹی سادگی سے قابو کر لیا۔ ڈیوک کے دل کو اس نے اپنی ظاہری نیکی سے فریفتہ کر لیا۔ خاص کر کے گرینڈ ڈیوک کی والدہ ڈچز جوڈتھ کو جو اب نوے برس کے قریب ہو گئی تہی۔ اور بڑہاپے کے سبب جوانوں اور خوبصورتوں میں رہنے کی بڑی حریص تہی اس سے ایک شاہی محبانہ تعلق ہو گیا۔

سراج۔ اور اسکا بہائی وقتاً فوقتاً اپنے چلا جانیکی ضرورت کا ذکر کرتے رہتے تہے۔ مگر گیرولسٹین کے حکمران کو ان سے ایسی الفت ہو گئی تہی کہ وہ اس معاملے میں انکی بات کو سنتا ہی نہ تہا۔ اس غرض سے کہ وہ ہمیشہ کے لئے اسکے ہاں رہ پڑیں اسنے سر ٹامس کو ماسٹر آف ھارس (گہوڑوں کا افسر) کا عہدہ جو خالی ہو گیا تہا دیدیا اور سراج کو بڑی مشکل سے اس بات پر راضی کیا کہ ڈچز جوڈتھ کے پاس رہے جسکی زندگی اسکے بغیر محال ہو جائیگی۔

بہت سی بحث مباحثوں کے بعد سراج اور ٹامس نے ان باتوں کو قبول کیا جو انکے واسطے بڑی بڑی امیدوں سے بہری ہوئی تہیں۔ اب انہوں نے یہیں ہمیشہ کے لئے ڈیرے ڈنڈے ڈال دئیے اور اپنی امیدیں پوری کرنیکی کے فکر میں لگے۔ یہ سب کچھ دو مہینے کی قلیل مدت میں ہوا۔

سراج میں ناچنے بجانے اور گانے کی عجیب قابلیت تہی۔ اپنی دوسری خوبیوں۔ جسمانی خوبصورتی اور راگ کی قابلیت سے ڈچز جوڈتھ کو اس نے ایسا فریفتہ کر دیا کہ وہ ایک دم اس سے جدا نہیں رہ سکتی تہی۔

ٹامس نے ڈیوک کے دل میں بڑی قدر و منزلت

پیدا کر لی۔ ڈیوک کا اصطبل بدنظمی اور غفلت کے سبب
سخت تباہ حالت میں ہو رہا تھا۔ ٹامس کی لیاقت اور
معاملہ فہمی نے جو گھوڑوں کی پہچان اور بندوبست میں
پورا تھا اصطبل میں نمایاں کارگذاریاں کیں۔ گھوڑوں کا
کارخانہ پورا منتظم اور آراستہ ہو گیا اور اس میں کسی قسم کا نقص
نہ رہا۔ ان خدمات سے ڈیوک بڑا خوش ہوا اور ٹامس کی عزت
بہت بڑھ گئی۔

بلاحسب پادشاہ کسی کا ہو جاوے تو پھر دوسروں کو کیا
مجال کہ اسکی مخالفت کریں۔ مگر ینگ ڈیوک اور ڈچز جو ڈیہہ
کی بہت اور سرا حرم کی اپنی ریاکاری اور جھوٹی سادگی
سے سارے امرا دربار کو انکا فدائی بنا دیا اور سارے دربار
میں کوئی شخص ایسا نہ تھا جو انکا مدح سرا نہ ہو گیا ہو۔
اس طرح ہر ایک کل ہاتھ میں کر کے اور سب شکوک وغیرہ کو
دور کر کے بھائی بہن باپ اور بیٹے میں نفاق ڈالنے اور اس
پرامن خاندان میں بے امنی اور تکلیف کے بیج بونے میں
مشغول ہوتے۔

اس جگہ ضرور معلوم ہوتا ہے کہ وارث تاج و تخت گستاوس
روڈلف کے بچپن کے حالات ذرا واضح کر کے بیان
کئے جاویں۔

گستاوس روڈلف اپنے بچپن کے ایام میں نہایت نازک
بدن تھا۔ گرینڈ ڈیوک نے اپنے دل میں سوچا کہ انگلستان کے
جنٹلمین عموماً اپنی بدنی حالت میں بڑے صحیح و سالم
اور توانا تندرست ہوتے ہیں۔ اسکی وجہ زیادہ تر یہی ہوتی
ہے کہ انکو جسمانی ورزشوں میں تعلیم دیجاتی ہے۔ وہ
سادہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ سو یہاں بھی انگریز رہتے ہیں
اور ہر قسم کے سخت کام کرنے سکھائے جاتے ہیں۔ روڈلف
بھی عورتوں کے ہاتھوں سے نکلنا چاہتے۔ اسکی جسمانی
حالت بہت خراب ہے اور شاید اسکو کسی انگریز جات کے
مانند زندگی بسر کرنے سے کچھ جسمانی فائدہ پہونچے۔

اپنے اس خیال کو ٹھیک جانکر ڈیوک نے انگلستان میں
ایک آدمی روانہ کیا جو کسی ایسے شخص کو وہاں سے لاوے
جو روڈلف کی جسمانی تعلیم و تربیت کا ذمہ لیوے۔ بڑی
جستجو کے بعد یہ اہم کام ایک شخص مسمی مسٹر والٹر مرفی
کے سپرد ہوا۔ یہ شخص قوی الجثہ تھا اور جسمانی ورزشوں
میں پوری دسترس رکھتا تھا۔ اسلئے وہ گرینڈ ڈیوک کو
بڑا پسند آیا۔ چند سال مرفی اور اسکا شاگرد دارالخلافہ سے
چند میل دور ایک ایسے مکان میں رہے جو کہ سبزہ زار تھے
اور نہریں بہتی تھیں۔ جہاں سماں ہمیشہ سہانا ہوتا تھا
اور آب و ہوا ہمیشہ خوشگوار تھی۔ روڈلف اسجگہ دربار اور
محل کی ظاہری آداب سے آزاد تھا۔ وہ مرفی کی ساتھ
اپنا اکثر وقت کاشتکاری کی محنتوں میں بسر کرتا تھا۔
اور فرصت کا وقت کشتی لڑنی۔ مگدا چلانے۔ شکار
کھیلنے اور سواری کرنے میں لگایا کرتا تھا۔ دیہات کی
مصفا ہوا اور ورزش کی برکت سے اسکی جسمانی ہیئت
میں پوری تبدیلی واقع ہوئی۔ کہاں وہ دبلا پن اور کہاں
یہ تنا آوری کہاں وہ چہرے کی زردی اور مردنی کہاں
یہ سرخی اور جانداری۔ ابھی پندرہ ہی برس کا تھا
کہ اپنے سے بڑوں کو کشتی میں نیچا دکھا دیتا تھا۔

جسمانی ورزش کو ایسا قبلہ ہمت بنانے سے علمی اور دماغی تعلیم میں خواہ نخواہ نقصان ہوتا تھا۔ مگر ڈیوک کا خیال تھا کہ جب جسم توانا ہو جاتا ہے تو عقل اور دماغ ترقی کر جاتے ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ رڈولف کو بہت سی علمی لیاقت نہیں۔ مربی کوئی عالم آدمی نہ تھا۔ سیدھا سادا ہاٹ تھا اور چند علمی باتیں جانتا تھا۔ اسلئے وہ علمی تعلیم رڈولف کو کیا دے سکتا تھا۔ مگر اصلاحی تعلیم دینے کے جس قدر قابل تھا۔ دوسرا کم ہو سکتا تھا۔ اسکی تدابیر سے رڈولف کے دل میں نیکی انصاف اور صاف دلی سے کمال درجہ کی محبت پیدا ہو گئی اور شرارت بدی اور ظلم سے سخت دشمنی پیدا ہو گئی۔ اگرچہ آیندہ زندگی کے انقلابوں اور طوفانوں نے اسپر اکثر برے اثر کئے مگر جن پودوں کی جڑیں لگ چکی تھیں وہ پھر برابر قائم رہیں۔ بدی سے اسکو ہمیشہ دشمنی رہی اور نیکی سے ہمیشہ محبت۔ پس مربی نے رڈولف کو نہ صرف جسمانی صحت اور توانائی ہی دی بلکہ روحانی صحت بھی اس نے نہ صرف اسکے جسم ہی کو مضبوط اور چست بنایا بلکہ اسکی روح اور دل کو بھی پاک صاف اور ستھرا کر دیا۔ اور اسمیں نیکی کی محبت اور بدی کی دشمنی کے بیج ہمیشہ کیلئے بو دیئے۔

اس طرح اپنے فرائض کو بطریق احسن پورا کرنیکے بعد مربی کسی ضروری کام پر انگلستان واپس چلا گیا۔ رڈولف کو اسکی بڑی محبت ہو گئی تھی اسلئے اسکو اس مفارقت کا بڑا رنج ہوا۔

گرینڈ ڈیوک کو جب بیٹے کی جسمانی تعلیم خاطر خواہ معلوم ہوئی تو اسکو اسکی عقلی اور دماغی تعلیم کی فکر لگی۔ چند مدت سوچ بچار کرنیکے بعد یہ کام ایک شخص مسمی فیصر پولی ڈوری کو سپرد ہوا۔ اس شخص کو زبانوں کی علم کے علاوہ علم طب علم تاریخ فلسفہ علوم طبعیہ اور علم ریاضی میں پوری مہارت تھی۔ یہ لیاقتیں تو اسمیں تھیں مگر بڑی خرابی یہ تھی کہ وہ بے دین۔ ریاکار ستمگر بد اور پرلے درجہ کا گندہ فطرت آدمی تھا۔ انسانی طبائع کا اسے پورا علم تھا اور ایک جوان بچے کی طبیعت کو خراب کر دینا اسکے آگے کوئی بڑی بات نہ تھی۔ ان گندے اور برے اوصاف کو وہ جھوٹے زہد و تقوی کے جامے کے نیچے چھپائی رکھتا تھا اسواسطے کسیکو پتا نہیں لگتا کہ وہ کیسا ہے اور اسکی بد صفات کس طرح اپنا اثر کرتی تھیں۔ جب ان سب باتوں کا خیال کیا جاوے تو معلوم ہو جاتا ہے کہ ڈیوک کی پسند اچھی نہ تھی یا یوں کہو کہ اسکی نیکی طبع اور اعتبار کا بہت برا استعمال کیا گیا۔

رڈولف نے جب دیکھا کہ دیہات کی سادہ اور خوش زندگی کے بدلے اب دربار کی لغو اور بری زندگی اور کشتی اور شکار کے عوض کتب کا ورد کرنیوالا کام اسکے گلے پڑنے لگا ہے تو اسکو دور ہی اپنے نئے استاد سے ایک قسم کی دشمنی پیدا ہو گئی۔ اور اس نے آتے ہی پولی ڈوری کو کہدیا کہ مجھکو کتابوں کے مطالعہ سے انس نہیں ہے۔ میری طبیعت کا میلان جسمانی ورزش شکار اور سواری وغیرہ کیطرف بہت زیادہ ہے اور میں بندوق اور اچھی سواری کے گھوڑے کو

اچھی سے اچھی کتاب کی نسبت بہت زیادہ پسند کرتا ہوں۔

یہ بات ڈاکٹر کی عین مرضی کے مطابق تھی۔ پس وہ اسکو سنکر دل ہی دل میں بڑا خوش ہوا۔ کیونکہ اس شخص کو بھی حرص دامنگیر تھی اور سراجہ کی مانند اُس نے بھی اپنے دل میں کچھہ منصوبہ سا باندھا ہوا تھا۔ اور اسکو امید تھی کہ کسی روز وہ اس ریاست کی وزارت عظمی پر پہونچیگا۔ اور شہزادے کو کمزور کرکے اس ریاست کی کاروبار کا پورا مالک بنیگا۔

فی الحال اسکی یہہ خواہش تھی کہ کسی طرح روڈلف کے دل کو قابو کرے اور مرلی کیطرف سے اسکو بیزار کردے۔ پس اسنے گرینڈ ڈیوک سے اسبات کو بالکل مخفی رکھا۔ کہ روڈلف کو مطالعے سے ایسی نفرت ہے۔ بلکہ اُس نے اسکے برخلاف دربار میں شہزادے کے علمی مذاق اور جد مدت میں اسکی ترقی کی بڑی تعریف کرنی شروع کی۔ اور گرینڈ ڈیوک کے سامنے شاہزادے سے ایسے سوال پوچھنے سے جو شاگرد و استاد پہلے ساز کرکے رکھتے ہیں گرینڈ ڈیوک کو بھی اسکی محنت اور ترقی کا خیال دلادیا۔

جولی ڈی ورہی کو معلوم تھا کہ روڈلف کے دل میں مرلی کی اور اُسکے سکھائے اصولوں کی بڑی محبت ہے اور اُسکے برخلاف اُسکو کھول کر کچھہ کہنا اسکو متنفر کردیگا مگر وہ یہہ بھی جانتا تھا کہ خواہ دل کیسا ہی نیک کیوں نہو۔ بُرا آدمی کے پاس بیٹھنے اور کچھہ بدی کی باتیں سننے سے اسمیں بے معلوم ہی ایک تغیر واقع ہوجاتا ہے اسلئے اُس نے پہلے تو یہہ کام کیا روڈلف کے پہلے سحلوں اور تعلیموں کو اور کہانیوں اور قصوں کے سیر لینے میں بڑا لطف ظاہر کرنا شروع کیا۔ جب دیکھا کہ شہزادہ ان باتوں کو بُرا نہیں سمجھتا تو پھر اس نے اپنے نہیکے پردی کو کچھہ تھوڑا سا اٹھا کر عشق محبت کی کہانی سنانے شروع کئے۔ جوانی کی عمر اور دنیا کی ناتجربہ کاری شہزادے نے ان قصوں کو بڑے اشتیاق سے سُنا۔ اسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ جولی ڈی ورہی نے اُسکو یقین دلادیا کہ عیش و عشرت خواہ حد سے بھی بڑھ جاوے پھر بھی اچھا ہی نتیجہ پیدا کرتی ہے اور بہتر اور اچھا بادشاہ جب خوش ہو تو اسکی نیکی طبع اسکو ابھارتی ہے کہ اپنی رعایا کے خوش کرنیکی طرف وہ زیادہ توجہ کرے اپنی اسبات کی تصدیق میں ڈاکٹر نے بیان کیا کہ الیسی بی ابلیز مار آف سیکسی۔ مارک انیتونی اور اور بڑے بڑے آدمی اکثر عیش و عشرت میں لگے رہتے تھے اور یہی وجہ تھی کہ یہہ بڑے بنے۔

ایسی تقریریں ضرور تھا کہ جوان شہزادے کی دل کی صفائی پر بڑے بُرے اور گہرے نقش پیدا کریں۔ پھر ڈاکٹر نے شاعری کی عشقیہ نظم سنانے شروع کی جنمیں کہ وہ عشق محبت اور عیش و عشرت کی زندگی کو عجب دلکش پیرایہ میں بیان کرتا ہے اور یہہ ثابت کرتا کہ عیش و عشرت کرنا گویا خدا کی نعمتوں اور پیدا کی ہوئی چیزوں کو استعمال کرنا ہی ہے اور اس سے بجائے گناہ کے نیکی کی امید کرنی چاہئے ان مکروہ خیالات کا بڑا قدرتی نتیجہ پیدا کیا۔ یعنی روڈلف کو پورا

یعنی جو گیا کہ عورتوں کے درمیان عشق و عشرت کے
مزے اڑاتا اور جب ادھر سے کچھ سیری ہو جاوے تو
مہینہ یا دو مہینہ جس تفریح ڈھونڈتا کبھی کبھی دل بہلانے کے
لئے شکار کو چلا جاتا۔ اسی طرح سے دن رات بسر کرنا
اور کاروبار ریاست کو کسی لائق وزیر کے سپرد کر دینا یہ
ایسی زندگی ہے کہ واقعی بھوگنے کے قابل ہے۔ مگر
باپ کی پرانی وضع کی زندگی اور اپنے ملک کی سیدھی
سادی ریاست ابھی ملی نہیں اسلئے اسکو امید تھی کہ
جب باپ عالم آخرت کو چلا جاوے گا تو اس زندگی کے
پورے پورے مزے اٹھا دیں گے۔ فی الحال اس نے
اپنے خیالات اور اپنی امیدوں کو ہر ایک شخص
سے مخفی رکھا۔

ڈیڑھ سال گذر گیا۔ آخر مرفی واپس آیا۔ اور اپنے عزیز
شاگرد کو گلے سے لگا کر بڑا خوش ہوا۔ چند روز کے بعد
اسکو معلوم ہوا کہ رڈلف اسکی طرف سے کچھ کشیدہ خاطر
رہتا ہے اور جب کبھی اسکی پہلی دیہاتی زندگی کا تذکرہ
آجاتا ہے تو بناوٹ کی بات کرتا ہے۔ اسکو کامل
یقین تھا کہ رڈلف فطرتاً نیک ہے اسلئے اسکو اس
انحراف کی وجہ تلاش کرتے ہوئے ہی اسی نتیجہ پر پہونچنا
پڑا کہ یہ سب پولی ڈوری ہی کی کارروائی ہے۔
پس اسکو پولی ڈوری سے دل میں سخت عداوت
ہو گئی اور اس نے ارادہ کیا کہ ہمیشہ اسکی حرکات کو
تاڑتا رہے۔ ادھر سے پولی ڈوری کے دلمیں
مرفی کی طرف سے خلش ہونے لگی۔ اسکو خیال تھا کہ
وہ اسکی تدبیروں میں ضرور خلل انداز ہوگا۔ پس اس نے
مصمم ارادہ کیا کہ اسکو شہزادے کی نظر سے گرا دے۔
یہ سماں بندھا ہوا تھا کہ ادھر سے سراح اور اسکا بھائی وارد
ہوئے۔ اور انہوں نے دربار میں بڑی عزت پائی۔ اسوقت
رڈلف مرفی کے ہمراہ چند دنوں سے کسی سفر پر گیا
ہوا تھا۔

اس غیر حاضری کے اثنا میں ڈاکٹر بالکل بیکار نہ رہا۔ شریر
آدمیوں میں اس قسم کی ایک قوت ہوتی ہے کہ اسکے
ذریعہ سے وہ ایک دوسرے کو شناخت کر لیتے ہیں اور بہ
موقعہ کے موافق باہم متحد ہوکر شرارت کو پورا کرتے ہیں
اور یا ایک دوسرے کے مخالف ہو جاتے ہیں۔ سراح
اور اسکے بھائی کے آنے کے چند ہی روز کے بعد ڈاکٹر
پولی ڈوری کی ان سے بڑی گہری دوستی ہوگئی۔ ان
سے جو رڈلف کی عادات اور خصلت کی نسبت سے کچھ
سوال کئے تو اس سے معلوم ہوگیا کہ انکی غرض بھی ویسی ہی بری نہ
ہے جیسی کہ اسکی اپنی مگر اسباب پر اس نے سراح کی تعریف
کی کہ باوجود ایسی حریص ہونے کے وہ اپنی عصمت اور عزت
کو نگاہ رکھنے کی ایسی فکرمند ہے۔ دلمیں وہ بڑا خوش
ہوا۔ اور سمجھا کہ اس خوبصورت لڑکی کا آنا گویا خوش قسمتی
کا مجسم ہوکر آنا ہے۔ رڈلف کے دل میں اسکی تعریف بدولت
کی برکت سے محبت و عشق کے جذبات جوش زن
ہوتے ہی ڈاکٹر نے خیال کیا کہ سراح کا آنا ان جذبات
کو عملی صورت میں ظاہر کرے گا۔ سراح بہت جلدی
رڈلف کی گرم طبیعت پر پورا اختیار حاصل کر لیگی

اس اخبار کو پورا کیا اور اپنے مطالب پورا کرنے کے لئے
استعمال کیا۔ اس میں یہہ ڈاکٹر صاحب کی پالسی کی علت
غائی تہی۔ بڑی عقلمندی اور چالاکی سے انہوں نے سراج
اور اُسکے بہائی پر اشارے ہی سے واضح کر دیا کہ انکا معاملہ
ہے تو اسکے ساتھ ہے کیونکہ اسکی ماں بہن سے کی آگ ہے
اور وہی لڑکے کی تعلیم و تربیت کے لئے اسکے باپ کو
جواب دہ ہے۔ سراج اور اُسکے بہائی نے بہی اُسکے
ان حالات کو تاڑ لیا۔ رڈلف کے واپس آنے پر
تمنوں منصوبہ باز ایک غرض یعنے شہزادوں کو
پھسلانے اور برباد کرنے کے لئے متحد ہو گئے

. . . .

. . . .

رڈلف وا یں آکر سراج کی ہم نشینی اور صحبت اختیار کی
چند دنوں میں اسکی خوبصورتی اور نازو انداز نے اُسکو فریفتہ کر لیا
اُس نے اُسکے پاس اپنے عشق کا اظہار کیا۔ ادہر سے سراج
نے بہی محبت کا دم مارا۔ مگر ساتہہ ہی چالاکی سے یہ بہی پیشگوئی
کر دی کہ ہماری محبت سے ہمکو تکالیف اور مصائب پہنچینگے
اُس نے یہ بہی کہا کہ ہمارا اصل مشکل ہے ہم میں بڑا فاصلہ
ہے اسلئے ہمارے میل جول میں بڑی احتیاط رہنی چاہئے
ایسا ہو کہ گرینڈ ڈیوک کو پتا لگ جاوے۔ کیونکہ اگر
اُسپر ہمارے عشق کا راز کہل گیا تو جو خوشی ہمکو ایک دوسرے
کے دیدار سے ہوجاتی ہے اس سے ہی محروم ہوجائینگے
شہزادے نے کہا "کہ بہت خوب میں ہر طرح
احتیاط رکہوں گا۔ اور عشق کو جہانتک ہوسکے گا پوشیدہ ہی
رکہوں گا" یہ صلاح مشورہ کرکے عاشق و معشوق ایک
دوسرے سے ملاقات برابر کرتے مگر وہ اپنا بہید ظاہر
ہونے دیتا اور نہ ہی وہ اپنے جوش عشق کا اظہار کرتے
کچہہ دیر تو بات نہ نکلی۔ مگر شہزادہ کہاں صبر کرے۔ ایک
جوانی دوسرا جوش عشق تیسرا معشوق کا ہمیشہ پاس ہونا۔
اسکا جوش قریب تہا کہ بے تمیزی کی حد تک پہنچ چکے
پہونچنے کہ سراج اور اسکے بہائی کو موقعہ ملا۔ اُس نے
ڈاکٹر جولی ڈوری کو اپنا معتمد بنایا اور اسکے پاس
ظاہر کیا کہ "سراج اور رڈلف کی شادی ہو جانی چاہئے
اگر یہہ کام جلدی نہوا تو ہم کیرول سٹین سے چلے
جاوینگے۔ سراج منکہ شہزادے سے محبت
کرتی ہے لیکن وہ بے عزتی اور بے عصمتی کو ہرگز
گوارا نہیں کرے گی اور موت کو اسپر ترجیح دیگی۔ یا وہ
شہزادی کی جائز بی بی بنے گی۔ یا کچہہ نہیں"
ان باتوں نے تو ڈاکٹر کو حیران کر دیا۔ اُسکو ہرگز خیال
نہ تہا کہ وہ پہاڑی لڑکی اپنی دور تک نظر رکہتی ہے
اسکو شادی تو بالکل ناممکن نظر آئی تہی اور اُس نے سٹین
کے پاس صاف صاف بیان کر دیا کہ گرینڈ ڈیوک
ہرگز شادی پر راضی نہیں ہوگا۔
سٹین نے اس بات کو تسلیم کیا مگر ساتہہ ہی یہ تجویز
پیش کی کہ اگر درمیانی راستہ اختیار کیا جاوے
تو سب کچہہ ٹہیک ٹہاک ہو جاوے گا۔ یعنے
یہہ کہ شادی طور پر کیجاوے۔ اور گرینڈ ڈیوک
کی وفات تک بالکل پوشیدہ رکہی جاوے۔

سراج ایک شریف خاندان کی لڑکی ہے اور تاریخ میں ایسی شادیوں کے بہت نمونے ملتے ہیں۔ میں اس تجویز کو سوچنے کے لئے شہزادہ کو ایک ہفتہ کی مہلت دیتا ہوں میری بہن سکت اور بے نفسی کی تکلیف کو ہرگز گوارا نہیں کرسکتی اور اگر اس سے مرڈلف سے آخرکار جدا ہونا ہے تو پھر دیر کرنے کا کیا معنے۔ ابھی کیوں نہ ہو جاوے۔" ڈاکٹر نے جب یہ تجویز سنی تو وہ بڑے کشمکش میں پڑ گیا۔ وہ تین باتیں کرسکتا تھا۔ اول یہ کہ گرینڈ ڈیوک کو اس سب کی خبر دیدے۔ دوسری یہ کہ رڈلف کو سراج اور اسکے بھائی کے حیلوں سے واقف کردے۔ تیسری یہ کہ شادی کرادے۔

اب اگر وہ پہلی بات کرے یعنے ڈیوک کو اطلاع کردے تو اس سے ہمیشہ کے لئے مرڈلف ناراض ہو جاویگا اور اگر رڈلف کو انکی حیلہ بازی کی پوری خبر دیدے تو مرڈلف یہ سمجھے گا کہ یہ میرے عشق میں خلل انداز ہوتا ہے اور اس طرح سخت مخالف ہو جاوے گا لیکن اگر انکی شادی کرادی تو وہ نہ صرف مرڈلف ہی کو خوش کریگا۔ بلکہ سراج کو بھی شکرگذاری کے رشتہ سے اپنے ساتھ باندھ لے گا۔ بات تو آخرکار ظاہر ہو جاوے گی مگر پھر کیا ہو سکتا ہے۔ ڈیوک غصے ہو ہوا کرے جتایا کرے گا۔ اور مرڈلف اس سے اسکی خاطر خطرات برداشت کرنے کے سبب اور بھی زیادہ وابستہ ہو جاویگا

ان باتوں کو اچھی طرح سوچ بچار کر پولی ڈوری نے ارادہ کرلیا کہ سراج کی امداد کرے۔ مگر اس سے کچھ کچھ باتیں اور بھی سوچ لیں۔ جسکا ہم آئندہ ذکر کریں گے۔"

رڈلف کا عشق اب اسی حد تک پہونچ گیا تھا کہ صبر کرنا اسکے لئے محال ہو گیا۔ رکاوٹیں عشق کے شعلے کو اور بھی زیادہ بھڑکاتی ہیں۔ ان رکاوٹوں اور سراج کی جھوٹے مگر پرجوش اظہار عشق سے یہانتک نوبت پہونچائی کہ اگر چند دنوں کا اور توقف پڑجاتا تو [illegible] ہو جاتا۔

اسکے دل کی یہ حالت تھی تو پولی ڈوری نے آکر ملا اور کہا کہ "گو شہزادہ صاحب سراج کو اپنی عزت کا بڑا پاس ہے وہ جانی ہے اور اگر تم اسکے سچے عاشق ہو تو پھر اسکو رکھنے کا سب سے اچھا طریقہ یہی ہے۔ کہ پوشیدہ طور پر اس سے شادی کرلو۔"

مرڈلف نے اس بات کو سنکر پولی ڈوری کے پاؤں پر گر پڑا اور بولا "میرے باپ ہو تو تم میرے دوست ہو تو تم میرے بچانے والے ہو تو تم۔ میں ہر طرح سے تیار ہوں۔ اگر پادری اور گواہ ہیں ہوویں۔ تو میں اسیوقت رسم نکاح ادا کرنے کو مستعد ہوں۔"

ڈاکٹر ان باتوں کو سنکر باغ باغ ہو گیا۔ اس نے پادری اور گواہ بہم پہونچا رکھے تھے۔ اور تھوڑی ہی دیر میں انکو بہم پہونچا کر گیرولسٹین کی وارث تخت و تاج کی شادی سراج کے ساتھ کردی اسوقت گرینڈ ڈیوک کہیں سفر پر گیا ہوا تھا۔

اس طرح بہاڑی دایہ کی پیشگوئی پوری ہو گئی۔ سراج نے شہزادے سے شادی کرلی۔

رڈلف۔ کو جب سراج ملگئی تو اُسکی محبت میں کچھہ
فرق نہ پڑا۔ مگر اسکے جذبات کی ہمبری بہت کم ہوگئی
جس سے وہ رادہ ماتمز اور اپنے راز کو نگاہ رکہنے کا زیادہ فکر مند
ہوگیا۔ ڈاکٹر اور سٹین کی صلاح مشوری کی بدولت انہو ہے
ایسی روش اختیار کی کہ کسکو خیال تک ہی نہ گذر سکتا تہا کہ اکا
کچھہ تعلق ہے۔

مگر ایک واقعہ ہے جسکا اسرار بڑی بے صبری سے انتظار کر رہی
تہی اس امر نے آرام کو اجاڑ دیا ایک جو ماہ ایک طوفان میں تبدیل
کر دیا۔ وہ واقعہ یہہ تہا کہ وہ حاملہ تہی اور اسکا حمل ظاہر ہوگیا۔
اسوقت اس عورت نے رڈلف سے اسبے مطالبہ کرنے
شروع کئے جو صرف ایک رحلافت ملکہ ٹرسے سے طرنا کب
تہے۔ اُس نے آنکھوں میں آنسو بہر کر بڑے تردد لہجہ میں
کہا کہ میں اس روک ہیں چسپا سکتی۔ میں نے اور ہی زیادہ
مکلیف نہ پیدا ہو ہے۔ وہ نہیں سکتی۔ کہ ینڈ ڈنوک اور
ڈچز ہو ڈکھہ دونو کو مجہسے کمال الفت ہے۔ آپ اُنپر
صاف صاف یہ کہولدیں۔ پہلے پہل تو وہ ضرور خفا ہونگے
اور شاید سخت خفا ہونگے۔ مگر جیسے ہی صبر کر کے خاموش
ہو رہیں گے۔ اور آپکی محبت اور میری الفت انکو اسبات
پر مجبور کرے گی۔ کہ اسبات سے درگذر کریں گے اور ہماری
شادی پر راضی ہو جاویں۔ اور میں پھر دربار میں اُس عزت
کے ساتھہ بیٹھوں گی۔ جسپر میرا دعوی ہے۔ ایک یہہ کہ
میں آپکی بیوی ہوں اور دوسرا یہہ کہ میرے پیٹ سے ایک
بچہ پیدا ہو سکتا ہے۔ جو وارث تخت و تاج ہوگا۔"

مرڈلف اس بلند پروازی کو سنکر بڑا متردد ہوا۔ وہ جانتا تہا
کہ بات کو اسکے ساتھہ الفت ہے۔ مگر وہ یہہ بھی جانتا تہا
کہ بات اپنے اصولوں کا بڑا پورا ہے۔ اُس نے سراج
کی یہہ باتیں گوش گذار کیں اور اپنی معذوری ظاہر کی۔ مگر
سراج نے بے دردی سے جواب دیا "میں تمہاری
بی بی ہوں آدمی بہی شاہد ہیں۔ اور خدا ہی سے جدا نوں
میں میں اپنی حالت کو چھپا نہیں سکوں گی۔ اور میرے
لئے یہہ کوئی شرم کی بات نہیں بلکہ برخلاف اسکے
مجہکو اس پر فخر ہے۔ اور میں اسکے اقرار کرنے میں کوئی تامل نہیں
کروں گی"

مرڈلف کو سراج کے ساتھہ اسکے حاملہ ہونیکے سبب سے
اور بہی زیادہ محبت ہوگئی تہی۔ اسے وہ حیران تہا کہ کیا کرے
سٹین نے بہی اس تجویز سے اپنی بہن کی حمایت کی۔
اور کہا کہ حضور شادی ہوچکی۔ یہہ تو اب ٹوٹ نہیں
سکتی مگر ینڈ ڈنوک آپکو گہر سے نکال دے تو نکالدے
مگر اس شادی کو نہیں توڑ سکتا۔ مگر اسکو آپسے اتنی محبت ہے
کہ وہ کچھہ مخالفت نہیں کرے گا۔ سو مجہیں مناسب ہے
کہ یہہ بات ظاہر کر دیجا وے"

ان دلائل نے جو ظاہر اکتنے جید سے معلوم ہوتی تہیں مرڈلف
کے تردد کو دور کیا۔ جب یہہ حالت تہی تو گرینڈ ڈیوک نے
سٹین کو آسٹریا کیطرف کچھہ کام کر نیکے لئے روانہ کیا۔ یہہ
موقعہ اسکی بہن کے لئے بڑا ہی نازک تہا۔ مگر بہی
مجبوری تہا اسکو روانہ ہونا پڑا۔ سراج کو اپنے بہائی کے
جانے سے خوشی بہی ہوتی اور رنج بہی۔ رنج تو اسبات کا
کہ وہ اسکی صلاح مشورے سے محروم ہو جاوے گی اور

خوشی اسبابت کی۔ اگر ڈیوک ہیدگ کہیں پڑھتا ہوا وہ اسکے
غضب سے بچ جاونگا۔ جیمر سٹیں چلا گیا۔ سراج ہر روز اسکو خط
لکھتی ہی اور سارے حالات سے واقف کرتی رہی تہی
اپنی خط و کتابت کو زیادہ محفوظ رکھنے کی غرض سے انہوں نے
ایک خاص زبان بنائی جو سوائے چولی ڈوہری
کے اور کسیکو معلوم نہ تہی۔ یہہ ہیشل بندی ہی ثابت کرتی
ہے کہ سراج اپنے بہائی کو صرف مرڈہک کے عشق
ہی کی بابت نہ لکہتی تہی بلکہ بہت کچھہ زیادہ ہی لکھتی
تہی۔ درحقیقت اس خود غرض سرد مہر اور حریص عورت کو
کبھی بھی محبت کی گرمی نے نہیں پگلایا تہا۔ مل مساہی
اسکے خیال میں صرف اپنی غرض پورا کرنیکا ایک ذریعہ
تہا مگر اس سے اسکے دلمیں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی تہی
مرڈہک کی جوانی۔ ناتجربہ کاری اور اس مصیبت پر جسمیں
وہ بے خبری پہنس گیا تہا اس کے دل میں عورت کو
ذرا بھی خیال نہیں آتا تہا۔ اپنے بہائی کے ساتھہ خط و
کتابت میں وہ اکثر بڑی حقارت سے اس شہزادے کی
کمزوری کی شکایت کرتی تہی اور عموماً لکہا کرتی تہی
کہ یہہ جرمن بادشاہ کیسی لمبی عمر کے ہوتے ہیں مرتے
ہی نہیں کمبخت۔ الغرض بہائی اور بہن کی خط و کتابت
صاف دکہا رہی ہی کہ نہ صرف وہ خود غرض ہی ہیں
بلکہ پورے حریص ہیں اور اپنی غرضوں کو پورا کرنیکے
لئے خون کرنیکو بہی تیار ہیں۔

اس خط و کتابت کا واسطہ چولی ڈوہری تہا۔ اسنے
ایک خط کسی خاص غرض کیواسطے کسیکو آگے سامان کہیجا تہا
اپنے پاس رکھہ لیا۔

سٹیشن کے جانیکے چند روز بعد ڈچز جوڈتھہ ایک
بڑا جلسہ کیا جسمیں سراج بہی حاضر تہی۔ بہت سی لیڈیاں
جو وہاں موجود تہیں سراج کیطرف دیکہہ کر حیران
ہوئیں۔ اور ایک دوسرے کے کان میں باتیں کہنے
لگیں۔

ڈچز جوڈتھہ باوجود اپنی لمبی عمر کے بینائی اور شنوائی میں طاق
رہتی۔ پس یہ باتیں اس سے چہپ نہ سکیں۔ اسنے
ایک لیڈی کو اشارے سے اپنی طرف بلایا اور سوال
کرنے پر یہہ جواب دیا کہ لیڈیوں کا حال ہے کہ لیڈی
میک گریگوس، وہ پہلی نزاکت اور ڈملاپ نہیں تا
بوڑہی ڈچز کو سراج سے بڑی الفت تہی اور وہ اسکی
نیکی کی ایسی قائل تہی کہ وہ اسکی قسم اٹہانکو تیار رہی۔
اس جواب سے خفا ہوکر اسنے سب کی اور سراج کو بلاکر
کہا "تمہیں ساری سراج میں تمسے ایک بات کہنا چاہتی
ہوں" یہہ بات ڈچز نے اسواسطے کی کہ سب
اچہی طرح سراج کو دیکہہ لیں اور اچہی طرح غور کرکے
اپنے افترا اور بہتان پر شرمندہ ہوں۔

سراج کو ایک آنیکے تب ساری لیڈیوں کے دائرہ
میں سے گذرنا تہا۔ افسوس کہ ڈچز کی یہہ تجویز جو دوستی
کے لحاظ سے کیگئی تہی سخت دشمن کی تجویز سے
بہی زیادہ بری ثابت ہوئی۔ سراج اٹہی اور
اگر ڈچز کا ادب مانع نہوتا تو سارے حاضرین غصے
اور غضب سے پکار اٹہتیں۔ خبر اسکا حاملہ ہونا ظاہر ہو گیا۔

بات یہہ ہے کہ وہ خود چاہتی تھی کہ یہہ بات ظاہر ہو جاوے
تاکہ رڈلف مجبور ہو کر شادی کا اقرار کرے - اگر اُسکی یہہ
خواہش نہ ہوتی تو وہ کچھہ تھوڑی احتیاط سے کچھہ اور
مدت کے لئے اپنے اس بھید کو مخفی رکھہ سکتی تھی - جس
ڈچز جوڈتھہ کو اپنی آنکھوں پر دھوکے کا شبہہ
ہوا اور اُس نے تحقیق کرنیکے لئے اس سے کہا "میری
پیاری لڑکی آج تمنے کیسی غضب کی پوشاک پہنی
ہوئی ہے - جیسی پہلی تھی تم شناخت نہیں ہو سکتیں
تمہاری کمر ایسی تھی کہ مٹھی میں آجاوے - اور اب بڑی
موٹی ہوتی ہوتی ہے"

. . . .

. . . .

ہم ان اتفاقات نتائج کو جو نہایت خطرناک - اور بڑی
عظیم الشان تھے - آئندہ بیان کرینگے - مگر اب ہم
اتنا کہہ دیتے ہیں اور شاید پڑھنے والے نے خود ہی قیاس
کر لیا ہوگا کہ رڈلف اور سیراج کی اس شادی کا پہلا پہل
خلو رڈی میری (لاکوالی) تھی اور سیراج اور رڈلف
دونو کو خیال تھا کہ وہ مرگئی ہوئی ہے -
پڑھنے والے کو یہہ بھی یاد ہوگا کہ روڈی ٹیمپل والے مکان
سے ہو کر رڈلف اپنے گھر کیطرف واپس آگیا تھا -
اور کہ اُس نے سفیر ------ کے بال میں حاضر ہونیکا وعدہ
کیا ہوا تھا - اس جگہ اب گستاوس رڈلف
کیپرول سٹین کے موجود حکمران کے پیچھے چلنے
ہیں - جو اس میں کونٹ ڈی ڈیبورن کے نام
سے سفر کر رہا تھا -

چھبیسواں باب

(بال)

اسی شام گیارہ بجے رات کے ایک ٹرلنڈ کا باشندہ
مونڈی پلیٹ کر ہوٹل میں آیا - یہہ کرایہ پر گاڑی چلا سوالا
تھا اسکے پاس ایک خوبصورت اور شاندار گاڑی تھی جسکو
آگے دو زبردست خوبصورت سمند گھوڑے کھینچے ہوئے
تھے -
گاڑی کے آگے ایک بانکا کوچوان بیٹھا ہوا تھا - گاڑی
کے پیچھے ایک لمبے قد کا پیادہ کھڑا ہوا تھا جسکی بڑی لمبی
مونچھیں تھیں اور جس نے نیلا لباس پہنا ہوا تھا - لیمپ
کی روشنی گاڑی کے اندر پڑ رہی تھی جسکے اندر چاروں
طرف کل کھڑی ہوتی تھی - اور اندر رڈلف بیٹھا ہوا
تھا جسکی دائیں جانب بیرن ڈی گراں تھا اور
مقابل میں مرفی -
اس بادشاہ کے ادب کے لحاظ سے جسکے سفیر کے ہاں
بال ہونیوالا تھا رڈلف نے سوائے ایک بڑے ہی
تمغے کے اور کوئی نشان شاہی کا نہیں پہنا ہوا تھا -
مسٹر والٹر مرفی کی گردن سے گرینڈ کمانڈر
آف دی گولڈن ایگل کا تمغہ لٹک رہا تھا -
اور ایسا ہی ایک اور تمغہ بیرن گراں کی گردن
سے بھی لٹک رہا تھا -

مگر اس مدبر نے علاوہ اس نشان کے اور نشان بھی چھوڑے تھے جو یہاں سے باہر ہیں۔

مسٹر ڈنلف نے جاسوسی بوڑھی اور کہا "میں اقرار کرتا ہوں کہ مسٹر جارج نے خبر بھیجی ہے کہ جولی وال کے فارم میں لاکوالز نے بہت کچھ ترقی کر لی ہے اور ڈیوڈ کے ہیرے بڑے عجیب کئے ہیں مرلی گوالز کی بابت گفتگو کرنے مجھکو بہارا کو تیلہ نورس ملنے کا واقعہ یاد آگیا ہے۔ اگر اسوقت ان لوگوں میں سے تمکو کوئی دیکھے جو اسوقت تمکو دیکھتے ہیں تو بیحد بڑا ہی حیران ہو"

مرلی "حضور بھی اسوقت ہرو ڈی بھیل ہیں ان لوگوں کے پاس جنکے پاس حضور کل گئے تھے تشریف لیجاویں تو وہ بھی کچھ کم حیران نہوں۔ مسٹر پیپٹ"

پیرس "حضور نے مسٹر پیلیٹ اور انکی بی بی کا ایسا نقشہ کھینچا ہے کہ میں خیال کرتا ہوں کہ گویا میں انکو اس وقت اپنے تنگ و تاریک مکان کے اندر چوپی لیتے ہوے دیکھ رہا ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ حضور کو ان بیتوں سے کچھ فائدہ پہنچا ہوگا جو کہ خفیہ ایجنٹ نے بہم پہونچائے تھے۔ میں یہ بھی امید کرتا ہوں کہ ہرو ڈی بھیل بعد الامکان حضور کی امیدوں کو ضرور پورا کریگا"

ڈنلف "مجھے جو حال اتنا کچھ ملا ہے کہ میری امید سے بہت بڑھ کر ہے" اسکے بعد مسٹر ڈنلف دل ہی دل میں لیڈی ہاول کا خیال کرکے کچھ متفکر سا ہو گیا۔ لیکن پھر تھوڑی دیر کے بعد بولا "بابت تو بتلاؤ کیسی ہے مگر مجھے ان تعریفات میں کچھ ایسی بات نظر آتی ہے جو مجھے بڑا خوش کرتی ہے صبح کے وقت تو میں مسٹر پیلیٹ کے ہاں بیٹھکر شراب کا سالہ پی رہا تھا اور اس وقت میں اپنے آپکو بعض جدا ان لوگوں میں سے پاتا ہوں جو اس اصل دنیا میں بندگان خدا پر حکمرانی کرتے ہیں" تھوڑی دیر کے بعد پھر سوچکر اور اپنی جائداد کیطرف اشارہ کرکے وہ بولا "دس روپیہ کا آدمی بھی ایسا ہی میری جائداد کا حال بولتا ہے جیسا کہ ایک کروڑ روپیہ کا آدمی"

پیرس "لیکن کئی کروڑ ہی وہ اعلیٰ اوصاف اور محمود صفات نہیں رکھتے جو ایک کم سرمایہ کے آدمی میں پائی جاتی ہے"۔

یہ کہکر پیرس مرلی کیطرف ایسی طرز سے دیکھنے لگا کہ گویا اس نے معلوم کرلیا ہے کہ اس نے کوئی بیوقوفی کی بات کی ہے۔ مسٹر ڈنلف اسکی باتسے ہی تمسخر آمیز مسکراہٹ سے بولا "واہ پیرس صاحب آپکی مہربانی اور عنایت تو حد سے زیادہ بڑھ گئی اچھی اسے ذرا کم کیجئے ایسی مہربانی میں تو اسکے لائق نہیں۔ واہ پیرس صاحب آپ تو کچھ ادھر ہی نکلے۔ میں نہیں جانتا کہ میں آپکا شکریہ کس طرح سے ادا کروں۔ آپکی جو رائے میری نسبت ہے وہ"

پیرس اصل میں بھول گیا ہوا تھا کہ ڈنلف کو خوشامد سے بڑی نفرت ہے اور اگر کوئی اسکی خوشامد کرے تو وہ اسکی نسبت حقارت آمیز بوہیں کرتا ہے۔ اسلئے وہ بولا "حضور میں شکریہ ادا کرنیکی تکلیف نہ اٹھاویں"

مرڈلف: جی نہ۔ میں خواہ مخواہ کسی کا احسانمند رہنا نہیں چاہتا۔ آپ نے میری اعلی صفات کی تعریف کی ہے۔ میں اسکے عوض آپکے خوبصورت چہرے کی تعریف کرونگا۔ قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تم تو یوسف ثانی ہو۔ اگر اسوقت انیوٹیس بھی ہوتا تو تمکو دیکھکر شرمندہ ہو جاتا۔"

ہیبرٹ: "حضور رحم کریں۔"

مرڈلف: مرلی۔ دیکھنا اپالو دیوتا ہمارے پاس بیٹھا ہوا ہے۔ اہا۔ کیا خط و خال ہیں۔"

ہیبرٹ: "حضور برائے خدا معاف فرما دیں۔"

مرڈلف: "دیکھنا۔ کیا صاف اور خوشنما رنگ ہے ذرا اسکے بالوں کو تو دیکھو۔"

ہیبرٹ: "حضور معاف فرمائیں میں آئندہ کبھی خوشامد نہیں کرونگا۔"

مرڈلف: (ذرا گردن کیطرف نگاہ کرتا) صراحی کی گردن اس سے کیا نسبت رکھتی ہے۔"

ہیبرٹ: "حضور برائے خدا میں آئندہ کے لئے توبہ کرتا ہوں۔"

یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہیبرٹ ایک ایسے شخص کے کہنے گئے جو پچاس سے زیادہ عمر کا تھا۔ جسکے چہرے پر تمام شکن پڑی ہوئی تھیں۔ اور جسکے بال سب سفید ہو گئے ہوئے تھے۔ ہیبرٹ نے عینک بھی لگائی ہوئی تھی۔

مرلی (ہنسکر): "حضور میں ہیبرٹ کی سفارش کرتا ہوں کہ حضور اسکی بات اسکو معاف فرما دیں۔ بہت ہو چکی ہے۔ میں ضمانت دیتا ہوں کہ آئندہ ہیبرٹ صاحب کبھی خوشامد نہیں کریں گے۔ یا یوں کہو کہ کبھی سچ نہیں بولیں گے۔ کیونکہ مجھے اب معلوم ہوا ہے کہ گبرول سٹیشن کی بولی میں سچ کو خوشامد کہا کرتے ہیں۔"

مرڈلف: "اچھا تم بھی یہ اور پھر ایسے وقت میں!"

مرلی: "حضور مجھے ہیبرٹ کی حالت پر سچ مچ رحم آگیا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اسکی سزا میں شریک ہو جاؤں۔"

مرڈلف: "مسٹر گو تمہاری لغزش تمنے دوستی کا ایسا اظہار کیا ہے کہ تمہاری اس سے عزت زیادہ ہو گئی ہے مگر سنجیدگی سے سنو تو کہ تم اس بات کو کس طرح بھول گئے کہ میں ہرگز ہرگز خوشامد کو برداشت نہیں کر سکتا وات آدنہیم جیسے کریں تو کریں کیونکہ انکو تو اور کچھ آتا ہی نہیں۔ مگر تمہارے علم اور عقل و فہم کا آدمی ایسی بات کرے۔ افسوس ہزار افسوس۔"

ہیبرٹ (ہوشیاری سے): "اتنا کہنے کی اجازت دیجئے۔ کہ جو لوگ سچی تعریف کو نہیں سنتے انہیں تکبر بڑا ہوتا ہے۔"

مرڈلف: "خوب یہ خوب ہے۔ مجھے یہ طرز پسند آتی ہے۔ مگر ذرا کھول کر بیان کرو۔"

ہیبرٹ: "سچی تعریف نہ لینا ایسا ہی ہے جیسے

کوئی خوبصورت عورت اپنے عاشقوں کو کہے۔ میں جانتی ہوں کہ میں خوبصورت ہوں۔ اور سب جانتے ہیں کہ میں حسین ہوں۔ تمہاری تعریف کی کوئی ضرورت نہیں۔ وہ شخص کیسا بیوقوف ہے جو سورج کو دیکھ کر پھر کہے کہ سورج چمکتا ہے۔"

رڈلف: "یہ بات زیادہ چالاکی اور مکاری سے کہی۔ مگر یہ زیادہ خطرناک ہے۔ اور تمہاری سر کے طرح پنے کو بدلنے کے لئے میں کہتا ہوں کہ وہ دوزخی ڈولی ڈوری ہی ایسی زبردست خوشامد سوچ سکتی ہے جیسی کہ اسوقت تم نے سوچی ہے۔"

سیرابل: "بس حضور۔ اب نہیں بولونگا۔"

مرلی: "اچھا حضور کو یقین ہو گیا کہ جو شخص حضور کو ہاوڈی تھمیل میں ملا تھا۔ وہ لولی ڈوڈی ہی ہے۔"

رڈلف: "مجھے بالکل یقین ہے کہ وہ وہی ہے۔ یہ بھی سنا ہے کہ وہ چند مدت سے پیرس ہی میں ہے۔ تو پھر شک کس بات کا۔"

مرلی: "مجھکو معلوم تھا کہ وہ اس جگہ ہے۔ مگر میں نے جان بوجھ کر اسکا ذکر حضور کے پاس نہیں کیا تھا کیونکہ مجھے خوب معلوم تھا کہ اس کمبخت کا ذکر سنکر آپکو بہت ہی رنج ہوتا ہے۔"

رڈلف کا چہرہ پھر اداس ہو گیا۔ اور بالکل خاموشی رہی یہاں تک کہ گاڑی ایمبسی کے صحن میں جا پہونچی۔ اس عظیم الشان مکان کی تمام کھڑکیوں اور دروازوں میں سے روشنی کا ایک سیلاب نکل رہا تھا۔ اور دور دور تک تاریکی کو روشن کر رہا تھا۔ پھاٹک سے لیکر ڈیوڑھی تک نوکروں کی دوہری قطار کھڑی تھی۔

کونٹ اور کونٹس پہلے ہی کمرہ میں رڈلف کے استقبال کے واسطے تیار کھڑے تھے۔

تھوڑی دیر کے بعد رڈلف مع مرلی اور سیرابل گراں کے اس کمرہ میں داخل ہوا۔

رڈلف کی عمر اسوقت چھتیس سال کی تھی اور اگرچہ وہ زندگی سے ڈھلوان کیطرف تھا تاہم اسکا خوبصورت چہرہ۔ اسکے باقاعدہ خط و خال اور اسکی وضع اور وجاہت ایسی تھی کہ وہ سب سے سرفراز معلوم ہوتا تھا اور ناواقف کو یہی خیال گذرتا تھا کہ یہ بیشک کوئی شاہزادہ ہے اسوقت اسنے ایک سادہ سی پوشاک پہنی ہوئی تھی۔ اسکا کوٹ ملا تھا اور گلے تک اسکے بٹن لگے ہوئے تھے۔ اس کوٹ کے داہنی طرف ایک ستارہ چمک رہا تھا اسکی سیاہ کشمیری کی پتلون تھی جو اسکی خوبصورت وضع کی سڈول ٹانگوں کو ظاہر کر رہی تھی۔

گرینڈ ڈیوک سے لوگوں میں اتنا کم آنا جانا تھا کہ اسکی آمد اسوقت ایک بڑا بھاری واقعہ خیال کی گئی۔ پہلے ہی جب وہ مرلی اور گراں کے ہمراہ دالان میں داخل ہوا تو سب آنکھیں اسکی طرف لگ گئیں۔ ایک نوکر نے جو کہ اسکی آمد کی خبر پہونچانے کے لئے باہر کھڑا تھا فوراً آگے بڑھ کے آنے کی کونٹس کو خبر دی۔ وہ مع اپنے خاوند

رڈلف کے استعمال کو ترچھی اور اسکی طرف متوجہ ہو کر
بولی ”حضور نے جو اسقدر نیک قدم رکھ فرمائے ہے
ہمکو عزت بخشی ہے اسکا ہم کافی شکریہ نہیں ادا کر سکتے“
رڈلف ”آپکو معلوم ہے کہ میں ہمیشہ آپکی ملاقات کا
شرف حاصل کرنے کے لئے موقعہ کا منتظر رہا ہوں۔
اور چاہتا ہوں کہ حتی الوسع آپکی عزت کروں۔ کیونکہ کونٹ
صاحب اور میں پرانے آشنا ہیں“
کونٹ ”حضور نے مجھے پرانی دوستی یاد دلا کر ان [illegible]
اور عیاشیوں کو بھی یاد دلا دیا ہے۔ جو حضور نے مہربانی فرماتی
ہیں“
رڈلف ”کونٹ صاحب میری عجیب طبیعت
ہے کہ مجھکو ہمیشہ وہی باتیں یاد رہتی ہیں جو میری طبیعت
کو خوش کرتی ہیں“
کونٹس۔ (مسکرا کر) ”حضور کی طبیعت بڑی عجیب
ہے“
رڈلف ”کیوں عجیب نہیں ہے۔ دیکھو میں امید
کرتا ہوں کہ اس سے کئی سال بعد میں آپکو اس بحث عزت
کو یاد کرا دوں گا۔ اور یہہ بھی ضرور یاد رہے گی کیونکہ یہہ
دعوت واقعی عجیب ہے سچ جانو اس قسم کے جلسے
آپ ہی کا کام ہے“
کونٹس ”آپ حد سے زیادہ تعریف کرتے ہیں“
رڈلف ”ذرا بھی نہیں۔ اور سنو۔ اسبات میں کیا شک ہے
کہ آپکے جلسے میں بہ نسبت کسی اور جگہ کی سب لیڈیاں
زیادہ خوبصورت نظر آتی ہیں“

کونٹس ”بہت ہے کہ حضور اسقدر تعریف کرتے
ہیں“
رڈلف ”اسمیں میں آپ سے مختلف ہوں۔ میرا
خیال ہے کہ یہہ ناشکری ہے۔ میڈم کونٹس کے
بدولت ہے“
کونٹس (مسکرا کر) ”حضور مہربانی فرما کر اس بھید کو
حل فرماویں“
رڈلف ”یہہ معاملہ صاف اور واضح ہے۔
آپ اپنے مہمانوں کا اسقدر کشادہ پیشانی اور خلق سے
استقبال کرتی ہیں کہ وہ جو خوبصورت نہیں ہوتیں
اس خوشی سے سُرخ ہو جاتی ہیں کہ آپ انکو خوبصورت
خیال فرماتی ہے۔ اور وہ جو خوبصورت ہوتی ہیں
اس خوشی سے چمک اٹھتی ہیں کہ آپ نے انکی خوبصورتی
کی قدر کی ہے۔ آپکے ہاں آکر ہر ایک خوش ہوتا ہے
اور خوشی بدصورت کو بھی ظاہر کرتی ہے۔ بس یہہ
وجہ ہے کہ آپکے جلسے کی سب لیڈیاں زیادہ خوبصورت
نظر آتی ہیں۔ میں خیال کرتا ہوں کہ کونٹ صاحب
اسبات میں مجھسے اتفاق کریں گے“
کونٹ ”حضور کی دلیل اور منطق۔ بھلا اسکا مقابلہ
کون کرے“
کونٹس ”میں بھی حضور کی دلیل کو ایسی ہی قبول
کرتی ہوں جیسے کہ میں اسوقت کرتی جبکہ یہہ سچی ہوتی“
رڈلف ”اسبات کے آپکو یقین دلانے کے لئے کہ
جو کچھ میں نے کہا ہے سچ ہے میں اسبات کی بابت

کچھہ کہنا چاہتا ہوں کہ محض تعریف اور روشنی چہرے پر کیا اثر کرتی ہے۔"

کونٹس نے ـ بس حضور بس ـ معاف فرمائیے ـ اور اتنا بیان اور موقعہ پر رہنے دیجئے۔"

روڈلف نے ـ اچھا میں اس شرط پر جانے دیتا ہوں ـ کہ آپ مجھے کچھہ دیر کے لئے اجازت دیں ـ اور اس باغ کی سیر کرائیں ـ جو سنتا ہوں کہ آپنے موسم سرما کے لئے بنوایا ہوا ہے ـ سنتا ہوں کہ یہہ باغ الف لیلے کے عجائبات سے بڑھ کر ہے۔"

کونٹس نے ـ بڑی خوشی سے ـ مگر اصل بات یہہ ہے ـ کہ آپکے پاس کسی مبالغہ کیا ہے اور آپ دیکھہ لیں گے کہ اس باغ کی کیا حقیقت ہے ـ ہاں اگر آپ خاص نوازش فرمالیں تو آپکو دیکھکر دیدیں تو دوسری بات ہے۔"

کونٹس اور پرنس روڈلف ایک دوسرے کے بازو میں بازو ڈالکر باغ دیکھنے گئے اور کونٹ مرلی اور بیرن گراں کے ساتھہ جنکی اسکی بُرائی واقعی ہی نہیں کر سکیں لگا رہا۔

وہ باغ جسکا روڈلف نے ذکر کیا تھا واقعی ایک عجوبہ تھا۔ ہر قسم کے ہر ملک اور ہر آب ہوا کے درخت اور پھول عجیب سلیقہ اور ترتیب کے ساتھہ لگائے ہوئے تھے۔ اس باغ کی ہوا ایسی معطر تھی جیسے کہ عطر میں بسی ہوئی ہو۔ باغ کی گرد کی دیواروں میں تمام شیشے لگے ہوئے تھے جو لمپوں کی روشنی پڑنے سے عجب رنگ دکھا رہے تھے۔ باغ کے اوپر ایک پچاس فٹ لمبا چھت بھی جاتے میں رنگا رنگ بیشبہا جڑے ہوئے ہیں اور عجب گلکاری کی ہوئی ہے ـ غرض باغ کیا تھا ایک گلزار جنان کا نمونہ تھا۔ اسکو دیکھکر جنت کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آجاتا تھا۔

اس نظارہ میں محو ہوکے پرنس روڈلف حیرانی کے عالم میں محو ہوگیا ـ اور پکارا میں سچ کہتا ہوں مجھے ہرگز یقین نہیں آسکتا تھا کہ اس باغ کا جسکی شہرت میری ایسی سنی ہی گئی خود بھی ہوگا ـ آپکے عجب اور لطف مذاق اور آپکی باریک بین ذہانت نے جو کچھہ دکھایا ہے بڑا ہی ہماری زبان کر سوا الا شاعر اسکو زبان میں ادا نہیں کرسکتا ـ میں سچ کہتا ہوں کہ جو شاعر اسکا پورا پورا خاکہ لفظوں میں کھینچ دے میں تو یہی کہوں گا ـ کہ اس نے ایک معجزہ کر دکھایا ـ اور پھر آپ نے تو یہہ سب کچھہ کر دکھایا ہے۔"

کونٹس نے ـ آپکی سب مہربانی ـ باغ کی خوبی کیا ہوتی ہے ـ آپکی نوازش ہے کہ آپ اسکو ایسی عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ـ مگر آپ اس لیڈی کو دیکھتے ہیں سو دیکھو نہ لیڈی ہارول کی شکل کو دیکھنا ـ جس جگہ جائے روشنی ہو جاتی ہے ـ کیا شکل ہے اور کیا انداز ہے ـ وہ لیڈی جو اسکے ساتھہ ہے خوبصورت تو وہ بھی ہے ـ مگر اسکی خوبصورتی اور طرز کی ہے ـ اور یہہ معاملے سے اور بھی زیادہ دل لبھانے والی معلوم ہوتی ہے۔"

کونٹس سارا میک گریگر اور لیڈی ہارول

اٹیوفنٹ سامنے باغ کی طرف آ رہی تھی۔ کونٹس
نے چور ولف کے پاس لیڈی ہارول کی تعریف
کی تھی اسمیں کچھ مبالغہ نہیں۔ الفاظ ٹھیک ٹھیک
بیان نہیں کر سکتے کہ وہ خوبصورتی کیا ہی۔ یہ خوبصورتی
ہر پہلو سے کامل ہی زیادہ دلکش اسلئے بھی ہوتی ہی
کہ اسکی باطنی نیکی کے تمام آثار بھی اسکے چہرے
سے ظاہر ہو رہے ہے۔ ہم نیکی کے لفظ پر اسواسطے
زور دیتے ہیں کہ ایسی خوبصورت ایسی نوعمر ایسی
ذی عقل ایسی عالی رتبہ جو صرف جہان فانی
کے رونق ہی پیدا کر دیتی ہے بلکہ ہر ایک صحیح و
شریف اسکے ساتھ بات کرنیکو خوش قسمتی خیال
کرتا ہے ایسی عورت کی نیکی ایک غیر معمولی سی بات
ہے۔ یہی صفت ہی کہ یہ نیکی اسکے چہرہ کی اصلی خوبصورتی
کو دو بالا کر کے دکھا رہی تھی۔ اسکے اخلاق کی نسبت لو۔
وہ بڑی عالی دماغ اور بلند خیال عورت تھی لیکن
اگر اسکے ساتھ کوئی کشادہ پیشانی سے پیش آتا
تو اسکی بڑی ہی مدارات کرتی تھی۔ وہ اپنی خوبصورتی
پر مغرور نہیں تھی بلکہ خوش تھی۔ خوشامد کی بڑی
دشمن تھی۔ مگر سچی ہمدردی اور مہربانی کی عاشق تھی
اسکے صاف و شفاف دل میں کچھ ظرافت ضرور
تھی مگر بیشبہ نہ تھا۔ اور وہ کبھی کبھی اس ظرافت کے
ذریعے میٹھے الفاظ میں ان خود پرست اور
خود ستا لوگوں کی ہجو بھی کیا کرتی تھی۔ جو ہر وقت
اپنے ہی گیت گاتے پھرتے ہیں اور جہاں کہیں
جاویں ہر ایک کی توجہ اپنی ہی طرف کھینچنا چاہتے
ہیں۔ وہ تمسخر سے کہا کرتی تھی کہ ایسے لوگ ہمیشہ
ہی ناچتے رہتے ہیں ۔۔

یہ چند الفاظ جو لیڈی ہارول کی نسبت
کہے گئے ہیں۔ چند واقعات کو جو آگے آویں گے
سمجھنے کے لئے ضرور ہیں اسلئے پڑھنے والے کو
انہیں دل میں رکھنا چاہئے =

لیڈی ہارول کے چہرہ بلور کیطرح سفید تھا
اور اسکے رخسارے کچھ سرخی مائل تھے۔ اسکی
آنکھوں کے سامنے آہو کی آنکھیں شرمندہ ہوتی
تھیں۔ اسکے ہونٹوں کے سامنے لعل بدخشاں
پانی میں ڈوبے ہوئے تھے۔ الغرض اسکا سارا
جسم ایسا سڈول اور ایسا خوبصورت تھا کہ اعلیٰ سے
اعلیٰ بت تراش بھی اسکی مثل اتارنے پر قادر نہو سکے
اگرچہ پچیس سال سے کم کی تھی مگر وہ تیس سال سے
زیادہ کی معلوم نہوتی تھی۔ اسکا بڑا سبب یہ تھا کہ
وہ ہر وقت خود ستائی اور خود پسندی ہی میں لگی رہتی
تھی۔ اور خود پسند لوگوں کو اپنا آپ دیکھ کر ایسی خوشی
ہوتی ہے کہ عمر اُنپر بہت کم اثر کرتی ہے۔ اسکی آنکھیں
ایسی غضب کی چمکدار تھیں کہ اسکی طرف آنکھ بھر کر
دیکھنا مشکل تھا۔ اسکی ناک سیدھی پتلی اور لمبی تھی
اسکے ہونٹ سرخ تھے اور دانت خوبصورت
موتیوں کی مانند سفید تھے۔ اسکے چہرہ کی عام طرز
ایسی تھی کہ جس سے تکبر گھمنڈ اور استقلال ٹپکتا تھا۔

عجیب بات ہے کہ بعض آدمی آئینے میں چہروں کو
دیکھتے ہیں خود بخود ہی اپنے کاروبار اور آئندہ قسمت کا
اندازہ لگا لیتے ہیں۔ بعض خیال کرتے ہیں کہ ہماری
جنگی صورت ہے۔ وہ سپاہی بن جاتے ہیں۔ بعض
خیال کرتے ہیں کہ ہماری شاعرانہ صورت ہے
وہ شعر بنانے لگ جاتے ہیں۔ بعض یہ سمجھ
بیٹھتے ہیں کہ ہماری صورت واعظوں کی سی ہے
اور وہ وعظ کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ انہیں لوگوں
میں سے سراج تھی۔ وہ خیال کرتی تھی کہ میری
شکل شاہزادیوں کی سی ہے۔ بس وہ اسی دھن
میں پھرتی تھی کہ شاہزادی بنی اور تاج پہنے اور
یہودی دایہ نے اسکی اس دھن کو اور بھی پکا کر دیا
تھا۔ پڑھنے والے جانتے ہیں کہ اس دھن کے
پورا کرنیکی خاطر وہ کیا کیا کر چکی ہے۔"

لیڈی ھارول اور سراج نے رڈلف کو
دیکھ لیا۔ مگر ایسا ظاہر کیا کہ گویا نہیں دیکھا۔

لیڈی ھارول ۔ شہزادہ کونٹس کیطرف
ایسا متوجہ ہے کہ اس نے ہمکو نہیں دیکھا۔"

سراج لیڈی ھارول کی بڑی متعجب ہوگئی تھی
اور بولی یہ تو دیکھا تو اس نے ہمکو ضرور ہے۔ مگر وہ مجھے
ڈرتا ہے۔ اسکی ضد اہی تک چلی جاتی ہے۔"

لیڈی ھارول ۔ مجھے اس ضد کی سمجھ نہیں آتی
میں نے تو اسکو اکثر اس بات پر ملامت بھی کی ہے
کہ اسے پرانے دوست سے اسقدر احتراز کیا معنے

وہ اکثر یہی جواب دیتا ہے کہ کونٹس میک گریگر
اور میں جانی دشمن ہیں اور میں نے حلف اٹھائی
ہوئی ہے کہ میں اسکے ساتھ تا لب گور کبھی بات نہ
کروں گا۔ یہ بات کچھ تعجب معلوم ہوتی مگر میں کیا
کروں۔ آخر خاموش ہو جانا پڑتا ہے۔" رڈلف اور
سراج کا عشق اور وہ انقلاب جو اس عشق کے
بعد وقوع میں آئے پیرس کی دنیا میں بالکل نامعلوم
ہے۔ وجہ یہ تھی کہ نہ اسکو رڈلف ہی ظاہر کرنا چاہتا
تھا اور نہ سراج۔

سراج ۔ میں آپکو یقین دلاتی ہوں اس جھلکے
جھگڑے کا باعث کچھ بھی نہ تھا۔ میں آپکو سب کچھ
بتا دیتی مگر ایک تیسرا آدمی اس بڑے ہمارے راز
میں بھی شامل ہے اور کئی ایک وجوہات بالفعل مانع
ہیں کہ میں سب کچھ ظاہر کردوں۔ اوہو۔ مگر آپکو کیا ہوا
ہے۔ آپ تو بڑی متفکر نظر آتی ہیں۔"

لیڈی ھارول ۔ کچھ نہیں۔ بالکل کچھ نہیں۔ اسجگہ
باغ میں ایسی گرمی تھی کہ مجھے ذرا سر درد ہونے لگ گئی
ہے۔ آؤ ذرا بیٹھ جائیں اور امید ہے کہ آرام ہو جاویگا۔"

سراج ۔ بہت خوب۔ چلو یہاں ہیں بیٹھ جاؤ۔ جگہ
بالکل تنہا ہے۔ (مسکرا کر) یہاں آپ بالکل ان لوگوں
سے مخفی رہیں گے۔ جنکو آپکی غیر حاضری سخت
مایوسی میں ڈالدیگی۔"

دونو لیڈیاں ایک سرہانے سے تکیہ لگا کر بیٹھ
گئیں۔

سراج۔ (مسکرا کر) "میں نے کہا تھا کہ آخر میں تم کو آپکی عمر حاضری مایوسی میں ڈالدیگی۔ کیونکہ بڑھاپا آ پہنچا ہے"

لیڈی ہارول کچھ شرمندہ سی ہوگئی اور اُسنے کچھ جواب نہ دیا۔

سراج "اجی آپ کیسی ضدی ہیں۔ کیا آپکو مجھپر اعتبار نہیں"

لیڈی ہارول "میرا اعتبار نہیں۔ یہہ کیسی بات ہے۔ برخلاف اسکے کیا میں نے تمہارے پاس وہ کچھ ظاہر نہیں کردیا جو کہ میں اب تک اوروں پر اظہار کرتے وقت ہی شرماتی ہوں"

سراج "خوب آپ پھر اسکی باتیں کریں۔ کیا تمنے اسکو مارے مایوسی کے مار ڈالنے کی قسم اُٹھائی ہوئی ہے"

لیڈی (گھبرا کر) "نہیں۔ یہہ کیا کہتی ہو"

سراج "وہ شخص بڑا سر مراج اور حریص طبع کا ہے زندگی ... اُسے کچھ خبر نہیں اور تمنے اُسکو امداد دینے کا گویا ٹھیکہ لے رکھا ہے"

لیڈی "خدایا۔ کیا تم ایسا خیال کرسکتے ہو"

سراج "سادہ لوح جان بوجھ کر کیوں کرتی ہو مگر بات ایسی ہی ہے۔ تمنے ابتدا اسکو مسکین سمجھ رکھی ہے کاش کہ تمکو معلوم ہوتا کہ اس قسم کے دلوں کو جو کہ دُکھہ کیسے سہنے ہیں میں نے ابھی دیکھا تھا کہ اُسکی آنکھوں سے اتنے بڑے بڑے آنسو ٹپک رہے تھے"

لیڈی "کیا یہہ سچ ہے"

سراج "سچ نہیں تو اور کیا ہے۔ اُسکو اپنے دکھہ درد سمجھا ہو گا سچکہ مال میں پڑ رہا ہے جہاں ہر ایک کے تعزیہ ہنسی کا موقع ہے۔ یہہ نشان تجھے درد کے ہیں محبت ہو تو ایسی ہی ہو۔ اور پھر کوئی شکایت نہیں"

لیڈی (کانپتی ہوئی) "بس بس مجھے دکھہ پہونچانا ہو زیادہ بیان نہ کرو۔ افسوس ہے کہ مجھے خود ہی اس دُکھہ سے واقفیت ہے اسلئے مجھکو اُسپر رحم آتا ہے۔ اور یہی رحم میری بربادی کا موجب ہونیوالا ہے"

سراج "اجی واہ! بربادی کس بات کی۔ صرف اس سے تمنے ایک ایسے شخص سے تعلق لگایا ہے۔ جو صرف دل کا نیک اور شریف ہے بلکہ بڑا امیر ہے اور تمہارا عاشق شیدا ہے۔ میں یہہ مبالغہ نہیں کرتی میں اُسکو خوب جانتی ہوں۔ میری اس سے پرانی واقفیت ہے اور میرے ہی گھر میں تو اسکی تمہارے ساتھہ بھی دوستی ہے"

لیڈی ہارول "مجھکو اُسکی اعلیٰ درجہ کی صفات پر کبھی بھی شک نہیں۔ کیونکہ جب تم یقین دلاتی ہو تو پھر شک کیسا۔ مگر مجھے تو اسکی مصائب ولمبی کھٹکتے ہیں مجھے تو اُسپر رحم آتا ہے"

سراج "اور ہے بھی وہ رحم کے قابل۔ دیکھو ایسا خوبصورت چہرہ گندہ دل لوگوں کا ہو ہی نہیں سکتا۔ جب میں اُسکے لمبے قد اور خوبصورت چہرہ کو دیکھتی ہوں تو مجھکو بس وہ سپاہی قصوں کے سوار یاد آجاتے ہیں۔ ایک بار میں نے اُسکو سنٹ گارڈ کے کپتان افسر کی وردی

رہے ہوتے دیکھا۔ کیا بیاں کروں کہ وہ افسوس کیسا تھا۔
خیال میں ہی سوچ لو۔ میں اسبات کا خیال کرتی ہوں
رہ سکتی کہ اگر عہدہ امیری صرف صورت پر منحصر ہوتی
تو وہ بجائے چارلس وارنٹ ہونے کے کوئی ڈیوک
(نواب) ہوتا۔ اور فرانس کی تاریخ میں اسکا نام لکھا جاتا۔"

لیڈی ہارول (مسکرا کر) "آپ مجھکو اکثر اسبات
کا الزام دیا کرتے ہیں کہ سلطنت جمہور کی حامی ہوں
اسلئے آپ جانتے ہونگے کہ میں خاندانی بزرگی کی
کچھ بڑی پرواہ نہیں کرتی۔"

سراج "سچ ہے۔ میں بھی خوب جانتی ہوں۔ کہ
ہم چارلس وارنٹ کو محبوب اور پیارا سمجھنے کے
لئے بڑے خطاب کی ضرورت نہیں۔ اسکے ہر اسبات
کے لئے کافی ہیں۔ اسکی آواز کبھی سنی ہی ہوگی کیسی
شیریں کیسی پُر درد۔ مگر ملال ہے کہ اس دن جو وہ ہمارے
ہمراہ گایا تو اس نے کیا غضب ڈھایا۔ میں کہتی ہوں کہ
ہوائی پرندے بھی تو اسکی لذت کو محسوس کرتے
ہوں گے۔"

لیڈی ہارول "(بہت دیر خاموش رہ کر) میں
منت کرتی ہوں کہ اس گفتگو کو ذرا بدل دو۔"

سراج "کیوں؟"

لیڈی ہارول "مجھے رنج پہونچتا ہے۔ تمنے جو
اسکی تباہ حالی اور رنج کی بات مجھکو سنائی ہے تو میرے
دلکو بڑی چوٹ لگی ہے۔"

سراج "سچ جانو کہ اسکی طبیعت کا آدمی اس غم واندوہ
کی حالت میں موت کو زندگی پر زیادہ ترجیح دیگا اور فوراً
خودکشی کریگا۔"

لیڈی ہارول "بس بس۔ اور بس۔ میں سن نہیں
سکتی۔ یہ بات مجھکو دیوانہ کر دے گی۔ (کچھ دیر خاموش
رہ کر) میں پھر کہتی ہوں کہ ہمیں گفتگو بدل دینی چاہئے
(نمایاں خوشی سے) آہ مثلاً ہمارے جانی دشمن کے
بارے میں گفتگو کریں۔ میں نے اسکو بہت مدت کے
بعد دیکھا ہے۔ دیکھتی ہو کہ وہ کیسا خوش ہے۔ گو میں
جمہوری خیالات کی ہوں اور وہ ایک بادشاہ ہے۔
پھر بھی میں اسبات کے کہنے پر مجبور ہوں کہ وہ اور سب
آدمیوں سے زیادہ پسندیدہ مزاج ہے۔"

سراج نے اسبات کو سنکر ایک پوشیدہ مسخرانہ حقارت
بھری نگاہ لیڈی ہارول پر ڈالی اور پھر ایک خوش
خوش آواز میں بولی "لیڈی صاحب اب اقرار کرو
کہ تم متلون المزاج ہو کبھی تو تم اس شہزادے کی ایسی تحقیر
کرتی ہو کہ وہ گویا ایک سانپ ہے اور کبھی ایسی تعریف
کرتی ہو کہ گویا تم اسپر عاشق شیدا ہو۔ مثلاً چند ہی ہفتے
گذرے ہیں کہ تم اسپر ایسی فریفتہ ہو گئی تھیں کہ مجھے ڈر
پڑ گیا تھا کہ تم ابھی غرب اسکے پاس پہنچ جاؤ گی۔"

لیڈی ہارول "مگر میں تمہارا شکریہ ادا کرتی ہوں
کہ تم نے اپنے آپکو اسکا ایسا دشمن ثابت کیا اور مجھے
اسکی بدچلنی بدمعاشی کے ایسے ایسے راز ظاہر کئے
کہ میری تعریف وہ رائی تحقیر سے بدل گئی۔ اور ہمکو خوشی ہے
غرب کا خطرہ پڑ گیا تھا۔ وہ غلط ثابت ہوا۔ الحمد للہ

جلد ہی دیر کے بعد شاہزادی سے خود ہی میرے پاس
آجانا ناپید کر دیا۔"

سراج نے "بھلا یہہ تو بتاؤ کہ آجکل شام تمہارا خاوند اس جگہ
نہیں؟"

لیڈی (گھبراکر) "نہیں۔ اس نے گھر میں ٹھیرنا بند
کیا تھا۔"

سراج "معلوم ہوتا ہے کہ وہ اب فیشن ایبل سوسائٹی
میں بہت ہی کم آتا جاتا ہے۔"

لیڈی "اسکو پہلے ہی کبھی اس قسم کا شوق نہ تھا۔"
لیڈی کچھہ مضطرب سی ہوئی سراج تاڑ گئی اور پھر
بولی "پچھلی دفعہ جو میں نے اسکو دیکھا تو وہ بڑا زرد تھا"

لیڈی ھاردل "وہ کچھہ بیمار رہتا تھا۔"

سراج "میری پیاری کلیمنس کہو تو میں صاف
صاف کھولکر بات کروں۔"

لیڈی کلیمنس "ہاں مہربانی کر کے صاف
صاف کہو۔"

سراج "کیا سبب ہے کہ جب تمہارے خاوند کا
ذکر آجاتا ہے تو تم کچھہ مضطرب سی ہو جاتی ہو۔"

لیڈی "نہیں۔ یہہ کیا بیہودگی ہے۔"

سراج "بعض اوقات جب اسکا ذکر آجاتا ہے
تو باوجود اپنے آپکو روکنے کے تمہارا چہرہ ۔ ۔ ۔ ۔
خدایا میں اس بات کو کسطرح ادا کروں (لیڈی کلیمنس
کے چہرہ کیطرف تاڑ کر گویا کہ وہ اسکے اندرونی خیالات
کو ٹٹولنا چاہتی ہے) تمہارا چہرہ سخت تنفر اور
حقارت کو ظاہر کرتا ہے۔"

سراج کی مشتاق آنکھہ نے اس بات کے بعد بخت
لیڈی ہاردل کے ہونٹ کپکپاتے دیکھے اور پھر
اس خیال سے کہ وہ اپنے دوست کو ناراضی اور رنجش نہ
کر دے وہ بولی "ہاں ایسی حقارت جو ایک بد مزاج
تند خو اور ہر وقت لڑنے والے آدمی کی حرکات
سے پیدا ہوتی ہے۔"

ان الفاظ پر لیڈی ھاردل کے ہونٹوں کی
کپکپی بند ہوئی۔ اسکے اوپر ایک بڑا بھاری بوجھہ
اترا اور وہ بولی "نہیں نہیں۔ میرا خاوند تو بالکل
بد مزاج اور تند خو نہیں۔" (پھر فوراً ہی گفتگو کو تبدیل
کرنیکے لئے) "یہہ لارڈ ڈیوک لیوسرنی میرے
خاوند کا ایک دوست آگیا ہے۔ بس شامت
اسکی باتیں برداشت نہیں ہو سکتیں میں امید
کرتی ہوں کہ وہ ہمکو نہیں دیکھیگا۔ وہ کل کہاں سے آیا
ہے۔ میں تو جانتی تھی کہ وہ پہلے ہزاروں کوس
دور ہے۔"

سراج "ہم نے سنا تھا کہ وہ ہندوستان کیطرف
گیا ہے۔ مگر اسکو گئے ہوئے تو پانچ ہی مہینے ہوئے
تھے۔ آگے ہر سے گیا ہے۔ اسکا اسطرح اچانک آجانا نا
ڈچز لیوسرنی اسکی بی بی کے حق میں بڑا
تکلیف دہ ہوگا۔ اور ڈچز ہی اکیلی اس تکلیف
میں نہیں ہوگی بلکہ اسکا عاشق ایم ڈی سینٹ
مرچی ہی اسمیں اسکا حصہ دار اور شریک ہوگا۔"

لیڈی ہارول: "میری پیاری سراج بہتان تو نہ باندھو۔ ڈیوک کا واسطہ کاؤنٹ سینٹ امی ہی کے لئے موجب تکلیف نہیں ہے بلکہ ساری پیرس کے لئے ایسا ہے۔"

سراج: "میں نے کوئی بہتان نہیں باندھا۔ میں نے تو صرف وہی کہا ہے جو ساری دنیا کہتی ہے۔ یہ بھی سنا ہے کہ ایم **ڈی سینٹ میری** جو فیشن ایبل سوسائٹی کے لئے ایک نمونہ ہے اپنی بدمعاشی کے سبب بالکل تباہ و برباد ہو گیا ہے۔ مگر خیر کیا فکر ہے۔ **ڈچز نوسرنی** کے پاس بہتیری دولت ہے۔"

لیڈی کلیمنس: "افسوس۔"

سراج: "میں پھر کہتی ہوں کہ دنیا کی آواز کی گونج ہوں۔ اوہو۔ وہ لو ڈیوک نے ہمیں دیکھ لیا ہے۔ اب کیا کریں۔ اچھا ہے آپکو قسمت کے حوالے کر دیتے ہیں۔ یہ شخص بڑا ہی تکلیف دہ ہے۔ آپ ہی موقع کی بات کرتا ہے۔ اور آپ ہی ہنستا ہے اور پھر بھی کیسی بری طرح سے ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح بادل گرجتا ہے۔ دیکھو اگر اپنے پنکھے اور عطردان کی خیر چاہتی ہو تو انکو سنبھال کر رکھنا۔ ڈیوک صاحب میں اپنی دوسری صفات حسنہ کے علاوہ ایک بہت صفت یہی ہے کہ وہ جس چیز کو ہاتھ لگاتے ہیں اسے توڑے بغیر خلاصی نہیں کرتے۔"

ڈیوک لیوسرنی فرانس کے ایک اعلیٰ خاندان سے تھا۔ عمر اسکی ابھی چھوٹی ہی تھی۔ اسکا چہرہ بدنما تو نہیں تھا۔ مگر اسکی بے اندازہ لمبی ناک نے اسکو بڑی ہی بھدی اکثر سادہ بنا ہوا تھا۔ اسکے آداب مجلس اچھے ہوتے شاید اسکی [illegible] پرواہ کی جاتی مگر اسکا خود نما ہونا اسکی بے تمیزی اور اسکی بڑی اونچی اور لمبی ہنسی اور بڑا ہی مکروہ بناوٹی نہیں۔ وہ کھڑا ہوتا تو عجیب طرح سے بیٹھتا تو نرالی طرز سے۔ اور بات کرتا تو چہرے کے عجیب ہی رنگ بناتا۔ اور جسکے پاس کھڑا ہوتا اسکو اپنے ہاتھوں اور باتوں دونوں سے بڑی تکلیف دیتا۔ پیرس کے سارے امرا ہی سخت بیزار تھے اور اسکے دیکھنے کے روادار نہ تھے۔ اسکی بیوی **ڈچز لیوسرنی** پیرس کی عورتوں میں اپنی پاکیزگی اور خوبصورتی کے واسطے مشہور تھی۔ وہ [illegible] سال کی تھی۔ اور بڑی مشہور ہوگئی تھی۔ مگر لوگ اسکی بدچلنی کو اسکے خاوند کی بیہودگیاں مدنظر رکھکر معذور رکھتے تھے۔

ڈیوک لیوسرنی دلیر بڑا تھا ساتھ اسکے نخوت سے جو بد نتیجے پیدا ہوتے تھے انکی پرواہ نہ کرتا تھا اور کئی بار ایسا ہوا کہ انہیں نخوت کی بدولت اس نے کئی شخصوں کو زخمی کیا اور کئی بار خود زخمی ہوا۔ اتنا کچھ بیان کرکے اب ہم اپنے قصے کو پھر شروع کرتے ہیں۔ جونہی کہ **ڈیوک لیوسرنی** نے **لیڈی ہارود** اور سراج کو دیکھا۔ وہ دور ہی سے پکار اٹھا "واہ! یہ کیا ہے ساحی کیا انر سر ہے۔ سب سے خوبصورت لیڈی اور اس طرح پوشیدہ ہوکر بیٹھی۔ یہ کیا بات

میں تو اس بات کو برداشت نہیں کر سکتا۔ کیا یہ ضرور
تھا کہ میں اپنی دور دست آؤں اور ان شرمناک کارروائیوں
کو دیکھوں لیڈی ھاردول صاحب یاد رکھو کہ اگر تم
یہاں رہنے پر اصرار کرو گے تو میں چلتے ہوئے بچے کی طرح
چلاؤں گا اور سارے لوگوں کو یہاں اکٹھا کر دوں گا
یہ بات ختم کرتے ہی وہ لیڈیوں کے پاس اُسکے ساتھ
لگ کر بیٹھ گیا۔ اپنی بائیں ٹانگ اپنی دائیں ران
پر رکھ لی اور اپنا پاؤں ہاتھ میں پکڑ لیا۔
لیڈی ھاردول (بے صبری سے پیچھے ہٹ کر)
"ابھی اتنی جلدی واپس آ گئے ہو۔ خیر تو ہے"
ڈیوک "یہ تو منی وہی کہا ہے جو میری بیوی نے
دل میں کہا ہو گا۔ میں خوب جانتا ہوں کیونکہ اُسنے
آج شام اسجگہ میرے ساتھ آنے سے انکار کر دیا تھا۔ اور
میں کہتا ہوں کہ اُسکی غیر حاضری نے میری حاضری
کی نسبت اسجگہ زیادہ تاثیر کی ہے یا نہیں۔
جب میں اور وہ اکٹھے آویں تو میری طرف کوئی
دیکھتا ہی نہیں اور جب میں اکیلا آؤں تو میرے
گرد ایک ہجوم لگ جاتا ہے اور سب کوئی مجھ سے
پوچھتا ہے۔ ڈچز صاحب کیوں نہیں آئیں۔ ڈچز
صاحب کیوں نہیں آئیں"
یہ تو میری قدر ہے۔ میں اتنی دور سے آیا ہوں اور تم
مجھے اسطرح ملتے ہو کہ اپنے کھوئے ہوئے کتے کو بھی
کوئی اسطرح نہیں ملتا۔ حالانکہ میں بھی ایسا ہی مانگا ہوں
جیسے دوسرے"

لیڈی ھاردول "میں تو یہ صلاح دیتی ہوں کہ
تم اگر مشرق میں رہو تو اچھا ہو"
ڈیوک "(بلند آواز سے) "میں مشرق میں رہنا!
ہیں۔ اُدھر خدا۔ یہ کیا اندھیر ہے"
لیڈی ھاردول (غصے سے) "خدا کے لئے
اسی دوہائی نہ مچاؤ۔ ورنہ ہم بھاگ جائیں گے"
ڈیوک "بھاگ کہاں جاتا ہے۔ آؤ ناز وہیں مار
ڈالکر ذرا باغ کی سیر کریں"
لیڈی "تمہارے ساتھ۔ ہرگز نہیں۔ یہ کبھی نہ ہو گا
دیکھنا مہربانی کر کے سب پھول اور گلدستہ کو نہ
چھونا۔ اپنے دستور کے مطابق انہیں توڑ ہی دو گے
اور کیا کرو گے"
ڈیوک "میں کیا کروں یہ تو میری کمبختی ہے۔ ابھی
میں ایک پنکھا توڑ کر آیا ہوں جو لیڈی ڈی
وردی ماسٹل نے میری بی بی کو تحفہ کے طور پر
دیا تھا" یہ کہتے ہوئے وہ لوٹتا ہوا دیوار کے ساتھ
جا لگا اور بیلوں میں جو دیوار پر چڑھی ہوئی تھیں
الجھ گیا۔ کچھ بیلیں تو اُس نے لپیٹ اوپر سے اتار دیں
اور کچھ رہنے دیں گویا کہ یہ کسی بڑی فتح کا نشان
ہیں۔ اس مہم سے فارغ ہو کر وہ ہنسا۔ اُس کا یہ
قہقہ ایسا تیز اور ایسا وحشیانہ اور ایسا بہرہ کرنیوالا تھا کہ
لیڈی ھاردول اسکے پاس سے بھاگ جاتی۔
مگر اُس نے ابھی چارلس رابرٹ (مسریلٹ کا
کمانڈنٹ) کو دیکھ لیا۔ جو کہ سامنے سے آ رہا تھا۔

لیڈی ہارول چاہتی تھی کہ اب وہ وقت میں اس سے
لڑے اتنے میں وہ ڈیوک پاس پھر بیٹھ گئی -

ڈیوک - لیڈی سراج اب بتاؤ کہ ان سرسوں کے
ساتھ میں دیوتا نظر آتا ہوں کہ نہیں - بھلا پھر میں
نہیں ایک کہانی سناؤں "

سراج - (کرجی سے) "میں جی صاحب میں نہیں
سننی "

ڈیوک "نہ سنو - اسمیں تمہارا ہی نقصان ہے - ہم
لیڈی فان بولی کو سنائیں گے - وہ بھی آگئی ہے "
میڈیم فان بولی - پچاس برس کی ایک موٹے قد
کی لیڈی تھی - اُسکی صورت وضع میں بڑی سلاوٹ
تھی - اور اُسکو دیکھکر خواہ نخواہ ہنسی آجاتی تھی - اُسکی
ٹھوڑی اُسکے سینے کے ساتھ لگی ہوتی تھی - وہ جب
باتیں کرتی تھی تو اپنی آنکھ کی سفیدی کو اکثر ظاہر کرتی
تھی - اور ہمیشہ اپنے روح کی خواہشیں روح کی حالتیں
اور اپنے روح ہی کی تکلیفوں کی باتیں کیا کرتی
تھی - اس ... دن تمام بیہودگیوں کے علاوہ اُس نے
ایک اور بیہودگی یہ کی ہوئی تھی کہ طوطے کی رنگ کی
ایک بہت بڑی پگڑی باندھی ہوئی ہے "

ڈیوک - پھر میں تو یہی کہانی میڈیم فان
بولی ہی کو سناؤں گا "

میڈیم - (نزدیک آکر اور اپنی آنکھوں کی سفیدی
دکھاکر) "ڈیوک صاحب کیا بات ہے "

ڈیوک "میڈیم - تمہاری خاطر ایک کہانی رکھی ہوئی ہے
جو بڑی ہی لغو اور بڑی ہی بیہودہ اور بڑی ہی لچر ہے "

میڈیم "جب وہ کہانی ایسی گندی ہے - تو کون ایسا
مکروہ طبع شخص ہوگا جو اُسکے سنانے کی جرات کریگا "

ڈیوک "بیشک میڈیم میں - میں جانتا ہوں کہ یہ ایسی
کہانی ہے کہ ایک سو برس کی بڑھیا بھی اُسکو سنکر شرمندہ
ہو جاوے - مگر میں جانتا ہوں کہ تم ایسی کہانیوں کی
بڑی شائق ہو - سو لو سنو "

میڈیم " میں نہیں خیال کر سکتی کہ کس طرح آپ "—

ڈیوک "اچھا اگر تم سننا نہیں چاہتیں تو ہرگز نہیں سناؤنگا
یہ عجب کہانی میں نے ارادۃً تمہارے واسطے رکھی تھی
سر خبر - میڈیم یہ تو بتاؤ کہ تم نے اپنی پوشاک کی نرالی
اور بالکل کے لئے ہمیشہ سے مشہور ہے یہ کیا ہے جو آج
تمنے اپنے سر پر رکھ لیا ہے - سچ کہتا ہوں مجھے تو یہ ایسا
معلوم ہوتا ہے جیسے تم نے طوطے کی ہنڈیا سر پر اُٹھائی ہوئی
ہے " یہ کہکر وہ پھر کھلکھلا کر ہنسا -

میڈیم - (خفا ہوکر) "اگر تم مسٹریس سے صرف اسی
لئے واقف ہوئی ہو کہ پھر اپنے مکروہ ٹھٹھوں سے لوگوں کو
تنگ کرو - جو صرف اسلئے برداشت کئے جاتے ہیں
کہ تم نیم دیوانہ خیال کئے جاتے ہو تو بہتر ہوگا کہ تم پھر وہیں
ہی چلے جاؤ " یہ کہکر وہ مور کی طرح اتراتی ہوئی چلی
گئی "

ڈیوک "لیڈی سراج اگر تم مجھکو پکڑ کر رکھوگی تو میں
جاکر اس مکروہ لیڈی کی طوطے کی ہنڈیا ٹکڑے ٹکڑے
کر دوں گا - مگر نہ - میں اُسپر رحم کرتا ہوں - وہ تم پر

ہا ہا ہا اس قہقہے سے ننا و باکہ ڈیوک کو صرف غصہ
نہیں لگا۔

اتنے میں اس نے چارلس رابرٹ کو دیکھ لیا اور پکارا
"مسٹر چارلس رابرٹ آگیا ہے۔ بڑا اچھا گانا ہے لیڈی
صاحبہ اسے آنے دو۔ تو ہمکو ایک تماشا دکھاؤں کہ
تو نے اسکی ملاقات کراؤں"

سراج بڑی بے ادبی سے اسکی طرف منہ کرکے
"مہربانی کرکے ہمکو دق نہ کرو۔ اور جاؤ"

جبکہ مسٹر چارلس رابرٹ آہستہ آہستہ آرہا تھا اور
اپنا ظاہر کرتا تھا کہ گویا وہ پھولوں وغیرہ کو دیکھنے میں لگا
ہوا ہے۔ ڈیوک ڈبوسرنی نے چالاکی سے سراج
کے عطردان پر ہاتھ ڈالا اور آہستہ سے اور بڑی احتیاط
سے اسکے سہری ڈھکنے کو اتارنے میں مشغول ہوا۔

مسٹر چارلس رابرٹ آہستہ آہستہ آرہا تھا۔ اسکا قد لمبا
تھا۔ اسکی خط وخال بالکل باقاعدہ اور مناسب تھی۔
اسکی ناک بڑی بانکی اور بادام تھی۔ باوجود ان سب
باتوں کے اسکی صورت میں لطافت اور دل لبھانے
والی کشش نہیں پائی جاتی تھی۔ اسکی رفتار میں بھدا پن
تھا۔ اور اسکے ہاتھ اور پاؤں گنواروں کیسے بے ڈول
اور بدقطع ہے۔ جب اس نے لیڈی ہارول
کو دیکھا تو اس نے ایسی احمقانہ اور بھولا سا چہرہ پر بنا لی
پیچ و خم کے آثار ظاہر کرنے شروع کئے۔ اور اپنے
آپکو انسان تمال اور البابختہ خاطر ظاہر کیا کہ لیڈی ہارول
کے دل میں خواہ نخواہ ان باتوں کا خیال آگیا تو چند سٹے پہلے

سراج نے اسکی بابت کچھ نہیں۔ اتنے میں وہ
نزدیک آگیا۔ ڈیوک ڈبوسرنی نے اسکو روک کر
"اوہو۔ کمانڈنٹ صاحب گڈ امورننگ۔ اسدن سے
پھر کبھی آپکی زیارت ہی نہیں ہوئی۔ کیوں خیر تو ہے
بڑے اداس سے ہو رہے ہو"

ایم رابرٹ نے لیڈی ہارول کیطرف ایک اور
سکائت بھری نگاہ ڈالی اور بڑی پردرد لہجہ
میں کہا "جی صاحب میرا حال نہ پوچھئے۔ میں بڑی
دکھ کی حالت میں ہوں"

ڈیوک "خدا خیر رکھے۔ کیا آپکی ابھی تک وہ پھڑکنے
کی بیماری دور نہیں ہوئی"

اس گستاخانہ سوال پر پہلے تو کچھ دیر تک ایم رابرٹ حیران
رہا۔ لیکن پھر اسکا چہرہ غصے سے سرخ ہوگیا اور وہ
بڑی تیز اور تند آواز میں بولا "میں سمجھتا ہوں کہ آپکو میری صحت
کی اتنی فکر ہے میں امید کرتا ہوں کہ آپ کل ضرور
میری تلاش کرکے مجھے ملیں گے" (ایسہ اسبات کی
طرف اشارہ ہے کہ مجھسے ڈوئل لڑو)۔

ڈیوک "ہیں۔ اتنی جلدی۔ بہت خوب۔ میں
بھی دونگا" ایم چارلس رابرٹ سلام کرکے چلا گیا۔

ڈیوک "دیکھیں لیڈی صاحبہ اگر بگر خوب ٹھٹھہ ہوا"
وہ آگے کچھ اور بولنے ہی کو تھا کہ سراج جلدی سے
اسکے پاس سے اٹھکر چلی گئی۔ لیڈی ہارول کے
روبرو جو اسکے عاشق کمانڈنٹ کی بے عزتی ہوئی
تو اسکے دلکو بڑا صدمہ پہونچا۔ اسکو اسبات کا بھی خطرہ ہو گیا

کہ کس طرح ڈول۔ یہ حادثہ بس رحم کے
خیال سے خوش ہیں اگر وہ اٹھی اور سرل کے ساتھ راپرٹ
چارلس کے پاس گئی اور اسکے پاس پہر کر اسکے کان
میں کہہ گئی۔ کل ایک بجے میں۔ ہاں آؤں گی۔ اسکے بعد
وہ ہال سے فوراً ہی چلی گئی۔

مسٹر ڈلف کی اس ہال میں حقیقت سے غرض یہ ہی
غرض۔ یہی کہ وہ ہال دینے والوں کی دعوت کو قبول
کرکے انکو خوش کرے بلکہ اسکی بڑی بھاری غرض یہ ہی
کہ وہ تحقیق کرے کہ لیڈی ہارول کی نسبت جو اسکے
شکوک تھے وہ آیا سچے تھے یا بالکل خیالی اور بے بنیاد تھے
اور آیا وہی مسز سلیٹ کی کہانی کی ہیروئن ہی یا
کوئی اور۔

ہال سے آنے کے بعد رڈلف پہرا ادہر ادہر پہرا کہ
کہیں اسکو لیڈی ہارول ملے۔ مگر اسکی یہہ مراد
پوری نہ ہوئی۔

وہ ایک کمرے کے دروازہ میں کہڑا تہا کہ اس نے لیڈی
ہارول اور چارلس راپرٹ کے درمیان وہ واقعہ ہوتا
ہوا دیکہا جو ڈیوک ڈلبوسرنی کے تسخر کے بعد
ہوا تہا۔ وہ لیڈی ہارول اور اس خوبصورت لمبے
آدمی کے درمیان ایسی نگاہیں دوڑتی دیکہ کر تاڑ گیا
کہ وہ وہی شخص ہے جسکا نام کمانڈنٹ ہے اور
روڈی ٹمپل میں رہتا ہے۔

ان باتوں کی پوری پوری تصدیق کرنیکے لئے وہ پہر
اندر آیا۔ چند منٹ کے بعد اس نے پہر چارلس راپرٹ
کو دیکہا۔ وہ اسوقت بڑا خوش معلوم ہوتا تہا اور اسکی خوشی
کی بڑی وجہ یہی معلوم ہوئی کہ لیڈی ہارول نے اس دفعہ خود
اپنی مرضی سے اسکے پاس آنیکا اقرار کیا تہا۔

مسٹر ڈلف فوراً مرلی کی تلاش میں گیا جب اسکو
وہ ملا تو اسنے اسکو کہا "اس لمبے قد کی آدمی کو
دیکہتے ہو جو اس جہنڈ میں کہڑا ہے"

مرلی "وہ لمبا جوان آدمی۔ ایسا خوش خوش معلوم ہوتا
ہے۔ ہاں حضور میں اسکو دیکہتا ہوں"

رڈلف "اسکے پاس جاؤ اور اسکو جتانے کے بغیر
ایسی اونچی آواز میں کہ وہ سن سکے کہو 'میری پیاری
امی دیر کروں'"

مرلی نے رڈلف کیطرف حیران ہوکر دیکہا۔ اور
بولا "کیا حضور چاہتے ہیں کہ میں سچ مچ یہہ حرکت
کروں"

رڈلف "میں سچ مچ چاہتا ہوں۔ اگر وہ یہ الفاظ
سننے پر پیچہے مڑے تو ایسی طرز اختیار کرو کہ گویا تمنے
وہ لفظ نہیں بولے اور تمکو خبر ہی نہیں"

مرلی "بہتر حضور۔ اگرچہ مجہے اس سب معاملے کی
ذرا بہی خبر نہیں کہ یہہ کیا بات ہے پہر بہی بندہ حاضر ہے"

رڈلف اب ایسی جگہ کہڑا ہوگیا کہ مرلی اور راپرٹ
کو اچہی طرح سے دیکہہ سکے۔ مرلی نے اسکے پیچہے ہوکر
وہ جملہ جو رڈلف نے کہا تہا بولا۔ سنتے ہی ایم چارلس
راپرٹ اچانک پیچہے مڑا اور بیوقوفوں کیطرح ادہر ادہر
دیکہنے لگا۔ مرلی ایسا احمق نہیں تہا کہ اپنے آپکو

ظاہر کردے۔ اُسکے چہرہ پر گھبراہٹ کے کوئی آثار پیدا نہوے
اور رابرٹ جاوس نے ہیبرا اِدہر اُدہر تاڑا۔ اگر اُسکو کچہہ
پتہ نہ لگا کہ یہہ الفاظ کیسے بولے ہیں جنہوں سے کہ اُسکو
سرسلٹ کی گہنونی صحبت اور اُسکا دہوکا یاد دلایا
جو اُسکو لیڈی ہاردل کے رو ڈی ہٹل میں آکر یہہ چلا جانے
پر لگا تہا۔

اس مہم کو سر انجام دیکر مرلی پہر رڈلف کے پاس آگیا۔
اور بولا "لو حضور جب میں یہہ الفاظ بولے تو وہ جوان
آدمی اسطرح سے پیچہے مڑا کہ گویا میں نے اُسکو کاٹا ہے
کیا الفاظ میں کوئی جادو ہے"

رڈلف نے کہا "بیشک اُنمیں ضرور جادو ہے کہ انہوں سے
مجہے اسبات کے معلوم کرنے میں مدد دی ہے جسکے جاننے
کی مجہے اتنی فکر تہی"

رڈلف۔ کا شک جب مبدل بہ یقین ہو گیا۔
اور اُسکو لیڈی ہاردل پر اس غلطی کیواسطے بڑا
رحم آیا۔ یہہ غلطی اسلئے زیادہ خطرناک تہی کہ شاید
سراج بہی اسمیں شامل تہی۔ اس دریافت کے ساتہہ
ہی اُسکو معلوم ہوگیا کہ مارکوئس ہاردل کے غم کا
باعث یہی ہے کہ اُسکو اپنی بی بی پر شک ہے۔ اسبات
سے اُسکو رنج ہوا کیونکہ وہ مارکوئس ہاردل کو
بہائیوں کیطرح پیار کرتا تہا۔ اُسکو خیال آیا کہ لیڈی
ہاردل نے اپنے خاوند پر جس شخص کو ترجیح دی ہے وہ اُسکے
بالکل ناقابل ہے۔ اب وہ اس لیڈی ہاردل کی عزت
بچانے کے لئے کیا تجویز کرے۔ یا کہاں ابہو کر جیکا اس کی
ہوسے عربی اور بے بنیادی کو دکہہ رہا ہے۔ یا اُسکو بچانے
کی کوئی تجویز نکالی۔

وہ انہیں خیالوں میں مستغرق تہا۔ کہ ڈیگران آگیا
اور مرڈلف کو مخاطب کرکے بولا "اگر حضور خدمت
کے لئے میرے ساتہہ اس حال میں چلیں جو اسکے
دائیں جانب واقع ہے اور جو اسوقت بالکل خالی پڑا ہے
تو میں حضور کی خدمت میں اس تحقیقات کے نتائج
عرض کردوں جو حضور نے میرے سپرد کی تہی"

رڈلف یہہ سنکر سرن کے پیچہے ہو گیا۔
جب وہ اس حال میں پہونچے تو سرن بولا "پیرس
میں صرف ایک ہی ڈچز ہے جسکے نام کے پہلے
حرف ن اور ل ہو سکتے ہیں۔ وہ ڈچز ڈی لوسرنی
ڈیوک لوسرنی کی بی بی ہے۔ اُسکا پورا نام ناٹرامٹ
تہا۔

وہ خود تو اسجگہ نہیں ہے مگر میں نے اُسکے خاوند کو دیکہا ہے
جو پانچ مہینے ہوئے مشرق کیطرف گیا تہا مگر تین
چار روز سے اچانک ہی واپس آگیا ہوا ہے"

پڑہنے والے کو یاد ہوگا کہ رو ڈی ہٹل والے گہر میں
قصر پرائڈ امانٹی کے کمرہ کیطرف جو سیڑہی جاتی
تہی اُسپر رڈلف نے ایک رومال اٹہایا تہا جو
آنسوؤں سے تر تہا۔ اور جسکے کونے میں حروف
ن اور ل تہے جنکے اوپر ڈیوک کے تاج کا نشان تہا
رڈلف کی مرضی تہی کہ اس عورت کا پتا معلوم کرے
جس سے یہہ رومال گرا تہا۔ اُس نے اسبات کے لئے

سرن گراں کو مقرر کیا تھا - سرن نے عرض کی حضور جس شخص ڈچز تھیں سٹ کے نام خط معلوم کئے تھے اور وہ اطلاع ہم پہونچائی تھی جو ہمنے اور بیاں کی ہے - مسٹر ڈلف اسباب کو سنکر فوراً سب معاملہ سمجھہ گیا - اسکو ڈچز سوسرانی سے کوئی خاص تعلق نہ تھا - مگر جب اسنے خیال کیا کہ اس حرامی عورت نے جو ضرور پولی ڈوری تھا اس لیڈی کے گھر کا حال کو اسکے پیچھے بہیجکر بیا منگا یا ہے اور وہ کمبخت ضرور اس بہید کو اپنی گندی اغراض میں استعمال کریگا - تو وہ کپکپا اٹھا -

سیرن گراں نے حضور بعض اوقات اتفاق بھی عجیب ہوتا ہے "

رڈلف نے ہاں سچ ہے - مگر تمنے یہہ بات کیوں کی ہے "

سیرن نے حضور شٹ ایم ڈی گرینگ نے مجھکو سوسرانی کی بابت اطلاع دیتے رہا تھا اور یہہ کہہ رہا تھا کہ ڈیوک ڈی سوسرانی کا اچانک واپس آجانا اسکی بی بی ڈچز سوسرانی اور ہیرس کے ایک نے شریف آدمی وائیکونٹ سنٹ ریمی کے لئے بڑا افسوس اور حسرت کا موجب ہوگا تو سفیر صاحب نے مجھے کہا کہ وائیکونٹ سنیٹ ڈی ریمی ابہی گیرول سٹین کی سفارت کے ساتھہ اتاچی مقرر ہوا ہے - اور حضور سے ملاقات کرنی چاہتا ہے - کیا حضور اسکو سلام عرض کرنیکی اجازت دیں گے "

مسٹر ڈلف - (بے صبری سے) نہ جی تو نہیں چاہتا مگر انکار کرنا بہی اچھا نہیں - سفیر صاحب کو کہدو کہ میں ڈی سنٹ ریمی کی سلام لینے کے لئے تیار ہوں "

باوجودیکہ رڈلف کی دلی آرزو تھی کہ اس شخص کے منہ نہ لگے تاہم وہ ایسا بے سمجھہ نہ تھا کہ اگر وہ نا نفرت اپنا دے تو بے رخی دکہا کر اسکو اپنے سے متنفر کرے علاوہ ازیں افواہ اڑی ہوئی تھی کہ ایم ڈی سنٹ ریمی ڈچز ڈی سوسرانی کا بارا عاشق ہے اور یہہ افواہ رڈلف کی راہ جو طبیعت کو اس شخص کے دیکھنے کے لئے اکسانی کو کافی تھی -

الغرض وائیکونٹ ڈی سنٹ ریمی معہ سیکرٹری آف سٹیٹ کے رڈلف کے نزدیک آیا -

وہ پچیس سال کی عمر کا ایک خوبصورت جوان تھا - مگر اسمیں ایک نزاکت اور لطافت پائی جاتی تھی جو اسکی شکل کو دلکش بناتی تھی - اسکے بال بڑے سیاہ اور ملایم تھے - اور اسکی اونچی اور فراخ پیشانی پر بڑے ہوئے تھے - اسکی آنکھیں سیاہ تھیں اور ایسا ظاہر کرتی تھیں کہ گویا وہ کوئی ہندوستان کا باشندہ ہے - اسکے رخسارے ایسے ملایم تھے جیسے کسی بارہ برس کی لڑکی کے - اور اسکی گردن ایسی لمبی اور خوشنما تھی جیسی کسی اعلیٰ درجہ کے بت تراش کے بنائے ہوئے بت ہوتے ہیں - الغرض ایم ڈی سنٹ ریمی کا

چہرہ ایسا تہا کہ جو ایک دفعہ اسکو دیکھ لے وہ پہر اسکو
فراموش نہیں کرسکتا تہا۔
جب اُسکی جوانی ساوٹ ہی اسکا مکین ہی سے
تہا۔ کپڑے اُسکے سے سِل ہوتے۔ اُس کے گلے میں
ایک ہیرا پڑا ہوا تہا جو اپنی چمک اور رنگت میں
کوہ نور کی برابری کرتا تہا جس گاڑی پر وہ سوار ہوتا
تہا وہ ایسی شاندار ہوتی کہ شاہزادی بہی اسکو دیکھکر
رشک کریں۔ جو گہوڑے جو گاڑی کے آگے لگے ہوتے
تہے شہر اس بہر میں منتخب اور عمدہ ہوتے تہے۔
اسکا گہر جو پیرو ڈی چیلاٹ میں واقع تہا شان
و شوکت کا ایک نمونہ تہا۔ وہاں وہ بڑی بڑی
عظیم الشان دعوتیں کیا کرتا۔ دوستوں کو کہانا
کہلاکر پہر جوئے کی مجلس گرم ہوتی اور یہہ۔ راؤ اور
اسی طرح شبرات بازی میں ہزاروں روپیوں کی رقمیں
ہار دیتا۔
لوگ حسد اور بغض کی راہ سے کہا کرتے تہے کہ اسکے
اپنے پاس تو کوڑی نہیں۔ ان تمام فضول خرچیوں
اور عیاشیوں کے روپیہ وہ ڈچز ڈی بوسری
سے لیتا ہے۔ مگر وہ یہہ بہول جاتے تہے کہ ڈیوک
بیوسری باوجود اپنی بی بی کے مکاری کے اُسکی
جائداد پر پورا پورا اختیار اور تصرف رکہتا تہا اور
سینٹ ڈی ریمی کا سالانہ خرچ اسے ہزار روپیہ
سے کم ہوتا تہا۔ دوسرے لوگ یہہ کہتے تہے
کہ وہ گہوڑ دوڑ سے روپیہ کماتا ہے۔ اور اُسکی
وجہ یہہ ہے کہ جسکے ساتہہ گہوڑے دوڑاتا ہے
اسکے جاکی سواروں کو رشوت دیکر اُنکے
گہوڑوں کو سست کروا دیتا ہے۔ بعض کچہہ کہتے
ہے بعض کچہہ۔ اور اسکو اصل پتا نہیں تہا کہ وہ
ایسی عیاشیوں کے لئے کہانسے رقمیں حاصل
کرتا ہے۔
وہ ایک شریف اور معزز خاندان سے تہا۔ وہ خوش باش
تہا اور لطیفہ گو اور بڑا خوش دوست تہا۔ بڑی بڑی
دعوتیں دیتا اور بڑی بڑی شرطیں لگاتا۔ عورتیں
تو اسکی پوجا کرتی تہیں اور وہ اکثر فخر کیا کرتا تہا کہ
میرا عشق کبہی ناکام نہیں ہوا۔ اسکی دولتمندی
کا جو سرچشمہ تہا یہہ اسکو لوگوں کی نظروں میں اور بہی
عجیب و غریب بنی بنائے ہوئے تہا۔
اور بعض تو یہاں تک کہتے تہے کہ اس شیطان
سینٹ ریمی کو کیمیا کا نسخہ مل گیا
ہوا ہے۔
جب سیفر نے اُسکو روڈلف کے روبرو پیش
کیا تو اس نے کہا۔ میں بڑی خوشی سے حضور
کے روبرو وائکونٹ ڈی سینٹ ریمی صاحب
کو پیش کرتا ہوں۔ یہہ صاحب اب گیرول
سٹن کی سفارت کے ساتہہ جانیوالے ہیں۔
وائکونٹ سینٹ ریمی نے آداب بجالاکر
کہا۔ حضور معاف فرمائیں۔ میں نے سلام عرض
کرنے کے لئے بڑی بے صبری دکہائی ہے

بات یہہ ہے کہ میرا اشتیاق ذرا بہت بڑھ گیا ہوا ہے"
رڈلف "میں آپکو گیمرول سٹن میں دیکھہ کر بڑا خوش
ہوں گا۔ کیا آپ جلدی روانہ ہو جاویں گے"
ریمی "حضور جو اس جگہ تشریف رکھتے ہیں نوابی
کیا ہے"
رڈلف "آپ پیرس کی ناکی زندگی کے عادی
ہیں۔ ہمارے دربار کی سادگی شاید آپکے پسند نہو گی"
ریمی "حضور میں بڑی دلیری سے کہہ سکتا ہوں
آپکی مہربانی جو اسوقت میرے حال پر ہوتی ہے
اور جو میں امید کرتا ہوں کہ ہمیشہ رہیگی مجھکو پیرس
بھلادے گی"
رڈلف "جہانتک میرے اختیار میں ہے
میں ہر طرح سے آپکے ساتھہ اچھا سلوک کرونگا"
اسکے بعد رڈلف نے اپنے سر کے اشارے سے
جتادیا کہ ملاقات ختم ہو گئی ہے۔ وائکونٹ سلام
کر کے چلا گیا۔
رڈلف کو علم قیافہ میں بڑی مہارت تھی۔
وہ دیکھتے ہی بعض اشخاص کو اچھا سمجھنے لگ جاتا
اور بعض کو برا۔ اور انجام کار اُسکے نتیجے کی تصدیق ہوتی
ریمی کو دیکھتے ہی رڈلف کو اس سے نفرت ہو گئی
اور چند باتیں جو اُس نے اس سے کیں اُنسے وہ تاڑ گیا
کہ وہ شخص کمینہ طبع ہے اور اس سے ہر وقت اور
ہر حال میں اندیشہ ہے۔
ہم اسکے بعد سنٹ ریمی کو ایسی حالتیں دیکھینگے

جو اُسکی موجودہ حالت سے بالکل مختلف ہونگی اور
اُسوقت رڈلف کی قیافہ شناسی کی قدر معلوم
ہوگی"
اس ملاقات کے بعد رڈلف پھر باغ کیطرف گیا۔
کھانے کا وقت آ پہونچا تھا۔ اور دالان قریباً سب
خالی ہو گئے تھے۔ باغ میں ایک جگہ درختوں کا ایک
جھنڈ تھا۔ یہہ جگہ بڑی پوشیدہ تھی اور یہاں آدمی
اچھی طرح سے چھپ سکتا تھا۔ اس درختوں کے
جھنڈ کے پاس ایک دیوار تھی جسمیں ایک دروازہ تھا۔
جسمیں سے ہو کر کھانا کھانے کے کمرہ میں جاتے
تھے۔ یہہ دروازہ کھلا تھا۔ رڈلف اس درختوں
کے جھنڈ کے نیچے جا بیٹھا اور خیالات میں محو
ہو گیا۔ جبکہ اچانک اُسنے سُنا کہ اُسکا کوئی جان
پہچان اُسکا نام لے رہا ہے۔ وہ چونک کر ہوشیار
ہو گیا۔ سرا ح اپنے بھائی کے ساتھہ جھنڈ کی
دوسری طرف بیٹھی انگریزی زبان میں باتیں
کر رہی تھی۔ رڈلف نے مفصلۂ ذیل گفتگو سُنی
سرا ح "لیڈی ہارول جند منٹ کیواسطے سبرن
ڈی نرول کے مال میں گئی ہے۔ خوش قسمتی کی
بات ہے کہ رڈلف کو جو اُسکی تلاش میں تھا نہیں ملی
میں ڈرتی ہوں کہ اس شخص کا اثر اچھا نہیں ہو گا
اور میں ہمیشہ سے اس اثر کا مقابلہ کرتی رہی ہوں
اور مجھے ڈر لگا ہوا تھا۔ کہ یہہ رقیب لیڈی ہارول
میری تجاویز میں ضرور خلل انداز ہوگی۔ مگر کل امید ہے کہ

لیڈی ہارول کی عزت برباد ہو جاوے گی اور
یہہ رسمت اس طرح میرے راستے سے اُٹہہ جاوے گی
بہائی غور سے سنو۔ یہہ بات بڑی ضروری ہے"

ٹامس "تمکو غلطی لگی ہے۔ رڈلف کو تو ہارول
کا بالکل عشق نہیں ہے"

سراج "ابھی اب وقت ہے کہ میں آپکو سب بہید ساد وں
تمہارے جلاوطن ہونے کے بعد بڑے بڑے واقعات ہوئے
ہیں۔ اور چونکہ یہہ کام آج رات ضرور آج ہی رات ہو جانا
چاہئے۔ اسلئے یہہ گفتگو نہایت ضروری ہے۔ خوشی
کی بات ہے کہ ہم اسجگہ بالکل تنہا ہیں"

ٹامس "اچھا چلو۔ میں توجہ سے سنتا ہوں"

سراج "میرا یقین ہے کہ لیڈی ہارول نے جبتک
رڈلف کو نہیں دیکھا تھا اُسکے دل میں عشق کا مادہ ہی
نہیں تھا۔ مگر اُسکو دیکھتے ہی وہ سو جان سے عاشق ہو گئی
میں نہیں جانتی کہ سبب کیا ہے۔ مگر اتنا ضرور ہے کہ اسکو
اپنے خاوند کے ساتھ سخت دشمنی ہے حالانکہ وہ اُسپر
دل و جان سے فدا ہے۔ رڈلف کے دیکھنے نے اُسکے
دل میں عشق و محبت کا شعلہ بہڑکا دیا۔ مگر جب چند ہفتہ بعد اُسنے
رڈلف کی بات سنائے یہہ شعلہ زیادہ اُٹہنے نہیں
دیا۔ مگر چونکہ لیڈی ہارول کے دل میں اب عشق
کا مادہ پیدا ہو گیا تھا۔ اور ضرور تھا کہ اُسکو کوئی معشوق
ملے۔ میں نے اُسکی ایم چارلس رابرٹ سے ملاقات
کرائی۔ وہ اُسکی خوبصورتی پر ایسی ہی فریفتہ ہو گئی
جیسے کوئی کسی خوشنما تصویر پر فریفتہ ہو جاوے۔ مدتنی
سے یہہ شخص خوبصورت تو ہے مگر احمق بڑا ہے یہی
لیڈی ہارول کے پاس اُسکے اعلیٰ طبیعت اور
شریف دل کی حد سے زیادہ تعریف کی۔ ایم چارلس
کو میں نے سمجھا دیا کہ موقعہ کے بغیر گفتگو نہ کرے
اور شکل ایسی بنائی رکھے کہ جیسے کوئی عشق محبت میں
غرق ہو رہا ہے۔ اور سخت دکہہ برداشت کر رہا ہے
یہہ میں نے اسلئے کہا کہ میں لیڈی ہارول کی نیکی
اور ہمدردی کو خوب جانتی تہی۔ اُس نے میری نصیحت کے
مطابق عمل کیا۔ اُسکو گانا بھی خوب آتا تھا۔ ان سب
باتوں نے مل جل کر لیڈی ہارول کے دل میں
اُسپر رحم اور اُسکی محبت پیدا کر دی۔ اس طرح جو جگہ
اُسکے دل میں رڈلف کے واسطے تہی وہ چارلس رابرٹ
کو مل گئی۔ یہانتک تو تمنے میری بات کو سمجھہ لیا ہو گا"

ٹامس "ہاں چلو"

سراج "میں مہینے میں دو بار ملنے کا حیلہ کرتی ہوں
جہاں وہ دونو اکٹہا کانی ہیں۔ اس طرح سے انکی اچھی
گہری واقفیت ہو گئی ہے۔ مگر یہہ چھوٹی عورت
اپنے اصولوں کی عشق کی نسبت زیادہ قدر کرتی ہے
یا یوں کہو کہ اُسکے دل میں اتنی محبت نہیں کہ اصولوں
کو قربان کر دے۔ بہت دیر تک تو وہ رابرٹ کے مکان
پر جانے میں حیلہ کرتی رہی لیکن آخرکار ایک روز
رابرٹ کے منادی غم و اندوہ نے اُسکے دل کو موم کیا
اور اُس نے اُسکے مکان پر جانے کی نسبت بات کہی"

ٹامس "اچھا تو تمکو اُس نے اپنا معتمد بنا یا"

سراج: اس سے اتنا مجھکو ضرور پتا لگا کہ اسکی محبت ایم چارلس کے ساتھ ہے۔ اس سے ۔ وہ معلوم کرسکی مجھے ضرورت بھی ۔ اسلئے میں نے معلوم کرنے کی تکلیف بھی نہ اٹھائی۔ رابرٹ کو تو اسکی رضامندی حاصل کرنے اسقدر شوق بڑھ گیا کہ وہ پھولا سماتا نہ تھا۔ اس نے تا ہم تو مجھے بتا دیا۔ کہ وہ اسکو ملنے گی مگر یہ نہ بتایا کہ کب اور کسجگہ ملیگی۔

ٹامس: پھر یہ تمنے کیسے معلوم کیا؟

سراج: میرے حکم کے مطابق کارل اس روز رابرٹ کے مکان کے دروازہ پر کھڑا ہو رہا اور دیکھتا رہا۔ پہلے روز تو اسکو کچھ معلوم نہوا۔ مگر دوسرے روز دوپہر کو رابرٹ نے ایک گاڑی کی جس سے کہ اسکو روڈ ڈی ٹمپل میں ایک ٹوٹے ہوئے مکان میں جا اتارا۔ اس مکان میں وہ قریبا ڈیڑھ گھنٹہ ٹھیرا اور پھر چلا گیا۔ کارل نے پھر انتظار کیا کہ اسکے پیچھے ہی اس مکان سے کوئی نکلتا ہے کہ نہیں۔ مگر کوئی نہ نکلا۔ معلوم ہوا کہ سڑی ھارول نے اقرار توڑ دیا ہے۔ اسکی بات کی تصدیق دوسرے روز خود اسکے عاشق کی زبانی ہو گئی جو سخت مایوس ہو گیا تھا۔ میں نے اسکو صلاح دی کہ اور بھی دکھہ ظاہر کرو۔ اس نے ایسا ہی کیا کلمنس کا رحم پھر جوش میں آیا۔ پھر اس نے اقرار کیا مگر پھر نتیجہ ندارد۔ تیسری بار پھر اس نے اقرار کیا اور مکان کے دروازہ تک گئی بھی۔ مگر اسکو اصولوں نے پھر آگے نہ گذرنے دیا۔ دیکھا یہ عورت کسی بن دیش کرتی ہے۔ اور کیوں۔ صرف اسلئے کہ (میں جانتی ہوں کہ۔ اور اسی لئے مجھکو اس سے نفرت ہے) اسکے دل میں ابھی تک روڈلف کی تصویر ہے اور یہی تصویر اسکی حفاظت کرتی ہے۔ غرض پھر کلمنس نے رابرٹ سے اقرار کیا ہے اور اس دفعہ تو وہ ضرور ضرور جاویگی۔

ڈوک ڈی سوسرنی نے رابرٹ کو ایسے غور سے کہا کہ کلمنس کو اسے عاشق زار پر رحم آگیا اور اس نے اس رحم سے اقرار کر دیا ہے جو اور کسطرح سے وہ نہ کرتی پر نہ کرتی۔ اور میں یقین کرتی ہوں کہ اس دن کا اثر پورا ہوگا۔

ٹامس: اچھا تو پھر تمنے تجویز کیا سوچی ہے؟

سراج: ایم ٹامس کو خیالات کا اندازہ کرنا نہیں آتا۔ بات یہ ہے کہ کلمنس نے اسکے پاس جانیکا اسواسطے اقرار نہیں کیا کہ اسکا عشق جوش میں آیا ہے۔ بلکہ صرف اسلئے کہ اسکو رحم آیا ہے۔ رابرٹ برخلاف اسکے یہ گمان کریگا۔ کہ وہ وصال کیواسطے آتی ہے اس خیال سے وہ بھی ملاقات میں وصل کی خواہش ظاہر کریگا۔ اور شاید اصرار زور بھی دیگا۔ مگر کلمنس کی طبیعت اور قسم کی ہے۔ اس سے ضرور ضرور اسکے درمیان بگاڑ پیدا ہو جاوے گی۔ ایم چارلس کو اتنی عقل نہیں کہ موقع کی قدر سمجھے اور اس قسم کی عورت کو عقل سے قابو کرے۔ بس اسی منہ زوری سے اسکو تسخر کریگا بس اس سے اسکے دل میں روڈلف کی محبت پھر تازہ

ہوجاویگی۔ اور کام بگڑ جاوے گا"

ٹامس "خوب۔ بہتر"

سراج "میں یہہ جانتی ہوں کہ رڈلف میں اور اُسمیں دائمی نفرت اور عداوت قائم ہوجاوے۔ مجھے خود پورا یقین ہے۔ کہ وہ کلمنس پر فریفتہ ہوجاویگا اور لارڈ ہارول کی دوستی کی ذرا بھی پرواہ نہ کریگا لیکن اگر اُسکو یہہ معلوم ہوجاویگا کہ اُس نے ایم رابرٹ جیسے آدمی کے ہاتھ اپنی عزت بیچدی ہے تو وہ اُس سے متنفر ہوجاویگا اور اُسکا مُنہ تک دیکھنے کا روادار نہوگا"

ٹامس "میں نے سمجھ لیا ہے۔ تمہاری منشا ہے کہ لارڈ ہارول کو اس معاملے کی خبر کردیجاوے اور جب اُسکو خبر ہوجاوے گی تو اس طرح رڈلف کو بھی خبر پہونچ جاوے گی"

سراج "ہاں۔ اور یہہ بات بہ آسانی ہوسکتی ہے۔ کیونکہ میں نے کلمنس کی اپنی زبانی سنا ہے کہ مارکوئیس ہارول کو آگے ہی اُسپر شک ہے۔ اب آدھی رات ہے۔ ابھی ہم یہاں سے چلیں گے اور پہلے ڈاکخانہ کے پاس گاڑی سے اُترکر تم نے لارڈ ہارول کے نام لکھ دینا کہ تمہاری بیوی کل ایک بجے رو ڈی ٹمپل نمبر ۱۷ میں اپنے کسی آشنا کے پاس جاویگی۔ سو وہ اگر غیور ہے وہ ضرور کلمنس کے پیچھے جاوے گا اور نتیجہ جو ہو سو ہو۔ اس سے ہمیں سروکار نہیں"

ٹامس "یہہ کام اچھا نہیں"

سراج "اجی تم ہی تو بڑے وہمی آدمی ہو۔ کچھ پرواہ نہیں کہ کیا وسائل استعمال کئے جاویں۔ غرض یہہ ہے کہ مطلب پورا ہو۔ ایمانداری کیا میرے ساتھ جو سلوک کیا گیا ہے وہ ایمانداری کا سلوک ہے؟"

ٹامس "نہیں یہی تو وجہ ہے کہ میں تمہارا ہر طرح سے شریک ہوں خواہ میں کچھ کرنے کو تیار ہوں۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہہ کام شیطانی ہے"

سراج "کچھ ہو۔ کروگے یا کہ نہیں"

ٹامس "بہتر۔ سب کچھ ہوجاویگا۔ اس رات سب کچھ ہوجاویگا۔ مگر یہہ آواز کیسی آرہی ہے۔ درختوں کے پیچھے کسی کی آواز ہے"

سراج (فکرمندی سے) "ذرا دیکھنا کون ہے"

ٹامس اُٹھا اور اُس نے درختوں کے جھنڈ کے گرد پھر کر ہر طرف دیکھا مگر وہاں کوئی نہ تھا۔ رڈلف اُسی دروازہ سے جسکا ہمنے ذکر کیا ہے نکل گیا۔

ٹامس "کوئی نہیں ہے۔ مجھکو غلطی لگی ہے"

سراج "میرا بھی یہی خیال تھا کہ اُسوقت کسنے یہاں ہونا ہے"

ٹامس "سراج سنو۔ میں خیال کرتا ہوں کہ سراج تمہارے لئے کسیطرح بھی خطرناک نہیں ہے۔ رڈلف کے بعض ایسے اصول ہیں کہ جنکو وہ ہرگز ہرگز نہیں توڑیگا ہاں اگر ڈر ہے تو اس لڑکی کا ہے جسکو چھینتے ہوئے کہ وہ بوکیوال کے فارم میں سے گیا تھا۔ اور جسکی وہ

نہ صرف بڑی خاطرداری ہی کرتا ہے بلکہ جسکو وہ بڑی اعلیٰ درجہ کی تعلیم دلوا رہا ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ وہ کون ہے اور کسکی بیٹی ہے مگر اسکی خوبصورتی اور وہ توجہ جو رڈلف ہر وقت اسکی طرف کرتا ہے ثابت کرتی ہیں کہ اگر خطرہ ہے تو اسی سے ہے۔ اسلئے میں نے یہ ارادہ کیا کہ اسکو ہمارے راستہ سے دور کیا جاوے۔ اس غرض کے لئے ضرور تھا کہ مارم کے متعلق سب حالات معلوم کئے جاتے سو وہ میں نے معلوم کر لئے ہیں اور اب کا وقت آگیا ہے۔ الغرض میں نے میرے راستہ میں پھر وہ کانی عورت ڈالدی ہے جسکو میرا اپنا ابھی تک یاد تھا اسکا تعلق پیرس کے راہزنوں اور ڈاکوؤں کے ساتھ ہے اسلئے امید ہے کہ وہ اس مہم میں بڑا کام دیگی ہر طرح سے میں نے تیاری کردی ہے اور ہمارے برخلاف کوئی ثبوت بھی نہیں۔"

سراج: "بہت خوب۔ یہ دو ہماری رکاوٹیں دور کرکے پھر ہم اپنے اصلی کام میں لگ جاویں گے۔"

ٹامس: "جب رڈلف کو ادھر تو وہ حیرانی ہوگی کہ وہ لڑکی جسکی امن پانے بعد کسطرح پرستش شروع کی ہوئی تھی غائب ہوگئی ہے اور ادھر یہ کھلی اسپر ہوگی۔ کہ اسکی چاہتی معشوقہ لیڈی ہارول بنا میں پکڑی گئی ہے تو ضرور ہوگا کہ ہم اسکو جتادیں کہ وہ لڑکی جسکا ہر وقت ماتم کرتا رہتا ہے ابھی تک زندہ ہے اور پتا

ٹامس: بس لوگ کہا کرتے ہیں کہ ہٹنے کو ہے۔ ابھی ہارول کو خبر کرنی ہے اور بہت دیر ہوگئی ہے۔ چلو چلیں۔"

سراج: "اُسوقت آدھی رات کو جو اسکو یہ خبر ملیگی تو وہ ضرور اسکو سچا جانیگا۔"

یہ کہکر سراج اور اُسکا بھائی سعبر کے مکان سے چلے گئے۔

ستائیسواں باب

(اقرار اور جانے ملاقات)

رڈلف نے سنا کہ لیڈی ہارول کی بربادی کی کیا کیا تجاویز ہو رہی ہیں تو وہ سراج اور اسکے بھائی کی آخری گفتگو سننے کی غرض ہی چلا گیا یہ ارادہ کرتے ہوئے کہ خواہ کچھ ہو لیڈی ہارول کو اس خطرے سے خبر کردے جو اسکے سر پر لٹک رہا تھا۔ اسکو اس سازش کی کچھ خبر نہ تھی جو غریب فلبورڈی پیری کے برخلاف ہو رہی تھی۔

اس ارادہ سے رڈلف نے لیڈی ہارول کی تلاش شروع کی مگر باوجود بڑی تلاش کے وہ اسکو مل نہ سکا۔

لیڈی ہارول سخت مضطر اور گھبرائی ہوئی پہلے تو سڈیم سروال کے ہاں تھوڑی دیر کے لئے گئی تھی مگر آخر اسکو گھبراہٹ نے بیٹھنے نہ دیا تھا اور گھر چلی گئی تھی۔ اس گھبراہٹ سے سب خرابی پیدا ہوئی۔

رڈلف نے بیرن گران کو بلاکر کہا کہ سڈیم سروال

کے ہاں جاؤ اور وہاں **لیڈی ہارول** کو بل کر میری طرف سے کہو کہ میں اسکو ملنا چاہتا ہوں اسلئے کہ ایک بڑا ضروری کام ہے جو اسوقت ہو جانا چاہئے"

ببہران گران گیا مگر لیڈی ہارول چلی گئی ہوئی تہی ناکام واپس آیا۔ **رڈلف** مایوس ہوگیا۔ اُسنے ارادہ کیا ہوا تہا کہ لیڈی کو سراچ کی شرارت کی اطلاع دیدی اس طرح سے سراچ کا خط بالکل ایک بہتان خیال کیا جاویگا اور اُسکی عزت بچ رہے گی۔ مگر کچہہ پیش نہ گئی خط ایک سے پہلے پہلے مارکوئس ہارول کے پاس جا پہونچا۔

. . . .

. . . .

صبح کا وقت ہے **لارڈ ہارول** اپنی خوابگاہ میں اِدہر اُدہر پہر رہا ہے۔ بستر بالکل بے ترتیب ہوا ہوا ہے ایک شمعدان نیچے گرا ہوا ہے۔ ایک میز اور ایک کرسی اُلٹی پڑی ہیں ایک بلور کا پیالہ ٹکڑے ٹکڑے ہوکر فرش پر پڑا ہے۔ اور کتابوں والی الماری سے سب کتابیں گر کر اِدہر اُدہر پڑی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ کمرے میں بڑی مدہوشی حرکتیں کسی شخص نے کی ہیں"

لارڈ ہارول تیس برس کی عمر کا ہے۔ اُسکا چہرہ شریفانہ حلیم اور خوشنما ہے۔ مگر نہ اُسپر سُرخی ہے اور نہ گوشت اُس نے اپنی شام کی پوشاک پہنی ہوئی ہے۔ اُسکی گردن ننگی ہے۔ اُسکا کُرتا بالکل پہٹا ہوا ہے کہیں کہیں خون سے داغدار ہے۔ اُسکے سر کے بال بجائے اسکے کہ کنگہی کئے ہوئے ہوں اسکی پیشانی پر بے ترتیب اُلجہے ہوئے ہیں کچہہ دیر اِدہر اُدہر پہرنیکے بعد **لارڈ ہارول** انگیٹہی کے آگے کہڑا ہوگیا ہے۔ اگرچہ تمام رات سخت سردی رہی ہے۔ لیکن انگیٹہی بالکل ٹہنڈی رہی۔

انگیٹہی کے سامنے کہڑے ہوکر **لارڈ ہارول** اسی جیب سے خط نکالتا ہے اور صبح کی مدہم روشنی سے اُسکو بڑی جلدی نگاہ سے پڑہتا ہے۔ آگے یہہ الفاظ اُسکی نظر پڑتے ہیں۔ کل ایک بجے تمہاری بی بی وڈی ٹیل نمبر ۷ میں جاوے گی اسکے پیچہے جاؤ اور سب کچہہ تمکو معلوم ہو جاوے گا" اس خط کو پڑہکر جو پہلے ہی کئی دفعہ پڑہا گیا تہا۔ **ہارول** کے ہونٹ مارے غضب کے نیلے ہو جاتے ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسکو جنون ہو جاویگا اسے میں ایک نوکر نے دروازہ کہولا۔ یہہ نوکر بوڑہا تہا۔ اور اسکا چہرہ بڑا بہلے مانسوں والا تہا۔ مارکوئس نے جلدی سے اپنا سر پہیرا اور اُسکی طرف دیکہا اور سختی سے کہا "یہاں کیا چاہتے ہو" جواب دینے کی بجائے نوکر نے بڑی گہبراہٹ اور حیرانی سے کمرے کی بُری حالت کو دیکہا۔ اور وہ پکار اُٹہا۔ "یہہ کیا بات ہے۔ آپکے کُرتے پر تو خون لگا ہوا ہے۔ حضور نے مجہے کیوں نہ بلایا"

لارڈ ہارول "چلے جاؤ"

نوکر "معاف فرمائیے۔ آگ بہی جلتی۔ حالانکہ اسی سردی ہے۔ اور پہر خاص کر کے"

لارڈ ھارول ”خاموش رہو اور چلے جاؤ“

نوکر۔ (کانپتے ہوئے) ”مگر حضور نے حکم دیا تھا۔ کہ ایم ڈبلٹ آج صبح دس بجے حاضر ہو۔ سو وہ معہ نوٹری کے نیچے حاضر ہے“

مارکوئس ”ہوں۔ جب آدمی دولتمند ہو تو چاہئے کہ وہ اپنے کاروبار کی طرف توجہ کرے۔ بیشک دولت ایک بڑی برکت ہے۔ اچھا ایم ڈبلٹ کو میرے مطالعہ خانہ میں لے آؤ“

نوکر ”حضور وہ وہیں ہے“

مارکوئس ”میرے کپڑے مجھے دو۔ جلدی۔ میں باہر جانا چاہتا ہوں“

نوکر ”بہت بہتر حضور“

مارکوئس (نرمی سے) ”جوزف۔ جیسا میں کہوں ویسا کرو۔ کیا لیڈی ھارول ابھی اٹھی ہے یا نہیں“

مارکوئس ”جب وہ کمرہ سے نکلا کرے تو مجھے اطلاع دینی“

نوکر ”حضور بہت بہتر“

مارکوئس ”ولیم کو کہو کہ آوے اور تمکو مدد دوے ورنہ کام نہیں ہوگا“

نوکر ”لیکن حضور پہلے ذرا مجھکو اجازت دیں کہ میں سامان کو ذرا درست کر دوں۔ کیونکہ پہلا ایک لمحہ میں معلوم کر لیا جاوے گا۔ اور پھر اس سے جو کچھ ہوا ہے اسکا قیاس کرنا کچھ مشکل نہیں ہوگا“

مارکوئس ”بھلا تو اگر وہ دیکھ لیں گے تو پھر کیا اندھیر پڑ جاوے گا“ یہ کہکر مارکوئس اپنی بندوقوں اور طمنچوں وغیرہ کو جو ایک طرف پڑے ہوئے تھے دیکھنے میں لگ گیا۔ جبکہ جوزف لباس وغیرہ کی درستی میں مشغول ہوا۔ مارکوئس کو ہتھیار دیکھنے سے تسلی ہوگئی اور اس نے جوزف کو کہا۔ ”مجھے ڈر ہے کہ میں نے اوپر والی شکار کھیلنے والی بندوقوں کو صاف نہیں کیا“

نوکر ”حضور نے مجھکو انکے صاف کرنیکا حکم نہیں دیا تھا“

مارکوئس ”میں نے حکم دیا مگر تمکو یاد نہیں رہا“

نوکر ”حضور بہر سدہ عجز سے گذارش کرتا ہے کہ“

مارکوئس ”اچھی حالت میں ہونگی۔ بگڑا کیا ہے“

نوکر ”حضور ابھی پورا ایک ہفتہ بھی نہیں ہوا کہ وہ لوہار کی دوکان سے آئے ہیں۔“

مارکوئس ”خیر۔ شاید میں نے کل باہر سوں شکار کو جانا ہو۔ سو میں کپڑے بدلتا ہوں تم انکو لے آؤ کہ میں انکو دیکھ بھال لوں“

کمرہ بالکل ٹھیک ٹھاک ہو گیا۔ ایک اور نوکر آیا اور دونو نے مارکوئس کو کپڑے پہنائے۔ پوشاک پہن کر مارکوئس اپنے مطالعہ خانہ کیطرف گیا جہاں ایم ڈبلٹ اسکا لٹوارڈ اور ایک نوٹری اسکا انتظار کر رہے تھے۔

ڈبلٹ ”حضور۔ نوٹری نے کاغذ لکھ کر تیار کر دیا ہے

حضور ذرا اسکو پڑھ لیں اور اپنا دستخط اُس پر فرما دیویں"

مارکوئیس۔ "ایم ڈبلٹ کیا تمنے اسکو پڑھ لیا ہے"

ڈبلٹ۔ "ہاں حضور پڑھ لیا ہے"

مارکوئیس۔ "تو بس کافی ہے۔ میں دستخط کر دیتا ہوں"

کاغذ پر دستخط ہوگئے اور نوکر چلا گیا۔

ڈبلٹ۔ (خوشی سے) "اُسوقت حضور کی زمینوں کی آمدنی چھبیس لاکھ روپیہ سالانہ ہے۔ اور حضور اتنی آمدنی کسکی شاذ و نادر ہوا کرتی ہے"

مارکوئیس۔ "او۔ ایم ڈبلٹ میں ایک بڑا خوش آدمی ہوں۔ چھبیس لاکھ روپیہ سالانہ۔ اور کونسی خوشی اس سے زیادہ ہوسکتی ہے"

ڈبلٹ۔ "اور اسمیں ابھی وہ چالیس لاکھ روپیہ شامل نہیں جو حضور کا بنک میں جمع ہے"

مارکوئیس۔ "بیشک۔ میرے پاس خوشی کے ساری سامان ہیں میں بڑا خوش ہوں۔ سچ مچ بڑا خوش ہوں"

ڈبلٹ۔ "حضور خدا کا شکر ہے کہ حضور کو کسی بات کی کمی نہیں۔ حضور کے پاس جوانی بھی ہے۔ دولت بھی ہے اور صحت۔ غرض سب کچھ ہے۔ اور سب سے بڑھکر یہہ کہ حضور مسدیم صاحبہ لیڈی ہارول جیسی عورت کے خاوند ہیں۔ اور ایک چھوٹی پیاری لڑکی کے والد ہیں جو کہ بالکل ایک فرشتہ معلوم ہوتی ہیں"

یہاں نہیں کہا جا سکتا کہ ان باتوں نے مارکوئیس کے دل کی حالت کیا کر دی۔ مگر خیر سیٹپورڈ کیطرف ایک بڑی پر تپاک نگاہ ڈالکر اُس نے کہا "چھبیس لاکھ سالانہ کی آمدنی۔ بی بی جیسی کہ میری ہے۔ بچہ جیسا مجھے خدا نے دیا ہے۔ اور کسی بات کی ضرورت باقی نہیں تمنے یہی کہا ہے نہ"

ڈبلٹ۔ (سادگی سے) "نہیں حضور ابھی لمبی عمر چاہئے۔ تاکہ حضور اپنی لڑکی کی شادی بھی دیکھیں اور داماد بھی۔ میں سچ کہتا ہوں کہ میری یہہ بڑی خواہش ہے کہ حضور کو اُسوقت دیکھوں۔ جب حضور دادا کہلا دیں"

مارکوئیس۔ "ایم ڈبلٹ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم خواب دیکھ رہے ہو"

ڈبلٹ۔ "حضور بڑے مہربان ہیں۔ کیا میرے لئے کوئی اور حکم ہے"

مارکوئیس۔ "کوئی نہیں۔ بھلا ٹھہرو۔ تمہارے پاس کسقدر نقد روپیہ موجود ہے۔"

ڈبلٹ۔ "حضور کوئی تیس ہزار روپیہ اخراجات کے لئے ہوگا"

مارکوئیس۔ "یہہ سب روپیہ لاؤ اور جوزف کو دکھاؤ"

ڈبلٹ۔ "حضور ایک گھنٹہ کے اندر اندر حکم کی تعمیل ہوگی۔ کیا کوئی اور حکم ہے"

مارکوئیس۔ "نہیں" ڈبلٹ سلام کرکے چلا گیا۔ جونہی وہ نکلا۔ مارکوئیس ایک آرام چوکی پر بیٹھ گیا۔ اسکا جگر چاک چاک ہو رہا تھا اور اُسکا

کلیجہ پھٹ رہا تھا۔ اُسنے اپنے چہرہ کو اپنے ہاتھوں سے ڈھانپا اور زار زار رویا۔

سر اجر کے خط آنیکے بعد یہہ پہلی بار تھی کہ وہ رویا۔ آخر اُسکا دکھ جنوں کی جانب کے قریب ہوگیا اور وہ دیوانہ وار پکارا۔ "واہ آسمان بھی تمسخر کرتا ہے کہ میرے جیسے آدمی کو دولتمند سا بناتا ہے۔ اب میں اپنی سنہری صندوقوں میں کیا کہوں۔ اپنی شرم اپنی بے عزتی۔ کامیس کی بے عزتی۔ ہے ظالم۔ وہ بے عزتی جسکا داغ میری معصوم بچی کی پیشانی پر ہمیشہ کیلئے رہیگا اگر کبھی یہہ معاملہ ظاہر ہوجاوے۔ ہاں اُسپر رحم"

اُسکے بعد پھر اچانک اُسکی آنکھیں شعلہ زن ہوگئیں۔ اُسکے ہونٹ ملگئے اور وہ غصہ ناک آواز میں پکار اٹھا "ہوں۔ حل۔ کمبخت عورت۔ اب میں سمجھتا ہوں کہ اُسکو مجھسے کیوں نفرت ہے مجھے اُسکو نفرت اور ڈر آتا ہے۔ تھا۔ میرا غصہ درست ہے۔ بجائے اسکے کہ وہ مجھسے نفرت کرے کیا اُسکو مجھپر رحم نہیں آتا جاتے۔ (زیادہ جوش سے) نہیں نہیں خون خون دونو کا خون۔ دونو کا خون کیونکہ اُس نے غالباً اُسکو سب کچھ بتادیا ہوگا"

اس خیال نے اسکے جوش کو اور بھی زیادہ کردیا۔ اُسنے اپنے ہاتھ آسمان کیطرف اٹھائے۔ اور اپنے منہ پر ہاتھ پھیرا۔ پھر اُسکو یہہ خیال آیا کہ اپنے نوکروں کے ساتھ یہہ جوش ظاہر نہیں کرنا چاہئے۔ وہ ٹھنڈا ہو کر پھر خوابگاہ میں آیا جہاں آگے جوزف اُسکو ملا۔

مارکوئیس:۔ "اچھا صندوقیں تیار ہیں"

جوزف:۔ "حضور تیار ہیں"

مارکوئیس:۔ "اچھا۔ دیکھوں کیا لیڈی ہارول نے ابھی گھنٹہ نہیں بجایا"

جوزف:۔ "حضور مجھکو تو معلوم نہیں"

مارکوئیس:۔ "جاؤ اور دریافت کرو"

جونہی کہ نوکر باہر نکلا مارکوئیس نے الماری میں سے ایک بارود کی کپی کچھ گولیاں کچھ ٹوپیاں سے لیں اور الماری کو تالا لگا کر چابی اپنے پاس رکھی۔ پھر کمرے کی دوسری طرف جاکر اُس نے ایک صندوق میں سے دو عمدہ طمنچے منتخب کئے اور اُنکو بھر کر اپنے کوٹ کی جیبوں میں چھپا لیا۔ اتنے میں جوزف واپس آگیا۔ اور یہہ خبر لایا۔ کہ لیڈی صاحبہ اپنے لباس پہننے کے کمرہ میں ہیں"

مارکوئیس:۔ "کیا لیڈی نے گاڑی تیار کرنے کا حکم دیا ہے"

نوکر:۔ "نہیں۔ حضور گاڑیبان حکم کیلئے آیا تو اُسکو یہہ کہا گیا کہ آج ذرا سردی بہت ہے لیڈی صاحبہ باہر نہیں جاینگی۔ اور اگر گئیں بھی تو پیدل جاوینگی"

مارکوئیس:۔ "بہت خوب۔ ٹھہرو ذرا بات سنو۔ میں شکار کھیلنے باکل جاؤنگا۔ ایرسوں۔ وسیم کو کہدو کہ اس چھوٹی سیر گاڑی کو تیار کرے"

جوزف:۔ "حضور بہت خوب۔ مگر کیا حضور کو ایک چھڑی کی ضرورت نہیں"

مارکوئیس ۔ ہم نہیں کیوں تمکو معلوم ہے کہ یہاں کوئی گاڑیوں کا اڈا ہے کہ نہیں "

جوزف ۔ حضور نزدیک ہی ہے روڈی ہیل کے سرے پر "

مارکوئیس ۔ جاؤ اور مجھ جولت سے دریافت کرو کہ لیڈی هارول مجھے مل سکتی کہ نہیں "

جوزف چلا گیا اور مارکوئیس اپنے آپ سے باتیں کرنے لگا ۔ اور دیکھوں گا کہ کس پرہیزگاری کے پردہ میں اُس نے اپنے زنا کے گندے ارادوں کو چھپایا ہوا ہے عجیب ہے کہ عورت خاطر ہی آدمی کی ایسی ہی کرتی ہے دیکھتی ہی آدمی کیطرف ظاہر اُسکی محبت ہے ۔ مگر دل میں یہہ ہوتا ہے کہ تھوڑی دیر کے بعد جا کر اُسکی عزت پر ایسا داغ لگا دے جو سوائے خون کے اور کسی بات سے دہویا جاتا ہی نہیں ۔ میں احمق ہوں جب میں اُسکے سامنے جاؤں گا وہ مسکرائے گی خوشی اور مسرت ظاہر کریگی ۔ اُسکی آنکھوں سے حیا ٹپکیگی ۔ مگر کیا میں اس جھوٹے حیا کا اعتبار کروں گا ۔ ہرگز نہیں غمناز با وہ چہرہ حیا دار است باده دل گنده ۔ اور یہہ عورت اسبات کا ثبوت ہے " میری محبت دن بدن بڑھتی جاتی تہی ۔ میں روز بروز اُسکی زیادہ خاطر کرتا تہا اور کہتا تہا کہ میرے لئے دنیا میں سب کچھہ تو ہے ۔ مگر جو بدلا ملا ۔ اُوہ نہیں نہیں ۔ میں اُسکو نہیں ملوں گا ۔ میرے خیالات ظاہر ہو جاویں گے ۔ اور میرے جایز انتقام میں خلل واقع ہوگا ۔ میں اُسکو کبھی نہیں ملوں گا " اپنا کمرہ چھوڑنے پر اُس نے لونڈی کو صرف اتنا کہہ دیا کہ میں چاہتا تہا کہ لیڈی هارول سے ملاقات کروں ۔ مگر کام ضروری پڑ گیا ہے ۔ میں اب مل نہیں سکتا ۔ دوپہر کے وقت اگر خیر رہی تو اکٹھے کہانا کہائینگے " یہہ کہہ کر وہ گاڑیوں کے اڈے کیطرف گیا اور ایک گاڑی میں بیٹھہ کر گاڑیبان سے بولا ۔ لو بھائی تمکو کرایہ گھنٹوں کے حساب سے ملیگا "

کوچوان ۔ بہت خوب حضور ۔ اب ساڑھے گیارہ بجے ہیں ۔ فرمائیے کدہر چلوں "

مارکوئیس ۔ روڈی ہل چلیں ۔ وہاں ٹھہر جانا اور باغ کی دیوار کے پاس انتظار کرنا "

یہہ کہکر اُس نے گاڑی کی کھڑکیاں بند کر لیں ۔ گاڑی جلدی هارول ہوس کے سامنے جا کھڑی ہوئی مارکوئیس نے اُسے ایسی جگہ کھڑا کیا کہ جو شخص مکان میں داخل ہو یا مکان سے نکلے اُسکو وہ اچھی طرح سے دیکھہ سکے ۔

لیڈی هارول کا اقرار ایک بجے کا تہا ۔ لارڈ هارول کے دل میں ایسے پاگل بنانے والے اور بیہوش کرنیوالے خیال آ رہے تھے کہ اُسکو وقت جیسا تا ہوا معلوم ہوتا تہا ۔ بارہ بجے جبکہ مکان کا دروازہ آہستہ سے کہلا اور لیڈی هارول چپکے سی گلی میں نکلی "

مارکوئیس ۔ (دلمیں) بہت خوب ۔ وہ کسی وقت کی

امید ہے۔ نہیں چاہتی کہ وہ انتظار میں رہے "
ہوا بڑی سرد تھی۔ کلمنس نے ایک سیاہ ٹوپی اور اوسی رنگ کا رقعہ پہنا ہوا تہا۔ گلی میں سے گذرتے ہوئے اوس نے اسا رقعہ اٹھایا جس سے اوسکے پاؤں ظاہر ہو گئے
لارڈ ھارول کی نظر جوان پاؤں پر پڑی تو اوسکا دل بیقرار ہو گیا۔ اس خوبصورت اور ماہ جبین لیڈی کی شکل اوسکی آنکھوں کے سامنے پہر گئی اور وہ محبت اور عشق جو اوسکے دل میں تہا اسقدر تازہ ہوا کہ اوسکو غشی سی آگئی۔ ایک طرف محبت اور عشق۔ ایک طرف انتقام اور بے عزتی کا خیال۔ اوسکے دل میں درد پیدا ہو گیا۔ اور اوسکے دل کی بیقراری یہانتک بڑہی کہ اوسکی آواز کپکپانے لگ گئی خیر سنبہل کر وہ کوچوان سے بولا "کوچوان دیکہتے ہو وہ لیڈی جسنے سیاہ ٹوپی پہنی ہوئی ہے اور دیوار کے ساتہہ ساتہہ جا رہی ہے "

کوچوان "جی ہاں "

مارکوئس "اگر وہ کسی گاڑی میں بیٹہے۔ تو ذرا ٹہیر جاؤ جبتک کہ اسکی گاڑی روانہ ہو جاوے۔ پہر اوسکے پیچہے ہو لو "

کوچوان "بہت خوب۔ تماشا دیکہیں گے "
پیچ پیچ لیڈی ھارول نے ایک گاڑی کرایہ کی اور روانہ ہوئی۔ بس اب دونوں گاڑیاں روانہ ہوئیں ایک میں بی بی ہے اور دوسری میں خاوند مگر بیاہ دونوں کو نہیں۔ ابہی بہت دور نہیں گئے تہے کہ مارکوئس کی گاڑی ٹامس کوئس چرچ کے سامنے ٹہیر گئی۔ ھارول نے گاڑی والے سے پوچہا "کہ گاڑی کیوں ٹہرائی ہے "

گاڑی والا "اجی لیڈی گرجے میں گئی ہے اسکے پاؤں بڑے چہوٹے ہیں۔ ہیں کہ نہیں "
اسکے سننے سے ھارول کے دل میں سیکڑوں مختلف خیالات داخل ہوئے کبہی تو اوسکو خیال پیدا ہوتا تہا کہ وہ اوسے تاڑ گئی ہے۔ اور تعاقب کے بچنے کے لئے گرجے میں گئی ہے۔ پہر اوسکو خیال گذرا کہ شاید وہ خط ہی جعل ہو اور اسمیں جو کچہہ لکہا تہا بہتان ہو۔ "اگر کلمنس سچ مچ مجرم ہے تو گرجے میں جانیکے کیا معنے" اس خیال سے اوسکے دل میں کچہہ امید پیدا ہو گئی۔ مگر افسوس کہ یہہ تسلی دینے والا دہوکا بہت دیر نہ رہا۔ کوچوان نے تہوڑی ہی دیر میں کہا "ماسٹر وہ نہی لیڈی پہر گاڑی میں بیٹہہ گئی ہے "

مارکوئس "اچہا اسکے پیچہے ہو جاؤ "

کوچوان "بہت اچہا۔ ہا ہا۔ بہت عمدہ تماشا ہو گا" گاڑی ہوٹل ڈی دلی سے ہوتی ہوئی تہوڑی دیر کے بعد آخر روڈی ٹمپل میں ہو رہی۔

کوچوان "لو جی ماسٹر وہ گاڑی نمبر ۷ کے سامنے کہڑی ہو گئی ہے۔ میری گاڑی نمبر ۱۳ کے پاس ہے اگر آپ حکم کریں تو میں اسی جگہ ٹہیرا دوں "

ھارول "بہت خوب "

کوچوان "لو جی ماسٹر وہی لیڈی نمبر ۷ میں چلی گئی ہے"

مارکوئس — "اچھا مجھے باہر نکلنے دو"

کوچوان — "بہت خوب"

چند منٹ کے بعد مارکوئس ہاردول گاڑی سے اتر کر ابھی بی بی کے نقش قدم پر ہولیا جو کہ نمبر ۷ میں داخل ہوگئی تھی۔ تمام بیبی کیساتھ مسز پلیٹ اُسکا پیا یا العرڈ اور مچھلی فروش عورت مکان کی کھڑکی کھڑی تھی۔ سیڑھیاں اسقدر تاریک تھیں کہ آدمی باہر سے جاوے تو پہلے تو مشکل سے نظر آسکتی تھیں۔ لیڈی ہاردول مجبور تھی اسلئے پر کہ مسز پلیٹ سے خطاب کرے اور اس سے راستہ دریافت کرے۔ تھوڑی دیر تفکر کے بعد آخر وہ مسز پلیٹ سے مخاطب ہوئی اور ایک شکستہ آواز میں بولی — "مہربانی کر کے مجھے ذرا سیڑھیاں تو دکھا دیں۔"

مسز پلیٹ — "ذرا ٹھہرو۔ آپ کس سے ملنا چاہتی ہیں؟"

لیڈی — "میں ایم جارس کے پاس جا رہی ہوں"

مسز پلیٹ نے ایسا جانا کہ گویا اُس نے لیڈی ہاردول کی بات نہیں سمجھی اور اُس نے اپنا پہلا سوال پھر دہرایا۔ اس سے اسکی طرف اسی غرض تھی کہ اُسکا خاوند اور مچھلی فروش عورت اس لیڈی کے خط و خال کو خوب دیکھ بھال لیں۔ لیڈی ہاردول نے پہلے سے ہی شکستہ اور بھی آواز میں کہا — "میں ایم جارس کے پاس جانا چاہتی ہوں۔"

مسز پلیٹ — "ایم جارس — خوب۔ پہلے میں نے سمجھا نہیں تھا۔ ایم جارس بڑا خوبصورت آدمی ہے۔ اور چونکہ آپ اُسکے پاس جانا چاہتی ہیں پس سمجھ لیں کہ سیڑھیاں چڑھ کر پہلے اسیکا دروازہ آتا ہے۔ اور سیڑھیاں یہی ہیں۔"

لیڈی ہاردول پر گھبراہٹ طاری ہوتی ہوئی تھی۔ اُسکا قدم ہی مشکل سے اُٹھ سکتا تھا۔ خیر بڑی مشکل سے اُس نے اپنا قدم پہلی سیڑھی پر رکھا۔

مچھلی والی — "واہ جی لیڈی ایسی خوب ہے۔ ایم جارس کو تو موج لگ جاویگی۔"

مسز پلیٹ — (قہقہہ مار کر) "بڑی بانکی عورت ہے۔ ہا ہا ہا"

سیڑھیاں اسقدر گندی اور تاریک تھیں کہ اگر پھر ان گندی اشخاص کے پاس سے گزرنا ہوتا تو لیڈی ہاردول ضرور ضرور واپس اتر جاتی۔ مگر جب ایک قدم رکھ دیا تھا سیڑھیاں چڑھی۔ مگر سیڑھیاں چڑھتے ہی کیا دیکھتی ہے کہ آگے رڈلف سنبھلے سے ان رستوں کو کسطرح پہچان وہ کھڑی کی کھڑی رہ گئی۔ رڈلف نے اُسے دیکھتے ہی روپیوں کی ایک تھیلی اسکے ہاتھ میں دی اور جلدی سے کہا — "تمہارا خاوند سب کچھ جان گیا ہے اور اسوقت تمہارے پیچھے آرہا ہے" —

اسوقت مسز پلیٹ کی آواز سنائی دی۔ اور اُس نے کسی سے پوچھا — "کیوں صاحب کہاں جاتے ہو؟"

رڈلف — "دیکھو یہ جو ہے (لیڈی کو دوسرے منزل کی طرف دھکیل کر) بالکونی منزل پر چڑھ جاؤ اور اگر کوئی پوچھے تو کہو کہ میں ایک غریب شخص مسمی مورل کی مدد

کرنیکے لئے آئی ہوں "

اتنے میں مسز بلنٹ لارڈ ہارول کے آگے کھڑی ہوگئی اور بولی جبتک آپ یہ نہ بتادیں کہ آپ کہاں جاتے ہیں تب تک میں گذرنے نہیں دوں گی اور اگر بتادیں تو شوق سے میری جسم کے اوپر سے گذر جاؤ "

مارکوئیس نے جو دیکھا کہ اسکی بی بی مسز ہلبٹ کے ساتھہ بات کرنے کے لئے کھڑی ہوگئی ہے تو اُس سے ہی یہہ بات ضروری جانی ہی اور کھڑا ہوگیا تھا۔ خیر اب اسکو جھہ سانی بڑی اور وہ بولا " میں اس لیڈی کے ہمراہ جہوں جواہی ادبر گئی ہے "

مسز بیلنٹ۔ پیچھے ہٹ کر " جب یہہ دوسری بات ہے آپ اب بینک گذر جاویں "

ایک غیر معمولی سا شور سننے کے سبب ایم جارلس نے اپنا دروازہ کچہ نیم سا وا کیا تھا۔ رڈلف فوراً اُسکے کمرہ میں گھس گیا اور اُس نے دروازہ پھر بند کر لیا۔ اسی وقت لارڈ ہارول بہی سیڑہیاں چڑہ گیا۔

رڈلف چارلس کے کمرہ میں اسلئے گھس گیا تھا کہ کہیں لارڈ ہارول اسکو شناخت نہ کرے اگرچہ رڈلف نے عام آدمیوں کی پوشاک پہنی ہوئی تھی۔ بہلا چارلس کو کیا معلوم کہ کون ہے وہ اُسکو اس طرح اپنے کمرہ میں گھستے دیکھکر ششدر سا رہ گیا تھوڑی دیر کے بعد سنبہل کر بولا " کیوں جی اسکے کیا معنے۔ آپ یہاں "

اسکے اس لفظ نے ایم جارلس کو اور بہی حیران کیا اور تب کسطرح کھڑا رہگیا۔ اتنے میں رڈلف کے ایک ایسا شور سنا کہ گویا کوئی جسم سیڑہیوں پر سے نیچے گرا ہے۔ اور وہ بولا " اے کمبخت آدمی اسکو قتل کر دیا ہے " چارلس زرد ہوگیا اور آہستگی سے بولا " جی کیا ہو رہا ہے۔ کسکو اور کس نے مار ڈالا ہے "

رڈلف نے اس سوال کا جواب نہ دیا اور دروازہ کچہ تھوڑا سا کھولا۔ کیا دیکھتا ہے کہ ہاتھی وہی تھیلی ہاتھہ میں لئے جو اُس نے لیڈی ہارول کو دی تھی جلدی جلدی سیڑہیاں اتر رہا ہے۔ تھوڑی دیر میں ہاتھی غائب ہوگیا۔ لیڈی ہارول کی آہستہ آہٹ اور اُسکے خاوند کے پاؤں کی بہاری آواز اب صاف صاف معلوم ہو رہی تھی رڈلف اب تسلی ہوگئی کہ لیڈی ہارول صحیح سلامت ہے۔ اور اُسکو یہہ بہی یقین ہوگیا کہ روپیوں کی تھیلی ہاتھی لے گیا ہے۔ خیر ایم جارلس کیطرف مخاطب ہوکر اُس نے ایک حاکمانہ انداز سے کہا " دیکھو کم سے کم ایک گھنٹہ تک اسجگہ سے مت ہلو "

چارلس (غصہ سے) " یہہ کیا۔ میں باہر نہیں جاؤں۔ آپ کون ہیں جو اس طرح مجھکو حکم کرتے ہیں یہہ بات کیا ہے "

رڈلف " ہارول کو سب پتا لگ گیا ہے۔ یہ جاسوس اپنی بی بی کے پیچھے ہے اور اس نیت سے آیا ہے

رڈلف آہستہ مگر ایک حاکمانہ انداز سے بولا " بس خاموش کہ اسکو اور اسکے عاشق کو قتل کر ڈالے "

چارلس - (حیران) "مگر وہ اوپر کیوں جا رہی ہے
پھر باہر کس طرح نکلے گی"
رڈلف "اسی جگہ بیٹھے رہو اور حرکت مت کرو
اور جب مسز پلیٹ اشارہ کرے تب باہر نکلو"
یہہ کہہ کر رڈلف چارلس کو حیرانی کے سمندر میں
غرق چھوڑ کر چلا گیا۔ جب وہ چلے گئے تو مسز پلیٹ
اسکی بولی "اسی ساد تو ہی۔ کیا بات سن رہی ہو
ایک مرد جو لیڈی کے پیچھے جا رہا ہے میں خوب
جانتی ہوں کہ وہ اسکا خاوند ہے۔ میں نے پہلے ہی سے
قیاس کیا تھا۔ اور اسیواسطے میں نے اسکو جانے دیا
مسٹر چارلس اور اسکے درمیان ضرور لڑائی ہوگی۔
لوگ آوینگے اور خوب تماشا دیکھیں گے۔ ابھی
یہی تک وہ لڑتے نہیں"
رڈلف نے مسز پلیٹ کے ہاتھ میں ایک روپیہ
دیا اور کہا "دیکھو میرا ایک کام کرو۔ جب وہ ہی لیڈی
اترے تو اس سے صرف اتنا پوچھنا کہ مورل کے
کنبے کا کیا حال ہے۔ اسکو یہہ بھی کہنا کہ تم بڑی نیکی
کرتی ہو کہ اس غریب کنبے کی امداد کرتی ہو۔ خدا تمکو
خیراتی خیر دے"
مسز پلیٹ نے حیران ہوکر پہلے تو روپیہ کیطرف
دیکھا اور پھر رڈلف کیطرف اور پھر بولی "اچھی بات
روپیہ مجھکو دیا ہے۔ کیا وہ لیڈی کمانڈنٹ کے
پاس نہیں ہے"
رڈلف "سنو۔ وہ جنٹلمین جو اس لیڈی کے
پیچھے آیا تھا اسکا خاوند ہے۔ میں نے اس لیڈی
کو اسبات کی خبر دیدی ہے اور اسکو مورل
کے ہاں بھیجدیا ہے تاکہ یہہ ظاہر ہو کہ گویا
وہ اُن کی خبرگیری کے لئے آئی ہے۔
سمجھ لیا ہے"
مسز پلیٹ "خوب سمجھا ہے۔ بس کافی
ہے۔ اب میں اسکے خاوند کو خوب دھوکا
دے لوں گی۔ ایسے دھوکے دینے کے لئے
تو میرے پاس بڑا ہنر ہے۔ تسلی رکھو۔ دیکھو تو
کیسے ٹہلاتی ہوں۔ وہاں پردے کے پیچھے
جا کھڑے ہو۔ جلدی کرو۔ وہ آگئے ہیں"
رڈلف نے جلدی سے پردے کے پیچھے مخفی
ہوگیا۔ لارڈ اور لیڈی ہارول اب
سیڑھیوں پر سے اتری۔
لارڈ ہارول نے اپنا بازو اپنی بی بی
کے بازو میں دیا۔ جب وہ مسز پلیٹ کے
مقابل میں پہونچے۔ لارڈ ہارول کے
چہرہ سے خوشی کے نشان ظاہر ہو رہے
تھے۔ مگر اس میں ایک قسم گھبراہٹ
اور حیرانی بھی پائی جاتی تھی۔ کلیمنس کا
رنگ زرد تھا۔ اور اسکے چہرہ پر سنجیدگی
ظاہر ہو رہی تھی۔
مسز پلیٹ "(آگے بڑھ کر) "آہا شریف
لیڈی صاحبہ آگئی ہیں۔ آپ بڑا کام کرتی ہیں

کہ دیکھتے ہیں - وہ ہی اکلی امداد کے بڑے سکر گزار ہیں دو تین بار جو آپ پہلے ہی تشریف لاتی ہیں تو انہوں سے آپکی بڑی ہی تعریف کی ہے"

لارڈ ھارول نے یہہ باس سکر اپنی بی بی کی طرف حیرانی اور محبت بھری نظر سے دیکھا اور اپنے دل میں کہا "یہہ تو کوئی فرشتہ ہے - ایسے الزام - بالکل بہتان - بالکل افترا"

اس اثنا میں لیڈی ھارول پر اسقدر گھبراہٹ غالب ہوگئی تھی - کہ اسکی حالت غشی کے قریب ہوگئی تھی - آخر وہ گھبراہٹ کو برداشت نہ کرسکی اور بولی "مہربانی کرکے جلدی کرو - اور یہاں سے چلو"

ھارول "اچھا چلو" جب وہ اس مکان سے نکل کر باہر آئی تو ھارول نے اپنی بی بی سے کہا "کلہنس - میں تمہارے رحم اور تمہاری معافی کا بڑا محتاج ہوں"

کلہنس - (آہ بھر کے) "افسوس کوں ایسا ہے جو رحم اور معافی کا محتاج نہیں ہے"

لارڈ اور لیڈی ھارول کے نکلنے کی بعد رڈلف اپنے چھپ کی جگہ سے باہر نکلا - مسز پلٹ نے اسکو دیکھ کر کہا "اچھا اب بتاؤ کہ میں نے ایسا فرض خوب ادا کیا ہے کہ نہیں - اہا - اہا اہا - ایسا دہوکا دیا ہے - کہ وہ ایک بہوت کی بجائے اب اسکو فرشتہ

سمجھنے لگ گیا ہے - مگر جانے دو - یہہ بتاؤ کہ ابھی تک تمہارا اسباب نہیں آیا - تم تو کہتے تھے کہ آج آوے گا"

رڈلف "آجاوے گا - مگر دیکھو اور اکمانڈر کو کہہ آنا کہ اب ٹھیک آجاؤ"

مسز ہلٹ - (قہقہ مار کر) "کمانڈنٹ کے ساتھ بڑی ہوتی ہے - یہہ جو ہنی وعدہ ہے کہ اسکو ڈھیٹ ہوا بڑا ہے - خوب ہوا ہے پانچ روپیہ کے واسطے ہم سے جھگڑتا تھا"

اسکے بعد رڈلف باہر نکل گیا -

مسز ہلپٹ - (الغرض سے) "لوس درا جا کر ایم چارلس کے پاس جاتی ہوں اور درا اسکو چھیڑتی ہوں"

یہہ کہہ کر وہ اوپر گئی اور جاکر اس نے گھنٹہ ہلایا - کمانڈنٹ نے دروازہ کہولا -

مسز ہلٹ "خوب کمانڈنٹ صاحب شکر ہے کہ آپکی رہائی ہوتی ہے - رڈلف کے سرکو جائیں دو کو بچ گئے ہو - ورنہ خیر نہیں - اسکا کیا حال ہوتا اور تمہارا کیا حال ہوتا"

کمانڈنٹ "اچھا تو یہہ دبلا پتلا آدمی رڈلف ہے"

مسز ہلپٹ "ہاں"

کمانڈنٹ "بھلا یہہ بتاؤ کہ وہ کون ہے - اور کس معاش کا آدمی ہے"

مسز بیٹ۔ کون آدمی۔ ایک نہیں دو آدمی بولیں
کے رہا ہے۔ کرایہ داروں کا بادشاہ ہے تغیرات
کے بغیر جھگڑا کرنیکے کیلئے ہاتھوں اُس سے چھ روپیہ
وصول ہیں اور یہہ صرف اسلئے کہ میں ذرا اسکے
کمرہ کی نگرانی کروں۔ کنجوس نہیں ہے "
کمانڈنٹ۔ اچھا یہہ لو۔ میری جابی ہے "
مسز بیٹ۔ اچھا کل آگ جلاؤں "
کمانڈنٹ۔ نہیں "
مسز بیٹ۔ پرسوں "
کمانڈنٹ (جھڑک کر) نہیں نہیں "
مسز بیٹ۔ کمانڈنٹ صاحب میں نے کہا
تھا کہ یہہ بڈھی تمہارے قابو نہیں آئیگی "
کمانڈنٹ نے اسکی طرف ایک غضبناک نگاہ
ڈالی۔ اور جلدی سے نکل گیا وہ حیران تھا کہ رڈلف
جیسا اچھی آدمی بڈھی ہاردل کے ساتھ
اسکے تعلق کو کیسے جان گیا ہے۔ جونہی کہ کمانڈنٹ
باہر نکلا ھاپی دوڑتا ہوا اندر آیا۔ مسز بیٹ نے
اسکو دیکھہ کر اس سے پوچھا۔ کیوں بے حرامی
کیوں آیا ہے "
ھاپی۔ کیا کانی عورت میرا ابا یوچھی ادھر
آئی تھی "
مسز بیٹ۔ کون سکریچ اول۔ نہیں۔ کیوں
اس سے تیرا کیا کام ہے "
ھاپی۔ (چبوترہ پر چڑھ کر) ذرا دیہات کی سیر

کرنے جلس گے "
مسز ہاسبٹ۔ کیا سرے آقا سے رخصت دیدی
ہے "
ھاپی۔ (آہستہ آہستہ گاتے ہوئے اور دروازہ کے
شیشہ سے تال لگاتے ہوئے) میرے والد نے
مسٹر برڈ اسٹی کو کہا ہے کہ ہمیں ملتوں کے شکار
کیلئے جانے کی اجازت دیجائے "
مسز ہاسبٹ۔ بدمعاش۔ دیکھو شیشہ ٹوٹ جائیگا۔
ہاں وہاں ایک گاڑی کھڑی ہے "
ھاپی۔ ہاں یہی گاڑی ہے۔ جو ہم گاڑی پر سیر
کرینگے بڑا لطف ہوگا "
باوجودیکہ گاڑی کے دریچہ پر سرخ پردہ پڑا ہوا تھا سکریچ
اول کا خوفناک خراشیدہ چہرہ اسمیں سے صاف
نظر آتا تھا۔ اُس نے ھاپی کو اشارہ کیا اور وہ دوڑتا ہوا گاڑی
کے پاس گیا۔ کوچوان نے دروازہ کھولا۔ اور ھاپی
گاڑی میں داخل ہوا۔ سکریچ اول گاڑی میں تنہا نہ ہی
گاڑی کے دوسرے کونے میں سکول ماسٹر بیٹھا ہوا
تھا۔ اُس نے ایک پرانا لبادہ پہنا ہوا تھا۔
اسکا چہرہ ٹوپی سے قریباً ڈھپا ہوا تھا۔ اسکے ہونٹ
نہایت سرخ تھے۔ بخلاف اسکے آنکھیں نہایت
سفید تہیں۔ آنکھوں کی پتلیاں نہایت چھوٹی چھوٹی
اسلئے اس کا خوفناک چہرہ دیکھنے والے پر عجب
اثر پیدا کرتا تھا۔ اور سر دنچی اسکی آنکھوں کا الو کہاں
دوبالا کر رہا ہوا تھا۔

سکریچ اول (ہالی کو مخاطب کر کے) "اچھا ہے مرد کے پاس سیدھے جاؤ۔ ہم اسکو گرم رکھو گے"
ہالی کتے کیطرح اُن کے درمیان جا گھسا۔
کوچوان "سو کنورل کی طرف چلوں۔ ٹکٹ وہاں رکھا ہی ہے نہ"
سکول ماسٹر "دیکھتے رہیں۔ ورنہ آج رات لڑکی ہرگز قابو میں نہ آئیگی"
کوچوان "ہے۔ دیکھنا صاحب ہم اشرک رہ گئے تو گاڑی کیسی ہوا کیطرح اڑتی ہے"
مذکورہ بالا گفتگو سے معلوم ہوتا ہے کہ کوچوان ہی راہبر تھا۔ اور اس کام میں سکول ماسٹر کا ہم پایہ تھا غرض گاڑی کوچہ ٹمپل سے روانہ ہوئی۔ دو گھنٹہ بعد غروب آفتاب کے وقت گاڑی ایک چوبی صلیب کے پاس ٹھہری۔ یہ صلیب بوکیوال کا رستہ بتاتی تھی۔ یہ رستہ نہایت تنگ اور غیر مستعمل تھا۔ گوالیوس اسی جگہ بوکیوال میں مسز جارج کے زیر سایہ پرورش پاتی تھی۔

اٹھائیسواں باب

بوکیوال کے چھوٹے گرجے سے پانچ بجنے کی آواز آتی۔ موسم نہایت سرد تھا لیکن مطلع بالکل صاف تھا۔ آفتاب آہستہ آہستہ غروب ہو رہا تھا اُسکی زرد شعاعیں سطح مرتفع اکوان کے نچلے میدانوں پر پڑ رہی تھیں اور تمام جگہ زرد شعاعوں سے جگمگا رہی تھی۔ جب شام پڑتی ہے تو بیچارہ کسان اپنے دیہاتی آرامگاہ میں پہنچنے کے لیے جلدی کرتا ہے۔ حالانکہ اس کا گھوڑا۔ اسکی ٹوپی۔ اور اسکے کپڑے سب کے سب برف سے لدے ہوتے ہیں۔ سردی سے اعضا ٹھٹھر جاتے ہیں۔ شمالی ہوا ہڈیوں کے گودے تک اثر کرتی ہے۔ راستہ کا یہ ہموار دھو جاتا ہے لیکن پتے سے بے شمار درختوں کے درمیان کسان کا وافر مکان نظر آتا ہے۔ اور چمنی میں سے دھوئیں کے غبار نکلتے دکھائی دیتے ہیں۔ کسان کا دل یہ خیال کرکے کہ وہاں آگ جل رہی ہے اور کھانا بھی تیار ہوگا۔ کھل کھل کرتا ہے۔ ساتھ ہی اسکے یہ خیال بھی پیدا ہوتا ہے کہ رات بھر آرام میں گذرے گی۔ دلکش گفتگو ہوتی رہے گی۔ باہر ہوا کا زور شور ہوگا اور دہاڑ کتے چاند کو دیکھ کر بھونکیں گے۔ بالک دوسرے کی آواز سُن کر شور بپا کر رہے گے"
صبح کو برف ورسوں پر بلکہ ہر ایک چیز پر پالا جما ہوتا ہے۔ اُسکی عجب طور پر سورج کی روشنی میں سنسنا موتی کیطرح عجب عجب چمک لتے ہیں مزید براں زمینوں پر اوس پڑی ہوئی ہے۔ وہاں خرگوش اور سب ایسی تیتری ادھر ادھر پھرتی عجب لطف دکھاتے ہیں۔ کبھی کبھی دل افسردہ مینڈکوں کی آواز سنائی دیتی ہے۔ بھیڑوں کے ساتھ ساتھ گڈریا ساتھ فراخ دہ نہایت کس کر اوڑھے ہوئے وہاں گشت لگاتا ہوا اور ساتھ ہی گھاس کی ٹوکری اٹھا ہوا دکھائی دیتا ہے۔

بعض وقت نظارہ نہایت پُر رونق ہو جاتا ہے۔ دور سے بگلوں کی آواز سنائی دیتی ہے اور شکاری کتے رسوں سے چھوٹتے ہوئے چلاتے ہیں۔ یکایک دور سے ایک ہرن بھاگتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ اور معاً افق میں غائب ہو جاتا ہے۔ اسکے پیچھے درختوں کے جھنڈوں سے کتے نکلتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ اور وہ سوکھے ہوئے ہرن کی طرح وہ بھی معاً کے افق میں غائب ہو جاتے ہیں۔ کتوں کے بعد شکاری گھوڑوں کو سرپٹ دوڑاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ وہ بگلوں سے اور نعرے مار مار کر کتوں کو اکساتے ہیں۔ آخر وہ بھی نظر سے غائب ہو جاتے ہیں اور میدان پر عالم سکوت کا سماں ہو جاتا ہے۔ اور گدڑ کی دھیمی آواز کے سوا کچھ سنائی نہیں دیتا۔

اس قسم کے میدان اور نظارے بوکیوال کے گرد نواح میں کثرت سے ہیں۔

اگرچہ یہ سرسبز علاقہ پیرس کے نہایت نزدیک ہے لیکن وہاں جانے کے لئے کوئی سیدھی راہ نہیں ہے۔ اسی جگہ وہ زمین مزروعہ واقع تھی جہاں گوریلا پناہ گزیں تھی۔ یہ جگہ اگرچہ موسم گرما میں درختوں سے ڈھپی ہوتی تھی۔ لیکن اسوقت وہاں سے نگاہ نظر نہ آتا تھا۔ اور گھروں کے چھپر اور کھپریل وغیرہ صاف نظر آ رہے تھے جن پر گھاس کے ننھے ننھے پودے نمودار تھے۔ ایک مکان اسکے پاس سے گزرتا تھا۔ وہ بالکل یخ بستہ تھا۔ اور گھاس کے درمیان چاندی کے فیتے کیطرح دکھائی دیتا تھا۔ چونکہ شام کا وقت تھا۔ کسوفراکٹ ہو کر اپنی کانچوں پر اتر رہی تھی۔ ایک چھوٹی گاڑی جس کے آگے دو مضبوط اور خوبصورت گھوڑے جتے ہوئے تھے اس زمین کیطرف سڑک کے ساتھ آ رہی تھی۔ اس گاڑی پر اباج لدا ہوا تھا۔ جب یہ گاڑی وہاں پہنچی۔ اور ایک بڑے دروازہ سے اندر داخل ہوئی۔ ایک پاس کے دروازے سے بھیڑوں کا ریوڑ بھی اندر داخل ہو رہا تھا۔ آدمی اور حیوان سب کے سب جلدی اندر جانے کے لئے از حد بے قرار تھے۔ کیونکہ سردی نہایت زور پر تھی۔ گھوڑے اصطبل کے آرام کے لئے بےچین ہو رہے تھے۔ بھیڑوں کا بھی یہی حال تھا۔ اور آدمی باورچی خانے کے اسائش کے خیال میں غرق تھے جہاں سردی کا نام تک نہ تھا اور جسکے لئے کھانا تیار تھا۔

اس مزروعہ زمین کا انتظام نہایت عمدہ تھا۔ صفائی کے لوازم کا اچھی طرح بندوبست کیا ہوا تھا۔ عام کھیتوں کیطرح وہاں کیچڑ ہرگز نظر نہ آتا تھا۔ ہل بسر بوجھا ... ملی وغیرہ اوزار زراعت بجائے اسکے کہ بے پرواہی کے ساتھ باہر رکھے جاتیں حفاظت اور ترتیب کے ساتھ ایک چھپر کے نیچے پڑے ہوئے تھے۔ گاڑیبانوں نے بھی اپنا سامان اسی چھپر کے نیچے رکھ دیا سکان کے صحن میں گو مطلقاً نہ تھا۔ اور

کہیں گندہ پانی نظر نہ آتا تہا۔ جیساکہ جوہڑ اور پرانی
ہیں عموماً دیکھا جاتا ہے۔ × غرض یہہ مزروعہ زمین
اس گردنواح میں دوسروں کے لئے نمونہ خیال کیجاتی
تہی اس کے عمدہ انتظام کا نتیجہ یہہ تہا کہ وہاں غلہ کثرت
سے پیدا ہوتا تہا۔ اسپر کام کرنیوالے لوگ نہایت
دیانتدار اور خوشحال تہے کیونکہ پہلے ہی سے
نیک چلن مزدور اسپر کام کرنیکے لئے انتخاب کئے
جاتے تہے۔

ہم آگے چل کر اس سرسبزی اور تری کا سبب بیان
کریں گے۔ لیکن فی الحال ہم ناظرین کو مرغی خانہ کیطرف
توجہ دلاتے ہیں۔ مرغی خانہ بہی حویلی میں بائیں سے
کم نہ تہا۔ جانوروں کی آسائش کا سامان عمدگی کے ساتھ
کیا گیا تہا۔ اس مرغی خانہ میں ایک چہوٹا سا نالہ گزرتا
تہا۔ اور نہایت سردی کے وقت بہی اسمیں پانی
جاری رہتا تہا۔ اور برف کی بلوریں اسمیں سے فوراً
الگ کیجاتی تہیں اس کے کناروں پر چٹانی پتہروں کا
فرش تہا۔ اس کا پانی بالکل صاف اور شفاف رہتا تہا
اچانک اس دلکش جگہ میں جانوروں نے شور کرنا
شروع کیا۔ مرغیاں۔ پرندے۔ کبوتر وغیرہ اپنے خانوں
سے نکل آئے اور خوشی میں ایسی ایسی راگنیاں گانے
لگے۔ اس عام تحریک کا باعث چلبلی میری
کی آمد تہی۔

اگرچہ اسکا چہرہ تر و تازہ ہوتا اور اسکا رنگ
کسقدر سرخ ہوتا تو گدو ڈادو وپٹو بہی اسکو حواس
ہیں دیکھکر دنگ رہ جاتے تاہم باوجود اسکے چہرہ
کی زردی کے۔ اسکی صورت۔ رعنائی قد اور
اسکے بے تکلف ناز و ادا مذکورہ بالا مصوروں کے
قلم کے لئے نہایت موزوں ہے۔

میری کی گول ٹوپی کے نیچے سے اسکی پیشانی
نظر آرہی تہی۔ اور اسپر بال بکہرے ہوئے تہے
ٹوپی کا اوپر کا حصہ اور دونو پہلو بالکل ننگے تہے اور
پیچھے کیطرف ایک زرد رومال دونوں کے ساتھ لگایا
ہوا تہا۔ اسکے اٹہے ہوئے سر سے چہری!
کے دونوں کندہوں پر پڑتے تہے۔ یہہ رومال
سرخ سوتی کا بنا ہوا تہا۔ اور ایک سفید رومال
اسکے سینہ پر تہا۔ موٹے کپڑے کی تنگ انگیا
اسکے زیب تن تہی اسکی آستین نہایت تنگ
تہیں۔ جس سے میری کی سب اعضا کا خوب
اندازہ لگ سکتا تہا۔ اس کا پاجامہ خاکستری فلینن
کا تہا۔ پاؤں میں نہایت سفید موزے پہنے
ہوئے تہے پاؤں میں چوبی جوتی تہی۔ اسکے
اوپر کیطرف اون کا ایک مربع تہا۔ اور اس معمولی
لباس کو میری کا ذاتی حسن خوبی میں دوبالا کئے
ہوئے تہا۔

مرغ خانہ۔ * مرغی خانہ کے گرد و گرد درخت لگے ہوتے تہے۔ اور مرغیوں کے باہر نکلنے کے لئے صرف
ایک چہوٹا سا دروازہ تہا جسکے کہیٹے پر مرغیاں کہونٹوں میں چگنے کیلئے چلی جاتی تہیں۔ (مرغی خانہ) = مرغ خانہ

اس حالت میں میری نے اپنی جیب سے غلہ کی ایک
مٹھی نکالی اور جانوروں کی طرف پھینکی۔ ایک فاختہ
سفید کبوتر جسکی چونچ گلابی رنگ کی تھی اور جسکی ٹانگوں کا
رنگ ارغوانی تھا میری کے گرد گرد پھڑ پھڑاتے
ہوئے اسکے کندھے پر آبیٹھا۔ لیکن میری اسطرح
غلہ جانوروں کے لئے پھینکتی رہی اور اپنے سرخ
ہونٹ اس کبوتر کی چونچ کے پاس کئے۔ اس دلکش
نظارہ پر سورج کی آخری مدہم کرنیں پڑ رہی تھیں۔ اور
آفتاب غروب ہونے کے نزدیک تھا۔ ادھر
گو میری جانوروں کے ساتھ مشغول تھی ادھر مسز
جارج اور ایبی لسپارٹی پادری لوکیوال آگ کے
پاس بیٹھے حسب معمول معصوم میری کا ذکر کر رہے
تھے۔ البتہ انکی گفتگو کا مضمون یہی ہوا تھا۔ بوڑھا
پادری فکر و خوض میں غرق تھا۔ وہ سرنگوں بیٹھا ہوا
تھا۔ اسکی کہنیاں دونو رانوں پر رکھی ہوئی تھیں۔
اور آگ تاپنے کے لئے اس نے اپنے دونو ہاتھ
آگے بڑھائے ہوئے تھے۔ مسز جارج سینے میں
مشغول تھی اور کبھی کبھی اپنی بات کا جواب سننے
کیلئے بوڑھے پادری کیطرف نظر اٹھاکر دیکھتی
تھی۔ کچھ دیر وہ دونو چپ رہے اور تب بوڑھے
پادری نے کہا "مسز جارج آپکی رائے ٹھیک ہے
مجھکو چاہئے کہ مسٹر ڈوڈلف کو کہیں کہ میری
سے اس کا حال دریافت کرے۔ کیونکہ وہ مسٹر
ڈوڈلف کے احسان کے نہایت شکر گذار ہی
وہ اسکو اپنا حال ٹھیک ٹھیک بتاویگی۔ اگرچہ وہ
مجھکو بتانے سے انکار کرتی ہے"

مسز جارج "کیونکہ آپکو میری رائے سے
اتفاق ہے میں آج شام اسکو ایلی فیوز (نام کوٹھی)
کے منہ پر ایک خط لکھوں گی کیونکہ اس نے مجھسے
یہہ پتہ خود بتایا تھا"

اجنبی (پادری) (آہ بھر کر) "مسکین یتیم۔ اب
تو اسکی حالت اچھی معلوم ہوتی ہے۔ وہ کونسا
غم ہے جو اس حالت میں بھی اسکا پیچھا نہیں
چھوڑتا"

مسز جارج "اس غم سے اسکی خلاصی ناممکن
معلوم ہوتی ہے۔ حالانکہ اسکو پڑھنے کا بڑا شوق ہے
تو بھی وہ اس سے راحت نہیں پاتی"

پادری "تاہم جب سے ہم اسکی تربیت
کر رہے ہیں۔ اس نے بڑی ترقی کی ہے"

مسز جارج "کیا اس نے ترقی نہیں کی۔ دیکھو
اسنے پڑھنا لکھنا خوب سیکھ لیا ہے۔ وہ مجھکو کتابیں
درست کرنے میں بڑی مدد دیتی ہے۔ اور میں کوئی
کام نہیں کرتی کہ جس میں وہ مجھکو امداد کرنے کے لئے
تیار نہیں ہو جاتی۔ اگرچہ مجھے یہہ دیکھکر فرحت
حاصل ہوتی ہے۔ لیکن اسکی محنت سے اکثر حیران رہ
جاتی ہوں۔ اور کئی دفعہ مجھکو اندیشہ پیدا ہوتا ہے
کہ اسکی صحت بگڑ جائیگی"

اجنبی "لیکن صاحب خوش قسمتی کی بات ہے

کہ میٹی ڈاکٹر صاحب کی رائے ہے کہ تھوڑی تھوڑی
کھانسی جو اسکو ہو رہی ہے۔ اُسکا کوئی ڈر نہیں۔"
مسز جارج:- مسٹر ڈبوڈ (جیسی ڈاکٹر) بڑا
مہربان ہے۔ اسکو اس لڑکی کی بیکسی کا بڑا خیال ہے
جو شخص میری کو دیکھتا ہے دل سے اسکی بہبودی
چاہنے لگتا ہے۔ یہاں کے تمام لوگ اسکے ہی
خواہ ہیں۔ کیونکہ مسٹر ڈبوڈلف کے اعلیٰ اور فیاضانہ
خیالات نے نیک چلن ملازم اسکے کام کرنے کے لئے
انتخاب کئے ہوتے ہیں۔ لیکن بدمزاج لوگ بھی
میری کے ساتھ نہایت مہربانی سے پیش آتے
ہیں۔ لیکن لڑکی۔ گویا اسکی حالت زار کا الزام خود
اسی کیطرف عائد ہوتا ہے۔"
تھوڑی دیر خاموش رہکر پادری نے پھر مسز جارج کو
یہ خطاب کیا۔
"کیا آپنے مجھے نہیں کہا تھا۔ کہ میری اسدن سے غمگین
و افسردہ دل ہے۔ جب ال سینٹس کے دن ڈیوک
لوسنی کی جورو مسز **ڈی بروال** نے یہاں سلام
کیا۔"
مسز جارج:- میرا خیال ہے کہ ایسا ہی ہوا۔ مسز ڈی
بروال اور اسکی بیٹی کلرا **میری** کی خوبصورتی اور
حیا کی گرویدہ ہوگئیں اور اسی کی محبت کو اپنے دلوں
میں جگہ دی۔ آپکو معلوم ہوگا کہ وہ دونو بانو خود اتوار
کے دن ہماری ملاقات کو آتے ہیں۔ باہم اسکے
پاس جاتی ہیں۔ لیکن مجھے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک
ملاقات سے میری کا غم دوبالا ہو جاتا ہے۔ اگرچہ کلرا
اسکو بہنوں سے بھی زیادہ عزیز سمجھتی ہے۔"
ابی:- یہ تو عجیب راز ہے۔ خدا جانے اسکی وجہ
کیا ہے۔ میری کی گذشتہ حالت بہت خراب
تھی۔ اب اسکے حال میں زمین و آسمان کا فرق ہوگیا
لیکن ہم اسکو ناشکرگزاری کا الزام تو ہرگز نہیں دے سکتے"
مسز جارج:- وہ ہرگز ناشکرگذار نہیں ہو سکتی
وہ ادنے درجے کے احسان کو بھی ہرگز فراموش نہیں
کرتی۔ اسی بہت سے بڑھ کر محنت کرتی ہے۔ کیا وہ اسی محسن
سے ہر معاصی کا عوض کرنیکی کوشش نہیں کرتی۔ لیکن
صرف یہی نہیں۔ اتوار کے دن کے سوا
میں اسکو خود اچھے کپڑے پہننے کی تاکید کرتی ہوں۔
وہ کسانوں کی لڑکیوں کیطرح موٹے کپڑے پہنے رہتی
ہے۔ لیکن اسکی قدرتی خوبصورتی اس قدر ہے
کہ ان کپڑوں میں بھی اسکی خوبصورتی دلوں کو فوراً لبھا
لیتی ہے۔"
پادری:- (لطف آمیز تبسم) "آپکی کلام سے
کسقدر مادرانہ فخر کی بو آتی ہے۔"
یہ الفاظ سنکر مسز جارج آبدیدہ ہوئی۔ کیونکہ اسکو اپنی
مرحوم بچی کا خیال آیا۔
پادری:- بیگم صاحبہ حوصلہ کرو۔ خدا نے آپکو یہ
نیک لڑکی عطا کی ہے تاکہ آپکا دل مضطرب نہ رہے۔
جبکہ آپکو پھر فرزند عنایت ہوگا۔ تب آپکے اور میری
کے درمیان مقدس اتحاد پیدا ہوگا۔ آپ اسکی دینی

والدہ ہوگئی اور وہ آنکی دینی دھرم والی والدہ اصلی والدہ سے کچھ کم نہیں ہوتی مسٹر روڈولف ابہی سے اسکے حق میں دینی والدہ کے فرائض ادا کرچکا ہے کیونکہ اس نے میری کو فسق و فجور کے گڑہے سے باہر نکالا"

مسٹر جارج:- کیا آپکے خیال میں اسکو لارڈ ڈسبر میں شریک کرنا مناسب ہے۔ اسکو کافی علم ہے کہ نہیں"

پادری:- ابہی وہ میرے ساتھ ہمارے گہر سے واپس آرہی تہی۔ میں نے اسکو بتلایا کہ رسم مذکور دو ہفتے کے اندر منائی جائیگی"

مسٹر جارج:- اور کیا اس نے اس اطلاع کو ہاتھ سنگ گراہی کے ساتھ سنا [illegible] ہی تہی

پادری:- اسکو [illegible] بہت ساتھ والی کی تلافی [illegible] انکا عوض اسکو لازم ہے"

مسٹر جارج:- نہیں پادری صاحب۔ اسکے حالات پر غور کرو۔ وہ بچپن میں یتیم ہوگئی۔ اسکے پاس دمڑی تک نہ تہی۔ کوئی رشتہ اس کو نصیحت کرنے کے لئے نہ رہا۔ اسکو نیکی اور بدی کا علم بہی مشکل سے تہا۔ وہ جبراً گناہوں کے گڑہے میں پہنچی گئی۔ کیا ممکن تہا کہ وہ ایسی ردی حالت میں اس سے بچ سکتی"

پادری:- لیکن نیکوں کی قدرتی تعلیم اسکو گڑہے سے بچانے کے لئے موجود تہی۔ کیا شہر میں بہت سی خاص لوگ نہیں ہیں"

مسٹر جارج:- مجہے کچھ شک نہیں کہ خاص لوگ ضرور ہیں لیکن ان میں بہت بجز سے ہیں کہ صدر

سے بڑھ کر ہوں۔ انہیں انکاریوں کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے اور جاہلوں کی مسرت کی حالت میں صرف عارضی خیرات کافی ہوتی ہے بلکہ اسکو مادرانہ شفقت اور بہی چاہیئے درکار ہے۔ اسمیں کچھ شک نہیں کہ پیرس میں ایسی عورتیں ہیں جو اسکی جبر گیری کے لئے فوراً تیار ہو جائیں۔ لیکن بات تو یہہ ہے کہ میری [illegible] اتحاد کس طرح پیدا ہوتا۔ میری بات کو تسلیم کرلو مجہے اجلاس کا خوف ہے۔ یہہ قاعدہ کی بات ہے کہ مصیبت زدہ لوگ تنگ ہو کر اپنے ابنائے جنس سے امداد کی التماس کرتے ہیں۔ لیکن انکے ساتھ وحشیانہ سلوک کیا جاتا ہے۔ اور وہ تنگ ہو کر شیطان کے پاس پناہ لیتے ہیں یا ایسی فسق و فجور میں مبتلا ہو جاتے ہیں میری کی خوش [illegible] تہی کہ مسٹر روڈولف جیسا خاص شخص اسکو مل گیا۔ ورنہ ہوگئی۔ اور اس نے اسکی خاطر خواہ امداد کی۔ لیکن اچہا حسن اتفاق بہت شاذ ہے"

اسوقت گراہم دوان خانہ (بیٹھک) میں داخل ہوتی"

مسٹر جارج:- میری تو اب کہاں ہے"

میری:- مرغ خانہ کو سیر کرنے میوہ خانہ میں گئی تہی۔ پہلوں کی حالت اچھی ہے۔ صرف چند ایک خراب ہوگئے ہیں۔ وہ میں ساتھ لے آئی ہوں"

مسٹر جارج:- میری تمہے یہہ کام کلاؤں کے لئے کیوں نہ چہوڑ دیا مجہے ڈر ہے کہ تم بہت تہک گئی ہوگی"

میری۔ ”نہیں۔ میں اس کام کے کرنے سے بڑی خوش ہوئی۔ کیسے میوؤں کی خوشبو جان میں جان ڈالتی ہے۔“

مسٹر جارج۔ ”پادری صاحب۔ آپ ضرور کسی دن میری کے میوہ خانہ کی سیر کریں۔ میری نے میوے عمدگی کے ساتھ مرتب کئے ہوئے ہیں انگوروں کی لڑیاں بیلوں کی مختلف قسموں کو ایک دوسری سے جدا جدا کرتی ہیں۔ اور ترکم خانے میں پھولی ہیں ہر جانب کے گرداگرد سبز گھاس ہے۔“

میری (سادگی کے ساتھ) ”مجھے یقین ہے کہ آپکو کمرے کے نظارہ سے بڑی فرحت حاصل ہوگی سرخ سیبوں اور سنہری ناشپاتیوں کے گرداگرد سبز گھاس عجب لطف دکھاتی ہے۔ ایک قسم کا سیب اس قدر خوشنما ہے اور اسکی سرخی اور سفیدی میں ایسی آمیزش ہے کہ سبز گھاس کے اندر اس قسم کے سیب فرشتوں کے سروں کیطرح دکھائی دیتے ہیں۔“

یہ آخری الفاظ میری نے ایسے جوش کے ساتھ کہے کوئی جیسے مصور اپنی تصویر کا بیان کرتے وقت جوش دکھاتا ہے۔

پادری نے مسٹر جارج کیطرف دیکھا اور مسکرایا اور پھر کہا۔

میری۔ ”جس نے تمہاری دودھ دہی و مربہ تیار کرنے کی جگہ دیکھی ہے۔ اسکا انتظام نہایت عمدہ ہے۔ میرے خیال میں نہایت ہنرمند اور دانا منتظمہ خانہ ہی اسکی برابری نہیں کر سکتی۔ میں عنقریب تمہارے میوہ خانے کا ملاحظہ کرکے تمہارے سرخ سیبوں اور پھر ان سیبوں کی تعریف کروں گا۔ اور خاصکر فرشتہ صورت سیبوں کو گھاس کے دائروں میں بطور غور دیکھوں گا۔ لیکن اب تو سورج غروب ہونے لگا ہے۔ میری اپنا لبادہ لے لو اور میرے ساتھ جلد چلو۔ مجھے مکان پر چھوڑ آؤ تاکہ اندھیری سے پہلے تم جنگل سے واپس آسکو گی۔ لیکن مجھے معلوم ہوتا ہے کہ سردی ہوتی ہے بہتر ہے کہ تم یہیں رہو اور کسی اور کو میرے ساتھ بھیجدو۔“

مسٹر جارج ”یہ آپ کیوں کہتے ہو۔ میری ناراض ہوجائیگی۔ اسکو ہر شام آپکے ساتھ آپکے مکان تک جانیکا از حد شوق ہے۔“

میری (اپنی سیاہ سرمگیں آنکھیں پادری کیطرف اٹھاکر) ”اگر آپ مجھکو ساتھ نہ جانے دیں گے۔ تو مجھے یہ اندیشہ پیدا ہوگا کہ آپ مجھ سے خفا ہیں۔“

پادری۔ ”میں تمہارے ساتھ خفا ہوں؟ نہیں نہیں۔ لیکن تم اپنا لبادہ لے اور میرے ساتھ جلدی ہولے۔“

میری نے جلدی سے خاکستری کپڑے کا ایک دوپٹا اوڑھ لیا۔ اور اپنا بازو بوڑھے پادری کو پکڑا دیا۔

پادری۔ ”خدا کا شکر ہے کہ فاصلہ بہت کم ہے اور سڑک پر کسی قسم کا خطرہ نہیں۔“

مسز جارج: "آج کچھ دیر ہو گئی ہے۔ بہتر ہے کہ تم کوئی مزدور ساتھ لیتے جاؤ۔"

میری: "وہ مجھے حقارت سے ردل خیال کریں گے۔ میم صاحبہ میں آپکا شکریہ ادا کرتی ہوں لیکن آپ میری خاطر کسی کو تکلیف نہ دیں۔ پادری صاحب کا مکان بہت نزدیک ہے۔ مشکل سے پندرہ منٹ کا رستہ ہوگا۔ میں اندھیرا ہونے سے پہلے واپس آ جاؤں گی۔"

مسز جارج: "اچھا تو میں اصرار نہیں کرتی۔ کیونکہ اس گرد نواح میں آوارہ گردوں کا کبھی گذر نہیں ہوگا۔"

پادری: "نہیں۔ ہرگز نہیں۔ اگر کسی قسم کا خطرہ ہوتا تو میں ہرگز **میری** کو اپنے ساتھ نہ لے جاتا۔"

اب پادری اسکے بازو کے سہارے وہاں سے روانہ ہوا۔ اور میری بوڑھے پادری کی خاطر آہستہ آہستہ چلتی تھی۔ ابھی انکو روانہ ہوئے چند منٹ ہوئے تھے کہ وہ اس جگہ پہنچے جہاں **سکول ماسٹر، سکریچ** اول اور **ھابی** گھات لگائے بیٹھے تھے۔

اُنتیسواں باب

(گھات)

لوکسوال کا چرچ اور پادری کا گھر ایک پہاڑی کے پہلو پر واقع تھے۔ جہاں سے سارا گاؤں نظر آتا تھا۔ میری اور پادری نے ایک عمدہ راہ اختیار کی تھی۔ آخر انکا اس سڑک پر گذر ہوا جو پہاڑی پر بید تر کیطرح واقع تھی۔ اسمیں گڑھے بہت تھے جب **میری** اور پادری ایک گڑھے میں اتری تو اسیوقت گھات لگانے والوں کی نظر ان پر پڑی۔ پھر وہ دونوں اس گڑھے سے اوپر چڑھے۔ **میری کا چہرہ** دوپٹہ سے ڈھکا ہوا تھا اسلئے **سکریچ** اسکو شناخت نہ کر سکی۔

سکریچ: (سکول ماسٹر کو مخاطب کر کے) "میرے مرد! چپ رہو۔ وہ لڑکی اور پادری ابھی اس رستہ سے گذرے ہیں۔ یقیناً یہ وہی لڑکی ہے۔ دیکھو وہ دہقان صورت معلوم ہوتی ہے اسکا قد میانہ ہے۔ اسکا پائجامہ خاکستری اور دھاری دار ہے۔ اسکا لبادہ اودے رنگ ہے جسکے گرداگرد سیاہ کناری لگی ہوئی ہے۔ وہ ہر ایک دن اس سور کو شام کے وقت اسکی جگہ پر چھوڑنے کے لئے جاتی ہے اور پھر واپس چلی جاتی ہے۔ جب وہ واپس آئیگی ہم اسے گرفتار کر کے اسکو گاڑی پر لیجائیں گے۔"

سکول ماسٹر: (دھیمی آواز کے ساتھ) "اگر وہ چلائی اور گاؤں سے لوگ اسکی مدد کو آ گئے۔ تم خود کہتی ہو کہ گاؤں کے باہر کے مکانات یہاں سے دکھائی دیتے ہیں۔ تم دونوں کہتے ہو کہ ہمیں نظر آ رہے ہیں۔"

ھابی: "ہاں یقیناً نظر آتے ہیں۔ میں ابھی پبٹ کے ل رننگ کراس ڈھلوان کے اوپر گیا تھا۔ میں نے ایک گاڑیاں کی آواز سنی۔ وہ اس احاطہ میں اپنے گھوڑے کو آواز دے رہا تھا۔"

سکول ماسٹر: "اچھا تو میں بتلاتا ہوں کہ کیا کرنا چاہئے۔ **ھابی** تم سڑک پر میری کے منتظر رہو اور

جب تم دور سے اسکو آتے ہوئے دیکھو تو چلاتے ہوئے زاری کناں اسکی طرف جانا اور اسکو کہنا کہ میری بوڑہی ماں ایک گڑہے میں گر پڑی ہے براہ مہربانی اسکی آکر مدد کرو۔"

سکریچ "میں تمہارا اسما یا گئی ہوں۔ تم بڑے عیار ہو۔ بوڑہی عورت کا کام میں دونگی۔ اچھا جب وہ آدمی تو مجھے کیا کرنا چاہئے۔"

سکول ماسٹر "تم گڑہے میں چھپ رہنا لیکن اسطرف جہاں باربلن گاڑی کو لئے کہڑا ہے۔ اور ہاپی اسکو دام تزویر میں پہنسا کر گڑہے میں لے آوے تمنے گریہ وزاری چہوڑ دی اور اسکو گردن سے پکڑ کر دبا لینا تاکہ وہ چلا نہ سکے۔ میں تمہارے قریب ہی چہپ رہونگا۔"

سکریچ "یہی عیاری ہم نے کپتان سنٹ مارٹن کی ایک عورت سے کی تہی۔"

سکول ماسٹر "ہاں وہی عیاری جب تم اسکو اسطرح قابو میں لاؤگی تو ہاپی مجھے دوڑ کر اطلاع دیگا۔ اور ہم سب ملکر اسکو رسیوں سے باندہ لیں گے اور اٹہا کر گاڑی پر لے جائینگے پہر باربلن ہمکو میدان سنٹ ڈینس پر پہونچا دیگا۔ جہاں ور از قد شریف آدمی ہمارا انتظار کر رہا ہوگا۔"

سکریچ "ہاں یہ عیاری نہایت عمدہ ہے۔ میری خوبصورت مرد اگر میرے پاس کوئی بلے ہی ہوتے تو ہی تیرے سر پر آشنازی اور جہ اغ روشن کرے اور اس طرح تجھکو عیاروں کا صدا مجد قرار دیتی۔"

ہاپی کیطرف مخاطب ہو کر "دیکھو تونے اپنا کام اچھی طرح کیا۔ تونے میری مرد کے ہونے پر چلنا ہوگا"

پہر سکول ماسٹر کو مخاطب کر کے "کیا تمکو معلوم ہے کہ ماریلس (کوچوان) بڑا خوف زدہ ہے اسکو ڈر ہے کہ کہیں زنداں کا منہ دیکہنا نہ پڑے۔"

سکول ماسٹر "خواہ پہانسی مل جائے۔"

"مادر مارشل کو تم جانتے ہو۔ وہ بوزنگ کی منتظم ہے اور اسکا خاوند جاہو سے قتل کیا گیا تہا۔ کل اسکے مکان سے واپس آتے وقت ماریلس بگ کرول اور سکنبس ایک گوہلس کے خاوند سے لڑتے ہوئے وہ گلا دبا سے ہر روز آتی ہے اور کوچہ ڈبیری میں دودہ فروخت کرتی ہے۔ اور وہ جاقو لیکر اسکے خاوند میں گہستی۔"

رڈآدم۔ کاشبار ہاپی) اسکا مطلب سمجہہ نہ سکا۔ اور ششدر رہگیا۔ کیونکہ اسکے اصطلاحی محاورات سے واقف نہ تہا۔"

سکریچ "نہیں بدمعاش۔ کیا تم ہماری بات سمجہنے کی خواہش رکہتے ہو۔"

ہاپی "ہاں میں سمجہتا ہوں کہ تم مادر مارسل کا ذکر کر رہے تہے میں اسکی بیٹی جکبلی نسی فرانکواس اور امنڈلس کو جانتا ہوں۔ وہ میرے ہم عمر نہیں۔ اور گہر کے تمام لوگ اسکے ساتھ بسر کیا کرتے ہیں۔ لیکن میں یہ نہیں سمجہا کہ کسی شخص میں جاقو لیکر جانے سے کیا مراد ہے۔"

سکریچ "یقیناً تجہکو یہ معلوم نہیں ہوگا میں تجہہ سے

سکھاؤں گی۔ تیری عمر اسکے خوب شایاں ہے تو اسی بہت
فائدہ اٹھائیگا۔ لیکن کیا تو اس ہنر کو سیکھنا پسند کرتا ہے"
ہانی:- ہاں ضرور۔ مجھے آپ پر پورا اعتبار ہے
میں آپکے ساتھ رہنے کو بہ نسبت حکیم وردک کی شاگردی پر ترجیح
دیتا ہوں۔ وہ بوڑھا بہت بیمار رہتا ہے۔ اگر مجھکو معلوم ہوتا کہ
مردم کش زہر وہ کہاں رکھتا ہے تو میں ضرور کچھ اسکے شوربے
سے میں ڈالدیتا۔ اور ہماری امیدیں پوری ہوجاتیں"
سکریچ اول:- (مسکراکر) یہ ایک عجیب لڑکا ہے لیکن
تمکو کیونکر معلوم ہے کہ تمہارے (حکیم) ڈاکٹر کے پاس
مردم کش زہر تھا"
ہانی:- میں ایک دن اسکے کمرے کی تاریک کوٹھے
میں چھپا ہوا تھا۔ اسمیں وہ اپنی بوتلیں اور پیسل کی گلاس
وغیرہ رکھتا ہے۔ اس دن میں نے اسکو مردم کش زہر کا
ذکر کرتے ہوئے سنا"
سکریچ اول:- اچھا تو نے کیا سنا"
ہانی:- میں نے سنا۔ وہ ایک امیر آدمی کو کہہ رہا تھا۔ کہ اگر
تمکو زندگی سے بیزار ہوجاؤ تو یہہ دوا میں دفعۃً کھانا اور بغیر
کسی زخم و بیماری کے تمکو موت عارض ہوگی"
سکول ماسٹر:- وہ امیر آدمی کون تھا"
ہانی:- وہ ایک خوبصورت نوجوان تھا۔ اسکی مونچھیں
سیاہ تھیں۔ وہ دوسری دفعہ آیا۔ اور میں ماسٹر بریڈ اسٹی
(حکیم) کے حکم سے اسکے پیچھے ہولیا۔ تاکہ معلوم کروں
کہ وہ کہاں رہتا ہے۔ ماسٹر بریڈ اسٹی نے تاکید کی کہ اگر
وہ کسی مکان میں داخل ہو تو اسکا انتظار کرنا اور اگر وہ باہر
نکلے تو پھر اسکے ساتھ جانا جبتک کہ وہ اپنے مکان میں
داخل ہو کر اس سے پھر باہر نکلے جس سے ثابت ہوگا
کہ اسکے رہنے کا مکان وہی ہے۔ غرض میں اسکے
پیچھے پیچھے ہولیا۔ اور وہ کوچہ جیلبٹ میں ایک
کوٹھری کے اندر داخل ہوا۔ ماسٹر بریڈ اسٹی نے یہی
تاکید کی تھی کہ اسکا نام بھی دریافت کرنا۔ آخرکار بڑی
محنت کے بعد میں اسکا نام دریافت کرنے میں کامیاب
ہوا"
سکول ماسٹر:- (در) کس طرح"
ہانی:- آپ تمسخر نہ کیجیے۔ میں بیوقوف نہیں ہوں
آخر میں اس مکان پر پہونچا۔ جہاں سے وہ جوان پھر
باہر نکلا۔ میں اس مکان کے دربان کے پاس گیا
اس دربان نے بالوں کو پوڈر ملا ہوا تھا۔ وہ بنفشی کاسنی
کوٹ پہنے تھا۔ اسکے گلے میں کناری دار گلوبند تھا۔
میں نے اسکے پاس جاکر اسکو اسطرح مخاطب کیا:- بھائی لارڈ
میں اس گھر کے مالک سے ایک سو سورن کا انعام
میں حاصل کرنے کیلئے آیا ہوں۔ کیونکہ میں نے اسکا
چھوٹے سے طبیٹ نامی کتے کو جو اس سے کھو دیا تھا
ڈھونڈھا اور بڑی تلاش کے بعد اسکو جاکر مالک کے حوالے
کردیا۔ اسکا مالک جوان گندم رنگ آدمی ہے۔ اسکی
مونچھیں سیاہ ہیں۔ وہ سواری کا سفید کوٹ پہنے تھا
اسکا پائجامہ کس قدر سیاہ رنگ کا تھا۔ اس نے مجھے
بتلایا کہ میں کوچہ جیلبٹ کے مکان نمبر ۱۴ میں رہتا ہوں
اور میرا نام مسٹر ڈلبونیٹ ہے۔ جب دربان نے

اسلئے میں نے تجھے بلا بھیجا۔ اور خود بخود غصب میں مبتلا
ہوا۔ (یہ مادہ غضب ناک لہجہ میں) کیونکہ جس رات تو
میرے پاس آئی اسکی صبح کو میرا بابی روپیہ بھی کسی نے
چرالیا۔ میرا کمربند جسمیں روپیہ ہے اندر سے زرین
تہا جب میں سویا ہوا تہا کسی نے وہ کمر بند چرالیا۔
لیکن میرے خیال میں تیرے بغیر یہ کسی اور کا
کام نہیں۔ اب میں میرے دست تصرف میں ہوں
تب بھی مجھے ان روپیوں کا حال آتا ہے تو جی چاہتا
ہے کہ تجھکو اسوقت اسی جگہ قتل کردوں۔"

یہہ کہتے ہوئے وہ تک جسم ٹرسا کیطرف تیزی کے
ساتھ بڑہا۔

ھابی "دیکھو اگر تم سکریچ اول کو ضرر پہنچاؤ گے۔"

سکول ماسٹر "میں تم دونو کو جوتے پیٹوں گا۔ تم
دونو سانپ ہو۔"

یہہ کہکر اُس نے ہابی کو ایک مکا مارا۔ اگر ہابی اسکے
زد میں آجاتا۔ تو اس کا کام تمام ہوجاتا۔ لیکن وہ
صاف بچ گیا۔ اور اپنا اور سکریچ اول کا بدلہ لینے کیلئے
اُس نے ایک تیر سکول ماسٹر کی پیشانی پر مارا۔ اگرچہ
سکول ماسٹر کو خطرناک زخم نہ لگا۔ لیکن اسکو
سخت درد ہوا سو زخمی سانڈ کی طرح جھلا ہو گیا اور
جوش میں چند قدم اُسکی طرف بڑہا۔ لیکن ٹہوکر کہاکر
زمین پر گر پڑا۔"

سکریچ اول ہنستے ہوئے۔ یہاں تک کہ
ہنستے ہنستے اسکے رخساروں پر آنسو بہنے لگے۔
"تم اسی کے لائق ہو۔"

اگرچہ سکریچ اول اور سکول ماسٹر میں کسی رشتہ بہی
تہا۔ لیکن تاہم سکریچ اول اُسکی ذلت اور بیکسی
سے خوش ہوتی ہی۔ اُسکی حالت اب بہت
بگڑی ہوتی ہی اُسکی طاقت اُسکا غرور سب خاک
میں مل گئے تہے۔ سکریچ اول نے حسب معمول
لاذو سخو کالله کی مشہور ضرب المثل کی تصدیق کی۔
یہہ کہتے ہوئے کہ انسان کو اپنے قریبیوں اور عزیزوں
کی بدبختی میں بہی کچھ لطف آتا ہے۔"

خوفناک رو در مو۔ قائم روتے چہوٹا لڑکا بہی سکریچ کی
خوشی میں شریک ہوا۔ سکول ماسٹر نے پہر ٹہوکر
کہاتی اور گر پڑا۔"

ھابی "بوڑہے آدمی۔ تمہاری آنکھوں کو کیا ہوگیا
آنکھیں کہولو۔ اور عینک کو صاف کرو۔ ایسی
کلابازیاں کیوں لگا رہے ہو۔"

سکول ماسٹر یہہ سوچ کر کہ میرا لڑکے تک پہونچنا ناممکن
ہے۔ ایک جگہ سنبھل کر کہڑا ہو گیا۔ اور اپنے پہیلے
ہاتہہ آنکہوں پر رکہے۔ اور غصہ میں آکر مفسد شیر کیطرح
بہاری آواز کے ساتھ گرجا۔"

ھابی "بوڑہے نادان تم کو کہانسی کس قدر ستاتی
ہے۔ میرے پاس کچھہ دوا ہے۔ یہہ مجھے ایک
طبیب نے دی تہی۔ یہہ کہہ کر اُس نے ریت کی ایک
مٹھی لی اور اندہے خونی کی پیشانی پر زور سے
پہینکی۔"

جب ربٹ کی مٹھی اسکے چہرے پر لگی۔ تو پتھر کی ضرب سے بھی اسکو زیادہ مضر ہوئی تھا۔ اگرچہ اسکا چہرہ جو سانپ کے زخموں سے سیاہ ہو گیا ہوا تھا۔ تاہم اسکے چہرہ کی زردی صاف ظاہر ہو گئی۔ مایوس ہو کر اس نے اسے مار دا دیر گھٹنے ٹیکے اور نہایت عاجزی اور انکساری کے ساتھ چلایا "میرے خدا میرے خدا"

تھوڑی دیر ہوئی دنیا بھر کے بدمعاش اسکے سامنے کانپتے تھے۔ کوئی جرم نہ تھا۔ جس کا اس نے ارتکاب نہ کیا ہو۔ اسکی اس وقت کی عاجزانہ حالت سے معلوم ہوتا تھا کہ الہی منبت نے اسکے عوض اسے اس مصیبت میں مبتلا کیا ہے"

سکریچ۔ (طنزاً) "ہاہا دیکھو میرا محبت خونی دعا کر رہا ہے۔ تم تو شاید پاگل ہو گئے ہو۔ رانی تدبیر کام میں لاؤ"

سکول ماسٹر "مجھے ایک چاقو دو۔ تاکہ میں اپنا کام تمام کر دوں۔ دنیا نے مجھ سے قطع تعلق کر لیا ہے"

سکریچ اول "تمہاری جیب میں ایک نہایت تیز چاقو ہے۔ کوچہ اول کا کوتاہ قد بوڑھا۔ اور پانسی رود کا تاجر موسیٰ اسکو اچھی طرح جانتے ہیں۔ اگر تم خودکشی کرنا چاہتے ہو تو اسکو نکال لو"

جب سکول ماسٹر نے دیکھا کہ اسکو میری خودکشی کی ذرا بھی پرواہ نہیں۔ بلکہ اسنے مجھے دھمکاں دیتے ہیں۔ تو اس نے اپنی گفتگو کا ڈھنگ بدل دیا۔ اور بزدلی اور پست دلی کے ساتھ کہا۔

"سلسہ شرا ایک آدمی ہے۔ اس نے مجھ پر رحم کیا اور میرے روپے نہ چرائے"

سکریچ اول (ہنسی کل سے ضبط میں لا کر) "تم کیوں کہتے ہو کہ روپیہ میں نے چرایا تھا"

سکول ماسٹر "جس دن تو میرے پاس آئی اسی دن میرا روپیہ چوری میں گیا اور تیرے سوا کوئی شخص میرے کمرہ میں داخل نہ ہوا۔ میں اور کس شخص پر شبہ کر سکتا ہوں۔ بیچارے کسانوں سے ہرگز ایسا فعل سرزد نہیں ہو سکتا"

سکریچ اول "کیوں وہ بھی تو آخر انسان ہیں دودھ بیچتے ہیں اور اپنے خرگوشوں کے لئے گھاس جمع کرتے ہیں"

سکول ماسٹر "میں لٹ گیا میں لٹ گیا"

سکریچ اول "کیا اسمیں کچھ میرا قصور ہے۔ اگر میں نے تھیلی چرائی ہوتی تو کیا۔ میں تیرے پاس رہتی۔ میں قسم کر کے کہتی ہوں کہ تو مجھے بڑا پیارا۔ تو تو میرا محبوب ہے۔ اگر میں تجھسے علیحدہ بھی ہو جاتی تو تیری خوبصورتی کی کشش سے ضرور تیرے پاس حاضر ہوتی۔ اچھا۔ آؤ۔ آؤ۔ اپنی بیجا حرکتوں سے باز آؤ۔ تمہاری سفید آنکھیں کیسی خوشنما معلوم ہوتی ہیں"

ھاپی "ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ سپاریاں

توڑ رہا ہے۔"

سکریٹری اول:- "ہاں یہ بات ٹھیک ہے۔ یہی کا قول بہاں چسپاں ہے۔ لیکن میرے مرد تحمل کرو۔ وہ بچہ ہے کاسے ہے۔ سے وہ اب اقرار کرو کہ تمہارا دارومدار اب مجھ ہی پر ہے۔ دیکھو جب دراز قد سیاہ پوش امیر آدمی سمجھے یہ کہا کہ اگر تم فلانی لڑکی کو لوکیوال سے بھگا کر رسٹ ڈملس کے ملانے مقام پر پہونچا دو۔ تو میں تمکو بہت انعام و اکرام دونگا۔ بس سے کسی مساآدمی کو تلاش کرنے کی بجائے خود اسکو اس کام میں شریک ہونے کے لئے کہا فی الحقیقت یہ ہی ایک طرح تم کو نقد روپیہ دینا ہے۔ میں اور ہاں اسکو پکڑ کر لاندہ اس گے اور اس کا منہ بند کر کہیں کے اور تم ہا... مدد کر دگے تمکو خیال کرنا چاہئے کہ اگر اس وقت میں تمہارے روپیہ چرا لینی اگر مجھ سے ایسا ہو سکتا۔ لیکن اس وقت میں تیرے ساتھ بھلائی کرنا چاہتی ہوں۔ ہم دو سو تو ہاریں کو دیں گے کیونکہ وہ اس سیاہ پوش امیر کے نوکر کے ساتھ اس جگہ کا پتہ لینے کو لئے آیا تھا اور اب وہ ہمیں گاڑی میں بٹھا کر لے جائے گا۔ باقی آٹھ سو ہم اپنے پاس رکھیں گے اس امر کی نسبت تمہارا کیا خیال ہے۔ کیا آپ ہی مجھ سے خفا ہو۔"

سکول ماسٹر:- "مجھے کیا معلوم کہ اسکی تعمیل کے بعد تم مجھے بھی کچھ دوگے۔ یا نہیں۔"

سکریٹری اول:- "اجی۔ اگر میں چاہوں تو تمہیں کوڑی بھی نہ دوں۔ کیونکہ اب تم میری دست قدرت میں ہو۔ کیونکہ فی الحال میری مرضی پر چلنا چاہئے" (بایں اور جاموس سکول ماسٹر کے کندھے پر تھپکے ہوئے) "کیا ابھی تم مجھ سے خفا ہو۔"

سکول ماسٹر:- (مایوسی میں غصہ کو ضبط کرتے ہوئے) "ہاں تمہارا کہنا بالکل ٹھیک ہے۔ میں اب ایک عورت اور ایک لڑکے کے ہاتھ میں ہوں۔ میرا سارا دارومدار انہی پر ہے یہ میرا مقدر رہا۔ تھوڑی مدت ہوتی ہے کہ اگر میں چاہتا تو دو نوکو صرف سانس سے ہلاک کر دیتا۔"

سکریٹری اول:- "تم کیسے بیوقوف معلوم ہوتے ہو۔ اگر تم میں ذرا بھی۔ اس قدر بھی جرات ہے تو میں تمکو یہیں چھوڑ کر چلی جاؤں گی۔ نہیں تو اس بات کو چھوڑو۔ اور ایسا ذکر کرو۔"

سکول ماسٹر:- (دو ہاتھ) "افسوس۔ وہ شخص جس سے مجھے اس مصیبت میں مبتلا کیا۔ جلاد سے نکل گیا۔ میں اس سے بدلہ لینے کی طاقت ہی نہیں رکھتا۔ اسمیں کچھ شک نہیں کہ میں موت سے بہت ڈرتا ہوں۔ لیکن اگر کوئی مجھے کہے کہ اس شخص کو تیری گود میں بٹھا کر دو تو گوکڑ ہے میں پھینکا جائے گا۔ تو میں اس بات پر فوراً راضی ہو جاؤں۔ اور اسکو ہرگز نہ چھوڑوں جبتک کہ ہم

اسکی انتہا تک نہ پہونچ جائیں - اور ہاں اسکو
دانتوں سے ریزہ ریزہ کردوں میرے دانت
چاقو سے کم نہیں"

سکریچ اول "میرے عمامہ داب میں بھی
میرہانت جوش ہیں تم حوصلہ رکھو - ہم ضرور
اسکو فانوس میں لائیں گے - سلسلہ بھی ہم سے نہیں
بچیگا - رودلف اور سلینسر دو لوگوں کی عیاری
دکھائیں گے"

سکول ماسٹر "(متردد ہوکر) اگر تم مجھے تنہا چھوڑ
کر گئے - تو میرا کیا حال ہوگا"

سکریچ اول "اسے تجھے ہوش آتا ہے - اگر میں
اور ہانی گاڑی پر سوار ہوکر چلے جائیں - اور تمکو یہیں
چھوڑ جائیں - دیکھو کسقدر جان فرسا سردی پڑ رہی
ہے"

سکول ماسٹر "(کچھ ہنستے ہوئے سکریچ اول
کیطرف بڑھا) نہیں نہیں - تمسے ایسی حرکت
سرزد نہ ہوگی - ہانی ہرگز ایسا نہ کریگا یہ تو بہت
بری بات ہے"

سکریچ اول "نہایت بری بات ہوگی کہ جو
اول کے کوتاہ قد شخص - ناٹر مولسٹی کمپنی سینٹ مارٹن
کی عورت اور ریلی دوز کے امیر نے تمکو ٹھہرایا
خیال کیا ہوگا - تمکو بھی اسی پیالہ سے بہرہ ملنا چاہئے"

سکول ماسٹر "میں تمہاری تصرف میں ہوں
مجھپر سختی نہ کرو - میں نے غلطی کی کہ نیزہ شبہ کیا اور ہانی
کو پیٹنے کی کوشش کی - اب میں تمسے معافی مانگتا ہوں
تم سچے ہو - میں دونوں سے معافی مانگتا ہوں"

ہانی "اگر میرے اختیار میں ہوتا تو میں اسکو
دوزانو بٹھلاکر اس سے توبہ کرواتا - کیونکہ اس نے
تمکو پیٹنے کی کوشش کی ہے"

سکریچ اول "(قہقہہ اڑاتے ہوئے) اس کی
حرکات کیسی بھلی معلوم ہوتی ہیں - اچھا میرے
مرد گھٹنے ٹیک کر معافی مانگو - ورنہ ہم تمکو یہیں
چھوڑ کر چلے جائیں گے - دیکھو آدھ گھنٹہ میں بالکل
تمہارا برا حال ہوجائیگا"

ہانی "(طنزا) وہ رات دن میں تمیز نہیں
کرسکتا - ہر وقت اسکے کوار بند رہتے ہیں"

سکول ماسٹر "اچھا میں گھٹنے ٹیک تم دونوں سے
معافی مانگتا ہوں"

یہ کہکر اس نے سڑک پر گھٹنے ٹیکے اور دونوں سے
معافی مانگی - اور کہا "اب اقرار کرو کہ ہم تجھ سے
قطع تعلق نہ کریگے - بلکہ تیرا ساتھ دینگے"

یہ عجب جماعت ڈہلوان چٹانوں کے درمیان
نہایت خوفناک معلوم ہوتی تھی - سکول ماسٹر گھٹنے
ٹیکے ہوئے معافی مانگ رہا تھا اور اپنے ہاتھ پھیلاکر
سکریچ اول سے التجا کر رہا تھا - اسکے سیاہ دھ کے
بال اسکی پیشانی پر بکھرے ہوئے تھے - اسکی
آنکھیں نہایت سرخ تھیں اور خوف سے
پتھرا کر مردے کی آنکھوں کیطرح معلوم ہوتی تھیں

اس حال میں وہ یکچشم بڈہا اور ہالی کے آگے گھٹنے ٹیکے ہوئے کانپ رہا تھا۔"

یک چشم بڈھیا ایک سرخ شال اوڑہی ہوئی تہی اسکے سر پر سیاہ لیس کی ٹوپی تہی جس سے کچھہ بھورے بال باہر نکلے ہوئے تہے۔ اور نہایت فخر کے ساتھہ سکول ماسٹر کے پاس کھڑی ہی۔ اسکی سیاہ استخوانی چہرہ سے حقارت آمیز گستاخی ٹپک رہی ہی۔ اسکی بلی آنکھیں کو ٹک کیطرح روشن نہیں۔ اسوقت اس نے منہ چڑہایا۔ اور جب اسکے سہر سیر کے اسرار دار ہونٹ علحدہ ہوئے تو اندر بس چار زرد کمزور دانت دکھائی دیتے۔"

ہالی نے ایک فراخ چغہ پہنا ہوا تہا۔ اور اسکو ایک کمر بند سے کسا ہوا تہا۔ اور وہ ایک ٹانگ پر یکچشم بڈہیا کے سہارے کہڑا تہا۔ اس کے بدنما زرد چہرہ اور مکار صورت سے تمسخر اور شیطنت ٹپک رہی ہی۔ جیتا نون کا سا۔ نظارہ کے ہول کو دوبالا کر رہا تہا۔ لیکن اندہیرا زیادہ ہو رہا تہا جس سے اسکا ہول کم دکہائی دیتا تہا۔

سکول ماسٹر (اسکی خاموشی سے خائف ہو کر) "اب وعدہ کرو کہ ہم تیرا ساتھہ نہیں چھوڑینگے کیا تم یہاں نہیں ہو؟"

یہہ کہکر اس نے ہاتھہ پہیلائے اور بائیں سے کے لئے آگے کیطرف جہکا۔"

سکریچ اول "اطمینان رکھہ۔ ہم یہیں ہیں۔ اور کان لگا کر میری بات سنو۔ میں تجہسے قطع تعلق نہیں کر سکتی۔ کیونکہ یہہ میری لئے لازمی امر ہے کہ کسی انسان یا حیوان کو اپنے تصرف میں ضرور رکھوں۔ سب سے پہلے میرے پاس ایک لڑکا تہا۔ میں اس کی خوب خبر لیا کرتی تھی۔ اتفاقاً وہ مر گیا اور میں سزایاب ہوئی۔ قیدخانہ میں پرندوں کی گت بناتی رہی۔ جب میں رہا ہوئی تو نمتک گلڈ (میری) میرے ہاتھہ آئی۔ پہر میں نے اسکو ستانا شروع کیا۔ لیکن وہ میرے قابو سے نکل گئی۔ پہر ایک کتا میرے تصرف میں آیا۔ میں نے اسکی ایک اگلی ٹانگ اور ایک پچہلی کاٹ دی۔ جب وہ کلابازیاں لیتا تو میں بڑی خوش ہوتی۔ حتی کہ میں قہقہہ اڑاتی پہ مجہے امید ہے کہ نمنک گلڈ (گوالیوس) پہر میرے تصرف میں آجائیگی۔"

ہالی "ایک کتے نے مجہے کاٹا تہا۔ مجہے بہی اسکے ساتھہ ایسا ہی سلوک کرنا چاہئے۔"

سکریچ اول "جب میں نے تجہسے اول ہی اول ملاقات کی اسوقت میں ایک بلی کے ساتھہ ایسا سلوک کرتی تہی۔ اسکی خوب گت بناتی رہتی اب تواں سب کا کام دیگا۔ بلی یا بچے کو ستانے کے بجائے ہم ایسے شخص کو ستائینگے۔ جسکو بہیڑیا یا شیر کہہ سکتے ہیں۔ میرے خیال میں یہ بہتر ہوگا۔ کیا نہیں؟"

سکول ماسٹر "زمین سے اچہلکر چلایا۔" پیارا جوش۔"

سکر بجے اول: "وہ اب بڑھاپے کے ساتھ گستاخی سے پیش آتا ہے۔ اچھا بوڑھے بیوقوف ابھی راہ لو۔ یہیں سارا انتظام خود کیا جاتا ہے۔ سلام"

ھالی (رہتے ہوئے) "بات۔ میدان کھلا ہے کسی قسم کی رکاوٹ نہیں ٹانگیں ہلاؤ اور ہم کہیں نہ کہیں پہونچ جاؤ گے"

سکول ماسٹر۔ (زور کے ساتھ کف دست ملتے ہوئے) "موت موت"

ھالی (زمین کی طرف جھک کر) "مجھے کسی کے پاؤں کی آہٹ آتی ہے۔ میرے خیال میں وہ لڑکی نہیں ہے۔ کیونکہ آواز اسطرف سے آتی ہے جدھر سے وہ آئی تھی"

ایک قوی ہیکل دہقان عورت نمودار ہوئی اسکے پیچھے پیچھے ایک کتا تھا۔ اور اسکے سر پر ایک ٹوکری تھی۔ وہ بھی اسکی وادی سے گذری اور وہی رستہ اختیار کیا جو پادری اور میری جج کو گئے تھے اب ہم تینوں بدمعاشوں کو کھیت میں چھوڑتے ہیں۔ اور میری اور پادری کا ذکر از سر نو شروع کرتے ہیں۔

تیسواں باب

آگوان جھٹو اور اسکے گرد و نواح کے جنگلوں کے پیچھے سورج کی مدھم روشنی غائب ہو گئی تھی۔ مغرب کی طرف مطلع بالکل صاف تھا اور ۔ دیگر میں آسمان پر دور جا بجا بادل ہیں جس سے معلوم ہوتا تھا کہ رات کو ضرور آندھی چلے گی اور نہایت سردی ہوگی۔ کرنوں کا رنگ اول اول تو بہت سرخ تھا۔ لیکن کچھ دیر بعد نیلگوں ہو گیا اور پھر سیاہی سے متغیر ہو گیا۔ ہر طرف جنگل دور دور تک پھیلے ہوئے تھے۔ زمین سردی سے نہایت سخت ہو گئی تھی۔ نصف حلقہ کی صورت میں صاف آسمان پر ہلال نمودار ہوا۔ چند ستارے چاند کے نکلنے سے پہلے آسمان پر درخشاں تھے اس بے وقت جنگل میں لوکسوال بھسان کسطرح دکھائی دیتا تھا۔ پادری اس خوشنما شام کے نظارہ سے حظ اٹھانے کے لئے پہاڑی کی جانب بڑھا۔ اور میری کو اسطرح مخاطب کیا "اے بچی اس غیر محدود وسعت پر غور کر۔ جسکی حد ہرگز معلوم نہیں ہو سکتی دیکھو تمام جگہ کیسا سماں ہے۔ کیا اس خاموشی سے ابدیت اور غیر محدودی کا خیال پیدا نہیں ہوتا؟ میں تمکو بہت اسلئے کہتا ہوں کہ تم قدرت کی خوبیوں کو خوب سمجھتے ہو۔ میں تمہاری بدیہانہ اور شاعرانہ تعریف قدرت سے اکثر متعجب ہوا کرتا ہوں۔ تم کو بھی قدرتی اشیاء دیکھ کر ایسے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ حالانکہ تم اسقدر عصیاں میں مبتلا رہی ہو۔ کیا میری طرح تمہارے دل پر اس خاموشی کا اثر پیدا نہیں ہوتا"

میری نے کچھ جواب نہ دیا۔ پادری نے حیران ہو کر اسکی طرف نظر کی اور دیکھا کہ اسکے آنسو بہ رہے ہیں۔

پادری: "بچی تجھے کیا ہوا؟"

ایک ہیبتناک حال سے آزاد ہوگئی تھی۔ اور تم اور مسز جارج میرے ساتھ نہایت محبت سے پیش آئے تھے میں اپنی گذشتہ حالت کو قابل رحم خیال کرتی تھی یہ قابل الزام"۔

پادری نے حیرانی کے ساتھ میری کی طرف دیکھا

میری "رفتہ رفتہ میں اس ہراس اور خلوت بند زندگی سے مانوس ہوگئی مجھے سوتے ہوئے مطلقاً یہ خوف پیدا نہ ہوتا کہ جب میں بیدار ہونگی۔ تو اس ظالم عورت کا دست تصرف مجھپر ہوگا۔ میری خوشی [illegible] تھی کہ مسز جارج کو کام میں مدد دوں آپکے سبق محنت سے یاد کروں۔ اور آپکے نصائح سے فائدہ حاصل کروں۔ چند منٹوں کے علاوہ جب میں اپنی گذشتہ حالت پر غور کرکے عرق شرم میں غرق ہوتی تھی۔ دوسروں کی محبت کی سبب میں اپنے تئیں انکا ہمسر سمجھتی تھی۔ یہانتک کہ ایک دن" . . . "

یہاں میری سسکیاں لینے لگی اور اسکی آواز رک گئی۔

پادری "بچی۔ آؤ۔ آؤ۔ گھبراؤ نہیں۔ حوصلہ کرو۔ اور بات کئے جاؤ"۔

میری نے آنسو پونچھ کر پھر کلام شروع کیا "باپ آپکو یاد ہوگا کہ الی سینٹس کے دن مسز ڈوبرل ساکن آرنول ڈیوک لیوسنی کے زمیندار کی جورو اپنی بیٹی کے ساتھ کچھ دیر ہمارے پاس رہنے کو لئے آئی تھی"۔

پادری "ہاں مجھے یاد ہے اور میں کلیرا اور تجھہ میں جان پہچان ہونے سے بہت خوش ہوا تھا۔ کیونکہ وہ بہہ اوصاف موصوف ہے"۔

میری "ہاں۔ وہ سچ مچ فرشتہ ہے۔ وہ تو مجسم نیکی ہے۔ جب میں نے سنا کہ وہ چند روز کے لئے یہاں آئیگی۔ میں بہت خوش ہوئی۔ میں اسکے انتظار میں لحظہ لحظہ گنتی رہتی تھی۔ آخر وہ ایک دن ہمارے ہاں آئی۔ میں اس دن اسکے استقبال کے لئے اپنے کمرے کو آراستہ کر رہی تھی۔ جب وہ بیٹھک میں آئی۔ تو مجھکو مسز جارج نے بلایا۔ اور جب میں بیٹھک میں گئی۔ تو مسز جارج نے کہا کہ یہہ کلیرا ہے۔ وہ تمہاری ہم جولی ہوگی۔ اور تم دونو الفت سے ہوگی اسکے چہرہ سے حیا سادگی اور محبت ٹپکتی ہی تھی مسز ڈوبرل نے کہا۔ مجھے امید ہے کہ وہ جلدہی بہنوں کیطرح ہوجائینگی۔ جب یہہ الفاظ اسکے منہ سے نکلے کلیرا دوڑتی ہوئی میری طرف آئی اور مجھے بغلگیر ہوئی۔ جب اسکے (آنسو بہاتے ہوئے) کا خوبصورت منہ میرے ناپاک رخساروں سے لگا۔ تو میرے دل میں عجیب عجیب خیالات پیدا ہوئے مجھے یاد آگیا کہ میں کیا ہوں اور کون ہوں۔ کیا میرے جیسے بدبخت کے رخساروں کو ایسی پاکدامن معصوم لڑکی کے بوسے شایاں ہیں"۔ . . .

پادری "بیکس بچی"۔

میری دلی جذبات سے پراگندہ ہوئی اور ابھی پادری کی باتیں ختم نہ ہوئی تھی کہ اس نے پھر کلام شروع کیا۔ جب مسٹر ریوڈلف مجھے شہر سے لایا۔ میں اس سے پہلے ہی اپنی قبیح حالت کو جانتی تھی۔ لیکن کیا آپ نیک لڑکیوں کو نہیں کہ آپکی اور مسز جارج کی تعلیم بفضل خدا اور بنولوں سے مجھے یہہ خیال پیدا ہوا کہ میں اسقدر بدبخت ہوں جسقدر کہ مجھسے قصور سرزد ہوا ہے۔ کلبرا کی ملاقات سے پہلے جب کبھی مجھے یہہ خیال آتا ہے۔ میں آ۔ مسز جارج کو خوش کرنیمیں ہمہ تن مصروف ہو جاتی تھی اور اس طرح اس سے نجات پاتی تھی۔

لیکن جب سے پاکدامن اور ہمہ صفت موصوف کلبرا کو میں نے دیکھا۔ یہہ خیال میرے دل سے دور نہیں ہوتا۔ میں نے بہت کوشش کی ہے لیکن تمام لاحاصل مجھے ہر وقت یہی خیال آتا ہے کہ مجھہ میں اور اس خوبصورت نیک لڑکی میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ میں اسکی خاک تک بھی نہیں پہنچ سکتی بعض دھبے ایسے ہوتے ہیں کہ انکا مٹنا ناممکن ہوتا ہے میں اسوقت سے انہیں خیالات میں غرق رہتی ہوں۔ حاصل کلام اسوقت سے دم بھر بھی مجھے چین نصیب نہیں ہوا۔"

اب میری نے اپنے آنسو پونچھے اور پادری کچھہ دیر اسکی طرف نہایت رحم اور شفقت کے ساتھہ دیکھتا رہا۔"

پادری۔ "لیکن بچی تجھے خیال کرنا چاہیے۔ کہ مسز جارج تجھکو کلبرا کی محبت کے قابل سمجھتی تھی۔ یہی تو اس نے تم دونوں کے اتحاد کی تحریک کی۔ تمہاری توجہ اور نیکچالی تمہاری نئی والدہ کو گرویدہ کئے ہوتے ہیں۔"

میری۔ "میں یہہ بات جانتی ہوں۔ اور اسمیں کچھہ شک نہیں کہ میں غلطی پر ہوں۔ لیکن میں پشیمانی اور خوف سے کنارہ نہیں کر سکتی۔ جب کلبرا یہاں آئی۔ تو اسکی دوستی کی امید میں جسقدر میں خوش ہوا کرتی تھی اسیقدر غم و الم نے مجھے آگھیرا۔ بخلاف میرے وہ نہایت خوش تھی۔ اسکے واسطے میرے کمرہ میں بستر بچھایا گیا۔ پہلے دن جب وہ چارپائی پر آرام کرنے لگی تو وہ مجھسے بغلگیر ہوئی۔ اور کہا کہ تم مجھے کلبرا کہا کرو۔ اور میں تمکو میری کہکر بولی تب اس نے دعا شروع کی اور مجھسے کہا تم میرے واسطے دعا کرو۔ میں تمہارے واسطے دعا کرتی ہوں۔ میں انکار نہ کر سکی۔ کچھہ دیر باتیں کر کے وہ سو گئی۔ میں ابھی تک چارپائی پر نہ گئی تھی۔ اسکے پاس جاکر میں نے اس خوبصورت چہرہ پر نظر کی۔ بے اختیار میرے آنسو جاری ہوگئے۔ اور میں اس خیال میں مستغرق کہ کیا میرے جیسی بدکردار جس نے گذشتہ زندگی مشہور و معروف بدمعاشوں کی صحبت میں کاٹی ہے۔ اس نیک صورت معصوم کی صحبت کے قابل ہو سکتی ہے مرا دل کانپ گیا۔ کوئی بھاری گناہ مجھہ سے سرزد ہوا۔ جس سے میں خیال کرتی تھی کہ خدا بہت جلد مجھے اسکی سزا دیگا۔ میں چارپائی پر لیٹ گئی اور خواب میں مجھے پھر وہی بھولی بسری صورتیں نظر آئیں۔ میں نے سلمسر اسکول ماسٹر اور ظالم یک چشم سکریچ میں سے

ہر ایک کو دکھا (کانپتے ہوئے) اور ہو۔ کسی بات
کسی جواب۔

پادری: میری بیٹی ہے یا مجھ پر ظاہر کیوں نہ
کئے تاکہ میں تسلی دے سکوں بات کو ختم کرو۔"

میری: میں بہت بھاگی رہی۔ اسلئے کلبرا سے
پہلے بیدار ہوئی اور اس نے مجھے تلطف کے ساتھ
لگایا۔ اسکے خیال میں کسقدر سرد مہری۔ میری سرد
مہری کو دور کرنے کے لئے اور میری محبت کا ثبوت
دینے کے لئے اس نے مجھے ایک راز بتایا جسکی
تفصیل یہ ہے۔ جب میں اٹھارہ برس کی ہوگئی
میری شادی گوسن ول کے ایک سردار
کے بیٹے سے ہوگی۔ میں آجتک کبھی اپنی والدہ
سے جدا نہیں ہوئی۔ اور نہ آئندہ مجھے جدا ہونا پڑیگا
کیونکہ میرا خاوند ہمارے ہاں آجائیگا۔ اور مسٹر ڈوبرل
کے ساتھ کام کریگا۔ پھر اس نے اپنی پاک۔ اور پُر آرام
اور خوش گذشتہ زندگی کا کسقدر حال بیان کیا۔ اسکے
بعد مجھے کہا۔ میں اور تو بہنوں کیطرح ہیں۔ تجھے میرا
سارا حال معلوم ہے۔ اب مجھے بتاؤ کہ تمہارے ایام
طفولیت کیونکر گذرے ہیں۔ میں اسکا کلام سنکر
عرق شرم میں غرق ہوگئی۔ میں بات کرتے وقت
ہکلانے لگی۔ تاہم میری کو میری باتوں پر یقین ہوگیا
اور اس نے خیال کیا کہ ہکلانے کا باعث جگر گداز
غموم کی یاد ہے۔ میں نے کہا کہ میں بچپن میں یتیم
ہوگئی۔ اور ظالم اشخاص کے دست قدرت میں
گرفتار رہی جس دن سے مسز جارج نے میری رہائش
سروِگ کی ہے۔ میرا وقت آرام میں کٹتا ہے۔ اس سے
پہلے مجھے کبھی چین نہیں ملا۔ لیکن جو کہ کلبرا کو میرے
حالات کے ساتھ کسی قسم کی دلچسپی تھی۔ اور اسکی طبیعت
کسقدر رازجو تھی۔ اسکو اطمینان نہ ہوا۔ مجھ سے اسرار
سے پوچھا اور اس نے کہا۔ تمہاری پرورش کہاں ہوئی۔ کسی کانوینٹ
ماسٹر میں اپنے والد والدہ کی نسبت تمکو کچھ معلوم ہے۔
میں ان سوالات کو سنکر ششدر رہ گئی۔ جھوٹ اور
ریاکاری کے ساتھ ٹوٹے ہوئے الفاظ میں کچھ
جواب دیا۔ لیکن اسے کلبرا کو کسی قسم کا شک نہ ہوا۔
لیکن پادری صاحب آپنے مجھے نصیحت فرمائی
ہوئی تھی کہ جھوٹ بولنا بہت برا ہے۔ اسلئے
مجھے اس پہلی گفتگو پر حد قلق اور رنج پیدا ہوا۔

پادری صاحب: اے بیٹی۔ خدا کا قہر ان پر
ضرور نازل ہوگا جنہوں نے تجھے ہلاکت کے گڑھے کیطرف
دھکیلا۔ جس سے میری زندگی شروع سے ہی وبال
ہوگئی۔"

میری: اسمیں کچھ شک نہیں کہ انہوں نے
مجھ پر بے حساب ظلم کیا۔ کیونکہ میں زندگی بھر اس تاسف
سے خلاصی نہیں پا سکتی۔ جب کلبرا نے اپنی موجودہ
خوشحالی و شادی کے متعلق آئندہ فرحت کا ذکر کیا تو
میں نے فوراً اپنی حالت کا اسکے ساتھ مقابلہ کیا
کیونکہ اگرچہ مجھ پر از حد مہربانی کیجاتی ہے لیکن مجھے
ہرگز چین حاصل نہیں ہوگا۔ آپنے اور مسز جارج نے

مجھے نیکی اور بدی میں فرق کرنا سکھایا - لیکن اسکی بجائے میں مجھے اپنی گذشتہ ذلیل زندگی کی ماہیت معلوم ہو گئی - اب اس بُری زندگی کا تاسف مجھ سے ہرگز دور نہیں ہو سکتا - کاش مجھے یہ علم حاصل نہ ہوتا - اور میں اسی حالت میں اس جہان سے گذر جاتی ‘‘

پادری صاحب ’’ اوہ مسٹری میری ‘‘

میری ’’ افسوس - میری باتوں سے خشت باطن ٹپکتا ہے - میں بعض وقت اس قدر ناشکر گذار ہو جاتی ہوں کہ مسیح کی برکتیں جو مجھکو دوسروں سے حاصل ہوتی ہیں - میری نظر میں مفقود معلوم ہوتی ہیں اور میں کڑھنے لگتی ہوں کیا یہ ٹھیک نہیں - لیکن مجھے یہ خیال ہی ضرور ہے کہ اگر میں اس ناپاک زندگی سے خلاصی نہ پاتی - تو بدبختی - مصائب اور صدموں سے میری زندگی کا خاتمہ ہو جاتا ‘‘

پادری صاحب ’’ میری تیری حالت فی الاصل لاعلاج نہیں - اسمیں کچھہ شک نہیں کہ اگر کوئی شخص اگرچہ خدا نے اس کو ہر طرح کے اوصاف عطا کئے ہوں ایک دن ہی اس ناپاک گڑھے میں پھنس جائے تو عمر بھر تاسف و حسرت اسکو دامنگیر رہتی ہے ‘‘

میری (نہایت دردناک لہجہ میں) ’’ صاف ظاہر ہے کہ میں زندگی کے آخری دن تک بھی حرمان و یاس سے بچ نہیں سکتی ‘‘

پادری صاحب (سنجیدگی اور تاسف کے ساتھہ) ’’ ہاں وہ دھبہ تو دور نہیں ہو سکتا - لیکن تجھکو خدا کے فضل کی امید رکھنی چاہئے - دنیا میں تو یہ داغ یہ سے تو تلافی مافات کر سکتی ہے - (ستاروں والے آسمان کی طرف اشارہ کرکے) لیکن امید ہے کہ ایک دن آسمان پر تیرے گناہ معاف کئے جائینگے اور تجھے ابدی زندگی حاصل ہو گی ‘‘

میری - (رنجیدہ ہو کر پادری کے سامنے دو زانو ہوتی اور تھرتھراتی آواز سے کہا) ’’ اے خالق جہان مجھپر رحم کر - میں ابھی جوان ہوں - کیا معلوم میری عمر کس قدر دراز ہو گی ‘‘

پادری اسیوقت پہاڑی کے اوپر اپنے مکان سے تھوڑے فاصلہ پر کھڑا تھا - اسکا سیاہ جبہ - باوقار چہرہ سفید بال شفق کی روشنی میں عجیب لطف دیتے تھے - مغرب کیطرف آسمان کا رنگ زرد تھا لیکن اور سب طرفوں میں سیاہی نمودار ہو گئی تھی - پادری نے اپنا ایک ہاتھ آسمان کیطرف اٹھایا اور دوسرا میری کو پکڑا - اس نے ہاتھ کو آنسوؤں سے تر کر دیا - اسکے لبادہ دامن کندھوں پر پڑا - اور اسکا خوبصورت چہرہ نمودار ہوا - اسکے چہرہ پر غموم و ہموم کے آثار ہویدا تھے - اسکی آنکھیں آنسوؤں سے تر تھیں ‘‘

اسوقت **سکول ماسٹر میری کیطرح سکریچ اول** کے سامنے گھٹنے ٹیکے ہوئے تھا - دونوں نظاروں عجیب طرح کا توافق اور فرق تھا - سکول ماسٹر مشہور قاتل اور بدمعاش تھا - اسوقت وہ موت کے ازحد خائف تھا - اور اپنی مددگار لیکن کمسن تو سکریچ اول کے سامنے دو زانو بیٹھا ہوا تھا - وہ اسکو اس طرح قابو میں لا کر

چاہی تھی۔ کہ وہ اسکے وابستہ کے لئے اور جرائم کا ارتکاب
کرے میری کے سے صدمہ و الم کا مندرجہ ذیل الفاظ
سے انداز ہو سکتا ہے۔ بچپن سے وہ شریروں اور
مشہور بدمعاشوں کے قابو میں تھی کسی نے اسکو
نیک و بد میں تمیز کرنا نہ سکھایا تھا۔ پہلے وہ زندان
میں تھی اور وہاں سے نکل کر مشہور ریک شخص ظالمہ کے پنجہ
میں گرفتار ہوئی تھی۔ غرض وہ سالہا سال جہالت اور
شرارت کے گڑھے میں پھنسی رہی تھی۔ شریفانہ اخلاق
و اطوار کی اسکو کبھی بو تک نہ آئی تھی۔ لیکن جب وہ
مسز جارج کے ہاں آئی۔ اسکو تعلیم دی گئی۔ اسکی جہالت
کالعدم ہوگئی اور شریفانہ خیالات اور اخلاق نے اسکے
دل پر ہجوم کیا۔ اسکے حسن طبع کو تحریک ہوئی۔ اسلئے
اُسے اپنی گذشتہ زندگی پر غور کی۔ اور اسی کے سبب
سے سخت درد و حیران رہ گئی۔ حتیٰ کہ زندگی اس کے
حق میں وبال ہوگئی۔ کیونکہ تلافی مافات کے اسکو یاس
قطعی ہوگئی تھی۔

میری۔ (مایوسی کے ساتھ) "اگرچہ میری باقی
عمر آپکی طرح دراز اور پاک ہو۔ گذشتہ زندگی کا خیال
ہمیشہ میرے دل میں خلش و خلجان پیدا کریگا"

پادری صاحب "نہیں نہیں میری۔ ایسا
ہرگز نہیں ہوگا۔ یہہ تیری حسن طبع کی وجہ سے ہے
کہ تو اس قدر رنج و غم میں مبتلا ہے۔ اگر کسی اور شخص
کی حالت ایسی ہوتی تو وہ گذشتہ زندگی سے قطع
نظر کرتا اور حال کی خوشحالی تک اپنے خیالات کو
محدود رکھتا۔ یقین کرو۔ کہ تیری پشیمانی و عذر در سے
لکھی جا رہی ہے اور تو اسکا اجر پائیگی۔ مہربان خدا نے
اسیواسطے تجھے اسی مکروہ حالت میں کچھہ مدت
رکھا کہ تو توبہ اور تلافی مافات کرکے اجر عظیم حاصل
کرے۔ کیا وہ خود نہیں کہتا ہے۔ جو لوگ شیطان
کا مقابلہ کرتے ہیں۔ اور تبسم کرتے ہوئے میری
طرف آتے ہیں وہ میرے برگزیدہ ہیں۔ لیکن وہ
لوگ جو اس معاملہ میں زخمی ہوتے ہیں اور افسردہ
دلی اور پشیمانی کی حالت میں میری طرف آتے ہیں۔
وہ میرے برگزیدوں سے بھی بڑھکر ہیں" میری حوصلہ
کر۔ امداد و نصیحت۔ کی تجھے کمی نہیں۔ میں تو بوڑھا ہوں
لیکن مسز جارج اور مسٹر روڈلف تو ابھی جوان ہیں
مسٹر روڈلف کو تیرے حالات کے ساتھہ عجب قسم کی
دلچسپی ہے۔ وہ ہر دم تیرا نگہبان رہیگا"

میری بولنے کو تھی کہ کاشتکار عورت جس کا ذکر ابھی ہوا
ہے۔ اسی رستے آکر ان کے سامنے نمودار ہوئی۔
وہ کھیت کے مزدوروں میں سے تھی۔

کاشتکار عورت "پادری صاحب مجھے معاف
کیجئے۔ مجھے مسز جارج نے یہہ میوہ کی ٹوکری دیکر
آپکے ہاں بھیجا ہے۔ اور اس نے یہہ بھی کہا تھا۔ کہ
دیر بہت ہوگئی ہے میری کو ساتھہ ساتھہ لانا اسی واسطے
میں سڑک (ایک بڑے کتے کیطرف اشارہ کرکے)
کو ساتھہ لے آئی ہوں۔ وہ دیکھنے سے طاقت میں کم نہیں
اگرچہ اس گرد و نواح میں کبھی کوئی حادثہ واقع نہیں ہوا۔

تاہم احتیاط لازم ہے"

پادری صاحب: "کلاڈن۔ یہہ درست ہے۔ لیکن سر ایکان وہ سامنے ہے میری طرف سے سر جارج کا شکریہ ادا کر دینا"۔ ——

(**میری** کو نیچے آواز میں مخاطب کرکے): "کل میں مذہبی کانفرنس میں جاتا ہوں۔ وہاں سے پانچ بجے واپس آؤنگا۔ اگر تیری خواہش ہو تو اب مکان پر انتظار کروں۔ کیونکہ مجھے معلوم ہوا کہ تجھے میرے ساتھ ابھی اور گفتگو کرنے کی ضرورت ہے"۔

میری: "میں آپکا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اور چونکہ آپنے اجازت دیدی ہے۔ میں ضرور آؤنگی"۔

پادری: "کلاڈن۔ یہہ باغ کا دروازہ ہے۔ نوکری یہاں رکھدو۔ میرا اثاثاں اسکو اندر لے جائیگا۔ اور جلدی واپس جاؤ۔ کیونکہ اندھیرا ہوگیا ہے۔ **میری**۔ کل پانچ بجے"۔

میری: "پادری صاحب کل"۔

پادری باغ میں داخل ہوا۔ میری اور کلاڈن مزروعہ زمین کی طرف روانہ ہوئیں۔ اور انکے پیچھے پیچھے شر گوار ہو لیا۔

اکتیسواں باب

سکول ماسٹر کی ہدایت کی مطابق سیکریچ اول اسکے ساتھ مادر لوپن کی گاڑی سے بہت تھوڑی فاصلہ پر ایک نشیب میں چھپی تھی۔ یہہ جگہ پادری کے مکان کی راہ سے الگ تھی۔ ہالی سب سے الگ ہو کر تدبیر مجوزہ کے مطابق نگرانی کر رہا تھا۔ ناگہاں اس نے **میری** کی آواز کسی اور عورت کے ساتھ باتیں کرتے ہوئے سنی۔ وہ دوڑتا ہوا سیکریچ اول کے پاس گیا۔ تاکہ اسکو اطلاع دے کہ تدبیر مجوزہ کارگر نہ ہوگی"۔

سیکریچ اول: "خدا اسکو غارت کرے۔ اسکے ساتھ کون ہے"؟

سکول ماسٹر: "یہہ بتاؤ اسکے ساتھ کون ہے"۔

ہالی: "اللہ وہی نگوری کاشتکار عورت ہوگی۔ جسکو ہمنے ابھی اس راستے گزرتے ہوئے دیکھا تھا اور جس کے ساتھ ایک لڑکا تھا۔ سوا اکی چوبی جوتوں کی آہٹ سنائی دیتی ہے"۔

(زمین پر کان رکھ سنتا ہی۔) اسلئے اسکے پاؤں کی آہٹ صاف سنائی دیتی ہی"۔

اول: "جوڑا ہے۔ سادہ سادہ والی لڑکی کا تو میں انتظام کرلوں گی۔ لیکن دوسرے کی نسبت کیا کیا جاویگا میرا اعتبار مردہ سا ہے۔ ہالی ابھی کہتا ہے شیطان اسے غارت کرے۔ اب کیا کیا جائے"۔

ہالی: "اگرچہ میں کمزور ہوں۔ پر کسے والی عورت کی ٹانگوں کو پکڑلوں گا اور ہرگز ہلنے نہ دوں گا ہاتھوں اور دانتوں سے اسکی جوت گت بناؤں گا"۔

ٹک چشم: "لڑکیا۔ اگر وہ مقابلہ کریگی اور شور برپا ہوگا۔ تو آس پاس کے لوگ اسکی آواز سنکر پیشتر اس کے کہ ہم پارس کی گاڑی پر پہونچ سکیں وہاں آجائیں گے

کسی عورت کو جرا اٹھا لے جانا آسان نہیں "

ھاپی :- اور اُنکے ساتھ ایک بڑا شکاری کتا بھی ہے "

سکریچ اول :- "اگر صرف کتا ہی ہوتا۔ تو اسکو تو میں ایک ٹانگ سے راہ پر لے آتی "

ھاپی :- (اُنکے پاؤں کی آہٹ کیطرف کان لگا کر) اب تو بہت نزدیک آگئی ہیں۔ جلدی سے نیچے اتر رہی ہیں "

سکریچ اول :- سکول ماسٹر تو بتاؤ کیا کیا جاوے کیا تم گونگے ہوگئے ہو "

سکول ماسٹر :- "آج کوئی تدبیر کارگر نہیں ہو سکتی "

سکریچ اول :- "تو کیا اس ساہوکار شریف آدمی کا انعام یونہی ہاتھ سے جاتا رہے گا۔ میرے مرد تمہارا چاقو۔ یہ کاشتکار عورت کا کام تو میں تمام کردوں گی اور پھر ہاپی اور میں چھوٹی لڑکی کا منہ بند کر رکھیں گے "

سکول ماسٹر :- "لیکن وہ شریف آدمی ہم سے کسکو قتل کروانا نہیں چاہتا "

سکول ماسٹر :- "کیا ڈر ہے۔ اگر لڑکی ہیرا زبانی کیجا ئیگی وہ ہماری خوشی کے ساتھ سارا انعام ادا کردیگا "

ھاپی :- (ہولے سے)۔ وہ آگئی ہیں "

سکریچ اول :- (منہ میں) "میرے عیار۔ تمہارا چاقو"

ھاپی :- (ریکٹ جیم اول کیطرف ہاتھ بڑھا کر) "وہ ہم سے زیادہ قوی ہیں۔ ایسا ہرگز نہ کرو "

سکریچ اول :- (ہاپی کی التماس کی پرواہ نہ کرکے اس نے جوتی اُتار دی اور ہولے سے کہا) "میں کہتی ہوں تمہارا چاقو۔ میں نے جوتی اتار دی ہے تاکہ میں پیچھے سے بے خبری کی حالت میں ان پر جا گروں۔ اگرچہ اندھیرا ہوگیا ہے۔ میں سادہ والی لڑکی کو پہچان لوں گی اور اسکی رفیقہ کا کام تمام کردوں گی "

سکول ماسٹر :- (استقلال کے ساتھ) "آج کچھ کرنے کا موقعہ نہیں رہا کل کافی وقت ملجائیگا "

سکریچ اول :- (حقارت کے ساتھ) "کیا ڈر گئے ہو "

سکول ماسٹر :- "میں تو نہیں ڈرا لیکن ممکن ہے کہ تمہاری چوٹ کارگر نہ ہو۔ اور سارا کام بگڑ جائے "

کتے کو چھپے ہوئے اشخاص کی بو آئی اور وہ ٹھہر گیا۔ اگرچہ سری نے اسکو بار بار بلایا لیکن وہ وہاں سے نہ ہلا "

سکریچ اول :- "کتے کی آواز سی ہے۔ وہ آگئے ہیں۔ اگر چاقو نہ دوگے تو . . . . . "

سکول ماسٹر :- "اچھا تو میرے پاس آؤ اور چاقو لو "

سکریچ اول :- (کچھ دیر کان لگا کر) "اب بالکل موقع نہیں رہا۔ وہ یہاں سے گذر گئی ہیں (ناامکا سکول ماسٹر کے سر پر ہلاتے ہوئے) او مردود تیری غلطی سے ہزار فرینک کا نقصان ہوا "

سکول ماسٹر :- (تحکم کے ساتھ) "ہزار۔ دو ہزار بلکہ دو ہزار فرینک کا فائدہ ہوا۔ اول میری بات سنو۔ بارن کے ساتھ گاڑی میں چڑھ کر اس بہتر شخص کے پاس جاؤ۔ اور اسکو کہو کہ آج وہ اتفاقاً بچ گئی ہے۔ اتفاق سے اسکو ایک رفیقہ مل گئی۔ لیکن وہ

ہر شام باوری کو مکان پر چھوڑنے جاتی ہے۔ امید ہے کہ کل ہم ضرور اسکو وہیں لا سکیں گے۔ تم سنو! پارلس اور اسکی گاڑی لیکر اسی چوک میں آجانا۔"

سکریچ اول: "لیکن تم کیا کرو گے؟"

سکول ماسٹر: "مالی مجھے اس مزرعہ میں لے جائیگا۔ میں عیاری سے انکو کہوں گا۔ کہ ہم اسی راہ سے بھٹک گئے ہیں۔ ہمیں اپنے پاس اصطبل کے کسی کونے میں آرام کرنے کے لئے جگہ دو۔ امید ہے کہ کوئی شخص انکار نہ کریگا۔ وہاں رہکر ہی اس مکان کے دروازوں دریچوں وغیرہ کی اچھی جانچ پڑتال کر سکوں گا۔ اور چونکہ اسکے گردا گرد آبادی نہیں۔ ہم آسانی کے ساتھ وہاں کچھ رفقا کو لے جائیں گے اور اپنے کام کو سرانجام دیں گے۔"

سکریچ اول: "تمہاری عیاری میں کسی قسم کا نقص واقع نہیں ہوا۔ تم تو مسٹر مارلیبسٹ معلوم ہوتے ہو۔ اچھا بات کہو۔"

سکول ماسٹر: "صبح وہاں سے رخصت ہونیکی بجائے ان سے کہوں گا کہ میرے ٹخنہ میں درد ہوتا ہے میں چل نہیں سکتا جب میں قید تھا اسوقت زنجیر کی ضرب سے میرا ٹخنہ زخمی ہو گیا تھا۔ اور ابھی تک اچھا نہیں ہوا۔ لیکن اگر وہ میری بات تسلیم نہ کرینگے۔ تو میں انکو ٹخنہ دکھاؤں گا۔ اور کہوں گا۔ جب میں کام کیا کرتا تھا اسوقت ایک لوہے کی سرخ سلاخ سے میرا ٹخنہ زخمی ہو گیا تھا۔ جب میں اور مالی پیچھے رہ جائیں گے۔ تو مالی گھر کا ملاحظہ اچھی طرح کرے گا ہر ایک دروازہ دریچہ کو نظر غور سے دیکھ لے گا۔ شام کیوقت میں ان کو کہوں گا۔ کہ اب میرے ٹخنہ کا درد دور ہو گیا ہے۔ اب میں سفر کرنے کے قابل ہوں۔ تب میں اور مالی میری کے پیچھے ہو لیں گے جب وہ واپس آئیگی تو ہم اسکو راستہ میں ملیں گے۔ اور چونکہ ہمنے اس کے پاس دن کاٹا ہوگا۔ وہ ہم سے ڈرے گی نہیں۔ اور جب میری نزدیک آجائیگی تو پھر میں بندوبست کروں گا۔ میں اسکو زندہ رکھوں گا۔ اور ہم ہزار فرینک کا انعام حاصل کریں گے۔ لیکن یہی کافی نہ ہوگا۔ ہم مالی باجند اور رفقا کو ساتھ لیکر اس مزرعہ میں جائیں گے۔ اور لوٹ سے خوب ہاتھ رنگیں گے۔"

سکریچ اول: (سکول ماسٹر کو چھاتی سے لگا کر) "تمہاری تجاویز بے نظیر ہیں مجھے ایک بوسہ دو۔ اگرچہ تم نہایت ضعیف ہو جاؤ۔ تاہم دوسروں کو مشورہ دیکر بہت روپیہ کما سکتے ہو۔ اچھا تو تم جاؤ۔ کیونکہ یہاں کے لوگ بہت سویرے سو جاتے ہیں۔ اور میں پارلس کے ساتھ روانہ ہو کر کل چار بجے دوپہر کے بعد پارلس کے ساتھ اسی چوک میں آجاؤں گی۔ اور یہاں آکر تمہارا انتظار کروں گی۔ اگر پارلس کو سفر درپیش (رگوپن) عورت کے خاوند کا بندوبست کرنیکے لئے وہاں رہی رہا۔ تو کسی اور گاڑیبان کو ساتھ لے آؤں گی کیونکہ یہ گاڑی اس سیاہ پوش شریف آدمی کی ہے چوک میں اتر کر میں پاؤ گھنٹہ کے اندر یہاں پہنچ جاؤں گی

اور تمہارا انتظار کروں گی۔"

سکول ماسٹر "اول - اچھا کل۔"

سکریچ اول - رسوم کا مجھ کو علم ہے لیکن میں کسی موقوف ہوں مگر اب مجھے یاد نہ رہا تھا کہ ہابی کو کچھ رسوم و سامر دہے۔ شاید کسی ماسے کا نقش اتار لائے ہابی - اس کا استعمال جانتے ہوئے"

ہابی "اب مجھے سکھاؤ لیکن مجھے یاد ہے کہ ایک وقت میں نے اپنے ماسٹر نجم حکم کے ایک مالے کا نقش اتارا تھا"

سکول ماسٹر "ہاں درست ہے تاکہ وہ جیٹ نہ جاتے اسکو اچھی طرح تر رکھو - اور خوب گرم ہی رکھو"

ہابی "میں جانتا ہوں"

سکریچ اول "میرے عمار مرد - تو پھر کل"

سکول ماسٹر "ہاں کل"

سکریچ اول تھوکریں کھاتی ہوئی گاڑی کیطرف روانہ ہوئی - اور ہابی اور سکول ماسٹر دونو مزرعہ زمین کی طرف چلدئے - وہاں چراغ جل رہے ہے - اسلئے وہ سیدھے وہاں پہونچ گئے -

بتیسواں باب

رات کے کہانے کیوقت رہبداروں کا ماوریجا نہ عجیب نظارہ پیش کرتا ہے - خاص کر جاڑے کے موسم میں - دہاتی زندگی کے لطف اور اس کا اندازہ اسی سے خوب لگ سکتا ہے - توکیوال کا چراغ دو سرے کے لئے ایک عمدہ موقع تھا - اسکی عظیم چمنی چھہ فٹ چوڑی اور آٹھ فٹ اونچی ایک بڑی کہلی ہوئی گئے منہ کی طرح معلوم ہوتی تھی - لکڑی کے ٹھیے اسمیں سلگ رہے ہے - اس آگ سے اور چیا نہ کے تمام حصّے نہایت گرم اور اسقدر روشن تھے کہ چھت سے لٹکتے ہوئے لمپ کی روشنی بیفائدہ معلوم ہوتی تھی خوبصورت طاقوں میں ملبے کے نہایت صاف چمکیلے برتن ترتیب وار رکھے ہوئے تھے - ان پر آگ کا عکس پڑ رہا تھا - ایک بڑا چمکیلا پھول ان اسی طرح کا آئینہ کیطرح روشن تھا - اور اسکے پاس کھانا رکھنے کا دوعی صندوق جسکی چمک اس سے کم نہ تھی - اور اسمیں سے گرم کہانے کی خوشبو آرہی تھی - کمرے کے وسط میں ایک مضبوط اور لمبی میز پڑی ہوئی تھی - اور ہر ایک مہمان کی جگہ پر ایک طباق اندر سے نہایت سفید اور باہر سے نیلا کسری اور اسکے پاس ہی ایک چاقو - ایک کانٹا اور ایک فاسق تہا جو صاف رکھے ہوئے ہے - میز کے وسط میں ایک بڑا طباق تھا اسکے سور کے کابڑا بھرا تھا اور اسکا خوشبو دار دھواں اردگرد پھیل رہا تھا - اسکے پاس دو برتن اور تھے - ایک میں سور کا گوشت اور ساگ تھا اور دوسرے میں ابلا ہوا گوسفند کا گوشت اور آلو تھے ایک طرف گائے کا گوشت اور اسکے دونو طرف رمضان کے ساگ تھے - اور انکے سامنے دو ٹوکریاں سیبوں کی اور دو ٹکڑے پنیر کے پڑے ہوئے تھے

سرخ رنگ سرے کے دو تین آب خورے اور اسی قدر بڑی بڑی سفید روٹیاں احتیاط کے واسطے وہاں رکھی ہوئی تہیں "

ایک بڑا بوڑھا کتا جسکے بال الجھے ہوئے تہے چمنی کے پاس بیٹھا ہوا تہا - اسکی عمر بہت زیادہ ہی - حتی کہ اسکے منہ میں قریباً کوئی دانت نہ تہا - اس نے گہر والوں کی خدمات نمایاں کی تہیں اور اسیواسطے اسکو یہ حق حاصل ہوا تہا - وہ اپنی تہوتہنی اگلے پنجوں پر رکھکر کہانے کا سامان دیکھ رہا تہا "

کھانے جو چند روز کیواسطے ایک ہی دفعہ تیار کئے گئے تہے اگرچہ سادہ تہے - لیکن وہ بعض کے خیال میں مرغن تر بڑہکر تہے - لیکن مسٹر جارج مسٹر ریوڈلف کی ہدایت کے مطابق نہایت نیک نیتی کے ساتھ مزدوروں کی حالت کی اصلاح کرنیمیں ساعی ہی - وہ نہایت دیانت دار اور محنتی مزدور انتخاب کرتی ہی - ان کو معقول تنخواہ ملتی ہی اور انکے ساتھ ہر طرح اچھا سلوک کیا جاتا تہا - اسلئے مزدوروں کو وہاں کام کرنیکی امنگ رہتی تہی - کیونکہ اس طرح مالک و مزدور دونوں کو فائدہ تہا - اسوجہ سے ریوڈلف نے بوکیوال کو دوسروں کے لئے نمونہ بنادیا تہا - اسمیں صرف حیوانات کی حالت یا کاشتکارانہ امور ہی ترقی پر نہ تہے - بلکہ انسانوں کی حالت بھی روبترقی تہی اور مزدور دیانت - محنت اور عقل کی نہایت قدر کرتے تہے "

کہانا تیار کرکے اور شراب کا ایک سالنقل کے ساتھ پینے کے لئے میز پر رکھکر باورچی گھنٹی بجانے گیا گھنٹی کی دلفریب آواز سنکر ہل والے - چرواہے گویتین

اور دیگر اشخاص جلد جلدی باورچیخانہ میں آجمع ہوئے مرد کشادہ پیشانی اور قوی ہیکل تہے - عورتیں خوش طبع اور اچھی صحت والی تہیں چہوٹی لڑکیاں چست وچالاک معلوم ہوتی تہیں - اس سادہ فرحان مجلس میں ہر ایک چہرہ سے کشادہ دلی خرمی اور قناعت ٹپکتی تہی - اور محنت کے کماتے ہوئے کہانیکی قدر [illegible] کے دلپذیر منقش تہی "

میز کے سرے پر ایک سفید موے بوڑہا مزدور بیٹہا ہوا تہا - اس کا چہرہ بے خوف اور دلیرانہ تہا - اسکا مسکراتا ہوا منہ " آنکہ و دل کشا توں کا عمدہ نمونہ تہا - وہ ہوشیار - طرار جہاندیدہ اور نکلف تہا جس سے معلوم ہوتا تہا کہ وہ فرانسیسیوں کی نسل کا ہے -

فادر جیٹ لین بچپن سے یہاں کام کرتا تہا اب وہ دوسروں کی نگرانی کرتا تہا - جب ریوڈلف نے یہہ مزرع خریدا تو لوگوں نے اس بوڑہے مزدور کی بڑی سفارش کی - ریوڈلف نے اسکو اپنے پاس رکہا اور مسٹر جارج کے ماتحت اسکو کلی وجزئی کام کا نگران بنایا - اسکی سن رسیدگی - اسکے تجربہ اور علم کے سبب اسکی بڑی قدر ہوتی ہی "

جب تمام مزدور اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے تو جیٹ لین

باواز بلند خدا سے برکت کی دعا کی - اور ایک روٹی پر صلیب
کا نشان بنایا اور وہ ٹکڑا اسمیں سے تراش لیا - پہر
ایک گلاس شراب کا لیا گویا یہہ کنواری مریم یا عرباء
کا حصہ تہا - اور ان دونو کو میز کے وسط میں رکہہ دیا -
اسوقت وہاں کے کتوں نے باہر بہونکنا شروع کیا اور
انکے جواب میں کالی سیڈری (وہ بوڑہا کتا) بہی
آہستہ آہستہ غرایا اور جب اُس نے بہونکنے کے لئے
ہونٹ الگ کئے تو ایک دو خوفناک دانت
نمودار ہوئے -

فادر جیٹ لین " کوئی شخص احاطہ کی دیوار کے
پاس سے گذر رہا ہوگا "

ابہی وہ بات ختم نہ کرچکا تہا کہ بڑے دروازہ کی گھنٹی
کی آواز آئی -

بوڑہا مزدور " اسوقت کون آتا ہے - ہمارے
سارے آدمی اندر آگئے ہوئے ہیں جین رینی
دیکھو تو سہی -

جین رینی اسجگہ کا ایک نوجوان مزدور تہا - جب
جیٹ لین نے اسے یہہ حکم دیا اسوقت جین رینی
نے ایک چمچہ شوربے کا بہرا ہوا تہا - اور اسمیں پہونک
رہا تہا - اب اُس نے حسرت سے وہ چمچہ پہر برتن
میں الٹ دیا - اور باورچی خانہ سے باہر نکلا "

جیٹ لین " یہہ پہلی شام ہے کہ مسز جارج
اور میری آج یہاں موجود نہیں مجہے بہوک تو
بہت لگی ہوئی ہے - لیکن آج کہانے کا لطف
نہیں آئیگا "

کلاؤن - (وہی کاشتکار عورت جو میری کے ساتہہ
آئی تہی) " مسز جارج آج میری کے کمرے میں ہے
کیونکہ جب میری پادری صاحب کے مکان سے واپس
آئی - تو اسکی طبیعت علیل سی ہوگئی اور وہ فوراً چارپائی
پر جا لیٹی "

بوڑہا مزدور (فکر سے) " امید ہے کہ بیاری
میری بہت بیمار نہ ہوگی "

کلاؤن " نہیں سب بیمار نہیں - مسز جارج کہتی
تہیں کہ ذرا طبیعت سے اعتدال ہوگئی ہے - خدانخواستہ
اگر زیادہ بیمار ہوتی تو اسکو فوراً پیرس میں حبشی ڈاکٹر
کے پاس بہیجدیا جاتا - کیونکہ وہ اسپر بڑا مہربان ہے
میں تو حبشی ڈاکٹر سے علاج کروانا گوارا نہیں کرتی
گو ڈاکٹر عمدہ ہوتا ہے لیکن ... . . "

جیٹ لین " کیا مسٹر ڈیوڈ نے میری کو چنگا
نہیں کیا تہا - جب وہ پہلے پہل یہاں آئی تہی اور
نہایت کمزور اور علیل تہی "

کلاؤن " ہاں - باپ جیٹ لین "

جیٹ لین " تو پہر "

کلاؤن " یہہ تو درست ہے - لیکن حبشی ڈاکٹر سے
علاج کروانا - . . . . . . "

جیٹ لین " کیا اُس نے کہیں سال مادر اینک
کو جینے کی طاقت نہیں دی تہی - ہمکو معلوم
کہ وہ بیس سال سے مرض سے نڈ

کلاؤن "ہاں جناب جیٹ لسن۔ لیکن ذرا خیال کرو جنسی ڈاکٹر ذرا سوچو تو سہی۔ کالا۔ بالکل سیاہ رنگ۔"

جیٹ لسن "سنو۔ تمہاری گائے مسٹ کا کیا رنگ ہے؟"

کلاؤن "برف سا سفید۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ وہ دودھ بکثرت دیتی ہے۔"

جیٹ لسن "اچھا تمہاری دوسری گائے اوزبٹ کا رنگ کیا ہے؟"

کلاؤن "کالا کوے سے بھی زیادہ سیاہ لیکن وہ بھی دودھ بکثرت دیتی ہے۔ میں جھوٹ کیوں بولوں۔"

جیٹ لسن "بسٹ کے دودھ کا رنگ کیسا ہوتا ہے؟"

کلاؤن "نہایت سفید برف سا سفید۔"

جیٹ لسن "اور سیاہ گائے کے دودھ کا رنگ کیسا ہوتا ہے؟"

کلاؤن "برف سا سفید۔ بالکل بسٹ کے دودھ کی طرح ہر صفت موصوف۔"

جیٹ لسن "اچھا اگرچہ اسکا رنگ کالا ہے؟"

کلاؤن "اگرچہ اُس کا رنگ کالا ہے۔ اسکے رنگ سے دودھ میں کیا فرق آسکتا ہے؟"

جیٹ لسن "تو کالے اور گورے ڈاکٹر میں کیوں [illegible] نا چاہئے؟"

تھوڑی دیر کے بعد [illegible] مسٹر افضال غلط تھا [illegible] رنگ کو اوصاف سے کچھ تعلق نہیں ہوتا۔"

جب وہ دونوں باتوں میں مصروف تھے جین رینی کے آنے سے انکی گفتگو منقطع ہو گئی۔ وہ دوڑ کے [illegible] اسے باہوں کو ہوا کرتے کہنا۔

جین رینی "آج رات بڑی سردی ہے۔ آجکل گھر کا اندر باہر کی نسبت زیادہ بہتر ہے۔"

جیٹ لسن "جب شمال مشرقی ہوا چلتی ہے تو موسم برابر ناخوشگوار ہوا کرتا ہے لیکن یہ تو [illegible] کہ گھنٹی کس نے بجائی تھی؟"

جین رینی "ایک بوڑھا اندھا اور اس کے ساتھ ایک چھوٹا سا لڑکا ہے۔"

جیٹ لسن "وہ اندر کیا چاہتا ہے؟"

جین رینی "وہ چھوٹے لڑکے کے ساتھ لوارز کو جا رہا تھا۔ بدقسمتی سے انکو رستہ بھول گیا۔ اُس وقت سردی کا بہت زور ہے اور اسکی خواہش ہے کہ اسکو اصطبل میں رات کاٹنے کی اجازت دیجائے۔"

جیٹ لسن "مسٹر جارج بیکسوں کی مدد کرنے سے کبھی نہیں چوکتے۔ وہ ضرور انکو پناہ دیگا۔ لیکن انکی اجازت لینا ضروری ہے۔ کلاؤن جاؤ اور اسکو خبر دو۔"

کلاؤن رخصت ہوتی۔

جیٹ لسن "اور وہ بوڑھا کہاں ہے؟"

جین رینی "توشہ خانے میں۔"

جیٹ لسن "تم نے اسکو وہاں ٹھہرایا؟"

جین رینی "اگر میں اسکو صحن میں ٹہراتا۔ تو وحشی و خونخوار کتے اسکو اور اسکے لڑکے کو زندہ کہا جاتے۔ لیکن باہم میرا خیال ہے کہ یہاں کے کتے غریبوں کو ستانے کے عادی نہیں۔"

جیٹ لس "تو ٹام آج ضرور ہمارے ساتھ کہانا کہائے گا۔ ذرا الگ ہو بیٹھو اور انکے لئے جگہ بنا دو دو چاقو اور دو رکابیاں بھی لے آؤ۔ ایک تو رہی ہے کے لئے اور ایک لڑکے کے لئے مسز جارج مہمان کو یہاں رہنے کی اجازت دیدیگی۔"

جین رینی "لیکن کتوں کا بہونکنا تو آج نرالی قسم کا تہا خصوصاً مسٹر ک جسکو کلاؤن **مبری** کی حفاظت کے لئے ساتھ لی گئی ہوں گے ہونکتے دیوانہ سا ہو گیا جب میں نے اسکی پیٹھ ٹہونکی تو اس کے بال کانٹوں کی طرح کہڑے ہو گئے۔ ٹام آپ ہر ایک امر کا راز جانتے ہیں۔ آپ ہی بتائیں کہ اسمیں کیا بہید ہے۔"

جیٹ لین "اگرچہ میں سب کچھہ جانتا ہوں لیکن حیوان مجھے بہی زیادہ جانتے ہیں پچھلے موسم خزاں میں مجھے کہیت میں شام ہو گئی۔ میں گہوڑوں کو ہانکتا ہوا گھر کیطرف روانہ ہوا۔ رستہ میں ایک نالہ تہا۔ اسکے کناروں سے پانی باہر نکلا ہوا تہا۔ میں حیران رہگیا کہ گہاٹ کس طرح معلوم کر سکوں گا حسن اتفاق سے میں خاکستری گہوڑے کو کو پر سوار ہو بیٹھا۔ اور اس نے خود بخود گہاٹ پہچان لی۔ اور مجھے پار لے آیا۔ میں نے لگام اسکی مرضی پر چھوڑ دی تہی۔ میں اس واقعہ سے حیران رہگیا اور سمجھتا تہا کہ اسکو اس امر کا علم کہاں سے حاصل ہوا۔"

جین رینی "ہاں۔ ٹام جیٹ لین۔ یہہ بات اسکو کس نے سکہائی ہوگی۔"

جیٹ لین "اللہ تعالی نے۔ جس نے پرندوں کو گہونسلا بنانا سکہایا ہے (اسوقت کلاؤن سبز خطر چادروں کے دو جوڑے اٹہائے ہوئے اندر داخل ہوئی) اچہا کلاؤن مسز جارج نے اجازت دیدی ہے۔"

کلاؤن "ہاں جناب۔ یہہ چادریں انکے بستر پر بچہانے کے لئے بہیجی ہیں۔"

جیٹ لس "جیس ریی۔ جاؤ انکو اندر لے آؤ۔ کلاؤن تم دو کرسیاں آگ کے پاس رکھدو۔ تاکہ وہ کہانا کہانے سے پہلے ذرا گرم ہو لیں۔"

اب کتوں کا شور پہر بلند ہوا۔ جیس ریی کی آواز بہی سنائی دے رہی ہی۔ وہ انکو جہڑکنے کی کوشش کر رہا تہا۔ اچانک باورچیخانہ کا دروازہ کہل گیا اور سکول ماسٹر اور ہالی دوڑتے ہوئے اندر داخل ہوئے گویا کتے انکا تعاقب کر رہے ہیں۔

سکول ماسٹر "براہ مہربانی اپنے کتوں کو روکو۔ وہ ہمکو کاٹنے کی کوشش کر رہے ہیں۔"

ہالی (خوف سے زرد رنگ) "انہوں نے میرا دامن ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔"

جین رینی۔ "دروازہ بند کر کے" "ہمیں معاف رکھو۔ خیر ہمیں آج ہمارے کتوں کو کیا ہوگیا ہے۔ شاید سردی کے سبب انکی خونخواری دوبالا ہوگئی ہے۔ اور وہ کاٹنے سے اپنے آپکو گرم کرنا چاہتے ہیں"

جبٹ لبن "دیکھو اب ایک اور اس پر لپکنے کو ہے" نا لائی سبنڈر اسیونٹ جینی کے پاس سے اٹھا۔ اور غراتا ہوا انکی طرف کاٹنے کو بڑھنے لگا"

جیٹ لس "اس نے باہر کے کتوں کی آواز سنی ہے۔ اور انکی پیروی کرنی چاہتا ہے۔ جاؤ بوڑھے خونخوار اپنی جگہ پر جاکر آرام کرو"

یہہ کہتے ہوئے اس نے لائی سبنڈر کو ایک ٹانگ لگائی۔ اور وہ غراتا ہوا اپنی جگہ پر جا بیٹھا۔ سکول ماسٹر اور ہاپی نا حال باورچیخانہ کے دروازے پر کھڑے کانپ رہے تھے۔ آندھے کا چہرہ اس قدر دہشتناک اور مکروہ تھا کہ کچھہ دیر کے لئے مزدوروں پر اسکا خوف طاری رہا۔ بعضوں کو سخت نفرت آئی ہاپی اسبات کو تاڑ گیا۔

جبٹ لبن مہمان نوازی کی رسوم بجالانے کو تیار اور نہایت سرگرم تھا۔ اس نے لوڑھے کو کہا۔ "آگ کے پاس آ بیٹھو اور جب تم آگ تاپ لو گے تو ہم ملکر کھانا کھائیں گے۔ نہایت خوش قسمتی کی بات ہے کہ ہم کھانے لگے شروع ہی یہاں آ پہونچے ہو۔ میں کیسا بیوقوف ہوں۔ بڈھا تو آندھا ہے لڑکے کو مخاطب کرنا چاہتے تھا۔ لڑکے۔ بوڑھے کو آگ کے پاس لا بٹھاؤ"

ھاپی (راگ میں بولتے ہوئے لیکن دردناک لہجہ میں) "آندھے کے ساتھہ آپنے فیاضی کی ہے۔ خدا آپکو بدلا دے۔ بابا آؤ۔ دیکھنا قدم سنبھال کر رکھنا"

یہہ کہہ کر وہ پرتکلف محبت اور ہوشیاری کے ساتھہ اسکو جینی کے پاس لے گیا۔ پہلے تو لائی سینڈر منہ میں غراتا رہا۔ لیکن جب اس نے سکول ماسٹر کی بو اچھی طرح سونگھی۔ وہ زور سے بھونکنے لگا"

سکول ماسٹر "اف رے۔ کیا یہہ کتے خون کی بو معلوم کر لیتے ہیں۔ جس رات میں نے جرواہے کو قتل کیا تھا۔ میں نے یہی پائجامہ پہنا ہوا تھا"

جین رینی "تم نے دیکھا۔ یہہ کیسی عجیب بات ہے۔ جب لائی سبنڈر نے بوڑھے کی بو سونگھی۔ وہ بڑے زور کے ساتھہ چلانے لگا"

اس کے بعد سین نے عجیب صورت اختیار کی لائی سبنڈر کی آواز دردناک اور بلند تھی۔ باورچیخانہ اور باقی عمارت میں صرف ایک دریچہ کا فرق تھا۔

جب باہر کے کتوں نے لائی سینڈر کی آواز سنی تو سب نے اکٹھے ہوکر چلانا شروع کیا۔ عام لوگوں کا خیال تھا کہ جب کتے اس طرح چلانے ہیں تو کسی نہ کسی شخص کی موت کا وقت قریب ہوتا ہے

اگرچہ مردوزن میں تعصب بہت کم تھے لیکن وہ بھی کچھ خوف زدہ ہو گئے۔ اور سکول ماسٹر کانپنے لگا۔ لیکن ہاپی بڑا شریر اور بد اعتقاد تھا۔ اس نے ذرا بھی پرواہ نہ کی۔ بلکہ دوسروں کی سرگشتگی سے محظوظ ہوا۔

آخر جین "بینی کوڑ" لیکر صحن میں گیا۔ اور اس کے ذریعہ کتوں کو چپ کرایا۔ رفتہ رفتہ مردوزن کا خوف زائل ہو گیا۔ وہ ہاپی کی پدری محبت اور تبتری صورت کو دیکھ کر خوش ہوئے۔ کچھ دیر مردوزن کو ہو کہہ کا خیال بالکل نہ رہا تھا۔ اب ہو کہہ دوبالا ہو گئی۔ اور سب کے سب کھانے میں مشغول ہو گئے کچھ دیر کانٹوں اور چاقوؤں کی آوازوں کے سوا کچھ سنائی نہ دیا۔ ہاپی نے سکول ماسٹر کے لئے گوشت تراشا۔ روٹی کے ٹکڑے ٹکڑے کئے۔ اور شراب ایک برتن میں انڈیلا۔ یہ دیکھ کر مزدور [illegible] اس کی نیک نہادی اور [illegible] محبت کی تعریف کرنے لگے۔ یہاں تک جو ہم نے تصویر کے خوشنما حصے کا ذکر کیا ہے۔ اب ہم باقی کیطرف [illegible] کرتے ہیں۔

ہاپی [illegible] طبعاً ظالم تھا۔ اور بچوں کیطرح اس نے [illegible] پر چلنا چاہتا تھا۔ اسوقت سکول ماسٹر اسکے قابو [illegible] تھا۔ اگرچہ ہاپی بظاہر اس کو پیار کرتا معلوم ہوتا تھا۔ لیکن ٹانگوں سے اسکی خوب خبر لے رہا تھا۔ ان دونوں کی ٹانگیں میز کی آڑ میں تھیں۔ اور ہاپی وقت فوقت سکول ماسٹر کی دائیں ٹانگ پر ضرب لگاتا تھا۔ کیونکہ اس پر پرانا زخم تھا۔ یہ جیلخانہ کی یادگار تھی۔ حسب معمول یہ زخم زنجیر پا رسے پیدا ہوا تھا سکول ماسٹر اف تک نہ کرتا تھا۔ کیونکہ ہاپی موقعہ تاڑ کر وار کرتا تھا یعنے جسوقت سکول ماسٹر بات کرنے یا شراب پینے میں مصروف ہوتا۔

ھالی۔" باپ تو میں نے یہ ساری آپ کیواسطے توڑی ہے۔"

چیٹ لین۔ "یہ بڑا نیک لڑکا ہے۔ بوڑھے سر میں کچھ شک نہیں۔ کہ تمہاری حالت نہایت افسوسناک ہے۔ لیکن اس بچہ کی موجودگی سے آپ کو تسلی وتشفی ہوتی ہوگی۔"

بوڑھا۔" ہاں ہاں میں بڑا بدبخت ہوں اگر بیٹا [illegible] ساتھ محبت سے پیش نہ آتا۔ تو میرا [illegible] . . . ."

[illegible] درد ہوا۔ کہ بے اختیار اسکی چیخ نکل گئی [illegible] ہاپی نے جبن اس کے [illegible] وسط میں [illegible] نہ رہی۔ اور سکول ماسٹر اس کی برداشت نہ کر سکا

ہاپی چلاتا ہوا۔ کرسی سے اٹھا "باپ تجھے کیا ہوا" یہ کہکر اپنے بازو اس کی گردن میں ڈالے سکول ماسٹر بھی نہایت افروختہ ہو گیا تھا۔ اسنے چاہا کہ دبا کر ہاپی کا کام تمام کرے۔ لیکن اب

تھوڑے زور سے دبایا تہا۔ کہ اسکو خیال آگیا۔ کہ میں ہاپی کی مدد کے بغیر کیا کر سکونگا۔ اس لئے اس نے ہاپی کو چھوڑ دیا۔ اور دھکیل کر اس کو کرسی پر بٹھایا مزدوروں نے خیال کیا۔ کہ باہمی شفقت سے یہ حرکات ظہور میں آرہی ہیں۔ اور چونکہ ہاپی کا چہرہ زرد ہو گیا تہا۔ انہوں نے سمجھا کہ یہ بھی دلی جذبہ کا نتیجہ ہے۔

چیٹ لین ” بیچارے بوڑھے تجھے کیا ہوا۔ تمہاری چیخ سنکر تمہارے بیٹے کی رنگت زرد پڑ گئی تھی سانس بھی رکی جاتی ہے۔

سکول ماسٹر [illegible] اپنے کو سنبھالکر ” کچھ نہیں میں لوہار ہوں۔ ایک دن ایک نہایت گرم سلاخ میری ٹانگ پر گری۔ اور وہاں ایک بڑا زخم ہو گیا۔ وہ ابھی تک اچھا نہیں ہوا۔ بد قسمتی اسوقت میری دوسری ٹانگ اس زخم پر جا لگی اور بے اختیار مجھ سے یہ چیخ نکلی۔

ہاپی (دہشت کے ساتھ سکول ماسٹر کی طرف دیکھکر) ”میرے بیکس مہربان باپ۔ وائے قسمت یہ بالکل سچ ہے کہ اس کا زخم کبھی اچھا نہیں ہوا ہائے اس کا دکھ مجھکو دیا جاتا۔

عورتیں ہاپی کی طرف نہایت شفقت سے دیکھنے لگیں۔

چیٹ لین۔ ہائے۔ افسوس۔ اگر ہم تین ہفتے پہلے آتے۔ تو کیا ہی اچھا ہوتا“

بوڑھا۔ ”کیوں؟“

چیٹ لین ” یہاں ایک ڈاکٹر تہا اس کے پاس ٹانگ کی بیماریوں کی حکمی دوا ہے۔ یہاں ایک عورت ہے۔ وہ تین برس چارپائی پر پڑی رہی تھی۔ اسکی مرہم لگانے سے اُسکی ٹانگیں فوراً چنگی ہو گئیں۔ اب وہ بچوں کی طرح کودتی پہرتی ہے۔ اور کہتی ہے۔ کہ میں جلد پیرس میں اس ڈاکٹر کا شکریہ ادا کرنے کے لئے جاؤنگی“

وہ ڈاکٹر صاحب کوچہ دوزیں رہتے ہیں“

او ہو تمہارے زخم کو کیا ہونا ہے“

الفاظ ”کوچہ ووڈ“ سنکر سکول ماسٹر بے اختیار کانپ اُٹھا تہا۔ گذشتہ واقعات کی تصویر اس کی آنکھوں کے سامنے آگئی تھی۔

بوڑھا (رنج دل چھپانے کے لئے) ” ہاں بہت سخت درد ہوا ہے“

حبٹ لین“ ہائے افسوس تم اس ڈاکٹر کے ہوتے یہاں نہ آئے۔ لیکن اس کی فیاضی اس کی دانائی سے کم نہیں۔ جب تم پیرس میں جاؤ۔ تو لڑکے کے ساتھ وہاں چلا جانا۔ وہ ضرور تم کو چنگا کریگا۔ اس کا پتہ یہ ہے نمبر ۱۷ کوچہ ووڈ“ اگر نمبر بھول بھی گیا تو کچھ مضایقہ نہیں کیونکہ وہاں ڈاکٹر بہت کم ہیں۔ اور خاص کر کالا ڈاکٹر تو وہاں اس کے سوا ہے ہی نہیں ہمارا ڈاکٹر مسٹر ڈیوڈ حبشی ہے۔

سکول ماسٹر کے چہرے پر نہایت گہرے زخم
تھے۔ اگرچہ اسکا چہرہ نہایت زرد پڑ گیا تھا لیکن
ان زخموں کے سبب تمیز نہیں ہو سکتی تھی

چیٹ لین رو ڈلف کے مکان کا نام بار بار لے
رہا تھا۔ اس لئے اس کے چہرے کا رنگ بالکل
فق ہوتا جاتا تھا۔ کیونکہ یہ وہی مکان تھا۔ جہاں
ڈاکٹر ڈیوڈنے ریوڈلف کے فرمان کے مطابق
اس کو ایسی سزا دی تھی۔ کہ ابھی تک سکول ماسٹر
نے اس کے نتائج سے خلاصی نہ پائی تھی۔

چیٹ لین۔ (سکول ماسٹر کے چہرہ کی زردی معلوم
نہ کرکے) جب تم یہاں سے رخصت ہو گے۔ میں
تم کو اس کا پتہ دونگا۔ بکسو نکا علاج کرنے سے
وہ بہت خوش ہوتا ہے۔ آؤ اوس کے لئے
جام صحت پئیں۔

بوڑھا۔ مہربانی۔ مجھے تو اب بالکل پیاس
نہیں۔

چیٹ لین۔ ابھی سایڈر (ایک قسم کا شربت)
نہیں یہ تو پرانی شراب ہے۔ غریبوں کو مشکل
سے نصیب ہوتی ہے۔ ہمارے ہاں کی بڑی
اچھی ہوتی ہے۔ ہماری طرز زندگی کی نسبت تمہاری
کیا رائے ہے۔

سکول ماسٹر۔ آپ بڑے آرام میں ہیں۔
لیکن یہ الفاظ اس نے بے سوچے سمجھے کہے کیونکہ
اس کے دل میں بڑے خیالات کا ہجوم ہو گیا
ہوا تھا۔

چیٹ لین۔ ہم روز اسی طرح گزارتے ہیں۔ اچھا
کام۔ اچھی زندگی۔ اچھا ضمیر۔ اچھی نیند۔ یہی ہمارے
زندگی ہے۔ ہم سات مزدور ہیں۔ لیکن چودہ
مزدوروں کے برابر کام کرتے ہیں۔ لیکن ہمیں
اجرت بھی اسی قیاس سے ملتی ہے۔ عام مزدوروں
کو ہمارا مالک ڈیڑھ سو کرون سالانہ دیتا ہے۔
گوالن وغیرہ کو پچاس کرون مزرع کے نفع کا دسواں
حصہ ہم برابر برابر تقسیم کر لیتے ہیں۔ ہم ایک انچ
زمین بھی فالتو نہیں چھوڑتے۔ کیونکہ جس قدر
زیادہ پیداوار ہوتی ہے۔ ہم کو بھی زیادہ نفع
ملتا ہے۔

سکول ماسٹر۔ تو تمہارا مالک امیر نہیں ہو سکتا
کیونکہ وہ اس قدر فیاض ہے۔

چیٹ لین۔ ہمارا آقا اوروں کی طرح نہیں اسکو
امیر بننے کا ایک عجیب ڈھنگ یاد ہے۔

سکول ماسٹر۔ (درد انگیز خیالات سے بچنے
کے لئے) وہ کونسا ڈھنگ۔ تمہارا آقا تو
بے نظیر فرد ہوگا۔

چیٹ لین۔ ہاں اسمیں کیا شک ہے۔ چونکہ
یہ جگہ سڑک سے بہت فاصلہ پر ہے۔ اس لئے
صاف ظاہر ہے۔ کہ اتفاق سے تم یہاں آ گئے
ہو۔ اور جب تم یہاں سے رخصت ہو گے
تو پھر واپس نہیں آؤ گے۔ اس لئے میری خواہش ہے

کہ تم کو یہاں کا مفصل حال بتاؤں۔ اس غرض سے نہیں۔ کہ تم اس کو راز کی طرح سینہ میں قید رکھو بلکہ تم کو عام اجازت ہے۔ کہ جس کے پاس چاہو۔ اس کا حال بیان کرو۔ توجہ کرو۔ کیونکہ اس کے حالات نہایت دلچسپ ہیں۔"

سکول ماسٹر۔ "میں ہمہ تن توجہ ہوں۔"

فادر جیٹ لین۔ مجھے امید ہے۔ کہ تم اس کے سننے سے بہت محظوظ ہوگے۔ ہمارا مالک بڑا امیر تھا۔ ایک دن خیال آیا۔ کہ اس میں کچھ شک نہیں کہ دولت بھی دنیا کی ایک نعمت عظمے ہے۔ لیکن اگر غور کی جائے تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ امیر و غریب صرف پیٹ بھر کر کھا سکتے ہیں۔ نہ امیر زیادہ کھا سکتے ہیں۔ نہ غریب۔ دولتمند بھی صرف دو ہی دفعہ ہر دن کھانا کھا سکتے ہیں۔ اس لئے بہتر ہے کہ میں اپنی دولت دوسروں کے فائدے کیلئے خرچ کروں۔ مفلسوں اور مسکینوں کو کھانا دوں غریبوں کی حالت کی اصلاح کروں۔ اور ان کو وجہ معاش کمانے میں مدد دوں۔ اس خیال سے اس نے کارروائی شروع کی۔ اس نے یہی مزرعہ خریدا اس وقت اس کی حالت کچھ ایسی ویسی تھی۔ صرف ہل چلتے تھے۔ چونکہ میں اسی جگہ پیدا ہوا۔ اور اسی جگہ پرورش پائی۔ میں اس کے حالات اچھی طرح جانتا ہوں۔ ہمارے مالک نے پھر کچھ اور زمین خرید دی۔ اس کا سبب میں

ابھی بتاتا ہوں۔ اس نے ایک معزز لیکن فلک زدہ عورت کو اس کی منتظمہ مقرر کیا۔ اور اس کو کہا کہ یہہ مزرع خدا کے گھر کی مانند ہوگا۔ نیک لوگ اس میں رہینگے۔ بُرے اس کے نزدیک پھٹکنے نہ پائینگے سست بھکاریوں کو یہاں سے نکال دیا جائیگا۔ محنتی اور دیانتداروں کو فیاضی کے ساتھ کام دیا جائیگا۔ کیونکہ اگر دولتمند اپنا مال اسطرح صرف نہ کرے۔ تو وہ غلطی کرتا ہے۔ ہمارے آقا نے فوراً اپنی تدابیر کی تعمیل کی۔ کیونکہ وہ صرف کہنے والا نہیں۔ بلکہ کرنے والا بھی ہے۔ ان دنوں اکو آن کی سڑک بہت خراب تھی۔ جا بجا نشیب و فراز تھا۔ اور اس قدر کھنڈ تھے۔ کہ گھوڑے بھی مشکل سے چل سکتے تھے۔ گاڑیوں کا ستیاناس ہو جاتا تھا۔ اگر گردونواح کے زمیندار تھوڑا تھوڑا چندہ بھی دیتے۔ تو سڑک کی مرمت ہوجاتی تھی۔ لیکن ان میں سے ہر ایک دوسرے کے منہ کو تکتا تھا۔ آخر ہمارے مالک نے اس کی مرمت کا ارادہ کیا۔ اس نے خیال کیا۔ کہ اگرچہ اس میں امیروں کا بھی فایدہ ہے۔ لیکن ایسے غربا جو دیانتداری سے کام کرنا چاہتے ہیں لیکن ان کو کام نہیں ملتا وہاں کام کر سکینگے۔ اور اگر کوئی صحیح الجسم خیرات مانگنے آئیگا۔ تو اس کو کھانا کھلاکر وہاں کام کرنے کے لئے بھیجدیا جائیگا۔ ہر ایک مزدور کو اس کے کام کے مطابق اجرت دیجائیگی۔ چنانچہ اس تدبیر کے

تعمیل کیگئی۔ جب شام ہوتی ہیں مزدوروں کے کام
کا ملاحظہ کرتا۔ اور اس کا اندازہ لگاتا۔"

جین ریتی۔" لیکن فرض کرو کہ دو چار نکمے کام چور
شخص کھانا تو کھالیں۔ اور اوزار لیکر رفوچکر
ہو جائیں تو کیا پھر کوئی کسی کے ساتھ بھلائی کرنے
کی جرات کریگا۔"
چند مزدور۔" ہاں اکثر ایسا ہوا ہے۔"
فادر چیٹ لین۔" لیکن بچو۔ ذرا غور کرو۔ دیکھو
بارہا کیڑے مکوڑے فصلوں کو خراب کر جاتے ہیں
تو کیا ہمیں زراعت ترک کر دینی چاہیئے۔ ہرگز نہیں
بہتر ہے۔ کہ ہم ان کا انسداد کریں۔ اور ہماری محنت
کا نتیجہ یہی ہوگا۔ کہ فصلیں ہری بھری ہو جائینگی۔ خدا
کی فیاضی ہر وقت مدنظر رکھو۔ کیوں سکول
ماسٹر۔ میرا کہنا ٹھیک ہے یا نہیں۔
سکول ماسٹر۔ (خیالات میں غرق۔) ٹھیک
ٹھیک۔"
چیٹ لین۔ عورتوں اور بچوں کو ان کی طاقت
کے مطابق کام دیا جاتا ہے۔
کلاؤن (گوالن)۔" لیکن سڑک کا بہت
حصہ ہر روز تیار ہوتا ہے۔
چیٹ لین۔ کیونکہ یہاں کے دیانت دار مرد و
زن کی تعداد بہت کم ہے۔"
سکول ماسٹر۔" میں ضعیف اور مسکین ہوں۔ کاش کہ
تمہارا آقا مجھے یہاں جگہ دے تاکہ میں یہاں رہوں
اور اس آتش مشتعل کا لطف اٹھاؤں۔ اگر اس نے
مجھ پر مہربانی کی تو میں ساری عمر اس کا شکر گذار رہونگا
اور اسکے حق میں دعاگو رہوں گا۔"
سکول ماسٹر کے یہ الفاظ تاہم تکلف سے بالکل
خالی تھے۔ وہ سب کچھ سچے دل سے کہہ رہا تھا۔ کیونکہ
یکایک اسکے دل میں یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ اگر میں نے
اپنے تئیں سکریچ اول کے حوالے کئے رکھا۔ تو میری
آئندہ زندگی محض حادثات میں کٹے گی۔ اور میں ہرگز
دیانت دار لوگوں میں رہنے کے قابل نہ رہونگا۔ چیٹ لین نے
اسکی طرف حیرانی سے دیکھا۔
چیٹ لین۔" تم بوڑھے ہو۔ مجھے یہ خیال نہ تھا۔ کہ تم اس
قدر مسکین ہو۔"
سکول ماسٹر۔" ہائے۔ افسوس۔ میری آنکھیں جاتی
رہیں۔ مجھے بالکل نظر نہیں آتا۔ اس میں لو ورز
میں کسی دور کی رشتہ دار کی تلاش میں جا رہا ہوں
لیکن آپ جانتے ہیں کہ لوگ عموماً بڑے خود غرض
اور سنگ دل ہوتے ہیں۔"
چیٹ لین۔" لیکن کتنا ہی سنگ دل کیوں نہ ہو
تمہاری حالت دیکھ کر تو ضرور ترس آجائیگا۔ کیونکہ تم
دیانت دار کاریگر تھے۔ ناگہانی حادثہ نے تمکو نابینا کر دیا
ایک حلیم اور نیک لڑکا تمہارے ساتھ ہے۔ اگر
بہتر ہو تو وہ بھی تم پر رحم کرنے لگے۔ لیکن یہ تو بتاؤ
کہ تمہارے آقا نے تمہارے لئے کچھ نہ کیا۔"

سکول ماسٹر۔ (سوچ کر) ”وہ تو مر گیا ہے۔ اس کے سوا میرا کوئی مربی نہ تھا۔“

حیٹ لین ”دیکھو وہاں اندھوں کا شفاخانہ ہے۔“

سکول ماسٹر ”میری عمر بھی کم ہے مجھے وہاں داخل نہیں کریں گے۔“

حیٹ لین ”او غریب و بیکس مخلوق۔ تم ضرور رحم کے مستحق ہو۔“

سکول ماسٹر ”کیا آپکو امید ہے کہ اگر لوور سے) مجھے کسی قسم کی امداد نہ ملی تو تمہارا آقا مجھ پر ضرور مہربانی کرے گا۔“

حیٹ لین ”ہاں ہے۔ افسوس ہمارا مزرع اندھوں کا شفاخانہ نہیں۔ یہاں نکموں کو جن سے کام نہیں ہو سکتا ایک دن یا رات کے لئے جگہ دیجاتی ہے اور پھر تھوڑی سی نقدی دیکر رخصت کر دیا جاتا ہے۔ اور انکے لئے دعا کیجاتی ہے کہ پروردگار ان کی ضروریات پوری کرے۔“

سکول ماسٹر (آہ بھر کر) ”اچھا۔ تو تمکو امید نہیں کہ تمہارا آقا میرے حال زار پر رحم کرے گا۔“

حیٹ لین ”جی۔ میں نے تمکو عام دستور بتایا ہے لیکن ہمارا آقا تو اس قدر مہربان اور کریم الطبع ہے کہ ہر قسم کی نیکی کی اس سے امید کیجا سکتی ہے۔“

سکول ماسٹر ”تمہارے خیال میں وہ مجھے یہاں کسی کونے میں رہنے کی اجازت دیگا۔ یا نہیں۔ مجھے تو اسیقدر کافی ہے۔“

حیٹ لین ”میں تو کہہ چکا ہوں کہ اس سے ہر بھلائی کے صدور کی امید کیجا سکتی ہے۔ اگر اس نے تمہارا یہاں رہنا منظور کر لیا۔ تو تم کو کونے میں پڑا رہنے کی کچھ ضرورت نہ ہوگی۔ تم ہم سب کے برابر ہو جاؤ گے اور ہر روز آج کی طرح کھانا کھاؤ گے۔ نصیحت اور اچھا نمونہ سب کچھ موجود ہوگا۔ ہمارا اکرم پادری تمہارے بیٹے کو ہر قسم کی تعلیم دیگا۔ لیکن تمکو لازم ہے کہ ہماری لیڈی سے اس امر کی نسبت التماس کرو۔“

سکول ماسٹر ”اچھا۔“

چٹ لین ”اگر وہ منظور کریں گی۔ تو بس تمہاری قسمت کا فیصلہ ہو جائیگا۔ کیونکہ ماضی کے متعلق ہمارا مالک کبھی اسکے کہنے کی تردید نہیں کرتا۔“

سکول ماسٹر (اول کے پنجہ سے رہا ہونے کے خیال میں) ”اچھا تو میں اس سے التماس کروں گا۔ میں اس سے ضرور التماس کروں گا۔“

اگرچہ سکول ماسٹر بہت باغ باغ ہو رہا تھا۔ لیکن ہائی کے دل پر اس گفتگو کا مطلقاً اثر نہ ہوا۔ وہ ولایت میں رہنا پسند نہ کرتا تھا۔ وہ پادری کی اخلاقی تعلیم سے بھی بے پرواہ تھا۔ بلکہ بخلاف اسکے چونکہ وہ اول کی تجاویز میں شریک تھا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ سکول ماسٹر ہمارے دست تصرف سے چھوٹ جائے۔ اسنے ارادہ کیا کہ سکول ماسٹر کو اسکی موجودہ حالت سے مطلع کرے۔“

سکول ماسٹر ”ہاں۔ ہاں۔ میں ضرور تمہاری لیڈی

سے التماس کروں گا۔ اور وہ مجھ پر رحم کریگی۔ اور۔۔۔"

اسوقت ہابی نے پہر زور کے ساتھہ اسکے زخم کے عین مرکز پر ٹانگ ماری۔ سکول ماسٹر کی زبان درد کے مارے بند ہوگئی اور اس کا تمام جسم کپکپا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد اس نے پہر کہا۔

"اور وہ میرے حال زار پر رحم کریگی"

ہابی (تمسخرانہ لہجہ میں) "اور میری جان سے پیارے والد کیا آپکو ہماری چچی اول کا خیال نہیں رہا۔ وہ تمکو ہرگز یہاں نہیں رہنے دیگی۔ اس کو آپ سے بڑی الفت ہے وہ بہائی صاحب مسٹر بارلین کو ساتھہ لیکر آئیگی اور آپکو یہاں سے لیجائیگی"

جن ریبی (کلاؤن کو کہنی مار کر) "اوہو۔ مسز اول (الو) اور مسٹر مارٹل (ایک قسم کی مچھلی) اس بوڑھے کے رشتہ دار پرندے اور مچھلیاں ہیں۔ کیوں کلاؤن کیا یہہ نرالی قسم کے قرابتی نہیں"

کلاؤن (زور کے ساتھہ کہنی کا جواب دیکر۔ بعض کو خیال ہوا کہ جن ریبی کی پسلیاں ٹوٹ گئی ہونگی) "او بے رحم۔ سنگدل بدمعاش دور ہو۔ ایسے بیکسوں کے ساتھہ ٹھٹھہ کرتے ہو"

ایک مزدور "سکول ماسٹر کیا مسز اول تمہاری رشتہ دار ہے"

سکول ماسٹر (مایوسی اور تاسف کے ساتھہ) "ہاں میرے رشتہ داروں میں سے ہے"

چیٹ لین "کیا وہی جو **ڈوورز** میں رہتی ہے"

سکول ماسٹر "ہاں۔ لیکن میرا بیٹا غلطی پر ہے اسکی مہربانی پر مجھے کچھہ توقع نہیں۔ لیکن میں کل ضرور ہاربی لیڈی سے التماس کروں گا۔ (گفتگو کا ڈھنگ بدلنے اور ہابی کی ٹھوکروں سے بچنے کے لئے) فادر جیٹ لین تم نے کہا تہا کہ میں اس مزرع کے انتظام کا مفصل حال تم کو سناؤں گا"

چیٹ لین "ہاں۔ اور میں ضرور اپنا وعدہ پورا کروں گا۔ جب ہمارے آقا نے مزدوروں کے حق میں وہ فیاضی کا کام شروع کر دیا۔ تو اس کے دل میں یہہ خیال پیدا ہوا"

"مویشیوں۔ گھوڑوں۔ بھیڑوں۔ بیلوں وغیرہ کی اصلاح کے لئے بہت کارخانے موجود ہیں۔ اب مناسب ہے کہ انسانوں کی اصلاح کے لئے بھی کوئی کارخانہ کھولا جائے۔ اس میں کچھہ شک نہیں کہ اچھے گھوڑے اچھے مویشی وغیرہ مفید ہوتے ہیں۔ لیکن نیک انسان ان سے بھی زیادہ مفید ہوتے ہیں۔ مگر یہہ موخرالذکر کا پیدا کرنا بہت مشکل ہے۔ عمدہ دانہ۔ خشک چارہ صاف ہوا اور پانی۔ لگاتار جبری حیوانوں کی اصلاح کے لئے کافی ہوتے ہیں۔ لیکن انسانوں کی اصلاح امر دیگر ہے۔ جس آسانی کے ساتھہ بیل کو تر و تازہ بنا سکتے ہیں۔ اس سے انسان میں ایک وصف ستودہ بھی پیدا نہیں ہو سکتا۔ انسان کی اصلاح کے لئے ضروری ہے کہ مصلح خود اپنے اصول پر چلے۔ اور دوسروں کے لئے نمونہ بنے"

"ایک مزدور" لیکن فادر جیٹ لین میں نے سنا ہے۔ کہ ایک مزرعہ تھا سو ہاں کے مزدور سب کے سب جورو بچے والے تھے۔ لیکن باوجود اسکے وہ کام اچھا کرتے تھے ان کو زراعت کا پیشہ سکھایا جاتا تھا۔ اور ان کے ساتھ شہزادوں کی طرح سلوک کیا جاتا تھا"

جیٹ لین "درست ہے۔ اس کارخانہ سے بڑے فائدہ ہوا۔ اسمیں کچھ شک نہیں کہ شریروں کی اصلاح ناممکن ہونا مناسب نہیں۔ لیکن ہمکو لازم ہے کہ نیک۔ دیانتدار محنتی شخصوں کی بھی ضرور قدر کریں اگر اس کارخانہ میں کوئی شخص داخل ہونا چاہتا تھا۔ تو وہاں کے کارکن اس سے دریافت کرتے تھے کہ تو نے کبھی چوری یا بدمعاشی کی ہے۔ اگر وہ انکار کرتا۔ تو وہ اسکے داخل کرنے سے اعراض کرتے۔ اور کہتے کہ یہاں بدمعاشوں کے لئے جگہ نہیں"

جین رینی "فادر جیٹ لین۔ جو کچھ آپ نے کہا ہے صحیح ہے جو کچھ شریروں کیلئے کیا جاتا ہے۔ نیکوں کیلئے نہیں کیا جاتا۔ حیوانوں کی حالت کی اصلاح کیجاتی ہے۔ انسانوں کی حالت کی نہیں"

جیٹ لین "اسی قباحت کو دور کرنے کے لئے ہمارے مالک نے اس مزرعہ کی بنیاد رکھی۔ مزدوروں کی حالت بہت ردی تھی۔ بیچارے دن بھر کھیتوں میں کام کرتے رات کو تھک کر گھروں میں آتے۔ وہاں نہ کھانا اچھا ملتا۔ نہ نیند۔ بھوکے پیٹ کر رات گذارنی پڑتی۔ انکے اہل و عیال کھانے پینے اور پہننے کے سامان کی عدم موجودگی سے ہر وقت تنگ رہتے تھے۔ خاصکر جب وہ اپنا مقابلہ امراء کے ساتھ کرتے۔ تو ان کا رنج والم دوبالا ہو جاتا۔ اگر وہ کبھی شہر میں وارد ہوتے۔ تو وہاں امراء کے لڑکوں کو دیکھتے ان کے سرخ رنگوں کا اپنے عیال کے زرد مردنی رنگ سے مقابلہ کرتے۔ انکے پالتو جانور کو جس قسم کی خوراک ملتی تھی انکے عیال کو بھی کبھی نصیب نہ ہوتی تھی۔ انکے مکانات فردوس بریں کا نمونہ دکھاتے تھے بخلاف اسکے انکے اپنے مکان کیچڑ کی چھوٹی چھوٹی جھونپڑیں تھیں۔ غرض اس قسم کا امتیاز دیکھ کر وہ غلطی سے خدا کی بے انصافی کا خیال کرنے لگتے۔ صرف اتوار کے دن انکو ذرا فرصت ہوتی تھی سو عیش شراب نوشی میں صرف ہوتی انکو اپنی حالت کی اصلاح کرنے یا آئندہ انعامات باری تعالی پر غور کرنے کا ذرا بھی موقع نہ ملتا۔ اس قسم کی قباحتوں کو دور کرنے کے لئے ہمارے آقا نے مصمم ارادہ کر لیا۔ اس نے ایک ایسی تجویز نکالی جو بالکل مالک و مزدور کے حق میں مفید ثابت ہوتی۔ اس نے اشتہار دیا کہ جو مزدور اس کی ضرورت [illegible] ورسے کہ وہ نہایت نیک چلن [illegible] اور محنتی ہوں انکو معقول معاوضہ دیا جائیگا۔ علاوہ اس کے کھانا ملیگا۔ اس کے علاوہ ہمارے مزرعہ کی آمدنی کا عشر (دسواں حصہ) ان میں تقسیم کر دیا جائیگا۔ دو برس کے بعد انکی جگہ اور مزدور بھرتی کئے جائیں گے۔ پانچ برس کے بعد انکو پھر دوبارہ

کرنے کی اجازت ہوگی۔ جس دن سے لوکنوال کی بنیاد
رکھی گئی اس علاقہ کے مزدوروں نے دل میں ٹھان
لیا ہے۔ کہ ہم بھی دیانت دار۔ نیک چلن سا چاہئے
تاکہ ایک دن ہم کو بھی لوکنوال میں کام کرنے کی اجازت
ملے۔ وہاں ہمارے دن نہایت آرام کے ساتھ کٹیں گے
وہاں بہت سا روپیہ بھی پیدا کریں گے۔ اور اسکے
علاوہ جب ہماری میعاد پوری ہو جاوے گی۔ لوگ
بکمال بڑی خواہش سے نوکر رکھیں گے۔ کیونکہ لوکنوال
میں کام کرنا ایک قسم کا سارٹیفکیٹ ہے۔ وہاں کے
مزدور تمام لوگوں کے خیال میں محض۔ دیانت دار
اور نیک چلن ہوتے ہیں"

جین رینی: "مجھے تو پہلے ہی سے ماسٹر ڈوریل
نے نوکر رکھ لیا ہے۔ جب میری میعاد پوری ہو گئی میں
وہاں چلا جاؤں گا۔

ایک اور مزدور: "میں بھی گوٹس میں کام کروں گا
انہوں نے مجھے کہہ دیا ہے"

چیٹلین: "میرے دوست سنو۔ اس تجویز
سے ہر ایک کو فائدہ ہوتا ہے۔ خصوصاً گرد نواح کے
زمیندار بڑے مستفید ہوتے ہیں۔ یہاں صرف
۲۰ مردوں اور عورتوں کو کام مل سکتا ہے۔ لیکن چونکہ
لوگ یہاں جگہ حاصل کرنے کے لئے کوشش کرتے
رہتے ہیں۔ اس لئے ہر ایک ایک دوسرے سے
دیانت داری اور ہنرمندی میں سبقت لے جانے کی
کوشش کرتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دیانت دار
اور ہنرمند مزدوروں کی تعداد دن بدن بڑھتی جاتی ہے۔
جو مزدور ایک سال یہاں جگہ حاصل کرنے میں کامیاب
نہیں ہوتے۔ وہ ہنرمندی اور دیانتداری میں اور
ترقی کرتے ہیں تاکہ آئندہ انتخاب میں کامیاب ہو سکیں
اب غور کرو۔ کہ میرا کہنا کہاں تک صحیح اور واقعی ہے کیونکہ
میں نے کہا تھا کہ ہمارا مالک اور ہمارا مزرع دونو بے نظیر
ہیں۔

سکول ماسٹر: "تمہارا کہنا لاریب صحیح ہے۔ چونکہ
تمہارا مالک اس قدر نیک اور دانا ہے مجھے امید ہے
کہ وہ ضرور مجھ فلاکت زدہ پر رحم کریگا۔ لیکن براہ مہربانی مجھے
اس کا اور اپنی لیڈی صاحبہ کا نام ضرور بتادو تاکہ میں ان کے
حق میں دعا کروں۔ انکی فیاضی کا حال سنکر مجھے یقین
ہو گیا ہے کہ وہ ضرور میرے حال زار کو دیکھ کر مجھ پر
مہربانی کریں گے"

چیٹلین: "انکے نام تمام دنیا کی زبان پر ہیں۔ ہماری
لیڈی کا نام مسز جارج اور ہمارے آقا کا نام مسٹر ریوڈلف
ہے"

جب سکول ماسٹر نے ریوڈلف اور مسز جارج کا نام سنا
اسکی تمام امیدیں خاک میں مل گئیں۔ پہلے تو طفل تسلی
کے طور پر اس نے یہ خیال کیا کہ یہ مسٹر ریوڈلف
کوئی اور ہوگا۔ لیکن پھر اسے خیال آیا کہ جب مسٹر ریوڈلف نے
اسے اسکی بدکرداری کی سزا دی تھی یعنی اسکی آنکھیں
نکال ڈالی تھیں۔ اُس وقت مسٹر ریوڈلف نے کہا تھا
کہ مجھے مسز جارج کے حالات کے ساتھ نہایت دلچسپی ہے

اور بعد ازاں جتنی ڈاکٹر کا حال جو اس نے ابھی سنا تھا۔ اسکو یاد آگیا اور آخرکار اسکو قطعی یقین ہو گیا کہ یہہ مسٹر ریوڈلف وہی ہے۔ اس کے دل پر لا انتہا خوف طاری ہوا۔ اور ڈر کے مارے وہاں سے اٹھہ کھڑا ہوا۔ اور ہاپی کو کہا۔

"مجہے باہر لے چل۔ آؤ یہاں سے رخصت ہوں"

مزدور حیران ہو کر اسکی طرف دیکھنے لگے۔

چیٹ لین "مسٹر بوڑہے۔ ایسا کیوں کرتے ہو کیا کسی مکہی نے پہر زخم پر کاٹا ہے"

ہاپی مکہی کے خیال کو غنیمت سمجہا۔ اور کلفاگ نہایت تاسف کے ساتہہ اپنا سر ہلایا جس کا مطلب یہہ تہا کہ ہاپی مکہی نے اسکو کاٹا ہے۔ پہر اس نے اپنا ہاتہہ پیشانی پر رکہا اور مزدوروں کو اشارے سے سمجہایا کہ پہر سے بوڑہے والد کی عقل میں فتور آگیا ہے۔ بوڑہے مزدور نے بھی سر ہلا کر تاسف اور ہمدردی کا اظہار کیا۔

سکول ماسٹر نے پہر چلا کر کہا "ہاپی جلدی کر۔ یہاں سے رخصت ہوں"

ہاپی اس خیال سے کہ رات بہت تاریک اور سرد ہے باہر جانا ہرگز اچہا نہ ہو گا۔ اپنی جگہ سے نہ اٹہا۔ اور نہایت اصرار کے ساتہہ کہا۔

"میرے پیارے والد۔ باہر برف اور پالے کی کثرت ہے تمکو بہت تکلیف ہو گی مجہے نہایت افسوس ہے کہ میں اسوقت تمہاری اطاعت نہیں کر سکتا (مزدوروں کو مخاطب کر کے) صاحبو۔ تم میں سے کوئی میرے والد کو باہر جانے سے منع کرے۔ اس کا جنون اس وقت زور پر ہے"

چیٹ لین "ڈرو نہیں۔ اطمینان رکہو۔ ہم دروازہ نہیں کہولیں گے۔ اسکو مجبوراً یہاں رہنا پڑے گا"

سکول ماسٹر "تم مجہے جبراً یہاں نہیں رکہہ سکتے۔ علاوہ ازیں میرے یہاں رہنے سے تمہارے مالک کو تکلیف ہو گی۔ تمنے خود کہا تہا کہ ہمارا مزرع کوئی شفاخانہ نہیں۔ میں پہر تمکو کہتا ہوں کہ مجہے رخصت ہونیکی اجازت دو"

چیٹ لین "ہمارے آقا کو تکلیف ہو گی؟ وہ تو یہاں ہے ہی نہیں۔ اگر وہ یہاں ہوتا۔ تو بہی اسکو کسی قسم کی تکلیف نہ ہوتی۔ ہائے افسوس وہ یہاں بہت کم رہتا ہے ہم ہمیشہ اسکی ملاقات کے خواہاں رہتے ہیں"

سکول ماسٹر "او۔ نہیں نہیں میرا ارادہ اب بالکل بدل گیا ہے۔ میرے بیٹے کا کہنا درست تہا۔ میری رشتہ دار عورت ساکنہ لودر ضرور مجہپر مہربانی کرے گی۔ میں اب جا کر اسکی تلاش کروں گا"

چیٹ لین۔ (یہہ سمجہہ کر کہ سکول ماسٹر کا دماغ مختل ہے) "میں اب صرف یہہ کہنا چاہتا ہوں کہ تمہارا آج یہاں سے رخصت ہونا تو ایک طے شدہ امر ہے۔ تمکو تو طوعاً و کرہاً یہاں رہنا پڑے گا۔ اور دیگر امور کی نسبت ہم خود انتظام کریں گے"

اگرچہ ریوڈلف وہاں نہ تہا لیکن سکول ماسٹر کے خوف میں کسی قسم کی تخفیف نہ ہوئی۔ اگرچہ اس کا

چہرہ زخموں سے نہایت کریہہ ہوگیا ہوا تھا۔ لیکن اسکو اندیشہ تھا کہ شاید سری حور اتفاقاً یا در خانہ میں داخل ہو اور مجھے پہچان لے جس کا نتیجہ یہہ ہو گا کہ میں زیر حراست ہو جاؤں گا۔ لیکن اب اسکی مخلصی کا دار مدار ہاپی پر تھا۔ اس نے تنگ ہو کر کہا۔

"چونکہ تم نیاضی سے مجھے یہاں سے رخصت ہونے نہیں دیتے۔ اس لئے میں تم سے التماس کرتا ہوں کہ چونکہ میں نے صبح تڑکے یہاں سے رخصت ہونا ہے۔ مجھے ایک بستر بچھا دو تاکہ میں آرام کروں"

اس سے اسکی غرض صرف یہہ تھی کہ کوئی اس کو شناخت نہ کرے۔

چیٹ لین "جس وقت چاہو۔ اسی وقت سویرے رخصت ہو سکتے ہو سنا کہ تم رستہ نہ بھولو۔ ہمارا ایک آدمی کچھہ دور تمہارے ساتھہ جائے گا"

جین ریتی "اگر کچھہ قباحت نہو تو میں اسکو گاڑی پر سوار کرکے کچھہ دور لے جاؤں گا۔ کیونکہ میں نے کل ولرز بل سے کچھہ روپیہ لانا ہے"

چیٹ لین "میرے خیال میں بہتر ہے کہ تم یا تو چل کر اسکو کچھہ دور چھوڑ آؤ۔ کیونکہ مسز جارج کا ارادہ بدل گیا ہے۔ وہ کہتی ہے کہ اپنی بھاری رقم قبل از ضرورت منگوانے سے کیا فائدہ آئندہ سوموار کو منگوا لیں گے"

جین ریتی "مسز جارج سے زیادہ دانا ہے۔ لیکن روبرو کہنے میں کسی قسم کا اندیشہ نہیں"

چیٹ لین "کچھہ اندیشہ نہیں۔ لیکن تاہم میری رائے میں یہاں نقدی جمع کرنا ہرگز مناسب نہیں (سکول ماسٹر اور ہاپی کو مخاطب کرکے) میرے ساتھہ میرے ساتھہ چلے آئیے"

چیٹ لین نے ایک چراغ ہاتھہ میں لیا اور ان کو ایک محراب کے اندر سے ایک کمرہ میں لے گیا اس کمرے میں کئی دروازے تھے۔

چیٹ لین نے چراغ ایک میز پر رکھہ دیا اور کہا۔ "اچھا تم یہاں آرام کرو۔ خدا تمہارا حافظ و ناصر ہو"

بوڑھا نامینا قزاق بچھونے کے کنارے پر بیٹھہ گیا۔ جب کاشتکار وہاں سے رخصت ہوا۔ ہاپی نے اس کو اشارہ سے کہا "میں آپکے ساتھہ ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ اور محراب میں اسکے پاس گیا"

چیٹ لین "کیا کہنا چاہتے ہو"

ہاپی "میں صرف یہہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ میرے والد کی بیماری رات کے وقت کئی دفعہ بہت زور پر ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت میں اسکو ہرگز سنبھال نہیں سکوں گا۔ کیا کوئی آدمی میری مدد کے لئے یہاں سے نزدیک ہے یا نہیں"

چیٹ لین۔ (ہمدردی سے) "بیٹا۔ اطمینان رکھو۔ دیکھو سیڑھیوں کے پاس وہاں ایک دروازہ ہے"

ہاپی "جی ہاں۔ وہ سامنے ہے"

چیٹ لین :- وہاں ہر رات ایک کاشتکار لڑکا سوتا ہے۔ جب تمکو ضرورت پڑے اسکو جاکر جگا لینا۔ وہ تمہاری مدد کرے گا۔ چابی دروازہ کے باہر ہی ہوتی ہے"

ہاپی :- شاید میں اور وہ لڑکا اسکو سنبھال نہ سکیں اس لئے مجھے امید ہے کہ تم ہی آکر ہماری مدد کروگے تم بڑے مہربان ہو"

چیٹ لین :- اطمینان رکھو۔ میں تو صحن کے پرلے سرے پر سوتا ہوں۔ لیکن جین (بنی) بڑا طافور ہے اگر بل کو سبکوں سے پکڑے تو ہلنے نہیں دیتا اور اگر وہ سنبھال سکا تو تمہارے ہماری روٹی پکانے والی بڑھیا کو بلا لینا۔ وہ یہاں سے نزدیک سوتی ہے۔ اس کا کمرہ مسٹر جارج اور مسٹری کے کمرے کے سامنے ہے۔ وہ تمہارے باپ کی خدمت اچھی طرح کرے گی"

ہاپی :- میں تمہارا بڑا ممنون ہوں۔ تم میرے بیکس باپ پر بڑی مہربانی کرتے ہو"

چیٹ لین :- اچھا الوداع۔ تمکو کافی مدد مل جائے گی اب جلدی چلے جاؤ۔ شاید تمہاری والد کو تمہاری ضرورت پڑی ہو"

ہاپی :- الوداع میں دوڑکر اسکے پاس ابھی جاتا ہوں"

چیٹ لین :- خدا تمہارا حافظ ہو"

یہ کہہ کر نیک مزدور وہاں سے رخصت ہوا۔ ہاپی نے اسکی پیٹھ پھیرتے ہی تمسخر آمیز حرکات شروع کیں۔ اور پیرس کے بدمعاشوں کی طرح اپنا بایاں ہاتھ گدی پر مارتا تھا۔ اور دائیں ہاتھ کی انگلیاں کشادہ کرکے آگے کیطرف حرکت دیتا تھا۔ اس چھوٹے بدمعاش نے اول کی تدبیر کی کامیابی کے لئے ضروری واقفیت پسرانہ محبت اور پیار کے پردہ میں حاصل کرلی تھی۔ اسکو معلوم ہوگیا تھا کہ مکان کے اس حصہ میں صرف **مسٹر جارج** میری روٹی پکانیوالی بڑھیا اور جین رینی سوتے ہیں۔ ہاپی واپس اپنے کمرے میں گیا۔ لیکن احتیاطاً سکول ماسٹر سے کچھ فاصلہ پر رہا۔ موخرالذکر اسکے پاؤں کی جانب سمٹی اور کہا۔

"چھوٹے بدمعاش تم کہاں تھے"

ہاپی :- اندھے۔ تم بڑے رازجو ہو"

سکول ماسٹر :- بدمعاش تونے آج شام مجھے بڑی تکلیف دی۔ میں اسکے عوض آج ضرور تمہارا گلا گھونٹ دوں گا"

یہ کہکر وہ اپنی جگہ سے اٹھا۔ اور ہاپی کو ادھر ادھر ٹٹولنے لگا۔

ہاپی :- ہاں بیکس والد۔ اسکی عقل میں اسقدر فتور آگیا ہے کہ وہ اپنے بیٹے کے ساتھ بلائنڈ منس بف (ایک کھیل جسمیں ایک کی آنکھیں باندھی جاتی ہیں) کھیلنا چاہتا ہے"

سکول ماسٹر یہ خیال کرکے کہ ابھی بدلہ لینے کا موقع نہیں اپنے غصہ کو ضبط کرکے بیٹھ گیا۔ اور کہا۔

"اچھا مجھے سناؤ۔ مجھے ہنسی میں اڑاؤ۔ جو تمہاری مرضی ہے کرو۔ یہ شریفانہ اور فیاضانہ حرکتیں ہیں"

ہاپی :- بیکس والد چپ کرو۔ اگر بادری تمہاری مانیں

سُن کے تو خدا جانے کیا ہو۔ ۔ ۔ ۔ کیا تمہارے دانتوں میں درد ہو رہا ہے"

ھانی۔ (قہقہہ اڑاتے ہوئے) "خوب معاملہ۔ مجھے معاف رکھو۔ تم صرف کسی مُری کے لئے تیار رہتے ہو۔ اسپواسطے تمہاری آنکھیں نکالی گئی تھیں"

سکول ماسٹر۔ "لیکن میں نے تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچایا۔ تم مجھے کیوں تکلیف دیتے ہو"

ھانی۔ "اول تو تم نے میری بیاری اوڈ کو برا بھلا کہا۔ اور بعد ازاں تم نے یہیں رہنے کا ارادہ ظاہر کیا"

سکول ماسٹر۔ "اگر مجھے اس فرع میں رہنا نصب ہوتا۔ تو تم ضرور اسی عماری سے مجھے نکلوا دیتے۔ لیکن میں دعا کرتا ہوں کہ اس فرع پر الٰہی بجلی گرے"

ھانی۔ "اگر تم یہاں سکونت اختیار کر لو۔ تو اول کے ظلم و ستم کا نتانہ کون بنے گا۔ شاید میں ہی لیکن میں یہہ عہدہ پسند نہیں کرتا"

سکول ماسٹر۔ "او۔ حرامزادہ"

ھانی۔ "اسی واسطے مجھے اول کے ساتھہ اتفاق ہے کہ تمکو ستاکر تمہارا ناک میں دم کرنا بڑا دلچسپ ہے آج جب میں تمہارے زخم پر چوٹ لگاتا تھا۔ تمہاری سفید آنکھیں غصہ سے سُرخ ہو جاتی تھیں۔ اگر کالی نیلی ہوتی تو تمہاری آنکھہ کے تین رنگ ہو جاتے"

سکول ماسٹر۔ (تکلف کے ساتھہ بے پرواہی ظاہر کرتے ہوئے اور خوشامد سے) "تم ظرافت کو بند کرتے ہو سکو نکہ تمہاری عمر کا تقاضا ہی ہے لیکن مسخری بجائے بہتر ہے کہ تم اول کے احکام کی تعمیل کرو۔ یعنی ہر ایک رستہ کا پتہ لے لو۔ اور تالوں کا نقشہ اتار لو تم نے ابھی سُنا ہے کہ آیندہ سوموار کو یہاں ایک بھاری رقم آئیگی۔ اُسوقت کچھہ آدمی لیکر ہم یہاں آئینگے اور سب کچھہ لوٹ کر لیجائیں گے میری بیوقوفی تھی کہ میں نے یہاں سکونت اختیار کرنے کا ارادہ کیا"

ھانی۔ (ہنسی سے) "تمہاری یہاں سکونت اختیار کرنے سے مجھے بڑی تکلیف کا سامنا ہوتا"

سکول ماسٹر۔ (غصہ اور نفرت سے تھر تھراتے ہوئے) "اگر یہاں کوڑی بھی نہ ہوتی۔ تو بھی میں اپنا بدلہ لینے کے لئے ضرور سکرپچ اول کو ساتھہ لے کر یہاں آتا۔ تاکہ میں اپنا بدلہ لے سکوں۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ میری ہی جورو نے مسٹر رڈولف کو میرے برخلاف برانگیختہ کیا۔ جب اس نے میری آنکھیں نکالیں تو اُس نے کہا کہ میں تجھے عورتوں اور بچوں کے آگے بھی ذلیل کروں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا میں تیرے اور سکرپچ اول کے دست تصرف میں ہوں اگرچہ میں رڈولف سے بدلہ نہیں لے سکتا۔ اپنی جورو (مسز جارج) سے میں ضرور بدلہ لوں گا۔ اگر اور کچھہ نہ ہو سکا تو خود اس مکان کو آگ لگا دوں گا۔ اور دشمنوں کے ساتھہ جلکر راکھہ ہو جاؤں گا۔ او۔ میں ضرور۔ ۔ ۔ ۔ ۔"

ھانی۔ "کیا تم اپنی جورو کو لینے قبضہ میں لانا نہیں چاہتے

وہ یہاں صرف چند قدموں کے فاصلہ پر ہے۔ اگر تم کہو۔ تو میں تمکو وہاں لے جاؤں۔ میں اس کے کمرے کو جانتا ہوں (ہکلاتے ہوئے) جانتا ہوں۔ جانتا ہوں"

سکول ماسٹر۔ (ظالمانہ خوشی سے) "تم اسے جانتے ہو"

ہانی "اب تمہارا مزاج اعتدال پر آرہا ہے۔ گھٹنے ٹیک کر التماس کرو"

سکول ماسٹر (ہانی کی طرف بڑھتے ہوئے) "تم جانتے ہو کہ میری جورو کا کمرہ کونسا ہے"

ہانی "اور طرفہ یہ ہے کہ اس احاطہ میں صرف ایک لڑکا ہے۔ اسکے کمرے کو بھی میں بخوبی جانتا ہوں۔ اس کے دروازے کی چابی باہر پڑی ہوئی ہے۔ چابی کے ایک چکر سے وہ زندان میں بند ہو جائیگا۔ اچھا اٹھو"

سکول ماسٹر (خوشی سے اچھلتے ہوئے) "تمکو یہ کس نے بتایا"

ہاپی "تمہاری جورو کے کمرے کے پاس ہی ایک کمرے میں روٹی پکانے والی بڑھیا سوتی ہے وہ بھی چابی کی ایک گردش سے اسیر ہو جائیگی۔ اور تب تمام احاطہ۔ تمہاری جورو۔ اور وہ لڑکی جس کے اغوا لیجانے کے لئے ہم آئے تھے۔ ہمارے قبضہ میں آجائیں گے۔ جلدی۔ اٹھو"

سکول ماسٹر "تم جھوٹھ بولتے ہو۔ تمکو اس قدر علم کہاں سے حاصل ہوا"

ہاپی "میں نے اس بوڑھے کو تمہاری نسبت ایک مفصلانہ حکایت سنائی۔ میں نے اسے کہا کہ میرے ماسٹر بعض وقت بیماری کا بڑا غلبہ ہوتا ہے۔ اگر ایسا ہوا تو میری مدد کون کرے گا۔ اسلئے اس نے مجھے ان سب کا مفصل پتہ دیا۔ اگرچہ میں لنگڑا ہوں لیکن بڑا عیار ہوں۔ اسی نے مجھے تمہاری جورو کا کمرہ بتایا۔ تمہاری جورو کا۔ تمہاری جورو کا"

سکول ماسٹر کچھ دیر چپ رہا اور پھر خوفناک لہجہ میں کہا۔

"میری بات سنو۔ میں اب بہت سال زندہ رہ چکا ہوں مجھے زیادہ زندگی کی خواہش نہیں۔ صبح سے میری حالت نہایت ردی ہو گئی ہے میں اب باقی عمر اس سے نجات نہیں پا سکتا۔ دنیا کا کوئی عذاب اس سے بڑھکر نہیں۔ مجھے میری جورو کے کمرے میں لے چلو۔ جانو میرے پاس ہے۔ میں اس کا کام تمام کردوں گا۔ پھر جو ہو گا سو دیکھا جائیگا۔ میں اپنا بدلہ تو لے لوں گا میرا دل مطمئن ہو جائے گا۔ میں موجودہ مصائب کی برداشت نہیں کر سکتا۔ ایک وقت کہ تمام لوگ میرے سامنے کانپتے تھے۔ اگر تم میرے مصائب کا اندازہ لگا سکو تو ضرور مجھپر رحم کرو۔ میرا سر چکر لگا رہا ہے۔ میرا خون ابل رہا ہے"

ہاپی "ہاں۔ ہاں۔ بوڑھے شریف آدمی تمہارے ہی سے

چہرہ سے تمہاری حالت ظاہر ہے"

سکول ماسٹر :- "اے میرے مالک - اے میرے حالی - وہ مجھے پاگل سا ناچاہتے ہیں"

سکول ماسٹر کو بدلہ لینے کی خواہش نے بالکل پاگل سا دیا تھا - فرض کرو کہ ایک بھوکا بھیڑیا پنجرے میں بند ہو - اور اس کا شکار پنجرے سے تھوڑے فاصلہ پر اسکو نظر آرہا ہو - اور وہ ایک لوہے کی سلاخوں کے درمیان سے اسکو تک رہا ہو - تو اس بھیڑیا کا کیا حال ہوگا - بالکل یہی حال سکول ماسٹر کا تھا - آخر کار اس نے تنگ ہو کر خودکشی کرنے کا ارادہ کیا - اور اسنے چاقو اس ارادہ سے نکالا - لیکن جب اس نے چاقو کو حرکت دی تو محبت زندگی اور خوف پیدا ہو گئے ہوئے اور اس نے چاقو ایک طرف رکھ دیا جب ہالی نے دیکھا کہ سکول ماسٹر کی خوفناک حرکات کا نتیجہ ہیچ نکلا - تو چلک کرتے ہوئے کہا -

"یہاں ڈھکوسل ہو رہی ہے - پولیس کو مت بلاؤ"

سکول ماسٹر کو اب ہوش آیا - اس نے ہالی کی طرف کا کچھ خیال نہ کیا - اگرچہ ہالی نے اس کو ابھی بزدلی کا طعنہ دیا تھا - اس نے لڑکے کو حرص کے جال میں پھنسانا چاہا -

سکول ماسٹر :- "ہالی مجھے ایک دفعہ میری جورو کے کمرہ میں پہنچا دو - جو کچھ تمہارا جی چاہے تم نے وہاں سے اٹھا لینا - اور جب میں اندر داخل ہو جاؤں تو جو تمہاری مرضی ہو کرنا - تمکو اجازت ہوگی کہ زور سے کہدو خون ہو گیا - خون ہو گیا - مجھے اس بات کی ہرگز پرواہ نہ ہوگی کہ لوگ آکر مجھے گرفتار کر لیں گے اور جان سے مار ڈالیں گے - کچھ مضائقہ نہیں بدلہ تو لے لیا ہوگا"

ھالی :- "اچھا تو تمہاری مرضی یہ ہے کہ تم کو اس کمرہ میں لے جاؤں - اور اس کے بستر پر لے جا کر تمہارا ہاتھ اس تک پہونچا دوں"

ہالی نے یہ الفاظ حقارت - نفرت - اور غصہ کے ساتھ کہے - اور پہلی دفعہ اس چہرہ نے سنجیدگی اختیار کی -

سکول ماسٹر :- "اچھا تو تم انکار کرتے ہو"

ہالی نے کچھ جواب نہ دیا - اور دبے پاؤں سکول ماسٹر کے پاس گیا - وہ ابھی بستر کے کنارے پر بیٹھا ہوا تھا - اور چاقو اسکے ہاتھ میں تھا - ہالی نے لپک کر چاقو کو چھین لیا - اور دوڑ کر پھر کمرے کے دوسرے سرے میں جا پہونچا -

خونی - زرد سکول ماسٹر ہاتھ پھیلا کر :- "میرا چاقو میرا چاقو"

ھالی :- "نہیں نہیں - تم اپنی جورو کو قتل کرنا چاہتے ہو - لیکن اس قدر بزدل ہو کہ خودکشی کرتے ڈرتے ہو"

سکول ماسٹر :- (لحظہ بلحظہ اسکی عقل میں زیادہ فتور آرہا تھا) "دہائے - وہ میری جورو کی حمایت کرتا ہے یہ تو شیطان ہے - میں کہاں ہوں - وہ میری جورو کو کیوں بچانا چاہتا ہے"

ھاپی۔ (مسخرے سے) "یہ تمہارے لئے سد راہ ہونیکی غرض سے"

سکول ماسٹر "اچھا تو میں مکان کو آگ لگا دیتا ہوں ہم سب جلکر راکھ ہو جاوینگے۔ میرے خیال میں یہی تجویز بہتر ہے۔ چراغ۔ چراغ"

ھاپی "اگر تمہارے دو چراغ روشن ہوتے تو تمکو معلوم ہوجاتا کہ چراغ دیر سے بجھ گیا ہوا ہے (ناک میں) مگر چراغ بجھ گیا ہے۔ میرے پاس ایک چنگاری بھی نہیں"

سکول ماسٹر نے ایک سرد آہ کھینچی۔ اور منہ کے بل فرش پر گر پڑا۔ اور دیر تک بے حس و حرکت پڑا رہا"

ھاپی "تمکو میرے قابو میں لانے کے لئے عجب تدبیر سوجھی ہے"

ہاپی نے سکول ماسٹر سے ڈرکر ساری رات بیدار رہنے کا ارادہ کیا۔ وہ ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اور ایک ریشمی تھیلی اپنی جیب سے نکالی۔ اسمیں ستر مہریں تھیں انکو آہستہ آہستہ سرگرمی کے ساتھ گننے لگا۔ ہاپی کو یہ مہریں عجب طرح ہاتھ لگیں تھیں۔ جب لیڈی ہارول وعدہ کے مطابق کمانڈنٹ کے ساتھ ملاقات کرنے گئی تھی۔ اُسوقت ریوڈلف نے لیڈی ہارول کو وہ ریشمی تھیلی اور مہریں دی تھیں۔ اور اسکو ہدایت کی تھی کہ کمنہ ارل کی امداد کے بہانہ پانچویں منزل پر چلی جاؤ تاکہ مارشل کو جو پیچھے پیچھے آرہا ہے۔ مبادا اسکو تمہاری بدچلنی کا گمان ہو جائے جب لیڈی ہارول اوپر جارہی تھی اسوقت ہاپی ایک کمرہ سے نکلا اور مہروں والی تھیلی دیکھ کر اس کا جی للچا یا۔ اس نے تکلفاً ٹھوکر کھائی اور گرتے ہوئے تھیلی لیڈی ہارول کے ہاتھ سے چھین لی۔ لیڈی ہارول اس لنگڑے بدمعاش کی عیاری دیکھ کر حیران رہگئی۔ لیکن چونکہ اسکی حالت نہایت نازک تھی۔ وہ کسی قسم کی تفتیش کئے بغیر اوپر چلی گئی۔

سکول ماسٹر کے دماغ میں خون کثرت سے جمع ہوگیا تھا۔ جب وہ بیہوش ہوکر گرا تو اسکی نکسیر پھوٹی۔ اور وہ تمام خون خارج ہوگیا۔ اگر خون خارج نہ ہوتا تو شاید اسکی زندگی کا خاتمہ ہوجاتا۔ ہاپی نے اب پھر سکول ماسٹر کیطرف نظر اٹھا کر دیکھا اور کہا۔

"تم مجھے قابو میں لانا چاہتے ہو۔ میں تمکو خوب جانتا ہوں"

جب سکول ماسٹر اس طرح غشی کی حالت میں فرش پر پڑا ہوا تھا۔ اسکو مندرجہ ذیل خواب آیا۔

تینتیسواں باب

(خواب)

سکول ماسٹر کا خواب یہ تھا "ریوڈلف پرائیلی ووز کے اسی مکان میں ہے۔ اسکے دالان میں کسی قسم کا تغیر واقع نہیں ہوا۔ اسکی آنکھیں نکالے جانے کیوقت بھی اسکی یہی حالت تھی۔ ریوڈلف ایک میز کے پیچھے بیٹھا ہوا ہے سکول ماسٹر کے کاغذ اور قمری جو اس نے سکرپچ ارل کو دی تھی میز پر

دہرے ہوتے ہیں۔ روڈلف کا چہرہ سنجیدہ اور
غمگین ہے۔ اس کے دائیں جانب ڈاکٹر ڈیوڈ
چپ چاپ کھڑا ہے۔ اور بائیں طرف سکنر
خوفناک صورت بنائے استادہ ہے۔
خواب میں سکول ماسٹر کی آنکھیں بینا ہو جاتی
ہیں۔ اور اس کے خون کے سبب تمام چیزیں
اس کو سرخ نظر آتی ہیں۔ اور جس طرح الو
چڑیا کو دیکھ کر منڈلاتا ہے۔ اور اس کی
ہر ایک حرکت کو تفریح دل کے لئے دیکھتا
رہتا ہے۔ اور جب جی چاہتا ہے اس کا
کام تمام کر دیتا ہے۔ اسی طرح تک جسم
سکر پیچ اول اسکی طرف دیکھ رہی ہے
سکول ماسٹر۔ سکر پیچ اول کو اس حالت
میں دیکھ کر ڈر گیا۔

حسب معمول سکول ماسٹر کو قیمتی دیگر اشیاء
نظر آتی ہیں۔ اسکو اب اور روڈلف کی
سبز کے درمیان ایک خون کی جھیل
نظر آتی ہے۔ آخر کار اس کو روڈلف۔ سکنر
اور ڈیوڈ کا قد و قامت بڑھتا ہوا معلوم ہوا۔
یہاں تک کہ ان تینوں کے سر چھت تک
پہونچ گئے۔ اور چھت ہی بلند ہونی شروع
ہوئی۔

خون کی جھیل صاف اور بے موج تھی۔
سکول ماسٹر کو اپنا خوفناک چہرہ اس میں
نظر آیا۔ تھوڑی دیر بعد اس میں سے بخارات
اٹھنے شروع ہوئے۔ اور اس کا چہرہ نظر
سے غائب ہو گیا۔ بخارات کا رنگ
نیلا تھا۔ جیسا کہ لاشوں کے بخارات کا
رنگ ہوتا ہے۔ بخارات آہستہ آہستہ
بلند ہوتے گئے۔ اور انکے ساتھ ہی روڈلف
سکنر۔ اور حبشی طبیب بھی بلند ہوتے
گئے۔ حتی کہ ان کے سر بخارات سے بلند
ہو گئے۔ بعد ازاں ان بخارات میں ان
اشخاص کی صورتیں نمودار ہوئیں۔ جن کو
سکول ماسٹر نے قتل کیا تھا۔ اور اس کے تمام
جرائم اس کے آنکھوں کے سامنے آ گئے۔
اولاً اس کو ایک کوتاہ قد گنجا مرد دکھائی دیا۔
اس نے خاکستری کوٹ پہنا ہوا تھا۔ اور اسکی
آنکھوں کے آگے ایک سبز پردہ۔ تھا۔ وہ ایک
شکستہ تباہ شدہ کمرہ میں بیٹھا ہوا تھا۔
اور چراغ کی روشنی میں مہریں گن
رہا تھا۔ چاند کی مدہم روشنی درختوں
کی چوٹیوں پر پڑ رہی تھی۔ اور درخت
ہوا کے سبب ہل رہے تھے۔ اور مینہ
کی آواز سنائی دیتی تھی۔ اس نے
دیکھا کہ میں اس کوتاہ قد مرد کے
کمرہ کے دریچہ کے پاس کھڑا ہوں
اور شیشہ میں سے توجہ کے ساتھ

اس کی حرکات کا ملاحظہ کر رہا ہوں۔
فوراً وہ دریچہ توڑ کر اندر گھس جاتا
ہے۔ اور اسیر جابوت سے وار کرتا ہے۔ لیکن اس
قدر پھرتی سے۔ کہ کوئی فرد مرد کو ہلنے کا موقعہ بھی نہ ملا۔
اور وہ اسی طرح کرسی میں بیٹھا رہا۔
پھر اس نے لاش میں سے چاقو نکالنے کا ارادہ کیا۔
لیکن کھینچ نہ سکا نسک ہو کر اس نے چاقو چھوڑنا
چاہا۔ لیکن اس کا ہاتھ اسکے ساتھ چسٹ گیا۔ بہتیری
کوشش کی۔ لیکن تمام لاحاصل۔ اسوقت اسکو باس کے
صحن سے گھنٹوں اور جنگروں کی آواز آئی۔ اس نے
چاہا کہ لاش کو اٹھا کر بھاگ جائے۔ اگرچہ وہ بڑا طاقتور اور
شہ زور تھا۔ لیکن لاش کو اٹھانے میں کامیاب نہ ہوا۔
خنجروں اور سواروں کی کوچ کی آواز نزدیک
آتی گئی۔ آخر کار تالے میں چابی پھرنے کی آواز آئی اور
دروازہ کھل گیا۔"

تمام صورتیں غائب ہو گئیں۔
اور ارادل نے اپنے بازو پھر پھراتے ہوئے زور سے
کہا
"ہم کو جو رولی بڈھا اکبر ہے"
تجارت کی کدورت دور ہو گئی۔ اور ایک اور صورت
ظاہر ہوئی یہ روشنی کا دن تھا۔ کہا سامر طرف چھا یا
ہوا تھا ایک نابرہ دستی سڑک کے کنارے پر مرا
پڑا تھا روندی ہوئی گھاس سے معلوم ہوتا تھا کہ اس نے
اس کے لئے بڑی جدوجہد کی ہے۔ اسکے سینہ میں پانچ

خون آلودہ زخم تھے۔ اگرچہ وہ مر چکا تھا۔ لیکن ابھی تک
نے کتوں کو مدد کے لئے بلا رہا تھا اور اسکی آواز
اسکے پانچ زخموں سے نکل رہی تھی۔ اور اسکے کنارے
ہونٹوں کی طرح حرکت کر رہے تھے ہر زخم سے ایک
آواز نکل رہی تھی۔ اور خوفناک شور مچا ہوا تھا۔
اسوقت "ارادل" نے پھر پر پھڑپھڑائے اور قہقہہ اڑا کر
زور سے کہا۔"
"حلی جلاد۔ پاشی کا تاجر موسی"
زمین کے نیچے سے ہی جھفہ کی آواز بلند ہوئی۔ اور
تھوڑی دیر کے بعد سب آوازیں بند ہو گئیں۔
اب دو آموس کی طرح سیاہ کتے نمودار ہوئے اور انہوں نے
سکول ماسٹر کے گرد اگرد چکر لگانے شروع کئے۔ ان کے
بدن سکول ماسٹر کے ساتھ چھوتے تھے۔ لیکن انکی آوازیں
بڑی اونچی تھیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا بڑی دور سے
آرہی تھیں۔
کچھ عرصہ میں تمام شکلیں پھر غائب ہو جاتی ہیں۔ اور
نیلے رنگ کے بخارات پھر صعود کرنا شروع کرتے ہیں۔
بعد ازاں مصفا اور زرد انگرہ نمودار ہوئے جہل کی تہ
پر نہایت چھوٹے حشرات الارض تھے۔ یہاں تک
ان کو آنکھ سے تمیز کرنا نہایت مشکل تھا۔ انکی شکل بالکل
کیچڑ کی سی ہی تاہم اس طرح ملے ہوتے تھے کہ
صرف یہی معلوم ہوتا تھا کہ جہل کی تہ پر غلیظ کیچڑ جمع
ہو گیا ہوا ہے۔ کیونکہ ان سب کی حرکات یکساں
تھیں۔ کسی قسم کا تلاطم ان میں معلوم نہیں ہوتا تھا۔

اس گندی اور کریہہ حاجت کے اور میلا پانی آہستہ آہستہ بہہ رہا تھا۔ شہر کا تمام میلا اس میں ملا ہوا تھا۔ کئی جانوروں کی لاشیں ساتھ ساتھ بہہ رہی تھیں۔ گندے پانی میں حباب زور شور پر تھے۔ سکول ماسٹر کو کسی چیز کے پانی میں گرنے کی آواز آئی۔ اور فی الفور ایک عورت پانی میں نمودار ہوئی۔ وہ ڈوبنے کے قریب تھی اور جان بچانے کے لئے بڑی جدوجہد کر رہی تھی۔ تب اس نے دیکھا کہ وہ خود اوول ہرسینٹ مارٹن سے ایک صندوق کالے کپڑے میں لپیٹ کر پھینک رہے ہیں۔ لیکن ابھی تک اسکے وہ عورت نظر آ رہی تھی جسکو اوول اور اس نے خود نہر میں دھکیل کر پھینک دیا تھا۔ کچھ دیر بعد وہ سطح پر آئی اور نہایت زور کے ساتھ ہاتھ پاؤں مارنے لگی۔ لیکن سب بے فائدہ۔ آخرکار وہ پھر پانی میں غرق ہو گئی اور ایک بڑی بلند آواز سنائی دی۔

اوول اس خوفناک نظارہ پر آہ و زاری کر رہی تھی۔ اس نے تمسخر سے اس بدقسمت عورت کی آخری آہ و فریاد کی نقل کی۔ اور زور سے کہا۔

"ڈوڈٹ۔ ٹوہو! شادی کا نعرہ!"

زمین کے نیچے سے بھی وہی صدا بلند ہوئی۔

اس فلک زدہ نے سانس لینے کی کوشش کی۔ لیکن ہوا کی بجائے پانی اس کے منہ میں داخل ہوا۔ اس کا سر پیچھے کو جھک گیا۔ اس کا چہرہ نیلا ہو گیا۔ اعضا ڈھیلے ہو گئے۔ بازو اکڑ گئے۔ آخرکار اس نے اپنے پاؤں کو حرکت دی۔ دفعۃً جھیل کے حشرات الارض پر لٹکے ہوئے تھے۔ پھر اسکو کیچڑ کے حشرات نے گھیر لیا۔ اور اس کے ساتھ پانی کی سطح پر نمودار ہوئے ابھی رمق جان اسمیں باقی تھی کہ فی الفور ان کریہہ المنظر چھوٹے چھوٹے حشرات الارض نے اسکا تمام بدن گھیر لیا۔ کچھ دیر لاش پانی پر تیرتی رہی۔ اور کسقدر حرکت ادھر ادھر کرتی رہی۔ تب وہ افقی وار ڈوبنی شروع ہوئی۔ اس کا سر پاؤں سے ذرا اونچا تھا۔ لاش نے کئی دفعہ کروٹیں بدلیں لیکن اسکے منہ کا رخ سکول ماسٹر کی طرف رہا۔ آخرکار اس صورت نے اپنی بڑی بڑی پھرائی ہوئی اور تاریک آنکھوں سے اسکی طرف دیکھا۔ اسکے نیلے ہونٹوں نے حرکت کی۔ اگرچہ سکول ماسٹر اس سے بہت فاصلہ پر تھا۔ لیکن اسکے آخری الفاظ ایک نہایت عجیب صدا کے ساتھ اسکو سنائی دئیے۔

اوول نے پھر کہا "ٹوہو" بعد ازاں تھرتھراتے ہوئے بآواز بلند کہا۔ قاتل ہرسینٹ ارتھ والی عورت"

اس خون کی جھیل کا رنگ سیاہ ہو گیا۔ اور آہستہ آہستہ اس کے پھیلے ہوئے لوہے کی شکل اختیار کی تب یہ بخارات جھیل آسمان کیطرف بلند ہونے لگی۔ آسمان کا رنگ آتشیں ہو گیا۔ اس سے سکول ماسٹر کی آنکھیں چندھیا گئیں اور اس کو بڑی گرمی محسوس ہوئی۔ لیکن آنکھیں اوسی طرف لگی رہیں۔ اور اکو حرکت دینے پر بالکل نادر ہو۔ اس رفیق بادہ میں اس لئے عظیم اور سیاہ شکلیں گزرتی ہوئی دکھائی دیں۔ خوف کے مارے دنیا اسکی آنکھوں میں اندھیر ہو گئی۔

اوپر اٹھراتے ہوئے اور دور سے قہقہہ اڑاتے ہوئی
آسمانی کی میجک لنٹرن (جادو کی لالٹین)"
اگرچہ اس نظارہ سے اسکا ناک میں دم ہو گیا تھا لیکن
اسکو اپنے مقتولوں کی صورتیں طوعاً و کرہاً دیکھنی پڑیں
اور اپنی آنکھیں ایک طرف کرنے پر ہرگز قادر نہ ہوا۔ اگرچہ
خواب کی ابتدا میں اسکی آنکھوں میں صرف خون ہی
خون تھا۔ لیکن اس وقت ڈھیلوں اور پتلیوں نے
خون کی جگہ لے لی تھی جب وہ مشتعل رقیق مادہ کسطرف
دیکھ رہا تھا۔ اسکی آنکھیں جلنے لگیں۔ اسکو مالایطاق
عذاب و عقوبت کا سامنا ہوا۔ اسکی آنکھوں کے
ڈھیلے اور پتلیاں جل کر راکھ ہو گئیں اور ایک عجیب
وقت سے اسکو ست کیفیت نظر آگئی۔ آخر کار پھر
کوری کی تاریکی اسکی آنکھوں کے سامنے چھا گئی۔
اس سکول ماسٹر کی مالایطاق تکالیف میں کچھ تخفیف
ہوئی۔ خوشبودار ٹھنڈی ہوا اسکی جلتی ہوئی آنکھوں
پر سے گذری۔ یہ نسیم آلود پھولوں سے آ رہی تھی
اسکو پتوں میں سے ایک نیچی آواز سنائی دی ایسا
معلوم ہوتا تھا کہ کوئی چھوٹی سی نہر ایک سبزہ زار پر
گذر رہی ہے اور اس سے یہ صدا آ رہی ہے جیسے
خوش الحان باشندے چہچہا رہے تھے۔ انکے
بعد خوش گلو سالکوں کی نہایت شیریں آوازیں سنائی
دیں۔ اور آہستہ آہستہ بلند ہوتی گئیں عجب قسم کا لطف
اخلاص و امن اس کے دل پر محسوس ہوا۔ اس کی کیفیت
سمجھنا نہایت دشوار ہے۔ اب اسے معلوم ہوا کہ
وہ ہوا میں اڑ رہا ہے۔ اور زمین سے بہت بلند ہو گیا
ہے۔

اس راحت قلیل کے بعد پھر دل خراش حالات نے
اسکو گھیر لیا۔ ابھی اسکا خواب جاری تھا اس کا
منہ بند ہو گیا۔ اسکے اعضا جکڑے گئے۔ تنگ ہو کر
اس نے فکر کیا اور واہی تباہی بکنا شروع
کیا۔ ایک شدید و بلند آواز سنائی دی۔ یہ آواز ریوف
کی تھی۔ سکول ماسٹر کانپنے لگا۔ اور خوف کے
مارے بھاگنے لگا۔ لیکن اسکی کوشش اکارت
گئی اور طوعاً و کرہاً اسکو وہ آواز سننی پڑی۔ اسکا لہجہ
بالکل حلیم تھا۔ افسوس اور رحم اسکے الفاظ سے
ٹپک رہے تھے مضمون یہ تھا۔

او بدبخت۔ تیری توبہ کا وقت ابھی نہیں پہونچا اسکا
علم صرف خدا کو ہے۔ تمہارے جرائم کی سزا تاحال
غیر مکمل ہے۔ تمکو سزا ملی ہے۔ لیکن ابھی تک
کفارہ نہیں ہوا۔ تقدیر عنقریب تجھ سے کافی بدلہ لیگی
تیرے مددگار تیری خوب گت بنانے ہیں۔ ایک
بڑھیا اور ایک لڑکا تیری خوب خبر لینے ہیں تجھکو
سزا دینے وقت میں نے کہا تھا "تونے اپنی طاقت
کا اچھا استعمال نہیں کیا۔ بہادروں کے بہادر تیرے
سامنے اس وقت کانپتے ہیں۔ لیکن میں اس
طاقت کو معدوم کر دوں گا۔ اور تو کمزوروں کے
کمزور کے سامنے کانپا کرے گا۔ میرے الفاظ کو
مت بھولنا۔ تونے توبہ اور کفارہ کی جگہ ترک کر دی۔

تنہائی اور خاموشی سے تجھے خوف آیا۔ تو نے جرائم کا ارتکاب کر کے تو انکو بھلا دینا چاہتا ہے۔ اپنی دلی جذبات سے دیوانہ ہو کر تو نے اپنی جورو کے قتل کرنیکا ارادہ کیا۔ دیکھ وہ اسی مکان میں ہے۔ اس کا کمرہ یہاں سے چند قدم کے فاصلہ پر ہے وہ بالکل بے خبر اور غیر محفوظ پڑی ہے۔ بخلاف اسکے چاقو تیری پاس ہے۔ لیکن یہہ بات ضرور ہے کہ تیری طاقت اسوقت تجھسے کنارہ کش ہو گئی ہے۔ اس خواب عبرت بخش۔ اس میں تیرا فائدہ ہے۔ اس رویا کی صورتیں عجب واقعات کے نشان ہیں پہلی کا خون وہی خون تھا جو تو نے بہایا ہے۔ رفیق بادہ نوش دو شمالی کا نشان تھا۔ تاکہ خدا تیری طویل اور بالالطائف مصائب کو دیکھ کر تجھے اپنے حضور میں بلائے۔ اور تجھے معاف کرے۔ لیکن ایسا نہیں ہوگا۔ میرے کہنے کا تجھپر کچھ اثر نہیں ہوگا۔ توبہ کرنیکے بجائے تو کفر بکیگا اور اپنی بدبختی کو دوبالا کریگا۔ تیری عادات اور ان کی تکمیل کے مقابلہ کا نہایت برا انجام ہوگا۔ تجھے کمزور انسانوں کے قابو رہنا پڑیگا۔ او بدبخت بدبخت"

رڈولف کی آواز تھرائی۔ اور کچھ دیر بند رہی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ دلی جذبات اور تاسف اس کے لئے سد راہ ہوئے۔ سکول ماسٹر بہت ڈر گیا اور دل میں کہا "وہ سزا کیسی ہوگی جس سے دشمن بھی میری حالت پر رحم کرنے لگے ہیں"

رڈولف "وہ سزا اسقدر ہولناک ہوگی کہ اگر دنیا کے تمام جرائم تمہارے ذمہ لگائے جائیں۔ تو بھی خدا اس سے زیادہ تکلیف وہ سزا تمہارے واسطے انتخاب نہ کرے"

اب سکول ماسٹر درد سے چلایا۔ اور اسکی نیند کھل گئی

چونتیسواں باب

(حط)

نو بجے مسز جارج میری کے کمرہ میں داخل ہوئی۔ لڑکی کی نیند بڑی ہلکی تھی۔ وہ فوراً جاگ اٹھی۔ سورج کی کرنیں دریچوں کے گلابی پردوں میں سے میری کے زرد و حلیم چہرہ پر پڑ رہی تھیں اور اس کا حسن دوبالا کر رہی تھیں۔

مسز جارج "(بستر پر بیٹھ کر اور اسکی پیشانی پر بوسہ دیکر) "اچھا بیٹی آج صبح کیسی ہو"

میری "آج بہت آرام ہے۔ میں آپکی ممنون ہوں"

مسز جارج "کیا تم سوتے نہیں جاگی نہیں"

میری "نہیں میم"

مسز جارج "بڑی خوشی کی بات ہے۔ بوڑھا آدمی اور اسکا بیٹا جنکو تمنے یہاں اتارا تھا صبح سویرے رخصت ہونا چاہتے ہیں مجھے اندیشہ تھا کہ دروازوں کے کھلنے کی آواز سن کر تم بیدار ہو جاؤ گی"

میری "وہ بیچارے سویرے کیوں رخصت ہوئے"

مسز جارج:۔ "مجھے معلوم نہیں۔ کل شام جب تمکو کچھ آرام ہوا میں مادر جیجا میں انکو دیکھنے گئی۔ لیکن وہ میرے وہاں جانے سے پہلے پیشتر ہی سو گئے ہوئے تھے۔ کیونکہ وہ بہت تھکے ہوئے تھے۔ مجھے سب مزدوروں نے بالاتفاق بیان کیا کہ ہم اس بیٹے سے نہایت خوش ہیں۔ وہ اپنے والدہ کو بڑا پیار کرتا ہے۔ اور ہر وقت اسکی خدمت کرنے کو تیار رہتا ہے۔ لیکن میری تمکو تیار ہونا تھا۔ اس وقت سردی بہت ہے باہر نہ جانا۔"

میری:۔ "مسز صاحبہ۔ مجھے معاف رکھئے میں نے آج شام کے پانچ بجے اوری مہاسبے انکے مکان ملاقات کرنے کا وعدہ کیا ہوا ہے۔"

مسز جارج:۔ "یہ تو عاقبت اندیشی سے بعید ہے تمہاری آنکھیں بھاری ہیں معلوم ہوتا ہے کہ تمہاری رات بے چینی میں کٹی ہے۔"

میری:۔ "آپکا کہنا ٹھیک ہے۔ مجھے آج ایک خطرناک خواب آتے رہے ہیں میں نے آج رات اس ظالمہ کو دیکھا جسکے پنجہ میں دیر تک گرفتار رہی تھی۔ یہ ٹھیک ہی ہے کہ میں قید سے چھوٹ گئی تھی۔ لیکن بے قلبی کمزوری معلوم ہوتی ہے۔"

مسز جارج:۔ (میری کی آنکھیں آنسوؤں سے تر دیکھ کر) "میری مجھے تمہاری بے چینی سے بڑا رنج ہوتا ہے۔"

میری نے اپنے بازو اسکی گردن کے گرد ڈالے اور اپنا چہرہ اسکے سینہ پر رکھا۔"

مسز جارج:۔ "کس چیز نے تمکو اسقدر بے حس کر رکھا ہے۔ میں نہایت خوف زدہ ہوگئی ہوں۔"

میری:۔ "مجھے معاف کرو۔ چند دن کے سوا میرا تمام وقت رنج والم میں گذرا ہے۔ بے اختیار آنسو بہہ نکلتے ہیں۔ بد فال خیالات کا میرے دل پر ہجوم رہتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ میں عنقریب کسی اور جان خراش مصیبت میں گرفتار ہونیوالی ہوں۔"

مسز جارج:۔ "میری۔ میری مجھے لازم ہے کہ تمہیں منع کروں۔ کیونکہ تم ایسے خیالات کو وقعت دیتی ہو جو صرف دماغی کمزوری کے سبب پیدا ہوتے ہیں۔" اس وقت کلاڈن نے دروازہ کھٹکھٹایا اور اندر داخل ہوئی۔

مسز جارج:۔ "کلاڈن کیا چاہتے؟"

کلاڈن:۔ "ہیری ابھی اومنی بس سے مسز ڈوبرل کی گاڑی میں آیا ہے۔ اور اسکی طرف سے یہ خط تمہارے واسطے لایا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ یہ خط نہایت ضروری ہے۔"

مسز جارج نے خط کھولا اور آواز بلند پڑھنے لگی۔"

"میری پیاری مسز جارج"

میں آپکی نہایت ممنون ہوں گی۔ اگر آپ تشریف آوری سے ہمارے مکان کو رونق بخشیں گی۔ میں آپکی صحبت سے بڑی تکلیف سے نجات پاؤں گی۔ دیر نہ کیجئے گا۔ ہیری آپکو گاڑی میں بٹھا کر یہاں لے آئے گا۔ میں بڑی مضطرب ہوں۔ میری

عمل میں آج کچھ خلل معلوم ہوتا ہے۔ مسٹر ڈوبرل
اون فروخت کرنے کے لئے یونٹا گیا ہوا ہے
اس لئے میں نے آپکی اور میری کی طرف رجوع کیا ہے
کلیرا اپنی پیاری بہن کو سلام کہتی ہے۔ اور بڑے
اشتیاق کے ساتھ اسکی آمد کی منتظر ہے۔ چاشت کے
وقت یہاں ضرور پہونچ جائیگا۔
آپکی سچی شفیق۔
سی۔ ڈوبرل۔"

مسز جارج۔ (میری کو مخاطب کرکے) "خدا جانے
اس کا سبب کیا ہے۔ لیکن خدا کا شکر ہے۔ کہ
خط کا تعلق کسی واقعہ اہم سے معلوم نہیں ہوتا"

میری۔ "میم کیا میں بھی آپکے ساتھ جاؤں گی"

مسز جارج۔ "تمہارے لئے یہ بات مشکل سے مناسب
ہوگی۔ کیونکہ سردی بہت ہے۔ لیکن اگر تم گرم کپڑے
خوب اوڑھ لو۔ تو سنا ہے یہ سفر تمہارے حق میں مفید ہوگا"

میری۔ "لیکن پادری صاحب شام کیوقت میرا
انتظار کرتے رہیں گے"

مسز جارج۔ "ہاں۔ یہ بات تو ٹھیک ہے۔ لیکن
پانچ بجے سے پہلے ہم واپس چلی آئینگی۔"

میری۔ "میم صاحبہ۔ میں آپکا شکریہ ادا کرتی ہوں
میں مس کلیرا کے ساتھ پھر ملاقات کرنے سے
بہت خوش ہونگی"

مسز جارج۔ (ذرا چشم نمائی کے ساتھ) "پھر کیا
مس کلیرا، کیا وہ کبھی تمکو مس میری کہا کرتی ہے"

میری۔ (آنکھیں نیچی کرکے) "میم صاحبہ۔ نہیں
لیکن پھر میں۔ . . ."

مسز جارج۔ "تم بے شک اسکے حق میں بڑی ظالم
ہو۔ ہر وقت دل خراش خیالات کیطرف تمہارا
میلان رہتا ہے۔ میں نے تمکو بارہا نصیحت کی
ہے۔ لیکن تم بھول ہی جاتی ہو۔ اچھا کپڑے جلدی
پہنو۔ ہم گیارہ بجے سے پہلے ارنول میں پہونچ
جاسکیں"

مسز جارج کلاؤس کے ساتھ کمرے سے نکلی اور اسکو ..
میری کو کہو انتظار کرے۔ ہم چند منٹ میں تیار ہو جائینگی
اس گفتگو کے آدھ گھنٹہ بعد مسز جارج اور میری ایک
چوپہ گاڑی میں داخل ہوئیں۔ میری نے گاڑی چلائی
اور طاقتور چالاک گھوڑا بہت جلد منزل مقصود پر پہونچ
گیا۔ مسٹر ڈوبرل کا کھیت مربع اور بے شمار عالیشان
عمارتوں سے اس کا ... کی عظمت دل پر نقش کیا گیا
بھی ہوتی تھی۔ یہ جگہ ڈلوک توسیبی کو مس سینٹرل ... کے
کے باہر میں ملی ہے۔

جب مسٹر ڈوبرل کو گاڑی کی آواز آئی۔ تو اس نے
سمجھا کہ مسز جارج اور میری آگئی ہیں اس نے اور کلیرا
نے باہر نکلکر انکا استقبال کیا۔ مسٹر ڈوبرل کی عمر قریباً پچاس
سال کی تھی۔ اسکا چہرہ حلیم اور خلیق معلوم ہوتا تھا۔
اسکی بیٹی کے چہرہ سے تلطف اور صاف دلی ٹپکتی
تھی۔ وہ گندم رنگ تھی۔ اسکے رخسارے سرخ
تروتازہ اور آنکھیں سیاہ تھیں جب کلیرا میری سے

متفکر ہوتے ہوئے آگے بڑھی۔ تو میری نے دیکھا کہ مس کا لباس پہننے کے بجائے اس نے سادہ کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ میری اس سے بڑی متعجب ہوئی۔

مسز جارج "کلارا۔ تمنے بھی دہقانی لڑکیوں کا بھیس بدلا ہوا ہے"

مسز ڈوبرل "ہمکو معلوم ہے کہ وہ ہر بات میں اسی بہن کے نمونہ پر چلنا چاہتی ہے۔ جبتک میں نے اسے ویسی انگیا اور پائجامہ نہ بنوا دیا۔ اس نے مجھے چین نہ لینے دیا۔ ان طفلانہ خواہشوں کا ذکر چھوڑو (آہ بھر کر) اور میری بے حسی کا حال سنو"

چاروں نشست گاہ میں اکٹھی گئیں۔ کلارا میری کے پاس بیٹھ گئی۔ میری کو سب سے عمدہ جگہ آتشدان کے پاس ملی۔ کلارا نے ہر طرح اظہار محبت کرنے کی کوشش کی۔ کبھی میری کے ہاتھ کو پکڑتی۔ اور کبھی اسکو بوسہ دیتی اور ملاقات کے لئے تشریف نہ لانیکی شکایت کرتی

اگر ناظرین کو ماری اور میری کی گفتگو کا مضمون یاد ہے۔ تو انکو خود بخود معلوم ہو گیا ہوگا کہ میری کلارا کے اظہار محبت کو کیسی فروتنی۔ خوشی اور خوف کے ساتھ سہتی ہوگی"

مسز جارج "مسز ڈوبرل مجھے جلدی بتاؤ کہ تم بے چین کیوں ہو تاکہ میں تمہاری حتی الوسع مدد کر سکوں"

مسز ڈوبرل "میں ابھی آپکو اسکی تفصیل سناتی ہوں۔ شاید آپکو معلوم نہیں کہ یہ مزرع ڈچس لوسیبی کا ملک ہے اسکے متعلق ہر امر کا فیصلہ اسی کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ ڈیوک کے اہلکار کو اس سے کچھ تعلق نہیں"

مسز جارج "ہاں۔ مجھے نہ معلوم تھا"

مسز ڈوبرل "آپکو ابھی معلوم ہو جائیگا۔ کہ میں نے آپکو یہ بات کیوں سنائی ہے۔ کرایہ بالخصوص ڈچس ہی کو دیا جاتا ہے۔ اسکی ایجنٹ میڈم سائیمس کو اگرچہ ڈچس کسی قدر تند مزاج ہے۔ لیکن وہ اس قدر مہربان ہے۔ اس کے ساتھ بالائی مجھے دل کو بڑی فرحت حاصل ہوتی ہے۔ میں اور ڈوبرل دونو اسکی خاطر جان نثار کرنیکو تیار ہیں۔ ایک دفعہ اس نے ہم سے چھ ماہ کا کرایہ پیشگی طلب کیا۔ چالیس ہزار فرینک کوئی چھوٹی رقم نہیں۔ ہمنے حسن اتفاق سے چالیس ہزار فرینک کلارا کے جہیز کے لئے جمع کئے ہوئے تھے۔ وہ اس کے حوالے کر دیئے [illegible] عسرت میں بہت کچھ حرج کر دیتی ہیں۔ پہلے تو کرایہ کی نسبت کبھی تقاضا نہ ہوتا تھا۔ لیکن اب حالت بالکل بدل گئی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسکی ضروریات بہت بڑھ گئی ہیں جونہی کرایہ واجب الادا ہوتا ہے۔ ہم سے رقم طلب کیجاتی ہے"

مسز جارج "ابھی تک مجھے معلوم نہیں کہ میں آپکی امداد کس طرح کروں"

مسز ڈوبرل :- میں ابھی سناتی ہوں۔ یہہ تمہید میں نے اس واسطے اٹھائی ہے۔ کہ آپکو معلوم ہو جائے کہ ڈحس کو ہم پر کسقدر بھروسہ ہے۔ وہ اور اسکا والد ہماری کلیلا کے دہنی والدین سے تہے۔ تب سے اس نے ہمکو زیر بار احساں بے حد کیا ہے۔ کل سپیشل طور پر مجہے اس کا مندرجہ ذیل خط ملا۔

"میری پیاری مسز ڈوبرل"

کل شام تک آپ باغیچہ کے اندر کی عمارت خالی کر کے اچھی طرح تیار کر رکہیں۔ ضروری سامان بہی پہنچا ہو۔ مثلاً پردے۔ قالیچے وغیرہ۔ حاصل کلام ہر چیز موجود ہو۔ علاوہ ازیں آرام کی کوئی چیز نظر انداز نہ کیجائے"

مسز ڈوبرل مسز جارج "آرام کی کوئی چیز" ان الفاظ پر غور کریں۔ ان کے اوپر اس نے تاکیداً ایک خط بہی کہنچ دیا ہے"

پہر خط پڑہنا شروع کیا۔

رات دن اسمیں آگ روشن رکہو۔ تاکہ نمی بالکل جاتی رہے۔ جو شخص وہاں فروکش ہو اسکے ساتہ میری طرح پیش آنا۔ ایک اور قاصد تمہارے ہاں خط لائیگا۔ اور اسمیں تمہارے لئے تمام ہدایات بتفصیل درج ہوں گی۔ مجہے تمہاری وفاداری اور جانثاری پر پورا پورا بہروسہ ہے۔ میری پیاری مسز ڈوبرل سلام۔ میری طرف سے میری دہنی بیٹی کو پیار دینا۔ میں تمہاری نہایت فلاح خواہ ہوں"

(ڈناٹرمنٹ لوسینی)

ضمیمہ

شخص مذکور تمہارے ہاں پرسوں شام کو فروکش ہوگا میں مکرر تاکید کرتی ہوں کہ آرام کی کوئی چیز نظر انداز نہ کرنا"

مسز ڈوبرل :- (خط پاکٹ میں ڈالتے ہوئے) دیکہو دوبارہ لکہا ہوا "آرام کی کوئی چیز" اور ان الفاظ پر یہاں بہی خط کہنچا ہوا ہے"

مسز جارج :- تو اسمیں کیا مشکل ہے"

مسز جارج :- اسمیں کچہہ مشکل نہیں۔ میں تو اسکا مطلب تک نہیں سمجہی۔ باوجودیکہ کلیرا نے ولبرزیل کے سکول میں تعلیم پائی ہے اور کئی دفعہ تاریخ جغرافیہ میں انعام بہی حاصل کئے ہیں۔ لیکن وہ بہی اسکا مضمون نہ سمجہہ سکی"

مسز جارج :- خدا کا حمد ہو۔ میں تمکو اس کا مطلب سمجہاتی ہوں۔ اس کا مطلب یہہ ہے کہ مکان خوب سجایا جائے۔ ترتیب کے ساتہہ چیزیں رکہی جائیں۔ ہوا کا عمدہ انتظام کیا جائے۔ روشنی اور گرمی معتدل ہو"

مسز ڈوبرل :- میں نے اب سمجہا۔ لیکن میں اب زیادہ حیران ہوگئی ہوں"

مسز جارج :- کیوں"

مسز ڈوبرل :- خط میں پردوں قالیچوں وغیرہ کا

ذکر ہے۔ وہ ہمارے پاس ہے بھی نہیں۔ ہمارے
گھر کا سامان نہایت سادہ ہے۔ اور ہمیں یہ بھی
معلوم نہیں کہ وہ شخص مرد ہے یا لڑکی۔ اور سامان
کل شام تک تیار کر دینے کا حکم ہے۔ میں کیا
کروں گی۔ مجھ سے تو کچھ نہیں ہو سکتا۔ اس حکم
نے تو مجھے مخبوط الحواس کر دیا ہے۔"

کلارا:- "والدہ صاحبہ۔ میرے کمرہ سے سامان نکال
لو۔ میں ایک دو روز نہیں۔ بڑی کے ساتھ
لوکموال میں کاٹوں گی۔ اس اثنا میں سامان
فارغ ہو جائیگا۔"

مسز ڈوبرل:- "تمہارا کمرہ۔ تمہارا کمرہ۔ کیا تم خیال
کرتی ہو کہ تمہارے کمرہ کا سارا سامان ڈچس کے
مطلب کو پورا کر دیگا۔"

مسز جارج:- "تو مکان شاید ہمیشہ خالی رہتا ہے۔"

مسز ڈوبرل:- "ہاں خالی رہتا ہے۔ باغیچہ کے شمالی
حصہ پر صرف وہی ایک مکان ہے۔ سابق شہزادی
نے یہ عمارت اسی واسطے تعمیر کی تھی۔ جب کبھی
ماں کے ساتھ یہاں تشریف لاتی تو اسمیں فروکش
ہوتی۔ اسمیں تین چھوٹے چھوٹے کمرہ ہیں۔ باغیچہ
کے کنارہ پر دودھ دہی تیار کرنے کی جگہ ہے۔ شہزادی
وہاں آکر گوالن کا کام تفریح طبع کے لئے کیا کرتی تھی۔
جب اسکی شادی ہوئی ہے ہمنے اسکو صرف دو
دفعہ دیکھا ہے۔ اور دونوں بار اس نے چند گھنٹے اس
عمارت میں قیام کیا۔ چھ برس ہوئے ہیں۔ وہ
سوار ہوکر یہاں آئی تھی۔ اور اس کے ساتھ"
یہاں مسز ڈوبرل رک گئی۔

ار سر نواس نے کلام شروع کیا۔
"باتوں سے کیا فائدہ ہے۔ میری حالت بہت
نازک و پریشان ہے۔ مسز جارج۔ میری مدد کرو۔
خدا آپکو جزا دے۔"

مسز جارج:- "آؤ تو دیکھیں اسوقت اس کا کیا حال
ہے۔"

مسز ڈوبرل:- "بالکل خالی پڑی ہوئی ہے۔ کچھ
سامان موجود نہیں۔ بڑے کمرہ میں چٹائیاں بچھی ہوتی
ہیں۔ ایک چارپائی۔ چند ایک کرسیاں ہیں لیکن
نہایت سادہ اور ایک میز۔ کیا یہ کافی سامان
خیال کیا جا سکتا ہے۔"

مسز جارج:- "میں ابھی آپکو بتلاتی ہوں کہ کیا کرنا
چاہئے۔ میں ابھی ایک ہوشیار شخص کو روانہ کرنا
چاہتی ہوں۔" ....

مسز ڈوبرل:- "ہاں ہمارے پاس ایک تیز رفتار
شخص ہے۔"

مسز جارج:- "ہاں ٹھیک ہے۔ دو گھنٹہ میں وہ
پیرس پہنچ جائیگا۔ میں اسکو ایک فہرست لکھکر
دیتی ہوں۔ اسکو چاہئے کہ جاسی اینٹن کے کسی
سوداگر کو وہ فہرست جاکر دکھائے۔ اور اسکو کہے
کہ قیمت کی کچھ فکر نہ کرو۔ سامان جلد مہیا کر دو۔"

مسز ڈوبرل:- "ہاں آپکا کہنا بہت ٹھیک ہے۔ خرچ کا

کچھ مضائقہ نہیں۔ بات تو یہ ہے کہ کسی طرح ڈچیس راضی ہو جائے۔"

مسز جارج "اور سوداگر کو یہ بھی کہدے کہ سامان مطلوبہ شام کو یا صبح سے پہلے پہلے یہاں پہونچ سکے۔ اور اپنے ہیں چار نوکر بھی ساتھ بھیجدے تاکہ وہ سامان کو یہاں مرتب کریں۔"

مسز ڈوبرل "وہ گوس کوچ میں آ سکتے ہیں۔ وہ پیرس سے شام کے آٹھ بجے روانہ ہوتی ہے۔"

مسز جارج "پھر بہت تھوڑا کام باقی رہ جائیگا کل شام تک قالیچے بچھ جائیں گے اور پردے آویزاں کردیئے جائیں گے۔"

مسز ڈوبرل "آپ نے مجھے بڑی بے چینی سے نجات دی ہے۔ مجھے اس کا خیال تک نہ تھا آپ فہرست تیار کریں۔"

مسز ڈوبرل "ایک مشکل اور ہے۔ خط میں لکھا کہ ایک شخص وہاں فروکش ہوگا۔ لفظ "شخص" مبہم ہے خدا جانے وہ مرد ہے کہ عورت۔"

مسز جارج "لیڈی کے واسطے سامان تیار کرنا چاہئے۔ اگر کوئی مرد آگیا تو اس کا کام بھی اسی سامان سے چل جائیگا۔"

مسز ڈوبرل "ہاں آپکی رائے ہمیشہ باصواب ہوتی ہے۔"

ایک نوکر نے آواز دی کہ جاسنت کا کھانا تیار ہے

مسز جارج "ہم ابھی کھانا کھالیں گی۔ لیکن پہلے میں ضروری سامان کی فہرست تیار کردیتی ہوں۔ اور جاکر کمرہ کا طول عرض و بلندی ناپ لیتی ہوں تاکہ قالیچے اور پردے ساسب طول و عرض کے آجائیں اور کچھ دقت پیش نہ آئے۔"

مسز ڈوبرل "میں آپکی بڑی ممنون ہوں میں اپنے داروغہ کو اس کام پر لگاتی ہوں۔"

نوکر "میم صاحبہ۔ سٹبنر کی نئی گوالن یہاں آئی ہے۔ اس کا اسباب ایک گاڑی میں ہے اور ایک گدہا گاڑی کے آگے جتا ہوا ہے۔ اسباب بہت تھوڑا اور کم قیمت ہے۔"

مسز ڈوبرل "(مہربانی کے لہجہ میں) "غریب عورت۔"

مسز جارج "وہ کون ہے۔"

مسز ڈوبرل "وہ عورت سٹنر کی ایک غریب گوالن ہے۔ وہ پیرس میں ہر روز دودھ بیچنے جاتی تھی۔ اور اس طرح بڑی تنگی کے ساتھ گذارہ کرتی تھی۔ اس کا خاوند نعل بند تھا۔ ایک دن اسکو لوہے کی ضرورت پڑی۔ وہ پیرس میں لوہا خریدنے کو گیا۔ اور اپنی جورو کو کہہ دیا کہ میں تجھے فلانے کوچہ میں ملوں گا۔ انکی بدقسمتی سے اسجگہ بدمعاشوں کا بڑا اڈہ تھا۔ جب وہ لوہے کی خرید سے فارغ ہوکر وہاں گیا۔ تو اس نے دیکھا کہ چند شراب خوار اوباشوں نے اسکی عورت کو گھیرا ہوا ہے۔ اور اس کا دودھ نالی میں پھینکدیا ہے۔ وہ دیکھ کر آگ بگولا ہوگیا۔

اور ان کو سمجھ کرنے لگا۔ بدمعاشوں کے ساتھ اسکی چپقلش ہوگئی۔ کسی بدمعاش نے خنجر اسکے پیٹ میں گھسیڑ دیا۔ اور وہ بیچارہ راہی ملک بقا ہوا۔"

مسز جارج:- "ہاں۔ افسوس۔ قاتل گرفتار نہ ہوا۔"

مسٹر ڈوبرل:- "چونکہ وہاں بڑا اژدحام تھا۔ اس کا پتہ نہ ملا۔ اتنک اسکی تلاش ہو رہی ہے۔ وہ اس کے قاتل کو پہچانتی ہے۔ کیونکہ اس نے اسکو کئی دفعہ اور بدمعاشوں کے ساتھ اسی جگہ دیکھا تھا۔ اسکے خاوند کے ذمہ بہت قرض تھا۔ قرضہ ادا کرنیکے لئے بیچاری کو اپنی چاروں گائیں اور کچھ اراضی بھی فروخت کرنی پڑی۔ سٹنٹر کے مہتمم اراضی نے اسکی سفارش کی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ عورت مذکورہ بڑی دیانت دار ہے۔ اور ساتھ ہی نہایت فلاکت زدہ ہے۔ اس کے تین بچے ہیں اور سب سے بڑا صرف بارہ برس کا ہے۔ ہمارے ہاں ایک مزدور کی جگہ خالی تھی۔ میں نے اسکی درخواست منظور کرلی ہے۔ اور اب وہ اپنے کام پر یہاں آتی ہے۔ اور یہیں سکونت اختیار کرے گی۔"

مسٹر ڈوبرل:- "کلیرا جاؤ۔ اور اس فلاکت زدہ کو اسکا کمرہ دکھاؤ۔ اور اسکا اسباب وہاں رکھوا دو۔ میں جاکر میٹ کو کہتی ہوں کہ آج اسی وقت تمکو پیرس جانا پڑیگا۔ کیونکہ وہاں ایک ضروری کام ہے۔"

کلیرا:- "اچھا والدہ صاحبہ۔ میری بھی میرے ساتھ جائیگی۔"

مسز ڈوبرل۔ (مسکراتے ہوئے) "اس میں کیا شک ہے۔ وہ بھی ضرور جائیگی۔ اسمیں اور تم میں جُدائی کیونکر ہوسکتی ہے۔"

مسز جارج:- "میں اس اثناء میں فہرست تیار کرلونگی۔ اور اس طرح وقت صرف نہ ہوگا۔ کیا تم اور میری چار بجے واپس جانے کی جرات کرسکتی ہیں۔"

مسز ڈوبرل:- "چار بجے۔ آپ [illegible] ہے کہ

مسز جارج:- "میری نے پانچ بجے پادری صاحب ابیی کے ساتھ ملاقات کرنیکا وعدہ کیا ہوا ہے۔"

مسز ڈوبرل:- "اگر پادری صاحب ابیی کا اسمیں دخل ہے۔ تو میں آپکو روکنے کی بالکل جرات نہیں کرسکتی۔ میں ضروری حکم جاری کردونگی۔ لیکن میرے خیال میں چھوٹی لڑکیوں کو باہم طویل گفتگو کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے بہتر ہے کہ ہم کلیرا اور میری کو وقت اس غرض کو پورا کرنے کے لئے دیں۔ تاکہ انکے دل کا ارمان اچھی طرح نکل جائے۔"

مسز جارج:- "تو ہم تین بجے یہاں سے روانہ ہونگی۔"

مسز ڈوبرل:- "بہتر۔ گاڑی اسوقت تیار ہوجائیگی۔ میری نہایت خوش قسمتی تھی۔ کہ میں نے آپکو مدد کے لئے بلایا۔ اب مجھے اطمینان ہوگیا ہے۔ کلیرا۔ آؤ۔ میری۔ آؤ۔"

مسز جارج فہرست لکھنے لگی۔ مسز ڈوبرل کمرہ سے نکل گئی اور قاتل کے دروازہ سے میری اور کلیرا

کمرہ سے باہر گئیں اور نوکر اسکے ساتھ چلا گیا"

کلبرا "وہ غریب عورت کہاں ہے"

نوکر "مس۔ صحن میں۔ اسکے بچے۔ گاڑی اور گدھا بھی وہیں ہیں"

کلبرا "میری۔ کیا تم اس غریب فلکٹ کو دیکھنا چاہتی ہو۔ اسکا چہرہ غم کے مارے زرد ہو گیا ہے۔ اس نے بیہودگی کا لباس پہنا ہوا ہے۔ پہلی دفعہ جب وہ میری والدہ صاحبہ کی ملاقات کے واسطے آئی تو اپنے خاوند کا ذکر کرتے وقت آٹھ آٹھ آنسو روئی۔ اسکا غم والم گریہ وزاری دیکھ کر میرا کلیجہ دھک سے رہ گیا۔ جب اسکے قاتل کا ذکر آیا تو اس کے آنسو تھم گئے۔ اور اسکی شکل ایسی غضبناک ہو گئی کہ میں اس سے خوف زدہ ہو گئی۔ اور اپنے خاوند کے قاتل کو بہت برا بھلا کہا ۔ لیکن اسمیں اسکا کچھ قصور نہ تھا طبعی جذبات کو ضبط کرنے پر وہ قادر نہ ہو سکی۔ ہائے افسوس بعض اشخاص کیسے واژوں بخت ہوتے ہیں"

میری۔ (بے خود ہو کر) "ہاں مس بعض اشخاص بڑے بدبخت ہوتے ہیں آپکی رائے بالکل صحیح ہے"

کلبرا۔ (رقت ہو کر اپنا قدم زمین پر مارا) "پھر تم مجھے مس ہی کہتی ہو۔ کیا تم مجھ سے ناراض ہو"

میری "نہیں بلکہ میں نے تم کو ناراض کر دیا ہے"

کلبرا "اگر تم ناراض نہیں۔ تو مجھے مس کیوں کہتی ہو۔ تمکو معلوم ہے کہ میری والدہ صاحبہ اور مسز جارج نے اسی امر کی نسبت تم کو فہمائش کی ہے۔ اگر تم باز نہ آؤ گی تو میں تمکو پھر فہمائش کروں گی"

میری "کلبرا۔ مجھے معاف کرو۔ میرے خیالات ٹھکانے نہ رہے۔ میں کسی قدر بے خود ہو گئی تھی"

کلبرا "ہائے افسوس۔ آج ہفتہ کے بعد ہماری ملاقات ہوئی۔ اور تم کہتی ہو کہ میرے خیالات کا ٹھکانا نہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تم بڑی مغرور ہو"

میری نے کچھ جواب نہ دیا۔ اور اسکے چہرہ پر مردنی سی چھا گئی۔ جب اس غریب فلکٹ وہ گاؤں نے میری کو دیکھا۔ تو غصہ اور تنفر سے اس نے ایک بلند چیخ ماری۔ کیونکہ اسکے خاوند کی مقتل کے پاس ہی ایک سراے خانہ تھا۔ اور میری اس سرائے خانہ کی منتظمہ کی خادمہ تھی۔ اور ہر روز اپنی صاحبہ کے لئے اس سے دودھ خرید کرتی تھی"

اسے دوپہر کا وقت تھا۔ تمام مزدوروں نے کام چھوڑ دیا تھا۔ اور کھانا کھانے کے لئے مزرعہ کے احاطہ میں آگئے تھے۔ وہاں ایک گاڑی پڑی ہوئی تھی۔ اور اس کے آگے ایک گدھا جتا ہوا تھا۔ اور گاڑی میں اس غریب بیوہ کا کم قیمت اسباب لدا ہوا تھا۔ اسکے تینوں بچے اسباب اتار رہے تھے۔ سب سے بڑا بارہ برس کا تھا اور باقی دو بہت

چھوٹے تھے۔ گوالن نے سادہ لباس پہنا ہوا تھا۔ اس کے چہرہ سے معلوم ہوتا تھا کہ اسکی عمر قریباً چالیس سال کی ہے۔ اسکا چہرہ مردانہ۔ پر استقلال۔ اور سادہ تھا۔ اسکی آنکھیں رو رو کر سرخ ہو گئی ہوئی تھیں۔ میری کو دیکھکر پہلے تو وہ ڈر گئی۔ لیکن بعد ازاں رنج غصہ اور غضب سے اسکے دل پر قابو پایا۔ اس نے میری کا بازو زور کے ساتھ پکڑا۔ اور حاضرین کو مخاطب کرکے کہا "دیکھو۔ ایک ملعونہ یہ ہے۔ وہ میرے خاوند کے قاتل کو بخوبی جانتی ہے۔ جب میں کوچہ ڈربیری میں دودھ بیچا کرتی تھی۔ میں نے بارہا اسکو اسکے ساتھ باتیں کرتے دیکھا ہے یہ مجھسے ہر صبح دودھ خریدا کرتی تھی۔ ایسی بدمعاش عورتوں کو اوباشوں کا سارا علم ہوتا ہے۔ اے بدبخت اگرچہ تو بڑی عیار معلوم ہوتی ہے۔ لیکن یقین رکھ کہ تو میرے ہاتھ سے بچ کر نہ جائیگی"

یہ کہکر اس نے میری کا دوسرا ہاتھ بھی پکڑ لیا۔ اس کا اشتعال بڑھ گیا۔ کلیرا حیران ششدر رہ گئی۔ کچھ کہہ نہ سکی۔ میری نے کانپتے ہوئے اپنا آپ چھڑانے کی کوشش کی۔ جب کلیرا نے دیکھا کہ گوالن کا غصہ لحظہ بلحظہ دو بالا ہو رہا ہے تو زور سے کہا "

کلیرا "تم پاگل ہو گئی ہو۔ غم و الم نے تمکو دیوانہ بنا دیا ہے۔ تم بالکل غلطی پر ہو"

گوالن "نہیں نہیں۔ میں غلطی پر نہیں۔ دیکھو اسکا رنگ فق ہو گیا ہے۔ اے بدبخت تو میرے ہاتھ سے خلاصی نہ پائیگی۔ اب میں اور تو ضرور مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہوں گی۔ اور اگر تم خود نہ جاؤ گی تو میں تمکو طوعاً و کرہاً لیجاؤں گی۔ میرا شک کافی مضبوط ہے"

کلیرا "او گستاخ۔ ابھی یہاں سے نکل جا۔ کیا تم میری بہن کو اس طرح ذلیل کرنیکی جرات کر سکتی ہو"

گوالن "تمہاری بہن۔ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ تم خود پاگل ہو گئی ہو۔ وہ تو ایک بازاری لڑکی ہے۔ میں نے اسکو لگاتار چھ ہفتے پیرس میں رات کو کوچہ گردی کرتے دیکھا ہے"

یہ سنکر مزدور طبعاً گوالن کے طرفدار ہو گئے۔ اور میری کو نظر حقارت سے دیکھنے لگے۔ جب گوالن کی آواز بلند ہوئی تو اس کے بچے حیران ہو کر اپنی والدہ سے لپٹ گئے۔ ان کو دیکھ کر مزدور گوالن کے ساتھ زیادہ ہمدردی کا اظہار کرنے لگے۔ کلیرا کو اندیشہ پیدا ہوا اور اس نے مزدوروں کو کہا "گوالن کو یہاں سے ہٹا دو۔ غم و الم نے اسکو پاگل بنا دیا ہے۔ پیاری میری اس کو معاف کر دو۔ اس فلک زدہ کو دلی جذبات پر قابو نہیں رہا۔ بے خود ہو کر ایسی باتیں کر رہی ہے"

میری نے سر جھکا دیا۔ اس کا چہرہ بالکل زرد ہو گیا۔ اور گوالن کی مضبوط گرفت سے اپنے تئیں

خلاصی کرنیکی کوشش ترک کردی۔ کلبرا نے سمجھا کہ میری اس ناگہانی حادثہ سے سہم گئی ہے۔ اور مزدوروں سے کہا "کیا تم نے سنا نہیں۔ میں تمکو کہتی ہوں کہ اس عورت کو یہاں سے ہٹا دو۔ وہ اپنی گستاخی سے باز نہیں آتی۔ اسکو سزا دیجائیگی۔ اور یہاں اسکو مزدوروں کے زمرہ میں داخل نہیں کیا جائیگا اسکو اس مزرع پر کبھی قدم رکھنا ہی نصیب نہ ہوگا"

کسی مزدور نے کلبرا کی اطاعت نہ کی۔ بخلاف اسکے ایک دلیر مزدور نے کہا "میں اگر وہ بازاری لڑکی ہے۔ اور اسکے خاوند کے قاتل کو جانتی ہے تو ضرور ہے کہ وہ اسکے ساتھ عدالت میں پیش ہوئے"

کلبرا۔ (گوالن کو مخاطب کر کے) "میں تمکو از سر نو کہتی ہوں کہ اس حرکت سے باز آؤ۔ اور فی الفور میری سے معافی مانگو۔ ورنہ تمکو ہمارے مزرع پر قدم رکھنا ہی نصیب نہیں ہوگا"

گوالن۔ (غصہ سے) "اگر تم یہاں سے نکالدو گی۔ تو خیر۔ کچھ مضائقہ نہیں۔ کچا اسباب گاڑی پر لاد لو۔ ہم کسی اور جگہ روٹی کما کہائیں گے لیکن اس بدبخت کو ضرور ساتھ لے کر عدالت میں پیش کریں گے۔ وہ میرے خاوند کے قاتل بلکہ انکی ساری جماعت کو جانتی ہے۔ (گستاخی سے) کلیرا چونکہ تم امیر ہو۔ اور ایسی عورتوں کے ساتھ تمہیں محبت ہے۔ ہم ہم بدبختوں پر خفا نہ ہو تو کیا ہو"

ایک مزدور "ہاں۔ ٹہیک ہے۔ گوالن کی بات بالکل ٹہیک ہے"

ایک اور "غضب و ملک زدہ"

ایک اور "وہ ناحق طلب کرتی ہے"

ایک اور "اس کا خاوند قتل کیا گیا ہے۔ وہ کیونکر صبر کر سکتی ہے"

ایک اور "وہ حتی الوسع قاتلوں کا سراغ لگانے میں سعی نہ کرے تو کیا کرے"

ایک اور "صرف اس سبب سے اسکو نکال دینا انصاف نہیں"

ایک اور "ایسی بدمعاش عورت کیخاطر ایک کنبہ کی پاکدامن عورت کو موقوف نہیں کرنا چاہیے"

اس قسم کی شکایتیں اور ملامتیں لحظہ بلحظہ ترقی کر رہی تہیں کہ ناگہاں اُدہر سے مسز ڈوبرل نمودار ہوئی

کلیرا "والدہ صاحبہ آگئی ہیں۔ خدا کا حمد ہو"

مسز ڈوبرل باغیچہ کی بیٹہک سے واپس آرہی تہی۔ تہوڑی دیر بعد وہ احاطہ میں داخل ہوئی

مسز ڈوبرل "اچہا میری کلبرا جاشت کے کہانے کے لئے تیار ہو۔ جلدی آؤ۔ بہت دیر ہوگئی ہے مجہے یقین ہے کہ تم کو بہوک لگی ہوئی ہوگی"

کلیرا "والدہ صاحبہ۔ بہن میری کو اس گستاخ عورت کے پنجہ سے چہڑاؤ اور اس کو یہاں سے نکلوا دو"

اگر آپ کو معلوم ہوتا کہ اس نے بہن میری کے حق میں کیا کچھ بکا ہے۔ تو"

مسز ڈوبرل "کیا ہوا۔ کیا وہ ایسا بے جرأت کر سکی کہ۔ . . ."

کلیرا "دیکھو۔ میری کیسے زور سے کانپ رہی ہے وہ کہہ ہی نہیں سکتی۔ کیسی شرم کی بات ہے کہ ایسا حادثہ ہمارے ہاں واقع ہو۔ میری ہمیں معاف رکھنا"

مسز ڈوبرل۔ (اپنے ارد گرد غور کی نظر سے دیکھکر) "اسکا کیا سبب ہے"

مزدور "مسز ڈوبرل ضرور انصاف کریگی"

گوالن "چونکہ مسز ڈوبرل آگئی ہے۔ اسے معلوم ہے عورت تو یہاں سے نکالی جائیگی۔ مسز ڈوبرل بڑی منصف مزاج ہے"

گوالن ابھی تک میری کے ناز و نخرے ہوتے ہی۔

مسز ڈوبرل۔ (گوالن سے) "اچھا تو یہ سچ ہے کہ تم نے میری بیٹی کی سہیلی کے ساتھ ایسا گستاخانہ سلوک کیا ہے اور کر رہی ہو۔ ہماری مہربانی کی یہی جزا ہے۔ اچھا اسکو چھوڑ دو"

گوالن "میں آپکی عزت کرتی ہوں۔ آپکی مہربانی کی ازحد ممنون ہوں۔ اور اسی واسطے آپکے کہنے پر اسکو چھوڑ دیتی ہوں۔ لیکن براہ مہربانی اس ملعونہ سے دریافت کرو۔ آیا وہ مجھے جانتی ہے یا نہیں۔ مجھے امید ہے کہ وہ انکار پر جرأت نہ کریگی"

مسز ڈوبرل "میری۔ تم سنتی ہو کہ یہ عورت کیا کہتی ہے"

گوالن "کیا تم ہی گوالیوز نہیں ہو"

میری "آہ کیسے ہیجکر دی زبان ہے۔ ہاں میں گوالیوز ہوں۔ مجھے اس نام سے بلایا کرتے تھے"

مزدور۔ (چلاکر) "دیکھو وہ مان گئی ہے۔ وہ مان گئی ہے"

مسز ڈوبرل "(میری کے اقرار سے ششدر ہوکر) "وہ کیا مان گئی ہے"

گوالن "اسکا جواب سنو۔ وہ سب کچھ بتائیگی وہ ابھی اقبال کریگی۔ کہ وہ کوچہ فیوز کے ایک گھر میں جو اوباشوں کا مرجع تھا۔ رہا کرتی تھی۔ اور ہر صبح مجھ سے نصف پیس کا دودھ خریدتی تھی۔ اور وہ یہ بھی مان لیگی۔ کہ میں نے اسکو اسکے خاوند کے قاتل کے ساتھ باتیں کرتے دیکھا ہے۔ یقیناً وہ اسکو بخوبی جانتی ہے۔ اس جوان کا رنگ زرد ہے۔ ہر وقت حقہ کشی کرتا رہتا ہے۔ ٹوپی اونچی پہنتا ہے۔ اس کے بال لمبے لمبے ہیں۔ وہ ضرور اس کا نام جانتی ہوگی بدبخت جلد جواب دے"

میری "میں نے تمہارے خاوند کے قاتل کے ساتھ ہی بات چیت کی ہوگی شہر میں

خونی بہت ہیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ تم کس کا ذکر کرتی ہو"

مسٹر ڈوبرل۔ (حیران ہوکر) "وہ کیا کہتی ہے کیا وہ خونیوں کے ساتھ ہمکلام ہوئی ہے"

گوالن "وہ اسکے سوا کسی کو جانتی ہی نہیں"

مسٹر ڈوبرل پہلے تو اس آگاہی سے ششدر رہ گئی لیکن جب میری نے اپیل کرلیا۔ تو وہ سارا معاملہ تاڑ گئی۔ اسٹنٹ کلبرا میری کی مدد کرنے کے لئے آگے بڑھی۔ لیکن مسٹر ڈوبرل نے اسکا بازو پکڑ لیا اور غصہ اور نفرت کے ساتھ کہا "کلبرا ایسی بدکار کے نزدیک مت جاؤ۔ معلوم نہیں مسٹر جارج نے اسکو اپنے مزرع میں کیوں داخل کیا۔ اُس نے ایسی بدمعاش لڑکی کو ہمارے پاس انٹروڈیوس کیوں کیا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اسکو ہماری طرح غلطی لگی ہے۔ ورنہ ا سے ایسی حرکت کی امید کرنا بیہودہ ہے۔ ہائے اس نے میری بیٹی کو بھی نقصان پہونچایا"

کلبرا بالکل مایوس ہوگئی اور اس نے خیال کیا کہ شاید وہ خواب میں ہے۔ اس کو ابھی دنیا کا تجربہ بالکل نہ تھا۔ وہ ان الزامات کی وقعت نہیں سمجھ سکتی تھی۔ جب اس نے میری کو دوسروں کے سامنے اس حالت میں دیکھا گویا ایک مجرم عدالت حکام کے سامنے کھڑا ہے۔ اسکا دل دردمند ہوا اور اسکی آنکھوں میں آنسو نمودار ہوتے

مسٹر ڈوبرل۔ (کلبرا کو مخاطب کرکے) "آؤ بیٹی ہم چلیں (میری کیطرف متوجہ ہوکر) اے چھلتے تو اپنے اعمال کی سزا پائیگی۔ تو ریاکاری سے دیانت داروں کی سوسائٹی میں گھس گئی۔ تونے اپنے تئیں میری بیٹی سے بہن اور سہیلی کہلوایا تم بدمعاشوں کی بدمعاش ہو۔ تم یہاں رہنے کے شایان نہیں۔ تمہارے لئے بہتر یہی ہے کہ اپنے رفقا کے ساتھ زندان میں رہو"

مزدور "ہاں۔ ہاں۔ وہ قاتل کو جانتی ہے۔ وہ ضرور قید ہونی چاہئے"

ایک اور "غالباً وہ اس کے قاتل کی مددگار ہوگی"

گوالن "(اپنا منہ گوالیوز کے چہرہ کے نزدیک لاتے ہوئے) کیا میں نے نہیں کہا تھا کہ خدا انصاف کریگا"

مسٹر ڈوبرل۔ (گوالن سے) "میں تمکو یہاں سے نکالوں گی نہیں۔ بلکہ ایسی بدمعاش لڑکی کا حال بتانے کے عوض میں تمکو انعام دوں گی۔ کیونکہ تم نے میری اور میری بیٹی کی خدمت کی ہے"

ھل والی "ہماری صاحبہ سچ کہتی ہے"

مسٹر ڈوبرل "کلبرا۔ آؤ۔ مسٹر جارج سے اسکا سبب پوچھیں۔ اگر اس سے غلطی ہوگئی ہے۔ تو خیر اور اگر اس نے ارادہ ایسا کیا ہے تو میں زندگی بھر کے لئے اس سے قطع تعلق کرلوں گی۔ کیونکہ اس حالت میں اُس کا سلوک ہماری نسبت بُرا ثابت ہوگا"

کلیرا ''لیکن بیچاری میری کی حالت زار کیطرف دیکھو''

مسز ڈوبرل ''اچھا اگر وہ شرم سے بیہوش ہے۔ تو اس کے لئے بہتر یہی ہے کہ شرم کے مارے اسے تئیں ہلاک کر دے۔ اس سے پرہیز کرو۔ میں ہرگز پسند نہیں کرتی کہ تم اب لحظہ بھر بھی اسکے ساتھ ہمکلام ہو۔ وہ ایسی عورت ہے کہ تمہارے جیسی لڑکی کو اس کے ساتھ ہمکلام ہونا بھی عار ہے''

کلیرا ''پیاری والدہ صاحبہ۔ ممکن ہے کہ کلیرا مجرم ہو۔ (والدہ کی کوشش کو کسی قدر رد کرتے ہوئے) اور چونکہ آپ کہتی ہیں وہ ضرور مجرم ہے میں نہیں سمجھی کہ یہہ کیا معاملہ ہے۔ لیکن دیکھو اسپر غشی طاری ہو رہی ہے اسپر رحم کرو۔ ۔ ۔ ۔''

میری ''مہربان مس کلیرا مجھے معاف کرو۔ میں نے تمکو ارادةً نقصان نہیں پہونچایا۔ میں تو اپنے آپکو اس کی نسبت بڑی ملامت کرتی رہی ہوں''

کلیرا ''(دردناک لہجہ میں) والدہ صاحبہ کیا آپ میں رحم کی بو بھی نہیں''

مسز ڈوبرل ''اس ملعونہ پر رحم کروں۔ اگر مجھے یہہ حال نہوتا کہ یہہ مسز جارج کا فرض ہے کہ ہمکو اس وبا سے نجات دے تو میں اسکو ابھی یہاں سے نکلوا دیتی''

کلیرا ''میں میری میں نہیں سمجھتی کہ وہ تم کو کیا الزام دیتے ہیں۔ لیکن یقین رکھو کہ مجھے تمہاری عصمت کا یقین ہے۔ میں ہمیشہ تجھے جان سے عزیز جانوں گی''

مسز ڈوبرل ''(کلیرا کے منہ پر ہاتھ رکھکر) نہایت بڑی خوش قسمتی کی بات ہے۔ کہ حاضرین میں سے ہر ایک شخص اس امر کا گواہ ہے۔ کہ میری کی اصلیت حال معلوم ہوتے ہی کلیرا نے اس سے قطع تعلق کر لیا۔ تم اس بات سے گواہ ہو''

ایک مزدور ''ہاں ہم سب یہہ گواہی دے سکتے ہیں۔ کہ اس لڑکی کی حقیقت حال معلوم ہوتے ہی کلیرا نے اس سے قطع تعلق کر لیا۔ اور وہ لڑکی جو معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ خوبیوں سے جان پہچان رکھتی ہے''

مسز ڈوبرل کلیرا کو کھینچکر لیگئی۔ جبتک وہ دونوں وہاں تہیں۔ میری کو کسی قدر حوصلہ تہا۔ اگرچہ مسز ڈوبرل اسکو ملامت کر رہی تہی۔ لیکن تاہم مزدوروں کی چشم نمائی سے بچی ہوئی تہی۔ ان کے جاتے ہی مزدور اسکے گرد اگرد آ جمع ہوئے۔ اور اسکو طرح طرح کی اذیت دینے لگے میری نے سنگ ہوکر مویشیوں کی ستر کی دیوار کے ساتھ سہارا لگا یا''

بدبخت میری کی صورت نے اسوقت عجیب وضع اختیار کی ہتی۔ وہ دیوار کے ساتھ سہارا لگائے

کھڑی تھی۔ اس کا سر جھکا ہوا تھا اور دونوں ہاتھ سر کے اوپر رکھے ہوئے تھے۔ اور اسکے گلے اور سینہ پر سیاہ رومال تھا۔ اسکی وضع سے رنج اور تکلیف کے آثار ہویدا تھے۔

چند قدم کے فاصلہ پر گوالن فتح کی خوشی منا رہی تھی۔ اور اب دگنے زور کے ساتھ میری کو برا بھلا کہہ رہی تھی۔ انکو یہ خیال تھا کہ اس نے ہم سے بھی ادنے ہوکر ہمارے مالکوں کی برابری کا دعوی کیا ہے۔ اس لئے وہ حاسدانہ غصہ اور حقارت کے ساتھ اسکی ہنسی اڑا رہے تھے۔ میری کی دلکش خوبصورتی ان کے دلوں کو ذرا بھی نرم نہ کر سکی۔ عورتیں مردوں کی نسبت زیادہ سخت گیری کر رہی تھیں۔ علاوہ ازیں ان میں چند مزدور ایسے تھے کہ انہوں نے گوال میں کام کرنے کے لئے درخواست کی تھی۔ لیکن انکی درخواست نامنظور ہوئی تھی۔ وہ اس خیال سے کہ میری نوکیوال کی منتظمہ کی منظور ہے۔ اس سے بدلہ لینا چاہتے تھے۔"

غیر مہذب لوگوں کے جذبات ابتدا میں یا تو بہت ہی برے ہوتے ہیں یا نہایت عمدہ۔ اور اگر انکو یہ خیال ہو کہ جس شخص کی نسبت وہ ایسی حرکت کر رہے ہیں۔ سچ مچ مجرم ہے۔ تو انکے جذبات نہایت خوفناک صورت اختیار کرتے ہیں۔ اگرچہ ان مزدوروں کا حق نہ تھا۔ کہ میری کے ساتھ اس طرح پیش آتے۔ لیکن ان کا خیال تھا کہ اسکی موجودگی سے ہماری نیک نامی پر دھبہ لگ رہا ہے۔ جب انکو یہ خیال آتا کہ وہ کس سوسائٹی میں رہ چکی ہے۔ اور شہر کے خونیوں سے جان پہچان رکھتی ہے۔ تو وہ جاکے سب اسکے نزدیک جاتے ہوئے تھرتے۔ اور جس حال میں مسٹر ڈبرل نے بھی اسی قسم کا نمونہ دکھایا تھا۔ یعنی انکے سامنے ہی اسکو سخت ملامت کی تھی۔ انکو برانگیخت کرنے کے لئے گویا دفعہ ہی رکھا تھا۔

ایک نے "ہمکو چاہئے کہ اسے مجسٹریٹ کے پاس لے چلیں"

ایک اور نے "اور اگر وہ خود نہ جائیگی۔ تو ہم کھینچ کرلے جائیں گے"

ایک نے "صورت۔ سڈول عورت نے اس ملعونہ نے ہمارے دشمن کے مطابق پوشاک پہنی ہوئی ہے"

ایک اور نے "اسکی شکل دیکھ کر خیال آتا ہے کہ بعد پرستش کے وہ بہشت میں داخل ہوجائیگی"

ایک اور نے "ابھی وہ اس قدر گستاخ ہے۔ کہ دعا میں بھی شریک ہوتی رہی ہے"

ایک اور نے "ہاں ہم سے اعلے لوگوں کے ساتھ صحبت رکھنا۔ اس کے لئے ضروری تھا"

ایک اور نے "گویا ہم اسکی صحبت کے لائق ہی نہ تھے"

ایک اور "کسی نہ کسی وقت اقبال ہر ایک کا باور ہوتا ہے"

گوالین "اپنے جرم کا اقبال کرو۔ اور میرے خاوند کے قاتل کا پتہ دو۔ اب تمہاری حقیقت حال معلوم ہو گئی۔ گریہ و زاری سے کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا تم اوس خونی کو بخوبی جانتی ہو۔ بلکہ اسکی جماعت میں سے ہو۔ ممکن ہے کہ تم میرے خاوند کے قتل کے دن ہی انکے ساتھ ہو۔ چہرہ پر سے ہاتھ ہٹاؤ۔ اور ہمیں اپنی شکل دکھاؤ۔ شکل تمہاری تو بڑی دلفریب ہے"

یہ کہکر وہ آگے بڑھی اور میری کے چہرہ سے اسکی ہاتھوں کو دور کیا۔ اسکا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔ گوالین شرم سے پسینہ پسینہ ہو گئی تھی۔ جب اسنے دیکھا کہ وہ ایک گروہ میں گھری ہوئی ہے اسکے چھکے چھوٹ گئے۔ اور عاجزی کے ساتھ گوالن کیطرف آنکھیں اٹھا کر التماس کے طور پر کہا۔

"بیشک بیشک میں دو ہفتوں سے لوکیال میں ہوں۔ مجھے تمہارے خاوند کے قتل کی نسبت کچھ معلوم نہیں اور . . . . . . "

اس وقت مزدوروں نے شور برپا کر دیا۔ اور اسکی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔

ایک "اسکو مجسٹریٹ کے روبرو لیجاؤ۔ وہاں وہ سب کچھ تفصیل کے ساتھ بیان کریگی۔

ایک اور "لیڈی۔ چلو۔ جلدی کرو"

ایک اور "جانتی کیوں نہیں"

مزدوروں کی غضبناک جماعت اسکے بہت نزدیک آ گئی۔ میری نے دونوں ہاتھ سینہ پر رکھے ہوئے تھے۔ اور وہ ہر طرف کو امداد کے لئے جہانک رہی تھی۔

گوالن "ادہر ادہر تاکنے سے کیا فائدہ۔ مس کلیرا اب یہاں نہیں ہے۔ تم ہمارے ہاتھ سے نجات نہ پا سکوگی"

میری۔ (کانپتے ہوئے) "میں تم سے بھاگنا نہیں چاہتی۔ جو سوال تمہارے حق میں مفید ہے مجھ سے پوچھو میں فوراً اسکا جواب دونگی لیکن میں نے ان لوگوں کا کیا نقصان کیا ہے کہ وہ مجھے اسقدر اذیت دے رہے ہیں۔ اور مجھے چاروں طرف سے گھیرا ہوا ہے"

مزدور "تم نے ہمارا یہ نقصان کیا ہے کہ تم اس قدر گستاخ ہو کہ ہمارے مالکوں کے زمرہ میں ریاکاری سے داخل ہو گئیں۔ اور اپنے آپکو انکے برابر ظاہر کیا۔ حالانکہ ہم تجھ سے اس قدر اعلیٰ ہیں۔ ہم بھی انکی برابری کی جرأت نہیں کر سکتے"

ایک اور "تم نے اس بیوہ اور اسکے فلک زدہ بچوں کو کیوں یہاں سے نکالنا چاہا"

میری "میں نہیں تھی۔ صرف مس کلیرا کی خواہش تھی کہ . . . . . "

ایک مزدور "بات کا تکرار۔ تمنے اسوقت اسکے

حق میں ایک لفظ بھی نہ بولا - اور اس کو نکالدینے کا حکم سنکر بدن میں پھولی نہ سمائیں - ان کو وجہ معاش سے محروم کرنے پر انہنے از حد خوشی کا اظہار کیا "

ایک اور نے "ان بیچاروں کے منہ سے ایک اچھا لفظ بھی اسکے منہ سے نہ نکلا "

ایک اور نے "اجی وہ تو عادی بدمعاش ہے "

ایک اور نے "بلکہ زدہ عورت بھی چھوٹے چھوٹے بچوں کی ماں "

میری نے اسکے واسطے معافی نہ مانگی - اسکی وجہ یہہ تھی کہ مجھے طاقت گفتار نہ تھی "

ایک اور نے "خوشبوں سے بولنے کی طاقت نہیں ہے "

مزدوروں کے اشتعال کا باعث صرف یہ نہ تھی - بلکہ انکی جہالت تھی - حسب معمول رفتہ رفتہ ملامت کرتے ہوئے انکا غضب و غصہ ترقی کرتا گیا - وہ میری کے نزدیک نزدیک آنے لگے - اور جب وہ بات کرنے تو ایک دوسرے کی طرف اشارہ بھی کرنے - لغلند کی عورت بیخود ہوگئی - مولسنیوں کا مشرب بہت گہرا تھا - میری اسکی دیوار کے ساتھ سہارا لگائے کھڑی تھی - مزدوروں کو بڑھتے ہوئے دیکھکر اسکو یہہ خیال پیدا ہوا ایسا نہو کہ وہ دھکیل کر اسکو پانی میں پھینکدیں - اسلئے اس نے دست بستہ ہوکر اپنے بازو پھیلائے اور ان سے التجا کی - خدا کے واسطے مجھے بتلاؤ کہ تم کیا چاہتے ہو - مجھپر رحم کرو - مجھہ بدبخت کے ساتھہ ایسی بدسلوکی نہ کرو "

لیکن گوالن اشارہ کرتے ہوئے بڑھتی گئی - اور اسکا نکاہ نزدیک پہنچ گیا - میری ڈرکے پیچھے ہٹی اور دردناک لہجہ میں کہا "میم صاحبہ میں التجا کرتی ہوں - کہ مجھے اس قدر زور سے نہ دباؤ - ورنہ میں پانی میں گر جاؤنگی "

میری کے ان الفاظ سے مزدوروں کے دل میں ایک ظالمانہ خیال پیدا ہوا - کناروں میں عملی مسخر کا عام رواج ہوتا ہی ہے - ایک تند مزاج مزدور نے بآواز بلند کہا "آؤ اسکو ایک ڈبکی تو دیں "

جماعت نے ہنسی اڑائی اور نعرے بلند کئے -

ہاں - ہاں - اسکو پانی میں ضرور پھینکو "

ایک مزدور نے "یہہ نہایت عمدہ رائے ہے - ایک ڈبکی سے وہ مرے گی نہیں "

ایک اور نے "نہایت خوش قسمتی کی بات ہے کہ آج برف ہی توڑی ہوئی ہے "

ایک اور نے "اس بازاری لڑکی کو ارنل کے دانت والے ہاتھ سے مدوں کی طرف سے کچھہ یادگار ضرور ملنی چاہئے "

میری انکے نعروں اور تمسخروں سے نیم جان ہوگئی اور جب اس نے چند عصاک جیسی کلس تند مزاج مزدوروں کو اپنی طرف بڑھتے دیکھا تو اسکو یقین ہوگیا - کہ اب میرا کام تمام ہوجائیگا - پہلے تو وہ

بہت ڈر گئی۔ لیکن فی الفور اسکے دل میں اطمینان پیدا ہوا۔ کیونکہ اُسے خیال آیا۔ کہ اللہ تعالے نے میری مصائب و تکالیف میری موت سے منقطع کرنیکا ارادہ کیا ہے۔ اس حال سے وہ دوزانو ہو بیٹھی ہاتھ سینہ پر رکھے اور آنکھیں بند کر لیں۔ شکایت کا ایک لفظ بھی اسکے مُنہ سے نکلا۔ میری کی سنو کلانہ صورت دیکھکر مزدور حیران ہو گئے او اپنے ارادہ سے ہچکچانے لگے۔ لیکن عورتوں نے انکو ملامت کی۔ مزدوروں کی طبائع پھر مشتعل ہو گئیں۔ اور وہ میری کو پکڑنے کے لئے آگے بڑہے۔ دو تند مزدور اُسپر ہاتھ ڈالنے کو تہے۔ کہ ایک مضطربانہ آواز سنائی دی۔

"اُسکو ہاتھ نہ لگاؤ۔ باز آجاؤ" یہہ الفاظ مسز جارج کے تہے۔ اب وہ بہیڑ کو چیر کر میری کے پاس آگئی اور اسکو گود میں اٹھا لیا۔ اور کہا۔

"میری پیاری بیٹی اٹھو۔ بچی اٹھو۔ ہمیں صرف خدا کے آگے گھٹنے ٹیکنے چاہئیں"

مسز جارج کی صورت بڑی رعب دار تہی۔ اسکی آواز سنتے ہی مزدور پیچھے ہٹ گئے۔ اور مسز جارج نے انکو دہمکاتے ہوئے کہا۔

"معاشو کیا تمکو اس فلک زدہ لڑکی کے ساتھہ ایسا گستاخانہ اور برا سلوک کرتے سے شرم نہ آئی"

ایک مزدور "وہ تو ایک ۔ ۔ ۔ ۔"

مسز جارج۔ (اسکی بات کاٹکر) "وہ میری بیٹی ہے پادری ایسی ہستی جسکی سب عزت کرتے ہیں اسکو پیار کرتا ہے اور اسکے حال کا نگران رہتا ہے۔ جنکو وہ پیار کرتا ہے ہر ایک کو لازم ہے کہ انکی عزت کرے"

یہ الفاظ سنتے ہی تمام مزدور خاموش ہو گئے کیونکہ لوکسوال کا پادری اس گرد و نواح میں نہایت مکرم و معظم تہا۔ سب لوگ اسکو "سینٹ" کا خطاب دیتے تہے۔ اور ان میں سے بعض ایسے بہی تہے جنکو بذات خود معلوم تہا۔ کہ پادری مذکور میری کے حال کے ساتھہ بڑی دلچسپی رکھتا ہے۔ مگر چند مزدور منہ میں بڑبڑاتے رہے۔ مسز جارج نے انکی باتوں کا سارا مطلب سمجھ کر کہا۔

"اگر یہہ فلک زدہ لڑکی دنیا میں سب سے بُری بہی ہو اور تمام دنیا نے اس سے قطع تعلق کر لیا ہو۔ تاہم تمہاری بدسلوکی بہی کوئی چھوٹا عیب نہیں ہے۔ تم نے اس کمزور عاجز لڑکی پر ہاتھہ اٹھاتے حالانکہ اس نے ذرا بہی تمہارا مقابلہ نہ کیا۔ کیا تم مرد کہلا سکتے ہو۔ میری آؤ۔ میری بیٹی آؤ۔ گھر چلیں۔ کم سے کم وہاں کے لوگ تمکو جانتے ہیں اور تمہاری قدر کرتے ہیں"

مسز جارج نے میری کا بازو پکڑ لیا۔ اور چونکہ مزدور اپنی بدسلوکی اور گمراہی سے شرمندہ ہو گئے تہے انہوں نے اسکو رستہ دیدیا۔ لیکن بیوہ اسوقت بہی

استقلال کے ساتھ آگے بڑھی اور کہا۔

مسز جارج۔ مجھے آپکے کہنے کی ذرا بھی پرواہ نہیں میں اس لڑکی کو حکم کہ وہ مجسٹریٹ کے سامنے اظہار نہ لکھوا دے ہرگز یہاں سے جانے نہ دیگی وہ میرے خاوند کے قاتل کو جانتی ہے"

مسز جارج "بیشک ایسا ہے" "میری بچی گواہی نہیں دیگی اگر آپ نے اسکو طلب کیا تو وہ حاضر ہو کر اظہار لکھوا دیگی۔ میں بھی اسکے ساتھ آئیگی یہاں اظہار لینے کا کسی کو اختیار نہیں"

گوالن "لیڈی صاحبہ۔ لیکن میں کہتی ہوں کہ"

مسز جارج۔ (غصہ سے اسکی بات کاٹکر) "تمہاری گستاخی تمہاری خستہ حالی سے بڑھکر ہے۔ تم کو ایک دن پشیمان ہونا پڑیگا۔ یہاں کے مجسٹریٹ کی عدالت میں جاؤ۔ اور اپنا اظہار لکھوا دو۔

میری میرے ساتھ لوکسوال میں رہتی ہے۔ مجسٹریٹ کو یہ بھی بتا دینا کہ ہم اسکے حکم کے منتظر رہینگے"

گوالن مسز جارج کی معقول گفتار سے لاجواب ہو گئی اور مشرب کی دیوار پر جا بیٹھی۔ بچوں کو گلے سے لگایا اور زار زار روئی۔ تھوڑی دیر بعد میری گاڑی لیکر آیا۔ مسز جارج اور میری اسمیں سوار ہو کر لوکسوال کی طرف روانہ ہوئیں"

جب گاڑی مرغ ارنول کی عمارت کے پاس سے گذری میری نے کلیر کو ایک دریچہ میں زار زار روتے ہوئے دیکھا۔ اور الوداع کہنے کے لئے کلیر آپنے اپنا رومال ہلایا"

جب وہ لوکسوال میں پہونچیں تو میری نے مسز جارج کو مخاطب کر کے کہا۔

"والدہ صاحبہ۔ مجھے کس قدر شرم اٹھانی پڑی اور آپکو کس قدر رنج ہوا ہوگا بیشک تم میں اور مسز ڈوبرل میں ہمیشہ ناچاقی رہیگی۔ اور اس کا باعث صرف میں ہی ہوں۔ میں نے مسز ڈوبرل اور کلیر کو دہوکا دیا تھا۔ خدا نے مجھے اسکی سزا دی"

مسز جارج "میری سہیلی (مسز ڈوبرل) بڑی نیک عورت ہے۔ لیکن اسکا دماغ ذرا گرم رہتا ہے تاہم وہ بڑی رحم دل ہے۔ امید ہے کہ کل وہ ضرور اپنے کئے سے پشیمان ہوگی"

میری "والدہ صاحبہ آپ یہ خیال ہرگز نہ کریں کہ میں آپکو الزام دیکر اسکی بریت ثابت کرنا چاہتی ہوں۔ خدا کرے کہ میں اس حرکت کی مرتکب ہوں۔ لیکن شاید آپ مجھپر از حد مہربان ہیں۔ آپکو میرے عیوب نہ سوجھتے ہوں۔ مسز ڈوبرل کا غصہ بھی بے جا نہ تھا۔ کیونکہ میں اسکی معصومہ لڑکی کی صحبت کے قابل ہرگز نہ تھی جب اسکو میرا حال معلوم ہوا۔ تو وہ خفا نہ ہوتی تو کیا ہوتی"

مسز جارج کو کچھ جواب نہ سوجھا۔ اور میری نے زیادہ استقلال کے ساتھ اپنا کلام جاری رکھا۔

"اب یہ حادثہ ہر جگہ مشہور ہو جائیگا۔ اور لوگوں میں اسکی نسبت گفتگو ہوا کریگی۔ مجھے اپنی تو ذرا بھی فکر نہیں

لیکن اندیشہ تو اس بات کا ہے کہ کلیرا کی نیکنامی میں
ہی تفرقہ آجائیگا۔ ہائے افسوس میں نے اپنی حدّت
کا خیال نہ کیا۔ اور مسز ڈیرل کے کہنے پر اسکی بیٹی
کلیرا کی دوستی منظور کرلی۔ خدا نے مجھے جو سزا
دلوائی۔ ہائے میں اس معصومہ مہربان لڑکی کی
نیکنامی میں فرق ڈالنے کا باعث ہوئی۔

مسز جارج۔ (چند منٹ غور کرکے) "میری
اپنے نفس کو اسقدر ملامت نہ کرو۔ اس میں کچھ
شک نہیں کہ تمنے گذشتہ زندگی گناہوں میں
بسر کی ہے۔ لیکن اب تم نے توبہ نصوح کی جتنی
کہ پادری ریبیؔ تمہارا استقلال ہوا۔ اور کیا مسز ڈیرل
نے خود تمہارے اوصاف حمیدہ دیکھکر تمکو اپنی
بیٹی کی سہیلی بنانے کی خواہش ظاہر نہ کی تھی اور
چونکہ مجھے تمہاری توبہ پر پورا پورا اعتبار تھا میں
تمہاری گذشتہ سرگذشت کیوں بیان کرتی۔
خواہ مخواہ تجھکو لوگوں کی ملامت کا نشانہ بنانی۔
اور ایسی حالت میں تمکو باقی زندگی نیکی میں بسر
کرنا دشوار ہوتا۔ مجھے یقین ہے کہ اگر تجھے ملامت
کرنے والے خدانخواستہ تیری طرح زمانہ کی گردش
سے گناہوں کی کسی گڑھے میں جاپڑتے تو ان
کو نیکی و عزت کا خیال تک بھی نہ رہتا بخلاف
اسکے تیری طبعی نیکوئی نے ایسی حالت میں بھی
تجھہ علیحدگی اختیار نہ کی گو گوان کا اظہار راز تمہارے
حق میں بہت مضر معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اگر
مجھے پہلے سے ہی اسکے امکان کا خیال ہوتا
تو کیا میں تمہاری باقی زندگی کا رفاہ ایک احتمالی
حادثہ سے ڈر کر ملیامیٹ کر دیتی"

میری۔ "لیڈی صاحبہ تمہاری محبت نے مجھے یہہ
دن دکھایا۔ چونکہ تم کو مجھسے بڑا پیار ہے۔ تم نے
میری گذشتہ زندگی کا حال لوگوں سے چھپایا
کلیرا کی ماں صرف میری گذشتہ بُری زندگی کے
باعث مجھے حقیر و ذلیل جاننے کا حق رکھتی ہے
اب سب لوگ مجھے حقیر و ذلیل سمجھیں گے
کیونکہ اڈول کا حادثہ عنقریب مشہور ہو جائیگا
میں شرم کے مارے اس جہان سے گزر جاؤنگی
ان لوگوں کے ساتھ دوچار ہونیکی طاقت
مجھہ میں کہاں ہے"

مسز جارج۔ "(آٹھ آٹھ آنسو روتے ہوئے
اور اپنے بازو میری کی طرف پھیلا کر)" کیا تم
مجھسے ہی شرماؤگی۔ میں ہمیشہ تمکو تمہاری اصلی
والدہ کی طرح پیار کرتی رہوں گی۔ میری۔ حوصلہ
کرو تم نے توبہ کی ہے۔ خدا تمکو معاف کردیگا
یہاں سب تمکو پیار کرتے ہیں۔ تم یہاں سے
باہر نکلنا ترک کردو۔ اسی گھر کو اپنی دنیا تصور
کرلو۔ ہم اس گوان کے معاملہ کا انتظام کرلینگے
ہمارے پادری صاحب یہاں کے لوگوں کو
جمع کریں گے۔ اور تمہاری گذشتہ حالت
انکے سامنے بیان کریں گے۔ بیٹی یقین رکھہ

لوگ اسکی بڑی عزت کرتے ہیں۔ اسکے کہنے سے لوگ نمبر اور بھی فدا ہو جائیں گے ۔"

میری (یہ) لیڈی صاحبہ۔ میں آپکے کہنے کو دل سے معتبر سمجھتی ہوں۔ اور اسلیئے خدا پر توکل کرتی ہوں۔ کل پادری صاحب اور میں بات چیت کر رہے تھے۔ اسوقت پادری صاحب نے فرمایا کہ اپنا حال بیان کرو۔ میں نے بیان کرنا شروع کر دیا ہوا ہے۔ مجھے سراسیمہ نہیں ہونا چاہئے۔ پادری صاحب نے کہا تھا کہ ان مصائب تکالیف کا اجر مجھے ضرور ملے گا۔ چونکہ پادری صاحب اور تم مجھے تسلی دیتی ہو۔ میں آئندہ مصائب کی شکایت نہ کرونگی ۔"

مسٹر جارج (یہ) اب ساڑھے بارہ بج گئے ہیں۔ پادری صاحب کے پاس جانے کے لیئے تیار ہو جاؤ۔ تم کو نہایت مفید مشورہ دیگا۔ تم جلو میں مسٹر ربوڈلف کو آج کے واقع کی سمت خط لکھکر آتی ہوں۔ ہم تینوں کو لازم ہے کہ کچھہ دیر اکٹھے بیٹھکر گفتگو کریں ۔"

تہوڑی دیر بعد میری پادری کے مکان کی طرف روانہ ہوئی۔ اور وہی راوی کی راہ اختیار کی جہاں سکول ماسٹر آئی اور سکریچ اول نے اکٹھے ہونیکا ارادہ کیا تہا۔

جو گفتگو میری اور اسکے دونو مربیوں پادری رہبی اور مسٹر جارج کے مابین ہوتی رہی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اپنے مربیوں کے اصول کیطرح میری کے دل پر نقش کالحجر ہو گئے تہے۔ اسکو انکی نصائح سے بڑا فائدہ ہوا تہا۔ حتی کہ جس قدر زیادہ وہ اپنی گذشتہ حالت پر غور کرتی اسکی مایوسی زیادہ ہوتی جاتی۔ اب اسکے قوائے عقلیہ نے خوب ترقی کی تہی۔ اخلاقی جذبات نے اسکے دل پر پورا پورا قبضہ کر لیا تہا۔ اگر اسکی عقل۔ قوت ادراک اور تصور نے اس قدر ترقی نہ کی ہوتی تو وہ آسانی سے مطمئن ہو جاتی۔ لیکن بدقسمتی سے اسکی قوت متخیلہ اس قدر بڑھ گئی تہی کہ ہر دن نہیں بلکہ ہر لحظہ وہ اپنی گذشتہ حالت کے خیال میں مستغرق رہتی۔ اسکی عمر اسوقت سولہ برس کی تہی۔ وہ اپنی پاکیزگی اور کشادہ دلی سے خوب آگاہ تہی۔ ایسی حالت میں کسی شیطانی طاقت نے اسکو بدکاریوں کے گڑھے میں دھکیل دیا تہا۔ وہاں وہ ہر وقت شیاطین کے قابو میں رہتی تہی۔ اس قسم کے خیالات میری کو آتے تہے۔ اور ان سے اسکو سقدر رنج ہوتا تہا کہ اگرچہ اس نے اتبک اپنے مربیوں کو نہ بتائی تہی۔ لیکن اسکی دلی خواہش تہی کہ میں اسی حالت میں جہان سے گذر جاتی۔

اگرچہ کسی شخص میں قوت متفکرہ بہت ہی کم ہو۔ اور تجربہ کار بھی نہ ہو۔ وہ ہرگز ہمارے مندرجہ ذیل ریمارک کو بیہودہ خیال نہیں کرے گا۔

میری قابل رحم تھی۔ نہ صرف اسلئے کہ اسکے دل
میں کسی کی محبت کے جگہ نہ تھی۔ بلکہ اسلئے بھی کہ اسکی
ذات سے ہمیشہ مردہ پڑی رہی تھیں۔ اسمیں کام
کرنیکی قوت پیدا نہ ہوتی تھی۔ اکثر دفعہ معلوم ہوا
ہے کہ عورتوں کے دل میں خاوندوں کی جانثار
آزادی کے بعد بھی ایک قسم کی عزت مغلوب
ہو کر جاگزیں رہتی ہے۔ تو کیا یہ تعجب کی بات ہے
کہ میری جبکہ ۱۶ برس کی عمر میں طوعاً و کرہاً بدکاری
کے گڑھے میں داخل کیا گیا تھا۔ وہاں رنج والم سے
کڑھتی رہی ہو۔ اور اخلاقی طور پر بالکل نا کردامنی
کیحالت میں وہاں سے نکلی ہو۔

پینتیسواں باب

سورج افق سے نیچے جا رہا تھا۔ میدانوں سے لوگ
چل دئیے تھے۔ اور تمام جگہ سنسان تھی۔ میری اس
نشیب راہ پر جو بادری صاحب کے مکان کو جاتی
تھی۔ داخل ہونیکو تھی۔ کہ اس نے ایک لنگڑا لڑکا
وادی سے نکلتا ہوا دیکھا۔ وہ خاکستری چغہ اور
سیاہ ٹوپی پہنے ہوئے تھا۔ ایسا معلوم ہوتا
تھا کہ وہ زور سے دوڑ رہا ہے۔ جب اس نے میری
کو دیکھا۔ اسکی طرف دوڑا۔

لنگڑا۔ (نہایت عاجزی سے التجا کرتے ہوئے) "مہربان
لیڈی صاحبہ۔ مجھ پر رحم کرو"

میری۔ (دلچسپی کے ساتھ) "تم کیا چاہتے ہو
تمکو کیا ہوا ہے"

لنگڑا۔ "ہائے افسوس میری غریب دادی بڑی
ضعیف ہے۔ وہ اس وادی میں اتر رہی تھی۔
اسکا پاؤں پھسل گیا اور گر پڑی اسکو سخت چوٹ
لگی ہے۔ شاید اسکی ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔
میں اس قدر کمزور ہوں کہ اسکو اٹھانیکی طاقت
نہیں رکھتا۔ اگر تم میری مدد نہ کرو۔ تو میں کیا کر سکتا
ہوں۔ میری ضعیفہ دادی شاید مر جائیگی"

میری پر اسکا کلام اثر کر گیا۔

میری۔ "میں بھی بہت کمزور ہوں۔ لیکن
تمہاری دادی کو اٹھانے میں ضرور مدد دوں گی
چلو۔ مجھے اسکے پاس لے چلو۔ اگر وہ چل نہ
سکے گی تو میں اس مزرعے سے ایک شخص کو بلا لوں
گی۔ وہ اسکو اٹھا لے گا۔ میں یہیں رہتی ہوں"

لنگڑا لڑکا۔ "مہربان لیڈی۔ خدا تجھے اسکا
بدلہ دیگا۔ وہ بہت نزدیک ہے۔ یہاں سے صرف
چند قدموں کا فاصلہ ہے۔ میں نے ابھی کہا تھا کہ
وہ وادی میں اترتے ہوئے گر پڑی ہے"

میری۔ "شاید تم اجنبی ہو"

یہ کہہ کر میری اسکے پیچھے پیچھے چلی۔ ناظرین اس
لنگڑے لڑکے کو ضرور پہچان لیا ہوگا۔ یہ وہی
رڈارمس کا بیٹا ہالی ہے۔

ہالی۔ "لیڈی صاحبہ۔ ہم مسافر ہیں۔ اگوآن
سے آرہے ہیں"

میری "کہاں جا رہے ہو"

ہاپی۔ (میری کو اطمینان دلانے کے لئے) "ایک ننک وادی کے پاس جو اس پہاڑی پر رہتا ہے"

میری "شاید ابی لیپارٹی کے پاس"

ہاپی "ہاں لیڈی صاحبہ۔ ابی لیپارٹی کے پاس میری بوڑہی دادی اسکو بخوبی جانتی ہے"

میری۔ (وادی میں داخل ہوتے ہوئے) "حسن اتفاق سے میں بہی وہیں جا رہی ہوں"

ہاپی۔ (سکول ماسٹر اور سکریچ اول کو شکار کے لئے تیار کرنے کی غرض سے) "دادی صاحبہ۔ صبر کرو۔ میں آگیا ہوں۔ اور تمہارے لئے مدد بہی لایا ہوں"

میری "تو اب تمہاری دادی صاحبہ کے گرنے کی جگہ بہت نزدیک ہوگی"

ہاپی "ہاں لیڈی صاحبہ بہت نزدیک ہے اس بڑے درخت کے پاس جہاں سے سڑک مڑتی ہے۔ یہاں سے فرساً بیس قدم کا فاصلہ ہے"

ہاپی اچانک ٹہیر گیا۔ ایک دوڑتے ہوئے گہوڑے کی آواز سنسان جگہ سنائی دی"

ہاپی۔ (آہستہ سے) "ہر کوشش اکارت گئی"

جہاں ہاپی اور میری اسوقت پہونچے تہے وہاں سے اس رستہ کی ایک شاخ نکلتی تہی۔ اس شاخ پر ایک سوار نمودار ہوا۔ اور جب وہ میری کے نزدیک پہونچا۔ اس نے گہوڑے کو لگام کہینچ کر ٹہیرایا۔ اسوقت ایک اور گہوڑے کی جہپٹ کی آواز آئی۔ اور فوراً ایک نوکر گہوڑے پر سوار سامنے آیا۔ اس نے خاکستری کوٹ پہنا ہوا تہا۔ اور اسمیں چاندی کے بٹن لگے ہوئے تہے اسکا پاتجبہ ہرن کی کہال کا تہا۔ چمڑے کے ایک باریک تسمے سے اسکے آقا کا ڈریس ٹریونک (ڈاٹر یروف جنغہ؟) اسکی کمر سے بندہا ہوا تہا۔ اسکے مالک نے موٹا سبز کوٹ پہنا ہوا تہا۔ اسکی پتلون سیاہ اور خاکستری تہی۔ وہ ایک عمدہ سدہائے ہوئے خوبصورت گہوڑے پر سوار تہا۔ اگرچہ وہ بہت فاصلہ طے کر کے آیا تہا۔ لیکن اسکی ہیئت میں بال برابر فرق بہی نہ آیا تہا۔ اسکے چمکیلے بدن پر پسینہ کا نام نشاں نہ تہا۔ نوکر کا خاکستری گہوڑا مالک کے پیچہے چند قدم کے فاصلہ پر کہڑا تہا۔ اور وہ عمدہ نسل کا تہا۔ ہاپی نے اس شریف شخص کو پہچان لیا۔ وہ وائیس کونٹ سینٹ ریمی۔ ڈچس لیوسینی کا مشہور عاشق تہا۔

وائیس کونٹ۔ (میری کی خوبصورتی سے دنگ رہکر) "خوبصورت لڑکی۔ مہربانی کرکے مجہے اربوال کا رستہ بتاؤ"

میری نے آنکہیں نیچی کرلیں۔ اور کہا "اس نشیب رستہ سے نکلکر دائیں طرف کے سب سے پہلے موڑ میں داخل ہوجانا۔ وہاں سے تم میوہ دار

درختوں کے ایک محراب نما جھنڈ میں پہونچ گئے وہ سیدھا ارنول کو جاتا ہے "

وائس کونٹ "خوبصورت لڑکی میں تمہارا بڑا ممنوں ہوں۔ تمنے مجھے ایک بڑھیا کی نسبت جو یہاں سے صد قدم کے فاصلہ پر ایک درخت کے پاس بڑی ہوئی ہے۔ بہت صاف اور تسلی بخش جواب دیا ہے۔ میں اس سے گریہ وزاری کے سوا کچھ نہ سن سکا "

ھابی "میری غریب دادی "

وائس کونٹ نے رہبری کو مخاطب کر کے کہا "ٹھیرو۔ ایک بات اور بتا دو۔ کیا تم مجھے مسٹر ڈورل ساکن ارنول کے مزرع کا پتہ بتا سکتی ہو "

میری یہ الفاظ سنتی ہی کانپ اٹھی۔ کیونکہ صبح کا حادثہ اس کی آنکھوں کے سامنے آگیا۔

میری "اسی محراب نما جھنڈ کے پاس ہی انکے مزرع کی عمارت ہے "

وائس کونٹ "میں تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں "

یہ کہہ کر اس نے گھوڑا دوڑا کر اپنی راہ لی۔ نوکر بھی اس کے پیچھے ہولیا "

جب وائس کونٹ میری کے ساتھ باتیں کر رہا تھا اسکا چہرہ کسی قدر کشادہ ہو گیا تھا۔ لیکن جب وہ وہاں سے رخصت ہوا پھر اسکا دل فکر میں مبتلا ہوا۔ اور وہ چین بچین ہو گیا۔ چونکہ میری کو معلوم تھا۔ کہ ارنول میں ایک میٹھک ڈچس لیوسینی کی حکم سے جلد جلد قالیچوں پردوں وغیرہ سے مزین ہو رہی ہے۔ اسکو یقین ہوا کہ وہ سب کچھ اسی نوجوان سوار کیخاطر کیا جا رہا تھا۔ کچھ دیر تک گھوڑوں کے پانوں کی آہٹ سنائی دیتی رہی۔ رفتہ رفتہ وہ خفیف ہوتی گئی۔ اور تھوڑی دیر بعد جنگل پھر سنسان ہو گیا۔ ہابی کو اب ہوش آیا۔ اور اپنے رفیقوں کو چوکنا کرنے کے لئے اس نے زور سے کہا "دادی صاحبہ آگیا ہوں اور ایک نیک لیڈی کو ساتھ لایا ہوں۔ وہ تمہاری مدد کریگی "

میری "لڑکے جلدی کرو۔ اس سوار نے ہمارے چند منٹ ضائع کر دیئے "

جونہی وہ نشیب میں داخل ہوئی سکیچ اول گھات کی جگہ سے چلائی "میرے مرداب دفن ہے "

یہ کہہ کر وہ میری پر جھپٹی اور اسکا گلا ایک ہاتھ سے پکڑ لیا۔ اور دوسرے سے اسکا منہ بند کر لیا اور ہابی نے اسکی ٹانگیں جکڑ لیں تاکہ وہ ہل نہ سکے۔

سکیچ اول کو اسوقت اسکا چہرہ دیکھنے کا موقع بھی نہ ملا۔ لیکن چونکہ سکول ماسٹر کو گھات کی جگہ سے نکلنے اور اپنا لبادہ لیکر ان تک آنے میں کچھ دیر لگی۔ اس اثناء میں یک چشم سکیچ اول نے اپنے قدیمی شکار کو شناخت کر لیا۔

سکرپچ اول ۔ (چلاکر) "نمک کٹ ۔ (اس نام سے وہ میری کو بلایا کرتی تہی) (حسرت کے ہنام) تمہاری قسمت میں لکھا ہے کہ تم میرے پنجہ میں گرفتار رہو ۔ میرا تیرا اب گاڑی میں ہے اس دفعہ میں تمہارا بدن بالکل خراب کر دوں گی ۔ میرے مرد ہوشیار رہنا کہیں تمکو دانتوں سے نہ کاٹے ۔ ہم اسکو اچہی طرح لبادہ میں لپیٹ لیتے ہیں "

سکول ماسٹر نے میری کو زور سے پکڑ رکھا ۔ میری کو چلانے کا بالکل موقع نہ ملا ۔ سکرپچ اول نے اسپر لبادہ ڈالدیا ۔ اور خوب کس کر باندہ لیا ۔ اس طرح فی الفور میری خونیوں کے پنجہ میں گرفتار ہوگئی ۔ اسکے تمام اعضاء جکڑے ہوئے تہے وہ بالکل حرکت نہ کرسکتی تہی ۔ اس کا منہ بہی بند تہا ۔ مدد کیواسطے کیونکر چلا سکتی ۔

اول "دوسرے مرد ۔ اپنا بوجہ اٹہالو ۔ یہ اسقدر بہاری ہے جتنا اس عورت کا بقچہ بہاری تہا ۔ جسکو ہم نے سینٹ مارٹن میں غرق کیا تہا "

یہ الفاظ سنکر سکول ماسٹر کو رات کے خواب کا خیال آیا ۔ اور اسکا تمام بدن کپکپایا ۔

لیکن سکرپچ اول نے اپنا کلام بند نہ کیا ۔

میرے مرد ۔ تمکو کیا ہو رہا ہے ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم کانپ رہے ہو ۔ صبح سے تمہارے دانت باہم ٹکرا رہے ہیں ۔ اور تم کئی دفعہ اوپر کیطرف نظر کرتے ہو گویا کوئی چیز دیکہنے کی کوشش کرتے ہو "

ھابی " وہ نکلفا آندہنا ہوا ہے ۔ مکہیاں دیکہہ رہا ہے "

اول ۔ (یہہ دیکہہ کر اوسکے ہمراہی بدمعاش نے فلور ڈی میری کو اسی طرح سے اٹہایا ۔ جیسے کہ ایک سونے بچے کو لے جاتے ہیں)

"جلدی چلو ۔ جلد آؤ ۔ مرد آدمی جلدی کرو لڑکی کو جلد اٹہالو ۔ گاڑی کی طرف جلدی چلو ۔ ہاں ہاں جلدی "

سکول ماسٹر ۔ (لڑکی کو گود میں اٹہاکر ایک نرم آواز سے) "لیکن مجہے راہ کون دکہائیگا "

سکرپچ اول " دانا آدمی ۔ پہلے ہی سے ہر ایک بات کا خیال رکہتا ہے ۔ پہر اپنی شال اتار کر اوس نے ایک سرخ چہوٹا پاکٹ کا رومال گردن سے کہولا اور اسکو طول میں لپیٹکر سکول ماسٹر سے مخاطب ہوئی "

اپنا منہ کہولو اور اپنے دانتوں میں اس رومال کا ایک سرا لو ۔ اور دوسرا سرا ھابی اپنے ہاتہہ میں لیگا ۔ اور تمکو فقط اوسکے پیچہے چلنا چاہئے ۔ ایک اندہے آدمی کیواسطے رہنمائی کو ایک اچہے کتے کی ضرورت ہے ۔

ھابی نے جمہائی لیکر اور ایک ہاتہہ کا پیالو ٹکر دوسرا سرا رومال کا ہاتہہ میں لیا اور اس طرح سے

سکول ماسٹر کو راہ دکھائی اور اول بار بلنی کو اپنے
آنے کی خبر دینے کیواسطے آگے گئی۔

فلو دی میری "سکول ماسٹر اور اول کو
قبضہ میں اپنے آنکو پاکر سہب زدہ حواس باختہ اور
بے یار و مددگار ہوگئی۔ اور کسی طرح کی ہلچل نہ کی۔
چند ہی منٹ میں گو لینز گاڑی میں سوار ہوگئی
مار بلن نے گاڑی کو ہانک دیا۔ گو رات تھی۔
گاڑی کے دروازے بند کئے گئے اور وہ تینوں
اپنے قریب المرگ سکار کو لیکر سینٹ ڈینس
کیطرف روانہ ہوئے جہاں کہ سر ٹامس سائیٹن
اونکا منتظر بیٹھا تھا۔"

چھتیسواں باب

ناظرین ہمکو معاف کرینگے۔ کیونکہ ہمنے ایک ایسے نازک
وقت میں اپنے ایک بہادر کا ذکر چھوڑ دیا۔ جس کا
نتیجہ ہم آگے بیان کریں گے۔

یہ یاد ہوگا کہ روڈلف نے لیڈی ڈی ہاردل
کو ایک بڑے بھاری خطرہ سے بچایا تھا۔ چونکہ
سارہ نے مارٹنگ کر لڑائی ڈالنی کی اس طرح
سے تجویز کی تھی۔ کہ اسکے شوہر ڈی ہاردل کو اس
ملاقات کے حالات سے مطلع کرا دیا تھا۔ جو
اوسکی بی بی نے نہایت کوتہ اندیشی سے ایم
چارلس رابرٹ کے ساتھ کرنی منظور کی تھی۔
ان حرکات سے متاثر ہو کر شاہزادہ ریوڈولف نے
کا مکان چھوڑ کر گھر کو واپس چل دیا۔ اور مس ڈینیو
اور بدقسمت کاربگ کے کنبے کے ہاں جانا اُسنے
ملتوی کر دیا۔ کیونکہ جو روپیہ اوس نے مارشنس کو
بدیں غرض دیا تھا کہ مارسنس کا وہاں خیراتی کام
کے لئے جانا اسکے شوہر کی نظر میں زیادہ
قابل تعریف سمجھا جائے اس سے اُسے خیال تھا
کہ اس غریب کنبہ کو روپیہ دینے کی زیادہ ضرورت
نہ ہوگی۔

مگر بدقسمتی سے روڈلف کو یہ خبر نہ تھی۔ کہ ہاپی
نے وہ روپیہ چُرا لیا ہے۔ جس سے ناظرین خوب
واقف ہیں۔ چار بجے کے قریب شاہزادہ کے
پاس ایک نوکرانی ذیل کا خط لائی اور جواب
کا انتظار نہ کر کے واپس چلی گئی۔

"حضور شاہزادہ صاحب۔ میں تہ دل سے آپکی
شکرگذار ہوں۔ اور آج ہی میں تہ دل سے آپکا
شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔ کیونکہ شاید کل شرم
میری زبان بند کر دے۔ آج شام کو غریب خانہ
پر تشریف لائیں۔ تو گویا نیک کام جو آج صبح
آپنے شروع کیا ہے۔
آج کی شام بھی اسی میں ختم کریں گے اور
ہمیشہ کے لئے شکرگذار بنائینگے۔"
دستخط۔ ڈی آر گینی ڈی ہاردل"

نوٹ۔ اس عریضہ کا جواب لکھنے کی
تکلیف نہ کریں۔ میں شام کیوقت گھر میں رہونگی۔

روڈلف باوجودیکہ لیڈی ڈی ہاردل کی انہی بڑی خدمت کرنیسے نہایت خوش تہا تاہم اس نے اپنے اور مارٹنس کے درمیان اس طرح اتفاقی راہ ورسم کے کہل جانے پر نہایت افسوس کیا۔ باوجودیکہ وہ ڈی ہاردل کی دوستی کو بالائے طاق رکہہ کر اس سے بے وفائی کرنے کے نا قابل تہا۔ مگر وہ اسکی بی بی کلمنس کی خوبصورتی۔ دیانت اور لیاقت سے بہت ہی متاثر ہو گیا ہوا تہا اور اُس نے ایک ماہ کی رہائش کے اندر ہی بہ خوب معلوم کر لیا تہا۔ کہ اسکا دل بے اختیار طور پر کلمنس کیطرف کہنچا جا رہا ہے۔ اسلئے اب اس نے راتکو ہی ملاقات کرنیکا خط اٹہانیسے قطعی انکار کر دیا۔

یہہ امر کچہہ حوش کے باعث سے ہی تہا۔ کیونکہ اوسکو سفیرہ کے سرمائی باغ میں سر ٹامس سا ئبٹن اور لیڈی سبگر مگیور کے درمیان کی گفتگو یاد آگئی۔ مقدم الذکر نے اپنے نفرت اور رشک کے باعث چرب زبانی کی شکل میں اس امر کا اظہار کیا۔ کہ لیڈی ڈی ہاردل ابہی تک خفیتاً رڈلف سے الفت رکہتی ہے۔

سارہ انسان کے دل کے راز سمجہنے کیواسطے نہایت دانا۔ تیز اور سریع الفہم تہی۔ اور وہ سمجہہ گئی۔ کہ کلمنس اپنے آپ کو فراموش شدہ خیال کر کے شاید نفرت کرتی ہے ایک ایسے آدمی سے جو اوس سے الفت رکہتا ہے تنگ دل اور ایک بے وفا دوست کے تقاضوں کی وجہ سے بغیر رڈلف کو پورے طور پر بہول جا سکے۔ ایم چارس رابرٹ کے خیالی غمنوں میں تفکر سے خط اٹہانے لگی۔ دوسری عورتیں جو دیانت داری سے اوس شخص کو یاد رکہتی ہیں جس سے پہلے انکا تعلق ہوا ہو۔ اسنے خاوند کی غم سے بہری ہوئی نگاہوں سے حذر رہتی ہیں۔ اسیطرح سے کلمنس ڈی ہاردل ڈل محرم تہی۔ اگرچہ وہ رحم کے قریب میں آگئی تہی۔ اگرچہ قرض ادا کرنیکے خیال نے شاہزادہ کی یاد کے ساتہہ ملکر اوسکو ایک سخت جرم کا مرتکب ہونیسے بچایا تہا۔

روڈلف لیڈی ڈی ہاردل کے ساتہہ اپنی ملاقات کا خیال کر کے عجب خیالات میں پڑ گیا۔ فریفتگی جو اوسکو لیڈی کیطرف کہینچی تہی اوسکو روکنے کا پورا ارادہ کر کے اوسنے اوسکی الفت کو دور کرنیمیں اپنے آپکو پورا خوش قسمت خیال کیا ایم چارس رابرٹ جیسے آدمی کے ساتہہ اوسکی تعلق کی ملامت کرنسے اور علاوہ براں جن بڑے شان و شوکت کے خیالات سے اوس نے اوسکو وار کہا تہا۔ انکا سخت افسوس کیا۔

کلمنس ڈی ہاردل نے بہی اس ملاقات کی نسبت نہایت غور سے فکر کی اور وہ خیالات

عالب آئے۔ جب اوس نے روڈلف کی فیاضانہ
مداخلت کو یاد کیا تو سخت گھبرا گئی اور جب اوسنے
ایم چارس رابرٹ کا خیال کیا تو سخت نفرت
پیدا ہوئی۔ کئی ایک خیالات نے یہہ نفرت بیدا
کی ادنا آخر کو حقارت تک نتیجہ پہنچا۔ عورت اپنے
آرام اور عزت کو آدمی کیواسطے خطرے میں ڈالتی
ہے۔ لیکن وہ آدمی اگر اوسے ایک بیہودہ اور ذلیل
حالت میں رکھدے تو اوسے ہرگز معاف نہیں کرتی
لیڈی ڈی ہارول کو جب مسس بیلیٹ کی حقارت
نگاہیں اور رمز دطعنے یاد آئے۔ تو غصہ اور شرم
سے اوسکا چہرہ آگ بھبوکا ہوگیا۔ صرف یہی
نہیں ہوا۔

روڈلف سے خطرہ ہونیکی خبر پاکر وہ مکان
کی پانچویں منزل پر چلی گئی۔ اور ادہر جاتے ہوئے
دریچوں کی راہ سے اوس نے ایم چارس رابرٹ
کو خوبصورت صبح کی گو[illegible] میں ملبوس دیکھا تہا
جس عورت کی وہ ایسی بے صبری سے امید
کئے بیٹھا تہا۔ اوسکی آہٹ پاکر اوس نے دروازہ
کو ہنسی ہوئی یقینی فتحمندی کی نگاہوں سے
دیکھتے ہوئے ذراسا کہولدیا۔ اس گستاخانہ
بے تکلفی نے جو کمانڈر کے عِلم کیلیے لباس سے
پیدا ہوئی مارشنس کو ایک ہی نظر میں یہ بتا
دیا۔ کہ اوس نے کتنا دہوکا اس آدمی سے کہایا
ہے۔ صرف ایسی نیک دلی اور فیاضانہ مزاج
کے باعث سے وہ اس ملاقات کیواسطے
محبت کی سبب سے نہیں بلکہ صرف شفقت سے
اور ڈیوک ڈی لو سیٹنے کے کمینہ پن سے
کہ اوس کے روبرو سفارت میں بیہودگی کرنیکو
مجبور کیا تہا۔ بیہودگی کا اطمینان دینے کیواسطے
اس ملاقات پر راضی ہوئی تہی۔

کمانڈر جسکی شان وشوکت اور نمایشی شکل ایک
گستاخانہ بیہودہ فتحمندی ظاہر کرتی تہی۔ اسکے
دیکہنے سے جسقدر نفرت اور تکلیف لیڈی
ڈی ہارول کو ہوئی الفاظ ظاہر نہیں کرسکتے۔

لیڈی ڈی ہارول جس کمرے میں عموماً رہا کرتی
تہی۔ اوسکی ٹایم پیس میں نو کا گہنٹہ بجا۔ فرنیچر
کے سوداگروں اور سراوالوں نے لوئیس
پانزدہم کی طرز کا اور پچہلے زمانے کی عجوبات
کا ایسے مبالغہ سے ذکر کیا ہے۔ کہ مارشنس
جو کہ ایک نہایت عمدہ مذاق کی عورت تہی
اوس نے اپنے کمرے سے ایسے شان وشوکت
کے اسباب آرایش کو جو کہ بہت زیادہ ہوگئے
تہے۔ دور کردیا تہا۔ اور انکو ہوٹل کے ایک حصہ
میں جو بڑی دعوت کیواسطے مقرر تہا بند کر رکہا
تہا۔ اوس کمرے کی آراستگی کی نسبت جسمیں
کہ مارشنس روڈلف کی منتظر تہی۔ کچہہ زیادہ
امتیاز یا خوبصورتی کا ذکر نہیں کیا جاسکتا۔ پردے
جو جہالر کے بغیر تہے ہندوستانی ساخت کے

ہوسے کے رنگ کے تھے۔ اور انکی خوشنما زمین
اُس قسم کے ریشم سے نہایت خوبصورت اور
خوش آئندہ طور پر منقش تھی۔ ڈبل ہرے وایلنٹن
لیس کے دریچوں کو بالکل چھپائے ہوئے تھے۔
روز وڈ کے دروازے سنہری گلٹ کی چوکھٹوں
سے جڑے ہوئے تھے۔ اور اونپر نہایت
خوبصورتی سے نقش کندہ تھے۔ اور ہر ایک
دریم میں ایک بیضوی شکل پرانے زمانہ کا تھا
سیوبرس کے برتن کا قریباً ایک فٹ قطر کا
رگا تھا۔ اور نہایت خوبصورت پھول اور جانوروں
کی تصویریں تھیں۔ آبنوس کے ڈھانچے اور ریروں
کی چھڑیاں روز وڈ کی اور اسی طرح سنہری گلٹ
کی آرائش سے ملمع تھیں۔

سنگ مرمر کی چمنی کا ریشمی کپڑا اور اسکا سبز اٹانڈ
کا جوڑا جو پرانی خوبصورتی اور صفائی کا نمونہ تھے
مارو جیٹی کی سکے کاریگر جاپانی کا کام معلوم ہوتا
تھا۔ دو شمعدان اور دو ڈبیاں ملمع گو ٹبری سے
کے ساتھ کے منقش ٹام جیس کے دونو بازو
پڑی تھیں۔ اور مشرقی ریر جد ہانوں پر دھرے
تھے۔ اور مجلی سونا کا ایک بڑا خوشنما قبہ اونپر
دھرا تھا۔ اور نیپولینٹائیں کے زمانہ کے عجائبات
کے لعل و جواہرات انکے گرد جڑے تھے۔ بہت
سی خوبصورت تصویریں وینشین سکول
کی متوسط قد کی جابجا کیل خوبصورتی کے
واسطے دھری تھیں
ایک نہایت ہی دلکش اور
کمرے میں ایک بتی جلتی تھی۔ ر
جس کا نصف قدرتی پھولوں کے ایک گلدستہ
سے چھپا ہوا تھا۔ جو ایک بڑے گہرے حلیالی
کونڈے میں جو نیلا اور سنہری رنگا ہوا تھا۔
چھت سے تین سنہری زنجیروں سے لٹکا ہوا
تھا۔ جسکے گرد سبز شاخیں بہت سی جھاڑوں
کی لپٹی ہوئی تھیں کچھ تو خوبصورت جو تسما
پھولوں کے گچھوں سے بھری ہوئی تھیں
در کونڈوں کے کناروں پر لٹکتی تھیں۔ اور ر
اوس برتن پر ایک ٹھنڈے تازہ سبز اعوالی
آسمانی اور سنہری رنگ کی جھالر اس طرح سے
پڑی ہوئی تھی۔ ہمنے ان تفنف سے امور
لیڈی ڈی ہا۔ دل کا مذاق ظاہر کرنیکے واسطے
بحث کی ہے۔ جو کہ ہمیشہ زندہ دل رہا کرتی
تھی۔ کیونکہ اوسے ہی خاص خفیہ غم کی اصلاحات
زیادہ سخت معلوم ہوتے ہیں۔ جب ان حالات
سے جو عموماً زندگی کو خوش اور محو بنانے میں
مقابلہ کیا جاتا ہے۔

کلینیس ڈی ہا ر دل آرام کرسی پر سرنگا کئے
ہوسے کے رنگ کے ریشمی کپڑے سے ڈھنکی
ہوئی بیٹھی تھی۔ وہ نہایت سیاہ مخملی لباس
پہنے تھی۔ جسکے انگریزی کالر کف سے

درجو لصورتی ظاہر ہوتی
حالی اسکے ہاتھوں اور گردن
ی کے مقابلہ میں صاف علیحدہ علیحدہ
معلوم ہوتی تھی"

جوں جوں کے روڈلف کے آنیکا وقت قریب
ہوتا گیا مارسنس کا جوش اور بیقراری ہوتا گیا۔ آخر
یہ تفکرات اوسکو نہایت دور کے خیالات میں
لے گئے۔ اور خوب سوچ بچار کرنیکے بعد اوس نے
روڈلف بر دردناک راز ظاہر کرنیکا ارادہ کیا۔
اس امید سے کہ دیوانہ پن۔ اوسکی ضرور مدد کریگا
جسکی وہ نہایت ہی خواہشمند
شکریہ سے تازہ ہوکر اوسکی روڈلف کے واسطے
پہلی طرفداری اور بھی زیادہ طاقت ور ہوگئی۔
کیونکہ مخفیہ خیالات نے جوش اوونا دربیار
کرنیوالے دل کو فریب دیتے ہیں۔ اوسکو
یہہ جتادیا کہ یہہ صرف موقعہ ہی ہے شہزادہ
کو اوسکی امداد کیواسطے لایا ہے۔ اور یہ کہ پچھلے
کچھہ مہینہ اوس سے علیحدہ رہنے سے وہ ایک
ایسے وہم میں پڑگیا ہے۔ جو بالکل مختلف ہے
ایک خام خیال نے کلمینس کے دل میں سارہ
کی الفت کے سچا ہونیکے شکوک اوسکے دل
میں پیدا کردیئے۔ چند ہی منٹ گذرے
تھے کہ ایک نوکر آہستہ سے دروازہ کھٹکھٹا کر اندر
آیا۔ اور کہا کہ براہ مہربانی حضور مسز استھر اور اوس

جوان لیڈی سے ملاقات کریں گی۔
لیڈی ہارول کی منظوری سے اوسکی لڑکی آہستہ سے
کمرہ میں داخل ہوئی۔ یہ لڑکی چار برس کی عمر کی تھی۔
اور نہایت ہی خوبصورت ہوتی۔ لیکن بیماری
کی وجہ سے اوسکا چہرہ بالکل زرد اور جسم نہایت ہی
دبلا پتلا ہو رہا تھا۔ مس استھر اسے ہاتھہ
پکڑے ہوئے لائی۔ لیکن کلارا نے (یہی لڑکی
کا نام تھا) جونہی کہ اپنی ماں کو دیکھا اوس نے اپنے
بازو پھیلائے اور باوجود اسقدر ضعف کے اپنی
ماں کیطرف دوڑی۔ اوسکے بال سرخ رنگ
کے فیتے سے پیشانی پر دونو طرف گتھے ہوئے
اور بندھے ہوئے تھے۔ اور اوسکی ایسی نازک
حالت میں تھی سکہ بجائے ململ کا خوبصورت
سفید سر کے فیتہ کی قسم کی دھاریوں والے کے
جس سے کہ تندرست بچوں کے تازہ ننھے ننھے
بازو اور خوبصورت کاندھے نہایت پیارے
معلوم ہوتے ہیں وہ ایک بھورے رنگ کا ریشمی
تہ دار اور کوٹ پہنے ہوئے تھی۔
اوسکی گالیں ایسی اتری ہوئی تھیں کہ اوسکی
کالی آنکھیں خلاف دستور لمبی معلوم ہوتی تھیں
گو وہ کمزور تھی تاہم جب وہ اپنی ماں کی گود میں
رکھی گئی اور نہایت بے صبرانہ پیار سے اوسکے
گلے لگایا گیا۔ تو ایک آہستہ کی ہنسی نے اوسکے
چہرے کو ذرا بشاش کردیا۔

کلیمنس ۔ (آیا کیطرف مخاطب ہوکر) اُسکا کیا حال ہے؟"
آیا ۔ "اچھا حال رہا ہے ۔ اگرچہ میں ایک دفعہ ڈر گئی تھی۔"
لیڈی ۔ (لڑکی کو ایک نہایت ہی خوف سے اپنے سینہ کے ساتھ لگا کر) "کیا پھر وہی حال ہو گیا تھا؟"
آیا ۔ "لیڈی صاحبہ مس نو دہو کہ کہا گئی تھی اوس بیماری نے نوقسمت سے پھر عود نہیں کیا ۔ کلارا ضعف کے باعث کسی قدر تھوڑا عرصہ بدحال رہی ہے ۔ آج سہ پہر اوس نے تھوڑا سو لیا ہے لیکن ابھی وہ بغیر اپنی ماں کے پیار سے محظوظ ہونے کے سونا نہیں چاہتی تھی۔"
کلیمنس ۔ (اپنی لڑکی کا منہ چومتے ہوئے) "عزیز پیارا چھوٹا سا فرشتہ۔" چھوٹی لڑکی اس پیار سے نہایت خوش ہو رہی تھی ۔ کہ یکایک کمرے کے دروازے کہل گئے اور ملازم پکارا "حضور گرینڈ ڈیوک گیرولسٹین۔"
کلارا ۔ اپنی ماں کی گود میں کھڑی ہوکر اپنے ننھی ننھی بازوؤں کو اوسکی گردن میں ڈالے ہوئے تھی اور اوسکے سینے سے لگ رہی تھی ۔ روڈلف کو دیکھ کر کلیمنس کا چہرہ زرد ہو گیا ۔ لڑکی آہستہ سے فرش پر رکھ دیا ۔ اور اسے پیشانی کو اشارا کیا کہ لڑکی کو بحالت سے اور کھڑی ہو گئی۔"
روڈلف (مسکراتے ہوئے اور ادب سے مارشنس کے روبرو جھک کر) "کیا آپ مجھے اجازت دیں گی ۔ کہ میں اپنے ننھے سے دوست کے ساتھ اپنی ملاقات کو تازہ کروں ۔ غالباً مجھے بھول گئی ہوگی ۔ اسکے بعد جھک کر اپنا ہاتھ کلارا کے آگے رکھا ۔ پہلے تو کلارا ایک نہایت تعجب کی نگاہ سے اُسکا منہ تکتی رہی ۔ اور پھر یکایک پہچان کر آہستہ سے اپنا سر جھکا لیا اور اپنی چھوٹی چھوٹی پتلی انگلیوں کا اسے بوسہ دیا ۔
کلیمنس ۔ (کلارا کی طرف مخاطب ہوکر) "کیوں ع ۔ تم انہیں پہچانتی ہو؟"
کلارا ۔ (سر جھکا کر) "ہاں۔"
اور اسکے بعد پھر روڈلف کو بوسہ دیا ۔
روڈلف ۔ (کلیمنس کی طرف مخاطب ہوکر) "اُس وقت کی نسبت جب اُسے میں نے پہلے دیکھا تھا ۔ اسکی حالت بہتر معلوم ہوتی ہے۔"
کلیمنس ۔ "ہاں ۔ حضور ابھی بیمار ہے ۔ لیکن سابق کی نسبت بہتر ہے۔" مارشنس اور شاہزادہ آئندہ گفتگو کیواسطے مشتاق تھے اور کلارا کی موجودگی کے باعث سے اور چند منٹ تک اوس گفتگو کو خوشی سے ملتوی رکھا ہوتا لیکن آیا ہوشیاری سے لڑکی کو لے گئی اور روڈلف اور کلیمنس اکیلے رہ گئے ۔
آرام کرسی پر کلیمنس بیٹھی ہوئی آتشدان کے پاس

رکھدی گئی۔ جسکے ساتھہ کہ روڈلف جب کلمنیس
کے مقابل کھڑا تہا۔ تو اس سے ٹپکا رگائے ہوئے
تہا۔ شاہزادہ کی شریف ودلکش شکل کلمنس کے دل
میں کبھی ایسی متاثر نہیں ہوتی تھی اور کبھی آواز
ایسی نرمی اور آہنگی سے اسکے کانوں میں نہیں
گونجی تھی۔

روڈلف۔ (یہ خیال کرکے کہ لیڈی کو گفتگو ابتدا
کرنے میں نہایت دقت معلوم ہوتی ہے۔ اسکی
طرف مخاطب ہوکر) "آپ تو ایک بڑے دھوکے
کے پھندے میں پھنس گئی تہیں۔ کونٹس سارہ
میکگریگور کے بزدلانہ اتہام نے تو آپ کو تباہ ہی
کردیا ہوتا۔"

کلمنیس۔ "کیا سچ ہے۔ اور میری خیالات نے
مجھے دھوکہ نہیں دیا حضور نے یہہ کیونکر معلوم کیا؟"

روڈلف۔ "کل رات۔ اتفاق سے۔ کونٹس سی
کے محل ناچ میں مجھے اس بڑے منصوبے کی
خبر لگ گئی۔ سرمائی باغ کے ایک علیحدہ حصے
میں بیٹھا ہوا تہا۔ اور لیڈی میکگریگور اور اسکے بہائی
کو یہہ معلوم نہ تہا کہ میرے انکے درمیان فقط چند درختوں
کی قطار کا فاصلہ ہے۔ انہوں نے اپنی تجاویز
کی نسبت کہلم کہلا ذکر کیا اول دام تزویر کا ہی
ذکر ہوا۔ جو آپکے واسطے وہ پہیلانا چاہتے تہے۔
آنے دن کے خطروں سے مطلع کرنیکے واسطے
میں میڈم ڈی نروال کے مکان میں گیا۔ لیکن
آپ نہیں ہنس اور اگر میں نے خط لکھا تہا
تو اس سے نہ اندیشہ تہا۔ کہ یہہ مارکوس کے ہاتھہ
لگ جائیگا۔ تو جو شبہات ابہی اسکے دلمیں
پیدا کئے گئے ہیں۔ انکی اور تائید ہوجائے گی۔
اسوجہ سے میں نے یہی مناسب سمجھا کہ دو عمل
میں جاکر آپکا انتظار کروں۔ اور کونٹ
سارا کے منصوبوں کو ظاہر کردوں۔ آپ مجھے
معاف کرینگی۔ کہ ایسے امر پر جو آپ کو رنجیدہ
کررہا ہوگا۔ میں اسقدر بول رہا ہوں۔ اور یقین
سمجھئے کہ آپنے جو ازراہ عنایت میری طرف خط
لکھا۔ زندگی بہر میں میرے خیالات اس امر
کی طرف متوجہ نہیں ہوئے ہیں۔"

کلمنس (چند منٹ خاموش
رہکر) "وہ ایک طرح ہے۔ جس سے کہ میں اپنی دلی
مشکوری آپکے فیاضانہ سلوک کی نسبت ظاہر
کرسکتی ہوں۔ اور وہ ایک ایسے امر کا آپکے
سامنے ذکر کرنا ہے۔ جو کسے بشر پر ہرگز ظاہر
نہیں کیا گیا۔ اور اس امر کا اظہار آپکے نظر میں
میری وقعت نہیں پیدا کریگا۔ بلکہ یہ آپ کو
سمجھادیگا۔ کہ میرا چال چلن جیسا کہ ظاہر ہوتا
ہے اسکی نسبت کچھہ کم قابل الزام ہے۔"

روڈلف۔ (متحیر اشتہ ہوتے ہوئے) "وہ آپ کے
بارہ میں میری حالت کچھہ مشوش ہوگئی ہے"
لیڈی ڈی ہارویل (اس فرہاد ماندان کی گفتگو سے حیران ہوکر

اور اسکے منہ کی طرف حیرت سے دیکھکر "حضور ایسا کیوں؟"

رو ڈلف - (نہایت سنجیدگی اور دھیمی آواز سے) "آپ خوب سمجھ سکتے ہیں - کہ میں ایک قریبی رشتہ دار ہونیکا استحقاق رکھ سکتا ہوں - اور اس امر کی نسبت کہ کونٹس میگر یگور کے فریب کے پھندے سے آپ بچ گئی ہیں - کچھ زیادہ خیال کرنیکی ضرورت نہیں ہے - آپ کا شوہر تو قریباً میرا بھائی ہے - اور جیسے پیشتر میرے والد کو اوسکے والد سے نہایت الفت اور راہ و رسم تھی - اور اس وجہ سے میں آپکا اپنے خاوند کی خوشی اور رضامندی منظور رکھنے کی مبارک دیتا ہوں"

کلیمنس "چونکہ لارڈ ڈلمی ہر دل کو آپ دوست سمجھتے ہیں - اسی وجہ سے میری خواہش ہے کہ کل سچے واقعات سے آپکو مطلع کروں - اور علاوہ ازیں ایک ایسے خیال سے جو آپکو ایسا ہی ناواجب معلوم ہونا چاہئے - جیسا کہ وہ حقیقت میں ہے - اور میرے چال چلن کی نسبت جو اس شخص کیلئے ضرررسان معلوم ہوتا ہے - جسے آپ بھائی کہتے ہیں"

رو ڈلف "مجھے ہمیشہ یہہ فخر ہوگا کہ آپکی اطمینان بخش حالت کا ایک نہایت اعلیٰ ثبوت لینے سے میں نہایت ہی خوش ہونگا - لیکن یہ کہنے کی اجازت دیجئے کہ جس خیال کا آپ ذکر کرتی ہیں - مجھے خوب معلوم ہے کہ آپ کونٹس سارہ مگریگور کے متواتر لفافوں میں جن سے کہ آپکی تباہی کی تجویز کی گئی تھی - صرف رحم ہی کے خیالات سے مغلوب ہوئیں اور یہہ ہی مجھے معلوم ہے کہ جس امر کا آپ اب اتنا افسوس کرتی ہیں اسکی منظوری کیواسطے آپنے پہلے بہت سی پیش بندی کی تھی"۔ لیڈی نے نہایت حیرت سے اوسکے چہرہ کیطرف دیکھا"

رو ڈلف - (پھر مخاطب ہوکر) "آپ اس سے کیوں حیران ہوتی ہیں - تاکہ آپ یہ خیال نہ کریں - کہ میں دغابازی کر رہا ہوں - کسی اور روز میں یہ سب باتیں آپ پر ظاہر کر دوں گا - یہ تو بتا دیجئے کہ آپکے شوہر کے تہمات ابہی دور ہوئے ہیں کہ نہیں"

کلیمنس - (اپنی آنکھیں نیچے کرکے) "ہاں حضور - ان اتہامات کی نسبت میرے شوہر کی معافی مانگنے اور خیراتی کاموں کیواسطے میری خاموشی کی تعریف کرتے ہوئے سننے سے مجھے رنج ہوتا ہے"

رو ڈلف "نہیں - ایسے خیال کو جو اُسے خوش کرتا ہے تم تکرار کرو بلکہ برعکس اسکے ایسی بڑی غلطی میں اُسے مستقل کرنیکے واسطے ہر ایک تجویز کرو - اگر اس واقعہ کی نسبت ذکر کرنیکی مجھے کچھ ممانعت نہ ہوتی اور اگر آپکا اس معاملے سے تعلق

۔ ہوتا تو میں کہدیتا کہ کوئی عورت اپنے خاوند سے زیادہ عزیز نہیں ہوتی۔ بہ نسبت اسوقت کے جبکہ وہ اپنے ایک عیب کو چھپانا چاہتی ہے"

کسی صدمہ زدہ دل سے جو تبسم اور قہقہہ نکلتے ہیں۔ انکا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ سر روڈلف (ہنسکر) جب میں چھوٹا تھا۔ میری طبیعت کے برخلاف میں ہمیشہ سے غیر متر صد مہربانی کے ظہور کو بدمزگی خیال کرتا تھا اور اگر مجھسے پوچھو تو میں کہ سکتا ہوں کہ میں نے کبھی اپنے آپ کو زیادہ ہر دل عزیز بہ نسبت اوسوقت کے نہ پایا جب میں معافی کا خواستگار ہوا۔ جب میں کسیکو اپنے دل میں ایسا ہی عارضی عزیز خیال کرتا تھا جیسا کہ میں اپنے آپ کو انکی طرف۔ تو مجھے یقین ہو جاتا تھا۔ کہ اس یک دلی میں کچھہ دو طرفی فریب مرکوز ہے"

کلیمنس - سر روڈلف کو لبے امر پر جس نے کہ خوفناک نتائج اوسکے واسطے پیدا کئے ہوتے البا فراخی سے بولتا ہوا اسکر بہت حیران ہوئی اور ساتھہ ہی یہ بہی سمجھکر کہ شاہزادہ مذاق کے پیرایہ میں اوس خدمت کی جو اوس نے ادا کی ہے شکل بدلنا چاہتا ہے۔ اور اسکی خوبی سے متاثر ہوکر "میں حضور کی فیاضانہ خواہش کو سمجھتی ہوں۔ اور آپ کو مذاق کرنے اور جس خطرے سے کہ بچایا ہے اسے بہول جانیکا اختیار ہے۔ اب جو کچھہ کہ مجھے کہنا ہے وہ ایک فسانۂ غم آج صبح کے واقعات کے متعلق ہے اور جبکہ میں آپکی نصیحت میرے حق میں نہایت ہی مفید ہو سکتی ہے۔ اور میں سچے دل سے کہتی ہوں۔ کہ آپنے میری عزت و آبرو اور میری جان دونوں کو بچایا ہے۔ میرا شوہر مسلح تہا۔ اور اوس نے اقرار کر لیا ہے کہ وہ غصے کی آگ میں مجھے قتل کر دینیکو مستعد تہا"

روڈلف - (بڑی حیرت سے) "یا اللہ"

کلیمنس - (زور سے) "ہاں ایسا کرنے سے اوسکی خودرسی ضرور ہو جاتی"

روڈلف "میں آپکو بڑی قسم دیتا ہوں۔ اور قسمیہ یقین دلاتا ہوں کہ آپکے متعلق معاملات سے مجھے ایک بہت بڑا تعلق ہے۔ اگر میں اسوقت کچھہ مذاقیہ بولا تو یہہ اسوجہ سے تہا کہ میں آج صبح کے رنج سے بہرے ہوئے واقعات پر کچھہ توجہ زیادہ کرنا نہیں چاہتا تہا۔ اب میں آپکے معاملات کو صدق دل سے سننا چاہتا ہوں۔ اور آپنے نہایت مہربانی سے کہا ہے کہ میری نصیحت آپکے مفید مطلب نکلیگی"

کلیمنس "ہاں آپکی نصیحت میرے لئے نہایت ہی مفید اور بیش قیمت ہوگی۔ لیکن پیشتر اسکے کہ میں صلاح طلب کروں۔ اوس زمانے کا جبکہ میری آپسے راہ و رسم نہ تہی۔ یعنے لارڈ ڈی ہاردل کے ساتھہ شادی سے پہلے کا حال ذکر کرنیکی اجازت طلب کرتی ہوں

رو ڈلف نے تسلیم کیا۔ اور لیڈی ڈی ہاردل بیان کرنے لگی۔

کلیمنس "سولہ سال کی عمر تہی کہ میری والدہ نے انتقال کیا۔ (یہہ کہتے ہی اسکی آنکھوں سے آنسو ٹپک نکلے) یہہ میں بتا نہیں سکتی کہ مجہے اوس سے کسقدر الفت تہی میں دنیا ہی میں مہربانی کی تکمیل سمجہتی ہوں۔ میری ماں کو مجہسے نہایت ہی پیار تہا اور سخت رنج وغم کی حالت میں اسکو مجہہ ہی سے اطمینان ہوا کرتا تہا۔ اُسے سوسائیٹی کی طرف صحت خراب ہونے اور قدرتی ضعف کے سبب سے رغبت نہ تہی۔ اور اسکی بڑی خوشی اکثر میری تعلیم کا کام اپنے ذمہ لینے میں تہی۔ اور اسی ذمہ داری کے کام کیواسطے اوسکا مختلف علوم میں دخل نہ سہی اور کسی اس فن والے کے میرے حق میں زیادہ مفید تہا۔ میرا سولہواں سال تہا اور قریباً میری تعلیم ختم ہو چکی تہی کہ میرے باپ نے مدس خیال کہ میری ماں ہمیشہ بیمار رہتی تہی۔ یہہ تحریک کی کہ ایک جوان تعلیم یافتہ لیڈی جو بدقسمتی سے شکستہ حال ہو گئی ہی۔ بجائے میری ماں کے اوس تعلیم کے کام کو جو اوس نے شروع کیا تہا پورا کرے۔ مجہہ اور میری ماں کو اس تجویز سے نہایت ہی حیرانی پیدا ہوئی۔ پہلے میری ماں نے میرے والد کی تجویز کو منظور نہ کیا۔ اور میں بہی والد سے یہی کہتی رہی کہ میرے اور میری والدہ کے درمیان کوئی خلل انداز نہ ہو۔ میرے والد نے ہرگز نہ مانا اور باوجود ہماری گریہ وزاری کے میڈم رولینڈ نے جسکا خاوند ایک کرنل جیسا کہ اوس نے بیان کیا تہا۔ ہندوستان میں مرا ہے۔ ہمارے ساتہہ رہنا اختیار کیا۔ اور میرے واسطے اتالیقہ کے فرائض اور اختیارات اسکو دیئے گئے۔

رو ڈلف "کیا یہ وہی میڈم رولینڈ ہے۔ جسے تمہارے باپ نے تمہاری لارڈ ڈی ہاردل کے ساتہہ شادی کے جلدی بعد نکاح میں لیا"

کلیمنس "ہاں حضور"

رو ڈلف "کیا وہ بہت خوبصورت ہے"

کلیمنس "نہیں حضور کچہہ ایسی خوبصورت تو نہیں"

رو ڈلف "تو کیا پُر عقل ہے"

کلیمنس "کچہہ اور تو نہیں لیکن فریب اور دہوکے میں بڑی ہوشیار۔ اوسوقت قریباً پچیس سال کی اسکی عمر تہی۔ ہلکے بال۔ نیلی بڑی بڑی آنکہیں سفید ڈورے۔ اوسکے چہرے سے حلم اور انکساری ٹپکتی تہی۔ خیالات مکارانہ۔ اور مزاج میں کینہ پن غالب تہا"

رو ڈلف "اور تعلیم یافتہ کہانتک تہی"

کلیمنس "حضور کسی کام کی نہیں۔ اور مجہے یہہ سمجہہ نہیں آتا کہ میرا والد جو اوسوقت تک

رسم و رواج کا پابند تھا کیونکر نہ سمجھ سکا کہ اوسکی ظاہری ناقابلیت اوسکے ہمارے مکان پر لانا جانکی علت غائی کو کسی طرح پورا ہونے نہ دیگی۔"

میری ماں نے میرے والد کو میڈم رولینڈ کی جہالت مطلق سے مطلع کردیا۔ اور اوس نے یہہ جواب دیکر قطعی فیصلہ کردیا۔ کہ وہ تعلیم یافتہ ہے یا جاہل۔ بہرصورت جو کام اسکے تفویض کیا گیا ہے۔ وہ اوسی کو ضرور کرتا ہوگا۔ آخر کو یہی نتیجہ نکلا۔ اسوقت میری غریب ماں کی آنکھیں کہل گئیں۔ اور اسے سخت صدمہ پہنچا اور میرے خیال میں اسے شوہر کی بے وفائی سے اتنا رنج پیدا نہیں ہوا تھا۔ بلکہ اس نے پہلے سے دیکھ لیا تھا۔ کہ اس تعلق سے خانگی ناخوشیاں آئندہ کس قدر پیدا ہوں گی۔ اور جسکی اصلیت کہ غالباً میرے کانوں تک پہونچ جائیگی۔"

مہرو ڈلف۔ "اس بیہودہ کام پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ تمہارے باپ نے اس عورت کو مکان پر لے آنیمیں نہایت ہی بیوقوفی کا کام کیا۔"

لیڈی۔ "اگر حضور کو میرے والد کی سنجیدگی اور پیش بینیاں معلوم ہوتیں تو اس امر پر حضور کو نہایت ہی حیرانی ہوتی۔ سوسائیٹی کی رسم و رواج کسی چیز نے اسے نہیں بہلا دیئے بلکہ میڈم رولینڈ کے ناممکن المقابلہ طاقت نے۔ یہہ طاقت نہایت ہی زور آور رہتی۔ کیونکہ اس نے اپنے ارادوں کو میرے باپکے سامنے ایک بہت بڑی الفت کی شکل میں بدل رکھا تھا"

مہرو ڈلف۔ "اسوقت تمہارے باپ کی کس قدر عمر تھی"

لیڈی۔ "قریب ۶۰ سال کے"

مہرو ڈلف۔ "کیا واقعی تمہارے باپ کو یقین تھا کہ وہ لیڈی اوسکو اسقدر پیار کرتی ہے"

لیڈی۔ "میرا باپ اپنے وقت کے فیشن ایبل آدمیوں میں سے تھا۔ اور میڈم رولینڈ اپنی عقل سے بلکہ شریر تجویز سے زور پکڑ گئی"

مہرو ڈلف۔ "اوسوقت اُسے کون نصیحت دے سکتا تھا"

لیڈی۔ "میں ابھی حضور پر واضح کردیتی ہوں یہہ سمجھ کے کہ جو شخص تھا درشنہو ر رہا ہے۔ ضعیف العمری میں اگر اسکی خوشامد اور تعریف کیجائے تو نہایت خوش ہوگا۔ اور اگر اوسکی زندگی کے اچھے اچھے وقت اُسے یاد دلائے جاویں تو وہ اس چاپلوسی سے اور بھی زیادہ محظوظ ہوتا ہے اور ایسی باتیں اسی بہاتی ہیں۔

یہہ عورت (کیا آپ اُسے اچھا سمجھیں گے) میرے باپ کی شکل و شباہت اور خوبصورتی کی تعریف

کیا کرتی تھی - اور اسکی صورت کی بے نظیر خوبصورتی
کی توصیف کرتی تھی حالانکہ وہ ساٹھ برس کا تھا۔
باوجود اتنا عقلمند ہونے کے کہ لوگ بھی تسلیم کرتے
تھے میرا باپ اس پیچ در پیچ پھندے میں پھنس
گیا - اس [illegible]ت کی طاقت کا راز ایسا ہی ہے
اور ایسا ہی تھا - باوجود اسکے کہ میری طبیعت متفکر
ہے میری ہنسی نہیں رکتی جب مجھے یاد آتا
ہے کہ میری شادی سے پہلے اکثر میں نے میڈم
رولینڈ کو ذکر کرتے اور دعویٰ کرتے ہوئے سنا
ہے کہ جسکو اصل سن بلوغ کہتے ہیں زندگی کا
سب اچھا حصہ ہے اور یہ اچھا حصہ پچپن یا
ساٹھ سال کی ہی عمر سے شروع ہوتا ہے"

روڈلف "اور تمہارے باپ کی یہی عمر
تھی!"

کلیمنس "ہاں حضور - واقعی - میڈم رولینڈ
کہتی تھی کہ پہر عقل اور تجربہ پوری ترقی پر ہوتے
ہیں کوئی ہوشیار آدمی ہی سوسائیٹی کے
تعلقات سے حظ اٹھا سکتا ہے پہر آدمی کا
چہرہ اور اسکے اطوار کی مناسبت تکمیل کو پہنچتی
ہیں اور انسان کی زندگی کے اس حصہ میں
چہرے سے کچھ سکون قرار اور سنجیدگی ملی ہوئی
ظاہر ہوتی ہے -
پھر کچھ تھوڑا سا فکر جو صرف تجربہ کے فریب دہ کہ
سے ہوتے ہیں - اصلی بلوغ کے سحر کو زیادہ
کرتے ہیں - اور اس سحر کی (اس موقعہ پر میڈم
رولینڈ جلدی سے کہہ جایا کرتی تھی) صرف عقلمند
عورتیں اور وہ دل قدر کرسکتے ہیں جو وحشی مزاج
چالیس برس کی عمر کے جوان آدمیوں کی
بے وقوفیوں سے نفرت کرنیکو بہت اچھا
سمجھتے ہیں اور انکی عام حالت اونکی چال چلن
کو نہیں ظاہر کرتی - اور جنکی جوانی کی ہنسی ابھی
ان اعلیٰ اوصاف سے متصف نہیں ہوتیں
جنسے کہ زندگی کا بڑا علم حاصل ہوتا ہے"

روڈلف (لیڈی ہارول کے اس پیرایہ میں
اپنے ساس کا خاکہ اڑانے پر ہنسی کو نہ روک سکا
اور مارسنس کی طرف مخاطب ہوکر) "ایک بات
ہے جسکے سبب سے میں کبھی بیہودہ آدمیوں کو
معاف نہیں کرسکتا"

کلیمنس ... "حضور وہ کیا"

روڈلف "چونکہ وہ تنفر بہ ہوتے ہیں کوئی
آزادانہ انکے روبرو نہیں ہنس سکتا"

کلیمنس ... "شاید وہ اسی سبب سے
فائدہ اٹھاتے ہیں"

روڈلف "غالباً ایسا ہی - گو یہ ایک تاسف
کی بات ہے - مثلاً اگر میں یہ بھول سکتا کہ
میڈیم رولینڈ نے کس قدر تکالیف تمکو دی
ہیں - تو میں اسکے اصل بلوغ کے مقولہ کا
چالیس برس کے دیوانے جوان لڑکوں سے

مقابلہ کرکے جو لفظ اوسکے ابھی اپنے بچپن ہی کے
لباس سے نکلے ہیں جیسے کہ ہمارے
دادے اور دادیاں میں بہت محظوظ ہونا"

کلیمنس (کچھ دیر چپ رہکر)
جس امر نے کہ میری مخالفت کو اوسکی نسبت
اور بھی بڑھایا۔ وہ اوس کا میری والدہ کے ساتھ
بُرا سلوک اور میری شادی کرکے مجھے ایک بڑی
خطرہ میں ڈالنا ہے"

روڈلف نے اوسکی طرف حیرت سے دیکھا۔

کلیمنس "(ایک زور کی آواز سے) وہ کیا لارڈ ڈی
ہارول ہمارا دوست ہے۔ جو لفظ میں نے بولے
ہیں انکو ضروری ہونیکی مجھے کامل خبر ہے اور
آپ جلدی اس امر کی تصدیق کر دینگے۔ باوجود
سخت ناقابلیت کے میڈیم رولینڈ ہمارے کنبہ
میں داخل ہوگئی۔ آخرالامر اس سبب سے
میری والدہ اور والد میں سخت تنازع ہوا۔ جنسے
کہ میرا والد سخت ناراض ہوگیا۔ اور اس روز
سے ہم ہمارے کمروں میں سخت تنہائی میں
رہنے لگیں۔ اور میڈیم رولینڈ گھر کا کل کاروبار
چلاتی تھی۔ اور ہمیشہ بطور میری اتالیقہ کے
ہمارے مکان کی عزت ظاہر کرتی رہی"

رہوڈلف "تمہاری والدہ کو تو سخت تکلیف
ہوتی ہوگی"

کلیمنس "۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یہ نسبت اسکے کہ میں
ظاہر کرسکوں۔ بہت زیادہ تکلیف ہوتی کیونکہ
وہ آنے والے دن کی خرابیوں سے ڈرتی تھی۔
اور اسکی صحت جو اول بگڑ رہی تھی۔ اور زیادہ بگڑ گئی۔
اور رفتہ رفتہ وہ سخت بیمار ہوگئی۔ اس اثناء
میں ہمارے کنبے کا ڈاکٹر ایم سار بیر جسپر میری
ماں کو بہت بھروسہ تھا مر گیا۔ اور میری والدہ
کو اس سے بہت رنج ہوا"
ایک اٹلی کا ڈاکٹر میڈیم رولینڈ کا دوست اور
حکیم ہی تھا جسکی وہ ہمیشہ بہت تعریف کیا
کرتی تھی۔ رولینڈ کے تقاضوں سے مجبور ہوکر
میرا والد جسنے کہ کئی بار اوس ڈاکٹر سے علاج کراکر
شفا پائی تھی ڈاکٹر کو لے آیا اور میری والدہ کا
معالج ٹھہرایا۔ میری والدہ نے بھی افسوس
کہ اس معالج پر کوئی اعتراض نہ کیا اور یہی شخص ہے
جسنے میری والدہ کا آخری وقت کی بیماری
میں علاج کیا ہے۔ (یہ کہہ کر لیڈی کی آنکھوں
میں آنسو بھر آئے) ہر بہی وجہ میں اپنی کمزوری کا
اقرار کرنے سے شرمندہ ہوں۔ صرف بدین وجہ
اس میڈیم رولینڈ نے میرے والد سے ملاقات
کرائی تھی۔ میری نفرت بڑھ گئی اور میں نے
نہایت رنج سے دیکھا کہ میری والدہ نے اوسپر
بھروسہ کرلیا ہے۔ اگر اوس کے ہنر کے بارہ
میں پوچھو تو ڈاکٹر بولی ڈوری۔"

رہوڈلف "میڈیم تم کیا بولتی ہو"

کلیمنس (روڈلف کے چہرہ کو متغیر دیکھ کر) "کیا آپکی طبیعت ناساز ہے؟" روڈلف گویا کہ اپنے دل میں سوچتا ہے

"لیکن نہیں - یہہ نہیں ہوسکتا - جب یہہ وقوع ہوا ہے پانچ چھہ سال گذر گئے ہوں گے اور مجھے یہ خبر ملی ہے کہ دو سال سے زیادہ نہیں ہوتے - جب سے پولی ڈوری پیرس میں اپنا نام تبدیل کر کے آیا ہے - یہہ یقیناً وہی شخص جارلاٹن براڈامنتی ہوگا جسے میں نے کل دیکھا ہے - یہہ تعجب کی بات ہے کہ ایک ہی نام کے دو آدمی ہوں - (اور لیڈی کیطرف مخاطب ہوکر) یہ کیا ایک تعجب کا معاملہ ہے - مہربانی کر کے اس ڈاکٹر پولی ڈوری کی نسبت کچھہ اور بھی بتایئے"

اس عرصہ میں لیڈی حیرت سے اوسکے چہرہ کی طرف دیکھتی رہی -

روڈلف "اس اٹلی کے ڈاکٹر کی کیا عمر تھی"

کلیمنس "میں خیال کرتی ہوں کہ قریباً پچاس سال ہوگی"

روڈلف "اور اوسکی شکل وشباہت اور حلیہ"

کلیمنس "خود غرض اور رمز مانہ - میں اوسکی ہلکی سبز آنکھوں اور عقاب کی چونچ کی سی مڑی ہوئی ناک کو نہیں بھول سکتی"

روڈلف "یہہ وہی ہے - یہ وہی ہے - اور میڈیم کیا تمہیں معلوم ہے کہ یہہ ڈاکٹر اب بھی پیرس میں رہتا ہے"

کلیمنس "حضور میں نہیں جانتی - میرے باپ کی شادی کے ایک سال بعد وہ اس شہر سے چلا گیا - ایک میری واقف لیڈی جوکہ اوسوقت بھی اس اٹلی کے ڈاکٹر سے بطور اپنے طبیب کے صلاح لیتی تھی - یعنی ہر گریس آرلو سینی"

روڈلف "کیا ڈچس آف لوسنی"

کلیمنس "ہاں - لیکن حضور کیوں اسبات سے حیران ہوتے ہیں"

روڈلف "اس معاملہ پر آپ مجھے چپ ہی رہنے دیں - لیکن یہہ بتائیں کہ جسوقت کا آپ ذکر کرتے ہیں - ڈچس آف لوسینی نے اس شخص کی نسبت کیا ذکر کیا تھا"

کلیمنس "اوس نے یہہ ذکر کیا ہے کہ اس شہر سے چلا جانے کے بعد ڈاکٹر نے اکثر ممالک کا حال جس وہ اثنائے سفر میں گذرا خطوط میں درج کر کے لکھا کیونکہ وہ ایک بڑا سیاح تھا اور اب ایک مہینہ کا عرصہ گذرا ہے کہ ڈچس سے دریافت کیا گیا تھا تو اوس نے یہہ جواب دیا تھا کہ مسٹر ایم پولی ڈوری کی ایک عرصہ دراز سے کوئی خبر نہیں آئی اور یہہ بھی معلوم نہیں کہ اوسکا کیا ہوا - اور بعض یہہ بھی کہتے ہیں کہ وہ مر گیا ہے"

روڈلف - "ڈچس کی جارلاٹن براڈامنتی سے ملاقات کا خیال کر کے) وہ یہ ایک عجیب کی بات ہے"

کلیمنس :- کیا حضور اس آدمی کو جانتے ہیں"

روڈلف :- ہاں میں بہت ہی کچھ جانتا ہوں لیکن آپ مہربانی کرکے ذکر کرتے جائیں۔ بعد ازاں اس بولی ڈوری کی نسبت میں بھی کچھ بتاؤں گا"

کلیمنس :- کیا اس طبیب کی نسبت"

روڈلف :- اوس مدبک کو نہایت بڑے جرائم سے ناپاک کہو"

کلیمنس۔ (خوف زدہ ہوکر) :- جرائم کیا تو یہہ شخص جرائم کا مرتکب ہوا ہے۔ وہ مڈیم رولنسڈ کا دوست میری ماں کا معالج۔ میری ماں بیمار رہی کے چند ہی روز بعد اوسکے علاج میں مرگئی۔ ہاں حضور میری سنن بہنوں نے مجھے دہوکا نہیں دیا"

روڈلف :- تمہاری پیش بینا کیا"

کلیمنس :- ہاں میں ابھی آپکے روبرو ذکر کرچکی ہوں کہ اس مڈیم رولنسڈ کے ذریعہ راہ و رسم ہونے کے سبب اس ڈاکٹر سے مجھے کسقدر نفرت پیدا ہوگئی۔ ابھی حضور کے روبرو میں نے کل ذکر نہیں کیا"

روڈلف :- وہ کیا"

کلیمنس :- مجھے یہہ ڈر تھا کہ ایک بے گناہ آدمی کو سخت رنج کے غلطہ میں متہم نکردوں۔ لیکن اب ہر ایک امر کا حضور کے روبرو ذکر کرنا مجھے عین مناسب معلوم ہوتا ہے۔

میری ماں پانچ روز سخت بیمار رہی۔ اور اس اثنا میں راتدن میں اوسکی خبرگیری کرتی تھی۔ ایک دن اپنے مکان کے احاطہ میں ہوا کھانیکو نکلی تھی۔ دوتین گھنٹہ کے بعد میں تنگ تاریک آمدہ کے رستے واپس آئی۔ کمروسی روشنی کے ذریعہ سے جو مڈیم رولنسڈ کے مکان سے باہر پڑ رہی تھی۔ میں نے بولی ڈوری کو کمرے سے نکلتے ہوئے دیکھا۔ لیڈی اسکے ساتھ تھی چونکہ میں اندھیرے میں تھی اُنہوں نے مجھے معلوم نہ کیا۔ مڈیم رولنسڈ کچھ الفاظ ایسی دہیمی آواز سے بولی کہ میں سمجھ نہ سکی۔ ڈاکٹر نے ایک زور کی آواز سے جواب دیا۔ کہ پرسوں اور جب مڈیم رولنسڈ نے پھر کچھ اوس کے کان میں ایسی ہی بات کہی تو اوس نے ایسے ہی جواب دیا۔ کہ پرسوں۔ میں کہتا ہوں کہ پرسوں۔

روڈلف :- ان الفاظ کے کیا معنے ہوگئے"

کلیمنس۔ اور کیا۔ بدھ کی شام کو میں نے بولی ڈوری کو پرسوں کا لفظ بولتے ہوئے سنا جمعہ کا دن آیا۔ اور میری والدہ مرگئی"

روڈلف :- اوہو یہہ بڑے رنج کی بات ہے"

کلیمنس :- اس عصیک حادثہ کے بعد میں ایک رشتہ دار لیڈی کے پاس رہنے کیواسطے بھیجی گئی۔ اوس نے بغیر اس خیال کے کہ اس چھوٹی عمر میں میری کس قدر احتیاط اوسی چاہئے

میر بدلیں میڈیم رولینڈ کی عزت پیدا کرنیکے لیے بڑی بڑی
وجوہات موجود ہیں۔ اور اس عورت کی مستقل
امیدوں سے مجھے بکا کر دیا۔ پھر مجھے سب معلوم
ہوگیا۔ کہ میری بیچاری ماں نے کس قدر تکالیف
اٹھائی ہیں۔ پہلی دفعہ جو پیرس میں نے میرے والد
کو دیکھا تو یہہ خیال تہا کہ میرا دل ہوٹ پڑیگا۔
وہ مجھے نارمنڈی کو لیجانے کیلئے آیا اور وہاں
ماتم کا ابتدائی زمانہ ہمکو گذارنا تہا۔
اثنائے سفر میں اوس نے بغیر کسی قسم کی تمہید
کے اس طرح پر کہ گویا دنیا میں یہہ ایک قدرتی معاملہ
ہے۔ مجھے بتا دیا کہ میری اور اس کی خاطر میڈیم
رولینڈ نے مہربانی سے ہمارے معاملات کا انتظام
کرنے اور بطور میری سرپرست اور دوست کے
کام کرنیکا وعدہ کیا ہے۔
جب آبیرس میں چونکہ میرے والد کی جاگیر کا نام
ہے ہم پہنچے تو پہلا آدمی جو وہاں ہمکو ملا۔ میڈیم رولینڈ
تہی۔ میری والدہ کے فوت ہونیکے دن سے
وہ یہاں آبسی تہی۔ باوجود اسکی شریفانہ اور مصنوعی
شکل کے اوس کے چہرے سے بری طرح حاصل کی
ہوئی فتح کے آثار ظاہر تہے۔ میں کبھی اوس
طعنہ زن مسرور نگاہ کو جس سے کہ اوس نے میری طرف
دیکھا اور جو یہ کہتی تہی کہ میں یہاں مالک ہوں۔
اور تم مہمان ہو۔ کبھی بہول نہیں سکتی۔ اس امر سے
مجھے ایک تازہ غم ہوا۔ یا تو عقل کی کمی سے اور
نا بے سرمانہ کوتاہ اندیشی سے اوس نے خاص اوس
کمرے پر جو میری والدہ کا تہا قبضہ کر رکھا تہا۔
بے صبری سے میں نے اس ناجائز امر کی اپنے
والد سے شکایت کی۔ اوس نے مجھے سخت
جواب دیا اور یہہ کہدیا کہ اس معاملہ پر خیال کرنا یا حیرت
ظاہر کرنا کسی طرح اچہا نہیں ہے۔ اور اس سے
یہ ظاہر ہوتا تہا کہ گویا وہ مجھے اس امر کا عادی کرنا
چاہتا ہے۔ کہ میں اسٹڈی رولینڈ کو بطور ایک
دوسری ماں کی عزت کروں اور اسی وقعت کی
نگاہ سے دیکھوں۔ میں نے جواب دیا کہ اس حکم
کے مطابق عملدرآمد کرنے سے اوس پاک نام کو
گویا ناپاک کرنا ہوگا۔ گو وہ سخت ناراض ہوتا تہا۔
لیکن میں نے کوئی موقعہ ایسا نہ جانے دیا جسمیں کہ
اپنی دلی نفرت میڈیم رولینڈ کی نسبت میں نے
ظاہر نہ کی۔ اور کئی بار سخت رنجیدگی کی حالت میں والد
نے مجھے اوس عورت کے روبرو برا بہلا بہی کہا۔
اوس نے اس خدا کی طرف سے نیکی کے لئے
بہیجے ہوئے فرشتے کی نسبت میری ناشکر گذاری اور
سرد مہری کی بابت کئی بار ملامت کی۔ ایک دن
میں نے والد سے کہا۔ کہ آپ صرف اپنی ہی نسبت
فکر کیا کریں۔ اس بات پر اس نے میرے ساتھ سخت
سلوک کیا۔ لیکن میڈیم رولینڈ نے ریا اور مکر کے
چاپلوسانہ الفاظ سے میری سفارش کی اور کہا
کہ مہربانی کرکے آپ کلیمن کی طرف سے

خاطر جمع رہیں۔ اور ایک ایسے والدہ کا رنج جسکا ہم سب کو ماتم ہے ایسا قدرتی اور ایسا قابل وقعت ہے۔ کہ آپ کو کلیمنس کے غم کی قدر کرنی چاہئیے اور ناجائز ہمدردی جو اس کے دل میں انکی نسبت اوسپر رحم کرنا چاہئیے۔ میرا باپ میری طرف مخاطب ہو کر اور میڈیم رولینڈ کی طرف اشارہ کر کے بولا۔ کہ کیا تم سنتی ہو۔ کیسی نیکی اور کیسی فیاضی ہے انکی۔ نالائق حرکت کی فوراً میڈیم رولینڈ سے معافی مانگو۔ میں نے میرے والد کو جواب دیا کہ میری پیاری والدہ کی روح آسمانوں پر سے مجھے دیکھتی ہے اور میری باتیں سنتی ہے۔ وہ اپنی اولاد میں اس قسم کے کمینہ پن کو کبھی معاف نہ کریگی۔

نہایت رنج اور افسوس کی حالت میں آنسو بہاتی ہوئی میرے باپ کو میڈیم رولینڈ کے ہمراہ جو سب کے آنسو پونچھنے کے واسطے چھوڑ کر کمرے سے باہر نکل آئی۔

اب حقیقت معاملات کی نسبت جنکا میں اسقدر تفصیل سے ذکر کر رہی ہوں۔ یقین ہے کہ آپ معاف کریں گے۔ کیونکہ یہ صرف حضور پر وہ درست حالات ظاہر کرتے ہیں۔ جس کہ اوس وقت زندگی میں نے بسر کی ہے۔

روڈلف۔ یہ معاملات واقعہ پیش نظر معلوم ہوتے ہیں اور ایسے ہی سچے اور ظلم پیدا کرنیوالے ہیں۔ کتنے ہی خاندانوں میں انکا ذکر ہوا ہے۔ اور یہہ بھی انکا ذکر ہوا ہی کرے گا لیکن یہہ تو کہئیے کہ تمہارے والد نے میڈیم رولینڈ کی ہمسایوں سے کس طرح ملاقات کرائی؟"

کلیمنس۔ "میری اتالیقہ اور انہی دوست کے نام سے اور اس طرح کل لوگ اوس سے ملتے رہے"

روڈلف۔ "تو آپسے یہ دریافت کرنیکی تو کچھ ضرورت نہیں ہے کہ کیا تمہارا والد اسیطرح جدائی کی حالت میں رہا؟"

کلیمنس۔ "سوائے چند ضروری ملاقاتوں کے جنکا ضروریات یا کسی کام کی وجہ سے اتفاق ہوا ہمنے پھر کبھی اُسے نہیں دیکھا۔ میرے باپ نے اپنے خیالات سے مغلوب ہو کر اور میڈیم رولینڈ کے رعب داب میں آکر میری والدہ کی موت پر کا ماتمی لباس اتار دیا۔ ابھی تین ماہ بھی نہیں گذرے تھے۔ اور یہہ عذر کیا کہ سچا ماتم دل کا ماتم ہے۔ اسکی سرد مہری روز بروز میری نسبت بڑھتی گئی اور اسکی بے پرواہی سے مجھے ایک قسم کی آزادی ملگئی۔ جو میری عمر والوں کے لئے کچھ غیر مناسب ہے۔ ناشتے کھانے کے وقت میں اُسے ملتی تھی۔ اور بعد ازاں وہ میڈیم رولینڈ کے ساتھ علیحدگی اختیار کر لیتا تھا۔ اور میڈیم اوسکے خط وکتابت میں بطور منشی کے اوس کا کام دیتی تھی۔ پھر یا تو وہ پیدل اور یا گاڑی پر سوار ہو کر ہوا خوری کو نکل جاتے تھے اور کہانے سے صرف

ایک گھنٹہ پہلے واپس آتے تھے۔ اوس وقت میڈیم
اپنے بناؤ سنگار میں۔ اکثر وقت لگی رہتی تھی اور
سراپا ب ایسا پر تکلف عجب لباس پہنتا تھا۔
جو بوجہ زیادہ ہونے عمر کے اسے ماکل نہ سمجھا تھا
بعض وقت کہا کیے بعدہ ایسے ضروری ضروری
آدمیوں کی ملاقات لیتا تھا جنکو وہ مکان پر آنے سے
منع نہ کرسکتا تھا۔ اور ایسے موقعوں پر دس بجے
تک میڈیم رولینڈ کے ساتھ نرد بازی کھیلتا
رہتا۔ میری ماں کے کمرہ کیطرف لیجانے کے واسطے
اسے اپنا بازو پیش کرتا۔ اور بعد ازاں آرام کرجاتی تھے
اگر میری نسبت پوچھو تو سارا دن میری مرضی
پر منحصر تھا۔ وو ٹٹو سوار ہوکر اور ایک نوکر
ساتھ لیکر نکل جایا کرتی تھی۔ اور یا مکان کے گرد
کے جنگلوں میں پھرا کرتی تھی۔ اور اگر کبھی ایسا
اتفاق ہوجاتا کہ میری طبیعت کھانے کی
طرف مرغوب نہ ہوتی تھی اور میں ٹیبل پر
موجود نہ ہوتی تھی تو کبھی میرے والد نے کچھ بھی
نہیں دریافت کیا تھا۔ اور نہ کبھی حال ہی پوچھا
تھا۔"

رو ڈلف "یہ کتنی بڑی غفلت اور کتنی بڑی
ترک ہے"

کلیمنس "کئی بار اتفاقیہ ہمسایہ کے جنٹلمینوں
میں سے ایک کو میں نے جنگل میں جب
سوار ہوکر جایا کرتی تھی۔ دیکھا اور میں نے آوارہ
گردی ترک کرکے قطعی طور پر ایک باغ میں رہنا
شروع کردیا"

رو ڈلف "اور جب یہ حرایب عورت اکیلی
ہوتی تو اوس وقت تم سے کیا سلوک کرتی تھی"

کلیمنس "حتی الامکان وہ ایسے موقعوں سے
بچایا کرتی تھی۔ لیکن ایک دن اتفاقیہ مجھے اوس
سے تنہائی کا موقع مل گیا۔ تو اوس نے پچھلی شام
جو سخت الفاظ اوسکی نسبت میرے منہ سے
نکلے تھے۔ یاد دلاکر بولا "خبردار رہو۔ میری طاقت کا
مقابلہ نہ کرسکو گی۔ اور نہیں کچل دیا جائیگا"
میں نے سخت آواز سے جواب دیا کہ میڈیم۔ کیا میری
ماں کی طرح۔ افسوس ہے کہ ایم ڈی پولی ڈوری
تمہارے پاس اوس وقت تمکو اتنا یقین دلانیکے
واسطے نہیں ہے کہ تمہارا بدلہ برسوں سے لیا
جائیگا"

رو ڈلف "تو اوس نے یہ خوفناک الفاظ
پولی ڈوری کے سنکر کیا جواب دیا"

کلیمنس "پہلے تو اسکا رنگ بدل گیا پھر اپنے
دل کو قائم کرکے اوس نے غصے کے ساتھ مجھے
یہ دریافت کیا۔ کہ اسکا کیا مطلب ہے۔ میں نے یہ جواب
دیا کہ جب تنہا ہوگی تو اپنے دل سے پوچھو تمہاری
ضمیر تمہیں آگاہ کردیگی۔ اسکے تھوڑے سے ہی عرصہ
بعد ایک ایسے حادثہ کا اتفاق ہوا جسکی نسبت
کہا جاسکتا ہے کہ اوس نے میری صحت کا خاتمہ کردیا

گننے کی تصویروں کے درمیان جنسے ہماری شام کی نشست گاہ کی ایک دیوار آراستہ ہی میری ماں کی تصویر بھی تھی۔ ایک دن مجھے معلوم ہوا کہ یہ تصویر اٹھادی گئی ہے۔ دو ہمسایوں نے ہمارے ساتھ کھانا کھایا تھا۔ اور انمیں سے ایک ایم ڈاروِل ساہوکار تھا۔ جو ہمیشہ میری والدہ کی عزت ہی کرتا رہا تھا۔ جب ہم آرام کے کمرے میں پہنچے میں نے میرے باپ سے پوچھا کہ میری والدہ کی تصویر کیوں اٹھادی گئی ہے۔ میرے والد نے ایک گھبرائی آواز سے جواب دیا کہ اوس تصویر کے دیکھنے سے مجھے نہایت رنج پیدا ہوتا تھا اور ساتھ ہی مجھے یہ بھی اشارہ کیا کہ مہمانوں کی موجودگی میں ایسی بات نہیں پوچھنی چاہئے۔ میں نے باپ سے پوچھا کہ وہ تصویر اب کہاں ہے۔ ایک بے صبرانہ حرکت سے میڈیم رولینڈ کیطرف مخاطب ہوکر اسنے پوچھا۔ کہ وہ تصویر کہاں رکھی ہے۔ میڈیم رولینڈ نے جواب دیا کہ بیکار چیزوں کے کمرے میں۔ اور ساتھ ہی اسکے ایک دھمکی کی نگاہ سے میری طرف دیکھا۔ بدیں توقع کہ مہمانوں کی موجودگی میں اس قسم کی تحقیقات اور دریافت سے میں رک جاؤں گی۔ اوس نے اس خیال میں غلطی کھائی۔ کیونکہ میں نے نہایت غصے سے جواب دیا کہ ہاں میڈیم مجھے خوب معلوم ہے کہ میری ماں کی یادگار تمہارے دل میں درد پیدا کرتی ہے۔ لیکن ایک ایسی عورت کی تصویر جسے کہ مصیبت اور افلاس زدہ ہونیکی حالت میں تمہیں فیاض دلی سے روٹی کھانیکو دی ردّی خانہ میں رکھدینے کیواسطے یہ کوئی کافی وجہ نہیں ہے۔

رُوڈلف نے کہا خوب۔ تمہاری ایسی سرد مہری کی باتوں سے اوسکے دلبر تو خوب صدمہ پہونچتا ہوگا۔"

کلیمنس۔۔۔ "میرے باپنے میری طرف مخاطب ہوکر بولا کہ کیا تم بھول گئی ہو۔ کہ اس لیڈی نے مادری الفت سے تمہاری تعلیم کی ہمیشہ خبر رکھی ہے اور اب بھی رکھتی ہے۔ اور جس قدر کہ عزت اور قدر میں اسکی کرتا ہوں تم اسے بالکل بھول گئی ہو۔ اور چونکہ تم نے خود فراموشی اختیار کی ہے کہ اُسے اجنبی لوگوں کے سامنے برا بھلا کہتی ہو میں تمہیں کہے دیتا ہوں۔ ہاں میں کہتا ہوں کہ ناشکرگذاری کا الزام اوس عورت کے ذمہ آتا ہے جس نے مہربانیوں اور عنایتوں کا لحاظ نہ کرکے ایک ایسے آدمی کو جو عزت اور لحاظ کے قابل ہے اور کسی وقت میں تکلیف اٹھا چکا ہے۔ ملامت کرنا شروع کیا ہے۔ میں نے جواب اسکے میرے والد کو نہایت ادب سے کہا کہ اس معاملہ پر میں آپ سے بحث نہیں کرنا چاہتی۔ اپنی عام دور اندیشی سے کچھ زیادہ غصے میں مشتعل ہوکر میڈیم رولینڈ بولی کہ بیہودہ احسان امور

بتا دو۔ اور یہہ یقین دلانیکے اجازت دو۔ کہ میں
کسی طرح سے تمہاری ماں کی شکر گذار نہیں ہو سکتی اور
اوسکی نسبت سوائے اوس حقارت اور نفرت کے
جو مجہہ سے رکہنی تہی مجہے کچہہ اور یاد ہی نہیں ہے
کیونکہ اس مکان میں اوسکی مرضی سے میں رہنے کو
نہیں آئی تہی۔ میں نے میڈیم کی بات کاٹ کر
یہہ جواب دیا کہ ٹہیرو۔ اگر تمہیں اپنے اوپر رحم نہیں
ہے تو میرے باپ ہی کا لحاظ کرو۔ اور ایسی
شرم کی باتیں منہہ سے نہ نکالو۔ ورنہ مجہے بہی
یہہ رنج آئیگا۔ کہ ایسی بری باتیں منہہ سے نکالنے
کیواسطے میں نے تمہیں کیوں چہیڑا۔"

روڈلف "کیا خوب۔ کیا خوب۔ یہہ تو گویا
اوسکے واسطے ایک موت کا فتوی تہا"

"میڈیم رولینڈ نے اس جہگڑے کو
نہایت مشکل سے ختم کیا۔ یہہ عورت ایک
زور کی چیخ مار کر غشی کی حالت میں ایک کرسی
پر گر گئی۔ یہہ حادثہ نہایت ہی اچہا ہوا۔ اس
معاملہ کے دو شاہدوں نے اس بہانہ سے
کہ گویا وہ مدد کو جاتے ہیں کمرہ کو چہوڑ دیا۔ اور
میں نے بہی ایسا ہی کیا۔ اور میرے باپ
کو میڈیم کے واسطے اوس طرح سے نہایت
متفکر چہوڑ دیا"

روڈلف "جب پہر تمہارے باپ سے
ملاقات ہوئی ہوگی۔ تو وہ نہایت رنجیدہ ہوا ہوگا"

"دوسری صبح وہ میرے
کمرے میں آیا۔ اور مجہہ سے کہنے لگا۔ کہ اس خیال
سے کہ کل جیسے برے بیہودہ جہگڑے پہر واقع نہوں
جو تہی کہ ماں کے دن ختم ہو جائیں گے
میرا ارادہ میڈیم رولینڈ سے شادی کرنیکا ہے
پہر تمکو مجبوراً اپنی ماں کی طرح اوسکی عزت کرنی
پڑے گی۔ کچہہ خاص مخفی معاملات کی وجہہ سے
تمہیں مجہہ سے پہلے شادی کر لینا چاہئے اور
تمہاری ماں کی ملکیت جو قریباً ایک لاکہہ
فرانک کی ہے۔ تمکو دیجائیگی۔ اور آج سے میں
تمہارے واسطے ایک مناسب خاوند تلاش
کرونگا۔ اور مختلف درخواستیں جو تمہارے واسطے
میرے پاس آئی ہیں۔ انہیں سے کسی ایک کو
میں تجویز کروں گا۔ اس گفتگو کے بعد بدستور
سابق کے میں زیادہ تنہا رہنے لگی۔ اور سوائے
کہانے کے وقت کبہی باپ کے میں نہیں ملتی
تہی۔ اور وہ وقت بہی ایک اداسی کی خاموشی
میں گذر جاتا تہا۔ میری زندگی ایسی تنہائی کی اور
خراب تہی کہ میں صرف کسی مناسب شخص کی
منتظر تہی۔ جسکی کہ میرا والد میرے شوہری
کے واسطے تجویز کرے۔ میڈیم رولینڈ نے
میری متوفی ماں کی نسبت برے برے
خیالات کا ظاہر کرنا چہوڑ دیا۔ اور اسکا بدلہ
اسطرح سے مجہے سزا دیکر کہا کہ میری ماں کے

مختلف اسباب پر وہ قابض ہوگئی - اُسکی آرام کرسی - دستکاری کا ڈھانچہ اُسکے علیحدہ کتب خانہ کی کتب - اور وہ چک بھی جو میں نے اُس کے واسطے کاڑھی تھی - اور اُسکے اندر میری والدہ کے نام کے حروف تھے - سب لے لئے - اور اُنہیں ناپاک کر دیا"

دوڈلف "میں خوب سمجھتا ہوں کہ ان اشیا کو حوالے کرنے کے امر نے تمہیں بہت رنج پہنچایا ہوگا"

کلیمنس "- میری مصائب تو بہت سخت اور بڑی ہیں تنہائی کی حالت نے اُنہیں اور بھی مضاعف کر دیا"

دوڈلف "- کیا کوئی ایسا شخص نہیں تھا - جس کو دل کے درد میں سنا سکو"

کلیمنس "- کوئی نہیں - لیکن مجھے ایک شخص کی طرف سے کچھ خیر خواہی کا ثبوت ملا - جس کی مہربانی دلیر بہت تاثیر ہوئی - اور اس تاثیر نے آئندہ زندگی کے واسطے میری آنکھیں کھول دی ہوتیں -

جب میں نے میڈم دولینڈ کو ایسی باتوں سے ستاتا تھا - تو اس معاملہ کے شاہدوں میں سے ایک شخص ایم ڈادول تھا جو ایک قابل سچا شخص تھا - اور میری ماں نے اُس کی بہت مدارات کی تھیں - وہ ایک روم میں جب وہاں مہمان ہوئے تھے والد کے منع کرنے کے بعد کبھی داخل نہ ہوئی تھی - میں نے اتفاق سے ایم ڈادول کو ایک عرصہ سے نہیں دیکھا تھا اور ایک دن جب میں ہوا خوری کر رہی تھی تو اُسے باغ میں اپنی طرف آتے ہوئے دیکھکر میں نہایت متحیر ہوئی - اُس نے نزدیک آکر مجھے کہا - کہ تمہارے باپ کو اپنا یہ لگ جانے سے میں ڈر رہا ہوں - اس خط کو پڑھو - فوراً پھاڑ ڈالو - اسکا مضمون تمہارے واسطے نہایت ہی مفید ہے - یہ کہکر وہ غائب ہوگیا - اس خط میں اُسنے مجھے اطلاع دی تھی کہ مارکوئس ڈی ھادول سے تمہاری شادی کی تجویز ہے - اور یہ نسبت ہر ایک پہلو سے مناسب معلوم ہوتی ہے - اور جو شخص اُسے جانتے ہیں وہ سب متفق الکلمہ اس امر کی تصدیق کرتے ہیں - کہ لارڈ ڈی ھادول میں تمام لطف اوصاف ہیں - اور وہ ایک جوان - دلپسند شکل - اور فنون اور جوہروں میں نہایت ہوشیار اور عقلمند ہے - اور تاہم دو کنبوں نے سکے بعد دیگرے جہاں اُسکا شادی کرنے کا ارادہ تھا - قطعی اس سے انکار کر دیا ہے - اور اگرچہ میں اس انکار کے بواعث نہیں بتا سکتا تو بھی سکوں سے مطلع کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں اور بغیر کسی وہم بازی کے میں ظاہر کرتا ہوں - کہ ان بواعث کا اصول کوئی ایسا نہیں ہے - جس سے لارڈ ڈی ھادول کی کسی قسم کی بُرائی ثابت ہو سکے - وہ خاندان جنکا ذکر ہوا ہے - اُن میں سے ایک تو لارڈ بیوریگارڈ فرانس کے ممبر کی بیٹی ہے - اور دوسری لارڈ ڈڈلی کی ہے - اور آخر کو خط میں ایم ڈادول نے یہ تحریر کیا - کہ میں نے تجکو ان امور سے مطلع کرنا ضروری سمجھا - کیونکہ تمہارا باپ جس کو شادی کر دینے کے لئے سخت فکر ہے - ان امور متذکرہ بالا

پر غور کرنا ہوا معلوم نہیں ہوتا"

ڈولف (چند منٹ سوچکر) ہاں حقیقت میں - مجھے یاد ہے - کہ تمہارے شوہر نے ایک سال کے عرصہ میں ان دو متواتر رشتوں کی بابت لکھا تھا - کہ کس طرح سے کل انتظام کی تکمیل کے بعد یہہ تعلق قطع ہوگئے - اور یہہ بھی ذکر کیا - کہ روپیہ کی نسبت معاملات کے تصفیہ کی وجہ سے صرف یہہ انکار واقع ہوئے -

کلیمنس (ہنسکر) ابھی تھوڑی دیر میں حضور کو سچائی معلوم ہو جائیگی - اُس شخص کا خط پڑھکر میں بھی ویسی ہی متفکر اور متعجب ہوئی - یہہ لارڈ ڈی ہاردول کون ہے - میرے باپ نے کبھی اُسکا ذکر مجھہ سے نہیں کیا - میں نے فضول اس امر کے یاد کرنے میں عرقریزی کی - یہہ نام بھی مجھے یاد نہ آسکا کہ کہیں سنا ہو - اس واقعہ کے بعد جلدی مسڈام دو لینڈ پیرس کو روانہ ہوئی مجھے نہایت حیرت تھی - اُسکا سفر گو ایک ہی ہفتہ کا تھا - تاہم میرے والد کو اس عارضی جدائی سے بھی سخت رنج ہوا - اور ہفتہ کی نسبت وہ زیادہ تندمزاج ہوگیا - اور میری طرف اور بھی سردمہری سے دیکھنے لگا -

ایک دن جو میں نے اسکا حال پوچھا تو اُسنے جواب دیا کہ میں بیمار ہوں - اور میری بیماری یہہ صرف تمہاری ہی وجہ سے ہے" - میں نے پوچھا - کہ کیا میری وجہ سے ہے اُس نے جواب دیا - کہ ہاں یقیناً - تمہیں معلوم ہو - کہ مسڈام دو لینڈ کے ساتھہ رہنے کا میں کس قدر عادی ہوں - اور اس قابل تعریف عورت نے جسے تمنے سخت ناراض کر دیا ہو - مجھے تنہا چھوڑکر تمہاری خاطر سفر اختیار کیا ہے"

مسڈام دو لینڈ کی اسقدر خیرخواہی کے امر نے مجھے فکر میں ڈالدیا - اور یہہ خیال میرے جی میں نہ آیا کہ شاید میری شادی کے متعلق اُسکا سفر ہے - آپ سوچ سکتے ہیں - کہ میرے باپ کو میری آیندہ ماں کے آنے سے کس قدر خوشی ہوئی ہوگی - دوسرے روز اُس نے مجھے بلا بھیجا - میں نے مسڈام کے ساتھہ اُسے تنہا پایا - مجھے دیکھکر وہ بولا کہ میں کچھہ دنوں سے تمہاری شادی کردینے کی فکر میں ہوں - دوسرے مہینہ میں تمہارا ماتم ختم ہو جاویگا - کل مجھے یقین ہے کہ مارکوئس ڈی ہاردول جو ایک جوان دولتمند ممتاز آدمی ہے اور ہر ایک طرح سے تمہیں خوش کرسکتا ہے - یہاں آئیگا - اُس نے تمہیں دیکھہ لیا ہوا ہے - اور تمسے شادی کرنے کا خواہشمند ہے - سب ضروری امور کا تصفیہ ہوچکا ہے - اور یہہ اب صرف تمہاری مرضی پر ہی منحصر ہے - کہ آیندہ چھہ ہفتوں کے پیچھے ہی کیا تم اُس سے شادی کرلوگی - اور اگر اسکے برعکس تم کسی اور خیال سے جو کہ میں ابھی نہیں سوچ سکتا - اس قابل توصیف اور غیر منفعت نسبت سے انکار کردو - میں کسی حالت میں ماتم کے دور ہو جانے کے بعد جلدی تمہاری شادی کردینے کا کبھی ارادہ نہیں ظاہر کرسکتا - اور اس حالت میں تمہیں یہہ جتا دیتا ہوں کہ میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ مکان پر تمہاری موجودگی صرف اُسی صورت میں اچھی سمجھی

جائے گی۔ کہ تم میری عورت کی عزت اور قدر اُسی طرح سے کرو جس کی وہ حقدار ہے اور اسی طرح آیندہ کرنے کا اقرار کرو۔ میں نے باپ کو جواب دیا ہاں میں خوب سمجھتی ہوں۔ میں لارڈ ڈی ھادول کو منظور نہیں کرتی۔ اور تم تو شادی ہی کیا چاہتے ہو تو تمہارے اور مسٹر مر کے واسطے یہ کچھ غیر مناسب نہ ہوگا۔ اگر میں سکرڈ ھارٹ کے مقرہ [illegible] میں دنیا سے کنارہ کش ہو جاؤں۔ میرے باپ نے سرد مہری سے جواب دیا۔ کہ ہرگز نہیں۔

روڈلف "اوہو یہ لڑکی بے رحمی اور اعلے درجے کی کمزوری تھی۔"

کلیمنس "حضور کو یہ معلوم ہے۔ کہ کونسا امر والد کی طرف سے کینہ رکھنے سے مجھ کو روکتا تھا۔ مجھے خیال تھا۔ کہ کسی نہ کسی دن ضرور میرا باپ مسڈم ڈولبنڈ کی نسبت جو اپنا عشق رکھتا ہے سخت نقصان اُٹھائیگا۔ یا شاید ابھی وہ دن آنیوالا ہے۔"

روڈلف "اور کیا تم نے تمہارے باپ سے وہ ذکر نہ کیا جس سے کہ اُس بوڑھے ڈووول نے نہیں مطلع کیا تھا۔ کہ لارڈ ڈی ھادول کی شادی کے معاہدے دوجگہ ہو کر یک لخت ٹوٹ گئے۔"

کلیمنس "ہاں حضور۔ اُس روز میں نے والد سے چند منٹ کے واسطے علیحدہ گفتگو کا موقع مانگا۔ اور لیڈی ڈولبنڈ فوراً کمرے سے باہر چلی گئی۔ میں نے نہایت ہی والد سے کہا۔ کہ آپ نے جو مجھ پر شادی کی ہے۔ مجھے اُس سے کچھ انکار نہیں ہے اور میں اُس کی [illegible]

[illegible] کہ لارڈ ڈی ھادول [illegible] کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ [illegible] جواب دیا کہ مجھے سب اچھی طرح معلوم ہے۔ لین دین کے معاملات میں صفائی نہ ہونے کے سبب سے وہ دونوں نسبتیں ٹوٹ گئیں اور اس امر پر بھی لارڈ ڈی ھادول نے نہایت ہی ملائمت اور نرمی سے کام لیا ہے۔ اگر تمہیں اور کوئی عذر اور اعتراض نہ ہو تو یہ نسبت تو فیصلہ ہو چکی ہوئی ہے۔ اور اب تم اپنے آپ کو کچھ اسودہ سمجھو۔ کیونکہ تمہاری شادی میں سوائے تمہاری خوشی کے اور کوئی امر میرے مدنظر نہیں ہے۔"

روڈلف "اس میں کچھ شبہ نہیں کہ اس نسبت سے مسڈم ڈولبنڈ بہت خوش ہوئی ہوگی۔"

کلیمنس "ہاں حضور۔ نہایت ہی خوش ہوئی اور فی الواقع اُسے نہایت ہی خوشی پیدا ہوئی۔ کیونکہ یہ تو اسی کی تجویز تھی۔ اسی لیڈی نے پہلے پہل یہ خیال میرے باپ کے دل میں پیدا کیا تھا۔ لارڈ ڈی ھادول کی سابق کی نسبتوں کے ٹوٹ جانے کی اُسے خوب خبر تھی اور اصلی بواعث کو جانتی تھی اور یہی اصلی وجہ تھی۔ کہ وہ کیوں اُس کے ساتھ میری شادی کرانے کی در پے تھی۔"

روڈلف "لیکن کس خیال سے۔"

کلیمنس "وہ مجھے ایک سخت عمر بھی کی مصیبت میں مبتلا

کر کے مجھ سے بدلا لینا چاہتی ہیں"
[illegible] لفٹ" [illegible]
[illegible] والدین [illegible] کا دیا تھا
اور اُسکا [illegible] کا [illegible]
کے سبب سے لارڈ ڈی ھادول کی اُمیدیں
منقطع ہوئی ہیں"
روڈلف" اوہو۔ یہ کیسی عجیب سحر تھی۔ لیکن
اسکا پوشیدہ باعث کیا تھا"
لیڈی" میں حضور کو ابھی بتا دوں گی۔ لارڈ
ڈی ھادول برس میں پہنچا۔ اُس کے اطوار
اُسکا دل۔ اُس کی شکل سب سے خوش ہوئی
اُسکی گفتگو اچھی۔ مزاج حلیم اور سلیم۔ گو کسی قدر رنج
میں تھا۔ اُس میں ایک قسم کا اختلاف میں نے پایا
جس نے مجھے فوراً حیران اور خوش کیا۔ وہ اچھا نیک
دل۔ شاہزادوں کی طرح دولتمند عالی خاندان کا تھا۔ تو
بھی اکثر اوقات اُس کے بشرے سے جو عموماً مستقل اور
ثابت قدم معلوم ہوتا تھا۔ کچھ تزلزل کے آثار ٹپکتے تھے۔
گویا کہ وہ اپنے ہی آپ سے ڈرتا ہے۔ اور اس امر سے
میں بہت ہی محظوظ ہوئی۔ ایک خوشی سے بھری
ہوئی مہربانی جس سے کہ وہ اکثر ایک بوڑھی نوکرانی سے
سلوک کرتا تھا۔ نہایت خوش ہوئی۔ اور یہ نوکرانی بچپن
ہی سے اُس کے ساتھ رہا تھا۔ اور اُسی کو فقط اُس نے
اسے پاس رہنے کی اجازت دے رکھی تھی۔ آنے کے
کچھ ہی عرصہ بعد لارڈ ڈی ھادول اسے گھر میں
دور دور تک رہا۔ میرے والد نے اُس سے ملاقات
کرنی چاہی۔ لیکن اُس کے نوکر اس وجہ سے ملاقی ہونے
سے انکار کرتے تھے کہ لارڈ کو ایسا سخت درد سر ہے۔
کہ وہ کسی سے ملاقات نہیں کر سکتا۔ جب لارڈ اپنے
کمرے سے نکلا تو مجھے نہایت ہی زرد اُسکا رنگ نظر آیا۔
اور چہرہ بالکل متغیر تھا اور آخر کو جب اس عارضی بیماری
کا اُس کے روبرو نام لیا جاتا تھا۔ تو وہ نہایت بے چینی
اور رنج ظاہر کرتا تھا۔ جب لارڈ مذکور سے میری راہ و
رسم بڑھ گئی۔ تو میں نے اور صاف اُس میں باتیں
جنہوں نے اُس کی نسبت میری ہمدردی کو زیادہ کر دیا
اُس کے پاس خوشحال ہونے کے اسقدر وجوہات تھے
کہ جس شائستگی کے ساتھ وہ ان فوائد کے حظ اُٹھاتا تھا
میں نہایت ہی خوش ہوئی۔ ہماری شادی کا دن
جو کہ مقرر ہو چکا تھا۔ وہ میری ادنے سے ادنے تجاویز
کی بھی جو میں اپنی آئندہ زندگی کے واسطے کرتی تھی
تائید کرتا تھا۔ اور اگر کسی وقت اُس سے رنج کی بات
کی نسبت دریافت کیا جاتا تو وہ اپنے والدین کا ذکر کرتا
تھا اور کہتا تھا۔ کہ وہ مجکو میری حسب خواہش و مرضی
کتخدا شدہ اگر دیکھتے تو نہایت ہی فخر کرتے اور اس قدر
خوش ہوتے کہ میں خود ایسی فخر کی باتوں کو تسلیم کرنے سے
انکار نہ کر سکتا۔ میرے والد اور مسٹر م ڈولینل کے
ساتھ جن حالات سے میں رہتی تھی اُس نے اُنکا قیاس
کیا اور متقدم الذکر میری قریب آنے والی شادی سے
نہایت خوش تھی۔ کیونکہ اُس کے ساتھ اُس کی بھی

شادی ہونے والی تھی - اور پھر نہایت مہربان ہوگئی تھی - بعض گفتگوؤں میں لارڈ مذکور نے نہایت عمدہ خیالات سے اسبات کا اشارہ کیا - کہ وہ مجھے پچھلے مصائب کے سبب سے جو میں نے برداشت کی ہیں زیادہ پیار کرتا ہے - جب اس امر کا ذکر ہو رہا تھا تو میں نے یہہ اپنا فرض سمجھا کہ اپنے والد کو دوبارہ شادی کرنے کے ارادے کو اُس پر ظاہر کردوں اور جب میں اپنی دولت کا جو حصے میں آنے والی تھی اُس سے ذکر کرتی تھی تو وہ مجھے اسبات پر توجہ دینے سے منع کرتا تھا - اور میری دولت لینے میں اُس نے اپنی کامل بےغرضی ظاہر کردی - میں سوائے اسکی اور کچھ نہ کہہ سکی - کہ جن جائدادوں نے کہ قرار یافتہ نسبت کو منقطع کردیا ہے - اُنہوں نے لارڈ ڈی ھارول جیسے فیاض اور سلیم الطبع آدمی کے ساتھہ معاملت میں بےوقوفی یا کمینہ پن سے کام لیا ہے "

روڈلف "میں نے بھی ہمیشہ یہی حالات اُسکے دیکھے ہیں - اور ہمیشہ اُسے فیاض دلی - جانثاری - اور ملایمت طبع سے بھرا ہوا پایا ہے - کیا تمنے کبھی اوس سے سالوں کی شادیوں کی نسبت مایوسی کا ذکر نہ کیا -

کلیمنس - میں حضور کے روبرو تسلیم کرتی ہوں کہ اسکو ذی شعور اور مہربان دیکھکر کئی بار یہہ سوال میرے منہ تک آیا - لیکن اُسکی صاف دلی اور مہربانی کو مجروح کرنے کے ڈر نے اکثر اس امر پر گفتگو کرنے سے روکا ہے - جونہی کہ شادی کا دن نزدیک آگیا لارڈ ڈی ھارول کا چہرہ زیادہ بشاش اور خوش معلوم ہوا - لیکن دو تین دفعہ گہرے غم سے مغلوب اُسکو میں نے پایا - خصوصاً ایک دن - اُس نے اپنی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی میرے چہرہ پر لگائیں - اور وہ ایسا مضطرب معلوم ہوا کہ کہا جاسکتا ہے کہ اُس کی مرضی ہے - لیکن کسی ضروری راز کو وہ مجھپر عیاں کرنے کی جرأت نہیں کرتا - پچھلی دونوں ٹوٹی ہوئی نسبتوں کا خیال میرے دل میں آیا - اور میں تسلیم کرتی ہوں کہ مجھے کچھ خوف معلوم ہوا - ایک خفیہ شبہ نے مجھے مطلع کردیا - کہ میری عمر بھر کی خوشی بےحد معلوم ہوتی ہے اور شاید کہ ہمیشہ کے واسطے خطرناک - لیکن پھر مجھے باپ کے گھر سے نکلنے کی اسقدر فکر تھی - کہ میں نے سب خوف و خطر کو دور کردیا "

روڈلف "کیا لارڈ ڈی ھارول نے کسی امر کا تم سے ذکر نہ کیا "

کلیمنس - جب کبھی میں نے اوس سے اس رنج کا باعث پوچھا تو اُس نے یہی جواب دیا - کہ کچھہ نہیں - مجھے معاف کرو - میں ایک رنج کی طرح میں خوش ہوں - یہہ لفظ جو ایک نرم آواز سے بولے جاتے تھے تو مجھے کچھ اطمینان ہوجاتا تھا اور میں ایک ایسے تاریک وقت میں کہ لارڈ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی ہوتی تھیں گذشتہ شادیوں کو یاد کراکے کیوں بےرحم بنتی - میری شادی پر چند قریبی رشتہ دار بھی بلائے گئے تھے - اور تاریخ معینہ سے چند روز پہلے ایم ڈی لوسینی اور ایم ڈی سینٹ ریمی جو معاہدہ شادی کے شاہد لارڈ

ڈی ھاروِل کی جانب سے تھے۔ افسوس ہم
آپہونچے۔ رسوم و رواج کے ادا ہونے کے بعد جلدی ہی
ہم پیرس کو روانہ ہو گئے۔ لارڈ ڈی ھاروِل کی طرف
سے میرے دل میں کوئی الفت پیدا نہیں ہوئی تھی
لیکن میرا دل اُس سے کچھ محظوظ ہوا تھا اور چال چلن اُنکی
کچھ قدر میرے نزدیک پیدا کر دی۔ لیکن اس خطرے میں
ڈالنے والی شادی کے بعد کے واقعات کی وجہ ایک اور
نہایت نازک خیال نے سبب اُس سے میرا ارادہ لگاؤ کر دیا
ہوا۔ ہماری شادی ہو گئی۔ یہہ لفظ بولکر لیڈی ڈی
ھاروِل کے چہرہ کا رنگ متغیر ہو گیا اور تھوڑی دیر کے
واسطے یہہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ گویا اُس کے ہوش اُڑ گئے آخر
ذرا ٹھہرکر اُس نے پھر بولنا شروع کیا) شادی ہو جانے
کے بعد ماں نے مجھے گلے لگایا اور اُسی طرح سے مسٹر م
دولننٹ نے بھی۔

ایک بڑے مجمع میں اس بارہ ظاہرداری کے سامنے میں
اسے آپ کو بچا نہ سکی اور لیڈی نے اپنے سفید ہاتھ سے
میرا ہاتھ دبایا اور میٹھی نحر کی آواز سے میرے کان میں یہہ
لفظ۔ کہ اُسی عین خوشی کی وقت میں مجھے یاد کیا کہو
کیونکہ میں نے تمہاری شادی کرائی ہے" بولی۔ ان الفاظ
کو میں مرتے دم تک نہ بھولوں گی۔ افسوس۔ کہ پورا
مطلب ان الفاظ کا میں اُس وقت نہ سمجھ سکی اور نتیجے
ہماری شادی ہوئی اور جلدی ہم دونو۔ میری نوکرانی اور
لارڈ کے ضعیف العمر نوکر کو ساتھ لیکر گاڑی میں سوار ہوئے
اور اسی جلدی سفر کیا کہ رات کو ۱۰ بجے پیرس پہونچ گئے۔

لارڈ ڈی ھاروِل کی خاموشی اور رنج سے بیں نتیجہ
نو ہو گئی ہوئی۔ اگر مجھے یہہ معلوم نہ ہوتا۔ کہ وہ ایک رنج
آمیز خوشی میں رہتا ہے۔ اگر میری نسبت پوچھو تو مجھے سخت
رنج ہوا۔ کیونکہ میں پیرس کو اپنی والدہ کے انتقال کے بعد
پہلی ہی دفعہ اب واپس آئی تھی۔ اور اب میں اسی
شوہر کے ساتھ جس سے کہ مجھے پہلے سے ہی فقط رسم تھی بھی
اور جس نے کہ صرف ایک پچھلی شام ہی میرے ساتھ
بڑی سنجیدگی کے ساتھ گفتگو کی تھی۔ ۔ پیرس میں
داخل ہوئی تھی۔

عورتوں کو شادی کے بعد شوہروں کی
ساتھ یک لخت طرز و اطوار کے تبدیل سے جو ڈر پیدا ہوتا ہے
اُسکی طرف شاید بہت کم خیال جاتا ہے۔ کیونکہ شوہر یہ
نہیں سمجھتے کہ دلہن چند ہی گھنٹوں میں جوان عورتوں کی
کی کُسمسی اور بزدلی کو نہیں بھول سکتیں۔ مجھے اس سے زیادہ
بڑی رسم اور کوئی نہ معلوم ہوئی۔ کہ دلہن کو رسوم و رواج
شادی کے ادا ہونے کے بعد بہت جلدی اس طرح سے
لیجاتے ہیں۔ گویا وہ ایک شکار ہے۔ حالانکہ یہہ معلوم ہوتا
ہے۔ کہ شادی ایسے امور کی محافظ ہے جس سے کہ مرد و شوہر میں
الفت اور محبت پیدا ہو۔ حضور خیال کر سکتے ہیں
کہ میرے دل میں کس قدر ڈر اور کیا خطرہ تھا۔ جب میں
پیرس میں داخل ہوئی اور یہہ وہ شہر تھا جہاں میں نے
اپنی ماں کو ایک سال کا عرصہ ہوا ہمیشہ کی جدائی کیلئے کھویا
تھا۔ ہم ڈی ھاروِل کے مکان پر پہونچے۔ دا سع جب
بر لیڈی کی گھبراہٹ دو چند ہو گئی اور گال آگ بھبوکا

ہوگئے - اور ایک جانکنی کی آواز میں وہ بولی ، ہاں حضور
کے روبرو مجھکو کل باتوں کا ذکر کرنا چاہیئے - اور سارا ہوا واقعات
بیان کردینا چاہئیں - ورنہ میں حضور کی نگاہ میں ذلیل
وخوار ٹھیروں گی -

ہاں - پھر ایک کمرہ میں جو میرے لئے مقرر کیا تھا مجھ لے گئے
اور وہاں تنہا مجھ چھوڑ دیا گیا - ایک گھنٹے کے عرصے میں
لارڈ ڈڈلی جادول میرے ساتھ شامل ہوگیا - باوجود
اسکے مہربانی کرنے کے معاہدوں کے میں ڈرتے ہی مرگئی
ہوئی - میں خوف سے ادھموئی سی ہوگئی - ملکیں میں اسی
کی تھی اور یہ ضروری تھا - کہ میں راضی نہ مینا ہو جاؤں
فوراً میرے خاوند نے میرا ہاتھ ایک خوف ناک حنجر مار کر اس
طرح سے پکڑا کہ گویا اسے توڑ ڈالیگا - میں نے اسکی گرفت سے
اپنا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی اور رحم کرنے کے واسطے
منت وزاری کی - اسکو بالکل نہ سنا - اسکے چہرے پر سخت
بل پڑے ہوئے تھے - اس کی آنکھیں چشم خانہ میں اس
تیزی سے پھرتی تھیں کہ مجھکو ڈر معلوم ہوتا تھا - اس کا منہ
پھٹا ہوا اور خون آلود کف سے بھرا ہوا تھا - اور میرا ہاتھ اسی
طرح اسکے قبضہ میں تھا - میں نے پھر ایک بار سانہ کوشش
کی اور آخر کو اسکی سخت انگلیوں نے گرفت چھوڑ دی - اور
میں کرسی پر نیم جان گرگئی - اور لارڈ ڈڈلی جادول ایسی
خطرناک حالت کے جوش میں ہاتھ پاؤں مار رہا تھا - یہ میری
شادی کی پہلی رات تھی - اور یہی مسٹر ڈولسڈ کا
بدلا تھا "

ڈوڈلف (ایک نہایت ہمدردی کی آواز میں) " مسز
عورت - میں یہ سمجھتا ہوں - تمہارے خاوند کو مرگی
کی بیماری ہے - اور یہ فی الواقع بڑے خطرے کی بات ہے "

کلملس (ایک کانپتی ہوئی اور جان کنی کی آواز میں)
" صرف اتنا ہی نہیں ہوا - اس ہلاک کرنے والی رات پر
خدا کی لعنت ہو - میری لڑکی - میری عزیزہ کو بھی
یہ ناپاک بیماری متعدی ہوکر ہوچکی ہے "

ڈوڈلف " تمہاری لڑکی - اوہو - بیچاری کیسی بیمار
اور کیسی کمزور ہے "

کلملس " یہ بیماری اسکو باپ ہی کی طرف سے پہنچی
ہے - اور اطبا اسے لاعلاج ٹھیراتے ہیں - کیونکہ یہ
متعدی ہے "

اس غم سے بھرے ہوئے فسانے کے بیان سے لیڈی
کی طبیعت پر اسقدر اثر پیدا ہوا - کہ وہ اور لفظ اپنے منہ سے
نہ نکال سکی اور اپنے چہرے کو دونوں ہاتھوں سے ڈھانپ لیا
ڈوڈلف بھی ہکا بکا رہگیا اور اس شادی کی رات کے
خوفناک واقعات سے اسکا دل سخت متفکر ہوگیا - اس نے
اپنے دل میں خیال کیا - کہ یہ لیڈی جو ایک ایسے شہر میں
آنے سے جس میں کہ اس نے اپنی ماں سے جدائی ابدی
حاصل کی اور اس اجنبی مکان میں ایک ایسے آدمی کے
ساتھ آئی جس کی نسبت وہ دل میں وقعت اور قدر
رکھتی تھی - گو الفت نہیں - وہ الفت جو کہ سب جوشی
کے ساتھ مشوش اور مخمور کردیتی ہے اور سچی ناہی الفت کی
ترنگ میں عورت کے دل سے اسکی پاک نسوانیت کو بہلا
دیتی ہے -

نہیں نہیں اسکے برعکس - بیچاری کلیمنس - ڈری سہمی بیٹھی
ہوئی - اُداس - خوف زدہ - گھبرائے ہوئے دل - بہتی
ہوئی آنسوؤں کے ساتھ وہاں پہونچی - اُس نے اسی
وقت کیلئے نہ ضرورت کے لئے جان کو خطرہ میں ڈالا -
اور پھر بجائے اسکے کہ اُس خوشی کے عوض جسکا وہ باعث
ہوئی تشکر - پیار اور ملائمت کے لفظ اُس سے بولے
جائیں - اُس نے اپنے ماموں میں ایک بے حواس تڑپتا
ہوا - مُنہ سے کف نکالتا ہوا - چیختا ہوا اور ایک سخت
لاعلاج متعدی بیماری میں مبتلا آدمی لوٹتا ہوا پایا - بیچاری
چھوٹی معصوم غریب لڑکی بھی اپنی پیدائش سے ہی
اُسی عارضے میں مبتلا ہے - ان دل دُکھانے والی
رنج کی باتوں نے روڈلف کے دل میں مسلسل خیالات
پیدا کر دئیے - اور دل میں کہنے لگا - کہ دُنیا کا یہہ قاعدہ
ہے کہ ایک بیچاری بے گناہ شریف اور قابل قدر لڑکی
ایک ہلاک کرنے والے ویب میں مفسد کا تعلق ایک ایسے
آدمی سے ہوا جو ایک خوفناک بیماری میں مبتلا ہے -
خوفناک کیا - نسلاً بعد نسل ہلاک کرنے والی اور اُسی بیماری
میں اُس کی لڑکی مبتلا ہوئی - بدقسمت عورت جس نے
اس خوفناک بیماری کو دیکھا اُسکا کیا علاج کر سکتی ہے - کوئی
نہیں - کوئی نہیں سوائے اسکے وہ تکلیف اُٹھائے - روئے
اور اُسکے ڈر اور خطرے کا مقابلہ کرے - کوئی نہیں سوائے
اسکے کہ ہمیشہ کی جاں کنی اور ڈر میں اپنے دن کاٹے -
کوئی نہیں سوائے اسکے کہ جس مصیبت اور رنج میں وہ مبتلا
کی گئی ہے اُس میں راضی رہے - حیوان انسان پر
شرف رکھتے ہیں کیونکہ اُنکی خبرگیری اچھی طرح ہوتی ہے اُس
پر قربان کرنے کی کوشش کیجاتی ہے اُنکی ہر طرح حفاظت ہوتی
ہے - اور فرمانبردار جو اُنکے واسطے لی جاتی ہیں - ایک حیوان
جرندہ - اگر اُس حیوان میں کسی قسم کی حد کے بعد بدنظمی پیدا
ہوجائے تو پھر فروخت نہیں ہو سکتا - اگر کسی آدمی کو
ایک لنگڑے اعصاب ورم والے کھانسی والے گھوڑے پر
سوار ہونے کے واسطے مجبور کیا جائے - تو کس قدر وہ اسے
بد رنگ معیوب اور بُرا اُسے سمجھے گا - ہاں وہ تو ایک مجرم
ایک نہایت بے شرمی کی بات ایک نہایت قبیح امر ہوتا ہے
ہاں یہہ سمجھو کہ کیا نتیجہ نکلے - اگر عمر بھر ایک کھانسنے والا ٹھوکر
ایک گرجنے والا گھوڑا - ایک بالکل لنگڑا گدھا رکھنا پڑے -
کل انسانوں کیلئے کس قدر خوفناک نتائج اس سے پیدا ہوں
اس وجہ سے ایسی حالتوں میں - معاہدے جنکے خرید
فروخت کے سب بالائے طاق دھر دئیے جاتے ہیں - وہ
مطلق اختیار والا والوں سب کئے ہوئے کاموں کو کالعدم
کر دیتا ہے - اب یہہ سوال ایک ایسے مخلوق کی نسبت
پیدا ہوتا ہے - جو بالکل خالق کی شکل پر بنا ہے - اور پھر
ایک ایسی معصوم نیک دل لڑکی کی نسبت جس نے کہ
آدمی کی عزت پر بھروسہ کرکے اُس سے شادی کر لی -
اور پھر اپنے آپ کو صرع میں مبتلا شخص کی جو ایک
ایسی بیماری میں گرفتار ہے - جیسے کہ اخلاقی اور جسمانی
کام پورے نہیں ہو سکتے - ایک ایسا مرض جو خاندان
میں لعنت اور بد انتظامی پھیلا دے - ایک خوفناک بیماری
کا اعادہ کرنگے کہ نسلوں کو مبتلا کرے - صحبت میں پایا - اور پھر

پھر یہ قانون مرے ہوئے جوانوں کے لئے اتنا تنگ دل ایسا
کاہل بے قدرت والا - کہ ایک داغدار گھوڑے کو کام میں
لانے سے خوش نہیں ہوتا - یہ قانون ایک ناخوش لڑکی کو
جو ایک ایسی شادی کا شکار ہوئی ہے نسبت سے تفریق
کرنے سے پرہیز کرتا ہے - شادی کے معاہدے اعمال نفرین
ہیں - اور اُنکا توڑنا گویا خدا اور انسان دونوں کا مجرم بنانا ہے
انسان بعض اوقات نہایت معیوب اور نہایت مکروہ
غرور کی خودستائی ظاہر کرتا ہے - اور حیوانات سے بھی
اپنے آپ کو ادنے سمجھتا ہے کہ جو دوائیاں حیوانوں کے
واسطے جائز رکھتا ہے - اپنے لئے اُن سے انکار کرتا ہے
اور خوفناک بیماریوں کو انسانی اور الٰہی قانونوں کی بنا کی
زیر حکم رکھنے سے اپنے پر اصرار کر لیتا ہے - انہیں مستقل
اور مقدس کر دیتا ہے"

روڈلف نے لارڈ ڈی ہاردول کو بہت متفکر دیکھ کر
یہ ارادہ کیا - کہ کلمنس کے سامنے اُس کے لئے کچھ عذر
پیش کرنے کی کوشش کرے - اگرچہ کلمنس کے افسوسناک
واقعات سننے کے بعد وہ یہ امر چھپا نہ سکا کہ مارکوئس کے
ہمیشہ کے واسطے اُسکی الفت کو ترک کر دیا ہے - سوچتے
سوچتے روڈلف نے اپنے دل میں کہا - کہ فرض کرو میں
میں نے اپنے آپ کو ایک ایسی شادی سے بیگانہ بنا لیا ہے
جس کو میں پیار کرتا ہوں اور جو شاید ایک حصہ الفت
مجھ سے بھی رکھتی ہے - ایک بڑے بے وقوف کے واسطے
جس کو وہ بے منصب رتبہ کچھ بھی تھی - اُس نے بالو ہمدردی
اور پاس رحم کے سبب اپنی عزت کیا بلکہ زندگی کو تباہ کر دیا ہو
اگر بچائے سنگ نہ تھے کہ میں نے محبت کی ہوتی - عزت کی
نگاہ سے دیکھا ہوتا - تو بھی حالت ایسی ہوتی - کہ کسی
قسم کے اتہام سے اُسکی آبرو کو ٹھیس نہ لگتا - اُس کے شوہر کے
دل میں کبھی شبہات نہ پیدا ہوتے اور بات ایک امر جائز میں
داخل ہوتی جیسے گذشتے مگر اُسکا دارومدار ہے اور
اسکی سبب یہ ڈر ہے کہ جسقدر اُسکا حق ہے شاید نشانہ وہ بنادہ
ناتجربہ کار نکلے - اور یہ بھی کون جانتا ہے - کہ ان خطروں کے
برخلاف جس کی لیڈی پڑی ہوئی ہے - اُسکا دل ہمیشہ
ہی آزاد رہے - اسوقت سے شوہر کے ساتھ اُسکی صفائی
رہنا بالکل ناممکن ہے - اس جوان خوبصورت - حسین
مصیبت زدہ لوگوں کے ساتھ ہمدردی کرنے والی لیڈی
کا رستہ کس قدر مصائب اور کمین گاہوں سے بھرا ہوا ہے -
اور لارڈ ڈی ہاردول کو کسقدر غم اور افسوس لاحق
ہوگی - اپنی عورت کا رشک کرنے والا جس نے شادی
کی پہلی خوفناک رات میں اسقدر رعب اور ڈر اپنی عورت
کے دل میں پیدا کر دیا - اب کس طرح اُسے دور کر سکتا ہے
یہ کس بد قسمت بے واقعات کا ذکر کرنے سے کلمنس
کا یہ حال ہوا - کہ ہاتھوں سر دھرے ہوئے آنکھیں
آنسوؤں سے بھری ہوئی اور چہرہ زرد اپنے آپ کو
روڈلف کی نگاہ سے بچانے کی کوشش کر رہی تھی - دیر تک
خاموش رہکر اب روڈلف نے پھر بولنا شروع کیا -
روڈلف "- لارڈ ڈی ہاردول کی غمگینی کی وجہ
اب میں سمجھتا ہوں - ابھی تک اس غم کی وجہ میں نہ سمجھ
سکا تھا - اب میں خوب سمجھ گیا"

کلیمنس: "نہیں حضور۔ غم کیسا۔ بلکہ ندامت کہیئے جو کچھ اسے حاصل ہوئی ہوگی۔ کیونکہ کبھی جرم کی اس طرح آزادی سے تجویز نہیں ہوئی تھی۔"

روڈلف: "یہ کیا جرم ہے؟"

کلیمنس: "اور یہ جرم نہیں تو کیا ہے۔ کیونکہ نا قابل تفریق معاہدوں سے اُس نے ایک ایسی لڑکی سے جو اُسکی عزت پر بھروسہ رکھتی تھی شادی کی۔ حالانکہ وہ جانتا تھا۔ کہ اُسے ایک خوفناک اور نہایت سخت بیماری بُری طرح سے لگی ہے۔ اگر جرم نہیں ہے تو پھر یہ کیا ہے کہ ایک بدنصیب لڑکی کو بھی اسی قسم کی مصائب میں مبتلا کر دیا۔ ایم ڈی ہارول کو اس طرح سے دو شکار کرنے پر کس نے مجبور کیا تھا۔ ایک اندھی۔ بے وقوفانہ خواہش نے۔ نہیں میری دولت میرا خاندانی ہونا۔ میرا وجود اُسکی مذاق کے مطابق تھا۔ وہ ایک مذاق کے موافق عورت کرنا چاہتا تھا۔ کیونکہ وہ بے شمار مجردی کی زندگی سے تھکا ہوا تھا۔"

روڈلف: "تم اُس کم پر کچھ رحم تو کرو۔"

لیڈی: "کیا رحم۔ کون رحم کا مستحق ہے۔ سوائے میری لڑکی کے۔ اس بدشگون شادی کا ایک مصیبت زدہ شکار۔ میں نے کس طرح سے رات اور دن اُسکے پاس بسر کئے ہیں اور اُسکو تکالیف میں مبتلا دیکھکر کس طرح سے میری آنکھوں سے لہو کے آنسو ٹپکے ہیں۔"

روڈلف: "اُسکے باپ کو بھی تو بہی سخت تکالیف ہیں۔"

کلیمنس: "اُس کے باپ نے ہی تو جیسی میں اُسے مبتلا کر دیا ہے۔ اور اُسکی زندگی برباد کر دی۔ کیونکہ اگر وہ جوان بھی ہوئی تو کبھی شادی نہ کرنے کی وجہ سے اُسے ایک غم کی اور تنہائی کی زندگی بسر کرنی پڑیگی۔ نہیں۔ میری یہ بالکل خواہش نہیں ہے کہ جس طرح سے میں اُس کے لئے روتی ہوں اُسے اپنی اولاد کے لئے ہمیشہ روتے رہنے کے خطرے میں ڈالوں۔

اُسکے باپ کے فریب دھوکے سے میں نے بہت تکلیف اُٹھائی ہے۔ کیونکہ اُس نے شادی کرنے سے مجھے بھی ایک ایسی ہی مصیبت میں ڈالدیا۔"

روڈلف (تھوڑی دیر سوچکر) "تم درستی پر ہو۔ یہ تمہاری سوتیلی ماں کا بدلہ ہے۔ شاید وہ وقت بھی آجائے۔ جب تم اُس سے بدلہ لے سکو۔"

لیڈی (روڈلف کی طرز گفتگو سے حیران ہوکر) "حضور کیا فرماتے ہیں؟"

روڈلف (ایسے زور سے کہ لیڈی اور بھی متحیر ہوئی) "میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ کہ بدمعاش لوگوں کو انکے جرائم کی سزا نہ ملی ہو۔ اُنکے جرائم کے واسطے اُنہیں سخت سزائیں ملتی ہیں۔ لیکن یہ تو کہو کہ اس ناخوش رات کے بعد تمہارے خاوند نے تمسے کیا کہا؟"

کلیمنس: "اُس نے کھلم کھلا کہدیا کہ وہ لڑکیاں جنسے میں نے شادی کرنے کی تجویز کی تھی۔ اُنہیں اس مرض کی خبر ہوگئی اور ہر ایک بطور سند وقت ملتوی رکھی گئی۔ اس طرح سے دو بار مایوس ہوکر اُسے تبدیلی پیدا ہوگئی۔

او ہو۔ یہی نکتا۔ ایسا ہی آدمی ہوتا ہے۔ جسے دنیا
جنٹلمین اور عزت دار کہتی ہے“

ڈوڈلف:۔ ”تم حد سے زیادہ تنگ دل رہی ہو۔ اب بہت
بے رحم ہو گئی ہو“

کلیمنس:۔ ”میں بے رحم ہوں اسوجہ سے کہ سرجی کے ساتھ
مجھے دھوکا دیا گیا ہے“

لارڈ ڈی ہارول:۔ ”مجھے جانتا تھا۔ کہ رحیم الطبع ہوں
اس لئے ہر ایک امر کا مجھ سے اظہار کیوں نہ کر دیا۔ اور کیوں
اسے آپ کو میری فیاض دلی اور مہربانی پر نہ چھوڑا“

ڈوڈلف:۔ ”شاید میں نے انکار کر دیا ہوتا“

کلیمنس:۔ ”حضور آپ کے الفاظ ہی اسے مجرم ٹھہراتی
ہیں۔ اگر واقعی اس کے دل میں یہہ ڈر تھا۔ تو اس کے
چال چلن میں بہت بڑی دغابازی ثابت ہوتی ہے“

ڈوڈلف:۔ ”لیکن اگر اسکو تم سے الفت ہوتی۔ تو“

کلیمنس:۔ ”اگر اسکو مجھ سے پیار ہوتا تو کیا اپنی خودغرضی پر
قربانی کر دیا ہوتا۔ یا خدا۔ اسوقت میری حالت ایسی
بری تھی۔ اور والدین کے گھر سے نکلنے کی مجھے اتنی بڑی
خواہش تھی۔ کہ اگر وہ صفائی دل کے ساتھ مجھ سے گفتگو
کرتا۔ تو اس کے خوفناک حالات اور اس بھائی پر جس کا
اس کی خوفناک ہلاک کرنے والی قسمت نے اسکے لئے
چھوڑ دیا ہے۔ مجھے ضرور رحم آتا۔ ہاں اسکو ایسا خوش
اور ایسا ہوشیار دیکھکر مجھے اس کی شادی کو نامنظور
کرنے کی کبھی جرأت ہوتی۔ اور اگر اس طرح مقدس مسیح کے
ساتھ میں نے اس سے آسودہ زندگی بسر کرنے کا اقرار کیا
ہوتا۔ تو میں اپنی قول و قسم پر قائم رہتی۔ لیکن پہلے تو
اتنا اعتبار پیدا کرکے میری طرف سے رحم اور وقعت کی
نظر سے دیکھا جانے کی خواہش رکھنا۔ اور پھر مجھے عورت
بنا کر اس رحم کو اپنا فرض ٹھہرانا ایک ایسے آدمی کے لئے جسنے
ایک دفعہ عزت کی شکل میں اپنے فرائض کو توڑ دیا ہو سوتھی
اور کمینہ پن ہے۔ اب حضور میری زندگی اور اس بڑے
وقت کو جس میں میں پڑی ہوں انصاف کی نظر سے دیکھیئے۔
مجھے لارڈ ڈی ہارول کی عزت پر بھروسہ اور اعتبار
تھا۔ اور اس نے نہایت کمینہ پن سے مجھے دھوکا دیا ہے۔ اسکی
رنج۔ اور اسکی سلامت طبع سے میں خوش ہوئی تھی۔ اور یہہ
رنج جس کی وجہ سے اس نے عمدہ خیالات بنائے تھے
صرف اس وجہ سے تھا کہ وہ ایک لاعلاج بیماری میں مبتلا
تھا“

ڈوڈلف:۔ ”پھر بھی۔ گو وہ تمہارے نزدیک ایک گناہ
نہیں بلکہ جرم ہے۔ تاہم اسکی مصائب اور تکالیف کو دیکھکر
تمہیں رحم آنا چاہئے۔ کیونکہ تمہارا دل شریف اور فیاض
ہے“

کلیمنس:۔ ”کیا میں ان تکالیف کو دور کر سکتی ہوں۔ کیا
وہ میری آواز کا اعتبار کر سکتا ہے۔ کیا وہ میری غم سے
بھری ہوئی نگاہوں کو دیکھکر کچھ جواب دے سکتا ہے۔ ہرگز
نہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ یہہ دوران صرع کسقدر خوفناک ہے
اسوقت آدمی ایک وحشیانہ بدی سے مغلوب ہو جاتا ہے۔ کچھ
دیکھتا نہیں۔ کچھ سنتا نہیں۔ کچھ محسوس نہیں کرتا۔ اور جب اس
دیوانگی سے آدمی کو ہوش آتا ہے۔ تو غصہ والا اور چڑچڑا

ہو جاتا ہے۔ جب میری لڑکی پر اس بیماری کا عود ہوتا ہے تو میں سوائے غم و رنج کھانے کے اور کیا کر سکتی ہوں۔ میرا دل پھٹا جاتا ہے۔ اور میں اُسکے چھوٹے ہاتھوں کو جو اس دوران کیوجہ مڑ جاتے ہیں اور بل کھاتے ہیں چومتی اور آنسو بہا بہا کر انہیں تر بتر کر دیتی ہوں۔ وہ میری لڑکی ہے اور اکلوتی لڑکی جب اس طرح تکلیف میں ہوتے میں دیکھتی ہوں تو نہایت درد اور رنج سے ان مصائب میں انہیں مبتلا کرنے والے پر لعنت بھیجتی ہوں۔ جب لڑکی پر سے دوران کی حالت دور ہو جاتی ہے۔ تو خاوند پر میرا غصہ فرو ہو جاتا ہے۔ ہاں پھر بھی اُسکا درد آتا ہے۔ اور پھر میرے دل میں اُسکی نسبت رحم سے بھرے ہوئے خیالات پیدا ہو جاتے ہیں اور آخر کار یہہ سوال دل میں پیدا ہوتا ہے کہ کیا ۱۷ سال کی عمر میں میری شادی اسواسطے ہوئی کہ رنج سے بھرے رحم اور تشعر کو اسے دل میں دیکھوں اور ایک کم بخت لڑکی کے واسطے جس کا میں علاج نہیں کر سکتی رویا کروں۔ لڑکی کی نسبت میں ایک ملامت کی مستحق ہوں اور شاید حضور مجھے اس معاملہ پر کچھ نہیں کہینگے۔ میں اُسے ایسا پیار کرتی ہوں کہ اُسکی جگہ میرے دل میں ہے۔ کیونکہ مجھے اُسکے ساتھ حد درجہ کی الفت ہے۔ تاہم یہہ مجروح الفت اسقدر آلام اور آئندہ کی مصائب سے ملی ہوئی ہے۔ کہ ہمیشہ میری آنکھوں سے آنسو ہی جاری رہتے ہیں جب میں لڑکی کو دیکھتی ہوں تو میرا دل جلتا ہے۔ سخت عذاب میں پڑ جاتا ہے۔ اور مایوسی ہو جاتی ہے۔ کیونکہ میں ایک لا علاج بیماری کو دور کرنے میں بے اختیار ہوں یہی وجہ تھی کہ ان مصائب اور آلام سے نجات پانے کی توقع میں ایک محبت کی گنہگار خواب میں پناہ کی جگہ تلاش کی۔ اور اس مجرب ہیں۔ افسوس میں نے سخت فریب کھایا۔ اور میں اقرار کرتی ہوں کہ بڑی غلطی کی۔ اور میں پھر اُس غم سے بھری ہوئی حالت میں جو تقدیر نے میرے واسطے تجویز کی ہوئی ہے۔ پڑ گئی۔ حضور یہہ انصاف سے کہیں۔ کیا ایسی ہی زندگی بسر کرنے کا میرا استحقاق تھا۔

میں ہی اُس تقصیر کی مجرم ہوں جسکا آج صبح کو لاڈ ڈھاروِل نے میری جان سے بدلہ لینا ہوتا۔ یہہ بڑے قصور ہیں میں تسلیم کرتی ہوں اور اسلئے اور زیادہ بڑے ہیں کہ انہی جوتی کے واسطے مجھے ندامت اُٹھانی پڑتی ہے۔ اور یہہ میری خوش قسمتی ہے کہ ایم چارلس دارٹ کی بات جو گفتگو کونٹس اور اُسکے بھائی کے درمیان ہوئی حضور نے اُسے سُن لیا۔ اور یوں مجھے اس بُرے کام کی تجویز کرکے سر بسر سرزدہ ہونے سے بچایا۔ اب مجھے امید ہے۔ کہ جس قدر رحم کی مستحق میں ہوں۔ اُسقدر ندامت کی نہیں ہوں۔"

روڈلف۔ "میں آپ کے سامنے یہہ ظاہر نہیں کر سکتا۔ کہ آپ کے قصے نے میرے دل میں کسقدر اثر پیدا کیا۔ تم جو ایک خوش وضع قابل تعریف اور محسود عورت ہو۔ اپنی ماں کے مرنے سے لڑکی کے پیدا ہونے تک کس قدر جانگزا غم اور چھپے ہوئے آلام برداشت کئے ہیں"

کلیمنس۔ "حضور بعض سے جانیں۔ کہ جس وقت کوئی مصائب اور آلام میں مبتلا ہوتا ہے۔ کھلے الفاظ میں یہہ لفظ کہ وہ کسقدر خوش ہے۔ سننے سے نہایت ڈر پیدا ہوتا ہے"

روڈلف۔ "واقعی اس سے بڑھکر کوئی رنج کی بات نہیں ہے لیکن صرف تم ہی نہیں ہو جو اس بری طرح سے موجودہ

اور آنے والی مصائب میں مبتلا ہو۔"

کلیمنس۔ "حضور۔ یہ کیونکر؟"

روڈلف۔ "جس قدر کہ تم خوش حال معلوم ہوتی ہو فلعب
کی آنکھ میں تمہارا آقا و اس سے زیادہ خوشحال نظر آنا چاہئے۔ کیونکہ
تم اسکی عورت ہو پھر کیا اسکی حالت واجب الرحم نہیں ہے
کیا اسکے وجود کی نسبت کوئی اور وجود بھی دنیا میں زیادہ
بدحال ہے۔ اُس نے تمہارے بڑے قصور کئے۔ کیا اُسکو
سخت سزا نہیں ملی جیسا چاہئے وہ تمہیں پیار کرتا ہے اور
وہ جانتا ہے کہ اُسی کی وجہ سے تم ناقابل برداشت تکلیف
اُٹھاتی ہو۔ اُس بیمار لڑکی کی نسبت اُسکے دل میں ایک ہمیشہ
کی ملامت بھری ہے۔ اور صرف یہی نہیں۔ رشک پھر اُسی
عذاب دینے کے واسطے دل میں گھس جاتا ہے۔"

کلیمنس۔ "ان باتوں سے میں کس طرح اُسے بچا سکتی ہوں۔
آپ یہی جواب دیں گے۔ کہ اُسکو حاسد ہونے کا موقعہ دیتیں
اور میں اُسے بجا تسلیم کرتی ہوں۔ میرا دل کسی اور کے قبضہ
میں نہیں ہے۔ اور کیا یہ بھی اُسی کا ہوگا۔ وہ جانتا ہے۔ کہ
یہ نہیں ہو سکتا۔ اس خوفناک وقوعے جو میں نے بیان
کیا ہے۔ ہم بالکل علیحدہ رہتے ہیں اور فلعب کی نظر میں
اُسکی وہی عزت کرتی ہوں جس کا وہ مستحق ہے۔ صرف
حضور ہی کے روبرو میں نے اس مہلک راز کا ذکر کیا ہے۔
اور اس طرح سے مجھے حضور سے مشورہ ایک ایسے امر کی نسبت طلب
کرنے کی جرأت ہوئی جو اور کسی سے میں ظاہر نہیں
کر سکتی تھی۔"

روڈلف۔ "میں تمکو یقین دلاتا ہوں۔ کہ جو خدمت میں نے
آپ کے لئے کی۔ اگر وہ کچھ عوض کا حق رکھتی ہے۔ تو میں نے
اس بھروسہ کی بات کے سبب سے ہزار دفعہ گویا اُسکا
عوض پا لیا ہے۔ اور اگر آپ میری رائے پوچھیں تو مجھے
صاف دلی سے بولنے کی اجازت دیجئے۔"

کلیمنس۔ "ہاں حضور۔ کہئے۔"

روڈلف۔ "آپ اعلیٰ درجہ کے اوصاف میں سے
ایک کو مناسب جگہ پر کام میں نہ لانے کی وجہ سے تم بڑی
بڑی خوشیاں کھو دیتی ہو۔ وہ خوشیاں جنہوں نے صرف
تمہارا دل ہی نہ بہلایا ہوتا بلکہ آپ کے خانگی رنج کی باتوں کو
دور کردیا ہوتا۔ اور زندہ دلی۔ پُر مزاجی (دلچسپ شاہزادہ
نے ہنس کر کہا۔ کہ عورتوں کی نسبت بُرے خیالات سے معاف
کیجئے۔ کیونکہ میں کہنے کی دلیری کرتا ہوں) اور اُس حصہ زار
اور سازش کی فطرتی حظ کی جس سے اکثر عورتوں کا دل
مغلوب ہوتا ہے۔ کمی کو پورا کردیا ہوتا۔"

کلیمنس۔ "حضور کی نظر میں وہ کیا امر ہے؟"

روڈلف۔ "میں کہتا ہوں۔ کہ اگر نیکی کرنے سے اپنے آپ
کو بہلانا چاہتی ہو۔ تو اس سے زیادہ بڑھکر کوئی امر
خوش کرنے والا اور حظ دینے والا نہیں ہے۔

(کلیمنس نے حیرت سے روڈلف کی طرف دیکھا)

اور یہ سمجھ لیجئے کہ ایسے غریب اشخاص کی طرف جنہیں
تم نہیں جانتیں اور جو تمہاری مہربانی کا کسی طرح استحقاق
نہیں رکھتے عموماً اور قریباً حقارت سے خیرات کا روپیہ
پھینک دینا میرا مدعا نہیں ہے۔
جیسے کہ میں ایک چھوٹے پروردگار کی شکل میں بعض اوقات

کرتا ہوں اگر تم بھی کر دو تو ہمیں یقین ہو جائے کہ یک کام
بھی ایک فسانے کا کامل رو در رکھی ہیں"

کلمنس "جیسی سوئی" مجھ تسلیم کرنا چاہیئے کہ یہ خیال
کبھی میرے دل میں نہیں آتا - کہ خیراتی کام کو ایک دل
لگی کی نظر سے دکھا جائے"

راوڈلف "جھکانے والی رسوم و رواج کے خوف کے باعث
سے یہ ہی دریافت میں نے کی ہے - یعنی کہ وزرا کے سامنے
ملکی معاملات کی صلاح و مشورہ میں جو لذت میرے دل میں پیدا
ہوتی - اسکی وجہ سے یہ خیال میرے دل میں آتا - افسوس
ہے کہ اُن لوگوں کی نیکی کچھ حاصل نہیں ہے - جو خیراتی
کا کام دوسروں کی سپرد کر دیتے ہیں - اگر اسے افسروں پر
سے کسی کو سرس کے مختلف حصص میں کئی سو لوئیس (اک
فریب سونے کا سکہ) دیکر بھیجدیا کرتا تو یہ کام کرنے سے
مجھے کچھ حظ حاصل ہوتا - حالانکہ نیکی کرنا - جسکو میرے خیال
میں اسکا عمل ہے وہ میں ایک نہایت ہی دل لگی کا کام
ہے - میں دل لگی کا لفظ اسلیئے استعمال کرتا ہوں - کہ
وہ شتب خوش کرتا ہے - اور جادو کا عمل رکھتا ہے اور
سوجہ رکھتا ہے اس لفظ میں موجود ہے اگر آپ اس قسم
کی خفیہ سازشوں میں میرے شریک ہو جائیں - میں خیال
کرتا ہوں کہ اس کام کی واجب الوصف ہونے کے
علاوہ دنیا میں کوئی اور کام سوائے ان خیراتی کاموں کے
زیادہ دل کو لبھانے والا - کام میں مشغول رکھنے والا اور
طبیعت کو خوش کرنے والا اور دلچسپ نہیں ہے - اور پھر
ایسی سخاوت کو چھپانے میں کیا خفیہ سازش ضروری ہے
گمنام رہنے کے لئے ہم کیسی کیسی تدبیریں کرتے ، ب
اور جب غریب اور غافل لوگ جو ہمیں نہیں جانتے ہیں اور
ہمارے واسطے رحموں کی التجا کرتے ہیں اُنہیں دیکھکر
کسقدر مختلف قسم کے اور طاقتور جوش ہمارے دلوں میں
پیدا ہوں گے -

یہ خوب یاد رکھو کہ حاسد اور مغرور بار بار کر سوالوں کے
ناراض چہرے جو سب اسطرح ہوتے ہیں دیکھنے کی بسبب
ایسے نظاروں کا دیکھنا کیسا خوب ہے - حقیقت میں جو
واقعات کہ میں ذکر کر رہا ہوں - آج صبح روڈولف ٹمپل میں
جانے سے تمنے جو کچھ دیکھا ہے - اس سے بہت متانہ
ہیں - سادہ لباس پہنکر - مضطر کیے ہوئے دل سے اس خیال
کہ کوئی نہیں پہچان لے - تم گھر سے نکلتی ہو - اور اطمینانی
کے ساتھ کرایہ سی گاڑی میں گھستی ہو - اور اسکے بھی
پردے چھوڑ دیتی ہو تاکہ کوئی تمہیں دیکھ نہ سکے - پھر چاروں
طرف دیکھ بھالے اور ڈرتے ہوئے کہ کوئی آ نہ پہونچے
تم کسی خراب وضع کے مکان میں پہونچتی ہو - جیسا کہ آج
صبح تمنے کیا تھا - وہ فقط اتنا ہے کہ دل میں خیال ہو
ہے - اگر کسی نے مجھے دیکھ لیا تو وہ میرے لئے برے طلب لگا
لیکن چونکہ تم تمہاری ہر دلعزیز اوصاف میں سے ایک ہو
تو تم ترک دیا جانے کی بسبب نہایت خراب ارادے اور
سلطانی سخاوت کو عمل میں لایا کرو گی"

کلیمنس "دھیما نہایت نرم آواز سے" حضور نے مجھے
سکھا دیا ہے - ان نئے خیالات سے دل کو تسلی دینی والی
امیدیں جو تمہاری باتوں سے میرے دل میں پیدا ہیں

ظاہر نہیں کر سکتی جو تکلیف رودہ ہتن سنوا ہی
تولیف کرنے کے لئے دل کو اور طبیعت کو لگا رکھا ہے
مجھ یہ بیمار کر رہا ہے۔ اب جو خیالات میرے دل میں
جم رہے ہیں جب انکا اس بےحیائی کی غلطی سے جس نے
ہیلنہ کے لئے مجھے مصیبت میں ڈال دیا ہوتا۔ میں مقابلہ
کرتی ہوں تو میرے دل میں اور سخت ملامتیں پیدا ہوتی
ہیں۔"

رودولف دیکھتے ہوئے "اگر وہی حالت ہوتی تو میں بھی
مصیبت میں مبتلا ہوتا۔ کیونکہ میری یہی خواہش ہے کہ گذشتہ
واقعات تمہارے دل سے بھلا دوں۔ اور صرف یہی بتا
کرتا ہے۔ کہ دل کی گھبراہٹیں مختلف قسم کی ہیں۔ نیک اور برے
کام کے کرنے کے ذریعے تو تقریباً وہی ہوتے ہیں۔ صرف نتیجے
ہی میں فرق ہوتا ہے۔ قصہ مختصر۔ اگر اچھے کام کے کرنے
میں ایسی ہی طبیعت لگے جیسی کہ برے میں۔ تو کیوں بری
کام کو پھر آدمی اختیار کرے۔ اب بالکل ایک حقیقت سی بات
کا معاملہ میں کرتا ہوں۔

یہ کیا باعث ہے کہ عورتیں عشق کے واسطے ایسے آدمی
پسند کرتی ہیں۔ جو ہر حال میں شوہروں کی نسبت کم درجہ کے
ہوتے ہیں۔ کیونکہ سب سے بڑا لطف جو عشق میں حاصل ہوتا ہے
وہ ان رکاوٹوں کے باعث سے ہوتا ہے۔ تو چاروں
طرف سے ایسے گھرے ہوئے ہوتی ہیں۔ عشق میں سے
اسکے خطرے۔ ڈر۔ خفیہ باتیں اور درد و ورکر دو پھر باقی
کچھ نہیں رہیگا اور رہا بھی تو بہت کم۔ ایسے حرف پیار کرنے
والا۔ القصہ یہ کچھ نہ کچھ اس آدمی کا سا معاملہ ہو جاتا ہے
جس سے یہ سوال کیا گیا۔ کہ اس موہ سے جس سے تمہاری
دوستی ہے۔ شادی کیوں نہیں کر لیتے۔ تو اس نے
جواب دیا۔ کہ میں نے خوب سوچ لیا ہے۔ لیکن یہ معلوم
نہیں ہوتا کہ اپنی شام کے وقت کس طرح اور کس جگہ
گذارا کروں گا۔"

کلیمنس دیکھتی ہوئی "جی ہاں۔ بجا۔"

رودولف "ہاں پھر۔ اگر میں یہ ڈر یہ درد اور یہ جیسے
آرامیاں جو تمہیں سب پسند آتی ہیں۔ جانے کے واسطے
کوئی طریقہ بتا سکتا ہوں۔ اور خفیہ امور۔ واقعات اور
شرارت اور بہانہ بازیوں کی طرف مائل ہونے کے تمہاری
قدرتی لطف کو اگر میں مقصد بنا سکتا ہوں (اس موقعہ پر
رودولف نے بشاش ہو کر بولا کہ عورتوں کی نسبت میری
بری رائے میرے ہی برخلاف ظاہر ہو جائیگی) تو کیوں
پھر اسکو فیاضانہ اوصاف۔ اعلےٰ درجہ کے خیالات اور
ناقابل تحکم حرکات میں نہ بدل ڈالوں۔ اگر اچھی طرح سے
عملدرآمد کیا جائے تو نہایت عمدہ۔ اور اگر بری طرح استعمال
کیا جائے تو ہلاک کرنے والا نتیجہ پیدا ہو۔ تو پھر یوں کہو۔ کہ
ہم اسے باہمی حرانی شرارتوں کے لئے فیض رساں منصوبے
کرینگے۔ ہمارے واسطے مقررہ ملنے کی جگہیں ہونگی۔ ہماری
خط و کتابت رہیگی۔ ہمارے خفیہ راز ہوں گے۔ اور سب سے
بڑا یہ ہے کہ ہم اپنے اعمال کو مادکوس سے چھپائیں گے
کیونکہ آج صبح کو مادیل کی طرف تمہارے جانے کے سبب
اسکے دل میں شکوک پیدا ہو گئے ہیں۔ القصہ اگر تم اتفاق
رائے کرو تو ہم ایک فیض بخش سازش شروع کریں گے۔

کلیمنس "میں بہت خوش ہوں اور شکریہ سے اس سازش
کو منظور کرتی ہوں - اور کارروائی کا ابتدا کرنے کے
واسطے کل میں اُن بیچارے غریب آدمیوں کی طرف
جاؤں گی - جنکو آج صبح میں جیدی اطمینان بخش نا میں
سا سکی - کیونکہ میری تکلیف اور ڈر سے فائدہ اُٹھا کر ایک
جھوٹا سا لنگڑا لڑکا وہ تھیلی جو آپ نے میری تعویض کی
بھی چرا لے گیا - (اس موقعہ پر جس قدر رونق کلیمنس
کے چہرہ میں پیدا ہوئی تھی وہ سب دور ہو گئی) اور ہو -
حضور کو معلوم ہے کہ یہ کیسی بڑی مصیبت اور آفت زدگی
کی کیسی خوفناک حالت تھی - یہاں ہیں - میں نہیں خیال
کرتی - کہ اس سے بھی زیادہ مصیبت زدہ کوئی اور شخص دنیا
میں ہو اور پھر بھی میں شکایت کرتی ہوں تو اپنی ہی تقدیر کو مبہم
کرتی ہوں"

روڈلف (یہ سوچکر کہ اسانہو لڈی کو معلوم ہو جائے کہ
اس کے ان گذشتہ ماجروں پر دھیان کرنے سے جس سے کہ اسکی
دل کی صفائی نظر آتی تھی وہ کتنا مؤثر ہوا ہے)-
"اگر آپ اجازت دیں تو اُس مادیل کے گننے کو آپ کے
انتظام ہی سے میں لے لیتا ہوں ان بیچارے غریب آدمیوں
کو آپ میری تعویض کر دیں اور سب سے بہتر یہ کہ اُس ٹوٹے
پھوٹے مکان پر پھر یہ آنے کا آپ وعدہ کریں - کیونکہ میں بھی
عرض کرتا ہوں کہ میں وہاں رہتا ہوں"

کلیمنس - "کیا حضور وہاں رہتے ہیں - بس ہم مان
سکتی یہ تو ایک مذاق معلوم ہوتا ہے"

روڈلف "یہ کچھ تعجب کی بات نہیں ہے - ہاں یہ درست ہے
کہ وہ جگہ رہنے کے قابل نہیں ہے - ایک سال کے دو سو
فرانک اور علاوہ اس کے میں ماضی سے مسمی بلیٹ
یعنی دربان کی بدصورت ضعیف العمر عورت کو جو تمنے
دیکھی تھی چھ فرانک ماہواری دیتا ہوں اور سا نہیہ ہی
میرے پڑوس میں ایک مس ڈمیلیٹن نہایت خوبصورت
فرنچ عورت رہتی ہے - میں ایک سوداگر کا کلارک ہوں
جسے صرف اٹھارہ سو فرانک سالانہ ملتا ہے - یہی وہاں
میں نے ظاہر کر رکھا ہے - ایسی رہنے کی جگہ بہت مرے
کی ہوتی ہے"

کلیمنس "ایسے بُرے مکان میں حضور کا اسی طرح سے
غیر مرصد جانا یہ ظاہر کرتا ہے کہ حضور ایک پیچیدہ کام کرتے
ہیں - اس میں کچھ شک نہیں کہ کسی فیاضی کے کام کیواسطے
وہاں جاتے ہونگے لیکن کون سے نیک کام کے واسطے آپ نے
مجھے تعین کیا ہے - اور کونسا حصہ میرے سپرد کیا جائیگا"

روڈلف "ایک اطمینان بخش اور تسلی دہ فرشتے کا کام -
اور اگر میں یہ لفظ لولوں تو معاف کیجئے گا - کہ شرارت اور
بدمعاشیوں کے کھوج کے کام - کیونکہ ایسے تارک اور
درناک زخم بھی ہوتے ہیں جنکو صرف عورت کا ہاتھ ہی
صاف اور اچھا کر سکتے ہیں - اور ایسے بے قسمت مغرور
اور غیر معتبر حصہ رہنے والے لوگ بھی ہیں جنکا کچھ تلاش
ہی سے پتہ ملتا ہے - اور ایک میں ہوشیے جادو کی انکو
معلوم کرنے کے لئے ضرورت ہے"

کلیمنس دے صبری سے "مجھ تک اس بھرا اور شفاف
کی جنکی نسبت آپ کا خیال ہے کہ مجھ میں طبعی موجود ہیں -

ظاہر کرنے کی اجازت ملیگی۔"

دوڈلف۔ "مجھے امید ہے۔ کہ عنقریب اس سامان عیش کے حاصل کرنے کے واسطے آپ کو طلب کیا جائیگا اور اس کام میں نہایت عقل اور دانش کے ذریعے آپ کو اصرار کرنے پڑیں گے۔"

کلیمنس۔ "اس بڑے اسرار سے حضور۔ مجھ کب آگاہ کرینگے؟"

دوڈلف۔ "پہلے مجھے ایک ملاقات کی جگہ مقرر کر لینے دو۔ کیا چار روز کے بعد آپ مجھ سے ملاقات کر سکتی ہیں؟"

کلیمنس (حیرت سے)۔ "اتنے روز بعد؟"

دوڈلف۔ "تم ابھی سمجھی نہیں۔ یہہ تو سوچو کہ اگر مقصود بازی کا ہماری نسبت شک کیا گیا تو ہمیں اعتبار نہ کیا جائیگا شاید مجھ کو تمہارے ساتھ خط و کتابت کا موقعہ مل جائیگا۔ یہہ تو بتاؤ کہ وہ ضعیف العمر عورت کون تھی جو آج شام کو تمہارے پاس خط لائی تھی؟"

کلیمنس۔ "وہ میری ماں کی خدمتگار تھی فقط میری معتمد علیہ وہی ہے۔"

دوڈلف۔ "تو میں خط اُسی کے ہمراہ بھیجوں گا۔ اور وہ تمہیں دیدیگی۔ اور اگر آپ مہربانی کر کے جواب لکھیں تو اس طرح سے لکھنا۔"

"شاہ الف ہاء دوڈلف۔ ڈپلومیٹ۔" اور یہہ خط ابھی مار نہ کے ہاں ڈاک میں ڈلوا دینا۔"

کلیمنس۔ "جب میں سیر کو جایا کروں گی۔ تو خود ڈال دیا کروں گی۔"

دوڈلف۔ "تو کیا تم اکیلی سیر کو جایا کرتی ہو؟"

کلیمنس۔ "جب موسم اچھا ہوتا ہے۔ تو قریباً ہر روز۔"

دوڈلف۔ "بہت خوب۔ یہہ ایک ایسا رواج ہے جس کا عورتوں کو اپنی شادی کے پہلے ہی ہمیشہ سے اچھی ماثری حرکات کے لئے جو مد نظر ہوں ایک سند دولت کے طور پر اضافہ کرنا چاہئے۔ جیسے کہ بعض کہتے ہیں۔ یہہ ایک پیش بینی ہے۔ اور بعد ازاں ان عادی سیر گاہوں سے خطرناک نتائج کبھی پیدا نہیں ہوتے۔ اگر میں عورت ہوتا تو مجھے ڈر ہے کہ ایسے مرض میں بڑا جیراتی اور ناکارہ ہونا (شادی کے دوسرے ہی دن بعد میں نے نہایت حصہ کارروائی نہایت خوشدلی کے ساتھ شروع کر دی ہوتیں اور اس پیش بینی کو یہاں تک پورا کرنے کے واسطے کہ مجھے غریب آدمیوں یا میرے پیار کرنے والوں کے ملنے کے لئے پوری آزادی حاصل ہو جائے میں نے نہایت دانائی سے اعلی اعلی تجاویز کی ہوتیں۔"

کلیمنس (ہنسی ہوئی) "یہہ تو نہایت خوفناک بیوفائی ہوتی۔"

دوڈلف۔ "آپ بڑی خوش قسمت ہیں کہ کبھی ایسی پیش بینی کی خوبی اور بہتری کو تسلیم کرنے کا موقعہ نہیں ملا۔"

کلیمنس (رنگین شکل بنا کر آنکھیں نیچی کر کے متفکر ہو کر) "حضور یہہ بہتر بات نہیں ہے۔"

دوڈلف (دلبندی کی طرف حسرت سے دیکھکر) "میں آپ کی بات سمجھتا ہوں۔ سب سے پہلے یہہ بہتر ہے کہ چارلس ایم داورٹ کی بابت تمہاری حالت کو دیکھیں فرض کرو کہ ایک دن کوئی تمہاری دوست لیڈی ایسے مصیبت زدہ مجبوروں میں سے ایک کو تمہارے روبرو پیش

کرے۔ جو ایسی آنکھیں ایسی بھرائے ہیں کہ اپر رحم کیا جاوے
اور راہداروں کو اپنی طرف مائل کرنے کے لئے ایک دردناک
آواز نکالتے ہیں۔ اور تمہاری دوست یہہ کہے کہ
یہہ ایک عقد اور عورت ہے۔ کم سے کم اُسکے سات لڑکے ہیں
اور اُسکی عورت آنکھوں سے اندھی کان سے بہری اور
زبان سے گنگ ہے وغیرہ وغیرہ۔ اور تم اُس سے یہہ
کہو کہ اوہو یہہ کیسا محتاج ہے۔ اور اپنی فیاضی سے اُسے
کچھ دیدو۔ پھر تمہیں جب اُس فقیر کو دیکھنے کا موقعہ ملیگا۔
تو جو ہی کہ دور سے وہ تمہیں دیکھیگا نہایت دردناک آواز
اُسکے منہ سے نکلیں گے۔ اُسکی آنکھیں تمہارے رحم کی
مستدعی ہونگی۔ اور اُسکی جھولی میں تم حیرانی سے پیسے ڈالوگی۔
ایک دن جو اس محتاج فقیر پر زیادہ رحم کروگی۔ اور تمہاری
دوست جو ہر طرح سے تمہارے بھروسہ کو تسلیم کرتی ہے۔
تمکو مجبور کرے۔ اور تم حیرانی طور پر اس محتاج فقیر کے مکان
پر اُسکے مصائب کے دیکھنے جانا چاہتی ہو۔ تو جب تم
اُسکے خراب وخستہ مکان پر پہونچوگی۔ تو دیکھوگی کہ کوئی
دردناک آواز سنائی نہ دیگی۔ کوئی رحم کی ملتجی نگاہ نظر نہ
آئیگی۔ بلکہ ایک خوش طبع۔ آزاد مزاج بدمعاش دیکھوگے۔
جو ایک خوش آیند آواز سے دلپذیر راگ گا رہا ہے۔ اور تو
کچھ نہیں ہوگا لیکن حرارت رحم کو تمہارے دل سے دور
کردے گی۔ کیونکہ تم نے ایک عیار آدمی کو دیانت دار
خیال کیا تھا۔ کیا ایسا نہیں ہوتا؟"

کلیمنس (اس سادے سے فقرہ پر بے اختیار ہنسکر) "یہہ
معاملہ قابل التسلیم ہی کیوں نہو لیکن یہہ معلوم ہوتا ہے کہ
حضور میرے افعال بد کی چنداں پروا نہیں کرتے۔"

دوڈلف "یہہ تو بالکل ایک شریفانہ اور فیاضانہ کوتاہ
اندیشی تھی جو مجھ سے ہوئی ہے۔ اور اُسکی درستی کے کچھ
طریقے جتنے تمہیں زیادہ رنج ہوا اچھا ہوا کہ باقی ہیں۔
لیکن کیا آج شام کو لارڈ ڈی ہارول کی ملاقات سے
میں حظ نہیں اُٹھا سکتا؟"

کلیمنس (ایک دھیمی آواز سے) "نہیں حضور۔ آج صبح کا
واقعہ اُس کے دل پر ایسا موثر ہوا ہے کہ ابھی تک وہ رنج
میں ہے۔"

دوڈلف (ایک اداسی کی حالت میں) "ہاں میں سمجھ
گیا۔ حوصلہ رکھو جیسا کہ میں کہا ہے۔ تمہارے حالات
کو درست کرنے کے واسطے ہدایات۔ حرکات اور دلایل
کی ضرورت ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جس عہد میں نے تمہارے
واسطے تجویز کی ہے تم آئندہ اسے پورا کروگی۔ اور تمہارا
دل اسقدر مطمئن ہو جائیگا۔ کہ جس قدر رنج تمہارے
شوہر کی وجہ سے تمہارے دل میں پیدا ہوتے ہیں۔
انکو دل میں جگہ نہ ملے گی۔ تمہاری بیچاری لڑکی کی نسبت
تمہارے جس قسم کے خیال ہیں ایسے ہی شوہر کی نسبت
بھی پیدا ہو جائیں گے۔ اور اب جو میں نے تمہاری لڑکی
کی بیماری کا باعث معلوم کرلیا ہے۔ میں تمہیں یہہ اُمید دلا
سکتا ہوں کہ شاید اس مہلک بیماری کا تم دفعیہ کرسکوگی۔"

کلیمنس (شکریہ سے ہاتھ جوڑکر) "تم کیا یہہ ممکن ہے حضور
کیا فرماتے ہیں۔"

دوڈلف "پھر اتفاقیہ طلب۔ گو وہ بہت ذی علم ہو لیکن

گمنام ہے۔ اُس کی زندگی کا اکثر حصہ امریکہ میں گذرا ہے اور اس خطرناک بیماری سے دو تین علاجوں کو اچھا کر دینے کا اُس نے ذکر کیا ہے"

کلیمنس "کیا یہہ ممکن ہے"

مسٹر روڈلف "نہیں۔ اسقدر زیادہ توقع بھی نہ رکھو اور نہ اسقدر مایوس ہی ہو جاؤ۔ کیونکہ مایوسی میں اکثر زیادہ صدمہ پہونچتا ہے"

لیڈی نے مسٹر روڈلف کے چہرے پر ایک ناقابل بیان شکریہ کی نظر سے دیکھا وہ مسٹر روڈلف جس نے اسقدر مہربانی عقل اور دانائی سے اُسے مطمئن کیا، اور پھر دل میں یہ خیال آیا کہ چارلس رابرٹ جیسے آدمی کے ساتھ میں کس طرح محظوظ ہو سکتی۔ اسی خیال میں وہ پھر تیز مزہ خاطر ہو گئی۔ اور کانپتی ہوئی جوش کی آواز سے پھر شاہزادہ کی طرف مخاطب ہوئی "میں کس کس بات کی احسانمند ہوں۔ آپ نے مجھے مطمئن کر دیا۔ خطروں سے میرے دل میں نفرت پیدا کی۔ لڑکی کے اچھا ہونے کی اُمید دلائی ایسی زندگی جو آئندہ فرض ہونے کے علاوہ مجھے خوش رکھا کرے گی۔ کیا میں وہی نہ تھی جب میں نے حضور کی طرف یہہ لکھا کہ اگر حضور شام کو تشریف لائیں تو گویا آپ نے جس طرح کہ نیکی سے دن شروع کیا ہے نیک ہی کام میں اُسکو ختم کریں گے۔"

روڈلف (ساڑھے گیارہ بجے کا گھنٹہ سنتے ہی کھڑے ہو کر) "مسٹر صاحب یہہ بھی ساتھ ہی کہہ دیجئے کہ یہہ بھی میرے دلی کاموں میں سے ایک ہے جو تکمیل کے بعد فرحت بخش خوشی پیدا کرتے ہیں"

کلیمنس "الوداع۔ خدا حافظ۔ لیکن روڈلو ٹمیل کے متعلق لوگوں کے حالات کی اطلاع اور خبر دہی میں آپ مجھے فراموش نہ کردیں"

روڈلف "کل صبح میں اُن کی خبر لونگا کیونکہ میں تو بد قسمتی سے یہہ بھول گیا تھا۔ کہ وہ چھوٹا لنگڑا لڑکا تمہاری تھیلی چرا لے گیا ہے۔ اور شاید ان غریب مفلس لوگوں کو سخت ضرورت ہوگی۔ یاد رکھو کہ چار دن کے بعد میں آؤں گا اور تمہارے لئے کوئی کام تجویز کر لاؤں گا۔ لیکن پہلے سے یہہ جتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ کھیتی لینا ایک ضروری اور لابد امر ہے"

کلیمنس "کیا خوب بدلا۔ یہہ بڑی خوشی کی بات ہے لیکن کس طرح"

مسٹر روڈلف "اس وقت میں نہیں بتا سکتا۔ لیکن یہہ معاملہ آپ ہی کی مرضی پر منحصر رہیگا"

مکان پر آکر شاہزادے نے اپنے دل کو لیڈی ڈی ہارول کے ساتھ اس گفتگو کے اعلیٰ نتیجہ کی مبارک دی۔ اور کہا کہ اس لیڈی کے دل اور طبیعت کو کام میں لگانے کے لئے چونکہ خاوند کی طرف سے وہ سخت مضطر ہے۔ اُس کے دل میں کافی طور پر حرص۔ تعجب اور حصہ خواہشیں دالفت سے دور، اُس کی روح اور عقل کی آگ دور کرنے کے واسطے پیدا کرنی چاہئیں اور نئے شغلے میں گرنے سے اُسے بچانا چاہئے۔

ستائیسواں باب

افلاس۔

شاید ناظرین اُس بدقسمت کبڑے کو نہ بھول گئے ہوں گے جس کا باپ مادیل نامی حکاک رو ڈو ٹمپل میں ایک مکان کے بالاخانے پر رہتا تھا۔ اُس خراب خستہ مکان میں اب اُس کی حالت ہم بیان کرتے ہیں۔ صبح کے پانچ بجے ہیں۔ ایک گہرے سناٹے کا سماں ہے برف گر رہی ہے اور ٹھنڈی ہوا کے جھونکے برف کو جمائے جا رہے ہیں۔ ایک ہی موم بتی جو کھٹے پر دو لکڑی کے ٹکڑوں کے سہارے کھڑی جل رہی ہے اُس کی کمزور سی روشنی اُس بالاخانہ کی تاریکی کے دور کرنے کے لئے کافی نہیں ہے۔ یہ بالاخانہ تنگ اور اونچائی میں کم تھا۔ اُس کی دو تہائی تو ڈھلوان چھت کی بنی ہوئی تھی اور فرش کے ساتھ ایک تنگ راستے کے ذریعے سے ملتا ہے۔ اور گھاس پھوس سے بھری ہوئی ٹکی کھپریلیں اندر سے اُس کے ذریعے صاف دکھائی دیتی ہیں۔ اینٹ کاری کی دیواروں میں جو مرور ایام کے سبب کالی پڑ گئی ہوئی تھیں کہیں کہیں جگہ گڑھے پڑے ہوئے تھے۔ اور اس خراب مکان کی دیمک کی کھائی ہوئی لکڑیاں صاف نظر آتی تھیں۔ اور اسکے ایک کونے پر ایک تیرہ حصہ کا دروازہ سیڑھیوں کے اوپر کا تھا ایک بیرنگ سیلا۔ بدبودار نہایت بوسیدہ فرش بچھا ہوا تھا اور جا بجا اُس پر گھاس پھوس اور پرانے چیتھڑے اور بڑی ہڈیاں جو سڑا ہوا گوشت بیچنے والوں سے تھوکا مرتی والی آدمی اُن کے ساتھ جو گوشت چپٹا ہوا ہوتا ہے دانتوں سے کاٹ کاٹ کر کھانے کے لئے خرید لاتے ہیں۔ پڑی ہوئی تھیں۔ ایسی خوفناک حالت ہمیشہ ناامیدی اور ناقابل تدارک افلاس کی وجہ سے ظاہر ہوتی ہے لیکن یہ ایسی بڑی تباہ کرنے والی اور ڈرا دینے والی حالت تھی۔ جس سے کہ کل محنت کمزور ہو جاتی ہے۔ اور نتیجہ کو ایسا ناامیدانہ اور کمزور کرتی ہے۔ کہ بالکل آدمی اس ذلیل حالت سے اپنے آپ کو نکالنے کی کوشش نہیں کر سکتا۔ پس آدمی اس سلاپن اور مفلسی میں اس طرح دب جاتا ہے۔ جیسے کہ ایک حیوان اپنی ماند میں۔

دن کے وقت مادیل کے بالاخانہ میں ایک قسم کی لمبی تنگ کھڑکی کے ذریعے سے روشنی پہونچتی تھی اور یہ کھڑکی اُس ڈھلوان چھت میں بنی ہوئی تھی اس میں ڈھانچہ پڑا ہوا تھا۔ جو ایک رسی کے ذریعہ سے اپنی جگہ سے روشنی کی آمد و رفت کے واسطے ادھر اُدھر کیا جا سکتا تھا۔ لیکن جس وقت کا ہم ذکر کرتے ہیں۔ کثرت برف باری کی وجہ سے کھڑکی بند تھی۔ اور روشنی اندر نہیں پہونچتی تھی۔ لیکن مادیل کے کام کرنے کے میز پر جو بتی دھری تھی اس سے کچھ کمزور سی مدھم روشنی بالاخانے کو روشن کئے تھی۔ یہ روشنی کچھ زیادہ فاصلہ تک نہیں پہونچتی تھی اور باہر نظر کرو تو حد نگاہ تک برف ہی برف نظر آتی تھی۔ اور ٹیبل پر جو ایک تباہ بلوط کا تختہ تھا اُس پر جابجا دئیے کی سیاہی کے دھبے پڑ رہے تھے کچھ لعل و جواہر ایک قابل حیرت ضیا اور چمک دمک کے ادھر

اُدھر بکھرے ہوئے پڑے تھے۔

مادیل چھوٹے پتھروں کا نہیں بلکہ سچے پتھر کا بیوپار کرتا تھا۔ دوڈلو ٹمپل کے کل لوگوں میں یہی مشہور تھا اور یہی اُس نے خود بھی ظاہر کیا ہوا تھا۔ اس بے گناہ دھوکے کی وجہ سے اُسکے قیمتی جواہرات کی نسبت یہہ خیال کیا جاتا تھا کہ یہہ اسعد زمنی نہیں ہیں کہ کسی کے مذاق کے مطابق ہو سکیں۔ ایسے قیمتی جواہرات جب ایک ایسے مفلس آدمی کے پاس ہوں تو اُسکی دیانت کا ذکر کرنے کی کچھ ضرورت نہیں ہے۔

ایک سکتے بیچ کے سٹول پر بھوک سے مغلوب سردی سے ٹھٹھرا ہوا ایک لگاتار محنت میں سردی کی لمبی رات کاٹنے کی وجہ سے تھکا ماندہ وہ بے چارہ اپنے بازو کے سہارے سر کو میز پر دھرے اور ایک سان کے پہیے سے ماتھا ٹکائے پڑا ہے۔ یہہ سان ایک چھوٹے سے پہیئے کے ذریعہ متحرک ہوتی تھی۔ ایک چھوٹا سا لوہے کا آرہ اور کچھ اور اوزار اُسکے پاس پڑے ہوئے تھے۔ اس بیچارہ دستکار کا سر اور اُسکا سجا ہوا بھورے بال ہیں نظر آ رہے ہیں۔ ایک موٹے کپڑے کی پھٹی پرانی جیکٹ اور ایک جوڑا پیلوں کا پہنے ہوتے ہے اور اُسکا ٹوٹا پھوٹا جوتا اُسکے ننگے سرد پاؤں کو جو زمین پر ٹکے ہوئے ہیں چھپانے کے ناقابل ہے۔ ٹھنڈی برف جمانے والی ہوا کے جھونکے اس طرح آتے ہیں کہ اس بالکل رہنے کے ناقابل مکان میں اُس محنت سے تھکے ماندے دستکار کے جسم میں باوجود نیند میں ہونے کے بعض اوقات بے اختیار لرزہ پیدا ہوتا ہے۔ ماگل پرانی ہوئی لمبی بتی سے یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ مادیل کچھ عرصہ سویا ہے کوئی آواز سوائے اُس کی بے قاعدہ بھاری حرکات تنفس کے اُس موت جیسی خاموشی کو نہیں توڑتی لیکن افسوس کہ اس بالاخانہ کے دوسرے ساکنین بھی سوئے ہوئے نہیں ہیں۔ ہاں اس تنگ و تاریک بالاخانہ میں آٹھ آدمی رہتے ہیں۔ پانچ بچے جن میں سب سے چھوٹا چار سال کا ہے اور سب سے بڑا اندازاً بارہ برس کا ہوگا اور دوسرے ان بچوں کی بیمار آشفتہ حال ماں۔ اور اُنکی دادی (یعنی مادیل کی عورت کی ماں اب قریباً اسّی برس کی عمر کی) سردی تو واقعی زیادہ ہوگی۔ کیونکہ ایسی تنگ جگہ میں آٹھ آدمیوں کے اجتماع کی قدرتی گرمی ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں پر کوئی اثر پیدا نہیں کر سکتی۔ اگر حکمت کے رو سے دیکھا جائے تو اُن کے تھکے ماندے دُبلے پتلے کانپتے ہوئے جسموں میں سے کچھ گرمی پیدا ہو سکتی ہے یعنی ایک مجد سے اُس کی دادی کے واسطے۔ سوائے مادیل کے جو تھکان کے سبب سے چند لمحوں سے اونگھ گیا ہے اور کوئی سو نہیں رہا کیونکہ سردی بیماری اور سب سے بھوک کی سبب سے اُن کی آنکھیں کھلی ہوئی ہیں۔ کوئی اس بات کی طرف خیال نہیں کرتا کہ کسی غریب آدمی کو اگر تھوڑی دیر آرام سے نیند آ جائے تو اُسے وہ کس قدر غنیمت سمجھتا ہے۔ کیونکہ اس قدر آرام کرنے سے وہ اپنے رنج و غم کو بھول جاتا ہے۔ اس سے اُسکا دل و جسم دونو تازہ ہو جاتے ہیں۔ اور اس طرح سے گویا از سر نو تازہ ہو کر وہ

مزدور بیچارہ پھر اپنی جانگزا محنت کو شروع کر دیتا ہے۔
اس طرح کا سونا۔ سردی۔ بھوک۔ پیاس اور حد درجہ کا
افلاس اور بے سروسامانی کہ جس حالت میں نصیب نہیں و
سکتا۔ یہ بیش قیمتی پتھر جو اس کی تفویض ہوئے ہیں۔ اگر اس
غریب کاریگر کے افلاس کا ان سے مقابلہ کیا جائے تو اس سے وہ
نتیجہ نکلتا ہے۔ جو دل کو رنج میں بھی ڈالتا ہے۔ اور
تسکین بھی دیتا ہے۔ اس بیچارے کے پیش نظر کچھ وہ بھی
ہیں جو اسکو نہایت ہی عزیز ہیں اور جنکو مصیبت زدہ سردی
اور بھوک سے نیم جان آمدہ اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے اُسکا
دل ان باتوں کے دیکھنے سے پاش پاش ہوا جاتا ہے۔
باوجود اسکے وہ ان جواہرات کی جن میں سے فقط ایک ہی
اس سردی اور بھوک کی مصیبت اور بلا سے اُسکے سارے
کنبے کو بچا سکتا ہے۔ قدر کرتا ہے۔ بے شک وہ فقط اپنا
فرض ایک متدین آدمی کی طرح ادا کرتا ہے۔ اور چونکہ
یہ ایک سادہ سا فرض ہے تو کیا اُسکا اس فرض کا پورا ہونا
کچھ کم اچھا اور کم قابل تعریف ہے۔ یہ دستکار ایسا تباہ
حال اور ایسا ایماندار ہے۔ اور یہ سارا خزانہ اُس کے
تصرف میں ہے۔ ایسے دستکاروں کی جو ہمیشہ مصیبت میں مبتلا
افلاس رہ کر صلح کل محنتی اور متحمل مزاج ہوتے ہیں جو
ان کو بغیر نفرت یا حسد کے دولتمند لوگوں کی شان و
شوکت کو دیکھتے ہیں بہت بڑی اور مضبوط جماعت میں
سے نہیں ہے۔
کیا یہ خیال کرنے سے خوشی اور نیک دلی پیدا نہیں ہوتی
کہ یہ صرف اخلاقی حالت ہی ہے۔ نہ ڈر۔ اور نہ طاقت جو اس

مضبوط چاروں طرف سے محیط سمندر یعنی ایسے مفلس
دستکاروں کی جماعت کو جس کی کثرت سوسائٹی کو تباہ
کر دینے ایسے کام کرنے سے روکتی ہے۔ کیا ایسے فیاض
آدمیوں کے ساتھ جو اس تنگ حالی حوصلے اور استقلال
میں کچھ امداد چاہتے ہوں ہم اپنے دل و جان سے انہیں
مدد دینے سے انکار کرینگے۔
اب ہم اس غریب افلاس کا نمونہ بالکل واقعی اور سچے
طور پر بیان کرتے ہیں۔ اس بیچارے دستکار کے پاس
ایک میلی سی چٹائی اور ایک چھوٹا سا ٹکڑہ کمبل کا ہے۔
جو بوڑھیا دادی کے حصے میں آتا ہے۔ اور وہ اپنی
بے وقوفانہ اور وحشیانہ خود غرضی سے کسی کو اس میں حصہ دار
بھی بنانا نہیں چاہتی۔ سرما کے اندر اس یہ بوڑھیا
نہایت آشفتہ مزاج ہو گئی تھی۔ اور ایک غریب چھوٹی
چار برس کی لڑکی جو تپ دق کی مرض میں مبتلا تھی اور
گھاس پھوس کے بستر پر جہاں اپنے دو بھائی اور بہنوں
کے درمیان وہ سویا کرتی تھی جب اُس بوڑھیا کے پہلو
میں زیادہ سردی معلوم ہونے کے سبب لٹائی گئی۔
تو اُس نے اسکا دبیا گلا گھونٹ دیا اسکے بعد ہم اُس سونے
کی طرز کو بیان کرینگے۔ جو اکثر غریب لوگ اختیار کرتے ہیں۔
اور حیوانات سے مقابلہ کرینگے کیونکہ اُن کا بھوسے وغیرہ
کا بستر ہمیشہ بدل دیا جاتا ہے۔ دیے کی کمزور مدھم سی روشنی
سے اس کاریگر کے بالاخانہ کا یہ نقشہ نظر آتا ہے۔ کہ دیوار کے
پاس ہی جہاں کچھ زیادہ نم اور حصص کی نسبت بہت ہے
اس بوڑھیا کی چٹائی بچھی ہوئی ہے۔ اور چونکہ وہ اپنا

سر ڈھانپ رکھا نہیں […] کی لمبی سی
اور ہموار […] سفید بال
[…] ہوئے ہیں - اور اُسکی بالکل
[…] آنکھوں کو اُسکے موٹے بھورے رنگ کی
بھووں نے ڈھانپ رکھا ہے - اُسکی آنکھوں سے ایک
وحشیانہ چمک نکلتی ہے - اُسکی گالیں کھوکھلی ناہموار اور
بل پڑے ہوئے تھیں - رخساروں کی ہڈیاں اور اُبھری
ہوئے زاویہ دار جبڑے صاف نظر آتے ہیں - اکٹھا ہو کر
پہلو کے بل اور اسکی ٹھوڑی گھٹنوں سے ملی ہوئی وہ ایک
بھورے رنگ کے ریشمی کپڑے میں جو اسقدر چھوٹا تھا کہ اُسے
بالکل ڈھانپ نہیں سکتا تھا - اور ایک چھوٹا چیتھڑوں کا بنا
ہوا کوٹ پہنے ہوئے اور اپنی دُبلی نیلی ٹانگوں کو ڈھانپے
ہوئے لیٹی تھی - اس بستر اور کپڑوں سے سخت بدبو
آتی تھی - اُس بوڑھیا کے بستر کے کچھ فاصلے پر اور دیوار
کے مقابل ہی ایک بھوسے کا بنا ہوا ایک بستر تھا جس پر وہ
بچے سویا کرتے تھے - وہ بچے یوں سویا کرتے تھے - کہ
ہر ایک بھوسہ کا بستر جس سے علیحدہ کیا ہوا تھا اور ہر ایک
بچہ اُسکے اندر رکھ دیا جاتا تھا اور اُسکے اوپر کا بھوسہ وغیرہ
چادر اور لحاف کا کام دیتا تھا - دو چھوٹی لڑکیاں جن میں سے
ایک تو سخت بیمار تھی - ایک طرف اور تین لڑکے دوسری طرف
کانپ رہے تھے جھڑے چیتھڑے اسی کر اور اس طرح سے لپیٹ
رکھا کہ انہیں پہنائے ہوئے تھے - گاڑھے خوب صورت بکھری
ہوئے بال جو اُن کی ماں نے لمبے کر رکھے تھے بدیں خیال
کہ اُن سے کچھ گرمی پہنچتی ہے اُسکے زرد مرجھائے اور بیمار
چہرے کو کچھ چھپائے ہوئے تھے -
ایک لڑکا جس کی انگلیاں ٹھٹھری ہوئی ہیں - اُس نے
چٹائی کا کونا اس کا بردہ ٹھوڑی تک اپنے جسم کو ڈھانپنے
کے لئے لا رکھا ہے اور دوسرا جسے اپنے ہاتھوں کے ٹھٹھر جانے
کا ڈر ہے اپنے ہاتھوں کو سردی سے جھرجھراتے ہوئے
دانتوں میں دبائے ہوئے ہے - اور تیسرا اپنی بہنوں
کی طرف آگے آگے کھسکتا جاتا ہے ان دو لڑکیوں میں سے
چھوٹی جو چیچک زرد رنگ کے سبب سے خراب و خستہ ہو رہی
ہے اپنے چھوٹے زرد رنگ کے بیمار موت کی علامات
دکھانے والے چہرے کو اپنی بہن کے ٹھنڈے سینے پر
دھرے ہوئے ہے - اس بڑی لڑکی کی عمر پانچ سال
کی ہے اور اپنی چھوٹی بیمار بہن کو اپنی بغل میں لیکر
لے جادہ اُسے گرم رکھنے کی کوشش کرتی ہے - اور نہایت
رحم اور پیار کی نگاہ سے اُسکی طرف دیکھ رہی ہے - ایک
اور بھوسے کی چٹائی پر اس خراب و خستہ غار کے اختتام
پر لڑکوں کے مقابل اُس کاریگر کی عورت جو بخار کی وجہ
سے کئی مہینے سے لاچار اور مجبور ہو کر پڑی ہے - لیٹی ہوئی
ہے - اُس کی عمر قریباً چھبیس سال کی ہے - ایک پرانا تیلا
روئی کا رومال جو اسکے بیمار چہرہ پر بندھا ہے - اُس کے دبلے
پتلے جسم کی سوداوی زردی کو صاف ظاہر کرتا تھا - ایک
زرد رنگ کا حلقہ اُسکی گہری اُتری ہوئی آنکھوں کے گرد پڑا
تھا - اور خون آلودہ نگاہوں نے اُس کے زرد رنگ کی بھدّی صورت
کو علیحدہ کر رکھا تھا - اُسکے اداس اور غمزدہ چہرے سے
یہ نظر آتا تھا کہ وہ ایسی نازک مزاجوں میں سے ہے - جو

حوصلہ یا استقلال سے کامی اور مصائب برداشت
کرلینے کے ناقابل فوراً گھبرا جاتی ہیں اور رونا شروع
کردیتی ہیں۔ باوجود کمزور۔ ضعف۔ اور محدود لیاقت کا
ہونے کے وہ دیانت دار رہی تھی۔ کیونکہ اُسکا خاوند
بھی ایسا ہی تھا۔ اور اگر اُس کی خبرگیری نہ کی جاتی
تو جہالت اور مصیبت نے اُسے خراب کردیا ہوتا اور
وہ ضرور مجرم ہوجاتی۔ وہ اپنے بچوں اور خاوند سے
پیار کرتی تھی۔ لیکن نہ تو اُسے حوصلہ ہی تھا۔ اور نہ
استقلال کہ اپنے افلاس اور مصیب پر صبر کرے۔ اور نہ
سخت گریہ وزاری کو بند کرسکے۔ اکثر اوقات وہ کاریگر
جس کی مستقل محنت پر کل بال بچوں کا گذارہ تھا مجبور
ہوجاتا تھا کہ اس شکوہ و شکایت سے بھری ہوئی عورت
کو حوصلہ اور تسلی دے۔ ایک پُرانی بھدے رنگ کی
بدنما چادر پر جو اُسکی عورت سر پر پڑی تھی۔ مادیل نے
زیادہ گرمی پہونچانے کے واسطے کچھ ایسے پرانے
چیتھڑے جنہیں مرتہنوں نے لینے سے انکار کیا تھا
بچھائے ہوئے تھے۔ ایک انگیٹھی۔ ایک توا۔ ایک
ٹوٹی ہوئی گردن والا مٹی کا کوزہ۔ دو تین ٹوٹے ہوئے
مٹی کے پیالے۔ فرش پر ادھر اُدھر بکھرے پڑے تھے۔
ایک نہانے کا سٹول۔ ایک کونڈا۔ ایک بھورے رنگ
کا گھڑا اُس ہوا کے سبب بے ضبط دروازہ کے پاس
چھت کے نیچے ایک کونے میں دھرے تھے۔ اور
یہی کل گھر کا ساز و سامان تھا۔ اس ٹوٹے پھوٹے
بے سرو سامان مکان میں ایک شمع جل رہی تھی۔ جس کا
شعلہ کھڑکیوں میں سے سناٹے کے ساتھ شمالی آندھیوں
کے نکلنے کے سبب سے جھولتا ہوا اپنی زرد اور تملاتی
روشنی کو اس خراب و خستہ نظارہ پر ڈالتا تھا اور اُسکی
کرنیں نیچ تک جیسے کہ وہ تھکا ماندہ کاریگر پڑا تھا پہونچ کر
ہزاروں چمکیلی کرنیں اور لاکھوں چمکنے والی شعاعیں اُن
لعل و جواہر کی وجہ سے جو میز پر کھلے ننگے پڑے تھے۔
پیدا کرتی تھیں۔

اگرچہ چند حال مکان میں ایک گہری خاموشی ہر طرف
طاری تھی۔ ان آٹھ اندر والوں میں سے سات تو
جاگتے تھے اور دادی سے لیکر ننھے بچے تک ہر ایک کی
آنکھیں اُس کاریگر کی طرف لگی ہوئی تھیں جو اُن کا ذریعہ
معاش اور جائے توقع تھا۔ وہ ابھی بچوں کی سی خود
غرضی میں اُسے بیکار اور محنت کے بوجھ میں دبا ہوا
دیکھنے سے بے چین تھے۔ بچوں کی ماں کو خیال تھا اور
بچوں کو اپنا لیکن اُس بڑھیا کو کسی کا خیال نہ تھا اچانک
وہ اپنے بستر پر اُٹھ کر بیٹھ گئی۔ لکڑی جیسے خشک اور زرد
رنگ کے بازو اپنے صرف ہڈی ہڈی سینے پر لپیٹ
آہستہ سے اُٹھی اور روشنی کی طرف وہ آہستہ آہستہ
اپنے پیچھے پھٹی پرانی چادر کو گھسیٹتی گھسٹتی چلی وہ بہت
لمبی تھی اور اُسکا صاف ستھرا سفید ہوا سر اُس کے
قد کی مقدار پر نسبتاً چھوٹا معلوم ہوتا تھا۔ اس کے
تشنج والوں کی طرح چلنے سے اُس کے پچکے ہوئے اور
موٹے ہونٹ کو حرکت ہوتی تھی اور اس کے مہیب چہرے
سے خوفناک شکل ظاہر ہوتی تھی۔ وہ دیوانہ بڑھیا نیچ

کی طرف ایک بچے کی طرح جو کوئی بُرا کام کرنے کو جاتا ہے بڑھی۔ جب وہ ہتی کے سرے تک پہونچی۔ تو اپنے دونوں کانپنے والے ہاتھ اُس نے شعلے کی طرف بڑھائے اور یہہ ایسے نیلے تھے کہ جب روشنی اُنپر پڑتی تھی تو نہایت شفاف معلوم ہوتے تھے۔ مسز مادیل اپنے بستر پر سے اُس بوڑھیا کو ہتی کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔ بوڑھیا نے اپنا سر جھکا دیا اور بچوں کی طرح حیرت سے لعل جواہر جو سر پر پڑے چمک رہے تھے دیکھنے لگی۔ اس حیرت کے کام میں وہ ایسی محو ہوئی کہ اسے ہاتھوں کو ہتی سے کافی فاصلے پر نہ رکھ سکی ہاتھوں کو جلا لیا اور فوراً ایک چیخ ماری۔ اس چیخ سے مادیل چونک اُٹھا اور اپنا سر اُٹھایا۔ یہہ آدمی چالیس سال کی عمر کا تھا اُس کے چہرے سے شناسب عقل اور علم ٹپکتا تھا۔ لیکن افلاس کی وجہ سے پریشان اور مرجھایا ہوا تھا۔ بہت دنوں کی بڑھی ہوئی بھورسلی داڑھی اُسکے چیچک کے داغ والے چہرہ کے نچلے حصے کو چھپائے ہوئے تھی۔ اُسکا ماتھا قریباً گنجا بالوں سے بھرا ہوا تھا اور اُس کی جھکتی ہوئی آنکھیں زیادہ دیر تک دیکھتا رہنے کے سبب سے سرخ ہو رہی تھیں۔ ان مجبوری حالتوں میں سے ایک یے جو اُن دستکار لوگوں میں جو ضعیف الجسم ہوتے ہیں۔ اور اپنے پیشہ کی وجہ سے دن بھر اُن کو ایک ہی وضع میں رہنا پڑتا ہے موجود ہوتی ہیں۔ اُس کے کمزور چہرہ کو اوڑ بھی بل دار بنا رکھا تھا۔ ہمیشہ تختے کی طرف جھکا رہنے اور سان کو اچھی طرح کام میں لانے کے واسطے بائیں بازو پر جھکا رہنے کی وجہ سے اُس کے کمزور جسم کی اُس بازو پر ہڈیاں نکل آئی تھیں کیونکہ ہر روز بارہ سے سولہ گھنٹے تک کام کرنے کے واسطے اُسے اُسی پہلو پر کامل طور پر جھکا رہنا پڑتا تھا۔ اُس کے دست چپ کے بھی سان کو پھرانے کی متواتر محنت کی وجہ سے پٹھے نکل پڑے تھے اور دہنا بازو اور ہاتھ سان کو جواہر وغیرہ پر پورا عملدرآمد کرنے کے واسطے بیکار اور تختہ پر جھکا رہنے کے سبب سے بالکل نکما ہو گیا تھا۔ اُسکی کمزور ٹانگیں ریاضت ہونے کے سبب سے اُس کے دُبلے پتلے جسم کو جس کی تمام ہستی۔ زندگانی تمام طاقت اُس جان توڑ محنت میں مشغول تھی مشکل سے سہار سکتی تھیں۔ اکثر دلپذیر انداز کے ساتھہ مادیل کہا کرتا تھا۔ "میں اپنے اُس بازو کو جو سان پھراتا ہے مضبوط کرنے کی سبب پیٹ بھر کر کھانے کی کم پروا کرتا ہوں"۔ چونک کر جب وہ کاریگر اُٹھ بیٹھا تو اُس نے اُس نالہ کو اپنے رو برو کھڑا پایا۔

مادیل (ایک ایسی نرم آواز سے کہ دوسرے گھر کے آدمی جنہیں وہ سویا ہوا سمجھتا تھا۔ اُس کی باتوں سے نہ چونک اُٹھیں۔) "ماں۔ تمہیں کیا ہوا۔ تمہیں کیا چاہئے۔ ماں جاؤ۔ سو جاؤ۔ شور نہ کرو۔

مسز مادیل اور بچے سو رہے ہیں"

بڑی لڑکی۔ "اب میں سو نہیں رہی ہوں۔ بیچاری ابڈیلی (اُس کی چھوٹی بہن) کو گرمی پہونچانے کی

کوشش کر رہی ہوں"۔

دلڑکون صبح سے ایک" مجھے ایسی بھوک لگی ہے کہ حد نہیں آتی۔ مس ڈمبلے ٹن کے ساتھ کل رات کھانا کھانے کی میری باری نہ تھی"

مادیل د ایک مایوسی کی آواز میں" مجھے تو یہہ یقین تھا کہ تم سب سوئے ہوگے"

مسز مادیل "مادیل میں نہیں جگانے ڈر رہی تھی ورنہ تم سے میں کچھ پانی مانگتی۔ مجھے بہت پیاس لگی ہے اور پھر بخار آگیا ہے"

مادیل "ہاں پانی دیتا ہوں۔ لیکن پہلے مجھے تمہاری ماں کو سُلا لینے دو۔ دیکھو اُس کی طرف" اور پھر بوڑھیا کی طرف مخاطب ہوکر "جواہرات کو رہنے دو" (کیونکہ بوڑھیا نے ایک بڑا خوبصورت چمکیلا جواہر جبر سے پکڑ رکھا تھا)

ماں۔ جاؤ۔ سو جاؤ۔ جاؤ"

بوڑھیا داُس جواہر کو ہاتھ سے رکھکر" یہہ لو یہہ لو"

مادیل د بوڑھیا کو ڈرانے کے واسطے زور کی آواز سے پکار کر اور ایک طرف ہاتھ سے اُسے ہٹا کر" جاؤ مجھے غصہ آتا جاتا ہے"

مسز مادیل "خدا رحم کر۔ مادل۔ مجھے کسبھی شدت کی پیاس لگی ہے۔ مہربانی کرکے تھوڑا سا پانی پلاؤ"

مادیل" تم مجھ سے کیا کرانا چاہتی ہو۔ میں ہرگز تمہاری ماں کو ان جواہرات کو ہاتھ لگانے نہ دوں گا۔ جیسے اس نے پچھلے سال کیا تھا۔ ایکبھی ایک ہیرا گم کر دیگی اور خدا ہی جانتا ہے۔ کہ اُس نقصان کی وجہ سے ہمیں کسقدر تکلیف اُٹھانی پڑی۔ اور کسقدر تکلیف ہم اُٹھا رہے ہیں"

یہہ کہکر اُس حکاک نے غصہ کیحالت میں اپنی پیشانی کو ایک ہاتھ سے دبایا۔ اور ایک لڑکے کی طرف مخاطب ہوکر بولا۔

مادیل" فیلکس تم جاگتے ہو۔ تمہاری ماں کو تھوڑا سا پانی پلا دو"

مسز مادیل" نہیں نہیں۔ میں ابھی پانی نہیں پیتی۔ اُس بیچارے کو ٹھنڈ لگے گی"

لڑکا داُٹھکر" تعجب ہے قدر کہ اس کمرے میں مجھے سردی محسوس ہوتی ہے۔ اس قدر باہر نہیں معلوم ہوگی"

مادیل دچونکہ وہ بوڑھیا اُس میز کے پاس سے نہیں ہٹتی تھی اور ایک جواہر وہ ضرور لیجانا چاہتی تھی۔ اُسے وہاں سے منع کرنے کے لئے ناراض ہوکر" بھاؤ۔ اب چلے جاؤ۔ جاؤ آرام سے بیٹھو"

لڑکا" ماں گھڑے میں پانی جم گیا ہے"

مسز مادیل" تو پھر برف کو توڑ دو"

لڑکا" یہہ بہت موٹی ہے میں نہیں توڑ سکتا"

مسز مادیل دشوہر کی طرف ایک بے صبرانہ اور دردناک آواز سے مخاطب ہوکر) "مہربانی کرکے گھڑے میں برف توڑ دو سوائے پانی کے اور تو کچھ بھی نہیں۔ اُسی کا ایک گھونٹ مجھے چاہئے۔ تم تو مجھے

پیاس سے مار ڈالو گے"۔

مادیل "یا اللہ۔ مجھے صبر دے۔ تم مجھ سے کیا کام لیا چاہتی ہو۔ میں تمہاری ماں کو نہیں چھوڑ سکتا"۔

اُس بے وقوف بوڑھیا نے واقعی اُسکا بچھانا چھوڑا اور جس قدر روک ٹوک جواہر کے لینے میں کی گئی اُس سے ناراض ہو کر اُس نے ایک قسم کی غصہ کی چیخ ماری۔

مادیل (اپنی عورت کی طرف مخاطب ہو کر) "اُسے ملالو۔ یہہ کسی وقت تمہیں بدحال کر دے گی"۔

مسز مادیل (اپنی ماں کی طرف مخاطب ہو کر) "ماں جاؤ۔ سو جاؤ۔ اور اگر تم مہربانی کرو تو میں کافی پلاؤں گی۔ اور نہیں یہہ نہایت عزیز ہے"۔

بوڑھیا (جس جواہر کا لالچ کر رہی ہے اب کے زور سے چھیننے کی کوشش کر کے) "وہ۔ وہ"۔

مادیل نے بہتیرا کچھ مہربانی سے سمجھانے کی کوشش کی لیکن بے فایدہ۔

مسز مادیل "یا اللہ۔ تمہیں خوب معلوم ہے۔ کہ جب تک چابک لیکر اُسے ڈراؤ گے نہیں یہہ کبھی آرام نہ کرے گی"۔

مادیل "ہاں ایسا ہی کرتا ہوں۔ لیکن وہ خواہ ہے اُس بوڑھیا ضعیف غریب عورت کو چابک سے ڈرانا میرے دل میں درد پیدا کرتا ہے"۔

مادیل بوڑھیا سے جو مادیل کا ہاتھ کاٹ کھانے کو تھی۔ بنچ کے نیچے سے چابک نکالکر اور بڑے زور سے بوڑھیا کی طرف اُسکا آواز کر کے بولا "اگر تم اپنے بستر پر نہ چلی جاؤ تو تجھ پر چابک۔ جلدی کرو۔ جلدی بستر پر چلے جاؤ۔ جاؤ۔ سو جاؤ"۔

چابک کا سناٹا سُنکر بوڑھیا بنچ کے پاس سے ہلی۔ اور پھر لوٹ کر اور دانت سکراپے جمائی کی طرف حقارت کی نظر سے دیکھا۔

مادیل (پھر دوبارہ چابک پھٹکار کر اور ذرا آگے بڑھ کر) "سیدھے بستر پر جاؤ۔ چلو سیدھے بستر کو"۔

بوڑھیا آہستہ آہستہ اپنے بستر کو چلی۔ اور مادیل یہہ خیال کر کے کہ جلدی اس معاملہ کو طے کرے تاکہ وہ اپنی پیاسی بیوی کو پانی دے سکے۔ بوڑھیا کی طرف اور آگے بڑھا اور پھر نہایت تیزی اور غصے سے چابک پھٹکار کر گو وہ اُسے چھوا نہیں۔ نہایت خشمناک ہو کر بولا "سیدھے بستر کو جاؤ۔ سیدھے چلے جاؤ"۔

بوڑھیا ڈر کر زور سے چلانے لگی اور بستر پر جا گری اور شور و واویلا کرتی ہوئی کُتے کی طرح چار زانو بیٹھ گئی۔ لڑکے یہہ سمجھکر کہ شاید اُن کے باپ نے بوڑھیا کو مارا ہے۔ التجا اور مستمندی کی آواز میں پکارنے لگے "باپ! مہربانی کر کے دادی کو مت مارو۔ دادی کو مت مارو"۔

یہہ رات کا خوفناک واقعہ۔ بچوں کی مستمندانہ التجائیں اور بوڑھیا بے وقوف کا شور و بکا۔ اور مادیل کی بیمار عورت کی شکوہ و شکایتیں۔ اُن کا بیان کرنا ناممکن ہے۔

یہہ واقعہ جو ہمنے بیان کیا ہے غریب مادیل کو

ایسے موقعہ پر کام کرنے کا بہت کم موقعہ ملتا تھا۔ ایسی موقعہ پر صبر و حوصلہ اُسے چھوڑ جاتے تھے۔ چابک کو میز کے نیچے پھینک کر وہ ایک مایوسانہ آواز میں چلایا۔ اُوہو۔ یہہ کیسی مدرزندگانی ہے۔ کیسی مدرزندگانی ہے"

مسز مادیل (چلاکر) "کیا یہہ میرا قصور ہے کہ میری ماں دیوانہ ہے"

مادیل "تو کیا یہہ میرا جرم ہے۔ تم مجھ سے کیا توقع رکھتی ہو۔ یہہ کہ تم سب کے واسطے محنت کرنے میں اپنی جان میں ضایع کر دوں۔ مجھے کوئی شکایت نہیں ہے اور جب تک کہ اپنے جسم میں تاب و طاقت پاؤں گا۔ میں محنت کئے جاؤں گا۔ لیکن میں یہہ دو کام نہیں کر سکتا۔ کہ کام بھی کروں اور اس بوڑھیا۔ ناکارہ اور بچوں کی خبرگیری بھی کروں۔ نہیں فلک۔ بڑا ہی بے انصاف ہے۔ ایک آدمی کے لئے برداشت کرنا اس مصیبت کا ناممکن ہے"

مایوسانہ الفاظ میں یہہ الفاظ بولکر وہ حکاک مغلوب ہوکر اپنے سٹول پر چہرے کو ہاتھوں سے چھپاتے ہوئے گر پڑا۔

مسز مادیل (اپنی وہمی شکوہ و شکایت سے لبریز آواز میں) "میری ماں کو ہسپتال میں تو رکھتے نہیں کیونکہ کہتے ہیں کہ پوری دیوانہ ابھی نہیں ہے۔ اب میں اسکا کیا علاج کروں ایک ناگریامر کے واسطے اپنے آپ کو رنج دینے سے کیا فایدہ اور اس سے کیا اچھا نتیجہ پیدا ہوگا"

مادیل (آنسو پونچھکر) "کوئی فایدہ نہیں۔ ہاں ہرگز کوئی فایدہ نہیں۔ تم درست کہتی ہو۔ لیکن چونکہ ہر ایک واقعہ ہمارے برخلاف ہے اور حادثہ پر حادثہ کا ظہور ہوتا ہے۔ تو ہم اپنے خیالات کو قابو میں نہیں رکھ سکتے"

مسز مادیل "او مہربان خدا۔ مجھے پیاس کی شدت ہے۔ سردی سے کانپ رہی ہوں۔ اور تاہم بخار سے جلی جاتی ہوں"

مادیل "ذرا صبر کرو۔ میں تمہیں ابھی پانی دیتا ہوں"

مادیل گھڑے کی طرف گیا جو چھت کے نیچے پڑا تھا۔ اور برف جو پانی کو ڈھانپے ہوئے تھی۔ اُسے سخت مشکل سے توڑ کر پانی کا ایک پیالہ اُس سے بھرا اور اپنی عورت کے سر تک پہونچا۔ اُس کی عورت نے شوق سے ہاتھ بڑھائے لیکن ایک لحظہ سوچنے کے بعد وہ پھر بولا۔ "بخار والے آدمی کے واسطے یہہ پانی نہایت ہی سرد ہے۔ اور تمہیں نقصان کرے گا"

مسز مادیل "کیا یہ نقصان کرے گا۔ یہ تو اور بھی اچھا ہے۔ مجھے جلدی دو۔ لاؤ جلدی لاؤ۔ میری مصائب کا اس سے جلدی خاتمہ ہو جائے گا۔ تم کو مجھ سے نجات ملے گی اور پھر تمہیں صرف بچوں کی اور اُس بڈھی کی خبرگیری کرنی پڑے گی۔ اور بیمار تو بالکل چلی ہی جائیگی"

مادیل (دبے جینی سے) "تم مجھ سے ایسی پریشان باتیں کیوں کرتی ہو۔ میں ایسی باتیں سننے کی تاب نہیں رکھتا۔ میری مصائب پر اب ملامت کو زیادہ

مت کرو۔ یہہ اچھا ہے کہ کام کرنے کے واسطے مجھے عقل اور طاقت کافی ہو۔ میرا سر زیادہ مضبوط نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ عنقریب میرا دماغ خالی ہو جائے پھر تم سب کا کیا حال ہوگا صرف تمہاری ہی خاطر سے میں یہہ سب کچھ کہتا ہوں اگر مجھے صرف میری ہی ذات کی خبرگیری کرنی ہوتی۔ میں کبھی آئندہ دن کے واسطے پروا اور فکر نہ کرتا۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ دریا سب کے لئے یکساں بہتا ہے"

مسز ماربل (متاثر ہوکر) "بیچارے ماربل۔ اس میں کچھ شبہہ نہیں کہ یہہ کہکر کہ تمہیں جلدی مجھ سے نجات مل جائے میں تمہیں ستانے پر غلطی کرتی ہوں میری بات کا اعتبار نہ کرو۔ تاہم میرا ارادہ اچھا تھا کیونکہ میں اب نہ تو تمہارے لئے اور نہ بچوں کے لئے کام کی ہوں۔ سولہ مہینوں سے میں نے بستر بیماری نہیں چھوڑا۔ یا اللہ میرا پیاس کے مارے دم گھٹتا جاتا ہے۔ مہربانی کرکے کچھ پانی پی لینے دو"

ماربل "ہاں ہاں پی لو۔ لیکن میں پیالے کو اپنے ہاتھوں میں گرم کر رہا ہوں"

مسز ماربل "تم مجھ پر کیسے مہرباں ہو۔ اور میں تم سے کیسی سخت کلامی کرتی ہوں"

ماربل "تمہاری تکالیف نے تمہارا مزاج تُرش کر دیا ہے۔ جو تمہارے جی میں آئے کہتی جاؤ لیکن پھر یہہ کبھی نہ کہنا۔ کہ میں تم سے جدائی چاہتی ہوں"

مسز ماربل "لیکن ہاں۔ میں تمہارے کس مصرف کی ہوں۔ ہمارے لڑکے ہمیں کیا فائدہ پہونچاتے ہیں مگر یہی کہ کثرت محنت سے ہمیں دبا رکھا ہے"

ماربل "ہاں بے شک۔ ہاں جس قدر مجھے تم سے الفت اور محبت ہے۔ وہ قابل شکرگذاری ہے۔ بعض اوقات ہم ہر گھنٹے کام کرنے کے لئے میں کافی طاقت رکھتا ہوں۔ گو اُس نے مجھے کو رلیش اور لنگڑا کر دیا ہے۔ کیا تم یہہ خیال کرتی ہو کہ اگر میں تنہا ہوتا تو ایسی ہی محنت کرتا جیسے کہ میں اب کرتا ہوں۔ اوہو۔ ہرگز نہیں۔ ایسی زندگی سے کوئی کیا حظ اُٹھائے۔ میں نے جلدی اُسکا خاتمہ کر دیا ہوتا"

مسز ماربل "میں بھی ایسا ہی کرتی۔ لیکن لڑکوں کو کیا کیا جائے۔ میں تو مدت سے یہہ کہہ دیتی۔ کہ ماربل تم زندگی کا اچھا حصہ بھوگ چکے ہو اور میں بھی آؤ ایک کوئلوں کی کڑاہی سلگائیں۔ اور اس مصیبت کا خاتمہ کر دیں لیکن لڑکے بیچارے غریب لڑکے"

ماربل (نہایت سادگی سے) "میری پیاری عورت تو پھر تم دیکھتی ہو کہ بچے ہمارے لئے ایک حقیقی برکت ہیں اور مایوسی سے ہمیں بچاتے ہیں۔ یہہ لو۔ پانی پی لو۔ لیکن چھوٹے چھوٹے گھونٹ کرکے پینا۔ کیونکہ یہہ بہت سرد ہے"

مسز ماربل (نہایت بے صبری سے پانی غٹ غٹ چڑھاکر) "تمہارا نہایت شکر ہے"

مادیل "ہاں - ہاں"

مسز مادیل "(پانی کا پیالہ مادیل کے ہاتھ میں دے کر) یہہ نہایت ہی سرد تھا - میرے جسم میں رلرلہ بڑھتا جاتا ہے"

مادیل "افسوس افسوس - میں نے تو تم سے کہہ ہی دیا تھا - اب تمہاری طبعیت اور بھی زیادہ بگڑ جائیگی"

مسز مادیل "اب مجھے کانپنے کی تاب نہیں ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا برف کی چادر میرے گرد لپٹی ہوئی ہے"

مادیل نے اپنی جیکٹ کو اُتار کر بیوی کے پاؤں پر رکھ دیا اور خود کمرے سے بالکل ننگا رہگیا -

مسز مادیل "مادیل تم بھی ٹھٹھر جاؤگے"

مادیل "ہاں اگر مجھے زیادہ سردی معلوم ہوئی - تو تھوڑی دیر کے لئے پھر پہن لونگا"

مسز مادیل "بانسمت تم سچ کہتے ہو کہ فلک انصاف پسند نہیں ہے - یہہ کس کی خوشی ہے کہ ہم اس قدر مصائب اور تکالیف میں مبتلا ہیں - اور دوسرے"

مادیل "ہر ایک کے لئے مصیبت ہے - غریب کے واسطے بھی اور دولتمند کے واسطے بھی"

مسز مادیل "ہاں بڑے آدمیوں کو بھی مصائب اور تکالیف ہوتی ہیں لیکن ایسی نہیں کہ وہ بھوک سے مریں یا شدید سردیوں میں کانپیں - او مادیل - جب مجھے یہہ خیال آتا ہے کہ اس ایک جواہر کی قیمت سے جو تم پالش کر رہے ہو ہم اور ہمارے بچے عمر بھر آرام و آسایش سے بسر کرسکتے ہیں - میرے جسم میں رعشہ پیدا ہوتا ہے - اور اُن کے لئے یہہ جواہر کس کام کے ہیں"

مادیل "اگر ہمیشہ یہی کہا کریں کہ یہہ یا وہ اُن کے کس کام کا ہے تو یہہ بہت بڑا معاملہ ہو جائے گا - جس جنٹلمین کو مسز ملبٹ کمانڈر کہتی ہے ہم یہہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ اُسکو کیا ضرور ہے کہ اس مکان کو کرایہ لیکر اعلے درجہ کے فرش سے سنوارے حالانکہ وہ اُس کے پاس نہیں آتا اور چونکہ وہ دوسرے کسی مکان میں رہتا ہے - تو اچھا سامان آرایش اُسے منگانے کی کیا ضرورت ہے"

مسز مادیل "یہہ بات بالکل درست ہے - ہمارے جیسے صدہا بے سروسامان اور ٹوٹے پھوٹے مکانوں کی آراستگی کے لئے بہت کچھ ہے اور پھر ہر روز مسز ملبٹ بہت آگ جلاتی ہے - اور کمرہ کو گرم کرتی ہے - تاکہ رطوبت کی وجہ سے مکان کا سارا سامان اور فرش فروش نہ بگڑ جائے - یہہ خیال کرو کہ کسقدر حرارت ضائع جاتی ہے - حالانکہ ہم اور ہمارے بچے سردی میں ٹھٹھرتے ہیں - لیکن ان سب باتوں کا تم جواب یہہ دوگے کہ ہم کوئی گھر کا سامان تو نہیں ہیں - اور ہو دولتمند آدمی - یہہ بڑا مشکل کام ہے"

مادیل "ہمارے لئے بہ نسبت اوروں کے کچھ زیادہ مشکل نہیں ہے - لیکن دولتمند آدمی آنکھ سے نہیں

دیکھے اور وہ نہیں جانتے کہ افلاس کیا چیز ہے۔ وہ خوشحال پیدا ہوئے ہیں اور خوشحال رہتے ہیں اور مرتے بھی خوشحال ہی ہیں۔ تو پھر ہمارے جیسے فلاکت زدہ لوگوں کا انہیں کیونکر خیال آئے اور ساتھ ہی اسکے میں یہہ بھی کہتا ہوں کہ وہ ایسی مصیبت کو خیال بھی نہیں کر سکتے۔ جو مصائب کہ انہوں نے کبھی نہیں دیکھیں کس طرح انکا خیال کر سکتے ہیں۔ اگر انکو زیادہ بھوک لگے تو زیادہ خوش ہوتے ہیں کیونکہ وہ اچھی طرح کھانا کھانے کا حظ اٹھائینگے۔ اگر سردی زیادہ ہو تو ان کے لئے اور بھی اچھا ہے۔ کیونکہ وہ یہی کہتے ہیں کہ موسم کیا اچھا ہے اور کیسی عمدہ ٹھنڈی ہوا چلتی ہے اور یہہ سب قدرتی معاملہ ہے۔ اگر وہ سیر کے لئے نکلیں تو گھر کو واپس آکر آگ خوب سینکتے ہیں اور زیادہ سردی محسوس ہونے کی وجہ سے وہ اسکا زیادہ لطف اٹھاتے ہیں تو ان لوگوں کو ہمارا زیادہ خیال نہیں آسکتا کیونکہ وہ سردی اور بھوک جو ہمارے لئے ایک سخت مصیبت کا باعث ہوتی ہیں۔ ان کے لئے زیادہ لطف اور حظ پیدا کرنے والے امر ہیں۔ پس تم دیکھتی ہو کہ وہ مصیبت کو تو جان ہی نہیں سکتے۔ ہم بھی ایسے ہی دولت مند ہوتے تو وہی حال ہوتا۔"

مادیل۔ "پھر اس حالت میں تو غریب آدمی ایسے پیسہ والوں سے اچھے ہیں کیونکہ وہ ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ وہ مہربان لڑکی مس ڈملیٹین جس نے اکثر مجھے اور میرے بچوں کو بیماری کے ایام میں کھانا کھلایا ہے۔ کل شام جلدی مر اور پاپڑی کو اپنے ساتھ کھانا کھلانے کے لئے لے گئی۔ حالانکہ وہ خود بہت کم کھاتی ہے۔ فقط ایک دودھ کا پیالہ اور ایک روٹی۔ اس سن کی عمر میں آدمی کی بھوک اچھی ہوتی ہے۔ پس اگر وہ بچوں کو یہہ دیدے تو اپنے آپ کو محروم رکھے۔"

مادیل۔ "غریب لڑکی۔ وہ اصل میں بہت اچھی ہے۔ اور کیوں نہ وہ جانتی ہے کہ افلاس کیا چیز ہے جیسا کہ میں نے ابھی کہا ہے۔ کہ اگر دولت مند لوگوں کو خبر ہوتی۔ فقط اگر دولتمند لوگوں کو خبر ہوتی تو۔"

مسز مادیل۔ "اور وہ جوان لیڈی جو کل آئی تھی اگرچہ وہ آفت میں پھنسی ہوئی معلوم ہوتی تھی اس نے ہم سے دریافت کیا تھا کہ کسی چیز کی ضرورت ہو تو کہو۔ ہاں۔ اب وہ جانتی ہے کہ ہم محتاج ہیں۔ باوجود اسکے وہ پھر واپس ہی نہیں آئی۔"

مادیل۔ "مجھے یقین ہے کہ وہ ضرور آئے گی۔ اگرچہ وہ بہت متفکر اور سہمناک معلوم ہوتی تھی تاہم وہ بہت حلیم مہربان اور شریف معلوم ہوتی تھی۔"

مسز مادیل۔ "آہ۔ تم تو۔ جو دولت مند ہوتے ہیں وہ ہمیشہ درستی پر ہی ہوتے ہیں۔ میں خیال کرتی ہوں کہ ہماری نسبت وہ کسی علیحدہ دوسری مٹی کے بنے ہوئے ہونگے۔"

مادیل (نہایت حلم سے) "میں یہہ تو نہیں کہتا۔ بلکہ میں تو اس کے برعکس کہہ رہا ہوں۔ کہ جیسے ہم محروم

اور قصور وار ہوتے ہیں یہ لوگ بھی برے ہیں۔ بدقسمتی سے اُن لوگوں کو اس آدھی مصیبت کی بھی خبر نہیں ہے جو غریب لوگوں کو پڑی ہوئی ہے۔ اور اس سے زیادہ غلطی یہ ہے کہ بہت سے آدمی اس کام کے لئے متعین ہیں کہ مجرم اور قصور وار لوگوں کو دریافت کیا کریں۔ لیکن ایسا کوئی آدمی مقرر نہیں ہے جو ایسے دیانت دار غریب مفلس عیال داروں کو دریافت کرے جو نہایت مصیبت اور افلاس میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اور جنہیں صرف موقعہ کی تھوڑی سی مدد کی کمی کی وجہ سے انہیں جرائم کا مرتکب ہونا پڑتا ہے۔ مجرم کی سزا دینا تو درست ہے۔ لیکن اگر جرم کا استیصال کرنے کی کوشش کیجائے تو شاید زیادہ بہتر ہو۔ فرض کرو کہ پچاس سال تک تم دیانت داری سے کام کرو لیکن آخر کار حد درجے کی تکلیف اور بھوک تمہیں جرم کا مرتکب ہونے کو آمادہ کرے گی تو گویا اس طرح سے چوروں کی تعداد میں ایک اور بڑھ گیا۔ حالانکہ اگر کبھی پہلے خیال کیا جاتا۔ تو یہ ایک اور نیا مجرم نہ قائم ہو جاتا۔ لیکن خیال کرنے کی کیا ضرورت ہے دنیا کا کام جیسے چلتا ہے ویسا ہی چلتا ہے۔ میں مایوس اور مفلس ہوں اور اسوجہ سے یہ خیالات گذر رہے ہیں اگر میں دولت مند اور خوشحال ہوتا تو عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنے کی طرف میری بھی طبیعت مائل ہوتی اور ہر ایک عیش سے میں محظوظ ہونا چاہتا۔ لیکن میری غریب عورت۔ اب تمہارا کیا حال ہے۔"

مسز مادبل۔ "وہی حالت ہے۔ میری ٹانگیں مجھے محسوس بھی نہیں ہوتیں۔ لیکن تم کیسے کانپ رہے ہو پھر اپنی جاکٹ پہن لو اور یہ جو بتی جل رہی ہے بجھا دو کیونکہ اب دن نکل آتا ہے۔"

حقیقت میں ایک کمزور سی روشنی کی برف کے ڈھیروں میں سے غم اور اداسی کی بھری ہوئی کرنیں اس مکان کے باہر کے حصے پر پڑنے لگی تھیں اور اُس مکان کو اور بھی خوفناک شکل کا بنا دیا تھا۔ کیونکہ رات کے سایہ میں اسکے خوف و خطرے والی ہیئت کچھ چھپ گئی ہوئی تھی

مادبل۔ ذرا سی عورت کے بستر کے کونے میں اپنے سر کو دونوں ہاتھوں سے تھام کر بیٹھ گیا اور بولا "اپنا کام شروع کرنے کے لئے اب مجھے زیادہ دن چڑھے تک انتظار کرنا پڑیگا۔"

مسز مادبل (تھوڑی دیر خاموش رہکر) "مسٹر مے تھیو یہ پتھر جنکا صیقل کر رہے ہو کب لینے آئیگی۔"

مادبل۔ "آج صبح۔ لیکن ایک جھوٹے جواہر کا ایک گویا ابھی مجھے صاف کرنا ہے۔"

مسز مادبل۔ "کیا جھوٹا جواہر۔ تم تو فقط سچے پتھروں کو صیقل کرتے ہو اور علاوہ بریں اس علاقہ کے لوگ کیا سمجھے ہیں۔"

مادبل۔ "کیا نہیں یاد نہیں۔ ہاں ہاں سچ ہے تم تو اُسوقت سوتی تھیں۔ جب میتھیو میرے پاس سے جھوٹے پتھر لیکر کل آئی تھی۔ ہاں میں بتاتا ہوں وہ میرے پاس دس جھوٹے پتھر جیسے دھاتی کے کنگرے لے کر آئی۔ اور ساتھ ہی اصلی سچے پتھر کے دس جواہر تھے

اور یہ کہا کہ ان سچے پتھروں کی شکل اور قد کے یہ
دس جھوٹے پتھر تراش دو۔ وہ دیکھو وہ جواہر پڑے ہیں
میں نے ان سے زیادہ صاف شفاف اور آبدار جواہر
نہیں دیکھے۔ وہ دس جواہر ہی صرف ساٹھ ہزار فرنک
کے ہیں۔"

مسز مادیل۔ "وہ ان کی نقل کاہے کے لئے بنوانا
چاہتی ہے؟"

مادیل۔ "ایک دولتمند لیڈی جس کے جواہر ہیں۔ شاید
برے حال میں ہو۔ جس سے اس نے ایم لوڈین
جوہری کو اسنے جواہرات بیچے اور اسکی بجا جھوٹے پتھر
رکھنے کے لئے کمیشن دیا ہے۔ مینہیو جو ایم لوڈین
کو دیا کرتی ہے جب یہ پتھر لیکر آئی تو یہ کہا۔ کہ ان
سنگریزوں کو ایسی صفائی اور کاریگری سے صیقل کرو
اور بالقاعدہ تراشو جیسے کہ اصل سچے جواہر ہوتے ہیں
اس نے چار اور چالاکوں کو اس کام میں لگایا ہے کیونکہ
وہ ایسے چالیس یا پچاس ٹکڑے ترشوانا چاہتی تھی اسلئے
میں سکو تراش کر صیقل نہیں کرسکتا تھا۔ مسٹر مینہیو
نے کہا تھا کہ اکثر لیڈیاں ایسا ہی کرتی ہیں کہ دریا نود ھائت
کے سنگریزے سے اصل جواہر کو بدل لیتی ہیں۔"

مسز مادیل۔ "تم دیکھتے ہو کہ جھوٹے پتھر بھی وہی کام دیتے
ہیں جو سچے جواہر۔ تاہم وہ ذی مقدور لیڈیاں جنہیں فقط
آرائش سے غرض ہے ایسے مفلس اور مصیبت زدہ لوگوں
کے فائدہ کے لئے جیسے کہ ہم ہیں کبھی ایک جواہر قربان
کر دینے کا خیال بھی نہیں کرتیں۔"

مادیل۔ "یہی عجب عورت ہو ذرا کچھ عقل کی بات
کرو۔ غم تمہیں بے انصاف کئے دیتا ہے۔ یہ تو
سمجھو کہ کیسے صبر سے کہ مادیل کے گھر جیسے کوئی
دنیا میں ہیں۔ اور جب اتنی خبر کسکو نہیں ہے تو ہمارا ہو
مصیبت زدہ اور مفلس ہونے کی بابت کوئی کیا جانے"

مسز مادیل۔ "آہ۔ تم کیسے آدمی ہو۔ کس قسم کے
آدمی۔ اگر انہوں نے کاٹ کر تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہوتا
تو بھی تم انہی کی شکر گذاری ہی کرتے۔

مسز مینہیو آج صبح نہیں کیا دیگی"

مادیل۔ "کچھ نہیں کیونکہ میں نے ایک سو بیس فرنک اس سے
پیشگی لے لئے تھے۔"

مسز مادیل۔ "کیا کچھ نہیں۔ کیا تمنے آخری فرنک
پرسوں نہیں خرچ کیا تھا۔ او ہو دنیا میں ہمارے لئے ایک
فرانک بھی نہیں ہے۔"

مادیل دہشت جوتی کے لہجہ سے "ہاں یہ درست ہے"

مسز مادیل۔ "تو ہم پھر کیا کرینگے۔ مجھے تو کچھ سوجھتا
ہی نہیں۔"

مادیل۔ "نان بائی تو ہمیں اب ادھار روٹی نہیں
دے گا۔"

مسز مادیل۔ "نہیں۔ کل میں نے مسز سلیپٹ سے
ایک روٹی ادھار کی تھی۔ اور کیا مدد ریث کوئی
چیز گرو لیکر کچھ نہ دیگی!"

مادیل۔ "اب کس چیز کو گرو رکھیں۔ ہماری کل ملکیت
تو اسکے پاس گروی ہو چکی ہے۔ اسباب کیا چیز وہ رکھی

دیکھ کر کہ اب ہمارے بچوں کو وہ قبول کریگی۔"

مسز مادیل: "ہاں میری ماں۔ سچ ہے اور تمکو کل ایک ٹو کی روٹی ہمارے کو مل گئی تھی اور ہم بھوک سے مر نہیں جاؤ گے۔ یہ ہماری بہت بڑی غلطی ہے۔ اس سال کے بچوں کی امدادی کمیٹی میں کیوں نہ نام درج کرا دیا۔"

مادیل: "وہ صرف اُن شخصوں کا نام درج کرتے ہیں جنکے پاس ساز و سامان ہو اور ہم تو بالکل نہیں رکھتے اُن کا یہ خیال ہے کہ ہم ایک اچھے آراستہ کمرے میں رہتے ہیں اور اسوجہ سے درج نہیں ہو سکتا۔ امدادی کمیٹی سے امداد حاصل کرنے کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ لڑکوں کے پاس کم از کم ایک کھلا بچھونا ہونا چاہئے اور ہمارے بچوں کے پاس چیتھڑے ہیں۔ علاوہ بریں قبل اسکے کہ وہ ہمارے نام درج کریں مجھے بیسیوں دفعہ ادھر سے اُدھر اُدھر سے اِدھر آنا جانا پڑتا۔ اور جو کچھ وقت کے ضائع ہونے کے نقصان کا وہ پورا معاوضہ نہ ہوتا۔ کیونکہ آخر کو فقط یہی ملتا ہے کہ مہینے میں ایک دفعہ ایک روٹی اور آدھا پونڈ گوشت پندرہ روز میں ایک بار۔"

مسز مادیل: "تو پھر تم کیا کر سکتے ہو؟"

مادیل: "تو لیڈی جو کل آئی تھی شاید وہ نہیں بھول نہ جائے گی۔"

مسز مادیل: "اُس لیڈی پر نہیں بھروسہ نہیں کرنا چاہئے۔ یقیناً میرے تئیں کہ یہ قدر فرانک نہیں اور پیشگی دیدیگی۔ کیونکہ پچھلے دس سال سے اُس کا کام کیا ہے اور ایک دیانتدار کاریگر کو جس کے ساتھ اتنا بڑا عیال ہو وہ تکلیف میں دیکھنا پسند نہیں کرتی۔"

مادیل: "مجھے بھروسہ نہیں ہے کہ وہ ہمیں کچھ دیدیگی جس قدر اُس سے ہو سکتا تھا اُس نے ۱۳ ایک سو بیس فرانک قسط قسط کر کے ہمکو دیدئے۔ اور اُس کے لئے یہ ایک بڑی رقم ہے وہ اگرچہ جواہرات کا بیوپار کرتی ہے اور بعض وقت ان جواہرات سے اُسکو چالیس ہزار فرانک بھی ملجاتا ہے۔ وہ دولتمند نہیں ہے اگر اُسے سو فرانک ماہوار بچ رہے تو اُسے کافی تسلی ہو جاتی ہے اور دو بچوں کی بھی اُسے پرورش کرنی پڑتی ہے۔ اُسکے لئے سو فرانک ایسے ہی ہیں جیسے کہ یہ رقم ہمارے لئے۔ اور بعض وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ یہ بھی اُسکے پاس نہیں ہوتا مجھے خوب معلوم ہے۔ چونکہ اسقدر کثیر رقم میں اُس سے پیشتر لے چکا ہوا ہوں۔ میں نہیں چاہتا کہ اُسے یہ پھر کہوں کہ اپنے اور اپنے متعلقین کے منہ سے چھین کر وہ میرے اور میرے متعلقین کے لئے لائے۔"

مسز مادیل: "دیکھو بجائے ایک اول درجہ کے جوہری کے ایک ایجنٹ کا کام کرنے سے کیا فائدہ ہے۔ اور یہ لوگ بعض اوقات بہت سخی اور فیاض ہو جاتے ہیں۔ لیکن تم تو ہمیشہ آپ کہتے چلے جاتے ہو یہ تمہاری بڑی غلطی ہے۔"

مادیل: "اس سے تو جانے ملامت سے باز رہو کر گنا یہ میری بے وقوفی ہے کیا تمہاری ماں ہماری

ان سب مصائب کا باعث نہیں ہوتی۔ جو لعل کہ اُسے گم کر دیا تھا اگر اُسکی قیمت مجبوراً ہمیں دینی نہ پڑتی تو دیکھو ہمارے پاس کیا کچھ ہوتا۔ ہماری محنت کی ہمکو پوری مزدوری ملتی۔

ایم فیرنڈ سے خدا کی لعنت ہو اُسپر ہمنے جو تیرہ سو فرانک لی ہیں اُن میں اضافہ کرنے کے لئے وہ گیارہ سو فرانک بھی ہمارے پاس موجود ہوتے جو ہمنے سیونگ بینک سے اُٹھائے تھے۔"

مسز مارنل "اور ابھی تک اُس سے امداد مانگنے سے انکار کرتے ہو گو وہ یقیناً ایک لالچی اور حریص آدمی ہے لیکن اس سے ہمیں کچھ سروکار نہیں۔ پھر بھی ساعی تو ہونا چاہیئے۔ اس میں کچھ نقصان نہیں ہے۔"

مارنل۔ (چلا کر) "اُس سے مانگو۔ اُس سے خاصی کی توقع رکھو۔ ایک دھیمی سی آگ جلدی مجھے جلا کر راکھ کر دے گی۔ بس چپ رہو۔ اُس شخص کا ذکر میرے سامنے نہ کرو۔ اُسکا نام بھی میرے روبرو نہ لو۔ نہیں تو تم مجھے دیوانہ کر دوگی۔"

یہ باتیں کرتے ہوئے اُس غریب حکاک کے چہرے سے جو عموماً سنجیدہ اور مستقل معلوم ہوتا تھا۔ غصے اور رنج کے آثار ظاہر ہونے لگے۔ اُسکا زرد چہرہ آگ بھبھوکا ہو گیا اپنی جگہ سے فوراً اُٹھ کھڑا ہوا اور نہایت سرعت اور متفکر سی کمرہ میں اِدھر اُدھر پھرنے لگا۔ اُس کے عنوان اور بشرے سے حد درجے کی نفرت اور غصہ ٹپکتا تھا اس حالت میں اُس نے پھر دونوں ہاتھوں کو سر پر رکھکر بولنا شروع کیا۔

"میں بدلا لینا نہیں چاہتا اور عمر بھر میں کسیکو میں نے ستایا نہیں۔ لیکن میں دل سے یہ چاہتا ہوں۔ کہ اس ساہوکار نے جس قدر مصیبت مجھپر ڈھائی ہے اُسپر بھی پڑے۔ آہ۔ میرے خدا۔ کیوں میری بُری قسمت نے جس کا میں نے کچھ بگاڑا نہیں تھا اُس دغا باز کو ہاتھ میں میرے ہاتھ پاؤں باندھ کر حوالے کر دیا۔ کیا اُسے اختیار ہے کہ اپنی دولت کو لوگوں کی تباہی اور خانہ بربادی کرنے کے لئے وہ کام میں لا سکے۔"

مسز مارنل۔ "بس یہی ٹھیک ہے۔ ہاں درست ہے۔ بے شک گالیاں دیتے جاؤ اور یہ تمہارے نہایت مفید مطلب ہوں گی۔ جب کہ وہ تمہیں جیل میں بھجوا دیگا۔ اور ہر وقت وہ ایسا کر سکتا ہے کیونکہ اُن تیرہ سو فرانک کے لئے اُس نے تین ہفتہ سے ڈگری عدالت سے حاصل کر رکھی ہے۔ تم اُس کے ہاتھ میں ایسے ہو جیسے ٹانگ سے ایک بندھا ہوا پرندہ۔ اُس ساہوکار کو میں بھی حقارت سے دیکھتی ہوں لیکن چونکہ ہمارا اُس سے سروکار ہے ہمیں اُس کے بارے میں کچھ کہنا نہیں چاہئیے"

مارنل (ایک کڑک کی آواز سے) "ہاں ہماری لڑکی کی بے حرمتی وہ پہلے کیا کرے۔"

مسز مارنل "ہاں۔ ہاں۔ اسقدر چلا کر نہ بولو۔ لڑکے جاگتے ہوں گے۔ اور وہ سن لینگے۔"

مارنل (ایک اور بھی خوف کے آواز سے) "تم پھر یہ لو اور بھی اچھا ہے ہماری دونوں چھوٹی لڑکیوں کے لئے یہ اچھا نمونہ ہوگا۔ گویا اگر آئندہ اس بدمعاش کو کچھ خیال

پیدا ہوں۔ تو وہ لوگ اُس کے لئے ہو جائیں گی۔ جیسا کہ تم متواتر مجھے یاد دلاتی ہو ہم اُسکے پھندے میں کیا نہیں ہیں؟۔ ہاں۔ تم اچھی طرح سے کہو۔ کھلے دل بولو۔ کہ وہ مجھے جیل میں بھیج سکتا ہے نہیں تو ہماری معشوق لڑکی اُسکے حوالے کر دینی چاہیئے۔"

ان سخت طعنے اور رنج کی باتوں کو وہ زیادہ دیر تک سُن نہ سکا کیونکہ وہ دیانت دار اور اچھی طبیعت کا تھا۔ آخر کار اُس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور سسکنا شروع کر دیا۔

مادیل (آنسو اُسکی آنکھوں سے جاری اور سسکتے ہوئے) "آہ میرے بچو میرے غریب نادار بچو! میری اچھی میری خوب صورت لوئیس۔ نہایت ہی خوبصورت۔ اور اس خوبصورتی سے ہماری کل مصیبت گویا شروع ہوتی ہے اگر اُسکی ایسی پیاری اور موہنی شکل ہوتی تو وہ شخص مجھے روپیہ قرضہ دینے کی کبھی تجویز نہ کرتا۔ میں مجھی اور دیانتدار ہوں۔ اُس جوہری نے مجھے موقعہ دیا ہوتا۔ اس کھوپڑی سر والے دیو سے میں کبھی دب نہ جاتا کبھی اُسکا منت کش ہوتا۔ اور کبھی اُس نے میری ناداری سے مستفید ہو کر میری لڑکی کی بے حرمتی کی کوشش نہ کی ہوتی کیونکہ میں کبھی دوسرا دن لڑکی کو اُس کے مکان میں نہ رہنے دیتا۔ لیکن ایسا ہی ہونا چاہئے۔ ایسا ہی ہونا چاہئے۔ میں لڑکی کو اُس کے مکان سے نہیں لا سکتا۔ میں خود اُس کے قبضہ میں ہوں۔ او مصیبت! او مصیبت! کسقدر رنج و غم کی باتیں میری لڑکی کو جھیلنی پڑتی ہیں۔"

مسز مادیل "لیکن ہم کیا کر سکتے ہیں۔ اُسی نے لوئیس سے کہا تھا۔ کہ اگر تم مجھ سے علیحدہ ہو جاؤ گی تو میں تمہارے باپ کو قید کرا دوں گا۔"

مادیل "ہاں وہ نہایت حقارت اور سعر کے الفاظ میں لوئیس سے گفتگو کرتا ہے۔"

مسز مادیل "اس مصیبت کا ہم کچھ علاج نہیں کر سکتے۔ اگر لوئیس اُس ساہوکار کی ملازمت چھوڑ دے تو وہ پھر تمہیں گرفتار کرا دیگا۔ اور جب تم جیل میں ہو گئے تو پھر اکیلے میرا۔ میرے بچوں اور میری ماں کا کیا حال ہوگا۔ علاوہ بریں اگر لوئیس کسی اور جگہ ۲۰ فرانک ماہواری کمائے بھی تو سات آدمیوں کا اتنے پر کس طرح گذارہ ہو سکتا ہے۔"

مادیل "ہاں۔ ہماری زندگی کے لئے لوئیس بے عزتی کے حوالے کی گئی ہے۔"

مسز مادیل "تم ہمیشہ مبالغہ کرتے ہو۔ وہ کہا کرتی ہے کہ ساہوکار بڑا سخت گیر ہے۔ لیکن تمہیں معلوم ہے کہ لوئیس نکوکار ہے۔"

مادیل "ہاں وہ نکوکار محنتی اور نیک ہے۔ جب تمہاری بیماری کے سبب اُس نے ہمیں مصیبت میں مبتلا دیکھا تو اُس نے نوکری کے لئے دوسری جگہ چلا جانے کی خواہش ظاہر کی۔ تاکہ وہ ہمیں بوجھ نہ معلوم ہو سکے۔ لیکن جب میں نے خود اجازت دی تو کس کس قسم کے خیالات میرے دل میں نہ آئے۔ کیا وہ کسی کی نوکر ہے۔ لوگ اُس سے بدسلوکی کریں۔ اور حقارت سے دیکھیں۔ وہ

لوئیس جو قدرتاً مغرور ہے۔ اور تمہیں یاد ہوگا کہ ہم ہنسی سے اُسے شاہزادی کہا کرتے تھے۔ کیونکہ اُس نے مذاق سے کہا کہ صرف صفائی سے وہ ہمارے اس بدنما ٹوٹے پھوٹے خراب مکان کو ایک محل کی طرح بنا دیگی۔ میری عزیز لڑکی۔ میں اُسے اپنے ساتھ رکھنے سے نہایت ہی خوش ہوتا۔ اگرچہ مجھے رات بھر کام کرنا پڑتا لیکن جب اُس کے دل لبھانے والے چہرے کو اور اُس کی خوبصورت آنکھوں کو اپنی طرف جھانکتا ہوا میں دیکھتا اور جب میں بیچ بیٹھا ہوا ہوتا اور اُسکو گاتے ہوئے سنتا۔ مجھے بالکل محنت معلوم نہ ہوتی۔ غریب لوئیس۔ ایسی محنتی اور ایسی خوش و خرم۔ تمہاری ماں نے بھی اُسکی اطاعت کی ہے اور جو کچھ وہ اُس سے کام لینا چاہتی تھی سب کر دیتی تھی۔ لیکن پھر جب تم سے وہ بات جیت کرتی تھی۔ اور جب تمہاری طرف دیکھتی تو تم سے اتفاق رائے نہ کرنا محال ہوتا۔ اُسنے تمہاری کسقدر خبرگیری کی۔ تمہاری طبیعت کو خوش کرنے کے لئے اُس نے کس قدر تکلیفیں اُٹھائیں۔ اور اپنے چھوٹے بھائیوں اور بہنوں پر وہ کیسی مہربانی کرتی تھی۔ ہر ایک کام کے لئے اُسے وقت مل جاتا تھا۔ آہ۔ ساری عزیز لوئیس کے ساتھ ہمارا کل آرام اور خوشحالی چلی گئی!"

مسز مادیل۔ "او مادیل گذشتہ مسرتوں کا میرے سامنے ذکر نہ کر۔ میرا دل پاش پاش ہوا جاتا ہے" (مسز کے چہرے پر آنسوؤں کی بوندیں جاری ہوگئیں)

مادیل۔ "جب مجھے اُس بوڑھے دیو کا خیال آتا ہے آہ۔ یہ خیالات میرا مغز پھیر دیتے ہیں۔ اور یہی دل میں آتا ہے کہ جا کر پہلے تو اس دیو کو مار ڈالوں۔ اور پھر اپنے آپ کو۔"

مسز مادیل۔ "پھر ہم کیا کرینگے۔ ہمارا کیا حال ہوگا۔ علاوہ اُس کے میں تمسے پھر کہتی ہوں۔ کہ یہ تمہاری خام خیالی ہے۔ اُس بدمعاش نے شاید لوئیس سے صرف ہنسی کی ہے۔ یہ بھی خیال کرو کہ ہر آیتوار وہ رومی گرجے کو جاتا ہے۔ اور بہت سے لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ سیونگ بینک میں رکھنے کی نسبت روپیہ اُس کے پاس امانت رکھنا زیادہ حفاظت کا اور اچھا کام ہے۔"

مادیل۔ "اس سے کیا ثابت ہوتا ہے۔ یہی کہ وہ دولتمند اور ریاکار ہے۔ میں لوئیس کو خوب جانتا ہوں وہ نیکوکار ہے۔ لیکن ہمسے اُسے اسقدر پیار ہے۔ کہ وہ ہماری مصیبت اور افلاس پر خون روتی ہے وہ جانتی ہے کہ میرے بغیر ہم سب بھوک سے مر جاؤ گے۔ اور اگر وہ ساہوکار مجھے قید کرانے کی دھمکی دے۔ تو اُس غریب لڑکی کے دل پر اسقدر تاثیر ہو کہ ممکن ہے وہ ہماری وجہ سے اُس بدمعاش کی نفسانی خواہشوں کی مطیع ہو جائے۔ آہ۔ یا اللہ۔ میرا دماغ جلتا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں دیوانہ ہو جاؤں گا۔"

مسز مادیل۔ "لیکن اگر ایسا ہوتا تو وہ بدمعاش اُسے روپیہ اور تحائف دیتا۔ اور مجھے یقین ہے کہ وہ اسی لئے

کچھ بھی نہ رکھتی اور سب کا سب بہن وسحانی ۔"
مادیل ۔"چپ رہو۔ تم ماں ہوکر ایسے حالات اور
توہمات کو اپنے دل میں کس طرح جگہ دیتی ہو۔ اور
لوئیس کو روپیہ دیکر فعل شنیع کی ارتکاب کی متہم
کرتی ہو۔"
مسز مادیل ۔" وہ اپنی ذات کے لئے نہیں بلکہ
اپنے کنبے کے لئے ضرور قبول کر لیتی ۔"
مادیل ۔"میں پھر کہتا ہوں کہ چپ رہو۔ تم میرے
جسم میں لرزہ پیدا کرتی ہو۔ میں نہیں جانتا کہ میرے
بغیر تمہارا اور ہمارے بچوں کا ایسے خیالات رکھنے
سے کیا حال ہوتا ۔"
مسز مادیل ۔"میں نے کیا بُری بات کی ہے ۔"
مادیل ۔" کوئی نہیں ۔"
مسز مادیل ۔" تو پھر تم کیوں ڈرتے ہو" ؟ ۔
مادیل (نہایت جلدی سے بات کاٹ کر) "اس
وجہ سے کہ میں نے خیال کیا ہے کہ پچھلے میں مہینوں
سے جب کبھی لوئیس یہاں آتی ہے اور مجھ سے
بغل گیر ہوتی ہے ۔ تو اُسکا رنگ اُڑ جاتا ہے ۔"
مسز مادیل ۔"ہاں میں نے بھی دیکھی کی خوشی سے ۔"
مادیل ۔"نا شرم کی وجہ سے ۔ وہ زیادہ زیادہ اداس
نظر آتی ہے ۔"
مسز مادیل ۔"اس وجہ سے کہ وہ تمکو انتہا کی مصیبت
میں دیکھتی ہے ۔ سوائے اسکے جب اُس سے میں نے
ساہوکار کا ذکر کیا تو اُسنے یہہ کہا ۔ کہ اب وہ کبھی نہیں
قید کرانے کی دھمکی نہیں دیتا ۔"
مادیل ۔"ہاں ۔ اُس نے کیا لیکن یہہ دھمکیاں بند کر
دی ہیں ۔ اس بات کا وہ ذکر نہیں کرتی ۔ اور جب
مجھ سے بغل گیر ہوتی ہے ۔ تو اُسکا چہرہ زرد ہوجاتا ہے
اگر کوئی مالک غریب نیک لڑکی کو یہہ کہے تو بہت بُری
بات ہے ۔ کہ یا تو میری خواہشوں کی مطیع ہوجا کیونکہ
جو کچھ میں چاہتا ہوں وہ کرو اور یا مکان سے چلی
جاؤ ۔ اگر کوئی شخص تمہارے چال چلن کی نسبت
مجھ سے تحقیق کریگا تو میں تمہاری نسبت الٹا ذکر
کروں گا جو واقعی ایک عزت کی جگہ لینے سے تمہیں
روک رکھے ۔ لیکن یہہ کیسی وحشیانہ حرکت اور
ناعاقبت اندیشی ہے کہ ایک جوان بے گناہ نیک
طبیعت لڑکی کو یہہ دھمکی دیکر ڈرایا جائے کہ تیرے باپ کو
قید کرا دیا جائیگا ۔ حالانکہ وہ ناعاقبت اندیش دھمکی دینے
والا دیکھتا ہے کہ ایک بیمار و مددگار کنبہ روز کی
روٹی کے لئے صرف اُس باپ کی محنت اور مزدوری
پر منحصر ہے ۔ آہ ۔ یہہ تو ہماری سختی سے بھی زیادہ
بڑا ہوا جرم ہے ۔"
مسز مادیل ۔" اور تم یہہ بھی دیکھے ہو ۔ کہ ان
جواہرات میں سے جو بیچ پڑے ہیں ۔ ایک کے
ذریعے ہم اس قدر روپیہ حاصل کر سکتے ہیں کہ ساہوکار
کو ادا کرکے لڑکی کو اُس کے پاس سے لے لیں اور
اُسے اپنے پاس رکھیں ۔"
مادیل ۔" اس سے کیا فائدہ کہ تم بار بار ایک ہی امر کا

میرے سامنے ذکر کرتی ہو۔ یقیناً اگر میں دولتمند ہوتا تو
مجھے مفلس نہیں ہونا چاہئے تھا۔ کیا تمہارا یہی
مطلب ہے؟ مادل یہہ بات بالکل
ایک متاسفانہ بے صبری سے بولا کیونکہ دیانتداری
اُس کی طبیعت میں قدرتاً ایسی بسی ہوئی تھی۔ کہ
کبھی اُس کے دل میں یہہ خیال نہ آیا کہ اُس کی شکستہ
دل۔ مصیبت اور ناداری سے بیجان آمدہ عورت
اس قسم کا بُرا خیال رکھ سکے اور نا قابل ملامت بنا
سے اُسے بہکا سکے۔ پھر اُسے سمجھانے لگا۔ کہ "دو
یکو صبر اور قناعت سے کام لینا چاہئے۔ وہ لوگ
نہایت ہی خوشحال اور سکھی ہیں جو اپنے بال بچوں
کو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتے ہیں تاکہ خطرات
سے اُن کی حفاظت کریں۔ لیکن اُس مزدور لڑکی کو کون
بچائیگا؟ کوئی نہیں۔ جونہی کہ کچھ کمانے کے لئے وہ
کافی عمر کی ہو جائے گی۔ وہ صبح کے وقت نوکری
پر جائے گی۔ اور شام کو واپس آجائیگی۔ دن کے
وقت باپ اور ماں کو بھی مجبوراً محنت اور مزدوری
کرنی پڑتی ہے۔ پس لڑکیوں کے اطوار کی خبرگیری کے
لئے اُنہیں کوئی موقعہ نہیں ملتا اور لوگ ان غریب
لڑکیوں کی بداطواری پر یہہ کہتے ہیں کہ اُنکے والدین
اُنہیں گھر پر رکھنے کے لئے کافی وسایل رکھتے تھے۔
اور یا جب مکان سے باہر ہوں تو اُنکے عادات کی
حفاظت کرسکتے تھے۔ غریب بچے۔ یا والدین کو
چھوڑ دینے کے غم کے مقابل افلاس کوئی چیز نہیں ہے۔
ہم غریب لوگوں کے لئے یہہ نہایت غنیمت ہے۔ کہ
بال بچوں کی محبت سے دل کو کچھ اطمینان اور تسلی پیدا
ہوتی ہے۔ اور تاہم جس وقت ہمارے بچے ہاتھ پاؤں
ہلانے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ ہمیں اُن سے جدا ہونا
پڑتا ہے"۔ اُسوقت بالاخانے کے دروازہ پر ایک سخت
کھٹکھٹاہٹ کی آواز آئی۔

اٹھتیسواں باب

اجرائے ڈگری

بیچارے منجبرجاک نے کھڑے ہو کر دروازہ کھولا۔ دو
آدمی بالاخانے میں در آئے۔ ان میں سے ایک لمبے
پتلے قد کا تھا تند نما دھبے دار گھاٹے بھوری بالوں سے
گھرا ہوا اُسکا چہرہ تھا۔ اور اُس کے ہاتھ میں ایک مضبوط
بید کی لکڑی تھی۔ ایک بدشکل ٹوپی اُس کے سر پر تھی
اور ایک سبز لمبا کوٹ جو کیچڑ سے بھرا ہوا اور گردن تک
بٹن دار تھا اُسنے پہنا ہوا تھا۔ اس کوٹ کے سیاہ مخملی
گلوبند کے اوپر جو نہایت بُرا معلوم ہوتا تھا اُسکا لمبا
سرخ کرگس جیسا گلا صاف نظر آتا تھا۔ اُس شخص کا
نام جبلی کارٹ تھا۔ دوسرا آدمی پست قامت تیار
چہرہ ایسا ہی بدنما اور سرخ بالوں والا تھا اور اُس نے
ایک بیہودہ شیپ ٹاپ کر رکھی تھی۔ اُس کی کمر میں
چمکیلے بٹن لگے ہوئے تھے۔ اور یہہ قمیص بہت صاف
تھی۔ ایک لمبی سنہری زنجیر اُسکی پرانی بلیٹ دار واسکٹ

کے گرد پڑی تھی اور اس سے اُسکی زردوسی کھورے رنگ کی مخملی جاکٹ صاف نظر آتی تھی۔ اُس آدمی کا نام بودڈین تہا"

میلی کارن (دہلیز میں جھک کر) "یہاں ایسی سخت بدبو آتی ہے کہ ناک میں دم بند ہو جائے"

بودڈین (نفرت اور حقارت سے ناک چڑھا کر) "حقیقت یہہ ہے کہ یہاں کستوری کی تو بو نہیں آتی۔ کیسی عادتیں ہیں"

یہہ کہکر وہ اُس دستکار کی طرف بڑھا جو حیرت اور نفرت سے اُسکی طرف دیکھ رہا تہا۔

اُس آدھے کھلے دروازے میں سے ہاتھی کا بدشکل شرارت سے بھرا ہوا، رعبدار چہرہ نظر آتا۔ کیونکہ یہہ دبے پاؤں اُن اجنبی شخصوں کے پیچھے پیچھے چلا آیا تہا اور توجہ سے ہر ایک بات کو سن رہا تہا اور ہر ایک حرکت کا اچھی طرح سے اندازہ کر رہا تہا۔

مادیل (ان دو شخصوں کی وحشیانہ کاموں سے نہایت ناراض ہوکر) "تم کیا مانگتے ہو؟"

بودڈین "جیروم مارل۔ میں وہی ہوں"

مادیل "کیا جواہری۔ کیا وہی"

بودڈین "کیا نہیں کامل یقین ہے (ایک دفعہ اور) میں وہ شخص ہوں۔ تم مجھے دق نہ کرو۔ نہیں کیا چاہئے۔ جلدی بتادو یا کمرہ سے نکلو"

بودڈین (اپنے ساتھی کی طرف مخاطب ہوکر) "میلی کارن۔ ہم تو جھوٹ بولنے لگ گئے۔ کیا یہہ درست بات ہے یہاں تو کوئی شکار نہیں ہے۔ وایس کوٹ ڈی سٹ دیمی کی طرح یہاں لوٹ کھسوٹ نہیں ہے"

میلی کارن "نہیں لیکن جب بہت کچھ ہوتا ہے تو دروازہ تمہارے منہ پر بند ہوتا ہے۔ جیسا کہ دوڈی میں دیکھا تھا۔ پرندے نے جال کو دیکھ لیا تہا اور وہ گرفتار نہ ہوسکا۔ اور ان جیسے کیڑے جیسے کہ کھنگا سیپی سے چمٹ رہتا ہے۔ اپنی کھال میں چھپے رہتے ہیں"

بودڈین "میری تو یہہ رائے ہے کہ کھانے کے لئے انہیں ٹھوس کر بھرنا چاہئے"

میلی کارن "پھر بھی خرچ خواہ مخواہ بڑھیا جو اخراجات یہاں سے لگا سب زیادہ ہونگے اور یہی اُسکا ارادہ ہے"

مادیل (غصے سے) "دیکھو اگر تم لوگ لٹیرے نہ ہوتے جیسے کہ تم واقعی ہو مجھے بہت ہی غصہ آتا۔ اب فوراً کمرے سے باہر چلے جاؤ"

میلی کارن (نہایت نرمی سے اُس چالاک کی طرف انگلی کر کے) "آج صبح تم کیسے سخت مزاج ہوگئے ہو"

بودڈین "میلی کارن۔ تم سنتے ہو کہ اس جگہ کا نام اُس نے کمرہ رکھا ہے۔ اس جگہ تو میں اپنا کتا بھی نہ رکھنے دوں"

مسز مادیل (ابھی تک تو وہ بولی نہ تھی لیکن اب خوف زدہ ہوکر) "خدا کے لئے لوگوں کو مدد کے لئے پکارو۔ یہہ چور ہیں۔ اپنے جواہرات کی حفاظت کرو"

واقعی ان مشکوک شکل کے اجنبی شخصوں کو اُس سیج
کی طرف جس پر جواہرات پڑے ہوئے تھے ماڈیل سر دنگ اور
ہر دم آگے بڑھتا ہوا دیکھ کر اُن کے فاسد ارادوں سے
ڈرا اور آگے بڑھ کر دونوں ہاتھوں سے ان قیمتی جواہرات
کو چھپا دیا۔

ھانی جو ہر لحظہ خوب غور سے یہ حرکات دیکھ رہا تھا اور
ہر ایک بات سُن رہا تھا۔ مسں ماڈیل کے الفاظ اور
ماڈیل کی یہ حرکت دیکھ کر اپنے دل میں کہنے لگا کہ لوگ
کہتے ہیں کہ چھوٹے پتھروں کو یہ چالاک چراتا ہے
اگر ایسا ہو تو اُن کے چرا جانیکا اسے خطرہ نہیں ہونا
چاہئے۔ یہ ضرور دریافت کرنا چاہئے۔ ہاں مدرمینجو
اگر یہاں آتی ہے وہ سچے جواہرات کا سودا کرتی ہے
اور جس قدر جواہرات اُس کی ڈبیا میں ہیں وہ سچے
ہیں۔ اُس دو آدمیوں کے بیٹے نے یہ بھی کہا کہ
میں اول سے یہ بات دریافت کراؤں گا۔

ماڈیل۔ "اگر تم فوراً اس کمرے سے نہیں نکل جاؤ گے
تو میں پولیس کو بلاؤں گا" اس لطارے سے بچے
ڈر کر چلانے لگے اور وہ دیوانہ لڑکا بھی اپنے بستر سے
اُٹھ بیٹھی۔

بودڈین "اگر کسی شخص کو پولیس کے بلانے کا حق ہے تو
وہ ہم ہیں۔ سنتے ہو"

میلی کاڈن "اگر تم چپکے سے ساتھ نہ چل دو گے تو دیکھ لو گے
کہ پولیس تمہاری گرفتاری میں مدد دیگی۔ یہ سچ ہے
کہ مجسٹریٹ ہمارے ساتھ نہیں ہے۔ لیکن اگر تم سکی
صحبت سے تم فائدہ اٹھانا چاہتے ہو تو ایک ایسا آدمی
جو ابھی بستر سے گرم اور بھاری طبیعت کا اٹھا ہو تمہیں
مل جائے گا۔ لودڈن ابھی جاکر اُسے لے آسکتا ہے"

ماڈیل (نہایت پریشانی سے) "کیا مجھے جیل کو لے
چلو گے؟"

لودڈن۔ "ہاں کلچی کی طرف"

ماڈیل (ایک نہایت حیرت سے) "کیا مجھے کلچی
کو لے چلو گے"

میلی کاڈن "کیا یہ بہرہ ہے کچھ سنتا نہیں"۔

لودڈن۔ "ہاں پھر قصواہ کے جیل کی طرف۔ اگر
تمہیں پسند ہو۔ لو"

ماڈیل "تم۔ تم۔ کیا یہ ہوسکتا ہے کہ تم وہی وکیل
ہو۔ آہ۔ یا اللہ!"

ماڈیل بیچارہ مردہ کی طرح سے رزو روسٹول پر
گر گیا اور پھر کوئی بات مُنہ سے نہ نکال سکا۔

دونوں شخص "ارے بڈھے ہم افسر ہیں اور اگر ہم سکا
تو تمکو لیجانا ہے تم سمجھتے ہو کہ نہیں"

مسں ماڈیل (تاسف کی آواز سے) "ماڈیل یہ
گرفتاری لوئیس کے مالک کے قرضہ کی وجہ سے
ہے اب ہم سب تباہ ہوگئے"

میلی کوڈن (اپنی میلی پاکٹ بک سے ایک مہردار
تحریر نکال کر) "دیکھو یہ وارنٹ گرفتاری ہے"

اس تحریر کا تھوڑا سا حصہ اُس نے اس طرح بڑبڑا کر
پڑھا۔ کہ سمجھ میں نہیں آسکتا تھا اور آخر کا حصہ ایسا

صفائی سے پڑھ سنایا کہ مادیل ہر ایک لفظ کا صحیح مطلب سمجھ سکا - کہ بطور فیصلہ آخر عدالت یہہ حکم دیتی ہے کہ جبروم مادیل - بیری پٹیٹ* جین سوداگر کو تیرہ سو فرانک مع سود وخرچہ عدالت اپنی ملکیت سے ادا کرے - اور اگر ایسا نہ کرے تو قید رہے - مقام پیرس ۳ ستمبر کو یہہ حکم سنایا گیا - وغیرہ وغیرہ "

مادیل دا ایسا پریشان ہوکر کہ گویا اُس نے حکم سنا ہی نہیں "لوئیس - میری لوئیس وہ کہاں ہے وہ ضرور وکیل کے پاس سے چلی آئی ہوگی - اُسکی ملازمت ترک کردی ہوگی - اسی وجہ سے وہ مجھے جیل میں بھجواتا ہے - میری عزیز لوئیس - اُسکا کیا ہوا کہاں گئی "

بورڈین "یہہ لوئیس کون ہے ؟"

مبلی کوردن "اُسے رہنے دو - تم دیکھتے نہیں ہو کہ وہ چالاکی کر رہا ہے " یہہ کہکر وہ مادیل کی طرف آگے بڑھا اور کہنے لگا - کہ آؤ سیدھی طرح چلدو - یہاں زیادہ بیٹھنے سے مجھے نقصان ہو رہا ہے - بارہ بجا اب میں کھانا چاہتا ہوں "

مسز مادیل "مادیل کہیں نہ جاؤ - یہہ حرامزادے مار ڈالینگے - او ہو بزدل آدمی - تمکو تو یہہ گرفتار کر لی جائینگی اور ہمکو ہماری قسمت پر چھوڑ دو گے "

بورڈین دطرے سے اور اپنی موٹی لکڑی سامنے دکھا کر سم صاحبہ "آپ کا اصرار ہے جو چاہو سو کرو - لیکن اگر ہمارا جاودمجھ پر یا یہہ اُٹھائے تو اس کے جواب میں اُسے ایک جاہل یا گنوار ضرب لگا دوں گا "

مادیل - چونکہ لوئیس کے خیال میں ڈوبا ہوا تھا - جو کچھ کہا سنا گیا اُس نے بالکل نہ سنا - آخر اچانک ایک بڑی خوشی کے خیال نے اس کے چہرے کو روشن کر دیا - اور وہ چلا اُٹھا "لوئیس نے وکیل کا گھر چھوڑ دیا ہے - اب میں خوشی سے جیل کو جاؤں گا اور پھر چاروں طرف اپنے گرد دیکھکر لیکن میری عورت اسکی ماں اور بچے - انہیں کون کھانے کو دیگا - جیل میں مجھ پر کوئی بھروسا کرکے جو اہراب را شتے کو نہ دے گا کیونکہ سب یہی کہیں گے کہ بدچلنی کی وجہ سے جیل میں گیا ہے - کیا اُس وکیل کی یہی مرضی ہے کہ ہم سب کے سب مرجائیں "

بورڈین "یہہ سب کچھ ہو چکا - آؤ اب چل دیں یہہ سب بدبودار چیزیں مجھ پر بار کئے دیتی ہیں - بس چلو کپڑے پہنو اور چل نکلو "

مسز مادیل - میرے اچھے مہربانو - جو کچھ ابھی میرے مُنہ سے نکلا ہے اُسے معاف کرو - اور ایسے بے رحم نہ ہو جاؤ - کہ مادیل کو لیجاؤ - یہہ تو خیال کرو کہ میرا میری دیوانہ ماں اور پانچ بچوں کا کیا حال ہوگا - دیکھو وہ سامنے میری ماں چٹائی پر گچھا ہو کر پڑی ہے - - ٥

* وہ معاش سا ہوکار جو خود اپنے نام پر دعوے نہیں کرسکتا تھا مادیل پر اُس نے ایک دستاویز کو ذریعہ تیسرے آدمی سے دعوے کرا دیا تھا - مصنف

بے وقوف ہے وہ بالکل بے عقل و بے شعور ہے۔ دیوانہ ہوگئی ہے"

بوڈین۔ "کیا وہ عورت جس کا سر منڈا ہوا ہے"

ملی کارٹ۔ "ہاں۔ اسکا سر منڈا ہوا ہے۔ میں نے تو یہہ خیال کیا تہا کہ شاید اُس نے سفید کشتی نما ٹوپی پہنی ہوتی ہے"

مسز مادیل (ایک آخری کوشش میں یہہ اُمید کرکے کہ اس طرح بیلفوں کا دل نرم ہوجائے۔ اپنے بچوں کی طرف مخاطب ہوکر) بچو۔ ان دو جنٹل مینوں کے پاؤں پڑو۔ اور اُن سے یہہ التجا کرو۔ کہ تمہارے غریب باپ کو جیلخانہ وار و مدار سے نہ لیجائیں"

بچے بیچارے ماں کے حکم کی تعمیل کیلئے چلاتے ہوئے اور سہمے ہوئے اپنے بستروں پر سے بھی اُٹھنے کی دلیری نہ کرسکے۔

ان بیلفوں کو دیکھکر جنہیں وہ یہیں جانتی تھی ایک غیر معمولی آواز سے دیوار کے ساتھ لگ کر دیوانہ ٹڑہیا بہرہ کردینے والی چیخیں مارنے لگی۔ جس قدر واقعات کہ گذر رہے تھے مادیل اُن سے بالکل نابلد معلوم ہوتا تہا۔ یہہ صدمہ ایسا خوفناک اور غیر سر صد واقع ہوا اور گرفتاری کا نتیجہ اُسے ایسا سخت معلوم ہوا کہ اُسکی اصلیت کا وہ بالکل اعتبار نہ کرسکا۔ ہر ایک قسم کی مصیبت اور افلاس سے چونکہ وہ کمزور تو ہو ہی چکا تھا اُس کی طاقت زائل ہوگئی۔ نہایت زرد رو اور پژمردہ نظر آتا ستول پر اس طرح سے بیٹھا کہ نہ تو اُسے بولنے کی طاقت ہے اور نہ حرکت ہی کرسکتا ہے۔ اُسکا سر چھاتی کی طرف جھکا ہوا اور اُس کے بازو نیچے کو چھوڑے ہوئے۔

ملی کارٹ۔ "یہہ ساری باتیں چھوڑو۔ یہہ جھگڑے کب ختم ہونگے۔ کیا تم یہہ سمجھتے ہو کہ یہاں ہم کسی تماشے کے لئے آئے ہیں۔ اُٹھو ہمارے ساتھ چل دو۔ ورنہ ہم تمہیں گرفتار کرلینگے"

یہہ کہکر بیلف نے اپنا ہاتھ اُس بیچارے حکاک کے کاندھے پر رکھکر ایک جھٹکا دیا۔ اس دھمکی اور حرکت سے بچے ڈر گئے اور تینوں اپنے بستروں پر سے آ دھمکے۔ آنکھوں سے آنسو بہاتے ہوئے ہاتھ جوڑتے ہوئے اُٹھے اور بیلف کے پاؤں پر گرکر ایک نہایت درد کی آواز سے پکارے "رحم کرو۔ براہ مہربانی ہمارے باپ کو نہ مار ڈالو"

ان مصیبت زدہ ناخوش لڑکوں کو سردی اور ڈر سے کانپتے ہوئے دیکھکر بوڈین کو بجائے اپنی قدرتی سنگدلی اور سخت طبعی کے ایسے واجب الرحم حالات کے تھوڑی دیر دیکھنے سے کچھ رحم آیا۔ اور اسکے بے رحم ساتھی نے ان چھکے ہوئے ملتجی بچوں کی گرفت سے اپنی ٹانگوں کو نہایت وحشیانہ طریق سے چھڑا لیا۔ اور بولا "جاؤ دور ہو۔ تم بدذات لڑکو! اگر ایسے بھکاریوں سے ہی پالا پڑتا رہے تو ہمارا کیا حال ہو"

اس خوفناک حادثہ کے ساتھ ایک اور بہت بڑی مصیبت کی ایزادی ہوئی۔ یعنی بڑی لڑکی جو اپنی بیمار بہن

کے پاس لیٹی ہوئی تھی چلا اٹھی "ماں ماں - مجھے خبر نہیں کہ ایڈیلی کا کیا حال ہے - بالکل ٹھنڈی ہو گئی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب اسکا سانس نہیں نکلتا"

وہ بیچاری بیمار لڑکی بغیر کسی قسم کے آواز کے ابھی مر گئی تھی - اور اس کی آنکھیں اپنی پیاری بہن کی طرف لگی ہوئی تہیں - کیونکہ اسے وہ بہت چاہتی تھی - حکاک کی عورت نے اسوقت جو دل پھاڑنے والی چیخ ماری اسکا حال کسی زبان سے ادا نہیں ہو سکتا - کیونکہ وہ یہہ سب کچھ سمجھ گئی - یہہ ان دل کو ہلا دینے والی پریشان کرنے والی چیخوں میں سے تھی جو ماں کے دل سے پیدا ہوتی ہیں -

لڑکی "ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میری بہن مر گئی ہے آہ - یہہ مجھکو کتنا ڈراتی ہے - ابھی تک میری طرف دیکھ رہی ہے - لیکن اسکا چہرہ کیسا سرد ہے"

یہہ کہکر وہ لڑکی اچانک اپنی مردہ بہن کے پاس سے اٹھی اور دہشت زدہ ہوکر اپنی ماں کی گود میں آگری اور اس مصیبت زدہ ماں نے جسے یہہ بھی بھول گیا تہا - کہ اس کی دبلی پتلی ٹانگیں اور اعضا اسے سہارنے کے قابل نہیں ہیں - اٹھنے کی کوشش کی - تاکہ لاش کی طرف جائے - طاقت زائل ہو چکنے کی وجہ سے وہ فرش پر ایک آخری مایوسی کی چیخ مار کر گر پڑی - اس چیخ نے مادیل کو اس بے ہوشی سے آگاہ کیا - اور ایک چھلانگ مار کر بستر کے پاس پہونچگیا - اور اس چار برس کے

بچے کو بستر پر سے لے لیا - یہہ تو مر گئی تھی - سردی اور محتاجی نے اسکا جلد ہی خاتمہ کر دیا تہا - اگرچہ اسکا مرض جو عام ضروریات کی عدم موجودگی کی وجہ سے پیدا ہوا تہا بالکل ناقابل علاج تہا - اسکے دبلے پتلے اعضا بالکل سرد اور ٹھٹھرے ہوئے تھے - مادیل کی مایوسی اور ڈر کی وجہ سے رونگٹے کھڑے ہو گئے بے حس و حرکت ہو گیا اسنے مرے ہوئے بچے کو اٹھا کر زار زار روتے ہوئے سرع کی سی حالت میں بچہ کا منہ تکنے لگا -

مسز مادیل (یعنی غمزدہ ماں) چلا کر اور اپنے خاوند کی طرف ہاتھ بڑھا کر "مادیل - مادیل - میرا بچہ مجھے دیدو - مجھے دیدو - یہہ سچی بات نہیں ہے کہ یہہ مر گیا ہو - تم اسے زندہ دیکھ لوگے - میں اپنی بغل میں اسے گرمی پہونچاتی ہوں"

اس بے وقوف دیوانہ بڑھیا کی حرکت اس سلفورٹ کو مادیل کی طرف تیزی سے بڑھتے ہوئے دیکھکر زیادہ ہوئی کیونکہ وہ ہاتھیں سے مردہ لڑکی کو چھوڑنا نہ چاہتا تہا - چیخ مار نا سدکیا - بستر پر سے اٹھی اور آہستہ آہستہ مادیل تک پہونچی - اپنے بے وقوفانہ اور وحشیانہ چہرہ کو مادیل کے کاندھے پر سے آگے بڑھا کر اپنی پوتی کی لاش کو دیکھنے لگی - اس دیوانی کی شکل سے وہی معمولی دہشت اور وحشت ظاہر تھی - تھوڑی دیر کے بعد اسنے پھر ایک خوفناک دہشت انگیز چیخ بھوکے حیوان کی طرح ماری اور اپنے بستر کی طرف واپس جا کر اسپر گر پڑی

یہہ چلاتی ہوئی "مجھے بھوک لگی ہے - میں بھوکی ہوں"

مادیل (سلفوں کی طرف مخاطب ہوکر دردناک آواز سے) "صاحبو - تم دیکھتے ہو یہہ غریب چھوٹی لڑکی - صرف چار سال کی عمر کی - ایڈ بلی - ہاں اسکا نام ایڈیلی تہا - صرف کل رات میں نے اس سے پیار کیا اور اب دیکھو اس کی طرف - شاید تم یہہ کہو گے کہ چونکہ میرے اوپر دار و مدار رکھنے والوں میں سے ایک کم ہوگیا ہے اور اُسے اب کہانے کو نہ دینا پڑیگا - اس وجہ سے مجھے شاکی نہ ہونا چاہیئے"

اُس بیچارے غریب کی عقل ان متواتر صدموں سے کم ہوتی چلی -

مسز مادیل - "مادیل - میری لڑکی مجھے دو میں اُسے لوں گی"

مادیل "ہاں - سچ ہے - ماری پیاری - یہہ درست ہے" پھر جاکر مادیل نے لڑکی کو ماں کی گود میں رکھ دیا اور ہاتھوں سے مُنہ ڈھانک کر سخت رونے لگا اُس کی عورت نے بھی خاوند کی طرح درد و غم سے بھری ہوئی بھی لڑکی کو بستر پر لٹا دیا - اور نہایت وحشانہ رشک سے اُس کی طرف دیکھنے لگی - دوسری بچے زار زار روتے ہوئے اُس کے گرد گھٹنے ٹیک کر بیٹھ گئے -

سلف جو لڑکی کے مرنے کی وجہ سے تھوڑی دیر خاموش ہوگئے تھے - پھر اُنہوں نے اپنی معمولی وحشانہ کارروائی شروع کردی -

میلی کاردن (حکاک کی طرف مخاطب ہوکر) دیکھو میرے دوست - تمہارا بچہ مرگیا ہے - یہہ بڑی افسوس کی بات ہے لیکن ہم سب مرجانے والے ہیں اور کوئی اس سے بچ نہیں سکتا - نہ تم ہی موت کے پنجہ سے بچ سکتے ہو - لڑکی بیچاری تو مرگئی اب اُسکا کیا علاج ہوسکتا ہے - آج ہمکو ایک دوسرا کام بھی کرنا ہے - ایک اور بدمعاش کو پکڑنا ہے"

چونکہ مادیل لڑکی کے غم میں بیخود ہو رہا تہا - یہہ بات اُس کے کانوں تک نہ پہونچی - اور دل میں سوچنے لگا کہ اب اس بیمار لڑکی کا دفن کیا جانا ضروری ہے - اور جب تک کہ آدمی آکر اُسے اُٹھا لیجائیں - سنبھالنا چاہیئے لیکن کیا کیا جائے ہمارے پاس تو کچھ نہیں ہے - اور کفن - ہمیں قرضہ کون دیگا - آہ - ایک چار سالہ بچے کے کفن کے لئے زیادہ سے خرچ نہ ہونگے - اور لاش اُٹھانے والوں کی ضرورت ہوگی - آدمی ایسی نعش میں اُٹھا کر لے جاسکتا ہے آہا - ہا - ہا (ایک زور کے قہقہے سے) میں کیسا خوش قسمت ہوں - اگر یہہ لڑکی لوئیس کی عمر میں یعنے اٹھارہ برس کی ہوکر مرتی تو کوئی ہمکو اتنے بڑے کفن کے لئے اُدھار نہ دیتا"

بورڈین (میلی کاردن کی طرف منہ کرکے) "معلوم ہوتا ہے کہ یہہ شخص دیوانہ ہوجائیگا - ادھر دیکھو - مجھی تو ڈر لگتا ہے اور ادھر وہ بوڑھیا بھوک کے مارے چیخ رہی ہے - کیا طرفہ معاملہ ہے"

میلی کاردن "اس جھگڑے کو جلدی ختم کرنا چاہیئے

گو کہ اس بھکاری کی گرفتاری صرف ۶۰ فرنک اور
۵۰ سنٹائم کے لئے ہے۔ ہم اس کو ۴۰۰ یا ۵۰۰
فرنک تک بڑھا سکتے ہیں اسکو ادا کرنا ہی پڑے گا"
بوراڈین "کیا تمہارا یہہ مطلب ہے کہ اسا کون
دیگا۔ اس بیچارے غریب بھکاری کا قرضہ ہے اور
اُسے ہی ادا کرنا پڑے گا"
میلی کارن "اس سے بہتر اُس نے دو ہزار پانچسو
فرنک اصل۔ سود اور خرچہ میں ادا کر دیا ہے اُسوقت
اسکا ہاتھ گرم ہوگا"
سلف (انگلیاں چٹخاکر) "اُسوقت اُسکا یہہ حال نہ
ہوگا۔ کیونکہ آپ تو یہہ حد درجہ کا مفلس معلوم ہوتا ہے"
یہہ کہکر پھر مارسل کی طرف مخاطب ہوا۔
" ارے بڈھے چل۔ اُٹھ کھڑا ہو۔ رستے میں
ملنا جلنا۔ بچہ جو مر گیا ہے اُسے کون زندہ کر سکتا ہے"
میلی کارن "علاوہ اس کے جب کوئی آدمی بہانت
مفلس ہوجاتا ہے تو اُسے بچے بھی شاق گذرتے
ہیں۔ یہہ کیسی اچھی بات ہوئی (اور پھر مارسل
کے کندھے پر ہاتھ مار کر) ۔ چلو۔ چلو۔ اُٹھو ارے
پیر بابا لغ تیرے پاس روپیہ تو ہے ہی نہیں۔ ہم
تیری راہ کیا دیکھیں۔ چلو۔ اُٹھو۔ جیل کی طرف
روانہ ہو"
ایک طرف سے ایک نرم سی آواز "جیل کیا
مارسل کو قید کر لے جاتے ہیں"
اور بعد اتنا کہنے کے ایک جوان خوبصورت سا لولی
رنگت کی لڑکی اندر آگئی۔
لوگون مین سے ایک (چلاکر) "اُس ڈمبلیٹن
تم بڑی اچھی ہو۔ ہمارے باپ کو بچاؤ۔ اُسے یہ لوگ
قید کرلئے جاتے ہیں۔ اور چھوٹی بہن مرگئی ہے"
مس ڈمبلیٹن (با چشم پرنم) "کیا! ایڈلی مرگئی
اور تمہارے باپ کو جیل میں لیجاتے ہیں۔ نہیں
ہوسکتا"
یہہ باتیں سنکر اُس نے حیرت اور حسرت کی نگاہ سے
جکاک۔ اُس کی عورت اور بلفون کی طرف ایک
ایک نظر دیکھا۔
بوراڈین (مس سے مخاطب ہوکر) "عورت تم
اچھی سمجھ اور نرم مزاج کی ہو۔ ذرا کوشش کرکے
اس جکاک کو راہ پر لاؤ۔ اُس کی لڑکی گو مرگئی ہے
تاہم اُسے ہمارے ساتھ کلچی کی طرف قرضخواہ کی
قید میں جانا چاہئے۔ ہم شرافت کے افسر ہیں"
مس ڈمبلیٹن "ہاں۔ لے تبہ"
سلف "جی ہاں۔ جب مردہ بچے کو ماں سنبھالے
ہوئے ہے اور بغل میں لئے ہوئے آہ و زاری میں
مشغول ہے تو مارسل کو یہاں سے نکل چلنے کا
موقعہ کافی ہے"
مس ڈمبلیٹن "میرے اللہ۔ میرے خدا۔
کیسی مصیبت۔ اب کیا کیا جائے"
میلی کارن "یا تو قرضہ ادا کردے۔ یا جیل کے جانے
رہائی کی کوئی صورت نہیں ہے۔ اگر تمہارے پاس

دو تین ہزار فرنک کے نوٹ ہوں تو انہیں وہ دو
لاؤ نکالو۔ اور ہم اسے چھوڑ کر چلے جائینگے۔"
مس ڈمیلیٹی "آہ۔ یہ بڑے خطرہ کا معاملہ ہے۔
ایسی خوفناک مصائب کو کیا نہیں سمجھا جائے۔"

دوسرا ببلف "نہیں مذاق تو بالائے طاق رکھو اگر
تم کچھ نیکی کرنا چاہتی ہو تو اُس عورت کو روکو کہ اُسکے
خاوند کو لیجاتے ہوئے ہمیں نہ دیکھے۔ اس نیکی سے
گو تم دونو کو تھوڑا عرصہ ایک غم و رنج میں مبتلا ہونے
سے بچاؤ گی۔"

اگرچہ درشتی سے وہ بولا مگر یہ نصیحت تو اچھی تھی
اور مس ڈمیلٹی اسپر عملدرآمد کرکے مادیل
کی عورت کے پاس جو رنج و غم کی وجہ سے بے ہوش
تھی۔ گئی اور اُس لڑکی کو اُس نے نظر سے دیکھا بھی
نہیں۔ حالانکہ یہ بھی اور بچوں کے ساتھ وہیں بستر
کے گرد گھٹنے ٹیک کر بیٹھ گئی۔

مادیل کو اس اثنا میں اس رنج و غم کی غشی سے
کچھ افاقہ ہوا۔ اور اسنے دل کو پھر قایم کرکے اُس نے
پھر غور کیا اور سوچا۔ کہ وہ سنار ہو کار بڑا بے رحم ہے
کیونکہ اُس نے اس حد درجے کی تکلیف اور ایذا رسانی
کو جایز رکھا۔ سامعون نے تو صرف اپنا فرض ادا کرنا
ہے۔ پس اُس کاریگر کا اب ارادہ مستقل ہو گیا۔"

بوزڈن نے مادیل سے مخاطب ہو کر "چلو۔ چلو اب
چلیں۔ کچھ دور چلنا ہے۔"

مادیل (ڈیسل پر جو جواہرات پڑے تھے انکی طرف
اشارہ کرکے) ان جواہرات کو میں یہاں چھوڑ کر نہیں
جاسکتا۔ میری عورت نصف پاگل ہے۔ جس شخص کی
لئے یہ جواہرات میں نے تراشے ہیں وہ صبح کو آئے گا
یا دن کو کسی وقت یہ بہاری قیمت کے ہیں۔"

ہاپی (جو ابھی تک اس نصف کھلے دروازے کے
ساتھ لگا ہوا تھا اپنے دل میں) "بہت اچھا نہایت
خوب۔ سکرا یہ اول کو اس کا پتہ لگ جاویگا۔ تو۔"

مادیل "کل تک مجھے مہلت دو۔ تاکہ میں یہ جواہرات
مالک کے حوالے کرسکوں۔"

ببلف "یہ بات ناممکن ہے۔ ہمیں فوراً چلنا چاہیئے۔"

مادیل "ان جواہرات کو یہاں چھوڑنے سے انکے
ضایع ہوجانے کے خطرے میں میں نہیں پڑ سکتا۔"

ببلف "انہیں ساتھ لے لو۔ گاڑی ہمارا انتظار
میں کھڑی ہے۔ دوسرے اخراجات کے ساتھ یہ
کرایہ بھی تمہیں کو دینا ہوگا۔ ان پتھروں کے مالک کو
تم بلوا سکتے ہو اور اگر وہ مکان پر نہ ہو تو تم کلیچی کے
دفتر میں رکھا دو۔ وہاں یہ ایسی حفاظت میں رہینگے۔
گویا کہ بینک میں۔ ہاں۔ ہاں جلدی کرو۔ بس اب
چل دو۔ یہ بہتر ہے کہ تمہارے بچوں اور عورت کو
خبر ہونے سے پہلے چل دیں۔"

مادیل (عجز و انکسار سے) "مجھے صرف کل تک مہلت
دو تاکہ میں مُردے بچے کو دفن کرسکوں۔"

ببلف "ہمنے تو ابھی تمہارے انتظار میں ایک گھنٹہ
ضایع کردیا ہے۔"

صلی کارن "کیا اس کام کرنا بھی تمہارے ہی لئے ضروری ہے"

مادیل (سخت آواز سے) "ہاں میرے لئے یہ بھی ایک بڑا صدمہ ہے۔ تم تو لوگوں کو ایذا دیتے ہو تو بالکل نہیں ڈرتے۔ ہاں تو پھر اب الوداع"

صلی کارن (وحشیانہ حرکت سے) "کیا پھر اُدھر گئے جلدی کرو۔ گٹھری باندھ لو اور ساتھ چل دو"

مادیل "میرے گرفتار کرنے کا حکم تمہیں کب سے ملا ہے"

سلفٹ "اس مقدمہ کا انفصال ہوئے چار مہینے ہو گئے ہیں۔ لیکن ساہوکار نے صرف کل ہی اجرائے ڈگری کے لئے ہمارے افسر سے درخواست کی"

مادیل "کیا صرف کل ہی۔ اتنے دن کا توقف کیوں؟"

سلفٹ "مجھے کیا خبر۔ ہاں۔ لو اب چل دو"

مادیل (ایک ڈبے میں جواہرات کو رکھتے ہوئے) "کل۔ اور لوئیس کا حال یہاں نہیں آئی وہ کہاں ہوگی۔ اُس کا کیا حال ہوگا۔ لیکن مضایقہ نہیں۔ جیل میں سوچنے کے لئے مجھے کافی موقع مل جائیگا"

سلفٹ "ہاں۔ اُٹھو۔ جو لے چلنا ہے اُسے باندھ لو۔ اور جلدی کپڑے پہن کے چل دو"

مادیل "مجھے کوئی کپڑوں کی گٹھری نہیں باندھنا ہے فقط یہ جواہرات ہیں جنہیں میں جیل کے دفتر میں رکھا دوں گا"

سلفٹ "ہاں تو پھر کپڑے پہن لو"

مادیل "سوائے ان کپڑوں کے اور میرے پاس کوئی کپڑا نہیں ہے"

- ہاں یقیناً تمہیں میرے ساتھ چلتے ہوئے شرم آئیگی"

صلی کارن "ہمیں تو تمہاری گاڑی میں جانا ہے نہ کوئی شرم کی بات نہیں ہے"

ایک بچہ "باپ۔ باپ۔ ماں تمہیں پکار رہی ہے"

مادیل (ایک سلفٹ سے ملتجی ہوکر) "تم سنتے ہو ایسے بے رحم نہ ہو۔ اور ایک آخری مہربانی مجھ پر کرو۔ مجھے میرے بچوں اور عورت کو الوداع کہنے کا حوصلہ نہیں ہے اس سے میرا دل ٹوٹ جائیگا۔ اور اگر وہ تمکو مجھے لیجاتا ہوا دیکھ لینگے تو میرے پیچھے دوڑینگے۔ اور میں نہیں چاہتا کہ وہ ایسا کریں۔ اس وجہ سے میں آپ سے التجا کرتا ہوں کہ تم آواز سے اتنا کہدو کہ یہ چار پانچ روز میں واپس چلا آئے گا۔ اور تم چلے جانے کا بہانہ کرکے نیچے کی سیڑھیوں میں اُترکر میرا انتظار کرو پانچ منٹ کے بعد میں آجاتا ہوں اس طرح سے گویا الوداع کہنے کے رنج سے میں بچ جاؤں گا۔ اور تم سے یہ اقرار کرتا ہوں کہ بالکل میں دیر نہ لگاؤں گا۔ اور کسی قسم کی مزاحمت کروں گا۔ مجھے ڈر ہے کہ ابھی غشی آگئی تھی پھر وہی حالت ہو جائے گی"

صلی کارن "ہاں۔ ہمیں پھسلاتے ہو۔ ارے بڈھے ہمیں دھوکا دیا چاہتا ہے؟"

مادبل (بہت بے ضبط ہوکر) "یا اللہ۔ یا اللہ"
بوڈین (اپنے ساتھی سے) "میرے خیال میں تو وہ ہوگا
نہیں ویسا۔ جیسا وہ کہتا ہے ویسا ہی کرلے دو۔ نہیں
تو ہم یہاں سے بمشکل نکل سکینگے۔ میں دروازے
کے باہر انتظار کروں گا اور اس بالاخانے کا کوئی دوسرا
رستہ نہیں ہے۔ وہ مجھ سے بھاگ کر نہیں جاسکتا"
ملی کادت "ہاں۔ بہت اچھا لیکن اسے مال بیچنے کو
چھوڑنے میں زیادہ عرصہ نہیں لگانا چاہئیے" (پھر مادبل
کی طرف مخاطب ہوکر دھیمی آواز سے) "ہاں دیکھو۔ اب
کوئی پس وپیش مت کرنا۔ ہم نیچے تمہارا انتظار کرتے ہیں
تم جاؤ جلدی کرو اور ہمارے چلے جانے کا کوئی عذر
بہانہ کرو سمجھو"
مادبل "آپ کا میں بہت شکرگذار ہوں"
بوڈین (زور کے آواز سے تاکہ مادبل کے بال
بچے سن سکیں اور مادبل کی طرف دیکھکر) "بہت اچھا
ایسا ہی کیا جائیگا۔ چونکہ تم جلدی ادا کر دینے کا وعدہ کرتے
ہو۔ ہم فی الحال تمکو چھوڑ دیتے ہیں۔ چار پانچ روز
کے بعد ملائیں گے۔ تو پھر تمکو وقت پر حاضر ہونا چاہئیے"
مادبل (زور سے) "ہاں صاحبو۔ مجھے یقین ہے کہ
اسوقت تک میں ادا کردوں گا"
بیلف کمرے میں سے نکلے اور رہابی چونکہ اسے دیکھا
جانے کا ڈر تھا پہلے ہی سے یہ سنکر سیڑھیوں کے
نیچے اتر گیا تھا۔
مس ڈ میلیٹن (مسز مادبل کی طرف مخاطب ہوکر
اس خیال سے کہ اس رنج کی طرف سے اسکی طبیعت
کو پھرائے) "تم سنتی ہو کہ تمہارے شوہر کو وہ نہیں
لیجائے وہ دونوں آدمی چلے گئے ہیں"
بڈھا لڑکا "ہاں تمسے سنا۔ وہ دونوں آدمی باپ کو نہیں
لیجائینگے"
مسز مادبل (دیوانہ پن کی حالت میں مادبل کی
طرف مخاطب ہوکر) "مادبل۔ میری بات سنو۔ ایک
بڑا جواہر لیجاؤ۔ اور اسے بیچ ڈالو۔ کسی کو اس بات کی
خبر ہوگی۔ اور ہم بچ جائیں گے۔ ہماری ایڈ بلی کو پھر
سردی نہ محسوس ہوگی اور وہ نہ مر جائے گی"
ایک ایسے لحظہ سے فائدہ اٹھاکر جب کوئی متعلقین میں سے
اس کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا۔ مادبل چپکے سے دبے
پاؤں کمرہ سے باہر نکل کھڑا ہوا۔ اور بیلف ایک جگہ
پر جہاں چھت پڑا ہوا تھا اسکے انتظار میں تھا جب
مادبل اترا تو ایک کوٹھے کا دروازہ کھلا۔ اس کوٹھے
میں جو پہلے مادبل والے بالاخانے کا ایک حصہ تھا
پیلیٹ نے اپنا چمڑے کا سامان رکھا ہوا تھا۔ اور
اس جگہ کو وہ ایک نظارے کی جگہ کے نام سے پکارا
کرتا تھا۔ کیونکہ دیوار میں شگاف کرکے بعض اوقات
وہ مادبل کے مکان کے اندر جو واقعات واقع ہوتے
تھے دیکھا کرتا تھا۔ بیلف نے اس کوٹھے کا دروازہ
دیکھ لیا۔ اور اسے یہ خیال گذرا کہ شاید اس کے
قیدی نے ادھر سے بھاگ جانے یا چھپ رہنے کا
ارادہ کرلیا ہے۔ پس بیلف نے سیڑھیوں سے اترنا شروع

کرکے اور حکاک کی طرف اشارہ کرکے پکارا "چلو جلدی چلو بڈھے - جلدی چلو"

مادیل رسلیف کے پاؤں پر گر کر) ایک منٹ اور"

بعد ازاں دروازہ کی چک میں سے اپنے بال بچوں کی طرف دیکھا اور ہاتھ جوڑ کر اس نے ایک وحشی دلکو پھاڑنے والی آواز سے آنکھوں سے آنسوؤں کی رَو بہاتے ہوئے پکارا "میرے پیارے بچو - میری بیچاری عورت - الوداع - خدا تمہاری حفاظت کرے الوداع"

بورڈمن (وحشیانہ آواز سے) "اب یہ باتیں چھوڑو جلدی کرو -

میلی کورٹ نے سچ کہا تھا - ایسی بدبودار جگہ کے چھوڑنے میں نہیں پس و پیش نہ کرنا چاہئیے - اوہو یہہ تو ایک گڑھے کیسی بدبو آتی ہے"

مادیل اُن دونوں کے ساتھ چلنے کو کھڑا ہوگیا اور لفظ "باپ باپ" سیڑھیوں میں سے اُس کے کان تک پہونچا -

مادیل (آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر) "کیا لوئیس آئی تو میں جدا ہونے سے پیشتر اوسے سینے سے لگا سکتا ہوں"

ایک نزدیک پہونچتی ہوئی آواز سے یہہ لفظ سنائی دئیے "یا خدا بخرا سکتا ہے - میں وقت پر پہونچی ہوں"

اور سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے کسی کی آہٹ پائی گئی ایک میری سانس چڑھی ہوئی اور ہانپتی ہوئی تیز آواز سے یہہ سنائی دیا -

"آہستہ چلو - میری پیاری - اگر ضروری ہو - تو میں گلی میں راہ دیکھوں - میرا نوکر اور میرا ایک بڑا عزیز میرے ساتھ ہیں - اور جب تک کہ تم اُن غافل لعنت کھکاریوں سے بات نہ کر لو انہیں جانے نہ دیجیو"

یہہ آواز سیڑھیوں سے نیچے کی طرف سے آئی -

ناظرین نے ضرور مسنا بیلپٹ کو پہچان لیا ہوگا کیونکہ وہ لوئیس کی نسبت کمزور ہونے کی وجہ سے آہستہ آہستہ چلی آرہی تھی -

ایک منٹ کے بعد بیچارے حکاک کی لڑکی اپنے باپ کی گود میں جا پہونچی -

مادیل (چلا کر) "کیا لوئیس تم ہی ہو - میری پیاری لوئیس کیا تم ہی ہو - تمہارا چہرہ کیسا زرد ہو رہا ہے - جلدی بتاؤ خدا کے لئے کہ تمہاری ایسی حالت کیوں ہو رہی ہے"

لوئیس "باپ کچھ نہیں - کچھ نہیں - میں بہت پر دوڑی ہوں - یہہ لو روپیہ"

مادیل "یہہ کیسا - کیا تم آزاد ہو گئی ہو"

لوئیس "ہاں تمہیں خبر تو ہے"

لوئیس (میلی کارڈن کے ہاتھ میں سونے کی سکوں کی ایک تھیلی دیکر) "جناب یہہ لو روپیہ"

مادیل (لڑکی سے) "لیکن یہہ روپیہ - لوئیس یہہ روپیہ کہاں سے" -

لوئیس (باپ سے) "ابھی تمہیں معلوم ہو جائیگا

بے چین نہ ہو۔ آؤ چلو۔ ماں کو چلکر تسلی دیں تاکہ اُسے چین آئے۔"

مادبل دروازے کو روک کر (یہہ خیال کر کہ لوئیس کو ابھی اپنی چھوٹی بہن کے مرجانے کی خبر نہیں ہے یکلخت یہہ اندر نہ جاسکے)" نہیں۔ ابھی نہیں۔ ٹھہرو ابھی ہم سے بات کرنی ہے۔ اور یہہ روپیہ کہاں سے؟"

میلی کا دن (ان سکوں کو گن کر اور پاکٹ میں ڈالکر) ٹھہرو۔ ٹھہرو۔ چوسٹھہ اور پینسٹھہ۔ یہہ تو تیرہ سو فرانک ہوئے۔ کیا میری پیاری اس سے زاید روپیہ اب تمہارے پاس نہیں ہے؟"

لوئیس (اپنے باپ کی طرف حیرت سے دیکھکر) کیوں نہیں تو فقط تیرہ سو فرانک ہی کی ضرورت تھی؟"

حکاک۔ "ہاں۔ بیٹی۔"

سلف۔ "ٹھہرو۔ صبر کرو۔ بل تیرہ سو فرانک کا ہے۔ ہاں بل کا روپیہ تو وصول ہو گیا ہے۔ لیکن اخراجات۔ بغیر اجرائے ڈگری کے یہہ گیارہ سو چالیس فرانک ہیں۔"

لوئیس۔ بابا۔ میں نے تو یہہ خیال کیا تھا کہ کل تیرہ سو فرانک ہیں۔ لیکن جناب تقاضا ہم جلدی آپکو دینگے یہہ ایک اچھی رقم آپکو ادا کر دی گئی ہے

* لی پیو دحکو ذ جو ایک اخبار ہے اور جو سوسائٹی کریچن مادلیٹی کمیٹی جیل کے اہتمام سے شایع ہوتا تھا۔ اُس میں سے ہم اس دیوانی فند کے کچھہ حالات درج کرتے ہیں۔

ضابطہ کے بموجب پہلی دفعہ وارنٹ چار فرانک اور ۶۰ سنٹائمز پر اور دوسری دفعہ ۴ فرانک اور ۳۰ سنٹائمز پر جاری ہوتا ہے۔ لیکن وارنٹ افسر عموماً پہلی دفعہ کے لئے دس فرانک چالیس سنٹائمز اور دوسری دفعہ کے لئے سولہ فرانک چالیس سنٹائمز بڑھا دیتے ہیں۔ بیلف کی فیس قانوناً اس طرح سے ہے۔ ٹکٹ عدالت اور رجسٹری تیس فرانک پچاس سنٹائمز۔ کرایہ کی گاڑی پانچ فرانک۔ گرفتاری اور تمدساتھہ فرانک پچیس سنٹائمز۔ داروغہ جیل کی فیس آٹھہ فرانک۔ کل ۱۰۷ فرانک ۷۵ سنٹائمز۔

ایک بل اخراجات کا جو شریف کے افیسر سمجھتے ہیں اوسط لگاکر ۲۴۰ فرانک تک بڑھہ جاتا ہے۔

اُس اخبار میں یہہ فقرہ بھی تھا۔

ایم۔ سلف نے اُس مصلوبہ عورت پر جو آرٹیکل لکھا گیا ہے اسکی درستی کی استدعا کی ہے وہ کہتا ہے کہ اُس نے اُسے نہیں مارا ہم نے نہیں کہا کہ اس نے اُس بدقسمت عورت کو مارا ہو۔ ہم اُس آرٹیکل کو پھر درج کرتے ہیں۔

ایم۔ سلف کے پاس دوڈی لا لیون میں ایک سجار کے نام کا سمن تھا۔ اور اُس سجار نے بیلف کو مکان کی کھڑکیوں میں سے دیکھہ لیا اور اپنی عورت کو پکارا "میں مرا۔ کیونکہ یہہ لے وہ مجھے پکڑنے آئے"۔ اُس کی عورت نے یہہ کلام سنکر دروازہ بند کر لیا اور اُسکا خاوند اوپر کے کوٹھے میں چھپ گیا۔ سلف نے لوہار کو بلا کر اُس عورت کا دروازہ کھلوایا تو یہہ دیکھا کہ عورت پھانسی کھاکر مرگئی ہے اُس لاش کے حاضر ہونے نے بھی اُس افسر کو اُسکے خاوند کا شکار کرنے سے نہ روکا اور نہ اُسنے دیر کی (دیکھو حاشیہ ۳۷۳ صفحہ)

کیوں بات ایسا ہی ہے نا"

سیلف "جلدی - بہت اچھا - یہ روپیہ آفس کو لے چلو
اور پھر ہم تمہارے باپ کو رہا کر دینگے - آؤ جلدی "

لوئیس "کیا تم اُسے لیجاؤ گے؟"

سیلف - ہاں مے العوز - یہ تقاضا حساب کے لئے ہے
جب وہ ادا ہو جائیگا تو ہم تمہارے باپ کو رہا کر دینگے -
چلو لو دڈس اب یہاں سے نکلو"

لوئیس (چلاکر) "رحم کرو - رحم کرو"

سیلف (وحشیانہ) "کیا پھر وہی جھگڑا شروع ہوا - وہی واویلا
اور وہی شور و غوغا - (پھر مارل کی طرف بڑھکر) اگر
تم نہیں چلوگے تو میں گلے سے تمہیں پکڑوں گا اور
مار دھکا کر تمہیں لے چلنگے"

لوئیس (شرمندہ ہوکر) "میں نے تو آپ تمکو بچانے کی
تجویز کی تھی"

مارل (غم کی آواز میں پاؤں پچھاڑ کر) "نہیں نہیں -
میری اُمید نہ رکھو - یہ فلک پیر مجھ سے بیدا نہیں ملتا
میری قسمت برگشتہ ہے"

ایک نرم لیکن مردانی آواز سنائی دی - صبر کرو - آرام
سے - فلک پیر کچھ نہیں ہے - دیانت دار آدمی کا بھی خدا
ہے - اس کے ساتھ ہی نورآدوڈلف اُس جھونپڑے

سیلف "میں تمہیں گرفتار کرتا ہوں -"

نخاد "میرے پاس روپیہ نہیں ہے -"

سیلف "تو پھر چلو جیل کو -"

نخاد "بہت اچھا - مجھے میری عورت سے رخصت ہو لینے دو"

سیلف "اُسے پھانسی دے - یہی اچھا ہی ہے - وہ مرگئی ہے -"

تم ان کی کیا شکایت کرتے ہو - ہم نے صرف تمہاری ہی الفاظ درج کئے ہیں اور ان سے صاف صاف اس خوفناک حادثے کے واقعات نظر آتے ہیں - اسی اخبار میں دو میں سو جاوتات اسی قسم کے درج ہیں اور دو ہی کا ایک واقعہ اسکا نمونہ ہے ایک قرضہ میں سو فرانک کا وصول کرنے کے وارنٹ پر وارنٹ اخرچہ ۲۹۰ فرانک وصول کئے اور قرضدار جو ایک دستکار تھا تیرہ بچے رکھتا تھا سات مہینے جیل میں پڑا رہا موجودہ مصنف دو وجوہات سے اخبار مندرجہ بالا سے یہ واقعات درج کرتا ہے - اول تو یہ بتانے کے لئے کہ فساد کر اس بات میں ہوا یہ بالکل اُسی قانون کے متعلق ہے - دوسرے یہ ثابت کرنا ہے کہ اگر رفاہ عام کے طور پر دیکھا جائے تو ان قواعد کا جاری رکھنا یعنی عام ملازمان عدالت کی طرف سے بیجا خرچہ کی ادائیگی کا جاری قرار دینا اکثر ہمارے عاشق ارادوں کو پست یا کر دیتا ہے - مثلاً ڈھائی سو یا پچھتر فرانک کا قرضہ اگر کسی دیانت دار مفلس دستکار کو جیل میں کھینچ لے گیا ہو تو ایک ہزار یا سو ویر اہی بال بچوں میں واپس جا سکتا ہے مگر چونکہ یہ خوم اخراجات عدالت کی شرمناک زیادتی سے ہی ہوتی ہے تو اکثر سچی اور فیاض آدمی نیک کام کرنے سے باز رہتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری بخشش کی دو تہائی تو شریف اور ایسے اہلکاروں کے لئے جائیگی پس ہی ایسے شخصوں پر جنکا ہم ذکر کرتے ہیں جو مصائب واقعہ ہوتی ہیں اُنسے زیادہ قابل رحم اور قابل امداد کوئی مصیبت اور تکلیف نہ ہوگی فقط

مکان کے دروازہ پر آموجود ہوا۔ اُس نے چھپ کر یہہ سب واقعات جنکا اس جگہ ہم ذکر کر چکے ہیں دیکھے تھے۔ رودولف کا چہرہ ان واقعات میں نظر کی وجہ سے بالکل پژمردہ تہا اس ناگہانی واقعہ سے سیلف حیران ہو کر پیچھے ہٹ گئے اور مادیل اور لوئیس ایک تشددی کی نگاہ سے شاہزادے کی طرف دیکھنے لگے۔ لیتے ہوئے بینک نوٹوں کا ایک چھوٹا سا پارسل اپنی پاکٹ سے نکال کر اُس نے اُس میں سے تین نوٹ نکالے اور مبلی کا رن کو دیکر بولا "یہہ لو دو ہزار پانچسو فرانک اور جس قدر روپیہ کہ اس لڑکی سے لینا ہے وہ اُسی واپس دیدو گیا"

سلف نے اور زیادہ حیران ہو کر اور جھجک جھجک کر اُن نوٹوں کو لیا۔ اور پھیر پھیر کر کے اِدہر اُدہر پلٹا کر نہایت شک کی حالت میں اُن کو خوب غور سے پرکھا اور آخرکار پاکٹ میں ڈال لیا۔

جونہی کہ سلف کی حیرت اور ڈر کم ہونے گئے اُس کی اصلی وحشیانہ نخوت پھر اُس کے مزاج میں داخل ہو گئی۔ نخوت اور گستاخی کی نگاہ سے رودولف کو سر سے پاؤں تک تاک کر بولا "تمہارے نوٹ تو اچھے ہیں۔ لیکن تمہارے جیسی شکل کو اتنی بڑی رقم کہاں سے ملی ہے مجھے یقین ہے کہ یہہ روپیہ تمہارے ہی ہوں گے"

رودولف نے اُسوقت نہایت خراب لباس اور گرد آلودہ پہنا ہوا تہا پیلٹ کی کوٹھڑی میں اُسکے توڑ دینے سے یہہ کیسا بڑا اچھا کام ہوا۔

رودولف (ایک نہایت نرمی اور سخت آواز سے) "میں نے تمہیں حکم دیا ہے کہ اس لڑکی کو اُسکا روپیہ دیدو"

پیلف (دہمکانے کے لئے رودولف کی طرف بڑھکر) "کیا تم مجھے حکم دیا ہے؟ مجھ پر حکم کرنے کا تمہیں کس نے اختیار دیا ہے"

رودولف (سلف کی کلائی اسے زور سے پکڑکر کہ گویا آہنی شکنجہ میں ڈالدی) "سونا۔ سونا۔ کیا تم مجھے نقصان پہونچاؤ گے۔ جس قدر سونا تمہیں دیا گیا ہے وہ واپس دیدو اور جو یہاں سے چل دو اور زیادہ بیہودگی اور گستاخی کی باتیں یہاں نہ کرو ورنہ لات مار کر میں تمہیں زینہ سے نیچے پھینک دوں گا"

مبلی کورن (لڑکی کو روپیہ دیکر) "بہت اچھا یہہ لو سونا۔ لیکن تم جو کچھہ کرنے لگے ہو اسکا خیال رکھنا۔ یہہ نہ خیال کرنا کہ جو تمہارے جی میں آئے وہ نقصان تم مجھے پہونچا سکو گے"

بود ڈین (اپنے ساتھی کے پیچھے کھڑا ہو کر) "ہاں ہاں۔ تم کون ہو۔ جو اتنی بڑی شیخی کی باتیں کرتے ہو تم کون ہو؟"

مسز سلٹ (جواب وہاں آپہونچی تھی بالکل سانس پھولا ہوا) "یہہ کون ہے۔ یہہ میرا کرایہ دار ہے۔ کرایہ داروں کا بادشاہ۔ تم بدشکل بدمعاش کیا بکتے ہو؟"

مسز پیلٹ کے ہاتہہ میں ایک شی کا باسن البتہ ہوتی سنور نے کا تہا جو کہ وہ مادیل کے کپڑے کے لئے لائی تہی

سے لئے جا رہی تھی۔

بورڈ بن ”یہ بوڑھا اور ملاؤ کیا چاہتی ہے“

مسز پیلیٹ ”اگر اس قسم کے بُرے لفظ تم میری نسبت منہ سے نکالوگے تو میں تمکو اپنے ناخن اور دانتوں کا مزہ چکھا دوں گی۔ اور پھر سارے گرہ داروں کا بادشاہ (یعنے روڈلف) سیڑھیوں کے اوپر سے تمہیں نیچے پھینک دیگا اور میں جھاڑو سے کوڑے کرکٹ کی طرح تمہیں وہاں سے صاف کردونگی اور تم اسی قابل ہو“

بورڈ بن (میلی کارن کی طرف مخاطب ہوکر) ”بڑھیا گھر کے سب آدمیوں کو ہمارے برخلاف کھڑا کردیگی روپیہ اور خرچہ بھی ادا ہوچکا ہے۔ چلو اب یہاں سے روانہ ہوجائیں“

میلی کارن (کاغذوں کا بنڈل مادیل کے پاؤں پر پھینک کر) ”یہ لو تمہاری اسناد“

روڈلف (ایک ہاتھ سے سلف کا ہاتھ پکڑ کر اور دوسرے سے کاغذ کی طرف اشارہ کرکے) ”تمکو روپیہ تو دیا گیا ہے“

اس ہی اور سخت گرفت سے یہ سوچکر کہ وہ روڈلف جیسے مضبوط اور طاقتور آدمی سے لڑ نہ سکے گا سلف تھرتھراتا ہوا جھکا اور زمین پر سے وہ کاغذوں کا بنڈل اُٹھا کر مادیل کے آگے رکھا۔ اُس نے اُنہیں لے لیا۔ وہ تو ان سب واقعات کو حواس خنائی کی طرح دیکھتا رہا۔

بلیف (روڈلف کی طرف مخاطب ہوکر) ”او جوان دیکھ۔ اگرچہ تیرے بازو بڑے مضبوط ہیں اور تو بڑا طاقتور ہے۔ لیکن ہمارے قابو میں کبھی نہ آجائیو“

بعد ازاں روڈلف کی طرف اپنا مکا دکھا کر وہ جلدی سے سیڑھیوں سے اُتر گیا اور اُسکے پیچھے اُسکا ساتھی بھی جو بیچارہ ڈر کے مارے مڑ مڑ کر دیکھتا جاتا تھا۔

مسز پیلیٹ کا دل روڈلف کا بدلہ لینے پر آمادہ تھا۔ ایک نظر سے شوربے کی کڑاہی کی طرف دیکھا اور نہایت زور سے بولی ”مادیل کا قرضہ تو ادا ہوچکا ہے اب انہیں کھانے کے لئے بہت ملے گا اور میرے شوربے کی چنداں ضرورت نہ ہو گی“ چھت کے کھمٹے پر جھک کر اُس نے اُس گرم شوربے کی کڑاہی کو سلفوں کی بھیڑ پر جو ابھی نیچے ہی پہونچے ہی تھے خالی کردیا۔ اور جھٹ بول اُٹھی۔

”اوہو۔ تم قالو آگئے۔ دیکھا آہا کیسے تر ہوئے۔ کیسے بھیگے کیسے جلے۔ وہ دیکھو۔ یہ بڑا کام ہے“

میلی کارن (مسز پیلیٹ کے شوربے سے تربتر) ”ارے بھکارن دیکھتی رہیو۔ اب خبردار رہیو یہ تو نے جو کچھ کیا ہے“

مسز پیلیٹ (الفرڈ کو پکار کر اور ایسے زور سے چلاتے ہوئے کہ بہرہ بھی سُن سکے) ”الفرڈ۔ لیجو۔ یہ دیکھو دو بدمعاش۔ یہ تیری سلسی کے ساتھ گستاخی سے پیش آنا چاہتے تھے۔ یہ نیچے مجھ سے

چالاکی کرتے ہیں۔ نوکر کو ساتھ لیکر انہیں پکڑ لو۔ اس سبزی والی عورت اور ساہوکار کے مکان سے لڑکی کو نکال لو کہ انہیں مدد دیں۔ جلدی کرو۔ جلدی کرو۔ ان کے پیچھے بھاگو۔ مارو۔ پولیس۔ چور۔ ہٹو ہٹو چلو۔ بھاگو۔ پکڑو۔ دوڑو۔"

اس قسم کی ڈرانے والی دھمکیوں اور ساتھ ہی اسکے پاؤں کی آہٹ اور کھٹکھٹانے سے اس جھگڑے کو مسٹر بلیٹ نے ختم کیا اور اس طرح فتحیاب ہو کر زینوں کے اوپر سے نیچے کی طرف گراہی کو دھکیل دیا۔ اور جب سلف ڈر کے مارے بے حواس ہو کر ایک قدم چار چار سیڑھیاں کرکے اتر رہے تھے نہایت زور شور اور سخت آواز سے چیخی اور وہ بیچارے اور بھی بہت زدہ ہو گئے۔

انسپکٹر دروازے سے ہنسا اور فتحیابی کی خوشی سے مارو بھلا کر تمہارا حال ہے کہ اس ایک دفعہ کے لئے تو بہت کچھ ہو گیا ہے"

جس زمانہ میں کہ مسٹر پیلٹ اس طرح سے ملعونوں سے بدلے رہی تھی۔ صادیل نے شکرگذاری کے لئے اپنے آپ کو روڈلف کے پاؤں پر ڈال رکھا تھا۔ اور کہہ رہا تھا۔

"ہاں حضور۔ آپ نے ہماری جانیں بچائی ہیں ہم اس غیر متوقع امداد کے لئے کس کی احسان مند ہوں"

روڈلف "انسپکٹر کے ممنون اور منت گذار ہو جو رات وار آدمیوں کی حفاظت کرتا ہے اور انہیں دیکھتا بھالتا ہے"

انتالیسواں باب

مس ڈمیلے ٹن

جنگ کی لڑکی لوئیس ایک قابل ریمارک موہنی شکل رکھتی تھی دراز قد اور خوبصورت بھی۔ چہرے کے نقش اور رنگ ڈھنگ میں خوبی سے مانی جلتی تھی۔ اور اس کا لمبا چہرہ شکاری نجاہی کے چہرے سے مناسب تھا۔ باوجود دھوپ کی گرمی سے بگڑی ہوئی رنگت اور سخت و اغدار ہاتھوں کے جو گو خوبصورت تھے۔ لیکن گھر کا کام کاج کرنے سے کرخت ہو گئے تھے اور باوجود اس کے کہ اس نے نہایت خراب لباس پہنا ہوا تھا اس کی شکل سے بہت شرافت اور خوب صورتی ظاہر ہوتی تھی۔ اس گنبے کی شکرگذاری اور حیرت کا ہم ذکر نہیں کر سکتے جو ان کو ابھی تھوڑی دیر ہوئی ایک نہایت خطرناک حالت سے یکایک نکلنے سے پیدا ہوئی تھی اور اس خوشی کی انتہا میں انہیں چھوٹی لڑکی کا مرجانا بھی بھول گیا تھا۔ بجائے اسکے کہ باپ کی رہائی سے وہ خوش ہو۔ لوئیس کے چہرہ پر روڈلف نے زردی اور اداسی کے نشان پائے آئندہ کی نسبت انہیں اطمینان دینے کے لئے ابدا اس

خاصی کی بابت خانے کی غرض سے جس کہ ممکن تہا اُس کی اختیار کردہ شدہ ہنسوں کی نسبت شکوک پیدا ہوں۔

دوڈلف۔ مادیل کی طرف جسے اُس نے ایک منصب کے دریاسے پار اُتارا تہا۔ مخاطب ہوا اور مس ڈمپلے ٹن نے لوئیس کو اُس کی بہن کے مرجانے کی خبر سنا دی۔

دوڈلف "کل صبح ایک جوان لیڈی تمہیں دیکھنے کے لئے آئی تھی"

مادیل "ہاں حضور۔ اس بدبخت میں ہمیں دیکھکر اُسے بہت رنج ہوا"

دوڈلف "یہہ وہی ہے جس کا تمہیں شکرگذار ہونا چاہیئے اور نہ میرا"

مادیل "کیا جناب یہہ درست ہے۔ کیا وہی جوان لیڈی ہے؟"

دوڈلف "اُس لیڈی نے تم سے یہہ نیکی کی ہے میں نے ایک راہی کو ٹھی سے اسباب لاکر اُسے ہم کئی بار دیا ہے۔ پرسوں جب کہ میں یہاں چوتھی منزل کے ایک کمرہ میں بیٹھا تہا۔ میں نے دربان کی عورت سے تمہاری فلاکت زدہ حالت کو سنا چونکہ میں اُس نیک لیڈی کو جانتا تھا۔ میں اُس کے پاس گیا۔ وہ یہاں اس غرض سے آئی کہ تمہاری مصیبتوں اور تکلیفوں کا اندازہ کرے کہ کس قدر ہیں۔ تم پر اسکو نہایت ہی رحم آیا۔ لیکن چونکہ شاید تمہاری یہہ حالت کسی بدچلنی کا نتیجہ ہو اُس نے اس وجہ سے مجھے جسے الوسع جلدی تمہاری نسبت دریافت اور تحقیقات کرنے کے لئے بولا لیکن اُس کا یہہ ارادہ تہا کہ حسب ضرورت اپنی سخاوت اور فیاضی سے تمہیں مستفیض کرے"

مادیل "نہایت عمدہ اور قابل تعریف لیڈی۔ ہاں میں تو پہلے ہی سے اُس کی تعریف کرتا تہا"

دوڈلف "بادنوکرو۔ جب تم نے اپنی بیوی مسٹر ملبس سے کہا تہا "اگر دولت مندوں کو خبر ہوتی۔ کیوں ایسا ہی نہ؟"

مادیل "جناب کو میری بیوی کا نام کس طرح سے آیا۔ کس نے یہہ نام بتایا ہے"

دوڈلف "دربان کا شکریہ آج صبح کے ۷ بجے سے میں تمہارے بالا خانے کی ملحقہ کوٹھڑی میں چھپا ہوا تہا"

مادیل "کیا جناب آپ؟"

دوڈلف "ہاں۔ دربان دار آدمی۔ جس قدر کہ وقوع ہوا اس نے سب سنا ہے"

مادیل "ہاں تو حضور۔ وہاں کیوں چھپے تھے"

دوڈلف "تمہارے ہی چال چلن اور خیالات کو دریافت کرنے کے لئے اس سے بہتر اور کوئی ذریعہ میں نہ سوچ سکا۔ میرا یہہ ارادہ تہا کہ بغیر تمہارے مطلع ہونے کے سب کچھ سنوں اور سب دیکھوں۔ دربان نے اس چھوٹی کوٹھڑی کا مجھ سے ذکر کیا تہا اور نیز مجھے کھانے کے لئے یہہ کوٹھڑی دے بھی

دی۔ آج صبح میں نے اُس سے اس کوٹھڑی کے دیکھنے کی اجازت مانگی اور ایک گھنٹہ یہاں ٹھہرا۔ مجھے کامل یقین ہوگیا ہے کہ تم سے زیادہ کوئی شخص قابل تعریف۔ شریف اور حوصلہ مند نہیں ہے“

مادیل ”نہیں حضور۔ میں اپنے چال چلن کو کوئی زیادہ قابل وقعت نہیں دیکھتا۔ میں ہمیشہ سیدھا رہا۔ اور جو کچھ میں نے کیا ہے اُس کے برعکس میں کچھ نہیں کرسکتا“

دوڈلف ”مجھے خبر ہے اور اس وجہ سے میں تمہارے چال چلن کی تعریف ہی نہیں کرتا بلکہ اسکی عزت بھی کرتا ہوں جب میں نے تمہاری لڑکی کا آواز سنا تو تمکو سلیفون کے پنجے سے رہائی دینے کے لئے اُس کوٹھڑی میں سے نکلا اور میری خوشی تھی کہ لوئیس ہی کو تمہارے رہا کرانے کی خوشی حاصل ہو مگر بدقسمتی سے سلیفون کے بیہودہ پن کے سبب وہ بیچاری اس خوشی کا حظ نہ اُٹھا سکی۔ پھر میں خود پہونچا۔ خوش قسمتی سے کل میرے پاس بہت سی روپیہ کی رقمیں آگئی تھیں جو کہ میں لوگوں سے مانگتا تھا اور اس طرح سے میں تمہارے ساتھ نیکی کرنے والی لیڈی کو تمہارا قرضہ ادا کرکے روپیہ پیشگی دے سکا۔ لیکن تمہاری تکالیف بہت بڑی ہیں اور بہت خراب ہیں اور بڑے صبر و استقلال سے تم لوگ اُٹھاتے ہو۔ اور جس قدر کہ امداد تمہارے لئے ضروری اور مناسب ہے وہ ابھی یہیں ختم نہ ہوجائیگی۔ میں تمہاری حفاظت کرنے والے فرشتے کے نام سے تمہیں تسلی دے سکتا ہوں کہ تم اور تمہارے متعلقین آئندہ زندگی آرام اور خوشحالی سے بسر کروگے“

مادیل ”کیا یہہ ممکن ہے؟ لیکن کم از کم اُس لیڈی کا نام تو بتا دیجئے۔ یہہ حفاظت کرنے والا فرشتہ جیسا کہ آپ نے اُس کا نام رکھا ہے کون ہے۔ اُس کا نام بتا دیجئے“

دوڈلف ”ہاں وہ فرشتہ ہے اور تمکو ممکن کل وہ یہہ کہنا پڑتا ہے کہ بڑے لوگ اور چھوٹے لوگ بھی اپنے اپنے مصائب میں گرفتار ہوتے ہیں“

مادیل ”تو کیا یہہ لیڈی بھی کچھ ناخوش ہے؟“

دوڈلف ”دنیا میں کون ہے جسے رنج نہ ہو۔ لیکن اُس لیڈی کا نام چھپائے رکھنے کے لئے میں کوئی وجہ نہیں سمجھتا۔ اُس کا نام ہے۔۔۔۔۔۔“

اتنے میں دوڈلف کو یاد آگیا۔ کہ سلٹ کو خبر ہے کہ لیڈی ڈی ھادول اُس کے مکان پر کیڈر کی تلاش میں آئی تھی دوڈلف نے اُس دربانہ کی بے وقوفانہ سی گفتگو سے مطلع ہونے کے باعث ایک لحظہ تامل کرکے کہا“۔ کہ اس لیڈی کا نام ایک شرط سے میں تمہیں بتا سکتا ہوں“

مادیل ”مہربانی کرکے وہ شرط بتا دیجئے“

دوڈلف ”شرط یہہ ہے کہ تم کسی سے اسکا ذکر نہ کروگے۔ ہاں کسی کو یہہ نام تو نہ بتاؤگے“

مادیل ”ہاں میں سچے دل سے یہہ اقرار آپ کو

ساتھ کروں گا - لیکن کیا میں اُس ناخوش لوگوں کی نجات دہندہ کے روبرو شکر گذاری کر سکوں گا؟"

روڈلف "میں لیڈی ڈی ھادول سے اس امر کی نسبت دریافت کروں گا اور مجھے یقین ہے کہ وہ اس بات سے انکار نہ کرے گی"

مادیل "تو کیا اُس لیڈی کا یہی نام ہے؟"

روڈلف "مارشنس ڈی ھادول"

مادیل - "آہو ہو یہہ نام مجھے کبھی نہیں بھولے گا - یہہ میرے لئے قابل پرستش ہوگا - اُس کا ہزار ہزار شکر ہے - میری عورت میرے بچے سب بچ گئے ہیں - ہاں ہاں سب نہیں - میری غریب چھوٹی اڈیلی - ہم پھر اُسے کبھی نہ دیکھیں گے - افسوس صد افسوس - لیکن یہہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ کسی نہ کسی دن ہم نے اُسے مردہ دیکھا ہی ہوتا - کیونکہ ہر ایک کو مرنا ہے" یہہ کہکر مادیل کی آنکھوں سے آنسو لگاتار ٹپکنے -

روڈلف "اس چھوٹے بچے کے لئے جو تجہیز و تکفین کی ضرورت ہے تو تم میری نصیحت پر عمل آمد کرو - اور اسی طرح سے کرنا مناسب ہوگا - فی الحال مجھے اپنے کمرے میں جو کہ فراخ - اچھی جگہ اور اچھا ہوا دار ہے نہیں بیٹھتا ہے - ابھی اُس میں ایک بستر ہے اور وہاں سب سامان جو تمہارے اور تمہاری متعلقین کے لئے ضروری ہو لے چلیں گے - کیونکہ جب تک لیڈی ڈی ھادول کوئی انتظام تمہاری بودوباش کے لئے مستقل طور پر نہ کرے تمہیں وہاں رہنا ہوگا - اور لڑکی کی لاش بالاخانہ میں رہے گی اور ایک پادری رواج کے مطابق رات بھر اُس کے پاس رہے گا - اور میں پیلٹ کو ان اخراجات تجہیز وغیرہ کے ادا کرنے کے لئے کہدوں گا"

مادیل - "لیکن جناب یہہ بہتر نہیں ہے کہ آپکو مکان سے ہم علیحدہ رکھیں - اب ہمکو کوئی تکلیف اور مصیبت نہیں رہی اور یہہ بھی ڈر نہیں ہے کہ مجھے جیل کو لیجائینگے ہمارا یہی کلئہ تاریک ہمیں ایک محل نظر آئیگا خصوصاً اوس صورت میں جب کہ لوئیس پہلے کی طرح ہماری خبرگیری کے لئے ہمارے پاس موجود ہوگی"

روڈلف "اب لوئیس تمہارے پاس سے کہیں نہ جائے گی - کچھ عرصہ نہیں ہوا کہ میں نے کہا تھا کہ یہ ایک نہایت ہی خوش قسمتی ہے کہ لوئیس ہمارے پاس ہو اور تمہارے گذشتہ مصائب سے اب تمہیں اطمینان اور تسلی دینے کے لئے وہ تمہارے پاس ہی رہے گی - اب کبھی وہ تم سے جدا نہ ہوگی"

مادیل "جناب کیا یہہ ممکن ہو سکتا ہے - فی الاصل یہہ معاملہ یوں نہیں ہو سکتا - ایسا مجھے محسوس ہوتا ہے کہ ایک اچھا خواب دیکھ رہا ہوں - میں نے کبھی مذہب کی طرف خیال نہیں کیا - لیکن ایک عددرجے کی افلاس اور مصیبت سے اس قدر خوشی کے حاصل ہو جانے کا ثمر الغرض یہہ ثابت کر رہا ہے - کہ ایک احکم الحاکمین قادر مطلق بھی ہے"

دوڈلف: "اگر کسی باپ کا غم انعام یا عوضانہ سے دُور ہو سکتا ہے۔ تو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں۔ کہ اُس قادر مطلق نے ایک لڑکی تم سے چھین لی ہے۔ اور نہایت مہربانی سے ایک اور لڑکی اُس کے بجائے تمہیں دے دی ہے۔"

مادبل۔ ہاں۔ صاحب۔ یہ بھی سچ ہے۔ اب آپ۔ لوئیس بیچاری ایڈلی کی مدنی ہمیشہ کی جدائی کی نسبت ہمیں اطمینان دیا کرے گی۔"

دوڈلف: "کیا تم میرے مکان کو منظور نہیں کرتی اور اگر ایسا ہی ہے تو کیونکر بیچاری ایڈلی کے تجہیز و تکفین کا انتظام کر سکیں گے۔ کچھ اپنی عورت کا بھی خیال کرو جو بالکل شکستہ دل ہو رہی ہے۔ چوبیس گھنٹہ کے لئے ایک دل شکن اور غم و آلام پیدا کرنے والے امر کی طرف اُس کی توجہ لگے رہنے کے لئے اُسے تنہا چھوڑ دینا یہ مناسب نہیں ہے۔"

مادبل: "آپ ہر ایک بات کا خیال رکھتے ہیں۔ ہر ایک کی فکر ہے۔ آپ کس قدر مہربان ہیں۔"

دوڈلف: "یہ وہی نیکی کرنے والی لیڈی ہے جس کا تمہیں شکرگزار ہونا چاہیئے۔ صرف اُس کی نیکی میرے دل میں یہ باتیں ڈال رہی ہے۔ جو وہ کہے گی وہی میں تم سے کہہ رہا ہوں اور مجھے یقین ہے۔ کہ وہ ان سب باتوں کو منظور کرے گی۔ پس یہی مناسب ہے کہ میرے گھر میں تم چلنے کی تجویز منظور کرو۔ اب جیکو ڈھونڈ کا کچھ حال سنا دو۔"

یہ نام سنکر مادبل کے چہرے پر زردی سی چھا گئی۔

دوڈلف: "یہ جیکو ڈریس بلڈ کیا وہی ساہوکار ہے جو ڈوڈلو سٹر میں رہتا ہے۔"

مادبل: "ہاں۔ کیا جناب اُسے پہچانتے ہیں؟"

دلوئیس کا معاملہ یاد آ گیا اور بھی اُسکا چہرہ مُردہ سا ہو گیا۔ "جناب۔ جو کچھ واقع ہوا ہے اسے سنتا ہے تو جان سکتے کہ کیا اُس شخص سے نفرت کرنے میں میں درستی پر نہیں ہوں اور کس کو خبر ہے اگر میری لڑکی۔ میری لوئیس ۔۔۔۔"

آگے اُس کے منہ سے کچھ نہ نکل سکا۔ اور دونوں ہاتھوں سے اُس نے منہ کو چھپا لیا۔"

دوڈلف اُس کا مطلب اور فوراً سمجھ گیا۔

دوڈلف: "اُس ساہوکار کی کارروائیاں تمہیں یاد ہوں گی کہ اُس نے تمہاری لڑکی کی لغزش اور خفات کی وجہ سے بدلہ لینے کے لئے گرفتاری کا حکم دیا تھا میں خوب جانتا ہوں کہ وہ ایک بد ذات شخص ہے (تھوڑی دیر توقف کرکے) اگر وہ ایسا ہی ہے تو یقین جانو کہ خدا اُسے سزا دے گا۔ بعض اوقات خدا کا انصاف غفلت میں نظر آتا ہے لیکن کسی نہ کسی وقت وہ جاگ اُٹھتا ہے۔"

مادبل: "جناب وہ بہت دولتمند اور بڑا مکار ہے۔"

دوڈلف: "تمہاری عین مایوسی کی حالت میں ایک محافظ فرشتہ تمہاری امداد کے لئے آپہونچا اور

سخت سپاہی اور کامل درجے کی مصیبت سمجھیں
رہائی دی لیں ایک ایسے غیرت مند دوست میں
جب کوئی خطرہ ہو بدلہ لینے والا ہے۔ ساہوکار کے
پاس آ جاتے اور اگر وہ مجبور تھے تو اُسے چھپا گیا ہو
کی سپرداری کا انتظام تھے۔

اُس وقت مس ڈ میلے ٹن بالا خانہ سے آنسو
پونچھتے ہوئے آئی - اور روڈلف نے اُس کی
طرف مخاطب ہو کر بولا -

"میری اچھی ہمسایہ - کیا یہ بہتر بات
ہے کہ مادبل مع عیال و اطفال فی الحال میرے
مکان میں سکونت اختیار کرے جب تک کہ اُن کی
محسنہ جس کا میں ایجنٹ ہوں اُن کے لئے ایک
مناسب مکان نہ تجویز کر دے"

مس ڈ میلے ٹن بے ساختہ حیرت کی نگاہ سے
روڈلف کی طرف دیکھ کر "آپ جب کوئی خیر کسی
کے روبرو بخشش کیا کرتے ہیں تو نہایت گرمجوشی سے
کیا کرتے ہیں"

روڈلف "لیکن ایک شرط ہے - اور وہ تمہیں منحصر
ہو گی"

مس ڈ میلے ٹن "خوب بات میرے قبضہ و اختیار میں
ہے آپ بہ اطمینان کلی مجھ سے کہہ سکتے ہیں"

روڈلف "میں نے اپنے مختاروں سے جلدی
کچھ حساب طلب کیا ہے اور وہ عنقریب آنے والے
ہیں - اب اگر اس قدر ہمسایگی کا حق قائم رکھو -
کہ اسے کمرے میں اپنے ٹیبل کے ایک کونے پر مجھے
لکھا پڑھا ہی کرنے دو تو میں آپ کے کام میں ہرگز
خلل انداز نہیں ہوں گا اور مادبل کے عیال و
اطفال مسٹر اور مسز ملٹن کی امداد سے آرام
میرے کمرے میں جا کر جاگزیں ہو سکتے ہیں"

مس ڈ میلے ٹن "ہاں جناب - اگر فقط اتنی ہی بات
ہے تو بہت خوشی سے - ہمسائیوں کو چاہئے - کہ
ایک دوسرے کی امداد کریں - عجب مادبل کے
لئے آپ نے جس قدر فیاضی کا کام کیا ہے گویا اسکا
اچھا نمونہ قائم کر دیا ہے - اور میں تو جناب آپ کی ہی
خادمہ ہوں"

روڈلف "نہیں نہیں - مجھے ہمسایہ کہکر پکارو
اور اگر کوئی بڑا لفظ یا خطاب تم میرے لئے استعمال
کرو گی - تو مجھے منع کرنا پڑے گا"

مس ڈ میلے ٹن "ہاں اگر یہی بات ہے تو میں
آپ کو ہمسایہ کہکر پکاروں گی - اور آپ بھی مجھے
ہمسائے"

مادبل کا ایک لڑکا اندر سے دوڑتا ہوا آیا - اور
پکارا "آپ بات - ماں تمہیں پکار رہی ہے - چلو
جلدی چلو - مہربانی کر کے جلدی چلو"

روڈلف (مس ڈ میلے ٹن سے مخاطب ہو کر) "اب
میرے ہمسایہ - ایک کام آپ کو میرے لئے اور بھی
کرنا چاہئے"

مس ڈ میلے ٹن "میں بسر و چشم اُسے پورا کروں گی -

بشرطیکہ وہ میری طاقت سے باہر نہ ہو"۔

دوڈلف:"میرے خیال میں تم ایک دانا سلیقہ دار لڑکی ہو۔ مادبل اور اُس کے بال بچوں کے لئے جس چیز کی ضرورت ہو۔ فوراً اُس کا خرید کرنا ضروری ہے تاکہ وہ اچھی طرح کپڑے پہن سکیں۔ اچھے سونے کے بستر ہوں اور دوسری ضروریات جو لازمی ہوں اور وہاں تو فقط میرے لئے تن تنہا رہنے کا سامان ہے اور کل ہی لائے تھے جس چیز کی مجھے مادبل کے لئے ضرورت ہے۔ جلد ہی کہاں سے حاصل کر سکتا ہوں"۔

مس ڈمیلیٹن (تھوڑی دیر بچار کرکے)"دو تین گھنٹہ میں ہی جس جس چیز کی ضرورت ہو آپ خرید کر سکتے ہیں۔ صاف۔ گرم۔ اچھے سے ہوئے عمارے کپنے کے لئے عمدہ تیار کپڑے۔ بچوں کے لئے دو چھوٹے چھوٹے بستر۔ اور ایک بڑی بوڑھیا کے لئے۔ قصہ مختصر ہر ایک چیز جس کی ضرورت ہو تھوڑی ہی دیر میں مل سکتی ہے۔ لیکن اسپر روپیہ زیادہ خرچ ہوگا"۔

دوڈلف:"ایسا نہ کہو۔ یہہ کہو کہ کس قدر روپیہ خرچ ہوگا"۔

مس ڈمیلیٹن:"او ہو۔ کم سے کم۔ اگر کچھ ہی نہ خرچ کریں تو بھی پانچ یا چھ سو فرنک"۔

دوڈلف:"کیا کل سامان اس قدر رقم میں مل جائیگا"۔

مس ڈمیلیٹن (اپنی بڑی بڑی آنکھیں کھولکر اور سر ہلا کر)"ہاں۔ سب مل جائیگا۔ دیکھتے ہو کہ یہہ ایک بڑی رقم ہے"۔

دوڈلف:"کیا یہہ سب چیزیں دو گھنٹہ میں ہم خرید کر سکتے ہیں"۔

مس ڈمیلیٹن:"ہاں۔ دو گھنٹوں میں"۔

دوڈلف:"تم تو بہت ہی اچھی ہو"۔

مس ڈمیلیٹن:"یہہ تو بہت سہل ہے۔ ٹمپل یہاں سے دو ہی قدم کے فاصلہ پر ہے۔ اور وہاں جس جس چیز کی ضرورت ہو مل جائے گی"۔

دوڈلف:"کیا ٹمپل؟"۔

مس ڈمیلیٹن:"ہاں ٹمپل"۔

دوڈلف:"یہہ کدھر ہے اور کیسی جگہ ہے"۔

مس ڈمیلیٹن:"میرے ہمسائے۔ کیا تمہیں ٹمپل کی خبر نہیں؟"

دوڈلف:"نہیں۔ مجھے تو معلوم نہیں"۔

مس ڈمیلیٹن:"یہہ ایک ایسی جگہ ہے۔ جہاں ہمارے اور تمہارے جیسے آدمی مکان کو سر و سامان اور پہننے کے کپڑے جب کفایت شعاری سے خریدنا چاہتے ہیں تو خرید کر لیتے ہیں۔ کسی اَور جگہ کی نسبت یہاں مال سستا ملتا ہے اور نہایت اچھا دستیاب ہوتا ہے"۔

دوڈلف:"کیا واقعی"۔

مس ڈمیلیٹن:"ہاں میں آپ کو یقین دلاتی ہوں آئیے اب چلیں لیکن پہلے تو بتاؤ کہ اس بڑی کوٹ دام دیکر تمہیں

روڈلف "مجھے ٹھیک یاد نہیں۔"

مس ڈمپلے ٹن "کیا میرے ہمسائے تم یہ بھی نہیں بتا سکتے کہ اس بڑے کوٹ پر کیا خرچ ہوا تھا؟"

روڈلف (ہنستے ہوئے) "میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ اس کا روپیہ مجھے دینا ہے اب تم سمجھ جاؤ گی کہ میں اس کی قیمت نہیں جان سکتا۔"

مس ڈمپلے ٹن "او ہمسائے۔ مجھے یہ ڈر ہے کہ تم فضول خرچ نہ ہو۔"

روڈلف "افسوس ہمسائے۔"

مس ڈمپلے ٹن "اگر تمہاری یہ مرضی ہو کہ ہم اچھے دوست بن جائیں تو تمہیں فضول خرچی چھوڑ دینی چاہئے اور مجھے یقین ہے کہ ہم اچھے دوست بن جائینگے۔ کیونکہ تم بڑے مہربان معلوم ہوتے ہو اور یہ بھی توقع ہے کہ میری ہمسائگی سے تم بہت خوش رہوگے۔ کیونکہ اس طرح سے ہم ایک دوسرے کو مدد دے سکتے ہیں۔ میں تمہارے سامان وغیرہ کی حفاظت کرونگی۔ اور آپ مکان صاف کرنے میں مجھے امداد دیا کیجیو۔ میں جلدی اُٹھتی ہوں اور تمہیں بھی پکار لیا کروں گی۔ تاکہ تم دوکان پر وقت سے پہونچا کرو میں دیوار کو کھٹکھٹایا کروں گی۔ حتے کہ تم مجھے گوڈ مارننگ کہو۔"

روڈلف "ہاں درست ہے تم مجھے جگا دیا کیجیو۔ اور میرے سامان کی حفاظت کیجیو۔ اور میں تمہارا کمرہ صاف کر دیا کروں گا۔"

مس ڈمپلے ٹن "کیا تم بہت صفائی سے رہا کروگے؟"

روڈلف "ہاں۔ یقیناً۔"

مس ڈمپلے ٹن "اور جب تمہیں کوئی چیز خرید کرنا ہو تو ٹمپل سے لیا کرنا یہ دیکھو تمہارے کوٹ کی قیمت ساٹھ ۸۰ فرانک ہوگی۔ ہاں اگر ٹمپل سے خریدتے تو صرف تیس ۳۰ فرانک میں ملجاتا۔"

روڈلف "یہ کیوں۔ بڑے تعجب کی بات ہے کہ اس ہمہ ہمارا یہ حال ہے کہ بیچارے مادیل کے عیال و اطفال کے لئے پانچ چھ سو فرانک خرچ ہونگے۔"

مس ڈمپلے ٹن "ہر ایک چیز اول درجہ کی۔ عمدہ اور مضبوط مل جائیگی۔"

روڈلف "میرے ہمسایہ ایک تجویز ابھی میرے دل میں سوجھی ہے۔"

مس ڈمپلے ٹن "ہاں تو پھر یہ کس امر کی نسبت ہے؟"

روڈلف "کیا تم گھر کے معاملات میں خوب سمجھتی ہو؟ اور کیا تم ہر ایک چیز کی خریداری کرنے میں ہوشیار ہو؟"

ڈمپلے ٹن (ایک سادہ پن سے) "ہاں کیوں نہیں۔"

روڈلف "آؤ میرا ہاتھ پکڑو اور چلو ٹمپل کو چلیں اور بیچارے مادیل کے لئے کپڑے وغیرہ خرید لائیں۔ کیا تمہاری خوشی ہے؟"

مس ڈمپلے ٹن "اوہو یہ تو بڑی خوشی کی بات ہے ان بیچارے غریبوں کے لئے۔ لیکن روپیہ کہاں ہے؟"

روڈلف "میرے پاس بہت ہے۔"

مس ڈمبلٹن "کیا ماتخسو فراک موجود ہیں؟"

روڈلف "مارتل کی محبت نے مجھے ایک کارٹ ملاقات[1] دیا ہے اور اس عوض کے لئے جس جس چیز کی ضرورت ہو وہ سب خرید کی جا سکتی ہے کیا کوئی اور جگہ بھی ہے جہاں ٹمپل کی نسبت اچھی اشیا و اسباب ہو سکیں"؟

مس ڈمبلٹن "اور کوئی جگہ نہیں ٹمپل کی نسبت بہتر نظر آئینگی ہر ایک چیز وہاں مارتل جائیگی۔ بچوں کے لئے چھوٹے فراک اور اُن کی ماں کے لئے لباس"

روڈلف "تو جاؤ جلدی ٹمپل کو چلیں"

مس ڈمبلٹن "ہاں لیکن"

روڈلف "کیا ہوا"

مس ڈمبلٹن "کچھ نہیں۔ لیکن نہیں معلوم ہے کہ میرا وقت ہی میرے لئے زیادہ قیمتی چیز ہے۔ کبھی کبھی [illegible] اب مجھے کچھ دیر ہو گئی ہے۔ اور آپ خیال کر سکتے ہیں کہ ہر روز ایک ایک گھنٹہ لگ کر کسی وقت ایک کامل دن کا عرصہ ہو جاتا ہے۔ اور ایک دن میں میں سو[2] پیدا کر سکتی ہوں اور اگر ہم کچھ کما نہیں تو مشکل سے گذارہ چل سکے۔ ہاں ہاں لیکن مضائقہ نہیں۔ میں یہ وقت رات کو بچاؤں گی اور ساتھ اسکے یہ بھی ہے کہ خوش اور محظوظ کرنے والے دوست کہاں ملتے ہیں۔ اور آج کے دن کو میں ایک خوش و خرّم دن تصور کروں گی۔ مجھے یہ معلوم ہوگا کہ میں دولتمند ہوں اور اپنے دائی روپیہ سے غریب مارتل کے عیال کے لئے اچھی چیزیں خرید کر رہی ہوں۔ بہت اچھا ٹھہرو۔ مجھے شال اور ٹوپی پہن آنے دو۔ میں ابھی حاضر ہو جاتی ہوں"

روڈلف "فرض کرو کہ اس عرصہ میں میں اپکا عدات تمہارے کمرہ میں لے آؤں تو۔"

مس ڈمبلٹن (بہ تعجب سے) "بہت اچھا۔ بڑی ہنسی سے۔ اور پھر آپ میرا کمرہ دیکھیں گے۔ یہ ابھی آراستہ کیا گیا ہے۔ اور اس سے تمہیں یہ ثابت ہو جائے گا کہ میں سویرے اُٹھنے والی ہوں۔ اور اگر تم سوتے رہو گے اور سستی سے ۲۵ لگے۔ تو آپ کو تکلیف ہو گی۔ کیونکہ اس صورت میں تو میں تمہارے لئے ایک تکلیف دہی [illegible] ہوں گی"

یہ کہکر مس ڈمبلٹن سیڑھیوں سے اتر پڑی۔ اور پیچھے پیچھے روڈلف بھی مس ڈمبلٹن کے کمرے میں اپنے کوٹ پر سے جو مٹی کہ پلیٹ کے مکان میں سے چپٹ گئی تھی۔ برش کے ساتھ دور کرنے کے لئے روانہ ہوا۔

اسکے بعد ہم ناظرین کو بتا دینگے کہ کیوں روڈلف کو ناحال متوفی کے بوکیول فارم سے نکالے جانے

[1] کارٹ ملاقات ایک قسم کا خالی کارڈ ہوتا ہے۔ اور پیچھے کی طرف دستخط کیا ہوا موجود ہوتا ہے روپیہ وصول کرنے والا اپنی حسب مرضی اس کارڈ کے ذریعہ سے روپیہ وصول کر سکتا ہے۔ بغیر کسی قسم کی شرائط کے۔

[2] سو۔ ایک قسم کا رائج سکہ ہے کا بیسواں فرانک کا بیسواں حصہ۔

کی خبریں ہو چکی تھی۔ اور کسوں اُس نے لنڈہی ڈیٹی رول
کی ملاقات کے دوسرے روز بعد صاد مل کی آ کر
خبر نہ لی تھی۔

روڈلف دکھاوے کے لئے کچھ کاغذات مس
ڈمیلیٹن کے کمرہ میں لے گیا۔

مس ڈمیلے ٹن اور اُسکی جیل کی دوست گوالنز کی ایک
ہی عمر تھی۔ ان دونو لڑکیوں میں وہی فرق تہا۔ جو
خندہ پیشانی اور رونی شکل میں ہوتا ہے۔ ماحوشی اور
غم میں۔ کیونکہ مس ڈمیلے ٹن بغیر کسی قسم کی خودغرضی
کے دوسرے کے ساتھ رنج و غم میں شریک ہوتی تھی کامل
طور سے غمزدہ لوگوں کی ہمدردی کرتی تھی اور مصیبت
میں مبتلا لوگوں کے لئے وہ اپنے جان و مال سے دریغ
نہ کرتی تھی۔ لیکن عام لفظوں میں اس کی توجہ اُن کی
طرف سے پھر گئی اور پھر کبھی اُن کی نسبت خیال نہ کیا۔
اکثر ہنسی کو رونے سے بدل لیتی تھی اور پھر آنسوؤں
کو روکنے کے لئے دوبارہ ہنس پڑتی تھی۔ اصل پیرس
کی رہنے والی مس ڈمیلے ٹن خاموشی پر شور و غوغا
آرام پر دوڑ دھوپ۔ اور چاد ٹریز اور کولیسی
کے ناچ تماشوں کے جلسوں کے راگ و رنگ کو ہوا
کے چلنے کی سنسناہٹ۔ پانی کے شور اور درختوں کے
ہلنے کی آواز پر اور ہوائی مان کی کھڑکھڑاہٹ کو رات کی
خاموشی پر ترجیح دیتی تھی۔

افسوس۔ یہ اچھی لڑکی۔ شہر کے کالے کالے کیچڑوں
کو پھولدار مرغزاروں کی سبزی پر اور۔ دلدل اور
مدلو والی جگہوں کو جنگل کی تازہ اور سرسبز رستوں
پر۔ اور شہر کے دروازہ کی اُڑتی ہوئی گرد کو جنگل
کی ہوا سے لہرائے ہوئے خوشوں پر اچھا سمجھتی تھی۔

مس ڈمیلے ٹن مکان سے سوائے اتوار کے
کبھی نہ نکلتی تھی اور ہر صبح جیسا کہ مسنر پیلیٹ نے
ذکر کیا تھا اپنے ذخیرہ خانہ میں روٹی کے بیج اور دودھ
اپنے اور اسے پرندوں کے لئے رکھ چھوڑا کرتی تھی۔
لیکن وہ پیرس ہی کی وجہ سے رہتی تھی۔ اگر کسی اور
جگہ رہتی تو شاید اُسے تکلیف ہوتی۔ اس فریچ لڑکی
کی شکل و شباہت بیان کرنے کے بعد ہم پھر روڈلف
کا ہمسایہ کے کمرے میں رہنے کا ذکر کرینگے۔

مس ڈمیلے ٹن کی عمر ابھی اٹھارہ سال کی ہی تھی۔ متوسط
قد سے کچھ کم خوبصورت اور گول چہرہ اور وہ ایسی
خوش وضع اور خوش قطع تھی کہ اگر ایک انچ اور لمبی
ہوتی تو اس لمبائی نے اُس خوب صورتی کو جس پر وہ
ممتاز تھی کم کر دیا ہوتا۔ اُس کے خوبصورت چھوٹے چھوٹے
پاؤں مضبوط ایڑی کے سیاہ رنگ کے بوٹ اُن پر
پہنے ہوئے۔ اگر اُن سے چلتی ہوئی اُسے دیکھو۔ تو
کبک کی خوش رفتاری تمہیں یاد آ جائے۔ وہ چلتی
ہوئی نظر نہیں آتی تھی بلکہ گڑھوں پر سے پھسلتی
ہوئی اور گذرتی ہوئی نظر آتی تھی۔ یہ رفتار جو اکثر
خوبصورت لڑکی کے لئے مخصوص تھی۔ گو آہستہ
لیکن خیب اور کچھ تخوف تین وجہ سے خالی نہیں ہو
سکتی۔ یا تو یہ خواہش کہ خوبصورت قدم معلوم

ہوں۔ یا اُس قدر صاف صاف بیان کی گئی تعریف
کا کچھ ڈر۔ اور یا یہہ خواہش کہ ملنے میں ایک منٹ بھی
اُسکا ضایع نہ ہو جائے۔

دوڈلف نے کبھی مس ڈ میلے ٹن کو سوائے ہاریل
کے گھر کے نہیں دیکھا تھا اور وہاں بھی کمزور سی روشنی
میں اور یا سیڑھیوں پر اور وہاں بھی ایسی ہی تاریکی
اس وجہ سے اس لڑکی کی خوبصورتی اور فرخندہ مزاجی
کو دوڈلف اُس کے مکان میں جہاں دو کھڑکیوں کے
ذریعہ سے روشنی پہونچتی تھی۔ دیکھکر متحیر سا ہو گیا اس
دلکش تصویر کو دیکھکر تھوڑی دیر تو اس کے ہوش اُڑگئے
آتشدان پر آئینہ رکھکر مس ڈ میلے ٹن نے اپنی ٹھوڑی
کے نیچے ایک چھوٹی سی کنارہ دار خوبصورت ٹوپی کی
ڈوریاں باندھ لین۔ یہہ ٹوپی اُس کے سر پر ٹھیک
ہو کر بیٹھتی تھی اور بہت پیچھے کو ہٹا کر اُس کے سر پر
رکھی ہوئی تھی اور اس طرح سے دو خوبصورت لٹیں
چمکیلے سیاہ خوبصورت بالوں والے چہرہ پر نیچے کو پڑی
ہوئی نظر آتی تہیں۔ اُس کی خوشنما کالی سیاہ بھویں
بڑی بڑی کالی کالی آنکھوں پر طاق کی صورت بجائے
تھیں اور سرگوشی ہوئی چھوٹی سی ناک اُسکے خوبصورت
چہرہ پر حسن کو گویا دوبالا کرتی تھی۔ مُنہ کچھ لمبا۔ اور
گلابی ہونٹ چھوٹے چھوٹے سفید دانت ہنسی اور مذاق
سے بھرے ہوئے تھے۔ مُنہ کے ایک کنارہ پر ایک سیاہ
تل تھا۔

اس تفصیل کے بعد ہم یہہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ مس
ڈ میلے ٹن نے اپنے ہمسایہ کے ساتھ ٹمپل کی طرف
جانے کے لئے وہ خوبصورت چھوٹی سی ٹوپی سر پر
رکھ لی تو وہ بہانہ سے سوداگر کا کلرک بنا ہوا جس کے
چہرہ سے فیاضی۔ شرافت اور آثار بزرگی برستی تھی۔
مس ڈ میلے ٹن کے نہایت مذاق کے مطابق تھا
اور اُسے نہایت ہی پسند آیا۔ پھر چونکہ اُسی صادل
کے کیسے پر اسقدر عنایت اور رحم کیا تھا کہ اپنا مکان
رہنے کے لئے اُنہیں دیدیا اور یا یہہ کہ وہ وجیہہ نظر
آتا تھا۔ مس ڈ میلے ٹن کے دل میں دوڈلف
کی نہایت ہی قدر پیدا ہو گئی۔ اسوجہ سے وہ اپنے
آپ کو خوش قسمت خیال کرتی تھی کہ گویا دوڈلف
کمیشن ٹرڈوبلر کیمبا ین اور فرانکوس جرمین
کی جگہ اُس مکان میں سکونت اختیار کرے گا۔ جو
عرصہ سے خالی پڑا ہوا ہے اور یہہ بھی ڈر تھا کہ شاید
یہہ جگہ رہنے کے لئے پسند نہ آئے۔

دوڈلف نے اپنی نسبت مس ڈ میلے ٹن کی
بے خبری سے فایدہ اُٹھا کر حیرت کی نگاہ سے چاروں
طرف اُس کمرہ میں نظر کی اور جس قدر کہ مسز پیلیٹ
نے اُس کی صفائی اور سلیقہ کا ذکر کیا تھا اُسکی نسبت
اُسے زیادہ اچھا پایا۔ ایک بھورے رنگ کا کاغذ جس پر
سرخ رنگ کے پھول جڑے ہوئے تھے۔ دیواروں پر
چپکا ہوا تھا۔ سرخ رنگ کا فرش آئینہ کی طرح چمکتا
تھا۔ کڑاہی سفید مٹی کی ایک طرف پڑی ہوئی تھی
اُس کے پاس تھوڑی سی لکڑیاں نہایت خوبصورتی

سے چھوٹی چھوٹی کٹی ہوئی دھری تھیں۔ آتشدان کے اوپر کے حصے میں جو بھورے رنگ کا سنگ مرمر نظر آتا تھا اوپر دو برتن گلدستہ رکھنے کے لئے رنگین سبز سنہری کام والے بطور آرائش دھرے تھے۔ ایک طرف ایک لکڑی کے سٹول پر ایک چھوٹی سی گھڑی جو بڑی گھڑی کا کام دیتی ہی درست کر کے رکھی ہوئی تھی ایک مارو پرپنل کا شمعدان سونے کی طرح چمکنے والا۔ اور ایک لیمپ نہایت خوبصورت۔ پڑے تھے نہایت عمدہ بنے ہوئے سبز اور بھورے رنگ کے پردے کھڑکیوں پر کھچے ہوئے تھے۔ القصہ مکان کی سب ضروری چیزیں جا بجا قرینے سے دہری تھیں اور علاوہ بریں یہہ لطف کہ خانگی سامان اور باسنوں وغیرہ کو رکھنے سے کمرے کی خوب صورتی اور آرائش میں کچھ فرق نہیں آتا تھا۔

مکان کا سامان آرائش۔ ایک بڑی آرام کرسی۔ چار دوسری کرسیاں اور ایک بڑا ٹیبل جس پر سبز رنگ کا خوبصورت کپڑا عمدہ کاڑھا ہوا پڑا تھا۔ اور کرسی کے سامنے ایک چھوٹی سی تپائی۔ ایک کھڑکی میں دو چڑیوں کا پنجرہ دھرا تھا۔ مس ڈمبلے ٹن انہیں نہایت پیار کرتی تھی۔ اور پرانے رواج کے مطابق یہ پنجرا ایک صندوق میں جڑا ہوا تھا اور مس ڈمبلیٹن نے اسکا نام پرندوں کا باغ رکھا تھا۔ مٹی سے آسی بھر دیا جاتا تھا اور سردی میں گھاس پھوس ڈال دیا جاتا تھا۔ دوسرے کسی موسم میں پھول وغیرہ اس میں رکھے دیئے جاتے تھے۔ دوڈلف کمرہ میں نہایت لطف اور حیرت سے دیکھ رہا تھا۔ اس خوش طبع لڑکی کی خوش مزاجی اس نے خوب سمجھ لی۔ گرمی کے موسم میں یقیناً وہ کھڑکی کے پاس بیٹھکر کام کیا کرتی تھی اور اس کھڑکی پر وہ خوبصورت پردے آدھے کھچے رہتے تھے۔ اور سردی کے موسم میں لمپ کی روشنی کے سامنے انگیٹھی کے نزدیک بیٹھا کرتی تھی۔

دوڈلف ابھی خیالات میں مستغرق تھا لیکن جب اس نے اس حیرت میں دروازے کی طرف دیکھا تو اتنی بڑی تلی دیکھی کہ شاید جیل کے دروازوں پر بھی اتنی بڑی نہ ہوگی۔ اس سے اس کے دل میں یہہ خیال پیدا ہوا کہ یہہ تلی دو علتوں سے خالی نہیں ہے جو محبت کرنے والے اندر ہوں اُن کے لئے دروازہ سد کرنا۔ یا وہ جو باہر ہوں اُنہیں اندر روکنے کے لئے۔

ان خیالات میں سے ایک تو مسز بیلیٹ کی رائے کے برخلاف ہے اور شاید دوسرا اُس کی مائند ہیں ہو۔ دوڈلف یہی باتیں سوچ رہا تھا۔ کہ مس ڈمبلے ٹن نے سر پھرا کر اُسے دیکھ لیا اور بغیر اپنی حالت تبدیل کرنے کے بولی "میرے ہمسائے۔ کیا تم یہاں آگئے ہو (اور ساتھ ہی اسکے گون سے اپنی پتلی ٹانگ کو چھپا لیا) ہاں میں نے تمہاری کاریگری دیکھ لی"۔

دوڈلف "بس بس خاموش میں تمہاری سب چیزوں کی تعریف کر رہا ہوں"۔

مس ڈمپلٹن۔ "تم کس چیز کی تعریف کر رہے ہو؟"

وڈلف "اس چھوٹے سے مختصر کمرے کی۔ کیونکہ یہاں ایک ملکہ کے طور پر رہتی ہو۔"

مس ڈمپلٹن "نہیں یہ تو میری دل لگی کے واسطے ہیں۔ میں گھر سے بہت کم نکلتی ہوں، اس لئے مجھے دل لگی کی کوئی چیز چاہئے۔"

وڈلف "میں کچھ برا تو نہیں کہتا۔ یہ کیسے خوبصورت پردے۔ کیسے عمدہ صندوق ہیں۔ آپ نے تو بہت روپیہ خرچ کر دیا ہوگا۔"

مس ڈمپلٹن "ہاں مہربانی کر کے اس بات کی مجھے یاد نہ دلاؤ۔ میرے پاس چار سو چھیالیس ایک جیب میں جیل میں سے نکلی موجود تھے۔ اور وہ سب ضائع ہو گئے ہیں۔"

وڈلف "جیل سے تم کب آئیں؟"

مس ڈمپلٹن "ہاں یہ تو ایک کہانی ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ آپ کے دل میں یہ خیال نہ ہوگا کہ کسی جرم میں میں قید ہوئی۔"

وڈلف "بے شک یہ خیال تو میرے دل میں نہیں ہے لیکن تم کس طرح سے قید ہوئیں؟"

مس ڈمپلٹن "وبائے ہیضہ کے بعد میں نے دنیا میں اپنے آپ کو بالکل مجرد۔ بے یار و مددگار تن تنہا پایا۔ میرا خیال ہے کہ اس وقت قریباً دس سال کی میری عمر تھی۔"

وڈلف "اس وقت تک تمہاری پرورش کس نے کی تھی؟"

مس ڈمپلٹن (اشکبار آنکھوں سے) "وہ تو بہت اچھے آدمی تھے۔ بیچارے ہیضہ سے مر گئے۔ اور جو کچھ وہ چھوڑ گئے۔ دو تین چھوٹے چھوٹے قرضہ ادا ہونے کے لئے سب فروخت کر دیا گیا۔ اور مجھے یہ نظر آیا کہ دنیا میں کوئی شخص میری پرورش نہیں کر سکتا۔ جب مجھے کوئی تجویز نہ سوجھی اور کوئی تدبیر بن نہ آئی تو میں پولیس کی چوکی پر گئی۔ اسی کے نزدیک میں رہا کرتی تھی۔ چوکی پر میں نے سپاہی سے کہا کہ میرے والدین مر گئے ہیں۔ میں نہیں جانتی کہ کدھر جاؤں اور کیا تجویز کروں۔ ایک افسر پولیس آ کر مجھے مجسٹریٹ کے پاس لے گیا اور اس نے مجھے آوارہ گردی کے الزام میں جیل میں بھیج دیا جہاں سے کہ میں ۱۶ برس کی عمر میں نکلی۔"

وڈلف "اور تمہارے والدین کون تھے؟"

مس ڈمپلٹن "یہ مجھے خبر نہیں کہ میرا باپ کون تھا۔ میری چھ سال کی عمر تھی جب میری والدہ نے انتقال کیا۔ والدہ نے اول اول مجھ کو وارتسر کے ہسپتال میں رکھا تھا اور وہیں سے پھر مجھے لے آئی تھی۔ یہ مہربان اشخاص جن کا میں نے ذکر کیا ہے اپنے مکان میں رہتے تھے ان کے ہاں کوئی بال بچہ نہ تھا۔ اور مجھے یتیم سمجھ کر انہوں نے میری پرورش کی۔"

وڈلف "وہ کس طرح سے رہتے تھے اور ان کی

وجہ کیا تھی؟"

مس ڈمیلیٹن:- پیاکوپیٹو (اس نام سے اُسے میں پکارا کرتی تھی) مکانوں کو رنگ کیا کرتا تھا اور عورت جو اس کے ساتھ رہتی تھی سینے کا کام کرتی تھی۔

سارڈلف:- تو وہ لوگ بمشکل سے اپنا گذارہ کرتے ہوں گے؟"

مس ڈمیلیٹن:- اس بندے اور لوگوں کی نسبت انکا گذارہ اچھی طرح چلتا تھا۔ گو ان کی شادی نہیں ہوئی تھی۔ وہ باہم مثل شوہر و زن رہتے تھے۔ کبھی تو وہ تنزل پر ہوتے تھے اور کبھی ترقی پر۔ کسی روز جو مزدوری انہیں زیادہ مل جاتی تو اچھی طرح سے بسر کر لیتے تھے اور جب کوئی کام کرنے کو نہ ملتا تو تکلیف بھی اٹھاتے تھے۔ لیکن باوجود ان تکالیف کے بھی وہ قانع ہی رہتے تھے (یہ کہکر مس کا چہرہ کچھ رونق دار سا ہو گیا) آس پاس کوئی مکان ایسا نہیں تھا ہمیشہ عیش و عشرت میں مصروف۔ گانا بجانا۔ اور سب سے بڑھکر یہ کہ حد سے زیادہ مہربان اور نیک دل تھے۔ جو کچھ اُن کے پاس موجود ہوتا تھا اُسے وہ وقف کا مال سمجھتے تھے۔ جماکر پٹو کی عمر تیس سال کی تھی۔ اور وہ نہایت ہی صاف اور ستھری رہتی تھی۔ وہ بڑی زندہ دل اور ظریف مزاج عورت تھی۔ اُسکا خاوند ایک چھوٹا کنک کول تھا۔ لمبی ناک اور لمبا منہ رکھتا تھا۔ ہمیشہ ایک کاغذ کی ٹوپی اُس کے سر پر ہوتی تھی اور ایک ایسی عجیب قسم کی ہیئت تھی کہ جب تم اُس کے چہرہ کی طرف دیکھو تو ہنسی آئے بغیر نہ رہے جب وہ مکان پر کام سے واپس آتا تھا۔ سوائے گانے چہرہ لگاڑ بگاڑ کر نقلیں کرنے اور بچوں کی طرح کھیلنے کے اُسکو کوئی کام نہ ہوتا تھا۔ وہ مجھے نچایا کرتا تھا۔ اور خود کودا پھرتا۔ اور میرے ساتھ اس طرح کھیلتا تھا جیسے ہم عمر بچے۔

وہ دونوں مجھے ہمیشہ صرف خوش طبع ہونے کی ہدایت دیتے تھے اور خدا کا شکر ہے کہ میں نے کبھی اُسکے برعکس اُن پر کوئی بدطبعی ظاہر نہ کی۔ یہیں انہوں نے مجھے ڈمیلیٹن کے نام سے (میرے ہمسائے میلیٹن سمجھو) اور شناخت کے لئے تو وہ خود ایک نمونہ تھے میں نے کبھی انکو اداس نہیں دیکھا تھا اگر کبھی ملامت کے الفاظ اُن کے منہ سے نکلتے تھے تو یہ تھا کہ یا تو عورت شوہر سے کہتی تھی کہ کر پٹو ٹھہر جاؤ میری ہنسی کو تھمنے دو اور یا شوہر عورت سے کہتا تھا کہ ڈھونٹ (یہ معلوم نہیں کہ ڈھونٹ کے نام سے اُسے وہ کیوں پکارتا تھا) تمہاری زبان بگڑو تم ایسی ہنساتی ہو کہ مجھے بیمار کر دو گی انہیں ہنستا ہوا دیکھکر میں بھی ہنسا کرتی تھی اس طرح سے میری پرورش ہوئی اور یہی چال چلن مجھے حاصل ہوا مجھے یقین ہے کہ میں نے اس سے فائدہ اُٹھایا ہے۔"

رڈولف:- ہاں۔ کیا کبھی اُن دونوں میں لڑائی جھگڑا نہیں ہوتا تھا؟"

مس ڈمیلیٹن:- کبھی نہیں۔ ہرگز کبھی نہیں۔

آیت وار سوموار بعض اوقات ہنگل کو بھی وہ گوشہ کرتے تھے اور مجھے بھی ساتھ لیجایا کرتے۔ بیپا کرشو اچھا کاریگر تھا جب کام پر لگا یا جاتا تو اچھی طرح سے کما لیتا تھا اور اسکی عورت بھی ایسی ہی تھی۔ جب انکے پاس اسقدر پیسہ ہو جاتا تھا کہ اتوار اور سوموار کا گذارہ کر سکیں اچھی یا بری طرح یہی دو دن وہ بسر کر سکیں تو اُسے ہی وہ کافی سمجھتے تھے۔ اُس کے بعد اگر چند روز انہیں کام نہ ملے تو قناعت سے رہتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ جب صرف روٹی اور پانی ہوا کرتا تھا تو بیپا کر بشو اپنے کتب خانہ میں سے ایک کتاب نکال لایا کرتا تھا "

دوڈلف۔ "کیا اُسکا کوئی کتب خانہ بھی تھا؟"

مس ڈیپلے ٹن۔ "ایک چھوٹے صندوق کا اُس نے یہی نام رکھا ہوا تھا کیونکہ اس میں اُس نے ہر رنگوں ہور گانے کی چیزوں کا مجموعہ رکھا ہوا تھا۔ سب نئے گیت اور راگ کی چیزیں اُس نے خرید رکھی تہیں۔ اور وہ سب اُسے یاد نہیں۔ جب گھر میں کھانے کے لئے اور کچھ سوائے فقط روٹی کے موجود نہ ہوتا تھا تو وہ کتب خانہ میں سے کھانا پکانے کی کتاب نکال لایا کرتا تھا اور ہمسے کہتا تھا۔ "آؤ دیکھیں کہ آج ہم کیا کھائینگی بہر یا وہ"۔ اور وہ ہمارے سامنے بہت سی اچھی اچھی چیزوں کے نام لے دیا کرتا تھا۔ ہم میں سے ہر ایک اپنے لئے ایک کھانا پسند کر لیتا۔ بیپا کر بشو پھر ایک خالی دم پخت کرنے کا دیگچہ لے لیتا اور نہایت مذاق اور اعلے درجہ کے تمسخر کے ساتھ جھوٹ موٹ دم پخت کرنے کے اچھے اچھے مصالحہ اُٹھا اُٹھا کر اُس میں رکھ دیتا اور ایک خالی تھالی میں اُس میں سے یوں ہی جھوٹ موٹ کھانا اُتار رہا۔ اور اُسے ٹیبل پر رکھ دیتا ایسی ایسی نقلیں اور تمسخر کی باتیں کرتا کہ ہمیں اپنے آپ کو سنبھالنا مشکل ہو جاتا۔ پھر اپنی کتاب نکالکر وہ چیزوں کے گوشت اور شوربے کا ذکر کرتا۔ ہم سب نے اُسے پسند کیا ہوا تھا۔ جب اُس کا نام آتا تو ہمارے مُنہ میں پانی بھر آتا اور اس طرح سے وہ پڑھتا جاتا۔ اور ہم روکھی روٹی کھا لیتیں "

دوڈلف۔ "کیا وہ کبھی مقروض بھی ہوئے "

مس ڈیپلے ٹن۔ "وہ کبھی مقروض نہ ہوئے جب اُن کے پاس روپیہ ہوتا تو وہ دعوتیں اور جلسے اُڑا لیتے۔ اور جب کچھ نہ ہوتا تو پانی پی کر گذارہ کر لیتے "

دوڈلف۔ "کیا اُنہوں نے کبھی اپنی آئیندہ حالت کا بھی خیال کیا تھا "

مس ڈیپلے ٹن۔ "ہاں اُنکو اسکا خیال تو ہوتا تھا لیکن ہمارا ماضی و مستقبل اُسوقت آتوار اور سوموار کا دن ہوتے تھے۔ گرمی کا موسم ہم شہر سے باہر بہ آرام گذارا کرتے تھے اور سردی میں پھر اپنے گھر پر"

دوڈلف۔ "جب اُن دونو کی آپس میں اس درجہ الفت اور محبت تھی تو کیوں اُنہوں نے شادی نہ کر لی"

مس ڈیپلے ٹن۔ "ایک دفعہ اُن کے ایک دوست نے

یہی سوال میرے روبرو بھی اُن سے پوچھا تھا۔"
روڈلف "ہاں تو پھر"
مس ڈ میلیٹن "اُنہوں نے یہہ جواب دیا۔ کہ اگر ہماری مرضی اولاد کی ہو تو ہم شادی کر لیں۔ ہم جس حال میں ہیں ایسے ہی اچھے ہیں جو کام کہ اب ہم خوشی اور رضامندی سے کرتے ہیں اُس کے کرنے کے لئے پھر ہمیں کیوں مجبور کیا جائے اور سوائے اسکے اسیر خرچ ہوتا ہے اور ہمارے پاس روپیہ نہیں۔ دیکھو میں کیا کر رہی ہوں یہہ وہ لو جو بہت مہربان تھے اُن کی نسبت ذکر کرنے ہوئے میں کہتی ہیں تھکنی۔ میرے ہمسائے۔ مہربانی کر کے وہ سال جو میز پر پڑی ہے لا کر ذرا میرے لباس کے کالر کے پیچھے اس بڑی پن سے باندھ دو۔ اور پھر جلدیں۔ کیونکہ مادیل کے کنبے کے واسطے خرید سامان میں کچھ وقت پسند کرنے اور جستجو کرنے میں صرف ہوگا۔"
روڈلف نے حسب المدعا شال وہاں سے اُٹھا لی اور اُسے اچھی طرح تہ کر کے مس کے کاندھوں پر دہر دیا۔"
مس ڈ میلیٹن "اب کالر اُٹھاؤ۔ لباس اور شال کو اچھی طرح جوڑ کر اسی پن سے ٹانک دو۔ اور یہ خیال رکھنا کہ پن مجھے کہیں چبھ نہیں دیتے۔"
شاہزادے نے اچھی طرح سے سلیقہ کے ساتھ شال اُسے اُڑھا دی اور پھر ہنسکر بولا "اے مس ڈ میلیٹن مجھے تمہاری آیا نہیں بننا چاہئے۔ اس میں خطرہ ہے۔"
مس ڈ میلیٹن (خوش ہو کر) "ہاں ہاں اس میں بڑا ڈر ہے۔ بڑا خطرہ یہہ ہے کہ میری پن میرے جسم میں نہ چبھ دو۔"
ایسے میں دروازہ بند کر کے اُسے قفل لگا کر وہ باہر نکلی اور چابی روڈلف کو دیکر کہا "یہہ لو چابی بہت ہی بھاری ہے۔ اور مجھے ڈر رہا ہے کہ میری جیب کو یہ بھاری ڈالے ایک پستول کا اُسکا قد ہے۔"
یہہ کہکر مس ڈ میلیٹن زور سے ہنسی۔ روڈلف نے وہ بڑی چابی اس طرح سے سنبھال لی جیسے کہ بعض اوقات کوئی مفتوح بادشاہ اپنے فتحیاب کو شہر کی چابیاں دیتا ہے۔ اگرچہ روڈلف کو یقین تھا کہ ایک زیادہ عرصہ گذر جانے اور زیادہ عمر ہو جانے کی وجہ سے لوئی دُودی اُسے نہیں پہچانے گا تو بھی اُس نے جھوٹے طبیب برڈ امنی کے دروازے کے آگے گذرنے سے پہلے اپنے کوٹ کا کالر اوپر کو چڑھا لیا۔
مس ڈ میلیٹن "میرے ہمسائے ایم پیلٹ کو یہہ کہنا نہ بھول جانا کہ کچھ اسباب یہاں لایا جائیگا جو کہ تمہارے کمرے میں رکھا جانا چاہئے۔"
روڈلف "ہاں درست ہے۔ ہم پاس سے گذرتے ہوئے اُس کے مکان میں ملینگے۔"
پیلٹ۔ اپنی بڑی ٹوپی سر پر دھرے ہوئے اور سبز کوٹ پہنے ٹیبل کے آگے نہایت سنجیدگی سے بیٹھا تھا۔ اور ٹیبل پر کچھ چمڑے کے ٹکڑے اور کچھ

بڑائی جو ماں دعری تہیں اور ایک بوٹ کو وہ اڑی
چڑھانے میں مشغول تہا اور نہایت توجہ اور محنت سے
جو اُسکا خاصہ تہا کام میں لگا ہوا تہا لیکن السنبسی
مکان میں موجود نہ تھی۔

مس ڈمپلٹن (پیلٹ کی طرف مخاطب ہو کر)
بٹ تو سب کچھ بہتر ہوجائیگا میرا ہمسایہ قابل شکرگذاری
ہے اُس نے ماربل کے کنبے کو تکالیف اور مصیبتوں سے
بچا لیا ہے ~~کیونکہ وہ~~ دو بد سلف ابھی ماربل کو پکڑنے
چلے تھے

پیلٹ (غصہ کی آواز میں اور جس بوٹ کی مرمت کر
رہا تہا اور اُس میں داہنا ہاتھ اور مارو ڈالا ہوا تہا۔
جھٹک کر) ہاں یہ بلف تو بڑے بد دل اور بدچلن تھے
میں تو خدا کے سامنے یہ کہنے سے نہیں ڈرتا۔ کہ وہ تو
بدچلن تھے۔ سیڑھیوں کے اندھیرے سے فایدہ اُٹھا کر
اُنہوں نے میری عورت کی نسبت نامناسب کلمات
بولے اُسے جلاتے ہوئے سنکر میں تو ہکا بکا رہ گیا
میں سچ کہتا ہوں کہ اُسوقت تو میرے ہاتھ پاؤں پھول
گئے اور بے حرکت سا ہو گیا"

مس ڈمپلٹن۔ "مجھے امید ہے کہ تم اُن کے پیچھے
گئے ہو گے"

پیلٹ (ایک آہ کھینچکر) مجھے یہ خیال تو آیا تہا لیکن جب
وہ بدمعاش میرے دروازے کے
آگے سے گذر گئے۔ میرا خون جوش میں آیا
لیکن ان دیووں کی شکل نہ دیکھنی چاہکر
میں نے اپنی آنکھوں پر محجوب رہا تہہ کر
لیا۔ - اس سے میں حیران ہوں کیونکہ مجھے معلوم
تہا کہ آج کوئی نہ کوئی مصیبت مجھ پر آئے گی۔ کیونکہ
کل رات مانسٹر کیبھاین کو خواب میں دیکھا تہا

مس ڈمپلٹن۔ سلیٹ کے بوٹ پر تھوڑی
جالے اور آہیں کھینچے جانے پر بہت پڑی۔

دوڈلف (سلیٹ سے مخاطب ہو کر) تم نے واجب
کا کام کیا۔ کیونکہ ایسے بُرے جرام سے تم نے رولپو
کی۔ لیکن ان بدمعاش سلفون کے معاملہ کو ا
بھول جاؤ۔ کیا مجھ پر ایک مہربانی کروگے"

پیلٹ۔ "آدمی ایک دوسرے کی مدد کے لئے پیدا
ہے اور خاصکر ایسی حالت میں جب کہ تمہارے جیسا
ایک نیک دل آدمی ہو"

دوڈلف۔ "تو جو چیزیں ابھی یہاں ماربل
سے لائی جائیں گی میرے کمرے میں اُنہیں اُٹھا
جلا ضروری ہوگا"

پیلٹ۔ "آپ یقین رکھئے کہ آپ کی حسب مرضی
دیانت داری سے اُنہیں سنبھالوں گا۔ اور جیسے
کہا جائیگا"

دوڈلف (افسوس کے لہجہ میں) اور پھر کل جو ما
کی ایک لڑکی مرگئی ہے اُس کے لئے جا کر ایک باد
لاؤ۔ جاؤ اور اُس کی موت کی خبر کو مشہور کراؤ اور تا
وغیرہ منگالو یہ لو روپیہ۔ جلدی کرو۔ کہنا ماد
کی خواہش کا میں ایجنٹ ہوں یہ چاہتی ہے کہ ہر ا